مکمل ناول

BEAST KA ISHQ

SEASON 2

by Mahi Shah

یہ اٹلی کی شام کا حسین منظر تھا جہاں سب مرد اور عورتیں اس شام کے حساب سے خوبصورت ملبوسات میں ملبوس دنیا کی سب سے بڑی نیلامی کی تقریب میں موجود تھے بڑے بڑے بزنس مین اور سیاستدان کے ساتھ شاہی خاندانوں کے بڑے بڑے لوگ لیونیراوڈو داونسی (Leonardo da Vinci) کے آرٹ کی تخلیق کی دنیا کی دوسری مہنگی پینٹنگ کی نیلامی ہونے جارہی تھی اور دنیا کے خرب پتی اور ارب پتی لوگ بے چینی سے اس نیلامی کے شروع ہونے کا انتظار کر رہے تھے۔۔

لیونیراوڈورداونسی کے آرٹ کی بہترین تخلیق میں سے ایک تھی جسے Salvator Mundi کے نام سے جانا جاتا تھا اور اس وقت اسکا مالک "بدر بن عبداللہ بن السعود" تھا جو کہ سعودی عرب کا کلچر منسٹر اور شاہی خاندان سے تھا۔ اسنے اٹلی کے Doge's Place میں اس نیلامی کی تقریب کا انعقاد کیا تھا۔

اتنے میں پیلس کے مین گیٹ پر نیوی بلیو رنگ کی Mercedes Maybach Exelero آکر رکی تھی۔ اور اسکے پیچھے اسکے گارڈز کی گاڑیوں بھی موجود تھی ایک گارڈ نے آکر گاڑی کا ڈور اوپن کیا۔

جس میں سے تقریباً پینتیس برس کا جوان آنکھوں پر بلیک گلاسز لگائے باہر نکلا تھا جو اس وقت آف وائٹ برانڈڈ فور پیس میں ملبوس تھا ہاتھوں میں مہنگی ترین گھڑی پہنے پیروں میں براؤن لیدر کے شوز پہنے بالوں کو نفاست سے جیل سے سیٹ کیے۔ وہ پیلس کے مین دروزے کی طرف بڑھا جہاں ریڈ کارپٹ بچھا ہوا تھا۔ اندر داخل ہوتے ہی ایک انگریز لڑکی جو یونیفارم میں پہنے سب کے انویٹیشن کارڈ کو سکین کرتے انہیں ویلکم کر رہی تھی۔

Welcome Sir please Show me your Invitation card...!

وہ لڑکی مسکراتے ہوئے بولی تو اسنے اپنے کوٹ کی پاکٹ سے اپنا انویٹیشن کارڈ نکال کر اس لڑکی کو دیا جو وہ ڈیوائس پر سکین کرتے چیک کرنے لگی ڈیوائس سے اپروول ہونے کے بعد اس لڑکی کے انویٹیشن واپس کیا۔

Thanks Goldy Sir Her The way you can go and

Have a good day...!

وہ لڑکی ہاتھ کے اشارہ سے اسے راستہ بتاتے مسکراتے ہوئے دوسرے مہمانوں کی طرف متوجہ ہو گئی۔

اسنے اندر داخل ہوتے اپنی شارپ نگاہوں سے چاروطرف کا جائزہ لیا سکیورٹی کا ہائی انتظام کیا گیا تھا۔

جب وہی کی انتظامیہ لڑکی نے اسے چہرے پر لگانے کے لیے ماسک کی ٹرے پکڑے ماسک آفر کیا۔

No Grazie

(نہیں شکریہ)

وہ اٹالین زبان میں بولتے شکریا ادا کرتے آگے بڑھنے لگا تو وہاں پاس کھڑے پچاس برس افریقن آدمی نے اسے روکا۔

آپکو یہ ٹرائے کرنے چاہیے دیکھیں کتنے خوبصورت ہیں اس افریقن حبشی آدمی نے اسے فرینڈلی لگانے کا کہا یقیناً وہ بھی کوئی بزنس مین تھا جو اس نیلامی میں آیا تھا۔

نہیں شکریا میں ایسے ہی ٹھیک ہوں وہ مسکراتے ہوئے آگے بڑھ گیا۔

تو وہ افریقن حبشی آدمی اسے دیکھ کر مسکرایا جیسے اسے بہت اچھے طریقے سے جانتا ہو۔۔۔

ہال میں سب کیسا لگ رہا ہے وہ آگے بڑھتے وہ اپنے کان میں لگے ائیر پیس میں ہال میں موجود بڑے بڑے بزنس مین اور سیاستدانوں کو دیکھتے بولا ان میں کہی لوگ شاہی گھرانوں سے بھی موجود تھے۔

بہت رئیسوں والی فیلنگ آرہی ہے ایک خوبصورت نسوانی آواز گولڈی نے اپنے ائیر پیس میں سنی جو یقیناً ایما کی تھی۔

وہ لیڈیز تھری پیس سوٹ میں ملبوس تھی وہاں موجود کئی لوگ اسے مڑ مڑ کر دیکھتے وہ ایک خوبصورت بلونڈ بالوں کے ساتھ سبز آنکھوں والی خوبصورت لڑکی تھی اور کوبرا کی ٹیم کا حصہ تھی لیکن کوبرا کی ٹیم کا حصہ ہونا وجہ اسکی خوبصورتی نہیں بلکہ اسکی کام میں قابلیت کے ساتھ مہارت تھی۔

اتنے میں بدر بن عبداللہ السعود بھی وہاں آگیا تو سب لوگ کرسیوں پر بیٹھ گئے اور نیلامی کی تقریب کا آغاز ہوا۔

اور ایک ہوسٹ سٹیج پر آکر وہاں موجود ڈائیس پر کھڑی ہوئی۔۔۔!

میں ہواپ کی ہوسٹ ایما۔۔

جی تو لیڈیز اینڈ جینٹل مین آپکے آنے کا بہت شکریہ جیسے کہ آپ سب جانتے ہیں آپکو یہاں صدی کی سب سے شاندار پینٹنگ کی نیلامی کے لیے مدعو کیا گیا دیکھتے ہیں کون قسمت والا ہو گا جو اسے حاصل کرے گا لیکن باقی سب دیدار کر سکتے ہیں اس شاہکار کا وہ اپنے ہاتھ سے سامنے موجود لال کپڑے ڈھکی

ہوئی پینٹنگ کی طرف اشارہ کرتے بولا اور وہ لال کپڑا پینٹنگ سے ہٹا دیا گیا پینٹنگ ایک ڈیجیٹل تجوری میں موجود تھی جسکے لاک کو ان لاک کرنے کے تین مراحل تھی پہلا مرحلہ صرف اسکے مالک کے چہرے کو سکین کرتی تھی پھر دوسرے مرحلے میں اسکی مخصوص آواز کے کوڈ سے اور تیسرا مرحلہ اسکے فنگر پرنٹس سے کھلتی تھی پینٹنگ کو دیکھتے سب لوگ تعریف کرتے تالیاں بجانے لگے۔جی تو باقاعدہ نیلامی کا آغاز کرتے ہیں۔

کیوں نا پچاس پانچ کروڑ سے شروع کیا جائے وہ ہوسٹ پینٹنگ کی طرف اشارہ کرتے بولا۔۔

ٹائیگر پوزیشن پر پہنچ گئے وہ سامنے موجود پینٹنگ کو اپنی شارپ نگاہوں سے دیکھتے بولا جسے وہ جیسے شکاری اپنے شکار کو دیکھتا ہے۔

ہاں میں پہنچ گیا ہوں کو برا اور سکار پیو کے قریب لوکیشن لے رہا ہوں وہ جیٹ بوٹ میں موجود سامنے ٹاور پر موجود اپنے سنائپر ساتھی کو دیکھتے بولا جو دوربین کی مدد سے آس پاس کا جائزہ لے رہا تھا۔۔

تو پھر آج انہیں ڈی گینگ کا کمال دکھا دیتے ہیں وہ سامنے موجود پینٹنگ کو دیکھتے ہوئے بولا۔

برو تجھے یاد ہے نا اپنی شرط اگر یہ پینٹنگ تو نا لے پایا تو تیری وہ بلیک لگژری یاٹ میری ہو گی سکار پیو کی آواز ائیر پیس سے گونجی۔

دنیا کا ایسے کوئی کام نہیں ہے جو کو برا نا کر سکے تم لوگ پارٹی کی تیاری کرو کیوں کہ آج یہ پینٹنگ تو ہم حاصل کر کے رہیں گے وہ سائیڈ سمائل پاس کیے بولا تو دوسری طرف سے ٹائیگر اور سکار پیو کا قہقہہ اسکے ائیر پیس میں گونجا۔

بالکل پیلس کے سامنے موجود بلڈنگ میں سی۔آئی۔اے کی ساری ٹیم موجود تھی جو کیمروں کی مدد سے اس تقریب پر نظر رکھے ہوئے تھی انہیں مخبری کی گئی تھی کہ آج یہاں دنیا کی دوسری مہنگی ترین

پینٹنگ گولڈی چورانے والا ہے اس لیے وہ پوری ٹیم اپنی انسپکٹر ریچل کے ساتھ وہاں موجود سب لوگوں پر نظر رکھ رہی تھی وہ کتنے مہینوں سے گولڈی کو پکڑنے کی کوشش کر رہے تھے مگر وہ تھا کہ قابو آنے سے پہلے فرار ہو جاتا تھا۔

ذرا اس آدمی پر زوم کرنا انسپکٹر ریچل کمپیوٹر پر بیٹھے اپنے ٹیم میمبر کو دیکھتے بولی تو اسنے زوم کیا۔

مطلب خبر پکی تھی وہ گولڈی کے چہرے کو کمپیوٹر سکرین پر دیکھتے دانت پیستے بولی۔

Sono un agente di polizia, Rachel, dell'Unità Culturale Haritage, sei qui?

میں پولیس آفیسر ریچل ہوں کلچر ہیری ٹیج یونٹ سے کیا تم لوگ وہاں موجود ہو وہ کان میں لگے ائیر پیس میں بولی۔

تو نیلامی کی تقریب میں موجود پولیس والے جو عام کپڑوں میں ملبوس تھے انہیں نے اوکے بولا۔

آج دیکھتی ہوں گولڈی تم کیسے میرے ہاتھوں سے بچ کر جاتے ہو وہ غصے سے گولڈی کے چہرے کو سکرین پر دیکھتے ہوئے بولی۔

آج کی شام کے سب سے خاص مہمان کا بھرپور تالیوں میں سے استقبال کریں جو نا صرف سعودی عرب کے کلچر منسٹر ہیں بلکہ اس شاہکار کے مالک بھی ہیں وہ ہوسٹ بدر بن عبداللہ السعود کو سٹیج میں آنے کی دعوت دیتے ہوئے بولا تو سب نے تالیاں بجاتے اس سعودی منسٹر کا استقبال کیا۔

جی تو قیمت لگانا شروع کرتے ہیں ایما پینٹنگ کی طرف دیکھتے بولا۔

تو وہاں موجود ایک آدمی اپنا ہاتھ اٹھاتے مائک میں پانچ ملین بولا۔

جی تو جرمنی سے پانچ ملین ایما بولی تو وہاں موجود دوسرے آدمی نے ہاتھ اٹھاتے بیس ملین بولا۔

جی تو آسٹریلیا سے بیس ملین ایما پھر سے بولی۔۔

پولیس والوں کی نظر گولڈی پر تھی جو ان آدمیوں کو بولی لگاتے دیکھ رہا جو کہ پچاس ملین تک پہنچ گئی تھی۔

گولڈی نے ترچھی نظریں کرتے وہاں موجود اپنے افریقن ساتھ کو نظروں سے اشارہ کیا جسے وہ سمجھتے اپنا ہاتھ اٹھاتے سو ملین کی بولی لگا گیا جسے دیکھتے وہاں سب حیران ہوئے۔

ایک سو پچاس ملین گولڈی نے اپنا ہاتھ اٹھاتے بولی لگائی۔

جی تو وینس سے ایک سو پچاس ملین ایما پھر سے بولی۔

تو اس افریقن آدمی نے پھر سے مائک اٹھاتے دو سو ملین نے بولی لگائی۔

جی تو امریکہ سے دو سو ملین ایما پھر سے بولی۔

تین سو ملین گولڈی نے پھر سے مائک پکڑتے ہاتھ اٹھاتے بولا۔

جی تو وینس سے تین سو ملین ایما پھر سے بولی۔

جیسے جیسے بولی کی قیمت بڑھتی جارہی تھی ویسے ویسے ماحول میں تناؤ بڑھتا جارہا تھا۔

گولڈی نے اپنی شارپ نگاہوں سے پھر سے افریقن آدمی کو اشارہ کیا تو اس نے تین سو پچاس ملین کی بولی لگائی۔

جی تو امریکہ سے تین سو پچاس ملین ایما پھر سے بولی۔۔

چار سو پچاس ملین گولڈی نے اپنا ہاتھ اٹھاتے مائک میں بولا تو وہاں ایک دم خاموشی چھا گئی۔سب لوگوں کو سانپ سونگھ گیا۔

جی تو وینس سے چار سو پچاس ملین ایک۔۔۔

چار سو پچاس ملین دو۔۔۔۔

تیار ہو گولڈی کان میں ائیر پیس میں بولا تو ایما نے ہاں میں جواب دیا۔

چار سو پچاس ملین تین۔۔۔۔

لیکن وہاں مکمل خاموشی ہی رہی وہاں کسی میں بھی اب بولی لگانے کی ہمت نا تھی۔۔

ہوسٹ نے جب دیکھا کہ اس سے آگے قیمت نہیں لگ رہی تھی اسنے پینٹنگ سولڈ بولا اسکے بولتے ہی گولڈی نے ٹائیگر کو او کے بولا تو وہ تیزی سے لیپ ٹاپ پر ہاتھ چلانے لگا وہ ایک ماہر ہیکر تھا اور اس پیلس میں موجود ہر طرح کے کیمرے ڈیجیٹل لاک اور آلارم وہ ہیک کر چکا تھا سوائے اس پینٹنگ والی تجوری کے اس نے ایک بٹن کلک کیا تو پیلس میں ریڈ لائٹ کے ساتھ آلارم بجنے لگے۔

آلارم کے بجتے ہی ایک دم وہاں سب لوگ بوکھلاتے تیزی سے نکلنے لگے جبکہ گولڈی بھی اپنی سیٹ سے اٹھ گیا۔پولیس والوں کی نظر تو کب سے گولڈی پر تھی وہ بھی الرٹ ہو گئے۔انسپکٹر ریچل بھی تیزی سے سامنے والی بلڈنگ سے بھاگتے پیلس کی طرف بڑھنے لگی۔

سر ہم آپ سے اس کنفیوژن کی معافی چاہتے ہیں آیئے آپکو باہر تک چھوڑ دوں ایما خوبصورت مسکراہٹ کے ساتھ بدر بن عبداللہ السعود کو دیکھتے بولی تو وہ سر اثبات میں ہلاتے وہاں سے نکلنے لگا لیکن انہیں گولڈی کی آواز نے اپنی طرف متوجہ کیا۔

ذرا ایک منٹ میں نے ابھی چار سو پچاس ملین کی بولی لگائی ہے میں یہ پینٹنگ لیے یہاں سے کہی نہیں جاؤں گا وہ بدر بن عبداللہ السعود کو دیکھتے ہوئے بولا۔

ہم آفس میں جا کر اسکی بات کر سکتے ہیں کیوں سر ایما منسٹر کو دیکھتے بولی تو اس نے اثبات میں سر ہلایا۔

کیوں ناپیسوں کالین دین میری یاٹ پر کریں گولڈی مسکراتے ہوئے بولا۔

ٹھیک ہے مجھے کوئی مسئلہ نہیں منسٹر بھی مسکراتے ہوئے بولا۔۔

اتنے میں انسپکٹر ریچل اپنا پولیس بیج دیکھاتے پیلس کے نیلامی ہال میں داخل ہوئی۔ لیکن وہاں نا گولڈی تھانا ہی سعودی منسٹر جسے دیکھتے وہ غصے سے آگ بگولا ہو گئی۔۔

یہ جیٹ بوٹ کا ادھر کیا کام منسٹر جو پیلس کے بیک والے دروازے سے باہر آیا تھا جیٹ بوٹ کو دیکھتے پوچھنے لگا۔

دراصل سر یہی بوٹ ہمیں یاٹ تک لے جائے گی ٹائیگر مسکراتے ہوئے کمینگی سے بولا تو منسٹر اثبات میں سر ہلاتے اس میں سوار ہو گیا۔

وہ کبھی بھی وہ پینٹنگ حاصل نہیں کر سکتا انسپکٹر ریچل کا ٹیم ممبر اس سے بولا۔

بالکل اگر اسے وہ حاصل کرنا چاہتا ہے تو اسے اس تجوری کے لاک کے ابھی وہ انسپکٹر ریچل بات پوری کرتی اسکی آنکھیں حیرانی سے پھیلی۔

اووو۔۔۔شٹ وہ پھر سے ہماری ناک کے نیچے سے منسٹر کو لے کر اڑ گیا ہے اگر اسے تجوری جوان لاک کرنے کے لیے اس منسٹر کی ضرورت ہو گی لیکن اس بار ہم اسے جانے نہیں دے سکتے وہ پیلس کے پیچھلے دروازے کی طرف بڑھتے بولی۔

وہ بھاگتے ہوئے باہر آئی تو سامنے نظر اسکی جیٹ بوٹ پر پڑی جہاں وہ منسٹر کو جیٹ بوٹ پر بٹھائے جا رہا تھا وہ تیزی سے وہاں موجود دوسری جیٹ بوٹ پر اپنے ساتھی کے ساتھ بیٹھی اور انکا پیچھا کرنے لگی

Non distogliere lo sguardo da loro oggi li terremo in braccio

(ان سے اپنی نظریں مت ہٹانا آج ہم انہی پکڑ کر رہیں گے)

وہ غصے سے انکی جیٹ بوٹ کو دیکھتے اپنی ٹیم میمبر کو بولی۔

گولڈی کے بھیس میں موجود کو برانے سکارپیو کو اسکا کام شروع کرنے کا بولا۔

انسپکٹر ریچل جو تیزی سے انکی بوٹ کا پیچھے کر رہی تھی سائیڈ سے آتی بوٹ کو نا دیکھ سکی جو سائیڈ سے نکلتے راستے سے

انکی بوٹ کے سامنے آچکی تھی۔

اور اس میں کوئی اور نہیں ہینڈسم سنائپر سکارپیو موجود تھا۔

Vorrei che l'Italia avesse strade invece che strade d'acqua

کاش اٹلی میں پانی کی سڑکوں کے بجائے اصلی سڑکیں ہوتی وہ سامنے موجود بوٹ میں سکارپیو کو دیکھتے بولی جو عام لباس میں ملبوس تھا انسپکٹر کو وہ ایک عام شہری ہی لگا۔

وہ تیزی سے اس بوٹ سے اترتے بھاگتے ہوئے دوسری جیٹ بوٹ پر بیٹھی۔

Vai velocemente

(جلدی چلو)

انسپکٹر ریچل بوٹ والے آدمی کو دیکھتے غصے چلائی تھی تو وہ آدمی بھی تیزی سے اپنی جیٹ بوٹ انکے پیچھے لگاتے بھگانے لگا تھا۔ وہ تیزی سے اٹلی کے وینس شہر سے کے پلوں کے نیچے سے گزرتے اب سمندر کی طرف بڑھ رہے تھے۔۔

جہاں ایک بڑھا سالال رنگ کا آلارم لگا تھا یہ ان لوہے کے بڑے بڑے بیر ئیر ز کا تھا جو کبھی سمندری طوفان کی لہروں سے شہر کو بچانے کے لیے سکیورٹی کے لیے لگائے گئے تھے کو برانے جیٹ بوٹ کی سپیڈ بڑھادی تھی جبکہ ٹائیگر کی انگلیاں تیزی سے لیپ ٹاپ چل رہی تھی۔

اوو۔۔یس کام ہو گیا ٹائیگر خوشی سے اپنے پیچھے لگی پولیس کو دیکھتے چلایا تھا۔وہ ان بیر ئیر ز کے سسٹم کو ہیک کر چکا تھا۔۔

اور بیر یئرز اب اوپر کو اٹھنے لگے تھے۔۔۔

E guida più veloce

(اور تیز چلاؤ)

انسپکٹر ریچل انکی بوٹ کی رفتار کو تیز دیکھتے بوٹ چلانے والے آدمی کو دیکھتے چلائی تھی

لیکن کو برانے بوٹ کی سپیڈ مزید بڑھادی اور کچھ ہی لمحوں میں بوٹ تیزی سے کی رفتار اتنی تیز ہو چکی تھی کہ انسپکٹر غصے سے چیخی تھی وہ آج ہر حال میں گولڈی کو پکڑنا چاہتی تھی لیکن وہ نہیں جانتی تھی کہ وہ گولڈی کے چہرے کا ماسک لگائے کو برا تھا جسے پکڑنا مشکل تو دور نا ممکن تھا۔

اتنے میں سامنے ایک بڑی پیسنجر یاٹ تھی جو بالکل سامنے تھی اس سے پہلے انکی بوٹ اس سے ٹکراتی کو برانے سائل پاس کرتے بوٹ کا ہینڈل گھماتے اور وہ ڈرفٹ مارتے بوٹ کو تیزی سے بھگاتے آگے نکلا تھا بیر ئیر ز تیزی سے اوپر کی طرف اٹھتے سطح سمندر کے بالکل اوپر آگئے تھے اس سے پہلے وہ بیر یئرز پورے اوپر جاتے انکی بوٹ بیر ئیر ز کے دوسری طرف تھی جبکہ انسپکٹر بیر ئیر ز کو دیکھتے اسکی آنکھیں حیرانی سے پھیلی تھی اس سے پہلے انکی بوٹ ان لوہے کے بڑے بڑے بیر ئیر ز سے ٹکراتی وہ اس آدمی نے بریک لگاتے بروقت بوٹ کو ٹکرانے سے بچایا تھا۔

بیریئیرز کی بڑی سے دیوار انکی بوٹ اور اُس پار کوبرا کی بوٹ پر کھڑی ہو گئی تھی۔اور انسپکٹر ریچل ایک بار پھر سے گولڈی کو ہاتھ سے نکلنے پر اپنی مٹھیاں بھینچے غصے سے چیخی تھی۔۔۔

کچھ ہی دیر سمندر کے بالکل درمیان بلیک بڑی سے لگثری یاٹ پر موجود تھے۔۔

◈◈◈

لگثرری یارٹ ان کے خاص پارٹیز کے لیے خاص کاموں کے لیے یوز کی جاتی تھی جس کی قیمت 350 ملین ڈالر تھی ابھی اسی یارٹ میں وہ سعودی پرنس عبداللہ کو لیے ایک کمرے میں موجود جہاں انہیں اس سے اس کے پینٹنگ کالاک اوپن کروانا تھا۔۔!

ابھی بھی گولڈی نام کا وہ ادمی کرسی پر بیٹھا تھا اور سامنے ہی سعودی منسٹر کو کرسی پر بڑی عزت کے ساتھ بٹھایا گیا تھا سعودی منسٹر بدر بن عبداللہ سعود سامنے بیٹھے لوگوں کو دیکھ رہا تھا جو کہ اسے تو پینٹنگ کی نیلامی کے لیے یہاں لے کرائے تھے لیکن یہاں معاملہ خراب لگ رہا تھا۔۔!

کیوں لے کرائے ہو اپ لوگ ہمیں یہاں عبداللہ بن سعود تحمل سے بات کرتے پوچھنے لگا۔۔!

کچھ خاص نہیں بس ہمیں وہ پینٹنگ چاہیے اور اس کالاک اپ سے ہی اوپن ہو گا تو شرافت سے وہ لاک اوپن کر دیں اور اپنی زندگی بچائیں گولڈی نما بھیس میں بیٹھے کوبرا کی اواز سنائی دی تھی۔۔!

اور اگر میں اوپن نہ کروں تو سعودی منسٹر بھی غصے سے بولا۔۔۔!

ہم کوبرا نے سامنے کھڑے اپنے ساتھیوں کو دیکھا جس میں سکارپیو ٹائیگر جیک اور ایما تھی چلیں میں بتاتا ہوں میں کیا کروں گا کوبرا اٹھا اور جس کمرے میں بیٹھے تھے اسی کمرے کی الماری کی طرف گیا اس ٹائم کوبرا کے چہرے پر کمینگی مسکراہٹ تھی اسے پتہ تھا اس کا یہ ہتھیار کام کر جائے گا۔۔۔!

جیسے ہی الماری اوپن کے سامنے ہی کوبرا کی نظر ایک بند جار میں پڑے سانپ پر پڑی تھی جو کہ کوبرا ہی سانپ تھا دنیا کا خطرناک سانپ کوبرا نے وہ شیشے کا جار اٹھایا اور پلٹ کر عبداللہ بن مسعود کے سامنے اکر دوبارہ سے بیٹھ گیا۔۔۔!

سب کے چہرے ڈھکے ہوئے تھے اور سب کے چہروں پر مسکراہٹ ائی تھی ایک دفعہ تو سانپ کو دیکھ کر سعودی منسٹر بھی اپنا گلا تر کر گیا تھا اس کی غیر ہوتی حالت دیکھ کوبرا کے وحشت زدہ چہرے پر بھی مسکراہٹ ائی تھی۔۔۔!

کوبرا نے وہ سانپ نکالا جیسے ہی وہ سانپ باہر نکلا کوبرا کے ہاتھ پر لپٹنا شروع ہو چکا تھا جیسے وہ اپنے مالک کا ہی انتظار کر رہا تھا۔۔۔!

کوبرا نے سانپ کا سر پکڑا اور اپنے ہونٹ کوبرا کے سر پر رکھ دیے تھے کوبرا بھی ایسے جیسے خوش ہو گیا تھا اس کے ہاتھوں سے نکل کر کوبرا کی گردن پر لپٹ کر وہ بیٹھ گیا۔۔۔!

تو میں یہ کہہ رہا تھا منسٹر صاحب کہ یہ سانپ صرف مجھے ہی کچھ نہیں کہتا باقی وہ سب کو ایک منٹ میں موت کی نیند سلا سکتا ہے اور یقینا آپ اپنا یہ شہنشاہوں والی زندگی چھوڑ کر مرنا پسند نہیں کریں گے۔!

کوبرا نے سانپ اپنی گردن سے نکال کر منسٹر کے اگے کیا تو سانپ نے پھنکارا جس سے منسٹر بھی ایک پل کو تو ہل ہی گیا تھا۔۔۔۔!

لیکن وہ اپنی اتنی مہنگی پینٹنگ انہیں نہیں دینا چاہتا تھا لیکن اپنی موت بھی نہیں چاہتا تھا۔۔!

تو کیا چاہتے ہو منسٹر کوبرا سانپ کو دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔!

دیکھیں مجھ سے پیسے لے لو لیکن وہ پینٹنگ۔۔!

ششششش۔۔۔منسٹر زیادہ نہیں بولو ہمارے پاس فضول ٹائم نہیں ہے وہ پینٹنگ ہی چاہیے کیونکہ میری شرط لگی ہے اس پینٹنگ پر وہ پینٹنگ ہی چاہیے ورنہ تمہاری موت پکی ہے سانپ اس کے گلے میں ڈالا تو وہ سعودی منسٹر کا سانس اٹکا تھا۔۔!

پہپ۔۔۔پچھے کرو میں آن لاک کر دیتا ہو عبداللہ بن مسعود ڈرتے ہوئے بولا۔۔۔!

کوبرانے مسکراتے سانپ منسٹر کی گردن سے نکالنا اور اپنے بازو کے گیڑے لپیٹ دیا پھر تھوڑی ہی دیر میں پینٹنگ کوبرا کے ہاتھ میں تھی ایک خوشی کا قہقہ جیت کا قہقہ کوبرا کی پارٹ میں گونجا تھا اور سکارپیو اپنی شرط ہار جانے کے بعد بھی اپنے بھائی کی خوشی میں خوش تھا۔۔۔!

جاؤ ہمارے منسٹر کو ارام سے بنا کوئی تکلیف پہنچائے ان کے محل میں چھوڑ کر ایا جائے کوبرا نے اپنے گارڈز کو اشارہ کیا تو وہ گارڈز سعودی منسٹر کو لئے پارٹ سے نکل چکے تھے۔۔!

مبارک ہو کوبرا شرط جیت گے تم۔۔۔!

میں نے کہا تھا نا جو کام کوبرا کہے وہ ہو کر ہی رہتا ہے جو چیز کوبرا کو چاہیے وہ اسے حاصل کر رہی لیتا ہے چاہے اگلا بندا چاہے یا نہ چاہے۔۔!

چلو اب اپنا ماسک کو اتارو تو کوبرا نے ماسک اتارنا شروع کیا تھا۔۔!

جیسے جیسے وہ ماسک اتار رہا تھا کوبرا کا خوبصورت چہرہ واضح ہونا شروع ہوا تھا وہ لگ ہی نہیں رہا تھا کے وہ پہلے والا پینتیس سال آدمی ہے کوبرا نے فل ماسک اتارا تھا اور ماسک کے پیچھے چھپے چہرے کو دیکھ سب کے چہروں پر مسکراہٹ ائی تھی۔۔۔!

کالے بال جسے جیل سے اچھے سے سیٹ کیا گیا تھا نیلی انکھیں جو کسی کو بھی اپنا دیوانہ بنا سکتی تھی گال پر مسکرانے پر واضح ہوتے دو ڈیمپل جو کہ کسی بھی لڑکی کا دل دھڑکا سکتے تھے برانڈڈ سوٹ جو کہ شاید ہی کسی شہنشاہ نے ہی پہنا ہو ماسک اتارنے کے بعد وہ ستائیس سالا لڑکا نکلا تھا۔۔۔!

کہا تھا نا میں عرشان میر سلطان شاہ کبھی شرط نہیں ہارتا جو چیز مجھے یعنی کہ مافیا ورلڈ کے کوبرا کو چاہیے ہوتی ہے وہ میں حاصل کر کے ہی رہتا ہوں اور عرشان کی گردن کی ایک سائیڈ پر کوبرا کا ٹیٹو بنا ہوا تھا جو کہ دیکھنے والوں کو مزید وحشت میں مبتلا کر دیتا تھا ہاہا بات تو ٹھیک کی ہے کوبرا چیز ہی ایسی ہے سکارپیو عرشان کے گلے لگا تھا۔۔۔!

اور یہ تھا ہمارا سکارپیو زین اور زویا کا اکلوتا بیٹا حدید شاہ جو کے پچیس سال کا تھا اور ایک بہترین سنائپر تھا میلو دور کھڑے اپنے شکار کو منٹوں میں شکار کر کے شکار کر دیتا تھا اس کے گن سے نکلی گولی کبھی بھی اپنے شکار کو نشانہ نہیں چونکتی تھی براؤن انکھوں والا حدید شاہ جسے مافیا ورڈم سکارپیو کے نام سے جانا جاتا تھا لوگ کوبرا کی طرح سکارپیو کے نام سے بھی تھر تھر کانپتے تھے۔۔۔!

سکارپیو کو دیکھا جائے تو اس کا مخصوص ہتھیار سکارپیو تھا جس کا ٹیٹو بھی اس نے اپنی کمر پر بنوا کر رکھا تھا۔۔۔!

مجھے تو بھول ہی گئے تم دونوں یہ آواز تھی ہمارے ٹائیگر کی مطلب کہ ہمارے ناول کے لاڈلے کرداروں کا بیٹا ماہی شاہ اور ساحل مرزا کا اکلوتا سپوت شایان مرزا یہ بھی پچیس سال کا تھا جسے مافیا ورلڈ میں ٹائیگر کے نام سے جانا جاتا ہے۔۔۔!

کالی انکھوں والا جنونی ٹائیگر جو ڈاکٹر ہونے کے ساتھ ساتھ ایک ماہر ہیکر بھی تھا لیکن ٹائم انے پر سامنے دشمن کو چیر پھاڑ کے بھی رکھ دیتا تھا اور بریانی کا شوقین اپنی فیری کا دیوانہ شایان مرزا۔۔۔!

آجاؤ تم بھی۔۔۔۔!

اور تم دونوں بھی اجاؤ عرش نے سامنے کھڑے جیک اور ایما کو بھی اشارہ کیا تو وہ بھی ان کے پاس اگئے۔۔!

جیک جو بچپن سے ہی عرش کی ٹیم کا حصہ تھا ایک افریقن حبشی جس کا رنگ سانولا تھا لیکن نقوش اور پریسنلٹی ایسی تھی کہ کئی لڑکیاں اسے مڑ مڑ کر دیکھتے تھے لیکن وہ کسی کو دیکھتا تک نہیں تھا ان کی ٹیم کا ہاٹ لیس بغیر دل انسان جو کہ روبوٹ کی طرح کام کرتا تھا جس کی عمر تیس سال تھی۔۔۔!

اور اپنے ساتھیوں کے لیے جان بھی دے سکتا تھا اور وہ تھا ماسک بنانے میں ماہر جو کہ دنیا کے کسی بھی چہرے کا ماسک بنا لیتا تھا اور ایسا بناتا تھا کہ کوئی دیکھنے والا جان ہی نہیں پاتا تھا کہ اس کا چہرہ اصلی ہے یا نقلی۔۔۔!

ایما۔۔۔پچیس سال کی ڈی گینگ کی لیڈی باس جو ہمیشہ خون کی پیاسی ہی رہتی تھی ڈی گینگ کی بولڈ لڑکی سبز انکھوں والی خوبصورت مگر خوبصورتی کے پیچھے چھپی ہوئی بدصورت موت لڑنے میں ماہر ہر کام کرنے میں ماہر ایما جو اپنے ساتھی افریقن حبشی جیک کا جینا حرام کیے رکھتی تھی۔۔۔!

یہ تھا ہمارا ڈی گینگ مافیا ورلڈ کا خطرناک اٹلی کا ڈی گینگ جس کی وحشت اٹلی میں کیا پوری دنیا میں بھی پھیلی ہوئی تھی اور اس گینگ کو ختم کرنے کے لیے کئی گینگ آپس میں ملے ہوئے تھے چلو اب گھر چلتے ہیں سب انتظار کر رہی ہوں گے ہمارا۔۔!

وہ پانچوں اب اٹلی کے سلطان مینشن کے سامنے کھڑے تھے سلطان مینشن ایسا تھا جیسے کئی رقبوں پر پھیلا ہوا ہم یہ اٹلی کا موسٹ ایکسپینسو مشن تھا جس کا نام سلطان مینشن تھا اور یہ پانچ سو ملین ڈالر کا بنایا گیا تھا 50 ایکٹر زمین پر یہ مینشن بنایا ہوا تھا۔۔۔!

اس میں جدید ترین گارڈن بنے ہوئے تھے اس میں 30 بیڈ رومز تھے اسی میں پولز وغیرہ بھی شامل تھے مطلب کہ یہ مشن ایسا تھا کہ دیکھنے والوں کی انکھیں چھندیا جائیں اور جہاں پانچوں کھڑے تھے اس کے سامنے مدسدیز اور نئی نئی قسم کی گاڑیاں کھڑی تھی کہ گنتی بھی نہیں ہو سکتی تھی۔۔۔!

چلو اب اندر سب انتظار کر رہے ہوں گے ابھی ان پانچوں نے منشن میں قدم رکھا ہوا تھا کہ حال کے بیچ و بیچ میر سلطان شاہ بیٹھا تھا جو کہ کڑے تیوروں کے ساتھ ان پانچوں کو دیکھ رہا تھا۔۔!

اآگئے صاحبزادہ و اوارہ گردی کر کے میر نے خاص طور پر عرشمان کو دیکھتے ہوئے بولا۔۔!

میر کی بات سن کر عرشمان کے چہرے پر مسکراہٹ ائی تھی تو عرشمان کے دونوں گالوں پر ڈمپل شو ہوئے تھے۔۔!

میں نے تمہیں یہ ڈیمپل شو کروانے کے لیے نہیں بولا عرش بیٹا میر جیلسی میں دانت کچکچاتے ہوئے بولا۔۔!

کیا میر اپ میرے بیٹے کو ہمیشہ ڈانٹتے ہی رہتے ہیں میرا معصوم بچہ ابھی تو گھر ایا ہے انمول جو اپنے بچوں کو آتے دیکھ ان کی طرف ائی تھی میر کی بات سنتے ہیں غصے سے بولیں۔۔!

پرنس دیکھیں نا اپ کا شوہر ہمیشہ میرے پیچھے پڑا رہتا ہے عرشمان معصوم منہ بناتے انمول کے پاس گیا تو سب کی دبی دبی ہنسی نکلی تھی پیچھے ہو چھوڑو میری پرنس کو میر بھی صوفے سے اٹھتا عرشمان کو پیچھے کرتا بولا۔۔۔!

میر۔۔۔انمول صدمے سے بولی۔۔۔!

کیا میر تم صرف میری پرنسس ہو تمہیں پتہ ہے نا مجھے جان بوجھ کر مجھے جیلس کرنے کے لیے تمہیں پرنسس بولتا ہے تمہارا یہ شہزادہ اب قتل کرنے کے ساتھ ساتھ چوری بھی کرنے لگا ہے میر نے سب کو انکھیں نکال کر دیکھ کر انمول کو کہا۔۔!

ہے ے ے ے ے چوری انمول بھی صدمے سے بولی تھی جبکہ زین اور زویا بھی وہاں کھڑے اپنے بچوں کی درگت بنتے دیکھ رہے تھے جو کہ ابھی تک بھی میر کے سامنے بولنے کی ہمت نہیں رکھتے تھے میر کا روعب دب دبہ ابھی تک ویسا ہی ویسا تھا جیسے پہلے ہوا کرتا تھا۔۔۔!

ماما میں چوری کرنا نہیں چاہتا تھا لیکن حدید نے شرط لگائی تھی وہ پینٹنگ چوری کرنے کی تو میں نے وہ شرط ایکسیپٹ کر لی اینڈ نوٹ آبیگ دیل ماما یہ میرے لیے بائیں ہاتھ کا کھیل تھا۔۔۔!

اگر تمہیں کوئی چوری کرتے پہچان جاتا تو۔۔!

اوکا مون ڈیڈ یہ جیک کس لئے ہے اس نے ہمارے ہی دشمن کے چہرے کا ماسک تیار کر کے دیا تھا چوری میں نے کی اور پھنسا گولڈی کو دیا۔۔!

جیک تم بھی میر نے انکھیں نکال کر جیک کو دیکھا۔۔!

میر بس بھی کریں اب جیک کی طرف مت شروع ہو جائیں بچے تھک گئے ہیں جاو بچوں ارام کرو۔۔!

جی ماما لیکن پہلے ہم ابیہا سے ملیں گے ابیہا کے نام پر حدید شاہ کے چہرے پر کرب ایا تھا میں بھی ابی سے ملوں گا شایان حدید عرش ابیہا کے کمرے میں چلے گئے جو کہ کمرے میں بے سود پچھلے 10 سالوں سے کومے میں پڑی تھی۔۔۔!

ایہاآپی عرش ایہاکے قدموں میں جاکر بیٹھا تھااور حدید شاہ اس کے پاس جاکر بیٹھ گیاآپی اٹھ جائیں نا 10 سال ہو گئے ہیں اپ کو ایسے لیٹے اپ تو اپنے بچوں کی سب باتیں مانتی تھی نااب کیوں نہیں مان رہی حدید شاہ کی یہ کہتے انکھیں لال ہو رہی تھی۔۔!

حدید شاہ سکار پیو جس کے نام سے اٹلی کا بچہ بچہ بڑاا چھا بوڑھا ہو سب تھر تھر کانپتے تھے اج وہ اپنی آپی کے لیے پھر سے رو رہا تھا اب پچھلے 10 سالوں سے وہ روزرات کو روتا تھا اپنی اپی کے لیے دعا مانگتا تھا کہ اس کی آپی ٹھیک ہو جائیں۔۔!

حدید چپ کر جاؤ دیکھنا ہماری آپی ٹھیک ہو جائیں گی جلدی شایان نے حدید کے کندھے پر ہاتھ رکھا اللہ کرے ٹھیک ہو جائے حدید نے اپنے ہاتھ میں سے ایہا کا پکڑا ہوا ہاتھ بیڈ پر ارام سے رکھا تھا کہ ایہا کی انگلی نے ہلکی سے حرکت کی تھی جو کسی کو بھی نظر نہیں ائی تھی۔۔۔!

اب سب ایک نظر ایہا کو دیکھ کر کمرے میں چلے گئے یہ ان کا روز کا معمول تھا رات کے وقت سب اکٹھے ہو کر ایہا سے باتیں کرتے تھے اور کافی دیر باتیں کرنے کے بعد کمرے سے جاتے تھے۔۔۔!

میری پرنسس کیا کر رہی ہے میر کمرے میں اتے ہیں انمول کو اپنی باہوں میں لیتے ہوئے بولا۔۔!

بس کچھ نہیں میرا اپنے بچوں کا انتظار کر رہی ہوں ناشتہ تیار ہے اور ابھی تک وہ کمرے سے باہر ہی نہیں نکلے انمول مسکراتے ہوئے بولی۔۔!

بچوں کو چھوڑ کر ذرا ہمیں بھی ٹائم دے دیا کرو خاص کر اس فتنے کو چھوڑ کر عرشمان کا خیال اتے ہی میر کا موڈ مصنوعی خراب ہوا تھا۔۔!

میر وہ ہمارا بیٹا ہے اپ کیوں اس سے اتنا جیلس ہوتے ہیں۔۔!

اس کی وجہ سے تمہاری توجہ مجھ سے ہٹ کر اس کی طرف چلی جاتی ہے میر انمول کا چہرہ اپنی طرف کرتے ہوئے بولا۔۔!

میر ہمارا بیٹا ہے اتنا پیارا ہے کہ کوئی بھی دیکھے تو فدا ہو جائے اس پر۔۔!

ہاں مجھ سے ڈمپل چرائے ہے اس نے اور تمہاری محبت کا حقدار بنا بیٹھا ہے میر منہ بناتے ہوئے بولا۔۔۔!

اور اس کو چھوڑ کر مجھے بھی پیار کیا کرو میر انمول کی گردن میں منہ دیتے ہوئے بولا۔۔۔!

میر شرم کر لیا کریں اب تو بچے بڑے ہو گئے ہیں اپ کا رومینٹک موڈ کبھی بھی شروع ہو جاتا ہے۔۔!

پرنسس تم میرا جنون اور جنون نہ تو کبھی کم ہوا ہے نہ ہی کبھی ختم اور تمہیں لے کر تو میرا جنون ابھی بھی ویسا ہی ہے جیسے پہلے تھا۔۔۔!

لیکن میر اس سے پہلے کہ انمول کچھ کہتی میر اس کے لبوں پر جھکا تھا اور اتنی ہی شدت دکھائی تھی جیسے وہ پہلے دن سے دکھا رہا تھا میر پیچھے ہوا تو انمول نے گھور کر اسے دیکھا اس سے پہلے کہ انمول کچھ کہتی میر کا جانی دشمن عرش کمرے میں داخل ہوا تھا۔۔!

اہم اہم پاپا کیا ہر ٹائم میری ماما سے چپکے رہتے ہیں۔۔۔!

بیٹا یہ تمہاری ماما سے پہلے میری بیوی ہے اور اگر میں اس سے ہر ٹائم نہ چپکا ہوتا تو تمہارے جیسا نمونہ فتنہ ہماری زندگی میں نہ اتا تو میری زندگی پر سکون ہوتی میر بے باکی سے بولا۔۔۔!

میر کے اس طرح کہنے سے عرشان مسکرایا تھا اور مسکرانے سے اس کے دونوں گالوں پر ڈمپل شو ہوئے تھے۔۔!

ہائے میں صدقے میرا بچہ کتنا پیارا لگ رہا ہے انمول نے تو جلدی سے چٹاچٹ عرش کے دونوں گالوں پر کس کر دی تھی جو کہ میر کو جلا کے رکھ گئی تھی۔۔!

کبھی میری تو نہیں کی ایسی کسی میرے گال پر خاص کر رات کو۔۔!

میر انمول چپی تھی جبکہ عرشان اپنے باپ کے جیلس ہونے پر قہقہ لگا گیا تھا جیلسی پاپا۔۔۔!

میر کچھ تو شرم کریں میر کے ایسا کہنے پر انمول کا چہرہ لال ہوا تھا پرنسس میرے پاس اؤ میر نے انمول کو کھینچ کر اپنے پاس کیا تھا اس سے پہلے کے انمول میر کے پاس جاتی عرش نے بھی انمول کا ہاتھ پکڑا تھا میری ماما کو میرے حوالے کریں پاپا مجھے کچھ ٹائم گزارنا ہے اپنی ماما کے ساتھ۔۔! جاؤ اپنی بیوی لے کر اؤ اور اس کے ساتھ ٹائم گزارو اور میری بیوی میرے لیے رہنے دو میر دانت کچکچاتے ہوس بول۔۔۔!

مائے سویٹ پاپا چلیں اپ کو معاف کیا ابھی میں چلا تھک گیا ہوں نا ابھی میں تھوڑا ناشتہ کر کے مجھے کسی کام سے جانا ہے ابعد میں اپ سے نمٹو گا عرش انمول کے گال پر اپنے لب رکھتا کمرے سے بھاگا تھا۔۔۔!

پتہ نہیں کون سی معصوم لڑکی اس جلاد کے ساتھ ساری زندگی گزارے گی میر عرشان کو دیکھتے ہوئے بولا جبکہ انمول کا چہرہ دونوں باپ بیٹے کی بحث پر لال ہو رہا تھا۔۔۔!

میر نے انمول کو اپنی طرف کھینچا اور اس کے دوسرے گال پر لب رکھ دیے ایک طرف بیٹا اور ایک طرف باپ۔۔!

میر۔۔!

ششش۔۔۔اب مجھے اپنے اپ کو محسوس کرنے دو خبردار تمہاری اواز ائی مجھے انمول بھی میر کے لہجے میں تھوڑی سختی محسوس کر کے چپ کر کے اپنے میر کی گستاخیاں برداشت کرنے لگی۔۔!

◈◈◈

ابے او کرم جلی کدھر چلی گئی ہے تو کھانا لے آ رقیہ کی اواز سنتے اندر گرمی میں کچن میں کام کرتی روحا کے ہاتھ ایک پل کو کانپے تھے۔۔!

لل۔۔۔لا رہی ہوں میں چچی روحا کانپتے لہجے میں بولی اسے پتہ تھا اب ایک منٹ بھی لیٹ ہوئی تھی چچی اسے مارے گی اس نے جلدی سے برتن میں سالن ڈالا اور روٹیاں اور سالن پکڑے باہر چلی گئی جہاں اس کا ہٹا کٹا چچا اور اس کی کزن امنہ بیٹھی تھی جو بیٹھی ارام سے پنکھے کے نیچے موبائل یوز کر رہی تھی۔۔۔!

روحا نے حسرت سے اسے دیکھا جب اس کے ماں باپ زندہ تھے وہ بھی ایسے ہی عیش بھری زندگی گزارتی تھی۔۔!ا

ابے او کرم جلی کیا دیکھ رہی ہے میری بیٹی کو نظر لگائے گی کیا جیسے اپنے ماں باپ کو کھا گئی ایسے ہی میری بیٹی کو کھائے گی چل نکل یہاں سے رقیہ اپنے گندے دماغ اور بدزبان کے تیر چلاتی روحا کا دل چھلنی کرنے لگی۔۔!

روحا کا خوبصورت چہرہ اتنی بے عزتی پر ایک پل کو لال ہوا تھا اور چچا ارام سے بیٹھ کر کھانا کھا رہا تھا اسے کوئی فرق نہیں پڑ رہا تھا کہ اس کے بھتیجی کے ساتھ کیا ہو رہا ہے کیا نہیں روحا کی انکھوں سے انسو نکلنے لگے تھے وہ بھاگ کر اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔۔!

روحا کا کمرہ کہنا غلط ہو گا وہ سٹور روم تھا جہاں وہ آئی تھی جہاں سردی ہو گرمی ہو اسے نیچے چٹائی بچھا کر ہی دی جاتی تھی سونے کے لیے وہ بھوکے پیٹ ہی اپنے ماں باپ کو یاد کرتی روتے روتے لیٹ گئی۔۔۔!

روحا کے ماں باپ جب یہ 15 سال کی تھی اس کے ماں باپ کی ایک کار ایکسیڈنٹ میں ڈیتھ ہو گئی تھی اس کے نام بہت ساری جائیداد تھی اور چچا اور چچی جائیداد کے لالچ میں اسے اپنے پاس لے ائے تھے اور

جب روحا 18 سال کی ہوئی تھی اسے اپنے پاس لانے کی جو وجہ تھی وہ انہیں پوری کر دی تھی ساری جائیداد انہوں نے اپنا نام کروالی تھی اور اسے اب یتیموں کی طرح رکھ رہے تھے۔۔!

انہیں توفری کی نوکرانی بھی مل گئی تھی سارا دن کام کرواتے رہتے اور جب دل کرتا ذلیل کر کے رکھ دیتے یہی تھی روحا کی زندگی۔۔!

عرش ناشتہ کر کے باہر چلا گیا تھا آج اسے عالیانہ سے بھی ملنا تھا علیانہ ایک 25 سالہ بہت ہی بولڈ اور خوبصورت لڑکی تھی جو عرش کو دو مہینے پہلے ہی ملی تھی اور اپنی بولڈ نس اور چکڑی چپڑی باتوں کی وجہ سے وہ عرش کو اپنی باتوں میں پھنسا چکی تھی۔۔۔!

ابھی بھی وہ ہوٹل میں بیٹھی عرش کا ہی انتظار کر رہی تھی کہ اسے دور سے ہی عرشمان اتا ہوا دکھائی دیا عالیانہ نے خود کو تیار کیا اور سیدھی ہو کر بیٹھ گئی۔۔۔!

عالیانہ نے عرش کو دیکھا جو بلیک ہی پینٹ پہنے بلیک شرٹ پہنے اپنی نیلی انکھوں کو گلاسز سے چھپائے ہاتھ میں برینڈڈ گھڑی پہنے اٹلی کا شہزادہ ہی لگ رہا تھا۔۔۔!

عرش کو دیکھ کر اس کی خوبصورتی دیکھ کر تو ایک دفعہ علیانہ کے منہ سے رال ٹپکنے لگی تھی لیکن وہ جس مقصد کے لیے عرش سے ملی تھی اسے وہ پورا کرنا تھا۔۔۔!

ہیلو عالیانہ سویٹ ہارٹ کیسی ہو عرش اپنی گلاسز اتارتے اپنے سامنے بیٹھی الیانہ کو دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہنے لگا۔۔!

میں بالکل ٹھیک بے بی علیانہ نے بھی مسکرا کر کہا عرش اس کے سامنے کرسی پر بیٹھ گیا اور سویٹ ہارٹ کیا لو گی کھانے میں عرشی عالیانہ کے خوبصورت چہرے کو دیکھتے بولا۔۔!

بے بی جو تم کھلا دو علیانہ اپنے بال جھٹکتے ہوئے ایک ادا سے بولی۔۔۔!

اوکے سویٹ ہارٹ عرش نے ویٹر کو بلا کر سپیشل اٹیلین ڈشز منگوائی تھی عرش الیانہ کے چہرے کو بہت غور سے دیکھ رہا تھا جیسے کچھ جانچنا چاہ رہا ہو۔۔۔!

عالیانہ تو مسکراتے ساتھ ساتھ اٹالین پاستہ کھا رہی تھی ویسے بے بی ہم شادی کب کریں گے علیانہ عرش کا ہاتھ ہے پکڑتے ہوئے بولی۔۔۔!

عرش نے اپنے ہاتھ کو دیکھ کر ایک سائڈ سمائل پاس کی ابھی وہ کچھ اور کہتا کہ عرش کے موبائل پر کال ائی تھے عرش نے اپنا ہاتھ علیانہ کے ہاتھ سے چھڑوا کر کال اٹینڈ کی کئی لڑکیاں وہاں بیٹھی اس خوبصورتی کے شاہکار عرش کو دیکھ کر اہیں بھر رہی تھی اور ساتھ بیٹھی عالیانہ کی قسمت پر رشک کر رہی تھی۔۔۔۔!

ہاں ٹھیک ہے اج کا جو ہمارا اسلحہ کا سمگلنگ کا مال ہے وہ ہارس بگ جنگل سے گزر کر جانا چاہیے وہاں ہمارے لیے کوئی رکاوٹ نہیں ہوگی جبکہ علیانہ بہت غور سے جگہ کا نام سن رہی تھی اور نوٹ بھی کر چکی تھی۔۔۔!

عرشان اٹلی کا مافیا ورلڈ کا ڈان ہونے کے ساتھ ساتھ ہر قسم کی سمگلنگ اور بزنس ٹائیکون کے نام سے بھی جانا جاتا تھا عرش نے کال بند کی اور مسکرا کر عالیانہ کو دیکھا اور علیانہ نے بھی مسکرا کر اپنے اپ کو ایسے ہی شو کروایا جیسے اسے کوئی فرق نہیں پڑتا ہو کسی بھی بات سے۔۔۔!

علیانہ ابھی مجھے جانا ہوگا مجھے ایک ضروری کام سے جانا ہے ہم بہت جلد ملیں گے یہ کہتے ایک شیطانی بڑی مسکراہٹ عرش کے چہرے پر ائی تھی جو الیانہ پہچان ہی نہیں پائی۔۔۔!

اوکے بے بی تم جاؤ کام کرو مجھے بھی کسی کام سے جانا ہے عالیانہ بھی اپنا بیگ پکڑے اٹھ کھڑی ہوئی تھی اوکے بی بی ارشان بھی اپنی چال چلتا اور ریسٹورنٹ کا ڈور اوپن کر کے باہر چلا گیا۔۔۔!

عرش کو جاتا دیکھ عالیانہ نے جلدی سے موبائل نکالا اور جلدی سے دوسری طرف بیٹھے اپنے ساتھی کو عرشمان اور اس کے اسمبلنگ کی انفارمیشن دینے لگی انفارمیشن دیتے وقت الیانہ کے چہرے پر جیت کی خوشی تھی۔۔۔!

ماما کہاں ہیں اپ کالے رنگ کی کدتی شلوار میں ملبوس کالے لمبے بال جو کھلے چھوڑے تھے گرے انکھیں لیے وہ شایان مرزا کی باربی ڈول انمول کو اواز دیتی کچن میں گئی تھی ایک دفعہ تو میرب کو دیکھتے انمول کے منہ سے ماشاءاللہ نکلا تھا۔۔!

کالے رنگ میرب پر کچھ زیادہ ہی جچ رہا تھا گالوں پر چھلکتی گلابیاں سرخ ہونٹ گرے انکھیں اٹلی کے شہر میں ہونے کے باوجود بھی میرب نے ناک میں لونگ پہنی تھی اسے بچپن سے ہی بہت شوق تھا اور اسی لونگ پر تو شایان مرزا دیوانہ تھا میرب کو کالے رنگ سے عشق تھا اور یہ عشق اس کا بہت اسے اپنے بھائی عرشمان کو دیکھ کر چلا تھا جسے کالے رنگ دیوانگی کی حد تک پسند تھا۔۔!

ماما جلدی کرے نا مجھے یونیورسٹی سے دیر ہو رہی ہیں پہلے ہی اتنا ٹائم ہو گیا ہے۔۔!

میرا بیٹا بیٹھو بس سب ریڈی ہے تم بیٹھو میں تمہیں دیتی ہوں ابھی میرب ڈائننگ ٹیبل بیٹھی تھی کہ اسے اپنے پیچھے جلاد کی اواز سنائی دی تھی السلام علیکم مامی کیسی ہیں اپ شایان کچن میں اتے میرب کو دیکھتے انمول سے کہنے لگا۔۔۔!

میرب کی تو شایان کو دیکھ کر بولتی بند ہو گئی بیٹا جی نظریں میری بیٹی سے ہٹے تو ہماری طرف بھی دیکھ لو انمول مسلسل شایان تو میرب کی طرف دیکھتے ہوئے بولی تو میرب کو رونا انے لگا۔۔!

ہاہاہا مامی اپ کی بیٹی میری فیری ہے اور اتنی پیاری ہے کہ ایک پل کو نظریں ہٹانے کو دل نہیں کرتا اس سے۔۔!

ہٹ بے شرم پیچھے سے اتی ماہی نے بھی شیان کندھے ٹھپڑ مارا تھا میری بیٹی کو تنگ مت کرو۔۔۔!

ماما اپ کی بیٹی کو ابھی تنگ ہی کہاں کیا ہے ایک دفعہ شادی ہو لینے دے اسے میرے کمرے میں انے دے پھر تنگ کروں گا۔۔!

شایان کی گوہر افشانیاں سب کر میرب کا چہرہ لال ہو رہا تھا اسے لگا وہ مزید یہاں بیٹھے گی تو اس کا دل بند ہو جائے گا ماما بس میں جا رہی ہوں یونیورسٹی میرب نے وہاں سے جانا ہی بہتر سمجھا رکو میں چھوڑ رماتا ہو شایان نے میرب کو باہر جاتے دیکھا تو اس اسے کہنے لگا۔۔۔!

نہیں میں چلی جاؤں گی۔۔!

میں نے کہا نا میں چھوڑ اتا ہوں شایان نے تھوڑا سخت لہجے میں کہا تو میرب خاموش ہو گئی مامی میں اپنی فیری کو چھوڑ کر اتا ہوں شایان انمول کو انکھ مارتے ہوئے باہر چلا گیا۔۔!

باہر گیا تو دیکھا میرب منہ پھلائے گاڑی میں بیٹھی تھی شایان کے چہرے پر مسکراہٹ ائی تھی شایان بھی گاڑی میں جا کر بیٹھا تو میرب کھڑکی کے ساتھ چپک گئی جو شایان کی نظروں سے اوجھل نہ رہا تھا۔۔۔!

فیری اتنا ڈرتی کیوں ہوں مجھ سے شایان میرب کو اپنی طرف کھینچتے ہوئے بولا تو میرب نے سختی سے اپنی خوبصورت انکھیں بند کی تھی۔۔۔!

اوپن یور ائیز فیری ورنہ مجھے اور بھی طریقہ اتا ہے انکھیں کھلوانے کا اور وہ طریقہ تمیں پسند نہیں ائے گا شایان نے میرب کے بازو میں اپنی انگلیاں زور سے دیتے ہوئے بولا تو میرب کے منہ سے سسکی نکلی تھی۔۔۔!

فیری میں نے کہا انکھیں کھولو اور میرے سامنے یہ انکھیں بند مت کیا کرو مجھے دیکھا کرو بس تمہاری انکھیں صرف مجھے دیکھنی چاہیے اور اگر ادھر ادھر تمہاری نظر گئی تو یقین کرو مجھے یہ خوبصورت انکھیں نکالنے میں ٹائم نہیں لگاؤں گا میرب نے اپنی پوری کی پوری یک دم انکھیں کھول کر شایان کو دیکھا جو بچپن سے اسے اپنی ملکیت سمجھتا تھا اور ایسے ہی دھمکی دیتا تھا۔۔۔!

شایان نے بھی جھک کر میرب کی لونگ پر لب رکھے تھے کہ میرب نے ایک جھٹکے سے شایان کو پیچھے کیا تھا اور کانپتی ہوئی دوبارہ سے کھڑکی سے جالگی تھی۔۔۔!

بہت جلد تمہاری یہ یونیورسٹی ختم ہونے والی ہے اور اس کے کچھ ہی دنوں بعد تم میرے کمرے میں ہو گی فیری اور اپنے اپ کو تیار کر لینا میں کوئی نرمی نہیں برتوں گا یہ سب سنتے میرب کا سانس اٹکا تھا پھر شایان نے سکون سے گاڑی چلائی تھی پھر یونیورسٹی کے باہر جا کر میرب کو چھوڑا یا تھا۔۔!

میرب تو گاڑی رکتے ہی گدھے کے سر سے سینگ کی طرح غائب ہوئی تھی جسے دیکھتے شایان مسکرایا تھا جتنا مرضی بھاگ لو انا تو میرے پاس ہی ہے میری فیری شیان بھی اپنا سر جھٹکتا چلا گیا۔۔!

رات کا وقت تھا اٹلی کی سڑکوں پر چار ٹرک اپنی رفتار پر جا رہے تھے ان ٹرکوں میں طرح طرح کا اسلحہ رکھا گیا تھا جو کہ کوبرا اسے اسمبلنگ کر رہا تھا یہ اسے اسملنگ کا سامان اٹلی سے فرانس جانا تھا۔۔!

اب منظر ہے ایک جنگل کا جہاں جنگل کے بیچو بیچ راستہ بنا ہوا تھا جنگل سے اگر دوسری طرف دیکھا جائے تو پہاڑ نظر اتے ہیں اور پہاڑوں کے نیچے سمندر کا پانی اور اس جگہ کا نام تھا ہارس بگ تھا جہاں عرشمان نے اپنا اسلحہ لے کر گزرنا تھا۔۔!

ابھی اسملنگ ٹرک ہارس بگ کے آدھے راستے میں ہی پہنچے تھے کہ اچانک سے ان ٹرکوں پر حملہ ہوا تھا اٹلی کے پوکا گینگ سے مافیا ورڈ کے کوبرا کے اسملنگ ٹرکوں پر حملہ کیا تھا یہ گینگ کب سے ڈی گینگ کے

پیچھے تھا کوئی بھی موقع ڈھونڈ رہا تھا کب انہیں نقصان پہنچایا جائے اور اج انہیں یہ موقع مل گیا تھا جگہ جگہ پو کا گینگ چاروں طرف سے گھیرا ڈال دیا تھا۔۔!

پو کا گینگ کا لیڈر ہیری خود چل کر ایا تھا اج وہ ڈی گینگ کی ہار اپنی انکھوں سے دیکھنا چاہتا تھا ہیری کے ادمی نے ٹرک ڈرائیوروں کو نکال کر گھٹنوں کے بل بٹھایا تھا ان پر گنز تانی تھے۔۔!

میں خود اج سارا مال دیکھوں گا جنگل میں ہیری کا قہقہ گونجا تھا کیونکہ ٹرک ڈرائیوروں کے علاوہ وہاں کوئی ادمی نظر نہیں ارہا تھا۔۔!

ہیری نے اگے بڑھتے جیسے ہی پہلے ٹرک کا شٹر اٹھایا تھا وہ ٹرک بالکل خالی تھا ہیری حیرانگی سے اس خالی ٹرک کو دیکھنے لگا پھر دوسرا ٹرک کا شٹر کھولا وہ بھی حالی تھا اہہ۔۔۔ہیری چیہا تھا اور پھر جیسے ہی ہیری نے تیسرے ٹرک کا شٹر اٹھایا تھا اور سامنے کا منظر دیکھ ہیری کا سانس اوپر اور نیچے کو نیچے رہ گیا تھا۔۔۔!

سامنے ہی ٹرک میں ایک چھوٹا سا صوفہ لگایا تھا جس پر کوبرا فل بلیک ڈریس پہنے ہاتھوں میں سگار لیے اس کے کش لگاتا نیلی انکھوں میں وحشت کے ساتھ ساتھ تمسخر مسکراہٹ لیتا ایک ٹانگ پر ٹانگ رکھے سامنے ہیری کو دیکھ رہا تھا اور کوبرا کے ایک جوتے کی نوک پر عالیانہ کا سر رکھا تھا۔۔!

علیانہ۔۔ہیری چیخا تھا۔۔۔!

ششش۔۔شور نہیں ہیری کوبرا نے عالیانہ کے بالوں کو جکڑ کر اس کا سر اوپر کیا تھا جیسے ہی اس کا سر اوپر گیا تھا ہیری کی تو انکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھی الیانہ کا پورا چہرہ خون سے بڑا پڑا تھا ابھی ہیری اپنے آدمیوں کو حملے کے لیے کہتا جنگل میں درختوں کے پیچھے سے کوبرا کے ادمی نکلے تھے اور دوسری طرف

دور کھڑے اسکار پیو سنا پیر نے اپنے ایم 24 سے وہ ہیری کے آدمیوں کے نشانے لیتا ان کی کھوپڑیوں کو ارانے لگا۔۔۔!

اور پہاڑوں کے نیچے جو پانی تھا ان پانی میں سے ٹائگر جیک ایما جو کئی لمحوں سے پانی میں تھے ان میں اتنا سٹیمنا تھا کہ وہ ان سب سے چھپ کر پانی میں کئی ٹائم تک رہ سکتے تھے وہ بھی پانی سے نکل کر ہیری کے ادمی پر حملہ کر چکے تھے ہیری تو بکھلا ہی گیا تھا تھوڑی ہی دیر میں جنگل میں ہیری کے ادمی کی لاشوں کا ڈھیر پڑا تھا اب وہاں اکیلا ہیری تھا اور ڈی گینگ۔۔۔!

تمہیں کیا لگا ہیری کہ تم اس دو ٹکے کی لڑکی کو میری جاسوسی کرنے میرے پاس بھیجو گے اور مجھے اس اٹلی کے مافیا کو برا کو جس کی نظر چیل سے بھی تیز ہے کہ وہ اگلے بندے کو منٹوں میں پہچان لے اور تم کیا سمجھے میں اس دو ٹکے کی لڑکی کو نہیں پہچان پاؤں گا یہ کس مقصد کے لیے ائی ہے میرے پاس کو برا نے عالیانہ کے بالوں سے پکڑ کر مزید جھٹکا دیا جس سے عالیانہ کے منہ سے چیخ نکلی تھی۔۔۔!

تم لوگوں نے مجھے دھوکہ دیا ہے کو برا کو اور کو برا دھوکہ دینے والوں کو معاف کر دے یہ دنیا کا انوکھا کام کو برا کے بس میں نہیں ہے۔۔!

نہیں نہیں کو برا مجھے معاف کر دو ہیری اپنی موت کو نزدیک سے دیکھتے کو برا کے پیروں میں گرا تھا۔۔!

چیچ چیچ چی چی یہ سب تمہیں مجھے نقصان پہنچانے اور دھوکہ دینے سے پہلے سوچنا چاہیے تھا۔۔!

پلیز کو برا مجھے معاف کر دو میں ساری زندگی تمہاری غلامی کروں گا ہیری اس کے اگے ہاتھ جوڑنے لگا۔۔!

مجھے غلامی نہیں تمہاری موت چاہیے کو برا کی کولڈ اواز سن کر ہیری کے ساتھ ساتھ عالیانہ کی بھی روح فنا ہوئی تھی۔۔۔!

اور میں تمہارے خون سے اپنے ہاتھ گندے نہیں کرنا چاہتا تمہیں موت کی نیند سلانے کے لیے میرا لیو ہی کافی ہے ہیری تو لیو کا نام سن کر تھر تھر کانپنے لگا تھا کیونکہ اٹلی میں ڈی گینگ کا سب سے خطرناک جانور لیو تھا جس کے نام سے کئی گینگ بھی کانپتے تھے وہ تھا ہی اتنا خطرناک۔۔۔!

باہر آ جاؤ میرا بچہ لیو کو برا نے اواز دی تھی اور اسی ٹرک میں اندھیرے والی جگہ سے بلیک کلر کا پینتھر جس کی انکھیں اپنے مالک کی طرح نیلی تھی وہ دیکھنے میں جتنا خوبصورت اتنا ہی کسی کو چیر پھاڑ دینے میں خطرناک تھا۔۔۔!

نہیں نہیں کو برا اگر تمہیں مجھے مارنا ہی ہے تو تم مجھے مار دو لیکن اس سے نہیں مروانا ہیری دوبارہ سے کو برا کے پاؤں میں پڑا تھا وہ اتنی اذیت ناک موت نہیں مرنا چاہتا تھا الیانہ کو تو پہلے ہی لیو اپنے پنجوں سے اسے زخمی کر چکا تھا وہ تو خوف کے مارے اب کچھ بول ہی نہیں پا رہی تھی۔۔!

جاؤ بھاگ جاؤ ہیری جتنا بھاگو اتنے منٹ سانس تمہیں ملے گی جاؤ کو برا سگار کا ایک کش لیتے ہیری سے کہنے لگا تو ہیری اپنی جان بچانے کے لیے بھاگا تھا۔۔!

لیو میرا بچہ باقی تمہارا کام تمیں پتہ ہے نا تمیں کیا کرنا ہے لیو ایک نظر اپنے مالک عرشان کو دیکھ کر ہیری کے پیچھے بھاگا تھا ٹائیگر ایما جیک سکار پیو وہاں کھڑے شوق سے یہ تماشہ دیکھنے لگے تھے ایما تو لیو سے بے حد پیار کرتی تھی اور لیو بھی اپنے مالک کو برا کے بعد ایما سے اٹیچ تھا۔۔۔!

اوراب پورے جنگل میں ہیری اگے اگے اور لیو اس کے پیچھے پیچھے تھا ہیری کو کچھ بھی کر کے اپنی جان بچانی تھی لیکن تھوڑی ہی دیر بعد دور سے ہیری کی چیخوں کی اواز جانے لگی تھی کچھ دیر پہلے اس جنگل میں ہیری کے قہقہوں کی اواز جنگل میں گونج رہی تھی اوراب چیخیں۔۔!

اور صحیح دس منٹ بعد لیو ہیری کا کٹا پٹا وجود منہ میں لئے ڈی گینگ کو اتاد کھائی دیا تھا منہ پہ پورا خون لگا ہوا تھا وہ اتنا خطرناک لگ رہا تھا کہ کوئی عام ادمی دیکھتا تو وحشت سے ہی مر جاتا۔۔!

لیو نے ہیری کا کٹا پھٹا وجود لا کر کوبرا کے قدموں میں گرایا تھا کہ الیانہ کی بھی چیخیں نکلی تھی اپنے شوہر کا یہ انجام دیکھ اس سے پہلا عالیانہ بے ہوش ہوتی ایما نے اگے بڑھتے ایک زوردار تھپڑ عالیانہ کے منہ پر مارا تھا کہ عالیانہ ہوش میں ائی تھی۔۔۔!

ابھی کہاں بے ہوش ہو رہی ہو میڈم ایما اس کا مزاق اڑاتے بولی لیو تو الیانہ کو دیکھ کر دھاڑا تھا لیو کے منہ سے ٹپکتا خون وہاں وحشت ناک منظر پیش کر رہا تھا۔۔۔!

نہیں لیو یہ میرا شکار ہے اسے میں ہی ماروں گا یہ سننا تھا کہ لیو کا دھاڑتا ہوا منہ بند ہوا تھا اور معصوم سا منہ بناتے وہ اپنا منہ صاف کرتے ایما کے پاس جا کر کھڑا ہو گیا۔۔!

ارے میرا شہزادہ لیو ایما نے لیو کے سر پر اپنے لب رکھیں تھے جیسے دیکھتے جیک نے برا سا منہ بنایا تھا ایما کے اونچی ہیل میں مقید پاؤں کو لیو اپنی زبان سے چاٹنے لگا تھا جیسے ایما کا اسے کس کرنا لیو کو پسند ایا ہو۔۔!

لکو ایک بلیک کلر کا پینتھر تھا جو میر اور عرشان کو پاکستان کے ایک جنگل سے ملا تھا وہ ایک چھوٹا سا بچہ تھا جو کہ زخمی تھا عرشان کے کہنے پر میر اس چھوٹے سے پینتھر کے بچے کو اٹھا کر گھر لے ایا تھا اور عرشان نے اسے ایک دوست کی طرح اسے پالا تھا اور بلیک پینتھر کا نام ارشان نے لیو رکھا تھا۔۔!

لیو عرشمان کے ساتھ ساتھ سب کے ساتھ اٹیچ تھا پھر پاکستان سے اتے ہوئے یہ لوگ بڑی مشکل سے لیو کو اٹلی لے کر ائے تھے اور تب سے یہ عرشمان کی گینگ کا ایک اہم حصہ تھا روز کا گوشت کھلانے کا کام اس کا جیک کا تھا لیو جان بوجھ کر جیک کو کبھی کبھی تنگ کیا کرتا تھا جس سے جیک کو غصہ تو بہت اتا تھا لیکن وہ عرشمان کی وجہ سے چپ رہتا تھا ابھی بھی وہ جیک کو جلانے کے لیے ایما کے پاس ایا تھا۔۔۔!

تو اب تمہاری سزا کی باری ہے کوبرا عالیانہ کی طرف دیکھتے ہوئے بولا اور اپنا سانپ کی شیپ کا بنا چاکو نکالا تھا تمہیں پتہ ہے تمہاری یہ انکھیں بہت پیاری ہیں کوبرا اپنا چاکو اس کی انکھوں کی نوک پر رکھتا ہوا بولا لیکن یہ اب کسی کام کی نہیں یہ کہنا تھا کے کوبرا نے عالیانہ کی انکھ میں چاکو مارا تھا کہ اس کی ایک انکھ ہی باہر اگئی تھی۔۔!

الیانہ درد سے تڑپی تھی خون ابل ابل کر اب جنگل میں گر رہا تھا اور تمہاری یہ زبان اسی زبان سے تم نے مجھے دھوکا دیتی ائی ہو نا یہ کبھی اب کام نہیں آئے گی نا ہی کبھی کسی کو دھوکہ دے گی یہ کہتے ہی کوبرا نے عالیانہ کی زبان بھی کاٹی تھی اور عیانہ کے منہ سے خون نکلنے لگا تھا۔۔۔!

پلیز کوبرا جلدی سے کام ختم کرو نا مجھے گھر جا کر بریانی بھی کھانی ہے میری امی نے اپنے ہاتھوں سے بنائی ہے یہ کہتے شایان نے اپنے ہونٹوں پر اپنی زبان پھیری تھی۔۔!

چسکورہ کہیں کا حدید نے شایان کے کندھے پر تھپڑ مارا تھا کیا ہے شایان نے بھی اسے تھپڑ مارا۔۔!

کوبرا نے اپنا چاکو الیانہ کی شہ رگ پر پھرا تھا اور الیانہ کی ادھی گردن ہی کاٹی گئی تھی اور وہ اسی ٹائم اپنے دھوکے کی وجہ سے ختم ہو گئی تھی۔۔۔!

اب جنگلوں میں دونوں دھوکہ دینے والوں کی لاشیں پڑی تھیں میری دنیا یہ میری اٹلی ہے میری سلطنت صرف اور صرف میری ہے کوبرا کی اگر کسی نے مجھ سے چھیننے کی کوشش کی تو اس کا ایسے ہی

نام ونشان مٹاؤں گا اور جو چیز میرا جنون ہے اسے کوئی مجھ سے دور نہیں کر سکتا کوبرا زور زور سے کہنے لگا کہ کوبرا کی اواز پورے جنگل میں پھیل رہی تھی پھر اپنے آدمیوں کو کہتے صرف الیانہ کی لاش کو اپنے ساتھ لے گیا تھا جہاں وہ اسے اپنی خاص جگہ پر رکھنے والا تھا۔۔۔!

◈◈◈

روحا۔۔۔روقیہ روحا کے کمرے میں اتے ہوئے بولی روحا کا کمرہ کم ہوسٹوروم زیادہ تھا جہاں جگہ جگہ گند پڑا ہوا تھا ایک چھوٹی سی جگہ روحا کو دی گئی تھی روحا ابھی جو سونے کی تیاری کر رہی تھی وہ جلدی سے اٹھ کر بیٹھی۔۔!

صبح تیری بہن کے رشتہ دیکھنے والے انے والے ہیں اور خبردار تو اپنی یہ منحوس شکل لے کر ان کے سامنے ائی رقیہ روحا کا چہرہ دبوچتے ہوئے بولی کے روحا کی درد سے سسکی نکلی تھی۔۔۔!

ججج۔۔جی چچی میں نہیں اوگی سامنے۔۔۔!

تیرے لیے یہیں بہتر ہے کہ تو نہ ائے سامنے روحا کو وہ دھکا دیتے رقیہ کمرے سے چلی گئی روحا سامنے لگے شیشے میں اپنا خوبصورت چہرہ دیکھنے لگی سرخ وسفید رنگت کالی انکھیں گھنی پلکیں گلاب کی پتیوں جیسے ہونٹ اور ہونٹ کے پاس ایک ایسا قاتلانہ تل کے وہ تل کی کسی کا بھی ایمان ڈگمگا سکتا تھا یہی خوبصورت چہرہ جب بھی اس کی کزن امنہ کا رشتہ دیکھنے آتے تھے اس کے لیے مصیبت کھڑی کر دیتا تھا۔۔۔!

لڑکے والے امنہ کی جگہ اسے پسند کر جاتے تھے کیونکہ امنہ کی رنگت تھوڑی سانولی تھے اور بعد میں چچی اور امنہ اس کے خوبصورت چہرے پر وار کرتی تھی اور وہ بیچاری مار کھا لیتی تھی اور بعد میں چپ چاپ کر کے اپنے کمرے میں اجاتی اور اپنے ماں باپ کو یاد کرتے کرتے روتے ہوئے سو جاتی تھی اور اب صبح اس نے پکا ارادہ کر لیا تھا کہ وہ لڑکے والوں کے سامنے نہیں ائے گی۔۔۔!

اگلی صبح ہی روحا کو بخار ہو گیا تھا اور وہ اپنی چچی کے کہنے پر صبح سے کچن میں گھسی ہوئی تھی اوپر سے کھانے بنانے کی اتنی لمبی لسٹ کے ایک دفعہ تو روحا دیکھ کر چکرا ہی گئی تھی اور وہ بیچاری کیا کرتی چپ کر کے کھانا بنانے لگی۔۔!

جلدی ہاتھ چلاؤ طاقت نہیں ہے کیا اگر کھانا ٹھیک نہ بنا تو انہی ہاتھوں کو جلا کر رکھ دوں گی میں تیرے سمجھی رقیہ ظلم کی انتہا کرتے ہوئے بولی۔۔۔!

جی جی چاچی وہ بریانی کو دم دیتے ہوئے کہنے لگی اپنی طرف سے تو اس نے بہت کوشش کی تھی کہ وہ کھانا ٹھیک بنے پتہ نہیں چچی کو پسند ائے گا یا نہیں چچی سارا کھانا ایک دفعہ دیکھتے ہیں کچن سے چلی گئی۔۔۔!

پرنسس جلدی سے تیار ہو جائیں اپ کو پتہ ہے نا اج ہمیں مسٹر اینڈ رائڈ کے گھر جانا ہے انہوں نے ہماری دعوت کی ہے۔۔۔!

جی جی میر مجھے سب یاد ہے اور میں تیار ہو رہی ہوں اچھا بتائیں میں کیسی لگ رہی ہوں انمول اس کی طرف مڑتے ہوئے بولی اور میر کو دیکھ کر مسکرائی جو تھری پیس سوٹ میں اج بھی بلا کا حسین لگ رہا تھا۔۔۔!

پرنس آپ تو اس دیوانے کو ہمیشہ ہی پیاری لگتی ہیں میر نے انمول کو اپنے سینے سے لگاتے اس کے ماتھے پر لب رکھے تو انمول بھی اس کے سینے سے سر ٹکا دیا وہ دونوں تیار ہو کر نیچے گئے تو زین زویا اور ماہی اور ساحل بھی تیار تھے مسٹر انڈر رائڈا انمول اور زویا کی فرینڈ تھی وہ بھی تقریباً 50 سالہ خاتون تھی۔۔!

جب کہ بچوں کو بھی کہا تھا لیکن وہ نہیں جانا چاہتے تھے اسی لیے کسی نے بھی انہیں فورس نہیں کیا تھا ویسے میر ہمارا بیٹا بھی بڑا ہو گیا ہے اس کی بھی شادی کر دینی چاہیے انمول اپنی ساڑی کا پلو ٹھیک کرتے ہوئے بولی۔۔۔!

ماما مجھے ابھی تک ویسی لڑکی نہیں ملی جیسی میں چاہتا ہوں اگر ویسی لڑکی مجھے ملی تو اسے میں خود اپنے پاس لے اؤں گا۔۔۔!

اور اگر وہ تمہیں پسند نہ کرے تو۔۔!

او کا مون مام اپ کا بیٹا اگ ہے اس اگ نے جسے چن لیا ہے نا اسے ہر حال میں کسی بھی قیمت میں اس اگ میں جلنا ہے۔۔!

میر اپ کا بیٹا اپ سے بھی دس ہاتھ اگے ہے میر انمول میر کو دیکھتے ہوئے بولی۔۔!

اور تمہیں کیسی لڑکی چاہیے حدید زویا حدید کو دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔!

ماما مجھے بولڈ لڑکیاں تو بالکل نہیں پسند مجھے سمپل سی پیاری سی کیوٹ سی لڑکیاں پسند ہیں جو بولڈ اور بد زبان ہوتی ہیں ان کی زبان تو میں کاٹ ہی دیتا ہوں حدید اپنے لیے کسی معصوم لڑکی کا سوچتے ہیں ہوئے بولا اسے بھی کوئی معصوم لڑکی ملے گی جس سے وہ عشق کرے گا۔۔!

ہاں مل ہی نہ جائے ہمارے جلادوں کو معصوم سی پریاں زین ان کا مذاق بناتے ہوئے بولا۔۔۔!

مل جائے گی ڈیڈ جسے اپ کو اپ کی فیری ملی تھی کیوں ماما حدید زویا کو دیکھ کر بولا تو زویا شرما گئی تھی۔۔؛!

تمہارے پاپا نے مجھے خود سے دور جانے ہی نہیں دیا ورنہ جو میرے حالات ہیں نا میں تو کبھی اسے ملی ہی نہ ہوتی۔۔!

ڈارلنگ تم قبر میں بھی چلی جاتی ناتو میں تمہیں وہاں سے بھی نکال لاتا زین رویا کو اپنے حسار میں لیتے ہوئے بولا تم بھی نہ زین وہ تھپڑ مارتے ہوئے بولی۔۔۔!

اور جیک تم تو 30 سال کے ہوگئے ہو تم کب شادی کروگے انمول نے جیک کو بھی اڑے ہاتھوں لیا تھا جبکہ وہاں کھڑی ایما بھی اب جیک کو دیکھنے لگے تھی۔۔!

ویسے انمول موم اسے اس طرح کی ہی کوئی سانولی بیوی ملے گی تو اس کے لیے کوئی شپشل ڈھونڈنی پڑے گی ایما جیک کی سانولی رنگت کا مذاق بناتے ہوئے بولی۔۔۔!

ایما۔۔انمول نے غصے سے ایما کو پکارا۔۔!

سوری انمول موم لیکن اگر میں جیک کے لیے وائف ڈھونڈو تو۔۔!

کیا اب ڈی گینگ اپنا کام چھوڑ کر رشتے ڈھونڈے گا شایان بیچ میں بولا تھا۔۔۔!

رشتے نہیں صرف جیک کا رشتہ ایما اپنے بال جھٹکتے ہوئے بولی جیک نے کوفت بھری نظروں سے ایما کو دیکھا تھا اور نظریں پھیر گیا تھا جب کہ جیک کی نظریں پھیرنا ایما کا خون جلا گئی تھی۔۔!

چلو تم سب لوگ بیٹھو ہمیں دیر ہو رہی ہے رات کو بات کریں گے اکر۔۔!

اوکے موم عرش وہاں صوفی پر بیٹھتے ہوئے بولا تو سب لوگ چلے گئے اب مینشن میں صرف بچہ پارٹی تھا اور اب ان کے بیچ میں لیو بھی تھا جو کہ کوبرا کے قدموں کے پاس بیٹھا تھا۔۔!

لڑکے والے بھی رقیہ کے گھر اگئے تھے امنہ اپنی سانولی رنگ پر میک اپ کی تہ جماتے وائٹ کرنے کی کوشش کر رہی تھی تاکے لڑکے والے اسے پسند کر جائیں۔۔۔!

چلو آمنہ لڑکے والے بلا رہے ہیں تمہیں رقیہ امنہ کے کمرے میں اتے ہوئی بولی۔۔۔!

امی اس منحوس روحا کو کہیئے گا کے کمرے سے باہر نہ ائے۔۔۔!

نہیں انٹی میں نے اسے سختی سے منع کر دیا ہے تم اپنا موڈ ٹھیک کرو دیکھنا یہاں امید ہے کہ رشتہ ہو جائے گا۔۔۔!

رقیہ امنہ کو ہاتھوں میں چائے پکڑاتے باہر لے گئی لڑکا کافی ہینڈسم وہ تو ایک دفعہ امنہ کو دیکھ کر منہ ہی بنا گیا تھا لیکن لڑکے کی ماں نے لڑکے کو کہنی ماری امنہ بھی مسکراتے وہاں لڑکے کے سامنے بیٹھ گئی۔۔۔!

بیٹا کیا کرتی ہو اپ لڑکے کی ماں نے امنہ سے پوچھنے لگی۔۔!

جی انٹی میں نے گرجویشن کیا ہے ابھی۔۔!

واہ ماشاءاللہ۔۔۔ پھر ایسے ہی باتیں چلتی رہی امنہ لڑکے کو چائے پکڑانے لگے کہ غلطی سے آمنہ کے ہاتھوں احمر پر چائے گر گئی۔۔۔!

سوری سوری امنہ تو گھبرا ہی گئی تھی۔۔!

کوئی بات نہیں امنہ اپ مجھے کمرہ بتا دیں میں صاف کراتا ہوں۔۔!

میں بھی ساتھ چلتی ہوں امنہ نے اس کے ساتھ جانا ہی بہتر سمجھا۔۔۔!

ارے امنہ بیٹا تم یہاں بیٹھو میرے پاس وہ صاف کر کے خود ہی اجاتا ہے احمر کی ماں نے امنہ کو اپنے پاس سے بٹھا دیا جی انٹی امنہ منہ بناتے وہاں ہی بیٹھ گئی۔۔۔!

احمر جدھر امنہ نے اشارہ کیا تھا وہاں اس کمرے میں چلا گیا ابھی وہ اپنی شرٹ صاف کر کے کمرے سے باہر نکلا تھا کہ اس سے کسی کے کمرے میں سے کسی کی اواز سنائی دی تھی جو کہ بے حد خوبصورت تھی احمر اس کی اواز کا پیچھا کرتے کرتے روحا کے کمرے میں جہاں پہنچا تھا اس میں ہلکا سا دروازہ کھولا تو اندر سٹور روم میں نیچے چٹائی پر بیٹھی ایک لڑکی نظر ائی تھی جس کا چہرہ دوسری طرف تھا لیکن وہ روحا کے کالے لمبے بال دیکھ کر احمد کا دل دھڑکا تھا وہ تو یک تک اس کے لمبے کالے بال دیکھ رہا تھا۔۔۔!

کوئی ہو تو ایسا جسے اپنا کہہ سکوں۔۔!

کوئی ہو تو ایسا جس کے دل میں رہ سکوں۔۔!

اور کوئی تو کہتا ہے ایک بار میں ہوں نا۔۔!

کھویا ہے پہلے جیسے پیار میں ہوں نا۔۔

روحا اپنی خوبصورت اواز میں کھوئی کھوئی گانا گا رہی تھی۔۔۔!

کون ہے اپ وہ لڑکا گانا بند ہونے پر بولا تھا اور ادھر روحا کی روح فنا ہوئے تھے اور احمر تو اس خوبصورتی کے شاہکار کو دیکھ کر ایک پل کو دنگ رہ گیا تھا روحا کو تو یہ تھا اب اسے مار پڑے گی اسے کیا پتہ تھا کوئی یہاں تک اجائے گا۔۔!

اپ نے بتایا نہیں اپ کون ہیں احمر اسے سوچ میں گم دیکھ کر دوبارہ سے گویا ہوا تھا اس سے پہلے کہ روحا کچھ بولتی پیچھے سے رقیہ ائی تھی یہ ہمارے گھر کی نوکرانی ہے بیٹا جبکہ نوکرانی نام سنتے روحا کی انکھیں بھیگی تھی جسے وہ بڑی ہی احتیاط سے چھپا گئی۔۔۔!

چلو اؤ بیٹا باہر اپ کی امی بلا رہی ہیں رقیہ روحا کو سخت نظروں سے دیکھتی احمر سے بولی۔۔!

جی انٹی احمر بھی ایک نظر مسکراتے ہوئے روحا کو دیکھ کر چلا گیا۔۔۔!

روحا اپ خود کو ذلیل اور مار کھانے کے لیے خود کو تیار کرنے لگی لڑکے والے چلے گئے تھے اور شام تک بتانے کا تھا کہ وہ رات تک جواب دیں گے۔۔۔!

اٹلی کے ایک کلب میں میوزک میں تھرکتے لڑکے اور لڑکیاں گھٹیا لباس پہننے ایک دوسرے کی باہوں کا سہارا بن رہے تھے یہ پارٹی اٹلی کی مشہور ایکٹرس ایشم ملک نے ارگنائز کی تھی اور سب اب اس پارٹی میں ایشم ملک کا انتظار کر رہے تھے کہ کب وہ ائے اور اپنے حسن کا یہاں جلوہ بکھیرے۔۔۔!

ایشم ملک ایک 23 سالہ فلم انڈسٹری کی جانی مانی اپنے نام کی طرح منفرد سب سے الگ بے حد خوبصورت براؤن انکھوں والی بے حد خوبصورت لڑکی تھی جو کچھ ہی سالوں میں فلم انڈسٹری ڈرامہ انڈسٹری کا ابھرتا ہوا ستارہ تھی جو ایک نظر سے دیکھتا تھا مڑ کا ضرور دیکھتا تھا لیکن بلا کا ایٹیٹیوڈ رکھنے والی کسی کو کچھ نہ سمجھنے والی لیکن اپنے چھوٹے بھائی پر اپنی جان قربان کرنے والی یہ ایشم ملک تھی۔۔۔!

اس پارٹی میں کچھ ہی دیر میں ہلچل مچی تھی اس پارٹی کی شان ایشم ملک ریڈ کلر کی میکسی پہنیں جس سے اس کی ایک سائیڈ سے ٹانگیں نظر ارہی تھی سلیولیس بازو اور گہرے گلے کی میکسی پہنیں اپنے براؤن بال کھلے چھوڑے وہ پارٹی میں ائی تھی ہاتھوں میں موجود برینڈڈ کلچ نفاست سے کیا گیا میک اپ ایک بولڈ ایکٹرس کے نام سے جانے والی ایشم ملک پارٹی میں اچکی تھی اسے دیکھتے ہی میڈیا کی نمائندے اس کی طرف بھاگے گی۔۔۔!

ایشم کو پارٹیز کلب میں انا جانا بہت پسند تھا وہ بہت محنت اور مشکل سے اس عہدے پر پہنچی تھی تو کیوں نہ وہ شواف کرتی ہوں جہاں جہاں وہ جارہی تھی کئی لڑکوں کی ہوس بھری نظریں اور کچھ پسندیدگی کی نظریں اس کی طرف اٹھ رہی تھی۔۔!

تھوڑی سی دیر بعد ایشم کو ایک اوارڈ دیا جانا تھا اور پھر اس کو اسٹیج پر بلایا گیا اور اس سے ایوارڈ سے نوازا گیا رات کے 12 بج چکے تھے کہ اچانک سے اسے اپنے بھائی کا خیال ایا تھا وہاں ہی وہ شراب کا گلاس چھوڑیں وہ اس پارٹی سے نکل گئی تھی باقی کا کام ایشم کے لوگوں نے سنبھال لینا تھا۔۔۔!

نہیں نہیں مجھے اپی کے ہاتھ سے ہی کھانا کھانا ہے 15 سالہ بچہ ایشم ملک کے گھر میں شور مچارہا تھا جیسے ہی ایشم گھر میں داخل ہوئی اسے اپنے بھائی کی اواز سنائی دی تھی اپنے سر پر ہاتھ مارتی وہ جلدی سے اپنے بھائی علی کے پاس بھاگی تھی۔۔۔!

علی علی میرا بچہ نوکرانی کو پیچھے کرتے وہ خود علی کے پاس بیٹھ گئی۔۔۔!

آپی اپی یہ مجھے مار رہی تھی مجھے نہیں کھانا کھانا آپی آپ مجھے اکیلے چھوڑ کے کہاں چلی جاتی ہیں علی ایشم کے سینے سے لگتا ہوا بولا۔۔۔!۔

بس بس میرا بچہ میں اگئی ہوں نا اپنی اپی کو معاف کر دو ایشم علی کے سر پر بوسے دیتے بولی سے کھانا کھلانے لگی کھانا کھلانے کے بعد اسے پیار سے سلایا تھا پھر وہ اٹھ کر کمرے میں چلی گئی۔۔!

اگلی صبح روحا پر پھر سے مصیبت کا دن تھا صبح ہی صبح لڑکے والوں کی کال ائی تھی کہ میرے بیٹے کو اپ کے گھر کی جو لڑکی کام کرتی ہے وہ پسند اگئی ہے اور بس پھر کیا تھا کئی تھپڑ روحا کے خوبصورت چہرے پر لگ چکے تھے اور امنہ کھڑی نفرت سے اپنے سامنے کھڑے اپنی بے حد خوبصورت کزن کو دیکھ رہی تھی جس کی وجہ سے کئی رشتے امنہ کے ہاتھ سے نکل چکے تھے منہوس ماری تجھے کس نے کہا تھا اس کے سامنے انے کو۔۔!

چچی میں نہیں ائی تھی وہ خود آگئے تھے روحا روتے ہوئے میں بولی۔۔۔!

تو کیا جادو سے وہاں ایا تھا ایک پاؤں کی ٹھوکر مارتے رکیہ نے روحا کو کہا امی اس منحوس کو یہاں سے دفع کریں پہلے اس کی شادی کریں کہیں کسی بڈھے لولے لنگڑے کے ساتھ پھر ہی میری شادی ہو گی روحا تو اپنے منہ پر اپنے ہاتھ رکھے اپنے رونے کے وجہ سے اپنی سسکیاں روک رہی تھی۔۔!

کرتی ہوں تیرے ابا سے بات کوئی ڈھونڈے اور چلتا کرے اسے یہاں سے منحوس ماری کہیں گی دونوں ہی ایک نفری بھری نظر ڈالے کمرے چلی گئی پیچھے پھر سے اپنے نصیبوں کا سوچتے روتی ہوئی روحا اکیلی رہ گئی تھی۔۔۔!

یہ منظر ہے دور جنگل میں ایک گھر کا جو سپیشل ڈی گینگ نے ٹارچر روم بنائے ہوئے تھے ہر کمرے میں الگ الگ قسم کے ٹارچر کرنے کے الات موجود تھے اسی ایک کمرے میں کسی کی چیخیں گونج رہی تھی اس شخص کے چیخوں کی اواز اس قدر خوفناک تھی کہ اگر کوئی عام انسان سنتا تو یاں تو بہرہ ہو جاتا جہاں ہارٹ اٹیک سے مر جاتا لیکن یہ ڈی گینگ کے بے رحم جلاد تھے جو اس شخص کی چیخیں بہت ارام سے سن رہے تھے۔۔۔!

ایک ادمی کو کرسی پر بٹھایا گیا تھا اسے رسیوں سے باندھا گیا تھا اس کا سارا جسم لہولہان ہو رہا تھا جگہ جگہ اس کے جسم پر لیو کے پنجوں کے نشان تھے اور کہی پر چاکو کے نشان تھے جن میں سے خون رس رہا تھا۔۔!

یار کوبرا اس شخص کو کیسے مارو گے شایان وہاں بیٹھے بندے ادمی کو دیکھتے ہوئے بولا جو معافی اور رحم طلب نظروں سے سب کو دیکھ رہا تھا۔۔!

پہلی موت اسے سکار پیو دے گا دوسری موت میرا کوبرا اور تیسری موت اور بھیانک موت میرا بچہ لیو کوبرا اس شخص کو نفرت اور غصے بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا یہ ہمارے مخالف گینگ کو ہمارا گھر میں ہی موجود ہو کر ساری انفارمیشن دے رہا تھا کتا کہی کا۔۔۔!

سکار پیو۔۔۔ کوبرا نے حدید کو اشارہ کیا تو وہ الماری کی طرف بڑھ گیا جہاں وہاں کئی جار میں بچھو بند تھے الگ الگ کلروں کے اور ایک سے بڑھ کر ایک خطرناک تھا۔۔!

یہ سکار پیو کا من پسند اور خطرناک ٹارچر تھا جو کہ سکار پیو کبھی کبھی ہی جنون میں اکر کسی نے پر کرتا تھا سکار پیو ایک جار اٹھا لایا جس میں ایک کالے رنگ کا بچھو تھا جیسے دنیا کا خطرناک قسم کا بچھو مانا جاتا تھا کہ اگلا بندہ اسے دیکھ کر ہی سانس روک لے لیکن یہاں ہمارا سکار پیو اٹھا جو خود ان کو پالتا تھا اور کام انے پر استعمال کرتا تھا۔۔!

وہ ادمی تو اتنا بڑا بچھو دیکھ کر ہی تڑپنے لگا تھا لیکن یہاں رحم کسے انا تھا سکارپیو نے بچھو کو نکالا اور اس ادمی کے گردن پر رکھ دیا وہ بچھو رنگتا ہوا اس کے منہ پر چلا گیا اگر تم نے ذرا سی بھی حرکت کی تو یہ تمہیں ڈس لے گا یہ سکارپیو کی سرد اواز تھی جسے سنتے وہ مزاحمت کرتا وجود رکا تھا۔۔!

اس شخص کا تو ڈر کے مارے سانس ہی اٹک گیا تھا پانچ سے دس منٹ تک بچھو پورے چہرے پر گھومتا رہا تھا وہ ادمی سانس رکے تک اس کی حرکت برداشت کرتا رہا۔۔!

بڑی ہی کوئی ڈیٹھ ہڈی ہو تم اس کے ڈر سے بھی نہیں مرے سکارپیو اپنا شکار اٹھاتا بولا۔۔!

اب میری باری کوبرا بھی گیا اور سانپ کا جار اٹھا لیا اور وہ ادمی اب اپنے سامنے سانپ کو دیکھ کر بس مرنے مارا تھا کوبرا نے وہ سانپ لا کر اور اس کی ادمی کی گردن پر رکھ دیا سانپ تو اس کی گردن کے گرد لپٹ کر بیٹھ گیا تھا جیسے اپنے مالک کا اشارہ ملے اور اسے ڈس لے۔۔۔!

ڈی گینگ پورا سامنے بیٹھے ادمی کی بے بسی کا ڈرامہ دیکھ رہے تھے کوبرا نے سانپ کے سر پر پیار کیا اور اپنا ہاتھ پیچھے کیا سانپ نے بھی اپنے مالک کا اشارہ سمجھتے اس ادمی کی گردن کے گرد حسار تنگ کیا جس سے اس ادمی کا سانس ٹوٹنے لگا تھا انکھیں ابل کر باہر اگئی تھی جیسے ہی کوبرا کو لگا کہ اب وہ ادمی مر جائے گا اس نے سانپ کو اس کی گردن سے نکالا اور واپس جار میں رکھ دیا۔۔!

وہ ادمی گہرے گہرے سانس لیتا اپنا سانس بحال کرنے لگا اور کوبرا سے اب معافیاں مانگنے لگا تھا۔۔! چپ کر جاؤ ڈیوڈ میں اس ٹائم بہرا ہوں مجھے بس تمہاری موت کے علاوہ تمہاری چیخوں کے علاوہ کچھ بھی سنائی نہیں دے گا۔۔!

ایما۔۔۔کوبرا نے ایما کو اشارہ کیا تو وہ کوبرا کا اشارہ سمجھتے باہر چلی گی اور جب وہ اندر ائی تو اکیلی نہیں تھی اس کے ساتھ لیو بھی تھا لیو تو اپنے شکار کو دیکھتے چمکتی انکھوں سے ایما کو دیکھنے لگا جیسے کہہ رہا ہو مجھے بہت بھوک لگ گیا ہے اب مجھے چھوڑ دو اور اجازت دو کہ میں اپنا شکار کر سکوں۔۔۔!۔

گوٹو ہیل ڈیوڈ اور ازادی مبارک ہو چلو باقی سب کام لیو کا اب سب باہر تھے اور اندر کمرے میں اس ادمی کو چیخوں کی اوازیں باہر بیٹھے ڈی گینگ کہ ایک ایک بندے کو سکون پہنچا رہی تھی تھوڑی دیر میں اوازیں بند ہوئی تھی اور دروازہ کھولا تو لیو دروازہ کے پاس ہی بیٹھا اپنا منہ اپنے پیروں سے صاف کرتا کوبرا کو دیکھنے لگا۔۔۔؛!

شاباش میرے بچے کوبرا نے لیو کے سر پر بوسہ دیا جیک میرا بچہ گندا ہو گیا ہے ذرا اسے اج صاف کر دینا۔۔!

!اوکے عرش میں کر دوں گا جیک لیو کو دیکھتے بولا اور لیو اپنی خوبصورت چال چلتا جیک کے قریب جا کر بیٹھ گیا اور اسے دیکھنے لگا۔۔۔!

ابھی نہیں گھر جا کر جیک برا سا منہ بناتے بولا۔۔!

جیک منہ کیوں بگاڑ رہے اگر نہیں نہلانا تو بتا دو میں خود کر دوں گا۔۔!

نہیں نہیں عرش میں کر لوں گا جیک عرش کو دیکھتے غصے میں اتے دیکھ کر بولا۔۔!

گڈ میرے بچے کو اچھے سے نہلانا وہ لیو کے سر پہ پیار کرتے بولا لیو تو چمکتی انکھوں سے اپنے مالک کو دیکھنے لگا اور اس قدموں میں جا کر بیٹھ گیا۔۔!

◈◈◈

چلو چلو جلدی کرو شوٹ کی تیاری کرو پتہ ہے نا ایشم میم کو دیری پسند نہیں ہے ڈرامہ انڈسٹری میں ہلچل مچی ہوئی تھی جلدی سے شوٹ کی تیاری کرو سب ڈائریکٹر صاحب ایشم ملک کے انے سے پہلے سارے سین کی تیاری کروانا چاہتے تھے۔۔!

کیونکہ ایشم ملک کو دیری پسند نہیں تھی اگر ذرا سی بھی دیر ہو جاتی تو وہ سین کرنے سے منع کر دیتی تھی اور پھر ڈائریکٹر صاحب بھی کچھ نہیں کر پاتے تھے کیونکہ لوگوں کی ڈیمانڈ تھی ایشم ملک کو فلم اور ڈرامہ میں دیکھنے کے وہ تھی ہی اتنی خوبصورت اور قابلیت کے کئی لڑکوں کا کرش تھی لیکن وہ کسی کی طرف دیکھتی تک نہیں تھی۔۔۔!

تھوڑی ہی دیر میں ایشم ملک وہاں ائی تھی اور ہر طرف ہلچل سی مچ گئی تھی کوئی میک اپ کرنا شروع ہو چکا تھا کوئی اس کے بال بنا رہا تھا کوئی اس کا ڈریس سلیکٹ کر رہا تھا اور دور کھڑی ایک اور ایکٹرس جس کا نام اہانہ تھا نفرت بھری اور حسد بھری نظروں سے ایشم کو دیکھ رہی تھی کیوں کہ وہ اس ڈرامے میں ہیروئن کا کردار ادا کرنا چاہتی تھی پچھلے پانچ سال پہلے اہانہ میر کا ایک نام تھا فلموں اور ڈرامہ انڈسٹری میں لیکن جب سے ایشم ملک نے اس دنیا میں قدم رکھا تھا لوگ اہانہ میر کو چھوڑ کر ایشم ملک کے پیچھے پاگل ہو گئے تھے۔۔!

اور اب تو ہر طرف ایشم ملک ہوتے دیکھ اہانہ میر کے اندر حسد اور جلن کے بھانپر جلنے لگے تھے وہ اس ڈرامے میں ہیروئن کا کردار ادا کرنا چاہتی تھی لیکن ہر دفعہ کی طرح ایشم اس سے اگے اور اسے یہ کردار مل چکا تھا اور اہانہ کو سیکنڈ رول ملا تھا۔۔!

بہت جلدی اپنے راستے سے ہٹا کر اپنی جگہ پر اؤں گی کہ لوگ ایک دفعہ پھر اہانہ میر کو جاننے لگے گے وہ نفرت سے ایشم کو دیکھتے گویا ہوئی ایشم کا سین شوٹ ہونے والا تھا جہاں اس نے پول میں گرنا تھا اور ڈرامے کے ہیرو نے اسے بچانا تھا ایشم نے ایک بولڈ ڈریس پہنا تھا جس سے اس کے جسم کی ساری

رناعیاں نظر ارہی تھی یہیں کام یہی بولڈنس تو لوگ پسند کرتے تھے لیکن ایشم ایک مسلمان لڑکی ہو کر بھی اسلام سے دور تھی اسے بس پیسہ کمانا تھا بہت سارا پیسہ جیسے وہ کیسے بھی ہو بس اسے پیسہ چاہیے تھا۔۔۔!

پول والا سین ختم کر کے وہ باہر نکلی تھی اور ایشم کی اسسٹنٹ جلدی سے تولیہ لے کر اس کے پاس ائی تھی میم اگے کا کیا شیڈیول ہے ایشم کی پرسنل اسسٹنٹ بھی بے حد خوبصورت گول مٹول فیس والی انکھوں پر چشمہ لگائے 20 سالہ علینا تھی۔۔۔!

جو کہ ایشم کے ساتھ ہی اس کے گھر رہتی تھی علینا کے اگے پیچھے کوئی نہیں تھا اس لیے وہ ایشم کے ساتھ ہی کام کرتی تھی اور اسی کے ساتھ ہی رہتی تھی ایشم کے فیلڈ کا کام اور گھر کا کام علی کو سنبھالنا سب علینا کے ذمے تھا وہ چھوٹی سی جان بڑی ہی ذمہ داری سے سارے کام سارے انجام دیتی تھی علینا مجھے اج علی کے ساتھ ٹائم سپینڈ کرنا ہے ایک شوٹ اور کرتے ہیں اور ڈائریکٹر سے بات کرو پھر مجھے آف کرنا ہے اور گھر جانا ہے۔۔!

اوکے میم۔۔۔ کام کے وقت علینا اسے میم ہی کہتی تھی لیکن گھر میں یا اور کسی دوسری جگہ پر وہ ایشم کی سب سے گہری دوست اور اس کی رازدار ساتھی تھی جسے ایشم کے ماضی کا ایک ایک بات پتہ تھی اور الینا ایشم کے ساتھ پچھلے تین سالوں سے تھی اسی لیے وہ ایشو کے ساتھ زیادہ کلوز تھی۔۔۔!

اج رقیہ اور امنہ باہر گئی تھی تو روحا کو موقع مل گیا تھا کہ ساتھ والی سدرہ کے پاس جا کر جو اسے اپنا دوست کہتی تھی اس کے ساتھ اپنا غم ہلکا کر سکے روحا گھر کے باہر سے کنڈی لگاتی سدررا کے پاس چلی گئی تھی کیونکہ اسے پتہ تھا کہ رقیہ اور امنہ دو سے تین گھنٹے سے پہلے گھر واپس نہیں ائیں گی۔۔!

سدررہ۔۔ روحا سدرہ کو پکارتے اس کے پاس گی ٔسدرہ کے پاس بیٹھا اس کا بھائی عجیب نظروں سے اس حسن کی پری پیکر کو دیکھ رہا تھا روحا اس کی نظروں سے خائف ہوتی اسے اگنور کرتی اس کے پاس جا کر بیٹھ

گئی روحا یہ تمہارے چہرے پر کیا ہوا ہے روحا کے چہرے پر لال نشان دیکھ کر سدررہ روحا سے پوچھنے لگی۔۔۔!

تمہیں پتہ تو ہے سدررا مجھے کیا ہو سکتا ہے چچی نے ہی مارا ہے روحا روتے ہوئے کہنے لگی۔۔!

کب تک یہ ظلم برداشت کرو گی روحا۔۔!

جب تک میں مر نہیں جاتی روحا نے انتہائی تلخ لہجے میں کہا تھا۔۔!

اللہ نہ کرے ایسا ہو روحا دیکھنا ایک دن تمہاری زندگی میں بھی کوئی ہیرو آئے گا جو تمہیں ان ساری مشکلات سے نکال کر باہر لے جائے گا۔۔!

روحا کے چہرے پر تلخی مسکراہٹ ائی تھی سدرہ یہ کوئی فلم نہیں ہے کے مجھے کوئی ہیرو بچانے ائے گا ہیرو بھی ہیروئن کے لیے ہی اتے ہیں نہ کہ میرے جیسی بدقسمتی لڑکیوں کے لیے جن کی نا ماں ہوتی ہے نہ باپ۔۔۔!

روحا ایک بات بولوں تم یہاں سے چلی جاؤ کہیں دور روز روز کا یہ ظلم سہنے سے بہتر تم ان سب سے دور چلی جاؤ۔۔!

یہ کیا کہہ رہی ہو سدررا تمیں پتا ہے میں دسویں پاس ہوں مجھے تو کوئی کام بھی نہیں اتا اور میں کہاں جاؤں گی مجھے تو لاہور کے راستوں کا بھی نہیں پتہ نہ ہی مجھے کچھ اور اتا ہے۔۔!

سدرہ نے اپنے بھائی کی طرف دیکھا اور انکھوں ہی انکھوں میں اشارہ کیا تو اس کے بھائی صفدر نے ہاں میں سر ہلایا۔۔۔!

سدررا دوبارہ سے روحا کی طرف متوجہ ہوئی میرے پاس ایک نوکری ہے روحا تم چاہو تو وہاں جا کر وہ کام کر سکتی ہوں روحا نے سدررا کی طرف تعجب سے دیکھا کہاں اور کون سی۔۔!

میرے بھائی ایجنٹ کے طور پر کام کرتا ہے اور اگر تم چاہو تو یہ تمہیں اٹلی بھیج سکتے ہیں وہاں جا کر تمہیں میرے بھائی کے کہنے پر ایک اچھی جاب اور رہنے کے جگہ مل جائے گی۔۔!

روحا نے حیرت سے سدرہ کی طرف دیکھا اور اس کے بات سنی تھی جو کتنی اسانی سے اسے کسی دوسرے شہر نہیں کسی دوسرے ملک جانے کی بات کر رہی تھی۔۔۔!

سدرا تم پاگل ہو گئی ہو کیا میں کسی دوسرے شہر نہیں جا سکتی اور تم دوسرے ملک میں مجھے بھیجنے کا کہہ رہے ہو۔۔!

کیوں پریشان ہوتی ہو میرا بھائی ہے نا وہاں اپنے بندوں کو کہہ کر تمہارا خاص خیال رکھوائے گا اور اچھی جاب بھی دلوا دے گا کوئی جلدی نہیں اگر تم اس روز روز کی مار سے بچنا چاہتی ہو تو تمہیں اس بارے میں سوچنا چاہیے روحا کو سوچوں میں گم دیکھ کر صفدر اور سدرا ایک دوسرے کو دیکھ کر مسکرائے تھے۔۔!

ٹھیک ہے سدرہ میں سوچ کر بتاؤں گی ابھی میں چلتی ہوں چچی انے والی ہوں گی۔۔۔!

روحا اٹھ کر اپنے گھر اگئی اور کئی دیر تک وہ سدرہ کی بات کو سوچتی رہی تھی لیکن نہ تو اس کے پاس پیسے تھے اور نہ ہی وہ پڑھی لکھی تھی پھر وہ کیسے جا سکتی تھی انہیں سوچوں میں اٹھ کر اس نے وضو کیا اور جائے نماز بچھا کر ظہر کی نماز ادا کرنے لگی حجاب اسے اور دل کش بنا رہا تھا نماز ادا کر کے وہ روتے ہوئے اپنے لیے دعا مانگنے لگی کہ اللہ پاک جو بھی اسے اس کے لیے کرے بہتر ہی کرے اور وہاں ہی جائے نماز پر روتے روتے وہ سو گئی۔۔!

ویسے عرش کتنی دھوکے باز ہوتی ہیں نا لڑکیاں کیسے اپنے حسن کے جال میں تم کو پھنسا رہی تھی اور اب بے موت ماری گئی ہے حدید عرش کے پاس بیٹھتے ہوئے الیانہ کے بارے میں بات کرنے لگا۔۔! مجھے

اسی لیے حسین لڑکیوں سے نفرت ہے اپنے حسن اور معصومیت کے جال میں پھنساتی ہیں اور پھر دھوکہ دے جاتی ہیں۔۔!

نفرت ہے مجھے لڑکی ذات سے عرش کی انکھیں اس وقت اتنی کولڈ تھی کہ کوئی بھی ان نیلی کولڈ انکھوں میں ایک دفعہ دیکھ لیتا تو خود بھی جم جاتا اتنی خطرناک انکھیں تھی کوبراکی۔۔۔!

پتہ نہیں کون سی لڑکی تمہاری زندگی میں ائے گی عرش۔۔!

کوئی لڑکی میری زندگی میں نہیں ائے گی میں اکیلا ہی زندگی گزاروں گا میری زندگی میرے خوابوں میں کسی بھی لڑکی ذات کی کوئی جگہ نہیں ہے یہ لڑکی ذات کمزور کر دیتی ہے اور میں کوبرا ہوں کوبرا انسان کو نگل تو سکتا ہوں لیکن کمزور نہیں ہو سکتا عرش سگار منہ میں لیے وحشت ناک طریقے سے کہنے لگا کہ ایک دفعہ تو حدید بھی اس کی باتوں سے کانپ گیا تھا۔۔!۔

چھوڑو یہ سب باتیں تمہارے کل کے مشن کے بارے میں پتہ ہے نا کل موشن ایکٹر اف انڈسٹری میں کل ایک اہم شو ہونے والا ہے اور تمہیں اپنے شکار جو کلاس انڈرائڈ ہے اس کا کام تمام کرنا ہے۔۔!

میں جانتا ہوں عرش کل اس کی موت کی خبر نیوز میں چل رہی ہو گی کلاس اینڈرائڈ گولی لگنے کی وجہ سے مر چکا ہے اور تمہیں پتہ ہے میرا نشانہ کبھی چوکتا نہیں ہے خاص کر اپنے دشمن کی شہ رگ اڑانے پر یہ کہتے ہیں حدید نے قہقہ لگایا تھا اور ان قہقہوں میں کسی کی موت کی گونج تھی۔۔۔!

میرب یونیورسٹی سے واپس اتے ہوئے کچھ پریشان تھی سلطان مینشن کے اندر اتے ہوئے اس نے شایان کو دیکھا نہیں تھا اور شایان جو میرب کی طرف ہی دیکھ رہا تھا اسے سوچ میں گم اور اپنی طرف اتے دیکھ مسکرایا تھا۔۔۔!

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔۔۔

میری فیری میرب جو شایان کی طرف ہی ارہی تھی اس کے سینے سے لگتی ٹکرائی تھی تو میرب نے ہڑ بڑا کر شایان کی طرف دیکھا تھا میرب نے شایان سے دور ہونا چاہا لیکن شایان نے ایسا ہونے نہیں دیا تھا۔۔!

ارے میری فیری کن سوچوں میں گم ہے کہ سامنے سے اتے اپنے شان کو نہیں دیکھ پائی میرب نے غصے سے شایان کو دیکھا اور اپنی کمر کے گرد سے اس کے بازو ہٹانے چاہیں۔۔!

چھوڑیں مجھے شان میرب ایک تو پہلے ہی پریشان تھی اوپر سے شایان کی حرکتیں اسے مزید غصہ دلا رہی تھی اور غصے سے اس کا سرخ و سفید چہرہ مزید سرخ ہوا تھا جس میں شیان کے دل میں بجلیاں گرا رہی تھی۔۔۔!

شایان نے میرب کے دور جانے سے غصے سے اس کی طرف دیکھا اور اس کا ہاتھ پکڑتے گھسیٹتے ہوئے اپنے کمرے میں لے گیا اور دروازہ بند کر دیا اور میرب کو دیوار کے ساتھ چپکا دیا شایان کی اس حرکت سے میرب کا سانس سینے میں اٹکا تھا۔۔!

فیری ایک بات یاد رکھو تم چاہے پریشان ہو یا خوش تم مجھ سے اپنے شان سے ہر بات شئر کر سکتی ہو میں تمہارا بچپن کا دوست بھی ہوں لیکن اگر ائندہ مجھ سے دور جانے کی بات کی تو یقین کرو تمہاری سانسیں پی جاؤں گا تمہاری میں مجھے بالکل برداشت نہیں کہ تم مجھ سے دوری اختیار کرو چاہے وہ کسی بھی قسم کی دوری ہو اگر تم نے مجھ سے دور جانے کی کوشش کرے تو یقین کرو وہ حال کروں گا کے تم یاد رکھو گی۔۔!

میرب تو شایان کی بات سنتی دھک سے اسے دیکھ رہی تھی اسی پوزیسونس اور جنون سے وہ بچپن سے ڈرتی ارہی تھی اپنی ڈری سہمی گرے انکھوں کے ساتھ شان کو دیکھتی وہ شایان کو مزید اپنے لیے پاگل کر چکی تھی۔۔۔!

ایسے مت دیکھو میری جان یہ نہ ہو میں کچھ غلط کر بیٹھو تم بعد میں صدمے سے بے ہوش ہو جاؤں۔۔!

پ۔۔۔۔للل۔۔۔۔پلیز شان پیچھے ہو مجھے میرے کمرے میں جانا ہے اگر کسی نے دیکھ لیا تو میرب اٹکتے ہوئے بولی۔۔۔!

اوکے جاو لیکن ایک بات یاد رکھنا فیری تم میری ہو اور اگر تم نے کسی اور کی طرف دیکھا تو جان نکالنے میں میں ٹائم نہیں لگاؤں گا شایان میرب کے ماتھے پر اپنا لب رکھتا میرب کو سکتے میں چھوڑ گیا۔۔!

جاؤ اب یہی رہنا ہے میرب کو سٹل وہاں کھڑے دیکھ شایان کہنے لگا تو میرب نے شایان کے کمرے سے دوڑ لگائی تھی میرب کے جاتے ہی شایان کی انکھیں لال ہوئی تھی تم جو کچھ اج کل کر رہی ہو نا میرب باز اجاؤ ورنہ میرے جنوں اور تمہارا دھوکے بازی سے جو تباہی ائے گی نا تم جل جاؤ گی اس میں شایان نے غصے سے دیوار پر مکا مارا تھا۔۔!

میرب تو کمرے میں اتے گہرے گہرے سانس لیتی اپنے اپ کو نارمل کرنے لگی اسے شایان کی اسی جنون سے ڈر لگتا تھا بچپن سے شایان نے اسے اپنی ملکیت سمجھ کر اس پر حکم چلایا تھا اور گھر والے بھی منع نہیں کرتے تھے وہ الٹا ہی اسے کہتے تھے کہ بچپن سے ہی شیان نے تمہیں اپنے لیے ہم سے مانگ لیا تھا اور ہم نے منع نہیں کیا تھا اور ماہی اور ساحل کو تو وہ کبھی منع کر ہی نہیں سکتے تھے لیکن دل کا کیا جو اپنے یونیورسٹی کے کلاس فیلو ڈیوڈ پر اگیا تھا وہ بے حد خوبصورت تھا۔۔۔!

اور میرب اس کی چکڑی چپڑی باتوں میں اکر اپنا دل دے بیٹھی تھی اس نے کہا تھا وہ ایک دفعہ شادی کے لیے مان جائے پھر وہ مسلمان ہو جائے گا میرب کا دھیان اب شایان سے ہٹ کر اپنے لو ڈیوڈ پر چلا گیا تھا اور یہ سب سے بڑی غلطی کر چکی تھی۔۔!

رات کو عرش حدید شایان سب بیٹھے ابیہاسے باتیں کر رہے تھے جو کہ ان کا روز کا معمول تھا جب تک وہ رات کو ابیہا سے باتیں نہ کرتے انہیں اپنے ہونے کا احساس نہیں دلاتے تھے انہیں سکون نہیں اتا تھا ابھی وہ سب بیٹھے باتیں کر رہے تھے کہ ابیہا کو ایک دم سے گہرے گہرے سانس لینے لگی ابیہا کی ایک دم سے بری حالت دیکھتے سب پریشان ہوئے تھے ابہیا گہرے گہرے سانس لیتی تڑپ رہی تھی۔۔۔!۔

آپی اپی کیا ہوا ہے خدید پریشان ہوتا ابیہا کے گال تھپتھپانے لگا عرش نے جلدی سے حدید کو پیچھے کر کے ابہیا کو اٹھایا اور باہر بھاگا حدید نے جلدی سے میر انمول ذین زویا کو اٹھایا تھا ماہی اور ساحل کو بھی ہاسپٹل کے لیے لیتے نکل گئے تھے۔!

ڈاکٹر کو پہلے ہی کال کر کے سب ریڈی رکھنے کو کہا تھا ہاسپٹل جاتے ہی ابیہا کو کمرے میں لے گئے تھے سب پریشان بیٹھے تھے پچھلے 10 سالوں میں ایسا کبھی نہیں ہوا تھا وہ تو بس قومے میں پڑی رہتی تھی نا ہلتی تھی نہ بولتی تھی بس اب تو سب ناامید ہو گئے تھے کہ لیکن اج اچانک ابیہا کی طبیعت خرابی کی وجہ سے سب پریشان ہو گئے تھے۔۔!

اب سب ہاسپٹل کے کوریڈور میں ایک دوسرے کو تسلیاں دے رہے تھے کوئی پریشان تھا اور کوئی چپ چاپ بیٹھا تھا تھوڑی دیر بعد ڈاکٹر باہر ایا تو سب اس کی طرف متوجہ ہوئے تھے ڈاکٹر ہماری بہن کیسی ہے عرش ڈاکٹر کو دیکھتے بولا۔۔۔!

مبارک ہو عرش وہ قومے سے باہر اچکی ہے ان کی حالت ابھی بہتر ہے کچھ دن وہ چل بھی نہیں پائے گی اور نہ ہی ٹھیک سے بول پائے گی لیکن اہستہ اہستہ اگر اپ لوگ کوشش کریں گے تو وہ ویل چیئر سے اٹھ کر چلنا بھی شروع ہو جائیں گی۔۔!

قومے سے باہر انے والی بات سن کر سب خوش ہو گئے تھے انہیں تو یقین ہی نہیں ارہا تھا کہ بیا قومے سے باہر اگئی ہے ڈاکٹر ہم کب مل سکتے ہیں ان سے۔۔!

بس تھوڑی دیر میں یا صبح تک انہیں ہوش ائے گا تو اپ لوگ مل سکتے ہیں تھینک یو تھینک یو ڈاکٹر صاحب سب ہی بے حد خوشد سب لوگ ابیہا کے ہوش میں انے کا انتظار کر رہے تھے نہ جانے ابیہا ان سب کو دیکھ کر کیساری ایکشن دے گی۔۔۔!

◈◈◈

اگلی صبح ابیہا کو ہوش اچکا تھا ڈاکٹروں نے بھی اکر عرش اور باقی گھر والوں کو بتایا تھا کہ ابیہا کو ہوش اگیا ہے سب جلدی سے اندر چلے گئے تھے تاکہ ابیہا سے مل سکے اور سب ایک ساتھ ہی اندر گئے تھے ابیہا کو دیکھا جو یک تک ہاسپٹل کے کمرے کو چھت کو گھور رہی تھی۔۔۔!

زویا جلدی سے اپنی بہن کے پاس گئی۔۔!

ابیہا۔۔۔زویا نے ابیہا کو پکارا لیکن ابیہا نے کوئی جواب نہیں دیا ابیہا۔۔۔زویا کی انکھوں سے انسو نکلے تھے وہ کب دیکھ سکتی تھی اپنی بہن کو اس حالت میں۔۔!

ابیہا۔۔۔زویا نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر زور سے بولا کہ ابیہا نے چھت سے نظریں ہٹا کر زویا کی طرف دیکھا لیکن ابیہا کی انکھوں میں اجنبیت دیکھ کر زویا کا دل کٹا تھا۔۔!

آپی۔۔۔یہ پکارنے والا حدید تھا ابیہا نے حدید کی طرف دیکھا تھا لیکن اس کی دفعہ بھی وہی اجنبیت نظریں حدید کا یہ سب دیکھ کر ضبط سے انکھیں لال ہو رہی تھی۔۔!

ابیہا نے بولنے کی کوشش کی لیکن اس سے بولنے بھی نہیں ہو رہا تھا ابیہا کے لب پھڑپھڑا رہے تھے جیسے وہ پوچھنا چاہتی ہو یہ سب کیا ہو رہا ہے اور کون ہیں اپ لوگ۔۔۔!

لیکن وہ کچھ بول ہی نہیں پا رہی تھی عرش شایان حدید زویا زین باقی سب گھر والے بھی ابیہا سے باتیں کر رہے تھے پچھلے 10 سالوں کی وہ اپنے دل کا غبار نکال رہے تھے ایک ایک تڑپ بتا رہے تھے کہ

انہوں نے ایہا کو کتنا یاد کیا لیکن وہ سب سن رہی تھی بول کچھ نہیں پا رہی تھی تبھی اتنے میں ڈاکٹر اندر ایا۔۔!

عرش ایہا کو تھوڑا ریسٹ کرنے دیں وہ تھوڑا دماغی طور پر بلینک ہو گئی ہے اہستہ اہستہ انہیں سب یاد ا جائے گا اپ لوگ ان کی پرانی باتیں یاد کروائیں گے تو یاد اجائے گا پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے اور وہ اہستہ اہستہ بول بھی لے گی۔۔!

یہ ڈاکٹر عرش کا دوست بھی تھا اسی لیے وہ اتنا ریلیکس ہو کر عرش سے بات کر رہا تھا تھینک یو یار تم نے ہماری بہت مدد کی ہے تو ہم آپی کو کب تک گھر لے کے جا سکتے ہیں یہ بولنے والا حدید تھا۔۔! جی اپ لوگ انہیں کل گھر لے جا سکتے ہیں اج کا دن انہیں یہاں بہترین ٹریٹمنٹ دیا جائے گا۔۔!

تھینک یو حسن تم نے ہماری بہت مدد کی ہے۔۔!

نو تھینکس عرش یار اٹس مائے ڈیوٹی حسن عرش کے کندھے پر ہاتھ رکھتا مسکراتا ہوا چلا گیا اور اب پھر سے سب ایک نظر ایہا کو دیکھ کر باہر چلے گئے تاکہ ایہا تھوڑی دیر ریسٹ کر سکے اور ایہا بھی اپنی شہد رنگ انکھیوں سے سب کو باہر جاتا دیکھ دوبارہ سے موند گئی۔۔۔!

حدید تم پریشان مت ہو دیکھنا ہماری ابی جلدی ہی ٹھیک ہو جائے گی۔۔!

ہاں ہم سب مل کر ابی کو بچپن کی باتیں یاد کروائیں گے نا دیکھنا وہ ٹھیک ہو جائیں گی حدید اپنی انکھوں میں ائی ہلکی سی نمی کو اپنی انگلیوں سے صاف کرتے بولا۔۔!

امنہ کے ابا اپ نے اس منحوس کے بارے میں کیا سوچا ہے میں نے کہا تھا اس کا کوئی بندوبست کریں جب تک وہ اس گھر سے نہیں جائے گی نا ہماری بیٹی کی شادی نہیں ہو سکتی اور امنہ کی عمر بھی زیادہ ہوتی جا رہی ہے۔۔!

اے رقیہ بریک کو ہاتھ مار تجھے میں ایک بات بتاتا ہوں ایک سیٹھ ہے اسے میں نے روحا کی تصویر دکھائی تھی اور وہ سیٹھ تب سے روحا کے پیچھے پاگل ہے اور تیری بات میں پر میں نے غور کیا تو سوچا شادی تو ہونی ہے اس چڑیا کی کیوں نہ فائدہ اٹھایا جائے۔۔!

ہائے کیا مطلب امنہ کے ابا۔۔!

افففف وہ سیٹھ مجھے اس سونے کی چڑیا کے بدلے 50 لاکھ دے رہا ہے 50 لاکھ لیں گے اور اس کو سیٹھ کے حوالے کر دیں گے۔۔!

ہے ے ے ے ے ے 50 لاکھ رقیہ کا تو 50 لاکھ سن کر ہی منہ کھل کر رال ٹپکنے لگی تھی۔۔!

اور دروازے کے پیچھے کھڑی روحا اپنے بارے میں یہ سب سنتی سسکیوں سے رونے لگی تھی اج اس کا تھوڑا بہت جو انسانیت پر یقین تھا وہ بھی اپنے چچا اور چچی کی باتیں سن کر وہ یقین بھی اٹھ گیا تھا۔۔!

وہ اس کا چچا تھا جسے روحا نے ہمیشہ اپنے باپ کی جگہ سمجھا تھا لیکن اس شخص نے تو کسی بھی کے رشتے کا خیال نہیں کیا تھا وہ روتی ہوئی کمرے میں چلی گئی اور اپنے ماں باپ کی تصویریں اٹھا کر دیکھنے لگی۔۔۔!

ماما پاپا اپ لوگ مجھے چھوڑ کر کیوں چلے گئے ہیں دیکھیے نا اپ کی شہزادی کو اج بیچنے کی بات ہو رہی ہے ماما اپ تو مجھے رانی کہتی تھی نا اپ کی رانی کو کسی کی رکھیل بنانے کے بات کی جا رہی ہے۔۔!

اس کی خوبصورت کالی انکھوں سے جھیل کی طرح انسو بہہ کر اس کی خوبصورت چہرے پر گر رہے تھے۔۔!

امنہ کے ابا تو دیری کس بات کی ہے سیٹھ سے بات کر اور چلتا کر اسے۔۔۔!

رک جا اتنی بھی کیا جلدی ہے وہ سیٹھ کسی کام سے دوسرے شہر گیا ہے پانچ سے چھ دن میں ائے گا تب تک تو اس کا خیال رکھ اس سیٹھ نے کہا ہے کہ یہ اسے صحیح سلامت چاہیے اسے رکھیل بنا کر رکھے گا اپنی۔۔۔!

تو فکر نہ کر امنہ کے ابا اچھی طرح خیال رکھوں گی میں چل تو کھانا کھا۔۔!

ہاں ہاں کھانا کھا رہا ہوں اور یہ کہتے ہی رقیہ کے چہرے پر مسکراہٹ ائی تھی اسے تو بس پیسے مل رہے تھے چاہے وہ کسی کی نیلامی ہی کیوں نہ کر رہی ہوں۔۔!

مجھے یہاں سے جلد سے جلد جانا ہو گا میں اپنے اپ کو بکنے نہیں دوں گی میں چلی جاؤں گی یہاں سے کسی دوسرے ملک جا کر سکون کا سانس تو لے سکوں گی نا کسی کی رکھیل بننے سے بہتر ہے میں چلی جاؤں روحا اپنے انسو صاف کرتی ایک عزم سے بولی تھی۔!

لیکن پیسے۔۔۔اتنے سارے پیسے کہاں سے لوں گی روحا کو اب ایک نئ ٹینشن لگ گئ تھی روحا کے پاس بس اس کی ماں کا بچہ کچا ایک ہار تھا جو کم سے کم پانچ سے چھ لاکھ کا تھا اور وہ بھی چچی نے اپنی الماری میں رکھا ہوا تھا مجھے اب اپنے لیے کچھ کرنا ہو گا اپنا ہی ہار چوری کروں گی روحا کو ڈر بھی لگ رہا تھا لیکن اسے کسی کی رکھیل بننے سے بہتر تھا وہ چور بن جاتی اب وہ پکا عزم کرتی وہ کوئی موقع ڈھونڈنے کا انتظار کر رہی تھی کب چچی باہر جائے اور وہ ہار لے کر اپنے دوست سدررا کو دے تا کہ وہ اس کا کام کر سکے اور اسے اس ظالم دنیا سے باہر بچ سکیں۔۔!

میرب نے بھی اج یونیورسٹی سے چھٹی کی تھی جب تک ابیہا گھر نہ اتی شایان نے کہا تھا کہ وہ گھر میں ہی رہے اور میرب بھی منہ بناتی اپنے کمرے میں چلی گئ تھی کمرے میں گئ تو اسے ڈیوڈ کی کال ائی تھی۔۔!

ہیلو میرب جان کیسی ہو ڈیوڈ پیار بھرے لہجے میں بولا۔۔!

ڈیوڈ میں ٹھیک ہوں تم کیسے ہو۔!

میں تو تمہاری یاد میں پاگل ہو رہا ہوں میرب جان تم آج یونی بھی نہیں ائی۔۔!

بس میرا وہ کزن ہے نا اس نے ہی نہیں انے دیا خامخواہ مجھ پر رعب جھاڑتا رہتا ہے شایان کا ذکر کرتے میرب کے منہ کے زاویے بگڑے تھے۔۔!

تو اسی لیے تو کہا ہے میرے ساتھ چلو ہم دونوں اپنی الگ دنیا بسائیں گے جہاں صرف تم اور میں ہوں گے۔۔!

لیکن ڈیوڈ تم میرے گھر والوں کو جانتے نہیں ہو انہوں نے ہمیں ڈھونڈ لیا تو جان سے مار دیں گی ہمیں۔۔!

تم اس کی فکر نہ کرو میرب جان میں تمہیں لے کر یہاں سے اتنا دور چلا جاؤں گا کہ کوئی ہمیں ڈھونڈ نہیں پائے گا۔۔!

لیکن ڈیوڈ مجھے ڈر لگ رہا ہے۔۔!

ڈرو نہیں اپنے پیار پر یقین ہے نا ڈیوڈ محبت سے بھرے لہجے میں بولا۔۔!

ڈیوڈ پھر بھی مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے۔۔!

میں ہوں نہ میری جان۔۔!

اوکے ڈیوڈ میں کل یونی اتی ہوں تو تم سے بات کرتی ہوں اکر۔۔!

اوکے میرو جان یہ کہتے ڈیوڈ نے کال بند کر دے دی اور ادھر میرب اپنی بربادی کے بارے میں سوچنے لگی تھی۔۔!

ہیلو جیک۔۔جیک جو لیو کے پاؤں صاف کر رہا تھا بیٹھ کر اس کے پاس اتی ہوئی ایما بولی تھی جیک نے ایک نظر ایما کو دیکھا جو کہ ہمیشہ کی طرح ٹپ ٹاپ ڈریسنگ کئے بالوں کو کھولا چھوڑے اپنی سبز انکھیں لیے جیک کی کالی انکھوں میں دیکھ رہی تھی۔۔!

جی بولیں جیک نے یہ کہتے فورا سے پہلے ایما سے نظریں ہٹا کر لیو کی طرف کی تھی۔۔؛!

اچھا کام کر رہے ہو لیکن وہ دیکھو نا لیو کے پاؤں پر ذرا گند لگا ہے وہ اچھے سے صاف کرنا اس کا ناخن بھی گندا ہے ایما جان بوجھ کر جیک کو تنگ کرتے بولی لیو بی جیسے ایما کی بات سمجھ گیا تھا فورا اپنے ناخن کو دیکھنے لگا اور اپنے ناخن کو دیکھتے جہاں واقعی گند لگا تھا اپنے پنجے جیک کے ہاتھوں پر مارے کہ اچھے سے صاف کرو۔۔!

جیک نے غصے سے لیو کو دیکھا جس کی صفائی کرتے کرتے اس کو دو گھنٹے ہو گئے تھے لیکن وہ ایما کی بات سنتے اسے پنجے مار گیا تھا ان دونوں کے کبھی نہیں بن سکتی تھی۔۔!

میڈم ایما اپ جائیں یہاں سے اپ کیا دھوپ میں کھڑی کر رہی ہے یہ نہ ہو اپ کا رنگ بھی میرے جیسا کالا ہو جائے جیک نے تنزیہ کہا۔۔!

میں ایما ہوں جو بچپن سے ہی خوبصورت ہے اور خوبصورت رہے گی میرے رنگ کو کچھ نہیں ہوتا تمہاری طرح ایما اپنے بال جھٹکتے ہوئے بولی۔۔!

تو پھر مجھے پھر اپنا یہ خوبصورت چہرہ نہ دکھاؤ یہ کہتے جیک دوبارہ سے کام پر لگ گیا۔۔!

کیوں جیلس ہوتے ہو کہ تم کالے ہو اور میں سفید حالانکہ جیک اتنا کالا نہیں تھا اس کا رنگ سانولا تھا اور اس میں کشش بہت زیادہ تھی کوئی لڑکی بھی اس کی طرف کھینچ چلی جاتی تھی لیکن ایما کو تو بس موقع

چاہیے تھا ویسے بھی جیک میں نے تمہارے لیے رشتہ ڈھونڈنا شروع کر دیا ہے امید ہے کہ کوئی لڑکی جلدی ہی مل جائے گی۔۔!

تمہیں کوئی ضرورت نہیں ایما میرے لئے لڑکی ڈھونڈنے کی مجھے شادی ہی نہیں کرنی۔۔!

ارے کیوں ساری زندگی کنوارہ رہنے کا ارادہ ہے کیا ایما اس کے پاس بیٹھتی لیو کے سر پر پیار دیتے ہوئے اسے گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے بولی۔۔!

میں کنوارا رہوں یا شادی کروں تمہیں کوئی مطلب نہیں ہونا چاہیے جیک کو اب کوفت ہونے لگی تھی اتنے سوالوں سے اور ایما سے۔۔۔!

ہاں تم کو کوئی لڑکی ملے تو شادی کرو گے نا تمہیں تو عزت راس ہی نہیں ائی بڑے انھہ ایمہ وہاں سے اٹھتی پیر پٹختی اندر چلی گئی ان دونوں کے کبھی نہیں بن سکتی تھی حالانکہ ان دونوں کو ساتھ رہتے ہوئے تقریباً دس سال ہو گئے تھے ڈی کینگ کو سب سے پہلے جیک ملا تھا اور یہ 10 سال پہلے کی بات ہے جیک ان کے پاس ایا تھا اور ایما بھی انہیں تب ملی تھی جب وہ پندرہ سال کی تھی لیکن ان دونوں کی شروع سے ہی نہیں بنی تھی۔۔!

ایما کے جانے کے بعد ایک باغی انسو جیک کی انکھ سے نکل کر اس کے خوبصورت نقوش والے چہرے پر گرا تھا وہ اپنے اپ کو کسی کے قابل نہیں سمجھتا تھا اور وہ سوچتا تھا وہ ساری زندگی اکیلا ہی رہے گا۔۔!

ارے منحوس ماری کہاں مر گئی ہے تو بہری تو نہیں ہو گی جو سنائی نہیں دے رہا رقیہ چھت پر اتے کپڑے سکھاتی روحا کے سر پر چڑھ کر بولنے لگی۔۔!

جی جی میں وہ چچی کپڑے روحا کی انکھوں سے بے بسی سے انسو نکلنے لگے تھے ایک تو وہ پہلے ہی ان کی باتوں کی وجہ سے پریشان تھی اوپر سے اسے بخار بھی ہو رہا تھا اور کام بھی صبح سے کر رہی تھی کہ ابھی تو اس کی حالت خراب ہونے کے درپر تھی۔۔!

تو تو مر گئی تھی کیا جو جواب نہیں دے سکتی چل جا کے کھانا پکا تیرا چچا آنے والا ہے۔۔!

جی چچی لیکن یہ کپڑے۔۔!

چھوڑ دیں ان کپڑوں کو پہلے کھانا بنا جا کر تیرا چاچا اکر غصہ کرے گا۔!

جی چچی روحا تو سو کی سپیڈ سے نیچے بھاگی تھی پیچھے رقیہ نے نخوست سے روحا کو دیکھتے سر جھٹکا تھا اچھا ہے جان چھوٹ جائے گی لیکن فری کی نوکرانی بھی چلی جائے گی رقیہ کو اب کاموں کی فکر لگ گئی تھی۔۔!

کوبرا سکار پیو ٹائیگر راج ریچرڈ کے اڈے پر گئے تھے ریچرڈ نے کافی عرصے سے انہیں تنگ کیا ہوا تھا ہر بار کوبرا کامیابی میں ٹانگ اڑانے کی کوشش کرتا تھا اور راج کوبرا خود اس سے نمٹنے ایا تھا۔۔!

ریچرڈ نے جب ڈی گینگ کو اتے دیکھا تو ریچرڈ اور اس کے ادمیوں میں ایک خوف پھیلا تھا کوبرا سگرٹ لبوں سے لگاتے وہاں ایک صوفے پر ٹانگ پر ٹانگ رکھے بیٹھ گیا۔۔!

ریچرڈ تو اج اپنے اڈے پر خود کوبرا کو دیکھ کر اس کے ماتھے پر پسینے چھوٹے تھے لیکن وہ ہمت نہیں ہارنا چاہتا تھا وہ بھی کوئی چھوٹا موٹا گینگ نہیں تھا لیکن ڈی گینگ کے سامنے سب ہی گینگ چھوٹے لگتے تھے۔۔!

تو ریچرڈ بتاؤ تمہارا کیا مسئلہ ہے جو تم ہمیشہ میرے مطلب کے کوبرا کے کام میں رکاوٹیں کھڑی کرتے ہوں کون ہے وہ جس کے پیچھے تم کام کرتے ہو جس کے کہنے پر تم میرے خلاف جاتے ہو تمہیں پتہ بھی ہے جو میرے خلاف جاتا ہے اس کی سزا صرف اور صرف موت ہے کوبرا خوفناک لہجے میں بولا تھا۔۔!

کوبرا نے ہاتھوں میں لیا سگرٹ اپنے پیروں تلے روندا تھا میں کسی کے پیچھے کام نہیں کرتا کوبرا تم نے مجھ سے میرے ہیرے چھین کر مجھے کروڑوں کا نقصان کروایا تھا اسی لیے میں تمہارے ہر کام میں رکاوٹ لاتا ہوں تاکہ تم لوگوں کا نقصان ہو۔!

کوبرا نے اپنی نیلی وحشت انکھوں سے سامنے بیٹھے رچرڈ کو دیکھا اور پھر ایک قہقہ گونجا تھا جبکہ سکارپیو اور ٹائگر بھی رچرڈ کی بات پر مسکرائے تھے۔۔۔!

ہاہاہا یو آر سیریس رچرڈ۔۔۔!

You think you can harm my creating small obstacles in my ways۔۔

(تم کیا سمجھتے ہو یہ چھوٹی موٹی رکاوٹیں پیدا کر کے تم مجھے نقصان پہنچا سکتے ہو)

Oh my god and your hig dreame of yours stop dreaming Richerd۔۔۔

(اومائی گاڈ تمہارے جو بڑے بڑے خواب ریچرڈ تو مجھے خواب دیکھنا بند کرو)

Beacuse after today you will not live to fillfull your dream۔۔

(کیونکہ اج کے بعد تم اپنا خواب پورا کرنے کے لیے زندہ نہیں بچوں گے)۔۔۔

I will not leave ۔Who are you cobra who decide my life you live۔۔

(تم ہوتے کون ہیں میری زندگی اور موت کا فیصلہ کرنے والے کو برا میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گا)۔۔۔

ریچرڈ بھی غصے سے بولا تھا اور اس سے پہلے کہ ریچرڈ اپنی زبان سے کچھ بولتا اور اپنے آدمیوں کو اشارہ کرتا بس ایک پل کی دیری تھی کو برا نے اپنا چاکو نکالتے سیدھا ریچرڈ کی شہ رگ پر مارا تھا اور سر دھر سے ادھا الگ ہو کر لٹک گیا تھا۔۔!

جبکہ ریچرڈ کے ادمی ابھی بھی خوف سے وہاں کھڑے اپنے مالک کی موت کا نظارہ دیکھ رہے تھے کو برا نے ایک نظر رچرڈ کے ادمی کو دیکھا جو خوف سے کانپ رہے تھے ٹائیگر کو تو ان کی حالت دیکھتے ہنسی نکل رہی تھی پھر کچھ یاد انے پر ٹائیگر کی باچھیں کھلی تھی تم لوگوں کے پاس بریانی ہے کیا ٹائیگر نے اپنا سوشہ چھوڑا تھا۔۔!

شایان۔۔۔حدید نے اسے ٹوکا۔۔۔۔!

حدید مجھے کمزوری فیل ہو رہی ہے مجھے بریانی کھائے ہیں۔۔!

نہیں سر بریانی نہیں ہے ایک ادمی ڈرتے ہوئے بولا میرے لیے بریانی ارڈر کی جائے ورنہ تم لوگوں کی بوٹیاں کر کے اپنے لیو کی پارٹی کر لوں گا شایان نے دھمکانہ شروع کیا تھا جبکہ کو برا بیٹھ کر اپنے اس چسکورے بھائی کی خرکتیں دیکھ رہا تھا۔۔!

عرش جتنا بھی غصے والا ہو لیکن اپنے بھائیوں کے لیے وہ ایک جان اور دو جسم تھے کو برا نے رچرڈ کی کٹی ہوئی گردن پر اپنا پاؤں رکھا تھا کتوں نے اگر کاٹنا ہوتا ہے نا تو وہ کاٹ لیتے ہیں بھونکتے نہیں ہیں باسٹرڈ عرش نے غصے سے اسے ٹھوکر ماری تھی۔۔!

اور شایان کے حکم پر ان ادمیوں نے تو ایک سیکنڈ سے پہلے بریانی ارڈر کی تھی اور بس 10 منٹ کے بعد بریانی شایان کے سامنے حاضر تھی اور اب بریانی تھی اور شایان تھا بریانی کھانے کے بعد شایان ایک ڈکار مار کر سب کو دیکھتے چلنے کا اشارہ کرتے اب وہ سب چلتے بنے تھے۔۔!

شایان کا کہنا تھا کہ بریانی کھانے کے بعد اس میں چلنے کی طاقت اگئی ہے فیری کا چسکورا جلاد۔۔!

رات کو پھر سے ابیہا کے ارد گرد سب لوگ شامل تھے لیکن ابیہا بس چپ چاپ تھی اس سے کچھ سمجھ نہیں ارہا تھا۔۔!

آبی اپ جلدی سے ٹھیک ہو جائیں نا پتہ ہے میں نے ہماری فیورٹ گیم لڈو کو کتنا مس کیا ہے اپ کو کتنا شوق تھا نا دیکھیے 10 سالوں سے میں لڈو کو ہاتھ تک نہیں لگایا۔۔!

ابی آبی دیکھیں میں جیت گیا دیکھیں میں جیت گیا۔۔!

اور ایک منظر تھا جہاں ابہیا اب رونے لگی تھی اور اسے کوئی چپ کروا رہا تھا نہیں نہیں ابی سوری سوری اپ جیتی اپ جیتی میں ہار گیا۔۔!

آبی آ بھی ابیہا گڑیا کی گڈ مڈ اوازیں ابیہا کو سنائی دینے لگی تھی ابہیا نے سختی سے اپنی انکھیں بند کی تھی۔۔!

عرش نے حدید کو اشارہ کیا کہ وہ مزید کچھ نہ بولے نہ ہی ابیہا اپنے دماغ پر زور ڈالیں یہ نہ ہو کہ انہیں یاد کروانے کے چکر میں مزید نقصان کر بیٹھے۔!

بیا۔۔ایک بہت پرانی جانی پہچانی اواز بیا کو سنائی دی تھی کہ اچانک سے اس نے انکھیں کھولی تھی اور اپنے ارد گرد دیکھا تھا لیکن اسے وہ اواز والا ادمی نظر نہیں ایا تھا۔۔!

مارو مارو مارو۔۔۔!

ریسنگ رینگنگ کے اندر دو انسان نہیں نہیں انہیں انسان نہیں درندہ کہنا ٹھیک رہے گا جانوروں کی طرح جو لڑ رہے تھے دوسرے کے ساتھ۔۔!

ایک درندہ جس کا نام اٹلی کے دوسرے مشہور گینگ ایگل گینگ جس کا کام ہی ہر برے کام کے لیے جانا ہے پہچانا تھا اس ایگل گینگ کا شیر سکار فیس تھا اور دوسرا انسان پیسوں کی خاطر اس جلاد نما درندے سے لڑ رہا تھا جس کا چہرہ دے کر ہی کچھ لوگ خوف سے کانپتے تھے۔۔!

شرط لگی تھی کہ جو یہ جیتے گا اسے 20 لاکھ دیا جائے گا اور سکار فیس ارمانڈو پیسوں کے لیے نہیں اپنا غصہ اپنی وحشت نکالنے کے لیے لڑ رہا تھا اور دوسرے آدمی کو جانوروں کی طرح مار رہا تھا۔۔!

کچھ ہی دیر میں دوسرا ادمی مزید مار نا برداشت کرتے زمین پر گرا تھا کچھ سانسیں ہی چل رہی ہوں گی اس کی اس سے پہلے کہ سکار فیس اسے اور مارتا ایگل نے روکا تھا۔۔!

بس کرو ارمانڈو ایگل کی اواز سنتے ارمانڈو کا ہاتھ وہاں ہی تھما تھا اور پھر ایک ادمی نے ارمانڈو کا ہاتھ اٹھا کر اسے جیت کی نشاندہی کی تھی۔!

یہ تھا ایگل گینگ کا لیڈر روبرٹ کا دایاں ہاتھ جسے کوئی سائیکو کلر کوئی سکار فیس کوئی ارمانڈو اور کوئی جلاد کے نام سے جانتا تھا وہ تھا ہی ایسا۔۔۔!

چھ فٹ سے نکلتا قد چوڑی جسامت سرخ سفید رنگت سبز انکھیں چہرے پر ایک انکھ پر کٹ ائی برو سے اوپر اور انکھ کے تھوڑا نیچے کر کے ایک کٹ کا نشان تھا۔۔۔!

براؤن بال گرین انکھیں اور اگر پیچھے کی طرف جائیں تو کمر پر ایک بڑا سا ایگل کا ٹیٹو بنا ہوا تھا اسے ایگل گینگ کا مین لیڈ ہونے کا اعزاز دلاتا تھا یہ ٹیٹو گینگ کے کچھ ہی ادمیوں کی کمر پر تھا جیسے روبرٹ کے پیچھے ارمانڈو اور دو سے تین لوگ جن پر روبرٹ یقین کرتا تھا۔۔۔!

دیکھنے والوں کو اس کے چہرے کا نشان کسی کسی کو خوف میں مبتلا کرتا تھا اور کسی کو بے حد خوبصورت لگتا تھا کئی لڑکیاں اس نشان کو چھو کر دیکھنا چاہتی تھی لیکن ارمانڈو کی شخصیت ہی ایسی تھی کہ لڑکیاں کیا لڑکے بھی اس کے اس پاس انے سے پہلے سو دفعہ سوچتے تھے۔۔!

میرا شیر روبرٹ نے ارمانڈو کے کندھے پر ہاتھ مارا تو ارمانڈوں نے روبرٹ کو ایک نظر دیکھا اور بنا کچھ کہے اندر چلا گیا کمرے میں جا کر چینج کرنے لگا کیونکہ یہ پورا کلب ہی ایگل گینگ کے محل میں بنا تھا ابھی اس سے پہلے کہ ارمانڈو شرٹ پہنتا کمرے میں بنا لوک کیے روز داخل ہوئی تھی جو کہ روبرٹ کی بیٹی تھی۔۔!

جو کہ انتہائی قسم کی بولڈ اور بد تمیز ضدی تھی جو چیز اسے چاہیے ہوتی تھی وہ اسے حاصل کر ہی لیتی تھی ارمانڈو نے غصے سے روز کی طرف دیکھا کتنی دفعہ کہا ہے جب میں کمرے میں اکیلا ہوں تو اپ کمرے میں مت ایا کریں۔۔!

ارمانڈو مائی لو۔۔۔روز ارمانڈو کے قریب اتی اس کی کمر پر بنے ٹیٹو کو چھونے لگی تھی اس سے پہلے کہ اس کی انگلیاں اس کے ٹیٹو کو چھوتی ارمانڈو نے غصے سے اس کے ہاتھ کو جھٹکا تھا۔۔!

وہ تھی ہی ایسی بولڈ اور سیدھا اپنے پیار کا اظہار اس سے کرتی تھی لیکن ارمانڈو اسے گھاس تک نہیں ڈالتا تھا۔۔!

کب تک مجھ سے دور رہو گے ارمانڈو ایک نہ ایک دن تو تمہیں میری محبت قبول کرنی پڑے گی روز نے غصے سے کہا۔۔!

روز نہیں م۔۔۔ارمانڈو نے میم کو ذرا زور دے کر بولا اپ میری باس کی بیٹی ہیں اسی لیے میں اپ کو کچھ نہیں کہتا تو بہتر ہے کہ اپ مجھ سے دور رہیں ارماندوں نے اپنے لہجے کو حد درجہ نرم رکھنے کی کوشش کی تھی کیونکہ روز روبرٹ کی لاڈلی بیٹی تھی جس کی انکھ میں انسو روبرٹ نہیں دیکھ سکتا تھا۔۔!

مجھے کوئی پرواہ نہیں ہے ارمانڈو مجھے بس تم چاہیے ہو کیسے بھی کر کے مجھے بس تم چاہیے ہو۔۔!

پلیز میم جائیں یہاں سے اس سے پہلے کہ روبرٹ سر یا کوئی اور دیکھ لیں تو اپ کے لیے اچھا نہیں ہو گا نہ ہی میرے لیے اچھا ہو گا۔۔!

دیکھ لوں گی میں تمہیں ارمانڈو تم صرف میرے ہو صرف میرے روز پیر پٹختے ہوئے کمرے سے چلی گئی۔۔!

ارمانڈو نے وہاں رکھا واس اٹھا کر غصے سے دیوار پر مارا تھا اور غصے سے اپنی انکھیں بند کی تھی اور ایک لڑکی کی تھوڑی کا تل اس کی نظروں کے سامنے ایا تھا اس تل پر ہی تو پچھلے کئی سالوں سے ارمانڈو کا دل اٹکا ہوا تھا لیکن جلدی سے وہ اپنے خواب سے باہر اتا فریش ہونے چلا گیا۔۔!

◈◈◈

اگلی صبح رقیہ اور امنہ کو رقیہ کی دوست کے گھر جانا تھا روحا کو تو پہلے ہی کہی نہیں لے کر جاتی تھی سوا ج بھی نہیں لے کر گئی اور روحا تو شکر ادا کر رہی تھی کہ اسے جلدی ہی موقع مل گیا وہ اکثر دیکھتی رہتی تھی کہ اس کے چچی کہاں اپنی الماری کی چابی رکھتی ہے اب بس وہ ان کے جانے کا انتظار میں تھی تا کہ وہ سونے کا ہار نکال کر سدرہ کو دے سکے تا کہ وہ اس کے جانے کا بندوبست کر سکے۔۔۔!

تھوڑی ہی دیر بعد امنہ اور رقیہ تیار ہو کر چلی گئی تھی روحا نے ان کے جانے کے بعد اندر سے اچھے سے کنڈی لگائی اور اپنی چچی کے کمرے کی طرف چلی گئی اور جا کر بیڈ کے گدے کے نیچے کر کے ذرا رقیہ نے

چابی رکھی تھی روحا نے وہاں سے نکال لی اور ڈرتے ڈرتے الماری کھولی تھی سامنے ہی رقیہ کی خفیہ لاک اپ میں اتنا پیسہ اور دو سے تین ہار دیکھ کر روحا حیران ہو گئی تھی۔۔!

لیکن پھر اپنی جائیداد جو انہوں نے زبردستی روحا سے اپنے نام لگوالی تھی وہ یاد آئی یہ سارا پیسہ زیور اس کی ماں کا ہی تو تھا لیکن انہوں نے بتایا کب تھا روحا کو تو بس ایک وہ ہار یاد تھا جو اس کی ماں نے اکثر پہنا ہوتا تھا روحا نے وہ ہار ڈھونڈا اور نکال لیا پھر جاتے جاتے پیسوں میں سے بھی دو لاکھ لے کر جلدی سے لاک لگایا اور چابی وہاں ہی دھیان سے رکھی اور اپنے کمرے میں اکر گہرے گہرے سانس لینے لگی۔۔۔!

اسے ڈر بھی لگ رہا تھا اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے اس نے یہ کام جو پہلی دفعہ کیا تھا اگر چچی کو پتہ چل گیا تو اپنے ہاتھ میں ایا پیسنہ صاف کرتے بولی مجھے یہ پیسے جلدی سے سدرا کو دینے ہوں گے اس نے زیور اور پیسے ایک بیگ میں ڈالے اور گھر سے نکل گئی۔۔!

اور سدرہ کے گھر چلی گئی سدرا جو بیٹھی سبزی کاٹ رہی تھی وہ روحا کو اور اس کے ہاتھ میں پکڑے بیگ کو دیکھتی ایک پل کو حیران ہوئی تھی۔۔!

کیا ہوا روحا تم ابھی کیوں ائی ہو چچی نے کچھ کہا تو نہیں ہے۔!

چچی باہر گئی ہیں سدرہ اور میں بڑی مشکل سے ائی ہوں تم نے جو کہا تھا میں نے اس پر غور کیا ہے تو مجھے باہر جانا ہے پر میں کچھ پیسے اور زیور لے کر ائی ہوں تم رکھو روحا نے وہ بیگ سدررا کے سامنے رکھتے ہوئے کہا۔۔!

سدرہ تو بیگ کے اندر سونے کا ہار اور پیسے دیکھ سدررا کی باچھیں کھل گئی تھی اس سے پہلے کے سدرہ کچھ کہتی اتنے میں صفدر بھی گھر کے اندر داخل ہوا تھا اور اندر روحا کو بیٹھا دے سدرہ سے انکھوں ہی انکھوں میں اشارہ کیا تھا کہ یہ کیا لینے ائی ہیں۔۔!

سدرا نے چپ رہنے کا اشارہ کیا وہ دیکھ روحا میرا بھائی بھی اگیا روحا نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو سفدر کھڑا تھا

بس سدرا مجھے جیسے بھی کر کے تم یہاں سے تین سے چار دن تک بیج دوں میرے چچا مجھے کسی سیٹھ کے سامنے بیچ رہے ہیں لیکن میں بکنا نہیں چاہتی پلیز سدرا روحا روتے ہوئے کہنے لگی۔۔!

صفدر نے سدرہ کو اشارہ کیا کہ اوکے کہہ دو صفدر بھائی اپ خود ہی بات کریں روحا سے سدرا صفدر کو اشارہ کرنے لگی کہ تم بات کرو۔۔!

ہاں صفدر بھائی پلیز اپ میری مدد کر سکتے ہیں نا اپ نے ہی اس دن کہا تھا کہ اپ مجھے باہر بھیجیں گے اور وہاں میری جاب کے بارے میں بھی کچھ نہ کچھ کریں گے سفدر روحا کے پاس ایا اور بیگ پکڑا اور اس میں سونے کا ہار دیکھا اور پیسے دیکھے۔۔!

دیکھو روحا اس میں پیسے تو بہت سارے لگتے ہیں لیکن تم میری بہن کی دوست ہو اس لیے یہ زیور کم سے کم پانچ سے چھ لاکھ کا ہار ہو گا اور یہ پیسے صفدر پیسے اٹھا کر دیکھنے لگا کوئی نا کوئی کام کر دو گا تم فکر نہیں کرو۔۔!

صفدر بھائی بس اپ یہ کام کر دے میرا باقی پیسے میں اپ کو وہاں کوئی جاب ملی تو دے دوں گی۔۔!

اوکے روحا تم رو نہیں دو دن تک تو تیار رہنا تم ہمیں دو دن تک تمہارا پاسپورٹ بن جائے گا اور اس سے اگلے دن اپنے کپڑے ایک بیگ میں رکھ لینا میں تمہیں یہاں سے لے جاؤں گا۔۔!

تھینک یو تھینک یو سو مچ صفدر بھائی اور سدرا میں تیار ہو رہوں گی ابھی مجھے جانا ہے چچی بھی انے والی ہوں گی۔۔!

اوکے روحا تم اپنا خیال رکھنا اور اچھے سے تیاری کرنا ہے تاکہ کسی کو پتہ نہ چل سکے۔۔!

روحا ایک نظر صفدر اور صدرا کو دیکھ کر اٹھ کر اپنے گھر اگئی۔۔!

واہ بڑا ہاتھ مارا ہے بھائی سدرر اب وہ ہار اور پیسے دیکھ کر ہنستے ہوئے کہنے لگی۔۔!

اللیگل طریقے سے بھجواؤں گا اسے راستے میں مر بھی گئے تو کون پوچھنے والا ہے اور بس چار لاکھ لگیں گے اور باقی کا تین لاکھ منافہ ہوا۔!

ہاں ہا بڑا ہی کمینہ ہے بھائی تو سدرا ابھی لالچ میں اتے اپنی دوست کا سودا کر بیٹھی تھی ویسے اگر اٹلی پہنچ گئی تو۔۔!

تو کیا وہاں جو ایجنٹ ہے نا وہ اگے خوبصورت لڑکیوں کو پکڑ پکڑ کر اگے بیچتا ہے روحا اسے پسند اگئی تو اسے بھی کہیں بیچ دے گا ہمیں کیا ہمیں تو بس پیسوں سے مطلب ہے۔۔!

چل ٹھیک ہے یہ سنبھال کر رکھ کہیں اماں نہ دیکھ لے۔۔!

ہاں ہاں رکو رکو میں رکھ کر اتا ہوں صفدر وہ ہار اور پیسے لے کر اندر چلا گیا۔۔!

ساحل تم کیا کر رہے ہو ساحل جو بیٹھا لیپ ٹاپ پر اپنی فیورٹ ہیروئن شردھا کپور کی مووی دیکھ رہا تھا جس نے چھوٹی سی شرٹ پہنے نکر پہنی ہوئی دن اور ساحل مزے سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔!

کک۔کچھ نہیں ماہی۔۔!

ساحل نے جلدی سے لیپ ٹاپ بند کیا لیکن ماہی کا چہرہ غصے سے لال ہو رہا تھا کیونکہ وہ دیکھ چکی تھی اپنے ساحل کو کسی اور کو دیکھتے ہیں ساحل اس کا لال ہوتا چہرہ دیکھ سمجھ گیا تھا کہ ماہی سب کچھ دیکھ چکی ہے لیکن وہ کچھ غلط تو نہیں دکھ رہا تھا وہ تو بس اپنی فیورٹ ہیروئن کی مووی دیکھ رہا تھا۔۔!

وہ بس ماہی ایسے ہی مووی دیکھنے کا دل کر رہا ہے تو بس ساحل مسکین منہ بناتے ہوئے بولا۔!

ماہی نے اگے بڑھتے ساحل کی شرٹ پکڑ کر اپنے قریب کیا ساحل تمیں کتنی دفعہ کہا ہے ان اپنی انکھوں کو نہ قابو میں رکھو ورنہ میں اج بھی تمہارے لیے ہر چیز تباہ کر سکتی ہو مجھے ہر گز برداشت نہیں تم میرے علاوہ کسی اور کو دیکھو چاہے وہ تمہاری کوئی فیورٹ ہیروئن ہی کیوں نہ ہو۔۔!

ماہی نے ساحل کی شرٹ چھوڑ کر غصے سے لیپ ٹاپ اٹھایا ہی تھا اور نیچے پھینکنے لگی کہ ساحل نے ماہی کا ہاتھ پکڑ لیا پلیز ائندہ نہیں دیکھتا ماہی لیکن لیپ ٹاپ نہیں توڑنا اس میں بہت سارا ڈیٹا ہے اسے بخش دو۔۔۔!

ماہی نے ساحل کی مسکین صورت دیکھتے لیپ ٹاپ نیچے رکھا اور دوبارہ سے ساحل کے قریب ہوتی اس کے ہونٹوں پر ہونٹ رکھے تھے اور اپنا غصہ جنون ساحل پر اتارنے لگی تھی ساحل بھی ہماری اج بھی اپنے اس بے باک بیوی کے اگے کچھ نہیں کر پاتا تھا بے بس ہو جاتا تھا۔۔!

ماہی تھوڑی دیر بعد پیچھے ہو کر گہرے گہرے سانس لینے لگی ماہی اب تو ہمارا بیٹا بھی بڑا ہو گیا ہے ہم بھی بڑھے ہو گئے لیکن تمہارا یہ جنون پیار ویسے کا ویسا ہی ہے۔۔!

میں تمہارے لیے اج بھی دنیا تباہ کرنے کی طاقت رکھتی ہوں ساحل مرزا تم میرا عشق ہو اور ماہی اپنا عشق کبھی نہیں چھوڑتی اور ائندہ تم نے اتنے غور سے کسی لڑکی کو دیکھا تو یقین کر و اس لڑکی کو تو میں جان سے ہی مار دو گی۔۔!

تمہارا بیٹا بھی تم پر گیا ہے بے حد جنونی میرب ہمارے کو ڈرا کر رکھتا ہے ہمیشہ۔۔!

میرب میرے بیٹے کی محبت ہے اور میں نے اپنے بیٹے کو یہی سمجھایا ہے کہ محبت نہ ملے اسے چھین لینا چاہیے اور میرب مجھے بھی پسند ہے وہ میری ہی بہو بنے گی اس کی یونیورسٹی ختم ہو جائے پھر شادی کی بات کرتے ہیں۔۔!

پہلے اس گھر کے بڑے بیٹے عرش کی تو اور جیک کے تو ہو لینے دو۔۔!

عرش کے لیے بھی کوئی معصوم سی لڑکی اہی جائے گی انمول جیسی جیسے میر بھیا نے انمول کو پیار دیا تھا ویسے ہی عرش بھی دے گا اسے۔۔!

ہاں قید کر کے انمول بھابھی کی ٹانگیں بھی کاٹی تھی۔۔!

ہاں تو میں میر بھیا پر گئی ہوں نا اپنی محبت کو مار کر قید کر کے اپنے پاس رکھ لو لیکن دور نہیں کرنا چاہیے۔۔!

میں تم لوگوں کی باتوں سے کبھی نہیں جیت ہی نہیں سکتا۔۔!

تم نے مجھے جو جیت لیا ہے اتنا بہت ہے ماہی دوبارہ سے ساحل کے قریب ہوتی اس کے سینے پر ہونٹ رکھ گئی اور اسی کے سینے پر سر رکھتی انکھیں موند گئی ساحل نے بھی پیار سے اس کے گرد حسار باندھا اور اس کے سر پر اپنے ہونٹ رکھے۔۔!

میرب اس ٹائم یونیورسٹی میں ڈیوڈ کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی ڈیوڈ نے اپنے ہاتھوں میں میرب کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا میری جان کیوں پریشان ہوں میں ہوں نا تم میرے پاس اجاؤ اور مزید نہیں رہا جاتا تمہارے بغیر ڈیوڈ میرب کے ہاتھ کی پشت پر اپنے انگلیوں کی پوروں سے سہلاتے ہوئے بولا۔!

ڈیوڈ کی اس حرکت سے میرب کے دل میں ہلچل مچی تھی۔۔!

وہ جو پریشان بیٹھی تھی ڈیوڈ کے اس طرح کرنے سے میرب کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی ڈیوڈ مجھے میرے گھر والوں نے زبردستی سے شایان کے ساتھ باندھ دیا ہے مجھے اس سے شادی نہیں کرنی مجھے اپنی لائف کھل کر جینی ہے اور تمہارے ساتھ جینی ہے۔۔!

تو پھر چلو میرے ساتھ تمہارے اور میرے گھر والے کبھی نہیں ڈھونڈ پائیں گے اور میں پہلے اپنا مذہب تبدیل کروں گا پھر ہی ہم شادی کریں گے۔۔!

تم سچ میں مجھ سے اتنی محبت کرتے ہو ڈیوڈ۔۔!

ہاں اس سے بھی زیادہ میر و جان ڈیوڈ میرب کے ہاتھ کی پشت پر اپنے ہونٹ رکھے تھے اور میرب تو اس لمس سے کانپ سی گئی تھی لیکن خود جو جلدی سے نارمل کرتے اپنا ہاتھ ڈیوڈ کے ہاتھ سے چھڑوا دیا اوکے کل سے ہمارے فائنل پیپر سٹارٹ ہو رہے ہیں پیپر کے لاسٹ پر میں تمہارے ساتھ چلو گی کیونکہ گھر والوں نے کہا ہے کہ پیپرز کے بعد میرے شادی شایان سے کریں گے۔۔!

تم فکر نہ کرو میری جان میں ہوں نا۔۔!

اوکے ڈیوڈ اب میں چلتی ہوں باہر ڈرائیور انکل انتظار کر رہے ہوں گے۔۔!

اوکے میری جان اپنا خیال رکھنا میرب اس کی طرف مسکراتے دیکھ کر چلی گئی ڈیوڈ کی نظروں نے دور تک میرب کے پشت کو دیکھا تھا۔۔!

تم ریڈی ہو حدید تمہیں اج موشن ایکٹر اف انڈسٹری میں جانا ہے اور کلاس انڈرائڈ کا اج اخری دن ہونا چاہیے۔۔!

میں بس اب تیاری کر رہا ہوں عرش میں نے سب پتہ کروالیا ہے شو شروع ہونے میں ابھی ایک گھنٹہ باقی ہے اور وہاں اٹلی کے مشہور ایکٹر بھی شامل ہوں گے۔۔!

ہمممم۔۔۔ لیکن ہمیں ان سے کوئی لینا دینا نہیں ہے تم بس اپنا کام ختم کر کے ارام سے اجانا۔۔!

اوکے عرش میں بس اب نکلتا ہوں۔۔!

ساتھ میں گارڈز کو لے جانا ہے حدید۔۔!

اوپلیز عرش میں کوئی بچہ نہیں ہوں جو گارڈز کے کر جاؤں ان چھوٹے موٹے کام کے لیے۔!

میرے لیے تم اور شایان ہمیشہ بچے ہی رہو گے۔۔!

اور بھیا میں دروازے پر کھڑی میرب ں ھی بولی تھی۔۔!

ارے میرا بچہ ادھر اؤتم عرش نے میرب کو دیکھتے پیار سے اپنے پاس بلایا تھا تم تو میری شہزادی ہو میرب اس بھائی کا دل ہو تم عرش نے میرے کے سر پر پیار سے اپنے ہونٹ رکھے تھے۔۔!

بھائی میں بھی اپ سے بہت پیار کرتی ہوں۔۔!

اور مجھ سے حدید نے میرب کے سر پر چپٹ لگائی تھی۔۔!

حدید بھیا اپ سے پیار نہیں کرتی میں اپ مجھے شاپنگ نہیں کرواتے میرب منہ پھلاتے بولی اور اس کا گول مٹول منہ پھول کر اور بھی غبارہ ہو گیا تھا جس کو دیکھ کر دونوں ہی مسکرائے تھے۔۔!

میرب اس سلطان منشن کی جان تھی جب جب یہ روتی تھی سارا گھر اداس ہوتا تھا اور جب یہ ہنستی تھی سارا گھر اس کی ہنسی میں شامل ہوتا تھا ذرا سی بھی تکلیف ہوتی تھی میرا انمول عرش حدید شایان بھی سارا گھر سر پر اٹھا لیتے تھے۔۔!

چلو جی اج اپنی گڑیا کا جو ہم سے شکوہ ہے نا وہ دور کرتے ہیں چلو تمہیں شاپنگ کروا کر لاتا ہوں۔۔!

یاہو حدید بھائی تھینک یو تھینک یو سوچ میرب جلدی سے حدید کے گلے لگی تھی اور دروازے پر کھڑا شایان جو اندر ہی ارہا تھا میرب کو حدید کے ساتھ گلے لگتے دیکھ اس کی انکھیں لال ہوئی تھی وہ جانتا تھا میرب اور حدید میں بھائی بہن والا اور رشتہ ہے لیکن اس کے دل کا کیا اس کی پوزیسونس کا کیا اس کو کون سمجھائے۔۔!

شایان جلدی سے میرب کو حدید سے الگ کا گیا میرب کا بازو کھینچ کر اسے اپنے پاس کیا جبکہ میرب تو اس اچانک افتاد پر ہربڑا کر شایان کے سینے سے لگی تھی اور عرش اور حدید نے اپنی انکھیں چھوٹی کر کے شایان کی یہ حرکت دیکھی تھی۔۔!

یہ میری فیری ہے اور اس کے گلے لگنے کا حق بھی صرف میرا ہے شایان نے میرب کے گرد اپنے بازوں کا حصار تنگ کیا۔۔!

عرش صوفے سے اٹھا اور شایان کے پاس گیا اور میرب کو اس کے حصار سے نکال کر اپنے پاس کیا ابھی میری بہن سے دور رہو تمہارا نکاح نہیں ہوا اس کے ساتھ شایان جو تم اپنے ساتھ چپکا رہے ہو جبکہ میرب تو شایان کا یہ روپ دیکھ کر اور اپنے بھائیوں کے سامنے اس کے سینے لگنے سے اس کا چہرہ شرم اور غصے سے لال ہوا تھا۔۔۔!

لیکن وہ کیا کرتی اس جلاد کا کچھ کہہ بھی نہیں سکتی تھی ڈرتی بھی تو بہت تھی اس جلاد سے منگنی کی انگوٹھی تو ماہی نے جب میرب 10 سال کی تھی ماہی نے پہنادی تھی کیونکہ شایان کہتا تھا کہ یہ فیری ہے اس کی اور ہمیشہ میرے پاس ہی رہے گی اس ٹائم شایان 13 سال کا تھا ماہی نے اپنے بیٹے کے ضد کے اگے ہار انمول اور میر سے میرب کو شیان کے لیے مانگ لیا تھا اور انگوٹھی پہنائی تھی اسی لیے تو شایان میرب کو اپنی ملکیت سمجھتا تھا۔۔۔!

بھیا مجھے اپنے کمرے میں جانا ہے میرب شایان کو دیکھتے ڈرتے ڈرتے بولی کیونکہ شایان کی انکھوں میں نہ جانے کیوں اس ٹائم غصہ تھا۔۔!

ہاں گڑیا جاؤ اور جب شاپنگ کرنے جا رہا ہو تو مجھے بتانا میں لے جاؤں گا میرب تو شایان کو دیکھتے بھاگی تھی۔۔!

شایان صاحب ذرا اپنے غصے اور پوزیسونس کو ہم پر شونہ کرواؤ ہم بھائی ہیں اس کے حدید اپنی ہنسی دانتوں تلے دبائے شایان کے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔۔!

جب تم لوگوں کو محبت ہوگی نا دیکھنا پھر پوچھوں گا کہ غصہ کیوں اتا ہے شایان بھی یہ کہتے باہر چلا گیا کیونکہ اسے میرب اسے بھی بات کرنی تھی۔۔۔!

چھوڑو اسے حدید یہ تو پاگل ہے تم جاو اپنا کام کرو۔۔!

اوکے میں نکلتا ہوں اکر خوشخبری سناؤں گا اوکے حدیث یہ سنتے نکل گیا۔۔!

موشن ایکٹر اف انڈسٹری میں ایک ہلچل سی مچی ہوئی تھی کوئی کدھر جا رہا تھا تو کوئی کسی کی تیاری میں تھا کیونکہ اج اٹلی کے مشہور بزنس مین کلاس اینڈ رائڈ نے انا تھا لیکن اس بزنس کے پیچھے چھپے کالے دھندوں کے بارے میں کوئی نہیں جانتا تھا سوائے ڈی گینگ کے موشن انڈسٹری ایک اٹلی کی جانی مانی انڈسٹری کے ساتھ شو کرنے کے لیے بھی جگہ بنائی گئی تھی جہاں اکثر ایوارڈ شو ہوا کرتے تھے۔۔!

اج یہاں شو کا انتظام کیا گیا تھا بڑے بڑے ایکٹر اور بزنس مین کو یہاں بلایا گیا تھا جس میں عرشمان شاہ کا نمبر پہلے اتا تھا اٹلی کے ٹاپ بزنس مین نے عرشمان شاہ کا نام اتا تھا لیکن عرشمان شاہ نے بزی ہونے کا کہہ کر اس شو میں انے سے انکار کر دیا تھا اسی لیے چیف جسٹ کے توڑ پر کلاس انڈرائڈ کو بلایا گیا تھا اہستہ اہستہ سے سب ایکٹر اور ایکٹرس انا شروع ہوئے تھے اور اج کا ایوارڈ سو بیسٹ ایکٹر اف دی ایئر کے نام پر تھا۔۔!

جس میں سب سے مشہور ایکٹرس اس نے انا تھا ابھی سب ایشم ملک کا انتظار کر رہے تھے اہانہ میر بھی وہاں ائی تھی لیکن سب کو ایشم کا انتظار کرتے دیکھ اسے مزید غصہ ایا تھا لیکن غصہ انے کے ساتھ ساتھ

اس کے چہرے پر مسکراہٹ بھی تھی تمہارا تو میں اج پتہ کٹ کروا کر ہی رہوں گی ایشم تم بس دیکھتی جاؤ غصے سے اہانہ کی انکھیں لال ہو رہی تھی۔۔۔!

تھوڑی ہی دیر بعد ایشم ملک سلیو لیس بلیک کلر کی میکسی پہنیں بالوں کا جوڑا بنائیں گلے میں قیمتی ہیرے کا ہار پہنیں وہ اس شور کو چار چاند لگا گئی تھی سب کیمرہ مین اس کی طرف بھاگ گئے تھے دھرادھر تصویریں بنائی جا رہی تھی سب کو یقین تھا کہ پچھلے پانچ سالوں کی طرح ایشم ملک بھی اس طرح اس دفعہ بھی بیسٹ ایئر ایکٹر کا ایوارڈ جیتے گی۔۔۔!

ایشم سب کو مسکراتے جواب دیتے فرنٹ سیٹ پر جا کر بیٹھ گئی تھی ایشم نے ایک نظر تنزیہ اہانہ کو دیکھا تھا اور ایک انکھ مارے صوفے پر بیٹھ گی۔۔!

اب انہیں کلاس اینڈ رائڈ کے انے کا انتظار تھا جو کہ چیف گیسٹ تھا کچھ دیر بعد وہ بھی موشن انڈسٹری کے اندر اتے دکھائی دیے تو سب نے اچھے سے استقبال کیا شو شروع ہونے کا انتظار تھا کئی جانے مانے بزنس مین فلم انڈسٹری کے ستارے یہاں شامل تھے۔۔۔!

اس شو میں سکارپیو بھی ایا تھا عرش کی جگہ پر سب ہی حدید شاہ کو بھی عرش کے ساتھ بزنس پارٹنر کے نام سے جانتے تھے شو شروع ہو چکا تھا سب کے نام اناؤنس کیے جا رہے تھے کس کو ایوارڈ دیا جائے زیادہ ووٹ ہونے پر موشن انڈسٹری کے ہال میں ایشم ملک کا نام گونجا تھا اور پھر تالیوں کی گونج اس حال میں سنائی دی تھی اہانہ میر کا تو جیلس کے مارے برا حال تھا لیکن وہ غصہ برداشت کر رہی تھی۔۔!

ایشم ملک سب کو ہاتھ ہلا کر اسٹیج پر گئ تھی اور بس یہاں جو سکارپیو جو اس حال کے سیکنڈ فلور پر سب کی نظروں سے بچ کر اپنے سنائپر سے کلاس انڈرائڈ کا نشانہ باندھے بیٹھا تھا لیکن سامنے اتی اشم کو دیکھ کر پہلی دفعہ پہلی دفعہ سکارپیو کا ہاتھ اپنے گن سے ہٹ کر اور پہلی دفعہ سکارپیو کی نظر اپنے شکار سے ہٹ کر اس

خوبصورت پری پیکر پر گئی تھی سکار پیو کے لیے لمحے تھم سے گئے تھے وہ بھول گیا تھا کہ یہاں وہ اپنے شکار کے لیے ایا ہے۔۔۔!

ایشم کے مسکراتے لب سکار پیوں کے دل میں ہلچل مچا رہے تھے ایشم ملک اپنا ایوارڈ لیتی دوبارہ سے اپنی سیٹ پر جا بیٹھی تھی اور حال میں کلاس اینڈ رائڈ کی اواز گونجی تھی تبھی سکار پیو کو ہوش ایا تھا وہ ایک نظر ایشم کو دیکھتے دوبارہ سے اپنا نشانہ باندھ گیا تھا اور پل بھر کی دیر تھی سکار پیو نے اپنی سلنسر گن سے گولیاں نکالی تھے جو سیدھا کلاس انڈراڈ کے دماغ اور دل پر لگی تھی پورے ہال میں کھلبلی سی مچ گئی تھی۔۔!

کلاس اینڈ رائڈ کی بدترین لاش ہال کے بیچو بیچ پڑی تھی کئی گاڈز اس لاش کے ارد گرد پل بھر میں جمع ہوئے تھے ایشم ملک کی چیخیں سنتے سکار پیو نیچے ایا تھا اور ایشم کے پاس اکر کھڑا ہو گیا تھا لیکن ایشم اسے دیکھ ہی کب رہی تھی بس ڈر کے مارے چیختی جا رہی تھی جب کہ سکار پیو کی نظریں تو ایشم ملک کی خوبصورت چہرے پر تھی۔۔!

جبکہ ایشم کی بری حالت دیکھتے اس کے گارڈز بھی اس کے ارد گرد جمع ہوا تھا تا کہ انہیں پروٹیکٹ کیا جا سکے اور ایشم کے گرد گارڈز دیکھ کر سکار پیو کو ایک دم غصہ ایا تھا اب وہ اس کی ملکیت تھی اسے پسند اگئی تھی اور اس کے ارد گرد لڑکوں کو دیکھ سکاد پیو کو غصہ ایا تھا۔۔۔!

ایشم بغیر کسی کو دیکھے گارڈز کے بیچو بیچ ان کے حسار س میں ہوتی باہر چلی گئی تھی کلاس اینڈ رائڈ کی لاش کو ایمبولنس میں ڈال کر لے گئے تھے کئی میڈیا پر حبریں چل پڑی تھی کہ پہلی دفعہ موشن ان انڈسٹری کسی کا قتل ہوا تھا سکار پیو بھی یہ سب دیکھتے ادھر سے نکلتا ایشم کے پیچھے پیچھے گیا تھا۔۔۔!

اہانہ بھی ایک کال کرتی وہاں سے جلدی سے نکلی تھی سکار پیو تو ایشم کو دیکھنے کے لیے اس کے پیچھے گیا تھا لیکن اس سکار پیو کی گاڑی ایشم کی گاڑی سے دور ہی تھی ابھی وہ ایشم سے بات کرنے کے لیے رکتا کے

ایشم کی گاڑی ایک دم سے رکی تھی کئی گاڑیاں ایشم ملک کی گاڑی کے اگے رک کر اکر کھڑی ہوئی تھی۔۔!

ایشم نے پریشانی سے ڈرائیور کو دیکھای۔۔۔ یہ کون ہے۔۔۔!

میم اپ باہر مت نکلیے گا پتہ نہیں یہ کون لوگ ہیں ایک گارڈ ایشم سے کہنے لگا ایشم نے ڈرتے ہوئے باہر کھڑی پانچ سے چھ گاڑیوں کو دیکھ رہی تھی جس میں سے ادمی نکل کر اب ان کی گاڑی کی طرف ہی ارہا ہے سکارپیو مسکراتا سکون سے وہ سب دیکھ رہا تھا۔۔!

وہ ادمی ایشم کی گاڑی کے قریب ایا تو ایشم نے انہیں دیکھا وہ کوئی اٹالین ہی لگ رہے تھے شکل سے گنڈے لگ رہے تھے جو کسی اچھے ارادے سے ان کے پاس نہیں ائے تھے۔۔!

ایشم کے گارڈز بھی ان ادمیوں کو اپنے قریب اتا ہے دیکھ ایشم کی گاڑی کے اگے کھڑے ہو کر اپنی میم کو پروٹیکٹ کرنے لگے اور وہ دوسرے ادمی گارڈز کو دیکھ کر مسکرائے تھے اب وہاں بھی فائرنگ شروع ہوئی تھی ایشم تو گاڑی کی سیٹ کے نیچے چھپ گئی تھی جبکہ ایشم کے دو گارڈز بھی مارے گئے تھے اور گاڑی کے اندر بیٹھی ایشم کی چیخنیں نکل رہی تھی سکارپیو گاڑی سے نکل کر سکون سے ٹیک لگا کر گاڑی کے ساتھ کھڑا ہو گیا۔۔!

اب مخالف پارٹی کے گارڈز ایشم کے گارڈز کو گھیرے کھڑے تھے کیونکہ وہ زیادہ تھے اور ایشم کے گارڈز کم تھے اور سب تو ایشم کے گارڈز بھی دو مارے گئے تھے چھ سے سات گارڈز رہ گئے تھے کہ ایک ادمی نے دروازہ کھولا اور ایشم کو کھینچ کر باہر نکالا تھا۔۔!

اور ایشم تو ڈر کے مارے سہمی انکھوں سے سب کو دیکھ رہی تھی چھوڑو مجھے کون ہو تم لوگ ایشم ہمت کرتے بولی اس ادمی نے ایشم کو ایک تھپڑ مارا کہ ایشم کے ہونٹوں سے خون نکلا تھا یہیں دیکھنا تھا کہ بس سکارپیو کی انکھیں لال ہوئی تھی۔۔!

سکارپیو نے جیب سے سگرٹ نکالا اور ایک کش لگاتا اپنے قدم ایشم کی طرف بڑھائے تھے اس سے پہلے کہ وہ لوگ ایشم کو لے کر جاتے اسکارپیو وہاں ایا تھا۔۔!

سٹاپ باسٹرڈ۔۔! سکارپیو ایک گہرا کش لگاتے وہاں دھواں چھوڑا تھا اور ایشم نے اب خوف سے سکارپیو کو دیکھا تھا جس کی شخصیت ہی ایسی تھی کہ وہاں کھڑے مخالف پارٹی کے لوگ بھی اسکارپیو کی پرسنلٹی دیکھ ایک دفعہ خوفزدہ ہوئے تھے۔۔!

How are u۔۔۔۔۔

ایک انگریز گارڈ بولا۔۔۔!

Your death۔۔۔۔۔

سکارپیو سکون سے بولا۔۔!

Leave this girl and this girl will be punished for touching۔۔۔۔!

(چھوڑ دو اس لڑکی کو اور لڑکی کو ہاتھ لگانے کی سزا بھی تم کو ملے گی۔۔!)

سکارپیو کی وحشت ناک اواز وہاں گونجی تھی اور ایشم حیرانگی سے دیکھ رہا تھا کہ اب یہ کون ہے۔۔!

Who are you to order us۔ we have got money to kill this girl and today she will die۔۔۔!

(تم ہوتے کون ہو ہمیں آرڈر دینے والے ہم نے اس لڑکی کو مارنے کے پیسے لئے ہے اور آج یہ لڑکی مرے گی۔۔!)

وہ ادمی بھی غصے سے بولا۔۔۔!

سکار پیو نے سگرٹ کا ایک گہرا کش لگاتے سگریٹ نیچے پھینکا اور اپنے مہنگے بوٹوں کے تلے کچلا تھا۔۔!

As u wish basterd۔۔۔!

یہ کہتے ہیں سکار پیو نے اپنے گن ان کے کچھ سمجھنے سے پہلے ہی ان پر گولیاں برسائی تھی اور سب کی شہ رگ اڑائی تھی۔۔!

ایشم تو اپنے اس پاس پہلی دفعہ اتنی لاشیں دے کر بے ہوش ہونے کے درپر تھی اس سڑک پر اب خون ہی خون تھا اور جس ادمی نے ایشم کو پکڑا تھا اس کے پاس جا کے سکار پیو اس کے ماتھے پر اس کے چہرے پر گولیاں ماری تھی کہ اس شخص کا چہرہ حراب ہو گیا تھا۔۔!

ایشم کی چیخیں سن کر سکار پیوں نے ایک نظر اشم کو دیکھا جو خوف سے کانپتے ہوئے اسے دیکھ رہی تھی تمہیں اپنا خیال رکھنا چاہیے مون لائٹ اور گارڈز بھی تبدیل کرنے چاہیے کسی کام کے نہیں ہے سکار پیو کی وحشت سے بھرپور انکھیں دیکھ کر ایشم بے ہوش ہوئی تھی اف میری نازک سی مون لائٹ اور اسے اٹھا کر گاڑی میں لٹایا اور گارڈز کی طرف پلٹا۔۔!

دھیان سے لے کے جانا اپنی میم کو ورنہ تم لوگوں کو موت کے گھاٹ اتارنے میں میں ذرا بھی دیر نہیں لگاؤں گا۔۔!

جی جی سر تھینک یو تھینک یو وہ گارڈ جلدی سے ڈر کے مارے گاڑی میں بیٹھے اور گاڑیوں دوڑا لے گئے تھے اور حدید بھی مسکراتا اپنی گاڑی کی طرف چل پڑا اور بیٹھ کر سلطان میڈیسن کی طرف چلا گیا۔۔!

◈◈◈

ایشم کو گاڑی میں جو گارڈز تھے وہ گھر تک چھوڑ گئے تھے علینا نیوز میں سب دیکھ چکی تھی کہ موشن آف انڈسٹری میں حملہ ہوا تھا وہ تب سے ایشم کو کالز کر رہی تھی لیکن ایشم کا نمبر ہی بند جا رہا تھا لیکن اب ایشم کو بے ہوش ہوتے دیکھ علینا پریشان ہوئی تھی۔۔!

ایشم اٹھو اٹھو علینا پانی کے چھینٹے اس کے چہرے پر مارتے کہنے لگی ایشم پانی کے قطروں کی وجہ سے ہلکی ہلکی ہوش میں ائی تھی ایشم کی انکھیں کھلتے دیکھ علینا نے شکر کا سانس لیا تھا۔۔!

علینا وہ وہ ایشم ابھی بھی اس واقعے کے زیر اثر خوف میں تھی۔۔!

کچھ نہیں ہوا اا ایشم سب ٹھیک ہے۔۔!

پتہ نہیں وہ کون لوگ تھے جو مجھے مارنا چاہتے تھے ایشم اپنے دکھتے سر کو پکڑتے ہوئے اٹھ کر بیٹھ کر بولی۔۔!

ہاں مجھے گارڈز نے بتایا ہے کہ تم پر حملہ ہوا تھا اس کے بارے میں بھی پتہ کروا لیں گے تم ابھی ریسٹ کرو ایشم کے سر میں شدید درد تھا وہ بھی دوبارہ سے انکھیں موند کر لیٹ گئی لیکن جیسے ہی اس نے انکھیں بند کی اس شخص کی براؤن انکھیں جس میں ایک الگ ہی اگ تھی جو سب کچھ جلا کر رکھ دینا چاہتی ہوں اس کی انکھوں کے سامنے ائی تھی جھٹ سے دوبارہ انکھیں کھول کر خوف سے ادھر ادھر دیکھا لیکن اپنے پاس صرف علینا کو دیکھ کر سکون سے دوبارہ انکھیں موند گئی۔۔!

جی تو بتاتے چلیں کہ اج موشن اف انڈسٹری میں اٹلی کے جانے مانے بزنس مین کلاس اینڈ رائڈ پر حملہ ہوا ہے جس میں ان کی ڈیتھ ہو گئی ہے ابھی کوئی خبر نہیں کہ انہیں کس نے مارا ہے کیوں مارا ہے موشن آف انڈسٹری میں لگے کیمروں سے قاتل کو ڈھونڈا جائے گا اور ابھی پوری ٹیم کیمروں میں سب کچھ دیکھنے کی کوشش کر رہی ہے۔۔!

اور دوسری طرف کمرے میں بیٹھے عرش حدید شایان یہ خبر سنتے مسکرائے تھے کیمرے ان ہوں گے تو کوئی دیکھے گا نا میں نے تو سارے کیمرے کو ہیک کر دیئے تھے تینوں ہنستے ہوئے ایک دوسرے کے ہاتھوں پر تالیاں مارنے لگے تھے چلو ہمارا ایک دشمن تو گیا نہ راستے سے ختم ہوا۔۔!

چلو اؤ آپی کے پاس چلتے ہیں دماغ بہت پر سکون اور فریش ہے حدید دونوں سے کہنے لگا۔۔!

ہاں چلو اؤ چلتے ہیں شایان بھی اٹھ کھڑا ہوا اب تینوں ابیہا کے کمرے میں تھے جو کہ ویل چیئر پر بیٹھی کھڑکی سے باہر ایک مری نقطے کو دیکھ رہی تھی ابیہا کو کچھ کچھ یاد آگیا تھا کہ یہ اس کی فیملی ہے اس لیے وہ چپ چاپ یہاں رہ رہی تھی۔۔!

آپی۔۔۔حدید اس کے قدموں میں جا بیٹھا تھا یہ ایسے ہی تھے اپنی فیملی کے لیے مکھن سے بھی زیادہ ملائم اور باہر کے لوگوں کے لیے جلاد جو لوگ کہتے تھے کہ ان کے سینے میں دل ہی نہیں ہے۔۔!

تینوں ہی ابیہا کے قدموں میں بیٹھے تھے آپی اپ جلدی سے ٹھیک ہو جائے نا اپ کے بغیر بالکل اپ کے بچوں کو مزہ نہیں اتا حدید ابہیا کا ہاتھ پکڑتے بولا تھا ابیہا کی انکھوں سے انسو نکلنے لگے تھے وہ بولنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن بولا بھی نہیں جا رہا تھا۔۔!

آ۔۔آ۔۔وو۔۔وہ اہستہ بولنے کی کوشش کرنے لگی لیکن الفاظ تھے کے نکل ہی نہیں رہے تھے۔۔!

آپی اپ مت بولیں خود کو تکلیف نہ دیں اپ دیکھیے گا جلدی سے اپ ٹھیک ہو جائیں گے عرش ابیہا کے انسو صاف کرتے بولا تھا ابیہا اپ جلدی سے ٹھیک ہو جائیں پھر ہم اپ کو پورا اٹلی گھمائیں گے اپ کو پسند ہے نا اٹلی اپ کو بچپن کا شوق تھا نا اٹلی۔۔!

ابہیا ہلکا سا مسکراتے ہوئے میں سر ہلانے لگی پھر تینوں ہی ابہیا کو اپنے بچپن کی باتیں یاد کروانے لگا تھا اور بیہا سکون سے سب کو سنتے مسکرا رہی تھی۔۔!

رات کو میرب کی پیاس کی وجہ سے انکھ کھلی تھی حلق میں جیسے کانٹے چب رہے تھے پاس دیکھا کہ پانی کا جگ نہیں تھا نیند میں ڈوبی گرے انکھیں اور اسے حسین بنا رہی تھیں اپنے سفید پیروں میں جوتی پہنے بغیرہ دوپٹے کی ہی وہ کمرے سے نکل گئی تھی ابھی وہ کچن سے پانی پی کر نکلتی کے سامنے جلاد کو دیکھ کر میرب کی چیخ نکلتی رہ گئی۔۔!

اس سے پہلے کہ وہ چیختی شایان اس کے منہ پر ہاتھ رکھے دیوار سے چپکا چکا تھا گرے انکھیں کالی انکھوں سے ٹکرائی تھی۔۔!

فیری۔۔۔شایان گنبھیر اواز میں بولا اور اس کا چہرہ دیکھا جو کہ ہلکی سی روشنی میں مزید چمک کر خوبصورت ہو گیا تھا اور بغیر دوپٹے کا وہ شیان مرزا کا ضبط آزمانے لگی تھی۔۔!

میرب تو خوف سے کانپتی شایان کی بے انتہا قربت سے اسے اور خوف میں مبتلا کر رہی تھی۔!

یہاں کیا کرنے آئی ہو فیری شایان اسے گہری نظروں سے دیکھتے بولا۔۔!

پپ۔۔اا۔۔۔پانی پانی پینے ائی تھی۔۔!

اف فیری تم اتنی خوبصورت کیوں ہو ابھی میرا تم پر کوئی حق نہیں لیکن جس دن میرا تم پہ حق ہوا نہ تو ایک منٹ کی بھی دوری برداشت نہیں کروں گا ہلکا سا اس کے کان کے لو پر جھکتے اس کی لو کاٹی تو میرب جی جان سے کانپی تھی۔۔!

شان۔۔۔پپ۔۔۔پلیز۔۔۔۔۔اپنے نازک ہاتھوں سے دور کرتی وہ روہانسی ہوئی تھی اور اس کا ہاتھ دیکھتے شایان کو پھر سے غصہ ایا تھا وہ دن کو ابھی اس سے بات کرنے گیا تھا لیکن میرب نے دروازہ ہی نہیں کھولا تھا۔۔!

جب میں تمہارے پاس ایا تھا دروازہ کیوں نہیں کھولا تھا شایان اس کے بال جکڑتا اس کا چہرہ اپنے قریب کرتا بولا کہ میرب کی سسکی نکلی تھی وہ مجھے نیندائی تھی میرب کی گرے انکھوں سے انسو نکلنے لگے تھے۔۔!

یہ انسو مجھے بالکل نہیں پسند فیری شایان اس کی انکھوں پر جھکتا اپنے ہونٹوں سے اس کی انسو چنتا اسے کانپنے پر مجبور کر گیا۔۔!

اور فیری یہ تمہارے ہاتھ سلامت ہے تو کیا تم چاہتی ہو میں انہیں توڑ دوں شایان اس کا ہاتھ پکڑتے اپنے ہاتھوں میں لیتے دباؤ دیتے ہوئے بولا۔۔!

کہ۔۔۔کیا۔۔۔۔مطلب شان میرب ڈرتے ڈرتے بولی۔۔!

میں نے تمہیں وان کیا تھا جس دن میرے نام کے انگوٹھی تمہارے ہاتھ سے اتری نا اس دن تمہارا ہاتھ تمہارے تن سے جدا کر دوں گا یہ کہتے شایان نے مزید اپنے ہاتھوں کا دباؤ دیا کہ میرب کو لگا اس کے ہاتھ کی ہڈی واقع ہی ٹوٹ جائے گی۔۔!

اہہہ۔۔۔۔میرب چیخی تھی کہ شایان نے غصے سے دوبارہ سے اس کے ہونٹوں پر ہاتھ رکھ کر اس کی چیخ روکی تھے اور اپنی کالی آنکھیں اس کی گرے انکھوں میں گھاڑی تھی۔۔!

ابھی کے ابھی وہ رنگ اپنے ہاتھوں میں پہنو ڈارلنگ ورنہ کل کا دن تمہارے ہاتھ تمہارے پاس نہیں رہیں گے اور نہ ہی تمہارے لیے یہ اچھا ہو گا بعد میں مجھے مت کہنا اور مجھے بغیر ہاتھوں والی فیری بھی قبول ہے۔۔!

میرب کو یاد ہے جب ڈیوڈ نے یونی میں ہاتھ پکڑا تھا تو ڈیوڈ نے وہ رنگ کا پوچھا تھا تو میرب نے بتایا تھا کہ یہ رنگ شایان نے پہنائی ہے تبھی ڈیوڈ نے غصے میں اتے پھنکنی چاہی تھی لیکن اچھا ہوا اس ٹائم میرب کا دماغ کام کر گیا تھا جس نے رنگ بیگ میں ڈال دی تھی۔۔۔!

جی جی پہن لوں گی۔۔!

شایان مزید اس کے قریب ہوا اور اپنے ہونٹوں کے قریب شایان کی سانسیں محسوس کر کے میرب نے زور سے اپنی انکھیں بند کی تھی اس کی حرکت سے شایان مسکرایا تھا اور پھر اچانک سے سب بدلا تھا میرب نے اپنی انکھیں کھولی تو خود کو کچن میں اکیلے پایا تھا اس نے ڈرتے ڈرتے ادھر ادھر دیکھا جیسے سمجھنا چاہ رہی ہو کہ یہ خواب تھا یا سچ۔!

شان۔۔۔کسی دن میری جان لے کر رہے گا وہ یہ سوچتی خوفزدہ ہوتی کمرے میں بھاگی تھی اور جاتے ہی سب سے پہلا کام اس نے بیگ میں سے رنگ نکال لی اور پہنی تھی شکر کا سانس لیتے سونے کے لیتی تھی۔۔!

یہ منظر ہے جم خانے کا جہاں ورزش کرنے کے لیے جدید ترین مشینز موجود تھی ایک طرف فائٹنگ رنگز بھی تھی ٹریڈمل مشین پر ایک انسان بھاگ رہا تھا جسم کے اوپری حصے پر کچھ نہیں پہنا تھا جس سے اس کے کمر پر بنا ایگل کا ٹیٹو نظر ارہا تھا کسی گہری سوچ میں وہ ٹریڈمل پر بھاگتا جارہا تھا پورا جسم پسینے سے شر بور تھا۔۔!

ارمانڈو نے اپنی انکھیں بند کی تھی ایک منظر اس کی انکھوں کے سامنے اتا جہاں پانچ سالہ بچہ رو رہا تھا ماما درد ہو رہا ہے ماما نہیں نہیں ماما درد ہو رہا ہے۔۔!

ابھی وہی منظر تھا ارمانڈو کی رفتار مزید تیز ہوئی تھی ماضی کا منظر دوبارہ سے سامنے ایا تھا تم ایک ناجائز اولاد ہو مامامااہہ۔۔۔بچے کے منہ سے چیخ نکلی تھی اور ماضی کا منظر ختم ہوا تھا ارمانڈو کے بھاگتے ہوئے پیر رک گیے تھے اب وہ ٹریڈ مل سے نیچے اترا تھا اور پینچنگ بیگ کی طرف آیا تھا۔۔!

اور مسلسل اس پر مکے برسانے لگا اس کی انکھوں میں بے حد جنون تھا اب اس کی انکھوں کے سامنے اپنی ماں کا خون میں لت پت وجود ایا تھا اب ارمانڈو کے چہرے پر جہاں جنون تھا تکلیف تھی اس ٹائم چہرے پر سکون اور مسکراہٹ ائی تھی اور ارمانڈو نے مکے برسانے بند کیا تھا اور سکون سے انکھیں بند کی تھی۔۔!

ارمانڈو مائے لوا بھی وہ کچھ اور کرتا کے روز کمرے میں داخل ہوئی تھی جس کی اواز سنتے ارمانڈو کی سبز انکھیں پل بھر میں لال ہوئی تھی صبح صبح ہی اس کا دماغ کھانے ائی تھی۔۔!

ارمانڈو مائے لو یہ کیا کر رہے ہو تم۔۔!

روز بے شرمی کی حد کرتی اس کے قریب جاتی اس کی باڈی پر ہاتھ پھیرنے لگی ارمانڈو کو غصہ ایا تھا اس نے روز کا ہاتھ جھٹکا تھا کتنی دفعہ کہا ہے روز میم کہ اپ مجھ سے دور رہا کہ اپ کو کیوں سمجھ نہیں اتی۔۔!

کیوں کے مائے لو میں سمجھنا نہیں چاہتی کیونکہ تم صرف میرے ہو۔۔!

میری زندگی میں کوئی عورت نہیں اسکتی کیونکہ عورت ذات سے نفرت ہے مجھے سب چھوڑ جاتی ہے ارمانڈو کہ لہجے میں ایک کرب ایک تکلیف تھی۔۔!

میں ہوں نا ارمانڈو میں کبھی نہیں چھوڑوں گی تم کم روز موقع دیکھتی مزید قریب ہوئی تھی۔۔!

ارمانڈو ہوش میں اتا غصے سے روز کو دیکھنے لگا اپ کو سمجھ کیوں نہیں اتی کہ میرا اپ سے کوئی تعلق نہیں بن سکتا۔۔۔!

میں بھی دیکھتی ہوں ارمانڈو تم کب تک مجھ سے دور بھاگو گے روز غصے سے بولی۔۔!

ارمانڈو تو بغیر اس کی بات کا جواب دیے واش روم چلا گیا جب کہ روز کو خود اگنور ہونا اس کو اگ لگا گیا تھا تمہاری زندگی میں اگر کوئی لڑکی ایک تو صرف صرف میں ہوں گی یعنی کہ روز ورنہ کوئی نہیں اور اگر کسی نے انے کی کوشش کی تو میں اس سے بھی جان سے ماردوں گی روز زور سے چیختی غصے سے کہتی کمرے سے چلی گئی۔۔!

◈◈◈

یہ صبح عرش کے لیے بہت خوشگوار تھی عرش اٹھا اور الماری سے کپڑے نکالیے اور واش روم چلا گیا فریش ہونے کے بعد وہ باہر نکلا اس وقت وہ بلیک پینٹ اور بلیک ہی شرٹ میں ملبوس تھا عرش کی گردن پر بنا کو برا کا ٹیٹو بے حد خوبصورت لگ رہا تھا اتنا پر کشش تھا کہ کئی لڑکیاں اس پر کشش ٹیٹو کو چھونے کی خواہش رکھتی تھی اور اس کی گوری جسامت پر تو یہ ٹیٹو بے حد خوبصورت کے ساتھ ساتھ خوفناک بھی لگتا تھا نیلی انکھوں میں چمک ہلکی ہلکی داڑھی عرش کا یہ روپ بے حد دلکش تھا۔۔۔!

اج اسے ایک اہم میٹنگ کے لیے اپنے افس جانا تھا اٹلی کے جانے مانے بزنس مینز میں سلطان مینشنز کا نام اتا تھا اس لیے اج ایک اہم میٹنگ کی وجہ سے عرشمان خود جارہا تھا تیار ہو کر اس نے ایک دفعہ اپنے اپ کو ائینے میں دیکھا پھر اپنا موبائل اور واچ اٹھاتے کمرے سے باہر چلا گیا۔۔!

باہر گیا تو ناشتے کی ٹیبل پر سب ہی گھر والے موجود تھے سب عرش کو دیکھ کر مسکرائے تھے وہ لگ ہی اتنا پیارا رہا تھا میرا بیٹا انمول جو ناشتہ لے کرا رہی تھی اپنے خوبصورت بیٹے کو دیکھ کر ماشاءاللہ کہنے لگی اور اس کے پاس جاتی اس کا چہرہ پکڑ کر اس کے دونوں ڈمپل پر لب رکھے تھے اور میر تو بس گھور کر اپنے بیٹے کو دیکھ رہا تھا۔۔!

جو اپنی ماں سے کس لے کر اپنے ڈیڈ کو مسکراتے ہوئے جان بوجھ کر دیکھ رہا تھا۔۔!

میر ایسے کیا دیکھ رہے ہیں نظر مت لگائیے گا میرے بیٹے کو۔۔!

نہیں نظر لگتی تم جو ہو اس کے پاس نظر اتارنے کے لیے اور اس کے ڈمپل دیکھ کر لڑکیاں نظر لگا سکتی ہیں اس لیے اپنے ڈمپل شو نا کروایا کریں اسے سمجھا دو میر جلتے ہوئے بولا تھا۔۔!

ہاہاہا پاپا آپ بھی نا عرش کرسی پر بیٹھے ہوئے بولا۔۔!

کیا میں بھی نا میں ٹھیک کہہ رہا ہوں تمہاری ماں بھی میرے ڈمپل پر فدا ہوئی تھی وہ الگ بات ہے کہ اب میری عزت نہیں ہے۔۔!

میر اب بس بھی کریں نا میرا بیٹا افس جا رہا ہے اج اس کی میٹنگ ہے۔۔!

تو میں نے بھی جانا ہے پرنسز۔۔!

بس کردیں اپ دونوں زویا دونوں کو بحث کرتے دیکھ کر بولی ابیہا بھی میر بھائی اور انمول کی بحث دیکھ کر مسکراتی جا رہی تھی۔۔!

عرش اور حدید دونوں تیار ہو کر افس کے کئے نکل پڑے تھے اور شایان ایک ڈاکٹر بھی تھا ایک سرجن اسی لیے وہ بھی سب کو اللہ حافظ کہہ کر ہاسپٹل کے لیے نکل گیا عرش اور حدید کے اگے پیچھے گارڈز کی گاڑیاں تھیں جس میں ان کی حفاظت کے لیے گاڈز تھے۔۔!

ایک بلڈنگ کے اگے جا کر گاڑیاں رکھی تھیں اس بلڈنگ پر بڑا سا کر کے لکھا تھا (SI) مطلب کہ سلطان انڈسٹریز لیکھا تھا عرش اور حدید دونوں اندر داخل ہوئے تھے سب لوگ انہیں سلام کرنے لگے اور افس میں کام کرنے والے لڑکیاں ہیں تو ان دونوں ہیروں کو دیکھ کر اہیں بھرنے لگی تھی میٹنگ شروع ہونے میں ادھا گھنٹہ باقی تھا اور اپ دونوں بیٹھ کر باتیں کرنے لگے تھے۔۔؛!

جیک بھی ناشتہ کر کے باہر گارڈن میں بیٹھا تھا اور اوپر کھڑکی پر کھڑی ایما اسے دیکھ رہی تھی پلیز پلیز چھوڑ دو مجھے چھوڑ دو مجھے گندے ہو تم لوگ چھوڑ دو مجھے جیک گارڈن میں رکھی کرسی پر بیٹھا آنکھیں بند کیے اپنا دردناک ماضی یاد کر رہا تھا۔۔!

ایما بھی جیک کے پاس اگئی ہیلو جیک ایما کی اواز سنتے جیک اپنے ماضی سے باہر ایا تھا اور اپنا سر اٹھا کر ایما کو دیکھا جو اپنی سبز انکھوں میں چمک لئے جیک کو ہی دیکھ رہی تھی۔۔!

اب کیا ہے ایما جیک تنگ اتے بولا۔۔!

تمہاری انکھیں لال کیوں ہو رہی ہے ایما جیک کے سامنے رکھے کرسی پر بیٹھتے بولی۔۔!

تمیں اس سے کوئی مسئلہ نہیں ہونا چاہیے اپنے کام سے کام رکھا کرو ایما۔۔!

مجھے کوئی مسئلہ ہے بھی نہیں وہ تو میں اس لیے پوچھ رہی تھی تمہارے سانولے رنگ پر یہ لال لال آنکھیں سوٹ نہیں کر رہی نا۔۔!

تو تمہیں کون کہہ رہا ہے دیکھنے کو جیک نے اپنے انسو مشکل سے اندر اتارتے کہا وہ اس لڑکی کے سامنے خود کو کمزور ثابت نہیں کرنا چاہتا تھا جو بھی اس کا ماضی تھا وہ صرف عرش اور میر کو ہی پتہ تھا اس کے علاوہ کسی کو بھی پتہ نہیں تھا اور وہ اس لڑکی کے سامنے نے اپنا ماضی کھول کر اپنا مذاق نہیں بنوانا چاہتا تھا کہ اس کو مزید موقع ملے کہ یہ مذاق بنائے اس لیے اس نے مشکل سے اپنے انسو اندر اتارے اور ایما کو دیکھا۔۔!

وہ جتنا ڈی گینگ کا ربوٹ مانا جاتا تھا اتنا ہی اس کا دل نرم تھا جو صرف عرش اور میر جانتے تھے کے جیک کیا ہے ورنہ سب تو اسے پتھر کا ربوٹ ہی کہتے تھے جس کے سینے میں دل نہیں ہے جو نہ ہنستا تھا نا بولتا تھا زیادہ اور ڈی گینگ کا سب سے بریلینٹ اور کارامد بندہ جیک تھا جو کسی بھی انسان کے چہرے کا ماسک بنا

کر اپنا چہرے پر لگاتا تھا اور کوئی پہچان ہی نہیں پاتا تھا کہ یہ فیک چہرہ ہے یا رئیل اور عرش بھی اپنے کام زیادہ جیک کو ہی کہتا تھا جس کی وجہ سے ایما کو جیلسی بھی ہوتی تھی اسی لیے تو وہ جیک سے لڑتی رہتی تھی۔۔!

ویسے نا جیک تم عزت کے قابل نہیں ہو میں تو تمہارے لیے ایک لڑکی کا رشتہ دیکھ رہی تھی میری دوست کی دوست ہے۔۔!

میں نے کہا تھا نا ایما مجھے شادی نہیں کرنی کیوں پیچھے پڑ گئی ہو جاؤ یہاں سے جیک ذرا غصے سے بولا۔۔!

جا رہی ہوں اور لیو کا کھانے کا گوشت وہاں رکھا ہے کھلا دینا تمہاری ڈیوٹی ہے۔۔!

مجھے پتہ ہے میرے ڈیوٹی ہے اور میں ٹائم سے کھلا بھی دوں گا جاؤ یہاں سے جیک پیچھا چھڑاتے ہوئے بولا۔۔!

اوکے کھلا دینا میں جاتی ہوں اندر۔۔!

بتانے کی ضرورت نہیں ہے جاؤ۔۔!

ایما بھی پیر پٹختی اندر چلی گئی جیک نے نفی میں سر ہلایا اور پھر سے اپنی سوچوں میں گم ہوتا چلا گیا۔۔!

سدرا کسی بہانے سے روحا کے گھر آئی تھی السلام علیکم انٹی ہاتھ میں پکڑے چاول سدرہ رارقیہ کے سامنے رکھتے ہوئے بولی۔۔!

وعلیکم السلام بیٹی کیا حال ہے رکیہ خوش دلی سے بولی۔۔!

انٹی یہ امی نے چاول بھیجے ہیں۔۔!

ارے اس کے کیا ضرورت ہے روکیہ چاول کی ٹرے پکڑے مسکراتے ہوئے بولے۔۔!

انٹی بس وہ میرا دل کر رہا تھا کہ اج اپ لوگوں سے مل اوا اچھا انٹی روحا کہاں ہے سدررا نے ڈرتے ڈرتے پوچھا کہی انٹی غصہ ہی نہ کر جائے۔۔!

کیوں تجھے اس سے کیا کام ہے۔۔!

کچھ نہیں ہے انٹی کافی دیر ہو گئی میں دیکھا نہیں ہے اسی لیے۔۔!

اندر ہی ہو گی منحوس کمرے میں جا کر دیکھ کر مل اور وکیہ نے بیزاری سے بولا۔۔!

جی انٹی میں مل کراتی ہوں سدررا منہ کے ڈیزائن بناتے ہوئے اندر چلی گئی۔۔!

سدررا جلدی سے اندر گئی اور روحا کو دیکھا جو پتا نہیں نا جانے کون سے نقطے کو گھور رہی تھی۔۔!

روحا۔۔۔ سدررا نے روحا کو پکارا۔۔!؛

سدرا تم یہاں روحا سدررا کو دیکھ کر حیرت سے پوچھا۔۔!

ششش اہستہ بولو اور بھائی نے پیغام بھیجا ہے کہ تمہارا پاسپورٹ بن گیا ہے کل تیار رہنا اور ہمارے گھر کا سامنے اجانا بھائی تجھے لے جائیں گے۔۔!

سدرا مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے سب کچھ ٹھیک تو ہو گا نا کوئی غلطی تو نہیں ہو گی نا۔۔!

ارے روحا اب اتنا بڑا قدم اٹھانے کا سوچا ہے تو پریشان مت ہو سب ٹھیک ہو گا۔۔!

اوکے سدرا میں کل تیار ہوں گی روحا پریشانی سے بولی۔۔!

اوکے ٹھیک ہے روحا کو بہت ڈر بھی لگ رہا تھا لیکن اب وہ کیا کر سکتی تھی پیچھے نہیں ہٹ سکتی تھی کسی کی رکھیل بننے سے بہتر تھا وہ یہاں سے جائے۔۔!

سدرا روحا کو پیغام دے کے چلے گئی تھی روحا پیچھے اپ اپنے اپ کو یہاں سے نکلنے کے لیے سوچنے لگے کہ یہاں سے کیسے نکلے۔۔!

ایشم جب سے اٹھی تھی کل والے لڑکے کے بارے میں سوچ رہی تھی جس نے اس کی جان بچائی تھی کون تھا وہ کہاں سے ایا تھا وہ کچھ نہیں جانتی تھے لیکن مسلسل وہ اس کو سوچ رہی تھی۔۔!

تمہیں اپنا خیال رکھنا چاہیے تھا اور باڈی گارڈ بھی تبدیل کرنے چاہیے ایسے نکمے باڈی گارڈ نہیں رکھنے چاہیے جو تمہاری حفاظت نہ کر سکے کل کی اس لڑکے کی بات ایشم کو یاد ائی تو بے اختیار ہی اس کا لب مسکرائے تھے اور اس کا دھیان اپنے گارڈز کی طرف چلا گیا تھا کہ واقعی وہ ٹھیک کہہ رہا تھا اسے اپنے لیے ایسے نکمے گارڈز کو نہیں رکھنا چاہیے انہیں نکال دینا چاہیے۔۔!

لیکن مجھ پر حملہ کون کروا سکتا ہے کون ہے میرا دشمن اور پھر نیے گارڈز ایشم ابھی یہ سب سوچ رہے تھے کہ علی اس کا بھائی بھاگتا ہوا اس کے پاس ایا تھا۔۔!۔

آپی۔۔یہ کہتا علی ایشم کے گلے لگا تھا۔۔!

اپی کی جان کیسے ہو تم ایشم نے اپنے کلوتے بھائی کے سر پر پیار دیا تھا ایشم دیکھو نا علی ناشتہ نہیں کر رہا اینا بھی اپنا چشمہ ٹھیک کرتے علی کی شکایت لگاتے اندر ائی تھی۔۔!

آپی عینا مجھے تنگ کرتی ہے اور میں نے کہا بھی تھا مجھے اپی کے ساتھ کھانا کھانا ہے۔۔!

علی معصوم منہ بناتے ہوئے کہنے لگا علی شروع سے ہی علینا کو اپی کہنے کے بجائے اینا ہی کہتا تھا اینا نے بھی کبھی منع نہیں کیا تھا وہ بھی ایشم کے ساتھ ساتھ اس کا بھی لاڈلا بھائی تھا۔۔!

او تو میرے بھائی نے میرے ساتھ کھانا کھانا ہے تو اج ہم اپنے بھائی کی فرمائش پوری کریں گے۔۔!

ہم اپنے ہاتھوں سے علی کو کھانا کھلائیں گے لاؤ دو علینا مجھے ایشم نے کھانے کی ٹرے پکڑتے علینا سے کہا م تم بھی یہاں ہی بیٹھو کافی دیر بعد وقت ملا ہے کہ ایک ساتھ کھانا کھانے کا۔۔!

اوکے ایشم میں اپنا اور تمہارا کھانا لے کر اتی ہوں یہ کہتے ہی علینا باہر چلی گئی تھوڑی دیر بعد علینا کھانا لے کر ائی تو سب اج بہت دیر بعد ایک ساتھ گپے لگاتے خوشی سے کھانا کھانے لگے تھے۔۔!

علی کو تھلیسمیا کی بیماری تھی اور اس کا علاج چل رہا تھا جو کے بہت مہنگا تھا اور اس بیماری کی وجہ سے علی کو ہفتے میں ایک بار خون لگتا تھا جو کے بہت مہنگا ہوتا تھا اور ایشم جو بھی کماتی تھی اپنے اکلوتے بھائی کے لیے ہی تو کرتی تھی وہ اپنے ماں باپ کھو چکی تھی اپنا بھائی نہیں کھونا چاہتی تھی۔۔!

میٹنگ ختم کر کے عرش اور حدید گھر واپس ائے تھے عرش اتے ہی اپنے لیو کے پاس جائے بیٹھا تھا جو کہ اپنے مالک کو اتا ہے دیکھ خوشی سے پنجرے میں ادھر ادھر چکر لگانے لگا تھا۔۔!

میرے بچے نے کھانا کھایا عرش پنجرے کا دروازہ کھولتے لیو سے بولا لیو جلدی سے باہر اتا عرش کے پاس اکر بیٹھ گیا اور اپنا سر عرش کی گود میں رکھ دیا عرش تھوڑا پریشان ہوا تھا کہ لیو نے پہلے کبھی ایسا نہیں کیا تھا وہ تو ہمیشہ جب بھی عرش اس کے پاس اتا تھا اسے کھیلنے کے لیے کہتا تھا اور دور تا بھاگتا تھا لیکن ابھی ابھی اس نے ایسا کیوں کیا تھا۔۔!

میری جان میرے بچے تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے نا عرش نے لیو کے سر پر ہاتھ رکھا جو ہلکا ہلکا گرم ہو رہا تھا۔!

لیو تمہیں تو بخار ہو رہا ہے لیو نے بھی عرش کی گود سے سر اٹھا کر عرش کو دیکھا لیو کی نیلی انکھیں بھی ہلکی ہلکی ریڈ ہو رہی تھی۔۔!

جیک جیک عرش نے زور سے اواز دیتے جیک کو بلایا تھا عرش اتنی زور سے دھاڑا تھا کہ جیک کیا حدید شایان ایمق انمول میر سب ہی باہر اگئے تھے کہ کیا ہوا ہے۔۔!

کیا ہوا عرش جیک عرش کے پاس اتے بولا۔۔!

عرش نے ایک نظر لیو کو دیکھا جو مدہوش ہوتے سر زمین پر رکھ چکا تھا۔۔!

جیک تم نے دن میں لیو کو کیا کھلایا تھا جیک نے پریشانی سے لیو کو دیکھا جس کی طبیعت واقعی حراب لگ رہی تھی۔۔!

میں نے تو جو تم گوشت رکھ کر گئے تھے وہیں کھلایا تھا شایان جلدی سے اپنا بیگ لے کر ایا جس میں ڈاکٹری کا سامان تھا وہ بیٹھ کر لیو کا چیک اپ کرنے لگا تھا لیو کو بخار ہے شایان نے عرش کو بتایا تو عرش نے جیک کی طرف دیکھا۔۔!

جیک عرش نے غصے سے کہا لیو کی ذمہ داری تمہاری ہے جیک تم نے اس کا خیال کیوں نہیں رکھا اگر اسے بخار ہو رہا تھا جو تمہیں اسے ٹریٹمنٹ دے دینا چاہیے تھا۔۔۔!

نہیں عرش میں نے اچھے سے کھانا کھلا کر اسے پنجرے میں بند کیا تھا اس ٹائم اس کی طبیعت ٹھیک تھی جیک عرش کو دیکھتے ہوئے بولا جیک نے لیو کو دیکھا جو شایان کے سامنے لیٹا ہوا تھا سوری عرش لگتا ہے میری وجہ سے لیو کی یہ حالت ہوئی ہے مجھے خیال رکھنا چاہے تھا۔۔!

عرش نے جیک کی بات اگنور کرتے لیو کے پاس جا بیٹھا عرش پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے ٹھیک ہے کچھ موسم کی وجہ سے بخار ہو گئے ہیں صبح تک ٹھیک ہو جائے گا میں نے انجکشن دے دیا ہے۔۔!

میرا بچہ عرش نیچے بیٹھتے لیو کے سر پر پیار سے ہونٹ رکھ گیا جیک بھی چلتا ہوا لیو کے پاس ایا اور نیچے بیٹھا اور اس کے سر پر پیار دینے لگا جیک کی انکھوں میں بھی انسو تھے وہ لیو سے جتنا بھی چڑتا ہو لیکن اسے بھی بہت عزیز تھا اور اس کی حالت دیکھتے جیک کے ساتھ ساتھ ایما بھی اور باقی گھر والے بھی پریشان ہوئے تھے۔۔!

اس کو اندر میرے کمرے میں لے کر اؤ شایان یہ اج میرے کمرے میں سوئے گا عرش شیان کو کہتے اٹھ کر کمرے میں چلا گیا شایان کی جگہ جیک لیو کو عرش کے کمرے میں لے کر گیا لیو کو کمرے میں اکر دیکھا عرش اس کی طرف گیا۔۔!

جیک لیو کو چھوڑ جاؤ تم اسے یہاں میں دیکھ لوں گا خود ہی۔۔!

عرش اس میں میری کوئی غلطی نہیں دن کو یہ ٹھیک تھا۔۔!

نہیں جیک میں تمہیں قصور ہوا نہیں ٹھہر ارہا اس ٹائم بس مجھے غصہ اگیا تھا اسی لیے میں تمہیں کہہ دیا جتنا پیار میں کرتا ہوں نا اتنا پیار تم بھی کرتے ہو میں جانتا ہوں تم فکر مت کرو جو صبح تک ٹھیک ہو جائے گا جیک عرش کے گلے لگتے ہوئے کہا تھینک یو اور یہ کہتے ہی جیک کمرے سے نکل گیا۔۔!

لیو بھی ارام سے عرش کے بیڈ کے ساتھ ایک کاؤچ پڑا تھا اس پر چڑھ کر لیٹ گیا جب بھی عرش کا دل کرتا تھا کہ لیو اس کے پاس سوئے تھے عرش سپیشلی کاوچ اپنے کمرے میں رکھواتا تھا جو کے لیو کے لیے ہی بنوایا تھا عرش لیو کے سر پر بوسہ دیتے خود بھی لیٹ گیا۔۔!

حدید بھی کمرے میں گیا تھا اور سونے کے لیے لیٹا لیکن جیسے ہی اپنی انکھیں بند کی ایشم کی ڈری سہمی خوبصورت انکھیں حدید کے سامنے ائی تھی حدیث بند انکھوں سے ہی مسکرایا تھا میری مون لائٹ جلد ہی تم سے دوبارہ ملنا ہو گا اس کے خیالوں میں جاتے جاتے ہی حدید بھی سو گیا۔۔!

◈◈◈

صبح عرش اٹھا تو سب سے پہلے لیو کو دیکھا جو پہلے ہی اٹھا ہوا تھا اپنا منہ اپنے پیروں سے صاف کر رہا تھا میرا بچہ کیسا ہے عرش اس کے پاس جاتا ہوا بولا۔۔!

لیو کاؤچ سے اتر کر عرش کے ارد گرد گھومنے لگا جیسے کہہ رہا ہو میں ٹھیک ہوں عرش اسے اپنے ارد گرد گھومتے پھرتے دیکھ کر خوش ہوا تھا کہ چلو لیو تو ٹھیک ہوا ناجیک کو بلاتے عرش نے لیو کو باہر لے جانے کا کہا تو جیک بھی شکر ادا کرتا کے لیو ٹھیک ہو گیا ہے باہر لے گیا عرش بھی فریش ہونے چلا گیا۔۔!

روحا تو پھٹی پھٹی انکھوں سے اپنی چچی کو دیکھ رہی تھی جو اسے سیٹھ کے ساتھ چپ چاپ شادی کرنے کا کہہ رہی تھی۔۔!

شکر کر تیری کے امیر لڑکے سے شادی کروانے لگی ہوں ورنہ تیری تو شادی کسی غریب سے بھی نہ ہو جیسی تو منحوس ہیں اور تجھے کچھ بھی کرنے کی ضرورت نہیں ہے سب کچھ میں خود کر لوں گی اور چپ چاپ نکاح کر لینا ورنہ وہ سیٹھ تو تجھے ویسے بھی لے جائے گا تو اسے پسند جو آگئی ہے اس سے اچھا ہے کہ تو رکھیل بننے سے بہتر ہے تو اس کی بیوی بن کر اس کے گھر جا زکیہ لاپرواہی سے کہتے ہوئے کمرے سے چلی گئی۔۔!

جب کہ پیچھے روحا تو کچھ بولنے کے لائق ہی نہیں رہی تھی بے تحاشہ رونے کے بعد روحا دعا کرنے لگی کہ اسے یہاں سے جانے کا کوئی موقع مل جائے شاید اس کی وہ دعا جلدی ہی قبول ہونے والی تھی !ابھی کمرے میں گئی تھی اسے کال ائی تھی اس کی بہن کا انتقال ہو گیا ہے اسلام اباد میں اور رکیہ تو روتے پیٹتے امنہ کے ابا کو بتانے لگی وہ جلدی سے تیاری کرتے رات ہونے سے پہلے کبیر رقیہ اور امنہ اسلام اباد کے لیے نکل گئے تھے۔۔!

اور روحا تو اس معجزے پر ہونے پر حیران تھی کہ اب وہ اکیلی ہے اور اسانی سے گھر سے جا سکتی ہے اب بس رات ہونے کا انتظار تھا روحا اپنا سامان وغیرہ پیک کرنے لگی اور بیگ میں کپڑے رکھ کر بیٹھ گئی ساتھ

میں اپنی ماں کی اخری نشانی جو بچپن سے ہی اس کی انگلی میں تھی ایک انگوٹھی جو روکیہ نے بھی اس پر توجہ نہ دیتے ہوے اس کی انگلی سے اتاری نہیں تھی۔!

کوبرا اس وقت ایک کلب میں بیٹھا ایبک کا انتظار کر رہا تھا کلب میں کئی لڑکیاں جو ڈانس کر رہی تھی بار بار اکر کوبرا کو افر کرتی لیکن کوبرا جس نظروں سے انہیں دیکھتا تھا وہ پھر بغیر چوں چراں کیے وہاں سے نو دو گیارہ ہو جاتی تھی کوبرا کے ساتھ اس وقت سکارپیو بھی تھا کوبرا اس وقت کا اٹلی کے شہر روم کے ایک کلب میں بیٹھا تھا۔!

لوا گیا ایبک سکارپیو نے کوبرا کو کہا تو کوبرا کی نیلی انکھیں چمکی تھی اؤاؤ ایبک کوبرا اپنے ہونٹوں میں سگار لیے مغرور سے انداز میں بولا۔!

ایبک بھی اپنے ساتھیوں کے ساتھ آیا تھا وہ یہاں اج ایک شہر کی ڈیل کرنے آئے تھے جو شہر ایبک کا تھا جس کا نام روم تھا اور یہ ڈیل کم اور موت کا کھیل زیادہ بننے والی تھی۔۔!

کیونکہ کوبرا کو اٹلی کا شہر روم پسند اگیا تھا لیکن اس شہر کا مالک ایبک تھا تو کوبرا چاہتا تھا کہ یہ شہر بھی اس کے انڈر میں اجائے لیکن ایبک یہ بات ماننے کو تیار نہیں تھا کوبرا نے سکارپیو کو کچھ ساتھیوں کے ساتھ ڈیل کرنے بھیجا تھا لیکن ایبک مانا نہیں تھا اس کا کہنا تھا کے کوبرا خود اس کے سامنے آئے۔۔!

تو تم نے کہا تھا کہ میرے ادمیوں کو یہ ڈیل تم ادمی کے ساتھ نہیں میرے ساتھ کرو گے یعنی کوبرا خود ڈیل کرنے تمہارے پاس آئے تو لوا گیا کوبرا اب روم میرے حوالے کر دو یہاں کے ایک ایک بندے کو پتہ ہونا چاہیے کہ روم پر کوبرا کا قبضہ اگیا ہے۔!

ایبک تو ایک دفعہ اس کا پر اسرار لہجہ سن کر گڑ بڑا گیا تھا وہ تو اپنا روم کسی کو نہیں دینا چاہتا تھا لیکن کوبرا کی شخصیت کو دیکھ کر ایک دفعہ ڈر گیا تھا کوبرا نیلی انکھوں والا بھورے بالوں والا یہ 27 سال لڑکا جتنا خوبصورت لگ رہا تھا اتنا ہی سفاک اور ظالم تھا۔۔!

ہاں میں نے کہا تھا کیونکہ مجھے کوبرا کو دیکھنا تھا کون ہے وہ جو سب پر حکم چلاتا ہے اور کیا چاہتے ہو تم ایبک نے دوبارہ سے پوچھا پتا تو تھا اسے لیکن وہ کنفرم کرنا چاہتا تھا کیونکہ وہ اپنا روم کسی کو نہیں دینا چاہتا تھا۔۔!

اہاں کچھ نہیں بس تمہارا شہر روم چاہیے وہاں بھی میری حکومت چلنی چاہیے کوبرا نے عام انداز میں کہا تھا۔۔!

نہیں روم میرا ہے اور وہ میری ہی رہے گا وہاں پر صرف اور صرف میری حکومت چلے گی وہ تو میں تمہیں کبھی نہیں دوں گا ایبک بھی غصے سے بولا تھا۔۔!

اور ایبک کی بات سنتے سکارپیو نے نفی میں سر ہلایا تھا کوبرا کو نہ سننا بالکل پسند نہیں تھا اور یہ ایک نہ بھی کر چکا تھا اور اس سے غصے سے بھی بات کر رہا تھا افسوس ہو رہا ہے مجھے تم پر ایبک سکارپیو بس سوچ ہی سکا تھا۔۔!

کوبرا کو ایبک کی بات سن کر غصہ تو بہت ایا تھا لیکن اب یہ اس کے لیے چیلنج تھا وہ ایبک سے روم لے کر ہی رہنا چاہتا تھا لیکن وہ ایک گیم کھیلنا چاہتا تھا تاکہ یہ جو روم کے کلب میں بیٹھے لوگ ہیں نا وہ سب کوبرا کی وحشت سے ڈر جائیں اور وہ انہیں پتہ چلے کہ ان کا روم کس قبضے میں انا والا ہے اس لیے اس نے ایک بات سوچی۔۔؛!

چلو ایک گیم کھیلتے ہیں ایبک کوبرا نے سگرٹ کو اپنے بوٹو تلے روندا تھا اور سیدھا ہو کر بیٹھا تھا۔۔!

کیسی گیم ایبک حیران ہو کر پوچھنے لگا۔۔!

ڈیتھ گیم۔۔!

ڈیتھ گیم ایبک حیران ہوا۔۔!

کوبرا نے سکارپیو کو اشارہ کیا تو سکارپیو نے کوبرا کا اشارہ سمجھتے اپنی جیب سے پسٹل نکالی اور الگ سے ایک گولی نکال کر کوبرا کو پکڑا دی۔۔!

کوبرا نے وہ پسٹل میز پر رکھی یہ پسٹل ہے اور یہ ایک گولی ایک دفعہ گن تم چلاؤ گے اور ایک دفعہ گن میں چلاؤں گا جس کے حصے میں یہ گولی آئی اسے موت نصیب ہو گی اسے۔۔!

اور اگر تم ہارے تو روم میرا اور اگر تم جیتے اور میری موت ہوئی تو جو شہر تم بولو گے نا جو میری حصے میں ہے اس پر تو صرف اور صرف تمہاری حکومت ہو گی اور میں یہ لکھ کر دے سکتا ہوں کوبرا انتہائی کانفیڈنس سے بولا تھا۔۔!

جبکہ ایبک تو اس گیم کو سن کر پریشان ہوا تھا کہ وہ اسے مافیا ورلڈ میں اپنا ایک نام دینا چاہتا تھا ان کوبرا کے لیے روم حاصل کرنا کوئی مشکل بات نہیں تھا لیکن کوبرا کو چیلنجز پسند تھے وہ دوسروں کو ہرا کر اپنی جیت کا جشن مناتا تھا۔۔؛!؛

منظور ہے ایبک خوش ہوتے ہوئے بولا اسے اس ٹائم اپنی موت کی نہیں مافیا ورلڈ میں ایک خاص مقام حاصل کرنے کی خوشی تھی وہ شاید یہ جانتا تھا کہ گولی اس کے حصے میں نہیں کوبرا کے حصے میں ائے گی اس لیے وہ خوش تھا سکارپیو نے ایک گولی گن میں ڈالی تھی کوبرا ایبک کو دیکھ کر مسکرایا تھا۔۔۔!

جو اس بات پر خوش ہو رہا تھا کہ کوبرا کے مرنے کے بعد اس کی جگہ اسے مل جائے گی کھیل شروع ہوا تھا کوبرا نے وہ گن اٹھائی اور اپنی کنپٹی پر رکھ دی بغیر ہچکچاہٹ کے کوبرا نے گن چلائی تھی لیکن گولی نہیں نکلی تھی۔۔!

ایبک نے بھی سکون سے گن اپنی کنپٹی پر رکھی اور ٹریگر دبا دیا اس دفعہ بھی گولی نہیں نکلی تھی۔۔!

کوبرا نے دوبارہ گن اٹھائی اور گولی چلائی تھی اس دفعہ بھی کوبرا بچ گیا تھا ایبک اب کی دفعہ تھوڑا ڈر گیا تھا ایبک نے پسٹل اٹھائی اور حلق تر کرتے کن پٹی پر رکھی تھی اب وہاں ایبک کے سب لوگ آپنا اپنا کام چھوڑ کر کھیل کو دلچسپی سے دیکھ رہے تھے۔۔!

اب پسٹل میں صرف دو جگہ خالی تھی جس میں ایک گولی تھی اور ایک جگہ خالی تھی یاں تو اب کوبرا نے مرنا تھا اور یاں ایبک نے کوبرا نے چہرے پر مسکراہٹ لاتے گن اٹھائی اور اپنی کنپٹی پر رکھ دی اگر میں مر گیا تو سکارپیو جو یہ مانگے گا اسے دے دیا جائے۔۔!

لیکن کوبرا سکارپیو بھی ایک دفعہ ڈر گیا تھا سکارپیو نے کچھ کہنا چاہا اس سی پہلے کے سکارپیو کچھ کہتا کوبرا نے اس سے پہلے ہی گولی چلا دی تھی اور اس دفعہ بھی کوبرا کی گولی خالی نکلی تھی۔۔!

اب تو ایبک کا سانس اوپر کا اوپر اور نیچے کا نیچے رہ گیا تھا ایبک کو ڈر لگنے لگا تھا کیونکہ یہ اخری گولی تھی اور ایبک کی موت۔۔!

چلو اٹھاؤ گن ایبک کوبرا سرد لہجے میں بولا۔۔؛!

نہیں کوبرا میں یہ کھیل نہیں کھیلوں گا یہ سننا تھا کہ کوبرا نے تیزی سے وہ گن اٹھاتے گولی چلائی تھی جو سیدھا ایبک کے ماتھے پر جا کر لگی۔۔!

مجھے سخت نفرت ہے دھوکہ دینے والوں سے اپنی بات سے مکر جانے والوں سے اور پھر میں انہیں ایسی موت دیتا ہوں کہ دنیا دیکھتی ہیں کلب میں ایبک کی موت سے ایک دم سے سناٹا چھا گیا تھا۔۔! یہ روم اب میرا ہے یعنی کے مافیا ورلڈ کے کوبرا کا اگر کسی نے میرے بنائے اصولوں کے خلاف جانے کی کوشش کی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا ایبک سے بھی زیادہ دردناک موت دوں گا۔۔!

ایبک کے ساتھ ائے ساتھی جھک کر اب کو برا کے اگے جھکے تھے جسے دیکھتے کو برا اور سکار پیو مسکرائے تھے اور پھر سب کو ایک نظر دیکھتے یہاں سے چلے گئے تھے کیونکہ اب انہیں روم پر بھی حکمرانی کرنی تھی۔۔!

رات کا کھانا کھاتے وقت میرب مسلسل ڈیوڈ کے بارے میں سوچ رہی تھی کھانا کم پلیٹ میں چمچ زیادہ ہلا رہی تھی۔۔!

ٹھیک سے کھانا کھاؤ میرب انمول اسے پلیٹ میں چمچ ہلاتے دیکھ کر بولی۔۔!

مما ٹھیک سے ہی کھا رہی ہوں۔!

تمہارے پیپر کیسے ہو رہے ہیں انمول بھی اس کے سامنے بیٹھتے ہوئے بولی۔۔!

ماما ایک دم اچھے ہو رہے ہیں او کے ماما میں سونے جا رہی ہوں کھانا کھا لیا میں نے میرب تھوڑا سا کھانا کھاتے اٹھ کر کمرے میں چلی گئی ابھی وہ اپنے کمرے میں گئی تھی کہ سامنے شایان کو بیٹھے دیکھ میرب کی پوری کی پوری انکھیں کھلی تھی۔۔!

جو کہ غصے سے اسے ہی دیکھ رہا تھا اب اس جلاد کو کیا ہو گیا ہے کے غصے سے دیکھ رہا ہے میرب اپنے ہاتھوں کو مسلتے ہوئے بولی۔۔!

ک۔۔۔ ککک۔۔ کیا ہوا شان میرب ڈرتے ہوئے بولی۔۔!

شایان جلدی سے اٹھ کر اس کے پاس ایا اور اسے دیوار کے ساتھ پن کیا کہ میرب نے ڈر کے مارے اپنی انکھیں بند کی تھی۔۔!

تم اج کہاں گئی تھی فیری شایان کی گھمبھر اواز سنتے میرب نے اپنا خلق تر کیا تھا۔۔!

کہ۔۔ کک۔۔۔ کہیں نہیں شان میرب مشکل سے بولی۔۔!

جھوٹ جھوٹ بول رہی ہوں شایان کا پہلے ہی غصے کے مارے برا حال تھا اس کا جھوٹ سن کر تو شایان کے اندر لاوا ابل رہا تھا۔۔!

اچھا تو کہیں نہیں گئی تھی تو پھر یہ کیا ہے شایان نے موبائل نکال کر اسے ایک تصویر دکھائی جس میں میرب کسی لڑکے کے ساتھ بیٹھی تھی ڈیوڈ کو دیکھ کر تو مانو میرب کا سانس ہی خشک ہوا تھا یہ کون ہے پھر شایان نے میرب کے بال جکڑ کر زور سے بولا کہ میرب کی جان لبوں پر ائی تھی۔۔!

یہ یہ میری دوست کا بوائے فرینڈ ہے میری دوست مجھے خود لے کر گئی تھی میں جانا نہیں چاہتی تھی میرب کے منہ میں جو ایا وہ بولتی چلی گئی۔۔!

کیا تم بچی ہو جو تمہیں وہ زبردستی لے گئی اور تم اس لڑکے کے ساتھ ہنس ہنس کر باتیں کر رہی ہو اور تمہاری دوست تو خاموش بیٹھی ہے۔۔!

دن میں شایان اپنے دوستوں کے ساتھ ایک ہوٹل پر گیا تھا جہاں میرب کو کسی لڑکے کے ساتھ بیٹھا دیکھ اس کے تن بدن میں اگ لگی تھی لیکن اپنے دوستوں میں اور وہاں تماشہ کرنے سے بہتر اس نے گھر میں ہی بات کرنے کا سوچا۔۔!

وہ وہ بس آج دل کر رہا تھا اسی لیے۔۔!

تمہارا دماغ ٹھیک ہے تمہیں پتہ ہے ہماری کتنے دشمن ہے اور وہ جگہ جگہ گاٹ لگائے بیٹھے ہوتے ہیں اور تم گارڈز کو چکمہ دیتی اپنی دوست کے ساتھ چلی گئی تھی تمہیں منع بھی کیا تھا کسی گارڈز کے بغیر کہیں نہیں جانا۔۔!

و۔وہہ۔۔۔ٹپ ٹپ انسو میرب کی انکھوں سے نکلنے لگے تھے میرب کے انسو دیکھ شایان ایک گہرا سانس بڑھ کر رہ گیا کیونکہ میرب کے انسو ہی تو شایان کو کمزور بناتے تھے۔۔!

ائندہ اگر تم کسی اور کے ساتھ باہر گئی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا اور تمہارے پیپر کتنے رہ گئے ہیں شایان میرب سے دور ہوتے ہوئے بولا۔۔!

اور شایان کو پیچھے ہوتے دیکھ میرب نے سکون کا سانس لیا تھا وہ بس تین رہ گئے ہیں میرب ہچکی لیتے ہوئے بولی۔۔!

او کے بعد میں تیار رہنا پیپر ختم ہونے کے بعد صرف اور صرف تمارے پاس ایک ہفتہ ہے میری فیری اور میری دلہن بن کے میرے کمرے میں انے کا پھر تمیں مجھ سے کوئی نہیں بچا پائے گا اور اپنے اپ کو تیار کر کے انا تم سے دوری اب نا ممکن ہے میرب جان شایان اب اپنے چہرے پر شرارتی مسکراہٹ لاتا میرب کو ہکا بکا چھوڑ گیا۔۔!

میں تو تم جیسے جلاد سے کبھی شادی نہ کروں میں ڈیوڈ کے ساتھ بھاگ جاؤں گی وہ غصے سے سوچتی اب واش روم جا کر منہ دھونے لگی تھی۔۔!

روحا اپنا بیگ پکڑ کے اب سدررا کے گھر کے سامنے موجود تھی اسے ڈر بھی بہت لگ رہا تھا لیکن اب وہ پیچھے نہیں ہٹ سکتی تھی وہ بے صبری سے صفدر کا انتظار کرنے لگی وہ سدرہ کے گھر جا کر سدرہ کی ماں کو شک میں نہیں پروانا چاہتی تھی تھوڑی دیر انتظار کروانے کے بعد اسے دور سے صفدر اتا ہے دکھائی دیا روحا نے شکر کا سانس لیا۔۔!

صفدر بھائی اپ اتنے لیٹ ائے۔۔!

صفدر تو بس اس حسن کی پری کو دیکھ رہا تھا جس نے لال رنگ کی شلوار قمیض پہنے وائٹ کلر کا دوپٹہ لیا تھا جس میں اس کی گوری رنگت مزید دمک رہی تھیں۔۔!

ہاں بس میں لیٹ ہو گیا کام تھا یہ لو تمہارا پاسپورٹ اور اگر کوئی مانگے تو دکھا دینا چلو اب چلتے ہیں۔۔!؛

صفدر بھائی مجھے جہاز میں ڈر تو نہیں لگے گا ناروحا معصومیت سے بولی۔۔!

اس کی معصومیت میں پوچھا گیا سوال سے صفدر کے مکروہ چہرے پر مسکراہٹ ائی تھی۔۔!

نہیں تمہیں ڈر نہیں لگے گا۔!

روحا نے اپنا بیگ مضبوطی سے پکڑ لیا پھر وہ گاڑی میں بیٹھے اپنی مطلوبہ جگہ پر پہنچے تھے صفدر بھائی یہ تو ایئرپورٹ نہیں ہے وہ ایسی جگہ کو دیکھ کر صفدر سے پوچھنے لگی جہاں اتنے سارے کنٹینر کھڑے تھے بہت کھلی جگہ تھی۔۔!

ہاں تم ان میں بیٹھ کر ایئرپورٹ جاؤ گی نا یہ تمیں میں وہاں لے جائیں گے کیونکہ یہاں اور بھی بہت لوگ ہیں نا جنہوں نے اٹلی جانا ہے تمہیں بھی ساتھ لے جائیں گے۔۔!

لیکن صفدر بھائی مجھے ڈر لگ رہا ہے اپ ہی کیوں نہیں مجھے لے جاتے ایئرپورٹ مجھے یہاں پر چھوڑ کے نہ جائیں۔۔!

کچھ نہیں ہو گا وہ دیکھو میرا دوست ارہا ہے یہ تمیں وہاں لے کر جائے گا صفدر اس ایجنٹ کو اپنے پاس اتے دیکھ کر بولا ایجنٹ جو روحا کو حسن دے کر عجیب نظروں سے اسے دیکھنے لگا تھا۔۔!

رشید یہ میری بہن کی دوست ہے جس کی میں نے تم سے بات کی تھی تم اسے لے جاؤ اور وہاں جا کر بھی اس کی مدد کرنا صفدر نے رشید کو انکھ ماری۔۔!

ٹھیک ہے تم فکر نہ کرو بس اٹلی والا کنٹینر نکلنے ہی والا ہے 12 بجے نکلے گے۔۔!

چلو ٹھیک ہے روحا تم ان کے ساتھ جاؤ میں اب چلتا ہوں تم فکر نہ کرو تمہاری بہن کو صحیح سلامت پہنچا دوں گا رشید صفدر کو انکھ مارتے ہوئے بولا۔۔!

اوکے ٹھیک ہے صفدر روحا کو ایک نظر دیکھ کر چلا گیا۔۔!

اور وحا رشید روحا کو پیچھے انے کا کہہ کر اگے اگے چلنے لگا تھا روحا بھی ڈرتی رشید کے پیچھے پیچھے چلنے لگی یہ لو اس کنٹینر کے اندر بیٹھ جاؤ 20 منٹ بعد ہم سب نکل جائیں گے۔۔!

ٹھیک ہے بھائی روحا اپنا بیگ مضبوطی سے تھامے کنٹینر پر چڑھ گئی اور اندر بیٹھے انسانوں کو دیکھ کر تو روحا حیران تھی۔۔!

اس کنٹینر میں لڑکے لڑکیاں کچھ بچے بھی تھے جو 1716 سال تک تھے سب لوگ بھی اس معصوم پری کو دیکھ رہے تھے روحا ہچکچاتی ڈرتی ایک لڑکی کے پاس جا کر بیٹھ گئی جس کے ساتھ ایک چھ سالہ بچی تھی۔۔!

روحا کو تو یہیں لگ رہا تھا یہ کنٹینر اسے ایئرپورٹ پر لے کر جائے گا۔۔!

السلام علیکم روحا پیار سے اس بچی کو دیکھتی ہوئی اس کی ماں سے بولی تھیں۔۔!

وعلیکم السلام وہ لڑکی بھی بولی۔۔!

یہ اپ کی بیٹی ہے کیا روحا نے بچی کو دیکھتے اس لڑکی سے پوچھا جو 30 سال کی لگ رہی تھی ہاں یہ میری بچی ہے۔۔!

اووو بہت پیاری ہے اٹلی جا رہے ہیں اپ لوگ وہ لڑکی جس کا نام فاطمہ تھا وہ حیرانگی سے روحا کو دیکھ رہی تھی جو اتنے مشکل سفر پر بھی جانے کے لیے بھی کتنی خوش تھی۔۔!

ہاں ہم سب اٹلی ہی جا رہے ہیں۔۔!

اووو اچھا روحا نے بچی کے سر پر پیار دیا کیا نام ہے اس کا۔۔!

ماہم نام ہے اس کا۔۔!

بہت پیارا ہے روحا یہ کہتے ہیں خاموش ہو گئی تھی اور پھر انہیں جس کنٹینر میں بیٹھے تھے وہ ہلتا ہوا محسوس ہوا تھا جیسے کنٹینر چل پڑا ہو روحا بھی شکر ادا کرتی کنٹینر کے ساتھ سر ٹکا گئی اسے لگا جب وہ اٹھے گی تو ایئر پورٹ پر ہو گی۔۔!

اگلے دن ایشم اپنا کام پورا کرنے کے لیے انڈسٹری چلی گئی تھی اسے اپنی فلم بھی پوری کرنی تھی اور جس کا کنٹریکٹ اس نے سائن کیا ہوا تھا اور اسے اس لڑکے کے بارے میں بھی پتہ کروانا تھا کہ کس نے جان بچائی تھی وہ دو دن سے اس لڑکے کے خیالوں سے نکل ہی نہیں پا رہی تھی۔۔!

سب لوگ ایشم کو دیکھ کر اس کی حیرت پوچھنے آرہے تھے جیسے ایشم مسکرا مسکرا کر جواب دیتے جا رہی تھی ایشم نے اپنے گارڈز کو اس لڑکے کو ڈھونڈنے پر لگا دیا تھا لیکن وہ تھا کہ مل ہی نہیں رہا تھا ایشم اس کے خیالوں سے تنگ آچکی تھی ابھی بھی ایشم کو شوٹ کروانے کے بعد اسے ایک اور میٹنگ کے سلسلے میں ایک ریسٹورنٹ بھی جانا تھا سو وہ اپنا شوٹ کروانے لگی تا کے ٹائم سے کام ختم ہو سکے۔۔!

روحا کی صبح آنکھ کھلی تو خود کو اسے کنٹینر میں پایا وہ حیران ہوئی کہ اتنی دیر ہو گئی ایئر پورٹ ہی نہیں آیا ابھی تک روحا نے دیکھا کہ فاطمہ ماہم کو کچھ کھلا رہی تھی۔۔!

فاطمہ ابھی تک ایئر پورٹ نہیں آیا کیا روحا اپنی آنکھیں مسلتے ہوئے کہا تو فاطمہ حیران ہوتی بولی۔!

کون سا ایئر پورٹ روحا۔۔!

ارے فاطمہ جس میں جہاز ہوتا ہے نا اور ہم جہاز میں بیٹھ کر ہی اٹلی جائیں گے نا۔۔!

تمہیں کس نے کہا کہ جہاز میں بیٹھ کر جا رہے ہیں یہ اللیگل طریقہ ہے جانے کا یہ کنٹینر پر ہی جائیں گے آگے جا کر ایک شپ پر بٹھائیں گے۔۔؛!

کیااللیگل یہ یہ کیا کہہ رہی ہو فاطمہ صفدر بھائی نے تو کہا تھا وہ ایئرپورٹ روحا کے تو سر پر پہاڑ ٹوٹ رہے تھے۔۔!؛؛

تم اتنی بھولی کیسے ہوسکتی روحا یہ ان لیگل طریقہ یہاں انسان مارے بھی جاسکتے ہیں قسمت والے ہی اگے پہنچ پاتے ہیں اور میری دعا ہے کہ ہم سب ہی حیرت سے اٹلی پہنچ جائیں۔۔۔!

یہ یہ کیا اللہ جی اس کا مطلب سدررا اور صفدر بھائی نے مجھے دھوکہ دیا ہے روحا تو رونے لگ گئے تھی۔۔!

آپی ماہم نے اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے روحا کے انسو صاف کرنے لگے تھی اپ نہ روئے نا ہم چلے جائیں گے ماہم کے کہنے کی دیر تھے کہ روحا پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی تھی کہ سب کنٹینر میں موجود لڑکے لڑکیاں اس معصوم اور پیاری لڑکی کو دیکھنے لگی تھی۔۔!

مجھے گھر واپس جانا ہے مجھے نہیں جانا روحا اٹھ کر کنٹینر کے دروازے زور زور سے بجانے لگی۔۔!

کوئی فائدہ نہیں ہے روحا ایسا کچھ کرنے کا کیونکہ ایک دفعہ جو اس چنگل میں پھنس جاتا ہے نا وہ یا تو پہنچ کر ہی جان چھوٹتی ہے یا مر گیا یہ سن کر روحا کے دروازہ پیٹتے ہاتھ رکے تھے۔!

نہیں نہیں مجھے جانا ہے مجھے گھر جانا ہے روحا اونچا اونچا روتے روتے وہاں ہی بیٹھ گئی تھی اور اپنے منہ پر ہاتھ رکھے اپنی سسکیاں روکنے لگے وہ کہاں پھنس گئی ہے اس سے اچھا تو وہ گھر میں ہی ٹھیک تھے وہ مار کھا لیتی تھی لیکن زندگی اور موت کے بیچ تو نہ ہوتی نا وہ اب پچھتا رہی تھی اسے کچھ سمجھ نہیں ا رہا تھا وہ کیا کریں!

یہ لو کچھ کھالو بھوکے پیٹ بھاگ نہیں پاؤں گی فاطمہ اس کی طرف ایک بریڈ کا پیس پکڑاتی بولی جو شاید فاطمی گھر سے لے کر ائی تھی۔۔!

روحا نے روتے ہوئے اپنی کالی انکھوں سے سب کو دیکھا جو اس کی طرف ہی دیکھ رہے تھے۔۔!

روحاایک بریڈ کا پیس پکڑتی روتے ہوئے کھانے لگے تھی اسے بھوک بھی بہت لگی تھی اور وہ تو گھر سے کچھ لے کر بھی نہیں ائی تھی سوائے کچھ نمکو کہ پیکٹس اور بسکٹ کے کیونکہ سفدر بھائی نے کہا تھا کہ کچھ نہ کچھ لیتی انا اور کچھ چیزیں صفدر نے پتا نہیں کس نیکی کے تحت روحا کو دی تھی۔۔!

رقیہ کبیر امنہ صبح کی ٹرین سے واپس ائے تھے اور اتے ہی روحا کو اواز دینے لگے تھے لیکن روحا ہوتی تو ملتی نا۔۔!

ہائے ہائے یہ منحوس ماری کہاں چلی گئی رقیہ نے تو پورا گھر سر پہ اٹھا لیا تھا کم بخت کہاں چلی گئی ہے۔۔!

اماں بھاگ گئی ہو گی کسی یار کے ساتھ امنہ بھی نفرت سے اپنے منہ سے اگلتے ہوئے بولی تھی۔۔!

ہائے اور ربا کہیں میرا زیور پیسہ ہے رقیہ یہ سوچتے کمرے میں بھاگی اور اپنی الماری میں جا کر دیکھا تو ایک ہار اور پیسے غائب دیکھ کر تو رقیہ کی روح فنا ہوئی تھی۔۔!

کم بخت میرا زیور اور پیسا لے کر بھاگ گئے رکیہ اپنا سر پیٹتے وہاں ہی بیٹھی تھی۔۔!

اے رقیہ تجھے پیسوں کی پڑی میں سیٹھ کو کیا جواب دوں گا کہاں سے لاؤں اس منحوس کو کبیر کو تو اپنی پڑ گئی تھی۔۔!

ارے کچھ بھی بول لو سیٹھ کو لیکن میرا تو نقصان کر گئی نا حرامزادی۔۔۔رقیہ گالیاں نکالتے لگی تھی اب بس سب ہاتھ ہی ملتے رہنے والے تھے۔۔!

کو برا میرا یقین کرو میں نے اس بچی کے ساتھ کچھ غلط نہیں کیا تھا وہ تو خود میرے پاس ائی تھی کہ مجھے نوکری پر رکھ لو جو بولو گے وہ کروں گی دیکھو مجھے معاف کر دو کبھی ایسا کام نہیں کروں گا کو برا اپنے فارم ہاؤس میں کھلے میدان میں ایک کرسی پر ٹانگ پر ٹانگ رکھے بیٹھا تھا اور ساتھ میں اپنا شیر لیو کو بٹھایا تھا لیو

تو اپنے نئے شکار کو دیکھ رہا تھا جیسے اپنے مالک کے اشارے کے انتظار میں ہو اور اسی کو چیر پھاڑ کر رکھ دے۔۔۔!

اور وہ ادمی لیو کو دیکھ کر مزید کانپ رہا تھا۔۔!

اہاں تو اس کا مطلب وہ بچی خود غائب ہو گئی ہے ایک 16 سال کی لڑکی خود تمہارے پاس ائی تھی کہ میرے ساتھ فزیکل ریلیشن بناؤ واؤ سٹرینج نہ کوبرا نہ ہاتھ میں پکڑا سانپ کے سر پر اپنے ہونٹ رکھے تھے اور یہ اسے سانپ کے لیے اس کے مالک کا اشارہ تھا۔۔!

کوبرا نے سانپ کو زمین پر چھوڑا۔۔!

میں سچ کہہ رہا ہو مجھے کچھ نہیں پتا وہ رات کو کھانا کھانے کے بعد سو گئی تھی ہاں میں نے اسے کلب میں کام کرانے کی نیت سے اپنے پاس رکھا تھا لیکن وہ کہاں گئی پتہ نہیں چلا۔۔!

چلو شاید وہ بچی مر گئی ہو اوپر چلی گئی ہو تو وہ تمہارا اوپر انتظار کر رہی ہو سانپ زمین پر رینگتا اس ادمی کی گردن پر چڑھتا اس کی گردن کے گرد لپٹ کر بیٹھ گیا کہ اس ادمی کا خوف کے مارے سانس بھی نہیں نکل رہا تھا۔۔!

میں نے منع کیا تھا میرے علاقے میں یہاں میرا راج چلتا ہے کہیں بھی کسی بھی لڑکی کے ساتھ کچھ غلط ہوا تو اپنے ہاتھوں سے ایسے دردناک موت دوں گا کہ پورا اٹلی یاد رکھے گا اور تم لوگوں نے میری بات نہ مان کر خود پر قہر کو اواز دی ہے۔۔!

کوبرا سانپ نے اپنے مالک کا اشارہ سمجھتے اس ادمی کی گردن کے گرد اپنا حسار تنگ کیا اور اس ادمی کی انکھیں باہر نکلنے گئی تھی وہ ادمی تڑپنے لگا تھا جب کوبرا کو لگا کہ اب یہ مر جائے گا اس نے سانپ کو پکڑا اور اس سے الگ کیا تھا جس سے وہ ادمی گہرا گہرے سانس رہتا اپنے زندگی بچانے لگا تھا۔۔!

کوبرا اس ادمی کے کان کے قریب ہوا تھا۔۔!

May you have a beautiful death۔۔

(تمیں تمہاری خوبصورت موت مبارک ہو۔۔)

کوبرا سرداواز میں کہہ کر اگلے بندے کی روح فنا کر گیا تھا۔۔!

کوبرا لیو کے سر پر ہاتھ پھیرتے فارم ہاؤس کے اندر چلا گیا اب پیچھے اس ادمی کے چھیں تھی اور لیو کی پارٹی کوبرا نے پیچھے مڑ کر دیکھا تک نہیں تھا وہ ایسا ہی تھا سفاک بے رحم۔۔!

◈◈◈

ایشم اپنا شوٹ مکمل کر کے ایک ریسٹورنٹ چلی گئی تھی جہاں اس کی میٹنگ ایک ڈرامہ ڈائریکٹر سے ہونی تھی جبکہ وہاں پہلے ہی حدید بیٹھا کافی پی رہا تھا حدید نے اندر آتی اپنی مون لائٹ کو دیکھا جس نے شارٹ ریڈ کلر کا فراک پہنے نیچے بلیک پینٹ پہنے بالوں کو کھلا چھوڑے بازو پر بیگ ڈالے اندر داخل ہوئی تھی۔۔۔!

مون لائٹ حدید گہرا مسکرایا تھا اور اپنی کافی کی طرف متوجہ ہو گیا تھا۔۔!

اب ایشم بھی وہاں بیٹھی ڈائریکٹر کا انتظار کرنے لگی تھی تھوڑی دیر بعد ہی ڈائریکٹر اندر آیا تو میٹنگ سٹارٹ ہوئی تھی تیس منٹ کی میٹنگ کے بعد ایک کانٹریکٹ پر سائن کیا تھا اور پھر سائن ہونے کے بعد ڈائریکٹر بغیر وقت ضائع کیئے وہاں سے چلا گیا۔۔!

اس سے پہلے کہ ایشم بھی اٹھ کر باہر جاتی اسے ایک جانی پہچانی اواز سنائی دی تھی اس نے پیچھے مڑ کر دوسری طرف دیکھا تو وہی لڑکے کو دیکھ کر تو ایشم کی انکھیں چمکی تھیں!

سوری سوری مجھ سے غلطی سے کافی گر گئی ہے ایک ویٹرس لڑکی حدید سے معافی مانگ رہی تھی میری ساری شرٹ خراب کر دی چلیں جائیں کوئی بات نہیں حدید چاہ کر بھی ویسٹریس سے غصے سے بات نہیں کر سکا تھا کیونکہ حدید نے جان بوجھ کر ایشم کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے لیے ڈرامہ کیا تھا۔۔!

ایشم اب سوچ رہی تھی کہ وہ اس کے پاس جائے یا نہ جائے نہیں نہیں وہ کیسا سمجھے گا مجھے کہ اس کے پاس گارڈز کی نوکری کرے گا یا نہیں کرے گا۔۔!

شکل سے تو ٹھیک ٹھاک لگتا ہے حدید تو چوری چوری ایشم کو دیکھ رہا تھا کہ یہ اس کے پاس آئے گی یا نہیں آئے گی اور ابھی تک آئے ہی نہیں کیونکہ حدید کو معلوم تھا ایشم نے اس کے پیچھے بندے لگائے ہیں اسے ڈھونڈنے کے لیے اس لیے وہ ایشم کی وجہ سے یہاں موجود تھا اسے معلوم تھا آج ایشم نے یہاں آنا ہے اسی لیے وہ اس کے آنے سے پہلے ہی ادھر بیٹھا تھا۔۔!

ایشم کو آج مشکل سے وہ لڑکا نظر آیا تھا اس لیے وہ ہچکچاتے اس کے پاس آہی گئی تھی حدید نے خود کو کافی پینے پر بزی شو کروایا تھا جیسے اس کا دھیان ہی نہ گیا ہو۔۔؛!

ہیلو اجنبی لڑکے ایشم اس کے سامنے کرسی پر بیٹھتے ہوئے بولی حدید نے اپنی براؤن آنکھوں سے اس کے سامنے بیٹھی مون لائٹ کو دیکھا تو حدید کا دل کانوں میں دھڑکنے لگا تھا وہ لگ ہی اتنی پیاری رہی تھی اور حدید تو اسے دیکھ کر پاگل ہونے کو تھا۔۔!

جی بولیں حدید نے ایٹیٹیوڈ دکھانا چاہا تھا۔۔! ویل فرسٹ آف آل تھینک یو سو مچ اس دن میری جان بچانے کے لیے ایشم نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔! کوئی بات نہیں تم اتنی بڑی سٹار ہو میں تو ایک عام سا آدمی ہوں اگر بچا لیا ہے تو کوئی بات نہیں۔!

(یہ میرا فرض تھا کیونکہ مون لائٹ تم میری ہو مگر اگر کسی نے تمہیں دوبارہ ہاتھ لگانے کی کوشش کی تو عبرت ناک موت دوں گا اسے میں یہ حدید سوچتے ہوئے مسلسل ایشم کی طرف دیکھ رہا تھا)۔۔۔!

وہ تم نے کہا تھا نا کہ مجھے گارڈز تبدیل کرنے چاہیے تو میں نے تمہاری بات پر غور کیا تھا تو میں نے بہت سوچا لیکن مجھے میرے لیے تم سے بہتر گارڈز نہیں ملا۔۔!

واٹ حدید تو کافی کا کپ رکھتا چیخا تھا دیکھو لڑکی میں نے تمہاری جان بچائی اس کا مطلب یہ نہیں کہ تم مجھے گارڈز رکھ لو حدید اندر ہی اندر خوش ہو رہا تھا لیکن اسے ایٹیٹیوڈ بھی تو دکھانا تھا نا۔۔!

و۔۔وہ۔۔۔میں ایشم کو کچھ سمجھ نہ آیا وہ کیا بولے وہ دنیا کو اپنی جوتی کی نوک پر رکھنے والی آج خود کنفیوز ہو رہی تھی وہ تم نے میری اس دن جان بچائی تھی تو تم مجھے گارڈز کے لیے بہتر لگے تو اسی لیے اگر تم نہیں بننا چاہتے تو کوئی بات نہیں میں کسی اور کو ڈھونڈ لوں گی ایشم یہ کہتی اٹھنے لگی۔۔!

رکے ایشم ملک حدید نے اسے روکا۔!

جی ایشم نے پلٹ کر کہا۔۔!

ایک شرط پر میں آپ کا گارڈز بن سکتا ہوں۔۔!

وہ کون سی ایشم دوبارہ سے کرسی پر خوشی سے بیٹھتے ہوئے بولی۔!

اگر تم مجھے اپنا پرسنل گارڈ رکھو گی جو ہر ٹائم تمہارے پاس ہو گا مطلب کہ جب جب تم کام کرو گی تو تمہارے پاس ہوں گا نہ کہ دوسرے گارڈز کی طرح باہر ذلیل ہونے کا شوق ہے مجھے ڈیل قبول ہے تو ڈن ورنہ وہ رہا دروازہ جا سکتی ہو حدید وہاں رکھے ٹشو سے اپنے ہاتھ صاف کرتا ہوا بولا۔۔!

اور سیلری کتنی لو گے۔۔!

جتنی تم دے دو حدید بغیر ہچکچاتے ہوئے بولا۔۔!

اوکے ڈن مجھے اس سے زیادہ کیا چاہیے کوئی ہر ٹائم تمہاری طرح کا گارڈز میری حفاظت کرے گا ایشم خوش ہوتے ہوئے بولی۔۔!

اوکے تو کب سے جاب جوائن کر سکتا ہوں حدید چمکتی آنکھوں سے ایشم کو دیکھتے ہوئے بولا تھا۔۔!

کل آ جانا صبح نو بجے تم مجھے گھر کے سامنے چاہیے۔۔!

اوکے ایشم میں آ جاؤں گا۔۔!

نو ایشم تم میرے گارڈز ہو کر ایشم میم بولو مجھے ایشم اب ایٹیٹیوڈ دکھاتے ہوئے اپنے بال جھٹکتے ہوئے بولی۔!

اس کا ایٹیٹیوڈ دیکھ کر حدید کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی کہ یہ اسے ایٹیٹیوڈ دکھا رہی ہے اگر اسے پتہ چل جائے کہ وہ اس ٹائم کس سے بات کر رہی ہے تو یقیناً بے ہوش ہو جاتی ابھی تو یہ اپنے سامنے بیٹھے گارڈ کی سچائی نہیں جانتی تھی جب جانیں گی تو کیا وہ قبول کر پائے گی یا نہیں اور حدید کیا تباہی لائے گا۔!

کنٹینر ایک جگہ رک گئے تھے اب ایجنٹ نے کنٹینر کا دروازہ کھولا تھا اور باہر نکلنے کا کہا تھا اور باہر نکلو سب جلدی سب لوگ ڈرتے ہوئے باہر نکلے تھے یہاں کم سے کم 25 لوگ تھے۔!

روحا اور فاطمہ بھی ماہم کو پکڑے نیچے اتری تھی مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے فاطمہ روحا ڈرتے ہوئے بولی۔۔!

چلو سامنے ایک غار بنا ہے وہاں جا کر بیٹھ جاؤ تو وہ لوگ ایجنٹ کی بات سنتے سامنے بنی ایک بڑی سی غار میں جا کر بیٹھ گئے فاطمہ اور روحا تو ڈر کے مارے ساتھ چپک کر بیٹھ گئی تھی۔۔!

یہاں کسی بھی وقت فوج کا چھاپا پڑ سکتا ہے اپ لوگ یہاں تھوڑی دیر ریسٹ کریں اور اس کے بعد ایک جنگل ہے وہاں سے گزرنا ہے اور جنگل کے پیچھے ایک سمندر ہیں وہاں ایک شپ کھڑی ہے وہاں اس میں جا کر اپ لوگوں کو بیٹھنا ہے سمجھ گئے نا سب لوگ ہاں میں سر ہلانے لگے تھے۔۔!

ماما مجھے بھوک لگی ہے ماہم روتے ہوئے فاطمہ کے گلے لگی تھی۔۔۔!

روحا نے اپنے بیگ میں صفدر کے کہنے پر کچھ کیکس کے پیکٹ اور نمکوں کا پیکٹ رکھ لیے تھے روحا کی تو دھوکہ ملنے کی وجہ سے بھوک ہی مر گئی تھی رکو میری گڑیا روحا نے ماہم کو پیار سے دیکھتے ہوئے بیگ سے کیک نکالا اور ماہم کو دے دیا ماہم نے جلدی سے وہ کیک پکڑ کر کھانے لگے تھے اسے بھوک بھی بہت لگی تھی اور وہ تھی جو چھ سال کی بچی نا۔۔!

فاطمہ تمہاری کیا مجبوری تھی کہ تم اس معصوم بچی کو لے کر اس مصیبت میں خود کو دی ہو چلو مجھے تو دھوکہ ملا ہے اور تم فاطمہ روحا کی بات سنتے رونے لگی تھی۔۔!

میری ساس مجھ پر بہت ظلم کرتی تھی اور میرے شوہر کو بیٹا چاہیے تھا اسی لیے اس نے کبھی ماہم کو پیار ہی نہیں دیا تھا بہت مارتا رہتا تھا مجھے بھی اور اس معصوم بچی کو بھی اور ساس بھی ظلم کرتی تھی ایک دفعہ تو میری ساس نے غصے میں آ کر ماہم کو گلا دبا کر مارنے کی کوشش بھی کی تھی لیکن میں ٹائم پر پہنچ کر اس کی جان بچالی تھی روحا کو تو فاطمہ کے غم کے اگے اپنا غم کم لگا تھا۔۔!

تو میری بہن کا دیور ہے اس نے مجھے یہ راستہ بتایا تھا اور میں اپنی بیٹی کے لیے اس کی زندگی کے لیے وہاں سے نکل ائی فاطمہ ماہم کو گلے لگاتے رونے لگی تھی سب ہی لوگ فاطمہ کی کہانی سن کر آبیدہ ہو گئے تھے کئی لڑکیاں بھی تھیں جو پتہ نہیں کن کن مصیبتوں سے نکل کر اپنی جان داو پر لگا گئی تھی۔۔!

ماما روئے مت ہم چلے جائیں گے یہاں سے پاپا کچھ نہیں کہہ پائیں گے ہمیں ماہم کیک کھاتے معصومیت سے بولے تو فاطمہ کے ساتھ ساتھ روحا کے چہرے پر بھی دکھ کے ساتھ ساتھ مسکراہٹ ائی تھی اور جو ان کو کنٹینر پر لے ائے تھے وہ تو کب سے فرار ہو گئے تھے۔۔؛!

اوئے تم لوگ یہاں بیٹھے کیا کر رہے ہو وہاں ایک روعب دار موٹا سا ادمی اتے ہوئے بولا جس کو اور دیکھ کر وہاں بیٹھے لوگ سبھی دیکھ کر ڈر گئے تھے کہیں یہ فوج کے ادمی تو نہیں۔۔!

جی ہمیں جنگل سے گزر کر شپ کی طرف جانا ہے۔۔!

ہم ٹھیک ہے ابھی راستہ خراب ہے جب راستہ کلیر ہوا تو تم لوگوں کو بتا دیا جائے گا ابھی رات ہو گئی ہے سو جاؤ صبح ہوتے ہی تم لوگ نکل جانا یہاں سے یہ کہتے وہ آدمی چلا گیا تھا۔۔!

اگلی صبح غار کے اندر بیٹھے لوگوں کی شور کی وجہ سے آنکھ کھلی تھی روحا نے انکھیں مسلتے ادھر اُدھر دیکھا نکلو نکلو جلدی سے نکلو فوج اگئی ہے باہر کھڑا ادمی شور مچاتے سب کو بتاتے خود تو بھاگ گیا تھا پیچھے ان جانوں کو فوج کے سہارے چھوڑ گیا۔!

سب لوگ اپنا اپنا بیگ پکڑے بھاگنے لگے تھے اٹھو فاطمہ جلدی کرو بھاگو ورنہ وہ لوگ مار دیں گے ہمیں روحا ماہم کو اٹھاتے ہوئے بولی تھی سب لوگوں کے ساتھ ساتھ اب روحا اور فاطمہ بھی ماہم کو گود میں اٹھاتے بھاگنے لگی تھی انہیں پیچھے مختلف لوگوں کی اوازیں آرہی تھی لیکن وہ اٹالین زبان میں کچھ بول رہے تھے جو کہ سب کے سروں سے اوپر سے گزر رہا تھا کہ اچانک سے روحا اور فاطمہ بھاگ رہی تھی پیچھے سے گولیاں چلنے کی اواز سنائی دی تھی دونوں نے ڈر کر پیچھے دیکھا تو اس فوج نے دو لوگ مار دیے تھے جس میں ایک لڑکی اور ایک لڑکا تھے۔۔!

باقی لوگ پورے جنگل میں پھیل کر شپ کی طرف جا رہے تھے کوئی کہیں چلا گیا تھا کوئی کہیں چلا گیا تھا جبکہ فاطمہ اور روحا ایک ساتھ ہی بھاگ رہی تھی۔۔!

روحا اور فاطمہ بھی بھاگی جا رہی تھی دونوں کا سانس بری طرح پھلا ہوا تھا ابھی اس سے پہلے کے فاطمہ اور بھاگتی فاطمہ کا پاؤں کسی بڑے پتھر سے ٹکرایا تھا اور وہ دھرم سے نیچے گری تھی فاطمہ روحا چیخی فاطمہ نے کھڑے ہونے کی کوشش کی لیکن پتھر لگنے کی وجہ سے اچھی خاصی چوٹ لگ گئی تھی فاطمہ فاطمہ اٹھو روحا اس کے پاس اتی ہوئی بولی نہیں روحا مجھ سے نہیں اٹھا جا رہا فاطمہ ہمت کرتے تھے لیکن پھر سے نیچے گری تھی۔۔!

یہاں اؤ روحا فاطمہ کو پکڑے ایک درخت کے پیچھے لے گئی اور اس کا پاؤں دیکھنے لگی یہاں سے ننگے پاؤں بھاگنے سے جنگل میں پھیلے کانٹے اس کے پاؤں پر لگ رہے تھے اور اب پتھر لگنے سے ناخن بھی ٹوٹ گیا تھا جس سے خون رس رہا تھا۔۔!

نہیں مجھ سے نہیں اٹھا جا رہا ہے روحا تم جاؤ میری ماہم کو لے جاؤ یہ اب تمہارے حوالے ہے تمہاری ذمہ داری ہے فاطمہ روتے ہوئے ماہم کو دیکھتے ہوئے بولی۔!

نہیں فاطمہ میں تمہیں ایسے اکیلے چھوڑ کر نہیں جاؤں گی میں بھی تمہارے ساتھ ہی رہوں گی میری زندگی میں بھی کچھ نہیں ہے جس کے لیے میں زندہ رہوں روحا ماہم کو گلے لگا کے سسکتے ہوئے فاطمہ کے پاس ہی بیٹھی تھی۔۔!

اٹھو چلو روحا فاطمہ کو اٹھاتے ہوئے بولی تو فاطمہ بھی روحا کی بات سن کر ہمت کرتے ہوئے اٹھنے کی کوشش کرنے لگی اہہہہ فاطمہ ہمت کرتے اٹھ کر کھڑے ہوئی تھی لیکن اس کے پاؤں سے مسلسل خون نکلنے کی وجہ سے تکلیف ہو رہی تھی۔۔!

دور سے ہی کچھ لوگوں کی آوازوں سے روحا ہی ہمت کرتے فاطمہ کا ہاتھ پکڑے بھاگی تھی لیکن یہ لوگ اہستہ ہی بھاگ رہے تھے۔۔!

ہے یوں رکو ورنہ گولی ماردیں گے پیچھے سے ایک ادمی کی اواز ہے لیکن وہ اٹالین زبان تھی ان دونوں کا سمجھ انے سے باہر تھے یہ دونوں اگنور کرتے بھاگتی رہیں ایک گولی کی اواز جنگل میں پھیلی تھی اور گولی فاطمہ کی ٹانگ پر لگی تھی وہ دھڑم کر کے پھر سے نیچے گری تھی۔۔!

فاطمہ۔۔ماما۔۔مماما۔۔دونوں ہی چیخی تھی جاؤ روحا بچاؤ میری بیٹی کا خیال رکھنا پلیز جاؤ یہاں سے میں اب نہیں اٹھ پاؤں گی میری بیٹی تمہارے حوالے فاطمہ نے جی بھر کر اپنی جند جان کو اخری دفعہ دیکھا تھا جاؤ پلیز فاطمہ نے اپنے ٹانگ پر ہاتھ رکھتے کراتے ہوئے کہا تھا۔۔!

روحا انکھوں میں انسو لیے ایک اخری نظر ڈال کر فاطمہ کو چھوڑے ماہم کو لیتے بھاگی تھی کہ ایک اور گولی کی اواز ائی تھی روحا نے پیچھے مڑ کر دیکھا جہاں فاطمہ ان کو بچاتی سامنے کھڑے اٹالین فوجی ادمی کی گولی خود پر لے کر موقع پر نیچے گر کر دم توڑ چکی تھی۔۔؛!

ماہم بھی روتی جا رہی تھی روحا نے ہمت نہ ہارتے بھاگنا شروع کیا تھا اسے سمجھ نہیں ارہا تھا وہ کہاں بھاگے سامنے ہی اسے اپنے گروپ کے مزید لوگ بھی بھاگتے ہوئے ملے تھے اس نے شکر ادا کیا کہ کوئی تو ملا اور ان کے ساتھ مل کر بھاگنے لگی بھاگتے بھاگتے انہیں پتہ نہیں کتنے گھنٹے گزر گئے تھے تب جا کر انہیں جنگل سے رہائی ملتے ہی سامنے سمندر میں کھڑی شپ نظر ائی تھی وہ بس بنا ٹائم ضائع کیے سامنے کھڑے شپ میں چڑھے تھے۔!

ایجنٹ بھی وہاں کھڑا انہیں کا انتظار کر رہا تھا سب باری باری چڑھنے لگے تھے ماہم تو اپنی ماں کی وجہ سے مسلسل رو رہی تھی روحا کا ماہم کو سنبھالنا مشکل ہو رہا تھا شپ پر چڑھتے چڑھتے بھی پیچھے سے گولیوں کی اوازیں ائی تھی اور ایک لڑکا اپنی جان کی بازی ہار گیا تھا روحا تو اس ستارہ سال کے لڑکے کی لاش کو دیکھ کر

زور زور سے چیخنے لگی تھی وہ تو خود بھی معصوم تھی اس میں جان ہی کتنی تھی روحا جس نے اتنی مصیبتیں دیکھ لی تھی۔۔!۔

لیکن ایجنٹ نے بھی جلدی سے روحا کو پکڑ کر شپ میں بیٹھا دیا تھا اور شپ چل پڑی تھی ان 25 لوگوں میں سے 20 لوگ رہ گئے تھے شپ کے اندر بیٹھتے تو روحا ماہم کو گلے لگاتے زار و قطار سے رونے لگی تھی اسے فاطمہ کے مرنے کا بہت دکھ تھا اور اب ماہم کی ذمہ داری وہ سب ایک انجان ملک میں سب کیسے کرے گی اسے اپنے ٹھکانے کا پتہ نہیں تھا وہ ایک اور ننھی سی جان سوچ سوچ کر روحا ہلکان ہو رہی تھی کہ وہ ماہم کو کیسے سنبھالے گی کیسے اسے اپنے ساتھ انجان ملک میں رکھے گی۔۔!

◈◈◈

افف لیو تھوڑا منہ کھولو نا تم تو پورا مجھے کھانے کا ارادہ رکھتے ہو جیک لیو کے دانت صاف کرتا ہوا اور لیو معصوم بچوں کی طرح اس کے سامنے بیٹھا تھا چلے ائے ابی میں اپ کو نا اج اپنے بچے سے ملواتا ہوں۔۔!

عرش ابیہا کے کمرے میں جاتا اس سے کچھ باتیں کرنے کے بعد ابیہا سے بولا ابیہا نے حیرت سے انکھیں پھاڑے عرش کو دیکھا ابیہا کی انکھوں میں سوال دیکھ کر عرش مسکرایا۔۔!

چلے ائے نہ ملواتا ہوں پتہ چل جائے گا کہ کون سا میرا بچہ ہے عرش ابیہا کی ویل چیئر پکڑتا باہر لے گیا جہاں جیک لیو کے دانت صاف کر رہا تھا۔۔!

لیو تم نے مجھے ڈرا ہی دیا تھا ڈرامے باز کہیں کے اور مجھے عرش سے دانٹ بھی پڑوا دی تھی۔۔!

جیک نے یہ کہا ہی تھا لیو نے اپنا منہ بند کیا تھا اور اپنے منہ میں جیک کے ہاتھ لیتے تھوڑا زور دیا تھا کہ جیک کی چیخ نکلی تھی۔۔!

اور وہاں جو ابیہا ارہی تھی سامنے ایک اتنے بڑے پینتھر کو دیکھ اور جیک کے ہاتھ کو اس کے منہ میں دیکھ کر ڈر گئی تھی۔۔!

وہ۔۔۔وہ۔۔۔ابیہا ہاتھوں سے اشارہ کرتے عرش سے کہنے لگی۔۔!

کچھ نہیں ہو گا اپی یہی تو میرا بچہ ہے لیو۔! لیو۔۔عرش نے لیو کو اواز دی لیو نے سر اٹھا کر عرش کو دیکھا اور اپنا منہ کھولتے جیک کا ہاتھ چھوڑا اور بھاگ کر عرش کے پاس ایا تھا اور اس کے پاؤں چاٹنے لگا۔۔!

ابیہا تو اپنے سامنے اتنے بڑے پینتھر کو دیکھ کر ڈر رہی تھی ابیہا کو ڈرتا دیکھ عرش نے لیو کے سر پر پیار دیا اور گھٹنوں کے بل نیچے بیٹھا تھا۔!

لیو یہ میری بہن ہے اور تمہاری پھوپھو چلو سلام کرو لیو نے ایک نظر ابیہا کو دیکھا اور اس کے ارد گرد گھومتے اس کے پیروں میں اکر بیٹھ گیا اور اس کے پاؤں چاٹنے لگا کہ ابیہا نے اپنا پاؤں پیچھے کرنا چاہا۔۔!

اپی ڈرے نہیں یہ بچپن سے ہی میرے ساتھ ہے اور یہ کچھ نہیں کہتا ابیہا نے عرش کی طرف دیکھا اور پھر لیو کی طرف دیکھا جو مسلسل اپی کو اپنی خوبصورت نیلی انکھوں سے دیکھ رہا تھا۔۔!

ابیہا نے اپنا ہاتھ اٹھا کر لیو کے سر پر رکھا تو لیو ابیہا کے سر پر ہاتھ لگانے سے سر جھکا گیا تھا جسے دیکھ ابیہا کے ہونٹوں پر مسکراہٹ ائی تھی۔۔!

پالا ہے۔۔۔ابیہا نے دھیمی اواز میں کہ۔۔!

آپی اپ کو پیار الگ رہا ہے نہیں تو یہ میرا ہاتھ کھا گیا تھا۔جیک وہاں اتا ابیہا سے لیو کی شکایت لگا تھا اور لیو نے اپنا سر اٹھا کر جیک کو غصے سے دیکھا جیسے اسے شکایت لگانا پسند نہ ایا ہو۔۔!

جیک اور ایما کا تعارف انمول میر عرش حدید نے ابیہا سے کروا دیا تھا ابیہا کو جیک اور ایما بہت پسند ائے تھے اور ان دونوں کی لڑائی اور اب جیک کی لیو کے ساتھ پھندا بازی دیکھ کر ابیہا کو ہنسی آئی تھی۔۔!

ایسے غصے سے مت دیکھو لیو کیونکہ ابھی تیرے مالک کے ساتھ ساتھ نا میری آپی بھی ہیں جیک نے ابیہا کو دیکھتے ہوئے کہا تھا اور یہ جیک کا کہنا تھا کہ لیو جیک کے قریب گیا تھا اور اب وہاں میدان میں جیک اگے اگے لیو پیچھے پیچھے جیک کی چخنیں سن کر ایما بھی اندر سے باہر ائی تھی اور جیک کے پیچھے لگے لیو کو دیکھ کر ابیہا کے پاس اتی ہنسی تھی عرش نے ابیہا کو آج سہی سے ہنستے ہوئے دیکھا تھا اور وہ خوش ہوا تھا۔۔!

روحا اور باقی لوگ اٹلی کے ایک جزیرے پر قدم رکھ چکے تھے اور سب نے شکر کا سانس لیا تھا کہ وہ ٹھیک سے اٹلی پہنچ چکے ہیں ابھی بھی وہ روحا کی مشکل اسان نہیں ہوئی تھی وہاں کچھ لوگ اٹالین باشندے آئے تھے جو کہ ایجنٹ سے پتہ نہیں کیا راز و نیاز کی باتیں کر رہے تھے۔ تھوڑی دیر بعد وہ لوگ ان لوگوں کے پاس ائے جس میں سے سات لڑکیاں اور 10 لڑکے کچھ چالیس سال کے ادمی تھے۔۔!

جو اپ لوگوں کو پسند ہے وہ اپ لوگ لے جا سکتے ہیں وہاں کھڑا ایجنٹ اٹالین زبان میں ان ادمیوں سے کہنے لگا۔۔۔!

سب لوگوں نے نہ سمجھی سے ایک دوسرے کی طرف دیکھا وہاں کھڑے اٹالین لوگوں نے سب لڑکیوں کو سر تا پیر گھورا تھا کہ سب لڑکیوں کو خطرے کی گھنٹی بجتے دکھائی دی تھی اس میں سے ایک اٹیلین ادمی نے ایک لڑکی اپنے لیے چنی تھی۔۔!

Voglio questa ragazz

یہ لڑکی مجھے چاہیے!

ارجنٹ نے اس لڑکی کو بازو سے پکڑ کر اس ادمی کے طرف پھینکا کے سب کی حیرت سے چیخیں نکلی تھیں۔۔!

ایک ادمی نے روحا کو سر تا پیر دیکھا تھا روحا نے اس ادمی کو اپنی طرف دیکھتے ہوئے پا کر خود میں سمٹی تھی اور ماہم کو زور سے گلے لگایا تھا۔۔!

Questa ragazza sta dicendo che questa ragazza non dovrebbe essere portata via da m!

(یہ بہت خوبصورت ہے مجھے یہ لڑکی چاہیے ہر حال میں۔۔!)

روحا کو سمجھ آگیا تھا کہ اس ادمی نے اس کی ڈیمانڈ کر دی ہے نہیں نہیں میں نہیں جاؤں گی۔۔!

ایجنٹ نے روحا سے بچی کو چھین کر روحا کو اس ادمی کی طرح پھینکا تھا روحا تو ماہم کو دیکھتی دوبارہ سے ماہم کی طرف لپکی تھی لیکن اس ادمی نے روحا کو بازو سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچا ماہم بھی روحا سے جدا ہو کر اب رونے لگی تھی۔۔!

روحا تو ماہم کو ان جلادوں اور حوس بھری دنیا میں اکیلا نہیں چھوڑنا چاہتج تھی نہ جانے یہ لوگ ماہم کے ساتھ کیا کرتے کہاں اسے بیچ دیتے باقی لڑکیاں بھی کھڑی رو رہی تھی کانپ رہی تھی کہ ان کے ساتھ اب کیا ہو گا۔۔!

ایجنٹ جی انہیں کہے نا ماہم سے دور نہ کریں میں ان کا سارا خرچہ خود کما کر اٹھالوں گی جو بولیں گے میں کروں گی لیکن مجھے اس بچی سے دور نہ کریں۔۔!

یہ سن کر اس اٹالین ادمی کے چہرے پر مسکراہٹ ائی تھی۔ وہ اردو جانتا تھا لیکن وہ ایجنٹ کو شو نہیں کروانا چاہتا تھا ایجنٹ نے اس ادمی کو کہا جس کی عمر لگ بھگ 35 سال تک تھی۔۔!

Beh, digli che deve fare quello che dico, altrimenti uccido la ragazza..!

ٹھیک ہے اسے بولو میں کہوں گا وہ کرے گی ورنہ بچی کو جان سے مار دوں گا۔۔!

Sta dicendo che farò tutto il lavoro..!

وہ کہ رہی ہے کے وہ سارے کام کرے گی۔۔۔!

روحا نے روتے ہوئے اس ادمی کو دیکھا جس نے ایجنٹ کی طرف اشارہ کیا تھا ایجنٹ نے ماہم کو نیچے کھڑا کیا تو ماہم بھاگ کر روحا کے پاس ائی تھی اور روحا نے ماہم کو اٹھا کر اپنے سینے سے لگایا تھا اور اس کا چہرہ چومنے لگی تھی۔۔!

اس ادمی نے ایجنٹ کو پیسے دیے اور روحا کو پکڑ کر لے گیا روحا بے بس ہوتی اس کے ساتھ کھینچتی چلی گئی۔وہ بھی کیا کر سکتی تھی اس انجان ملک میں ہوس بھری دنیا میں اکیلی تھی اس ادمی نے روحا کو گاڑی میں بٹھایا اور لے گیا۔۔!

اس وقت وہ ایک کمرے میں موجود تھا۔!

ون۔۔ٹو۔۔تھری۔۔۔میں اگیا پاپا ایک خوبصورت بچے کی اواز کمرے میں گونجی تھی۔!اجاؤ میرا بچہ۔۔!

اب وہ بچہ ادھر ادھر اپنے باپ کو ڈھونڈنے لگا تھا کہاں ہیں اپ پاپا وہ بچہ ایک دروازے کے سامنے اتا کہ سامنے سے اس کا باپ نکلا تھا۔۔!

باووو۔۔۔۔اہہ اہہ بابا میں ڈر گیا اب وہ بچہ منہ بناتے اپنے باپ کو دیکھنے لگا۔۔!

میرا بچہ میں بھلا اپنی جان سے پیارے بیٹے کو ڈرا سکتا ہوں دل شیر خان نے محبت سے کہا اور اپنے ہونٹ اس کے ماتھے پر رکھنا چاہے کہ ایک دم سے ارمانڈو کی انکھ کھلی تھی،۔۔۔!

بابا بابا ارمانڈو وارد گرد دیکھتے چلایا تھا نیند کی میڈیسن سے جو سویا ہوا تھا اپنی باپ کی جدائی کا خواب دیکھ کر اور سویا ہوا ارمانڈو ہانپتے ہوئے اٹھا تھا کتنی دیر بیٹھا وہ خواب کے زیر اثر رہا تھا۔۔!

تھوڑی دیر بعد وہ اٹھا اور واش روم چلا گیا ٹھنڈے پانی کے شاور کے نیچے کھڑا ہو گیا تھا اور رات کے وقت ہی کالی بنیان پہنتا وہ جم میں اگیا۔۔۔!

پینچنگ بیگ پر مسلسل مکوں کی برسات کرتے ہوئے اپنے باپ کو یاد کر رہا تھا تبھی ارمانڈو کا ایک ادمی اس کے پاس ایا ارمانڈو نے اپنی سبز بڑی وحشت بڑی انکھوں سے اس ادمی کو دیکھا تھا۔۔!

کتنی دفعہ کہا ہے جب میں جم میں ہوں مجھے ڈسٹرب مت کیا کرو ارمانڈو سحت لہجے میں بولا۔۔!

سوری ارمانڈو روبرٹ نے بلایا ہے ایک نیا شکار ایا ہے۔ تمہاری ضرورت ہے یہ سنتے ارمانڈو کے چہرے پر سفاکت بھری مسکراہٹ ائی تھی اسے اپنی وحشت نکالنے کے لیے ایک کھلونا جو مل گیا تھا۔۔!

ابھی اس سے پہلے کا وہ باہر جاتا روز اندراتی دکھائی رہی تھی جسے دیکھ کر ارمانڈو کو بے حد غصہ ایا تھا اج اس کا غصہ روز پر اترنے والا تھا ہیلو ارمانڈو۔۔!

روز کو دیکھ کر وہ ادمی وہاں سے چلا گیا۔۔!

یہاں سے چلی جاؤ روز ورنہ اج میرے ہاتھوں تمہارا قتل ہو جائے گا ارمانڈو کے لہجے میں بہت زیادہ سفاکی تھی۔۔!

میں تو چاہتی ہوں تم مجھے مار ڈالو تمہارے پیار میں مر جانا چاہتی ہوں روز بھی باز نہیں ائی تھی۔۔!

ارمانڈو نے اگے بڑھتے اس کی گردن پر اپنے ہاتھ میں جکڑی تھی میں تو چاہتا ہوں میں تمہیں مار دوں اگر تم روبرٹ کی بیٹی نہ ہو تو مار بھی دیتا ارمانڈو نے سفاکیت بھری مسکراہٹ سے کہا۔۔!

لیکن روز کو تو کوئی اثر ہی نہیں ہو رہا تھا روز نے مسکرا کر ارمانڈو کو دیکھا تمہارے ہاتھوں مرنا بھی روز کے لیے تمہارے پیار کی نشانی ہو گئی روز نے اٹکتے ہوئے کہا تو ارمانڈو کو اور غصہ ایا تھا اس نے روز کو جھٹکے سے چھوڑا اور غصے سے روز کو دیکھتے وہاں چلا گیا۔۔۔!

تمہیں تو میں کسی بھی حالت میں پاک کر رہوں گی اور مانڈو تم صرف میرے ہو۔۔!

ارمانڈو روبرٹ کے پاس گیا جس کے سامنے ایک ادمی سر جھکائے بیٹھا روبرٹ سے معافیاں مانگ رہا تھا تمیں یہ ہمیں دھوکہ دینے سے پہلے سوچنا چاہیے تھا تم نے دوسرے گینگ کے ساتھ مل کر ہمارے سگرٹ اسے دے رہے تھے وہ تو اچھا ہوا مجھے تم پر شک ہو گیا تھا اسی نے تمہارے پیچھے میں نے اپنے ادمی لگایا تھا اور اج تم پکڑے گئے ہو روبرٹ نے اس ادمی کے بعد جکڑ کر اوپر کھینچا تھا۔۔۔!

تمہیں میں نہیں میرا شیر میرا ارمانڈو مارے گا وہ ادمی جانتا تھا کہ ارمانڈو کیسے سزا دیتا ہے۔!

نہیں نہیں سر مجھے معاف کر دے وہ ادمی اب روبرٹ کے اگے ہاتھ جوڑنے لگا تھا وہ دردناک موت نہیں مرنا چاہتا تھا۔۔!

اتنے میں ارمانڈو ہال میں داخل ہوا تھا لو اگیا میرا شیر روبرٹ ارمانڈو کو دیکھتے ہوئے بولا اور وہ ادمی تو ارمانڈو کو دیکھ کر کانپنے لگا تھا۔۔!

روبرٹ نے ارمانڈو کو دیکھا جس کا چہرہ انتہائی سنجیدہ تھا اور انکھیں سرخ ہو رہی تھی ارمانڈوں نے روبرٹ کی طرف دیکھا۔۔!

ہ ہے تمہارا شکار اسے ایسی دردناک موت دو کے ہمارے گینگ کا اب کوئی بھی ادمی ائندہ یہ غلطی کرنے سے پہلے سو دفعہ سوچیں۔۔!

لے اؤ اسے ٹارچر روم میں یہ الفاظ کہتے ارمانڈو بغیر روبرٹ کو دیکھے اپنے ٹارچر رم کی طرف چلا گیا تھا جبکہ روبرٹ ارمانڈو کے لال ہوتی انکھیں دیکھ سمجھ گیا تھا کہ اج پھر سے وہ اپنا ماضی یاد کر کے ایا ہے۔۔۔!

نہیں نہیں ارمانڈو مجھے معاف کر دو مجھے معاف کر دو وہ ادمی منتیں کر رہا تھا لیکن یہ ایگل گینگ کا سائیکو کلر تھا جہاں کوئی معاف تو کر سکتا تھا لیکن ارمانڈو نہیں اس ادمی کو کھینچ کر ٹارچر روم میں لے گیا تھا

ارمانڈو ایک سائیڈ پر کھڑا اپنی مشین سیٹ کر رہا تھا اور وہ ادمی کو پتہ تھا اب اس کے ساتھ کیا ہونے والا ہے۔۔!

لٹا دو اسے یہاں اور تم لوگ دفع ہو جاؤ یہاں سے ارمانڈو سرد لہجے میں کہتا وہاں خوف پھیلا گیا تھا وہ لوگ بھی اس ادمی کو ایک بڑے سے پھٹے پر لٹا کر اس کے ہاتھ پاؤں باندھ کر چلے گئے تھے۔۔!

نہیں ارمانڈو مجھے معاف کر دو میں ائندہ کبھی بھی ایسا نہیں کروں گا میں مجبور تھا وہ ادمی اپنی زندگی اس سفاک انسان سے مانگنے لگا تھا لیکن اس نے کبھی اپنی ماں پر رحم نہیں کیا تھا اس پر کیا کرتا ارمانڈو اپنے کان میں روئی لگائے وہ کٹر مشین اٹھاتے اس ادمی کے پاس ایا تھا۔۔!

میں تمہارے ٹکڑے کروں گا پتہ ہے تمہارا گوشت میری امانی کے کام ائے گا میری رانی کی اج پارٹی ہو گی ارمانڈو وایسے کہہ رہا تھا جیسے پتہ نہیں کون سا اسان کام کرنے لگا ہے جیسے اسے کوئی پرواہ ہی نہیں کوئی خوف نہیں تھا۔۔!

ارمانڈو وہ ادمی اس سے پہلے کے کچھ کہتا ارمانڈو اس کی سنیں بغیر اس کے منہ پر کپڑا ٹھوس کر مشین اس کے بازو پر چلائی تھی اس ادمی کی چیخیں نکلی تھی وہ چاہ کر بھی چیخ نہیں پا رہا تھا۔۔!

اس ادمی کا بازو کٹ کر اس نے دھڑ سے الگ ہو گیا تھا۔ خون پورے ٹارچر روم میں بکھرنے لگا تھا پھر ارمانڈو نے وہ مشین اس کی ایک ٹانگ پر چلائی تھی اور اس ادمی کی ٹانگ بھی اپنے دھڑ سے الگ ہو گئی تھی اور ادمی اب اپنی ایک ٹانگ ہلاتے مزاحمت کرنے لگا تھا لیکن بے سود۔۔!

میری امانی کی اج پارٹی ہو گی کئی دنوں سے اسے تازہ گوشت نہیں ملا نا یہ کہتے ارمانڈو نے وہ کٹر مشین اس ادمی کے پیٹ کے بیچو بیچ چلائی تھی خون کے فوارے ارمانوں کے چہرے پر پڑے تھے لیکن وہ سفاک بنا اپنا کام جاری رکھے تھا وہ ایسا کام ہزاروں دفعہ کر چکا تھا۔۔!

اس ادمی کے اندر کی انتیں گردہ پھیپھرے باہر پڑے اب ارمانڈو ارام سے اس کے جسم کے ٹکڑے کرتا پر سکون تھا۔ دھوکہ دینے والوں سے نفرت ہے مجھے ارمانڈو کا اب اس ادمی کی لاش کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر کے اس نے اپنے ادمی کو بلایا اور بڑے سے برتن منگوا کر اس میں ٹکڑے رکھے تھے۔۔!

گارڈز تو اتنا خون دیکھ کر الٹیاں کرنے کے در پر تھے لیکن وہ مجبور تھے کیا کر سکتے تھے ارمانڈو کے سامنے بول بھی نہیں سکتے تھے۔۔۔!

ارمانڈو ایک کمرے میں گیا جو کہ شیشے کا چھوٹا سا کمرہ تھا جس میں ایک طرف ایک چھوٹا سا بیڈ پڑا تھا۔ اس شیشے کے کمرے جو اندر تھا بس باہر سے نظر اتا تھا۔ اس کمرے کا دروازہ صرف اور صرف ارمانڈو کے فنگر پرنٹس سے ہی کھلتا تھا ارمانڈو نے اندر دیکھا جہاں بیڈ پر بے حد خوبصورت وائٹ کلر کی فیمیل پینتھر بیٹھی تھی۔۔!

جو کہ انتہا کی خوبصورت تھی جو بھی اس وائٹ فیمیل پینتھر کو دیکھتا تھا نا ایک دفعہ تو اس کی خوبصورتی یکھتا رہ جاتا تھا فل وائٹ کلر اپنے مالک کی طرح سبز انکھیں اف کیا کمال کی تھی اور میں اس فیمیل پینتھر کو لکھتے لکھتے خود ہی اس کی خوبصورتی کی فین ہو گئی 🤭 😂 اور یہ ارمانڈو کی پالتو تھی ارمانڈو کے علاوہ

اگر کوئی اس کے سامنے بھی اتا تو چیڑ پھاڑ کر رکھ دیتی تھی چاہے وہ روبرٹ ہی کیوں نہ ہو روبرٹ بھی اامانی کے سامنے انے سے ڈرتا تھا۔۔!

میری رانی۔۔۔ارمانڈو کمرے میں گیا تو امانی جلدی سے بیڈ سے اتر کر نیچے اتی ارمانڈو کے ساتھ لگ گئی اج میری امانی کی پارٹی ہے تمہیں پتہ ہے میں اج تازہ گوشت لے کر ایا ہوں ارمانڈو اس کے پاس بیٹھتا اس کے سر پر ہاتھ پھیرنے لگا۔۔!

لے او اندر ارمانڈو نے گارڈز کو کہا تو گارڈز بھی ڈرتے ڈرتے اندر ائے تھے جسے دیکھتے امانی غرائی تھی۔۔!

ششش۔۔۔رانی میں نے ہی بلایا ہے ارمانڈو نے اسے پر سکون کرنا چاہا تو وہ پر سکون ہو گئی تھی اب ارمانڈو اسے اپنے ہاتھوں سے تازہ تازہ گوشت کھلانے لگا تھا اور وہ سکون سے اپنے مالک کے ہاتھوں سے کھا رہی تھی۔۔!

یہ تھی امانی ارمانڈو کی رانی جس کی نسل ہی ختم ہو چکی تھی اور یہ اسے اٹلی کے ایک جنگل سے ملی تھی یہ بھی مرنے کے قریب تھے لیکن ارمانڈو نے اس کی جان بچائی تھی اور تب سے امانی اس کے ساتھ تھی۔۔!

کیا ہو گا جب ہمارے ناول کے دو سفاک ظالم ہیرو ہمارے ڈی گینگ کا کوبرا اور ایگل گینگ کا سائیکو کلر ارمانڈو کا ہو گا امنا سامنا تو کیسی ہو گی تباہی۔۔!

وہ ادمی روحا کو لے کر گھر چلا گیا تھا جو کہ ایک فلائٹ تھا جس میں دو کمرے اور ایک ہی کیچن تھا روحا ڈرتے ڈرتے اندر داخل ہوئی تھی۔۔!

بھوک لگی ہے ماہم روتے ہوئے کہنے لگی مما کہاں ہیں ماہم روحا کے گلے لگتی ہوئی بولی تھی روحا کو ایک بار پھر فاطمہ کی یاد ائی تھی۔۔!

تم رو نہیں ماہم اج سے میں ہی تمہاری ماما ہوں تم مجھے ماما کہاں کرو روحا ماہم کے گال چومتی ہوئی بولی۔۔!

لیکن مجھے میری ماما چاہیے نا وہ ادمی تو روحا کو ایک کمرے میں چھوڑتا باہر سے دروازہ بند کر کے چلا گیا۔!

ماہم تمہاری ماما جب تک نہیں اتی نا تم مجھے ماما بنالو میں بھی تو تمہاری ماما جیسی ہونا۔۔!

ماہم زور زور سے سر ہلانے لگے اخر بچی تھی جس سے اتنا اتنا پیار مل رہا تھا وہ کیوں نا اسے ماما کہتی۔۔!

ماما۔۔۔ماہم نے روحا کو پکارا تو روحا زور زور سے رونے لگی تھی اسے فاطمہ کی بے حد یاد ارہی تھی فاطمہ تو اس کے پاس ننھی سی جان کو چھوڑ کر چلی گئی تھی۔۔!

اتنے میں وہ ادمی ایا اور ایک پلیٹ میں کھانا لا کر روحا کے سامنے رکھ دیا کھالو کھانا وہ ادمی بولا تھا روحا اسے اردو بولتے ہوئے حیران ہوتے دیکھنے لگی۔۔!

تم حیران نہیں ہو میں ہوں تو اٹالین لیکن میں اردو بول سکتا ہوں اور تم کھانا کھا کے ارام کرو کل سے تم میرا ریسٹورنٹ جا کر وہاں کام کرو گی میں تمہارا خرچہ تو اٹھا سکتا ہوں کیونکہ میں نے تمہیں خریدا ہے لیکن اس بچی کا نہیں اس بچی کی ذمہ داری تم نے خود اٹھائی ہے۔۔!

جی جی میں کر لوں گی وہ ادمی یہ سنتا ہوا چلا گیا پیچھے روحا شکر ادا کرتی خود بھی کھانا کھانے لگی اور ماہم کو بھی کھلانے لگی۔۔!

صبح روحا اٹھی تو دیکھا ماہم اس کے ساتھ ہی چپکی ہوئی سوئی ہوئی تھی ماہم کو دیکھ روحا کے چہرے پر مسکراہٹ ائی تھی کوئی ہو یا نہ ہو ہمارا اس دنیا میں تمہیں میں اپنی بیٹی کی طرح پالوں گی روحا نے ماہم کے سر پر بوسہ دیا اور فریش ہو کر اٹھ کر باہر چلی گئی۔۔!

باہر گئی تو وہ ادمی جس کا نام اس نے روحا کو معیز بتایا تھا وہ باہر حال میں ہی بیٹھا ہوا تھا روحا اسے دیکھ کر ہچکچاتی ہوئی بولی بھوک لگی ہے۔۔!

تو تم ناشتہ بناؤ اب خود اپنے لیے اور پھر تیار ہو جانا رات کو تمہیں میرے ساتھ میرے ریسٹورنٹ جانا ہے وہاں تمہیں نوکری کرنی ہے وہاں جا کر ڈیسائڈ کرنا کہ تم نے کیا کرنا ہے کیا نہیں معیز نے روحا کو سر تا پیر گھورا تھا پتہ نہیں کون سے ایسی طاقت ہے جو اسے خرید تو لایا تھا لیکن ہاتھ تک نہیں لگا پا رہا تھا نہ ہی اس معصوم لڑکی کے ساتھ کچھ غلط کر پا رہا تھا نہ ہی سخت لہجے میں بات کرنا چاہتا تھا لیکن یہ خوبصورت لڑکی اسے پسند اگئی تھی اس لیے وہ لے ایا تھا اپنے پاس ذرا اسے اپنے پیسے بھی تو پورے کرنے تھے نا اسی لیے وہ اس سے کام کروانا چاہتا تھا ویسے بھی اسے اپنے ریسٹورنٹ میں خوبصورت لڑکیوں کی ضرورے تھی۔۔!

جی۔۔روحا اس کی بات سنتی کیچن میں چلی گئیں اور ماہم اور اپنے کیے ناشتہ بنانے لگی۔۔!

◈◈◈

صبح ہی ہمارا خوبصورت گارڈ اپنی مون لائٹ کے گھر کے باہر تھا۔۔!

ایشم میم کہاں ہیں حدید اندر جاتا علینا سے پوچھنے لگا ایشم نے علینا کو بتایا تھا حدید کے بارے میں اس لیے علینا حدید کو پہچان گئی تھی اور کچھ نہیں کہا تھا حدید کو یہ گول مٹول سی چہرہ والی لڑکی بہت کیوٹ لگی تھی۔۔!

جی حدید بھائی ایشم ابھی آنے والی ہی ہو گی علینا کے بھائی کہنے سے حدید کے چہرے پر مسکراہٹ ائی تھی اتنے میں ایشم بھی سیڑھیوں سے اترتی نیچے آئی تھی۔۔!

گڈ مارننگ میم۔۔۔حدید مسکراتا بولا۔۔!

گڈ مارننگ۔۔۔ا ہمممم تمہارا نام حدید ہے نا ایشم سوچتے ہوئے بولی۔۔!

جی حدید شاہ۔۔!

تو میں تمہیں دید بولو گی۔۔!

گڈ مارننگ دید۔۔۔ چلو اب باتیں نا کرو پہلے ہی لیٹ ہو گئے ہے۔۔!

جی میم اپ آئے۔۔!

مون لائٹ کا دید اب اس کی پل پل حفاظت کرنے والا تھا وہ چاہتا تھا اس کی مون لائٹ اس کی دوست بنے اس کے بعد وہ اسے پرپوز کرے گو اور اس سے شادی کرے گا وہ اپنی مون لائٹ کے ساتھ کوئی زبردستی نہیں کرنا چاہتا تھا اسی لئے تو اپنی مون لائٹ کے لیے ایک مافیا ورلڈ کا سکارپیو ایک گارڈ بن گیا تھا۔۔!

اج میرب کے پیپر بھی ختم ہو گئے تھے اور وہ تھکی ہاری گھر ائی تھی ڈیوڈ نے اسے اج پھر سے اس کے ساتھ بھاگ جانے کو کہا تھا جسے سوچتے میرب پریشان تھی وہ کیا کرے کیا نہیں وہ ڈیوڈ سے پیار بھی تو بہت کرتی تھی اسے چھوڑ بھی نہیں سکتی تھی۔۔!

ایشم انڈسٹری پہنچی تو وہاں سب لوگ ایشم کے ساتھ اس کے نیو گارڈ کو دیکھ کر خیران ہوئے تھے جس نے فل بلیک کلر کا ڈریس پہنا تھا اپنی براؤن انکھیں گلاسز کے پیچھے چھپائی تھی بالوں کو اچھے سے سیٹ کرتے حدید بے حد خوبصورت لگ رہا تھا۔۔!

اسے دیکھتے کئی لڑکیوں کا دل دھڑکا تھا اور اسے دیکھ دیکھ کر مسکرا رہی تھی اور ایشم کو عجیب بھی لگ رہا تھا سب دید کو اس طرح کیوں دیکھ رہے ہے۔۔!

اہانہ تو ایشم کو زندہ دیکھ کر جل بھن گئی تھی کتنا اچھا پلان کیا تھا اس کے ایشم کو مارنے کا لیکن وہ فیل ہو گیا۔۔۔کوئی نہیں ایشم میں پھر سے تم پر وار کروں گی اور اس دفعہ تم بچ نہیں پاؤ گی۔!

جسٹ ویٹ اینڈ واچ اہانہ نفرت سے ایشم کو دیکھتے بولی ڈیوٹی ختم ہوتے ہی حدید ایشم کو گھر چھوڑ گیا تھا اور اپنے گھر چلا گیا جہاں سب لوگ اج مل کر حال میں ہی بیٹھے گپے مار رہے تھے جس میں میر انمول میرب زین زویا ماہی ساحل شایان سب ہی شامل تھے۔۔!

اواو گارڈز صاحب کیا کہنے اپ کے زین حدید کو طنز کرتے بولا تو حدید کھسیانا ہوا تھا۔۔!

یہ یقیناً آپ کو عرش نے بتایا ہوگا کیونکہ یہ ہی جو میری ساری خبریں رکھتا ہے۔۔!

کیونکہ تم میرے چھوٹے بھائی ہو دونوں اور میرا فرض ہے میں تم لوگوں کا خیال رکھنا کون کیا کرتا ہے کہاں جاتا ہے کیا کرتا ہے۔۔!؛

تم نے ہماری ناک کٹوادی ہے ایک گارڈ بن کر میر نے پھر سے حدید پر تنز کیا۔۔!

تایا جان اپ بھی نہ اب اپ تو وہ عشق کے بارے میں جانتے ہیں نا اپ نے بھی تو انمول تائی سے عشق کیا تھا نا حدید نے الٹا وار میر پر کیا تو سب لوگ ہنسنے تھے اور انمول تو شرما ہی گئی تھی۔۔!

تو تم ایسا کیوں نہیں کرتے کہ اس لڑکی کو اٹھا کر لے اؤ اور شادی کر لو گارڈ بننے کی کیا ضرورت ہے میر نے دوبارہ سے مشورہ دیا تو انمول نے غصے سے میر کو دیکھا۔!

پرنسس اس میں غصے سے دیکھنے والی کیا بات ہے۔۔!

ہاں جیسے اپ نے مجھے قید میں رکھا تھا اس لیے اپ دوسروں کو بھی مشورہ دے رہے ہیں کوئی ضرورت نہیں ہے حدید ایسا کچھ کرنے کی۔۔!

ہاں تو پرنسس اگر میں تمہیں قید میں نا رکھتا تو ابھی تک یہ جو میرا ایک یہ فتنہ ہے نا یہ اور یہ میری چھوٹی پرنسز کبھی میرے پاس نہ اتے میر بے باکی سے کہتا ہوا انمول کا چہرہ مزید لال کر گیا تھا۔۔!

حدید بیٹا مجھے چھوڑوں تم اپنے باپ سے پوچھو اس نے بھی تو تمہاری ماں سے زبردستی شادی کی تھی اسے بھی قید میں رکھا تھا میر کا رخ ذین زویا کی طرف تھا۔۔!

ہاں تو میں اپنی فیری کو اپنے پاس قید نا رکھتا تو اب تک یہ پتا نہیں کہاں ہوتی زین نے زویا کو اپنے ساتھ لگاتے کہا۔۔!

اور میری بات سنو اب ماہی کی باری تھی مجھے تو بھول ہی گے تم لوگ میں نے بھی تو ساحل کو کڈنیپ کر کے شادی کی تھی ماہی اپنا کارنامہ فخر سے بتانے لگی کے سب ہنسے تھے اور ساحل نے ناراضگی سے ماہی کی طرف دیکھا کے کیا ضرورت تھی بتانے کی۔۔!

ماہی نے ساحل کی نظروں کو اگنور کیا اور بولنے لگی تم لوگوں کو پتا ہے میرے پاس اس ٹائم کی تصوریں بھی ہے ہاہاہا برا مزا آیا تھا اس ٹائم شایان تمہارے معصوم باپ کا چہرہ دیکھنے والا تھا نفرت کرتا تھا مجھ سے لیکن اب تو میرا ساحل مجھ سے عشق کرتا ہے ماہی ساحل کا بازو پکرتے اپنا سر اس کی کندھے پر رکھتی بولی تو ساحل مسکرایا اور سب کی سامنے ہی اس کے سر پر لب رکھے۔۔!

چلو جی حدید کو بھی اس کا پیار مل گیا ہے مجھے پتہ ہے عرش نے تو شادی کرنی نہیں لیکن مجھے کیوں کنوارا مار رہے ہو تم لوگ میرا ابھی کچھ سوچو میرے بچوں کی پڑھائی لیٹ ہو رہی ہے شایان نے دکھ سے کہا !

لیکن یہ بات سنتی میرب نے گھور کر غصے سے شایان جو دیکھا۔۔!

ہاں تو اب میرب کے پیپر بھی ختم ہو گئے ہے اور مجھے میرے بیٹے کی شادی کرنی ہے ماہی بھی بولی۔۔!

جبکہ یہ سب سنتی میرب کمرے میں گئی تھی۔۔!

لگتا ہے شرما گئی جبکے شایان نے میرب کو دیکھا جس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا اسے تعجب ہوا لیکن یہ سوچ کر خوش ہو گیا کے چلو شادی کے بعد ٹھیک ہو جائے گی۔۔!

رات کو روحا تیار ہوئی اس نے آپنا بیگ میں سے ایک فراک نکالا اور پہنا آپنے چھوٹے بیگ میں تین سے چار سوٹ رکھ کر لائی تھی جبکے ماہم کو کوئی بھی ڈریس نہیں تھا۔۔!

روحا کو ڈر بھی بہت لگ رہا تھا کے وہ کیسا کام ہو گا اسے تو یہاں کی زبان بھی نہیں آتی تھی۔۔!

ابھی وہ تیار ہوئی تھی کے وہ آدمی کمرے میں داخل ہوا تھا ہو گئی تیار۔۔!

اس ادمی کو دیکھ کر روحا ایک دم ڈر گئی وہ ایک انجان شخص کے ساتھ بغیر کسی رشتے کے رہ رہی تھی اسے ہر ٹائم آپنی عزت کی فکر رہتی تھی۔۔!

جی جی ہو گئی تیار وہ ڈرتے ہوئے بولی۔۔!۔

چلو۔۔۔اور ماہم یہاں ہی رہے گی اور اگر تم نے کسی کو کچھ بتانے کے کوشش کی یا بھاگنے کی کوشش کی تو اس بچی کو جان سے مار دو گا اسے ایسی جگہ پہنچاؤں گا کے تم نا سہی یہ بچی میرے پیسے پورے کرے گی۔۔!

نہیں نہیں میں کسی کو کچھ نہیں بتاؤ گی نا ہی کہی جاؤ گی بس ماہم کو کچھ مت کرنا روحا ماہم کو دیکھتے ہوتے بولی جو معصوموں کی طرح اپنی نئی ماں کو دیکھ رہی تھی۔۔!۔

چلو اب اور ماہم کا دھیان میڈ رکھ لے گی۔۔!

ماما۔۔۔روحا باہر نکلنے لگی تو ماہم نے بھاگ کر روحا کی ٹانگ پکڑ لی ماما نہیں جائے نا ماہم رونے لگی روحا کی انکھوں سے بھی انسو نکلنے لگے تھے۔۔۔!

ماہم میری جان۔۔روحانے ماہم کو اٹھایا اور اپنے سینے سے لگایا میں اپنی بیٹی کے کیے کھانا کپڑے لے کر اتی ہو یہ کپڑے گندے ہو گے ہے ناروحانے ماہم کو پیار سے پچکارتے ہوئے بولی۔۔!

ماما۔۔اپ جلدی انا مجھے ڈر لگتا ہے۔۔!

ماما کی جان ماما جلدی آئے گی معیز بھی اان دونوں کو کوفت سے دیکھتے آنکھیں گھوماتا باہر چلا گیا روحا ماہم کو میڈ کے حوالے کرتی بھی باہر چلی گیں۔۔!۔

روحا وہاں پہنچی تو وہ ریسٹورنٹ کم اور کلب زیادہ لگ رہا تھا جہاں ایک طرف سے لوگ شراب نوشی کر رہے تھے کچھ کھانا کھا رہے تھے روحا کو تو یہ جگہ ٹھیک نہیں لگی تھی وہاں کے لوگ روحا کو دیکھ رہے تھے جس نے لونگ فراک پہنا تھا سر پر دوپٹہ لئے لوگوں کو خود کو دیکھنے پر مجبور کر رہی تھی۔۔!

سب کو اپنی طرف تکتا پا کر روحانے معیز کی طرف دیکھا تمہیں یہاں ہی کام کرنا ہے اب تم چاہو تو ایک ویٹر کی جاب کر سکتی ہو یا ایک ڈانسر کی روحانے حیرت سے معیز کی طرف دیکھا جو اسے ایک ڈانسر بننے کو کہہ رہا تھا۔۔!

ن۔۔۔ہہ۔۔۔ نہیں میں ویٹرس کی جاب ہی کروں گی روحانے ڈرتے ہوئے کہا معیز ہلکا سا مسکرایا اوکے تو اندر جا کر کپڑے چینج کروان کپڑوں میں یہاں جاب نہیں ہو گی۔۔؛!

لیکن میں ایسے کپڑے نہیں پہن سکتی روحانے وہاں کام کرتی ویٹرس کو دیکھ کر کہا۔۔!

تم مجھ پر حکم نہیں چلا سکتی تم میری زر خرید غلام ہو سمجھی اور میں جو بولو گا تم وہ کرو گی اور تمہاری سو کالڈ بیٹی بھی موجود ہے اس کے لیے کچھ کرنا ہے تو یہی کام کرو۔۔!

روحا کی انکھوں سے انسو نکلنے لگے تھے وہ کیا کرتی کیا نا کرتی وہ بے بس تھی۔۔!

جاؤسامنے کمرے میں۔۔۔معیز زرہ سختی سے بولا توروحا ایک کمرے میں چلی گئی وہاں جا کر دیکھا تو اتنے زیادہ ویٹرس ڈریس تھے روحا تو اس ڈریس جو دیکھ کر عجیب لگ رہا تھا جس کو پہننے سے روحا کی ساری ٹانگیں نظر آتی تھی اور آدھے بازو بھی اس نے تو کبھی خواب میں بھی یہ ڈریش پہننے کا نہیں سوچا تھا۔۔!۔

وہاں ایک اور لڑکی ائی جس نے ویٹرس کا ڈریس پہنا تھا وہ بہت تھکی ہوئی کے رہی تھی۔۔!

وہ لڑکی کی بھی کوئی پچیس سال کی ہوگی اس نے سامنے کھڑی خوبصورت لڑکی کو دیکھا تو آنکھیں پھاڑے دیکھنے لگی تھی۔۔؛!؛!

روحا بھی اسے ہی دیکھ رہی تھی ۔!

تو پاکستان سا ہو نا۔۔وہ اٹالین لڑکی ٹوٹی پھوٹی اردو بولتی روحا سے پوچھنے لگی۔۔!

ہاں۔۔۔روحا بولی۔!

نام کیا ہے تمہارا۔۔۔وہ لڑکی دوبارہ سے بولی۔۔۔!

روحا اور تمہارا اور تم یہاں کی ہو تو اردو کیسے بول سکتی ہو۔۔!

چارس نام ہے میرا یہاں کام کرنے کے لیے اردو سیکھنا پڑتا ہے۔۔!

اووو اچھا۔۔روحا نے منہ بنا کر ڈریسز کی طرف دیکھا چارس یہ ڈریس کتنے گندے ہے ان کو پہن کر سب کچھ نظر آئے گا چارس اس کی بات سنتی مسکرائی تھی۔۔!

کیا مجبوری ہے جاب کرنے کا چارس پوچھنے لگی۔۔!

میری بیٹی۔۔۔اس سے پہلے کہ وہ کچھ بولتی اسے معیز کی بات یاد آئی تھی کہ کسی نے کچھ مت بتانا اس لیے وہ چپ کر گئی میں اپنی بیٹی کے لیے نوکری کرنا چاہتی ہوں پڑھی لکھی نہیں ہوں نا اس لیے کوئی اور نوکری نہیں مل رہی تو یہی نوکری بہت مشکل سے ملی ہے۔۔۔!

ہم۔۔۔چارس اتنا ہی کہہ سکی تھی۔۔!

پھر روحا نے وہ ڈریس چینج کیا لیکن شرم کے مارے تو خود کو بھی نہیں دیکھ پا رہی تھی اتنا گندا ڈریس تھا لیکن وہ مجبور تھی اس لیے وہ اپنی ٹانگوں سے بار بار ڈریس ٹھیک کرتی باہر چلی گئی تھی سب لوگوں کو اپنی طرف دیکھتے پا کر روحا کے انکھوں سے انسو ٹپ ٹپ گرنے لگے تھے وہ اس ڈریس میں بے حد خوبصورت لگ رہی تھی اتنی خوبصورت کے کئی لڑکوں کی آنکھوں میں حوس چمکی تھی معیز بھی روحا کو دیکھ کر تو ایک دفعہ تو دنگ رہ گیا تھا وہ لگ ہی اتنی پیاری رہی تھی۔۔!؛؛

معیز بھی روحا کو اس ڈریس میں دیکھ کر خوش ہوا تھا پھر روحا نے ڈرتے ڈرتے اپنی جاب شروع کی تھی جس کا بھی ارڈر اتار وحا ہی دیتی تھی اور لوگ تو خوبصورتی دیکھتے بار بار اسے ہی ارڈر کرتے تھے اور گندی نظروں سے اسے دیکھتے تھے۔۔!

چھ گھنٹے بعد اس کا ٹائم ہوا ختم ہوا تو روحا شکر ادا کرتی جلد سے کپڑے چینج کرتی معیز کے ساتھ گھر چلی گئی کیونکہ اسے یہاں کے رستوں کا پتا نہیں تھا اور معیز نے کہا تھا کے آئندہ وہ خود ہی آیا جایا کرے گی اور روحا بس کلس کر ہی رہ گئی تھی ابھی اسے بس ماہم کی ٹینشن تھی کہ وہ ٹھیک تو ہے نا اس نے کچھ کھایا پیا بھی ہو گا کہ نہیں گھر جا کر دیکھا تو ماہم سوئی ہوئی تھی میڈ سے پوچھا تو اس نے کہا کہ کھانا کھا کر ہی سوئی ہے روحا بھی فریش ہوتی ماہم کے ساتھ لیٹ گئی۔۔!

اگلے صبح ایشم پھر سے حدید کے ساتھ انڈسٹری چلی گئی تھی حدید کو ایشم کا اب یہ کام کرنا پسند تو نہیں تھا لیکن ابھی وہ ایشم کے دل میں اپنے لیے جگہ بنانا چاہ رہا تھا وہ اسے اپنے اپ سے بد ظن اور دور نہیں کرنا چاہتا تھا اسی لیے سب برداشت کر رہا تھا۔۔!

اہانہ میر تو اس ایشم کے پاس اتنا ہینڈسم گارڈ دیکھ کر بھی اسے اپنے سے ہمیشہ اگے دیکھ کر اس کے اندر پھر سے اشم کو مارنے کا پلان چلنے لگا۔۔!

ایشم کا سین اج اپنے ہیرو کے ساتھ کس کرنے کا سین تھا وہ ہیرو بھی جس کا نام الیگزینڈر تھا حدید وہاں بیٹھا مسلسل اپنی مون لائٹ کو دیکھ رہا تھا جو میک اپ ارٹسٹ سے تیار ہو رہی تھی ابھی حدید کو سین کا پتہ نہیں تھا ورنہ وہ کچھ نہ کچھ ایسا ضرور کرتا کہ یہ سین ہوتا ہی نہیں۔۔! ایشم تیار ہو کر لگ ہی اتنی خوبصورت رہی تھی سلیولیس ریڈ کلر کی میکسی پہنے بالوں کو کھلا چھوڑے وہ ڈارک میک اپ میں وہ حدید کی مون لائٹ ہی لگ رہی تھی جو چمک رہی تھی اپنے دید کے دل میں روشنی اپنے پیار کی روشنی پھیلا رہی تھی۔۔۔!

تمہیں دیکھتے تو حدید شاہ سانس لینا بھول جاتا ہے مون لائٹ اور جب تم میری باہوں میں اؤ گی تو کیا قیامت ہو گی حدید شاہ تو مسلسل خیالوں میں کھویا ایشم کو دیکھ رہا تھا ایک دم سے ہے دید کا چہرہ لال ہوا تھا سامنے ایشم کو اپنے ہیرو کے ساتھ کس سین کرتے دیکھتا حدید کا تو غصے کے مارے برا حال تھا یہ کس سین بس چند سیکنڈ کا تھا اور یہ چند سیکنڈ اب کسی کی موت کی وجہ بننے والے تھے اس سے پہلے کہ وہ اٹھتا اور اس کے پاس جاتا سین ختم ہو چکا تھا حدید اپنی غعے کے مارے مٹھیاں میچ گیا۔۔!

اس کی سزا تمہیں ملے گی گینڈے کی شکل والے ہیرو حدید اس خوبصورت ہیرو کو گینڈے کی شکل کہہ گیا تھا اور اب اس کی سزا تو طے تھی کیونکہ اس نے اس حدید شاہ کی جسے لوگ مافیا ورلڈ سکارپیو کے نام سے جانتے ہو اس کی مون لائٹ کو کس کی تھی اور اس کی سزا ملنے والی تھی۔۔!

◈◈◈

یہ منظر ہے ایک اٹلی کی ایک روڈ کا جہاں پر ایک گاڑی اپنے مشن کو پورا کرنے کے لیے چل رہی تھی اور اس میں بیٹھے تین لوگ مسلسل اپنے مشن پر بات کرنے کی بجائے دو لوگ تو لڑ رہے تھے اور ایک جو پیچھے بیٹھا تھا وہ مسلسل ان کی لڑائی سنتے اپنے کان بند کیے بیٹھا تھا۔۔!

جس میں جیک فل بلیک ڈریس پہنیں کار ڈرائیو کر رہا تھا اور ساتھ میں بیٹھی ایما نے لال رنگ کا سلیو لیس شرٹ اور بلیک پینٹ جو اس کی ٹانگوں کے ساتھ چپکی ہوئی تھی اور نیچے ایما کی موسٹ فیورٹ اور میری بھی فیورٹ 🙈 بلیک اینڈ ریڈ کمبنیشن کلر کی ہیل جو اکثر ایما خاص مشن پر جاتی تھی تو پہنتی تھی ایما کا کہنا تھا کے یہ ہیل اس کی لکی ہیل ہے۔۔!

اور پیچھے بیٹھا شایان جو کہ ایک ویٹر کے ڈریس میں تھا مسلسل لیپ ٹاپ پر انگلیاں چلا کر اپنا کام ختم کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔!

اگر ایما حد سے زیادہ خوبصورت تھی تو جیک بھی بلیک بیوٹی تھا وہ بھی کسی سے کم نہیں تھا۔۔!

ٹھیک سے گاڑی چلاؤ جیک پتہ نہیں کس نے تمہیں ڈرائیونگ سکھا دی ہے ایما اسے تنگ کرتی بولی تھی اصل میں وہ راستے میں بور ہوتی جا رہی تھی اس لیے اس نے جیک کو چھیڑا تھا اور وہ اب چھڑ بھی گیا تھا۔۔!

تم اپنی بکواس بند کر کے بیٹھو ایما مجھے سکون سے گاڑی چلانے دو جیک نے سرخ آنکھوں سے ایما کو دیکھتا ہوا بولا جبکہ شایان نے دونوں کی زبان دیکھتے نفی میں سر ہلایا تھا کہ ان کا کچھ نہیں ہو سکتا۔۔!

تم اس لائق نہیں ہو کہ ایک خوبصورت لڑکی تمہارے ساتھ سفر کریں ایما بھی لفظ چبا چبا کر کہنے لگی جبکہ جیک تو اسے سخت کچھ سنانا چاہتا تھا لیکن شایان کا لحاظ کر کے خاموش رہا تم اپنے اس دو ٹکے کی ایک ہفتے سے بنے پہلے بی ایف کے پاس ہی جاو کیونکہ تم اسی کے لائق ہو سمجھی اور میرے منہ مت لگو جیک نے

ناگواری سے اسے دیکھا اسے زرہ پسند نہیں تھا ایما کی بولڈنس اور اب تو اس لڑکے سے ملاقاتیں اسے وہ لڑکا ٹھیک نہیں لگتا تھا لیکن وہ ایما کی زندگی میں دخل اندازی نہیں کرنا چاہتا تھا اسی لیے اسے کوئی حق نہیں تھا کہ وہ اسے روکے۔۔!

تو تم کیوں جیلس ہو رہے ہو تمہاری طرح نہیں ہے وہ بہت خوبصورت ہے اور ہم بہت جلد ہی شادی کریں گے ایما بھی کہاں باز انے والی تھی۔۔!

اپنی یہ ٹرٹر بند کرو اور مجھے سکون سے گاڑی چلانے دو جیک تنگ اتے ہوئے بولا تو ایما بھی اپنے بال جھٹکتے باہر دیکھنے لگی۔۔!

تم دونوں باز نہیں آسکتے اگر تم دونوں کی اب زبان بند نہ ہوئی تو میں جا کے عرش کو تم لوگوں کی شکایت لگا دو گا شایان بھی غصے سے بولا تو دونوں ہی چپ کر گئے۔۔۔!

یہ تینوں ایک پارٹی پر جا رہے تھے وہاں پارٹی کے اونر نے جو کہ اٹلی کے مشہور بزنس مین تھا اس کے پاس بہت ہی قیمتی ہیرے تھے کو برا نے انہیں وہ چرانے کا کہا تھا یہ ان کے لیے ایک چیلنج ہوتا تھا جسے ڈی گینگ کے ہوشیار ساتھی یہ کام سرانجام دیتے تھے وہاں پر پارٹی میں یہ تینوں پہنچ چکے تھے اور وہاں شایان کا کام وہاں کے سارے کیمرے ہیک کرنا تھے۔۔!

جیک اور ایما کو بھی الگ سے ہی پارٹی میں جانا تھا تا کہ کسی کو شک نہ ہو جیک شایان کو اوکے کا اشارہ کرتے گاڑی سے اتر گیا اور ایما بھی گاڑی سے اتر گئی اٹلی کے مشہور بزنس مین اکاٹ پرنس کی پارٹی تھی یہ پارٹی اکاٹ پرنس کے گھر پر تھی اکاٹ پرنس کے گھر میں ایک کمرے میں جہاں دنیا کے مہنگے ترین ہیرے موجود تھے ان کی تعداد تین تھی اس کمرے کے باہر بھی سخت سکیورٹی تھی وہ کمرہ صرف اکاٹ پرنس کے فنگر پرنٹ سے ہی اوپن ہوتا تھا۔۔!

لیکن پھر بھی اتنی سخت سکیورٹی تھی کہ ایک منٹ کے اندر اندر کمرے میں جا کر کام ختم کرنا ہوتا تھا ورنہ اگر وہ دروازہ بند ہو جاتا تو اکاٹ پرنس کے سوا کوئی بھی اندر سے وہ دروازہ نہیں کھو سکتا تھا اور اندر گیا ادمی اندر ہی دم گھٹنے کی وجہ سے اپنی موت اپ ہی مر جاتا تھا اس لیے سب ان ہیروں سے دور ہی رہتے تھے کسی میں اج تک ہمت نہیں ہوئی تھی ان ہیروں کو چرانے ہی اور اج یہ ہمت دی گینگ نے کی تھی جس میں جیک ایما اور شایان چرانے آئے تھے۔۔!

شایان مسلسل کیمرے ہیک کرنے کی کوشش کر رہا تھا جبکہ جیک الگ سے اندر گیا تھا ایما الگ سے گئی تھی جسے وہ ایک دوسرے کو جانتے ہی نہیں تھے جیسے ہی جیک اندر گیا اس کی پرسنلٹی دیکھ کر تو کئی لڑکیوں نے جیک کو حسرت سے دیکھا تھا۔۔!

اور ایما اف ایما تو انتہا کی خوبصورت لگ رہی تھی کہ وہاں بیٹھے پارٹی کے اونر اکاٹ بھی ایما کو ایک دفعہ تو دیکھتے رہ گئے تھے باہر بیٹھے شایان نے کیمرے ہیک کر دیے تھے اور ایئر پیس پر دونوں کو خبر کر دی تھی کہ کیمرے ہیک کر لیے گئے ہیں دونوں کے کانوں میں یہ اواز پڑی تھی تو دور سے ہی دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا تھا۔۔!

شایان جو ویٹر کے لباس میں موجود تھا اب وہ بھی گاڑی سے باہر نکلا اور اندر چلا گیا اور اب وہ بھی باقی ویٹروں کی طرح بھی وہاں ایک کام کرنے والا ویٹر ہی لگ رہا تھا اور اسے اب اکاٹ پرنس کے فنگر پرنٹس بھی کسی نا کسی طریقے سے لینے تھے۔۔!

اکاٹ پرنس جو وہاں بیٹھا تھا اس نے ایک ویٹر کو اشارہ کیا تو شایان جلدی سے کولڈ رنگ کا گلاس لے کر اکاٹ پرنس کے پاس جا کر اسے کولڈ رنگ دینے لگا تھا اکاٹ پرینس کے گلاس کے اوپر ایک باریک سا پیپر لگا تھا جس پر اس کے فنگر پرنٹس لینے تھے شیان کا دیا گلاس جیسے ہی اکارٹ نے وہ گلاس پکڑا تھا اس کے فنگر پرنٹس اس پیپر پر چھپ گئے تھے جسے دیکھتا شایان مسکرایا تھا۔۔۔!

اکاٹ پرنس مسلسل ایما کو دیکھ رہا تھا جو ایک طرف کھڑی کولڈ ڈرنک پی رہی تھی اور اکاٹ ایما کو دیکھتے وہاں ہی اپنا کولڈ ڈرنک کا گلاس چھوڑے ایما کی طرف چل پڑا تھا اور شایان تو جلدی سے اکاٹ کو وہاں سے جاتا دیکھ گلاس سے پیپر الگ کر کے جیک کی طرف چلا گیا اور جیک کو پیپر تھما دیا تھا جیک نے ابھی وہ پیپر جلدی سے جیب میں رکھا اور ایما کی طرف متوجہ ہوا جس کی طرف اب اکاٹ جا رہا تھا۔۔!

اس پارٹی میں سب امیر سے امیر لوگ شامل ہوئے تھے ایما نے بھی خود کو امیر شو کروانے کی لئے ہیرے کا سیٹ پہنا تھا اور ہیرے کے ٹاپس برینڈڈ گھڑی پہنے وہ وہاں پارٹی میں موجود لوگوں کے دل دھڑکا گئی تھی اس سے پہلے کہ جیک اور ایما اپنے پلان پر کام کرتے وہاں اکاٹ کے کہنے پر ایک سونگ پلے ہوا تھا۔۔!

--Shine Bright like a daimond

---Shine Bright like a daimond

اکاٹ پرنس ایما کے سامنے آتا اپنے ساتھ ڈانس کرنے کی آفر کرنے لگا۔۔!

???-Would you like to dance withe me

ایما نے بھی جیک کی طرف دیکھا جس کے سامنے بھی ایک لڑکی کھڑی ڈانس کی افر کر رہی تھی جیک نے سرہاں میں ہلایا تو ایما نے مسکراتے اکاٹ کا ہاتھ پکڑ لیا۔۔!

-- Find light in the beautiful sea

--I chose to be happy

where like Daimond in the ---- You and I---You and I ---sky

اکاٹ ایما کے ساتھ ڈانس سٹیپ لے رہا تھا جبکہ ایما کی نظریں جیک کی طرف تھی۔۔!

I see a virsion of ۔You a shouting star

!۔۔Ecstary

I know that was become one

!۔۔۔ Right away۔۔۔۔Right away ote

سب کے ڈانس پارٹنر چینج ہوئے تھے اور اب ایما گھومتی ہوئی جیک کے پاس چلی گئی تھی اور جو جیک کے ساتھ لڑکی تھی وہ اکاٹ کے ساتھ اگئی تھی۔!

۔۔۔ At first sight I felt Energy of sun rays

۔۔۔۔I saw the life inside you eyes

!۔۔So shine bright tonight you and I

جب کہ جیک کے ساتھ ایما کو ڈانس کرتے دیکھ اکاٹ کو غصہ ایا تھا وہ چاہتا تھا کہ اس پارٹی کی حسین ترین لڑکی صرف اسی کے ساتھ ہی ڈانس کریں !

۔۔Shine Bright like a daimond

۔۔Shine Bright like a daimond

اکاٹ نے دوبارہ سے ایما کو اپنی طرف کھینچا تھا اور جیک بھی ایما کو اشارہ کیا کہ اسے اب اپنی طرف ہی بزی رکھیں جبکہ شایان وہاں بیٹھا سکون سے اب اگلے مرحلے کا انتظار کر رہا تھا۔۔!۔

ایمانے اکاٹ کو اپنی طرف ہی مصروف رکھا تھا اور جیک چوری چوری اوپر جاتا ایما کو اشارہ کرتا ایک پیلر کے پیچھے چھپ گیا تھا ایما بھی اکاٹ کو واش روم جانے کا اشارہ کرتی وہاں سے چلی گئی تھی شایان تو پہلے ہی اکاٹ کے ڈرنک میں نشے کی گولی ملائی تھی سو وہ نشے میں اب دوسری لڑکی میں مصروف ہو چکا تھا۔۔!

جس کمرے میں ہیرے تھے اس کے اگے گارڈز کی فوج کھڑی تھی جیک اور ایمانے ایک دوسرے کو دیکھا اگر یہ یہاں فائرنگ کرتے تو مسئلہ ہو جانا تھا انہیں ہیرے چوری سب سے چھپ کر ہی کرنے تھے ان کے پاس صرف اور صرف ایک منٹ تھا اور ایک منٹ میں وہ وہاں کے گارڈز کی ڈیوٹی چینج ہونی تھی اب ان ایک منٹ کے اندر اندر جا کر ہیرے لے کر باہر انا تھا شایان وہاں کے سارے کیمرے اور لیزر سیکیورٹی سسٹم سب ختم کر چکا تھا۔۔!

گارڈز کی تبدیلی کا ٹائم اگیا تھا دونوں نے اشارہ کیا جیسے ہی گارڈز وہاں سے ہٹے تھے دونوں جلدی سے جاتے فرنگر پرنٹ سے دوران لاک کیا تھا اور اندر چلے گئے تھے جلدی میں جاتے ایما کا ٹاپس دروازے کے باہر گر گیا تھا اندر سے جا کر جیک نے وہ ہیرے اٹھا لیے تھے۔!

اور باہر کھڑے گارڈز جو وہاں اچکے تھے وہ ٹاپس دیکھ چکے تھے اس گارڈز نے باقی گارڈز کی طرف دیکھتا خاموش رہنے کو کہا تھا اس گارڈز نے جلدی سے اپنے واکی ٹوکی سے دوسرے گارڈز کو انفارم کیا کہ ہیرے چوری کرنے کوئی اندر گیا ہے اس لیے سب الرٹ رہیں اب وہاں کے سب گارڈز میں کھلبلی سی مچ گئی تھی۔۔!

ایک گاڈز نے جا کر اکاٹ کے کان میں کہا کہ اکاٹ جو نشے میں تھا ناس کا نشہ یک سے اڑا تھا اکاٹ پرنس نے جلدی سے گارڈز کو یہ ہال خالی کروانے کو کہا تھا ہم کیونکہ یہاں اب ایک جنگ لگنے والی تھی جبکہ وہاں بیٹھا شایان جو ویٹر کے لباس میں بیٹھا مزے سے بریانی کھا رہا تھا اففففف ایک تو بریانی چور اس نے

جلدی سے اپنے کان میں لگے ایئر پیس سے جیک اور ایما کو انفارم کر دیا کہ سب کو پتہ چل چکا ہے اب تم لوگ اپنی تیاری مکمل رکھنا یہ سنتے جیک اور ایما جو باہر ارہے تھے یہ سنتے اندر ہی رک گئے تھے کیونکہ انہیں پتہ تھا اب اکاٹ پرنس ہی دروازہ کھولے گا اور ایک جنگ ہو گی۔۔؛!

دوسری طرف حدید بھی ایشم کو ضروری کام کا کہہ کر نکل ایا تھا ایشم بھی باقی کی شوٹنگ کا کل کہہ کر حدید کے ساتھ ہی گھر اگئی تھی جبکہ حدید تو بس اس ہیرو کو دیکھ رہا تھا جس نے اس کی مون لائٹ کے لپس کو ٹچ کر کے کس کی تھی اس سے بعد میں نپٹنے کا سوچ کر وہ ایشم کو گھر چھوڑ کر اپ پارٹی میں جانے کے لیے نکل پڑا تھا کیونکہ عرش نے اس کو بھی کہا تھا کہ ان کی حفاظت کے لیے جائے وہاں مسئلہ ہو گیا ہے۔۔!

اندر جیک اور ایما نے اپنی اپنی گن بھی نکال لی تھی جیک نے گن پکڑی تھی جبکہ ایما نے ایک ہاتھ میں گن اور ایک ہاتھ میں چاکو پکڑا تھا ایما چاکو چلانے میں ماہر تھی۔۔!

تم بہت نکمی ہو ایما اس لیے تو عرش مجھ پر بھروسہ کرتا ہے اور مجھے ہی لیڈر بناتا ہے تو تمہیں کیا ضرورت تھی اپنا ٹاپس باہر گرانے کی جیک نے غصے سے ایما کو موقع ملتے ہی باتیں سنانے لگا۔۔!

ہاں تو میں نے جان بوجھ کر نہیں گرایا ہے خود ہی گر گیا ہے اور مجھے نکمی کہنا بند کرو اتنے تم بھی کوئی سپر مین نہیں ہو۔۔!

تم دونوں لڑنا بند کرو گے ایر پیس سے شایان کے غصے سے بھری اواز ائی تو دونوں ہی ایک دوسرے کو غصے سے دیکھ کر خود کو لڑائی کے لیے تیار کرنے لگے تھے جیسے ہی دروازہ کھلا سامنے ہی اتنے زیادہ گارڈز اور اکاٹ کھڑا تھا۔۔!

او تو تم دونوں تھے چور اکاٹ ایما کو دیکھتے بولا تو جیک اور ایما مسکراتے باہر ائے تھے جب کہ اکاٹ نے پیچھے دیکھا جہاں اس کے ہیرے ویسے کے ویسے ہی پیچھے شیشے کے جار میں لگے چمک رہے تھے۔۔! اب

گارڈز کی نفری جیک اور ایما کے ارد گرد جب کہ جیک اور ایما ایک دوسرے کی پشت سے پشت لگا کر ہاتھوں میں گن پکڑے خود کو حملے کے لیے تیار تھے۔۔!

تم لوگوں نے اکاٹ پرنس کے گھر میں چوری کر کے غلطی کی ہے اور اس کی سزا صرف موت ہے مار ڈالوں انہیں اس سے پہلے کہ گارڈز کچھ کرتے پیچھے سے کئی گاڈز کی شہ رگیں اڑی تھیں سب نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو حدید اپنی سنائپر سے سب کی شہ رگیں اڑاتا ہوا ارہا تھا۔۔؛!

جب تک میں ہوں کوئی میرے ساتھیوں کو ہاتھ لگا کر دکھائے ہاتھ توڑ کر قبر میں دفنادوں گا حدید غصے سے بولتا وہاں دھاواں بول چکا تھا وہاں ایک جنگ شروع ہو چکی تھی۔۔!

جیک گن سے گولیاں برساتے وہاں گارڈز کا خاتمہ کر رہا تھا اور ایما گن بھی چلاتی جارہی تھی اور اپنے چاکو سے گارڈز کے سینوں میں کھوبتی جارہی تھی جیک نے ایما کو پکڑ کر گمایا اور ایما گھومتی ہوئی اگے ہوئی اور ایک گارڈز کو اپنی ہیل سے اس گارڈز کے نیچے والے حصے پر ٹھوکر ماری تھی کے وہ گارڈز تڑپ اٹھا تھا۔۔؛!

پرفیکٹ شاٹ ایما جیک نے اسے داد دیتے ہوئے دیکھا ابھی ایما کچھ کہتی کہ ایک گولی ایما کی طرف ائی تھی جسے جیک ایما کو پیچھے کرتے ہوئے گولی خود پر لے چکا تھا اور یہ گولی جیک کو بازو پر چھو کر گزری تھی اور جیک کے پیچھے کرنے سے ایما کا پاؤں مڑا تھا اور وہ دھڑم سے نیچے گری تھی۔۔!

ایما نے غصے سے جیک کو دیکھا جب کہ حدید مسلسل گارڈز کی شہ رگیں اڑا رہا تھا نکلو یہاں سے حدید نے غصے سے جیک اور ایما کو دیکھتے ہوئے کہا تو جیک نے ایما کو اٹھا کر اپنے کندھے پر لادا اور وہاں سے نکلنے لگا تھا اور جیک اور ایما کی طرف جاتے گارڈز کو حدید سنبھال رہا تھا مجھے نیچے اتارو میں چل سکتی ہوں جیک ایما غصے سے بولی۔۔!

تم نے ثابت کر دیا تم ایک نکمی لڑکی ہو لڑ نہیں سکتی اور ائی بڑی لیڈر بننے والی جیک نے بھی تنز کرنا نہیں چھوڑا تھا۔۔!

تم ایک دفعہ مجھے نیچے اتارو میں بتاتی ہوں کہ میں نکمی ہوں یا نہیں ایما نے غصے سے جیک کی کمر پر مکا مارا لیکن اس بلڈوزر کو کوئی فرق نہیں پڑا تھا حدید بھی نیچے بھاگا تھا اور نیچے جا کر دیکھا تو شایان مزے سے بریانی کے اوپر رائتہ ڈال کر کھا رہا تھا شایان جلدی نکلو ورنہ تمہاری قبر بنا کر نا اس کے اوپر بریانی ڈال کر دفناؤں گا ذلیل کمینے انسان۔۔!

جبکہ شایان اوپر کھڑے گارڈز کو اتا دیکھ بریانی کے پلیٹ پکڑتا جلدی سے اس پر اور رائتہ ڈلتا باہر بھاگا تھا تا کہ گاڑی میں جا کر سکون سے بریانی کھا سکے اور پھر جیک ایما حدید شایان وہاں سے سب کو چکمہ دیتے نو دو گیارہ ہو گے تھے اور اکاٹ پرنس نے کمرے میں جا کر اپنے ہیرے چیک کیے تھے۔۔!

شایان اپنا کام کرو شایان نے ہاں میں سر ہلاتے پلیٹ ایک سائیڈ پر رکھی اور ایک بٹن پریس کیا تھا اور وہ جو ہیرے چیک کر کے خوش ہو رہا تھا وہاں سے ہیروں کا ریفلیکشن ختم ہوا تھا اور اب وہاں کچھ بھی نہیں تھا اور یہ سب دیکھتا اکاٹ پرنس پاگل ہونے کو تھا لیکن چور تو چوری کر کے نکل گئے تھے اور اکاٹ ہاتھ ملتا رہ گیا تھا۔۔!

ہاہاہاہا۔۔۔ بڑا مزہ ایا اج شایان ہنستے ہوئے کہنے لگا ساتھ ساتھ بریانی کھا رہا تھا۔۔!

تمہیں تو بریانی کھانے کا مزہ ایا ہو گا حدید نے انکھیں نکال کر کہا تھا جیک تم ٹھیک ہو نا جیک کے بازو سے نکلتا خون دیکھ کر حدید پوچھنے لگا۔۔!

مجھے یہ ہلکی پھلکی چوٹیں کچھ نہیں کہہ سکتی سکارپیو مجھے کو برا نے اتنا کمزور نہیں بنایا کہ ایک ٹھوکر سے گر جاؤں جیک ایما کو دیکھ کر کہا تو ایما نے گھور کر جیک کو دیکھا۔۔!

جیک تم بھی ایما پر طنز کرنا بند کرو بیچاری نے ہیل پہنی تھی نا اب کیا کرتی ہو گئی غلطی حدید بھی مذاق بناتے ہوئے کہا۔۔!

تم چلوں سب گھر میں عرش سے شکایت کروں گی تم سب کی میر امذاق بناتے ہوا ایما بھی اپنی غلطی مانتی منہ پھلا کر کہنے لگی۔۔!

اتنے میں گھر اگیا تم سب لوگ چلو اندر مجھے کسی کام سے جانا ہے ابھی تھوڑی دیر میں اجاؤں گا حدید انہیں گاڑی سے نکلتا دیکھ کہنے لگا تو وہ تینوں بھی گھر کے اندر چلے گئے اور حدید گاڑی لے کر اپنا کام سے چلا گیا۔۔!

روحا اج پھر تیار ہوئی تھی اس نے ماہم کو باتوں میں لگا کر وہ معیز کے ایک ادمی کے ساتھ ریسٹورنٹ میں پہنچ چکی تھی اج بھی وہ کپڑے چینج کرنے اندر گئی جہاں چارس بیٹھی تھی۔۔!

اگئی تم روحا چارس مسکراتے ہوئے بولی!

ہاں میں اگئی تم کیسی ہو چارس۔۔!

ایم او کے روحا چارس بھی بولی۔۔!

روحا نے اج بھی ہچکچاتے کپڑے بدلے جب جب وہ کپڑے دیکھتی تو اسے رونا ہی اتا تھا لیکن اج اسے معیز کو اپنے کام سے خوش بھی کرنا تھا اسے ماہم کے لیے کپڑے اور کھانے پینے کے لیے ضروری کچھ چیزیں بھی لینی تھی تو اسے معیز سے ادھار چاہیے تھا اس لیے وہ اسے خوش کرنا چاہتی تھی نہ کہ غصہ دلانا چاہتی تھی اس لیے وہ ارام سے کپڑے چینج کرتے باہر گئی تو ایک ادمی جو وہاں بیٹھا تھا کب سے روحا کو دیکھ رہا تھا جو ڈری سہمی کبھی ادھر جا رہی تھی تو کبھی ادھر جا رہی تھی۔!

ہے یو کم ہیر اس ادمی نے روحا کو بلایا تو روحا نے اس ادمی کو اپنی جانب تکتا پا کر وہ دھیرے دھیرے سے اس کی طرف گئی۔۔!

جی سر روحا ہچکچاتے ہوئے بولی۔۔!

میرے لیے کولڈ ڈرنک لے کر اؤ وہ روحا کو اوپر سے نیچے تک گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا روحا اس کی نظروں سے پریشان ہوتی جلدی سے وہاں سے چلی گئی اور ایک گلاس میں کولڈ ڈرنک لے آئی۔۔!

مجھے پکڑاو اس سے پہلے کہ وہ میز پر رکھتی اس ادمی نے ایک اور حکم دیا تھا روحا نے اسے گلاس پکڑانا چاہا تو اس ادمی نے روحا کا ہاتھ پکڑ لیا جس سے روحا کی چیخ نکلی۔۔!

چیچ۔۔۔ چھوڑے سر مجھے روحا روتے ہوئے کہنے لگی۔۔!

ایک رات کا کیا لو گی لڑکی وہ ادمی حوس بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے روحا سے پوچھنے لگا روحا مسلسل اس ادمی سے اپنا ہاتھ چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی میں ایسی ویسی لڑکی نہیں سر چھوڑے روحا تھوڑا غصے سے بولی۔۔!

تمہاری اتنی اوقات کے تم مجھے منع کرو اس ادمی نے غصے سے گلاس اٹھا کر نیچے پھینکا تو معیز اور باقی لوگ بھی اس طرف ائے تھے۔۔!

کیا مسئلہ ہے روحا معیز نے روحا کو غصے سے دیکھ کر پوچھنے لگا۔۔!

سر یہ مجھے ایسی ویسی لڑکی سمجھ رہے ہیں ایک رات۔۔۔۔ یہ کہتے روحا رونے لگی۔۔!۔

مجھے یہ لڑکی ایک رات کے لیے چاہیے وہ ادمی اب معیز کو دیکھ کر کہنے لگا تھا روحا نے نفی میں سر ہلاتے معیز کو دیکھا جاو روحا تم یہاں سے معیز نے روحا کو دیکھتے بولا تو روحا جلدی سے اس کی بات سنتی شکر ادا

کرتی کمرے میں بھاگی تھی۔۔! یہاں لڑکیاں کام کرنے کے لیے اتی ہیں وہ بکتی نہیں ہے سر اور اپ اتے ہیں تو ڈانسر دیکھے کوئی بھی مل جائے گی لیکن یہ لڑکی نہیں معیز بھی حتمی لہجے میں بولا۔۔!

میں تو یہی لڑکی لوں گا اور دیکھتا ہوں تم کیسے رکتے ہو مجھے یہ کہتے وہ ادمی بھی چلا گیا معیز روحا کے پاس کمرے میں گیا اور اسے گھر جانے کے لیے کہا۔۔!

سر مجھے کچھ پیسے ادھار چاہیے وہ ماہم کے کئے کچھ کپڑے لینے ہیں کچھ ضرورت کی چیزیں روحا میں اپ کو کما کر دے دوں گی روحا روتے ہوئے کہنے لگی۔۔!

ٹھیک ہے یہ لو پیسے اور جس ادمی کے ساتھ آئی تھی اسے کے ساتھ جاؤ جا کر خرید لو دھیان سے گھر جانا روحا جلدی سے پیسے پکڑتے چلی گئی اور پھر مارکیٹ جا کر ماہم کے لیے کپڑے کھلونے اور ضرورت کی چیزیں لی تھیں اور پھر گھر چلی گئی۔۔؛!

ماہم دیکھو میں تمہارے لیے کھلونے لے کرائی ہوں روحا ماہم کو دیکھتے بولی جو بیٹھ کر ٹی وی پر کارٹون دیکھ رہی تھی۔۔!

ماما ماہم جلدی سے اٹھتی روحا کے ساتھ جا کر لپٹ گئی۔۔!

ماما کی جان روحا ماہم کے گالوں کو چومتے ہوئے بولی میری بیٹی نے کھانا کھایا ماہم نے جلدی سے ہاں میں سر ہلایا ماما مجھے کھلونے دے نا ماہم کھلونوں کو دیکھتے ہوئے بولی تو روحا نے ماہم کو کھلونے دیا جسے لیتی ماہم کھیلنے لگی اور پھر وہ روحا فریش ہونے چلی گئی۔۔!۔

◈◈◈

یہ ایک تاریک کمرہ تھا جہاں وہ فلم ہیرو بکوز حدید شاہ کے گینڈے کے منہ والا ہیر والٹا لٹکا ہوا تھا۔۔!

Who's here... who brought me here?

وہ چیخا تھا خود کو ازاد کروانے کی کوشش کرنے لگا اپنے قریب قدموں کی چاپ سنتے الگزینڈر چپ ہوا تھا اس نے سامنے دیکھا جہاں ایک لڑکا کھڑا تھا اس نے غور سے اس لڑکے کو دیکھا تو اسے یاد آیا کہ یہ لڑکا تو ایشم کے ساتھ تھا صبح۔۔!

تم یہاں الگزینڈر ڈرتے ہوئے کہنے لگا۔۔!

چپ ایک دم چپ حدید نے تیز دھاڑ والا چاکو اس کے ہونٹوں پر رکھتے غصے سے بولا۔۔!۔

What is my fault that you are doing this to me!

میری کیا غلطی ہے جو یہ تم میرے ساتھ کر رہے ہو۔!

Let me tell you what you have done!

میں بتاتا ہو تم نے کیا کیا ہے حدید نے سرد لہجے میں کہا۔۔!

You have kissed my moonlight and you will be punished for it. How dare you touch my moonlight?

(تم نے میری مون لائٹ کو کس کی تھی اس کی سزا تو تمہیں ملے گی تمہاری ہمت کیسے ہی میری مون لائٹ کو چھونے کی یہ کہتے ہیں حدید نے اپنے چاکو سے الگزینڈر کے ہونٹوں پر کٹ لگایا تھا کٹ کیا اس کے ہونٹ ہی کاٹ دیے تھے کہ ایگزینڈر تڑپ گیا تھا)۔۔!

تم ابھی سے تڑپ رہے ہو ابھی تو تمہاری سزا باقی ہے اور تمہیں میں سزا اپنے محصوس طریقے سے دوں گا جبکہ الیگزینڈر تو تکلیف سے تڑپ رہا تھا اس کا کیا قصور تھا وہ تو ایک فلم کا سین کر رہا تھا لیکن وہ ابھی سکارپیو کے جنون سے نہ واقف تھا اسکارپیو کا جنون ہی تھا جو اتنی چھوٹی سی بات پر اسے اتنی بڑی سزا مل رہی تھی کہ وہ زندگی کی بازی ہار جائے گا۔۔!

حدید نے الیگزینڈر کو نیچے اتارا تو کھینچتا ہوا ایک کمرے میں لے گیا وہ کمرہ ایسا تھا کہ وہ بڑا سا شیشے کا بنا ہوا تھا جس کے اندر بہت سارے بچھو تھے جس کو باہر سے بھی دیکھا جا سکتا تھا الیگزینڈر تو اس کمرے کو دیکھتا انکھیں پھاڑے حدید کو دیکھنے لگا اور نفی میں سر ہلانے لگا۔۔! اس کمرے میں جہاں ڈھیر سارے بچھو تھے یہ کمرہ خاص کر حدید نے اپنے پالتو بچھو رکھنے کے لیے ہی بنوایا تھا جہاں حدید اپنے دشمن کو موت دینے کے لیے یہاں پھینک دیتا تھا اور جب تک وہ انسان زہر سے مر نہ جاتا حدید اسے نکالتا نہیں تھا اب بھی اسے کمرے میں چھوڑ کر خود سکون سے باہر بیٹھ گیا اور ایشم کی تصویر نکال کر دیوانہ وار اسے دیکھنے لگا جبکہ الیگزینڈر بیچارہ اندر بچھو 🦂 کے ساتھ ہولی کھیل رہا تھا 😂 ۔۔!

تم صرف میری ہو مون لائٹ صرف میری اگر کسی نے تم پر ایک نظر بھی ڈالی تو چیڑ پھاڑ کر رکھ دوں گا ایک شدت سے کہتا اندر الیگزینڈر کی چیخوں کو اگنور کیے وہ ایشم کی تصویر پر اپنے لب رکھ گیا۔۔!؛!

جب ایک گھنٹے بعد اندر سے چیخوں کی اواز انا بند ہوئی تو اٹھا اور اندر جا کر اگزینڈر کی لاش کا باہر نکالا جس کے جسم پر کوئی کپڑا نہیں تھا اور پورے جسم پر بچھو کے کاٹنے کے نشان تھے اور ابھی بھی اس کے جسم پر مختلف نسلوں کے بچھو رینگ رہے تھے وہ ایسے ہی پکڑتا باہر لے گیا اور پھر تھوڑی دیر بعد اپنا کام ختم کرتے گھر کے لیے نکل گیا۔۔!۔

صبح روحا کی انکھ کھلی تو ماہم کو دیکھا جو اس کے ساتھ چپک کر سوئی ہوئی تھی میری بیٹی روحا نے ماہم کے سر پر اپنے ہونٹ رکھے اور اٹھ کر فریش ہونے چلی گئی اور پھر ماہم کو اٹھایا اسے نہلایا اور نئے کپڑے پہنا کر اسے ناشتہ بنا کر ناشتہ کروانے لگی معیز تو صبح ہی گھر سے چلا گیا تھا روحا تو شکر ادا کرتی تھی کہ معیز کوئی ایسا ویسا ادمی نہیں تھا نہ ہی ابھی تک اس نے اس پر بری نظر رکھی تھی۔۔!

حدید خوشی خوشی اج ایشم کے گھر کے باہر کھڑا تھا ایشم بھی تیار ہوتی حدید اور الینا کے ساتھ چلی گئی تھی اور وہاں جا کر تو دیکھا ایک جگہ پر انتارش دیکھ کر ایشم حیران ہوئی تھی یہ جگہ وہ تھی جہاں ان کی فلم کے سینز ہوا کرتے تھے یہاں کیا ہوا ہے علیینا ایشم نے حیرانگی سے پوچھا۔۔!

پتہ نہیں چلو اؤ دیکھتے ہیں جب کہ حدید پر سکون سا کھڑا چہرے پر معصومیت لاتے پر سراریت سے مسکراتا ایشم کے پیچھے چلا گیا۔۔!

اگے جا کر دیکھا تو یکدم ایشم کی چیخیں نکلی تھی سامنے ہی الیگزینڈر کی الٹی لٹکی لاش جو بالکل نیلی پڑ چکی تھی ہونٹ کٹے ہوئے تھے اور اس کے جسم پر ابھی بھی بچھو چل رہے تھے اس کی لاش دیکھ کر ایشم تو باقاعدہ کانپ رہی تھی۔۔!

یہ یہ کہ ہو گیا ہے ایشم کی انکھوں سے انسو نکلنے لگے تھے اس نے کب کسی کی اتنی بری موت دیکھی تھی۔۔!

ایشم میم ریلیکس کیا پتہ اس کی کسی کے ساتھ دشمنی ہو حدید اسے سمجھانے لگا حدید کو بھی اس کی حالت دیکھتے عجیب سا محسوس ہو رہا تھا۔۔!

نہیں نہیں یہ کیا ہو گیا کون ہے وہ درندہ جس نے اتنی بری موت دی ہے الیگزینڈر کو ایشم روتے ہوئے بولی تو حدید کو غصہ ایا کہ وہ اس انجان شخص کے لیے اسے درندہ بول رہی ہے خیر مون لائٹ تم نے ابھی میری درندگی دیکھی کہاں ہے جب دیکھو گی تب پناہ مانگو گی مجھ سے حدید تو سب کو اگنور کرتے مسلسل اپنی براؤن انکھوں میں عشق کا سمندر بسائے اپنی مون لائٹ کو دیکھتے ہوئے سوچ رہا تھا۔!

ایشم کی طبیعت خراب ہونے لگی تھی اس لیے ان دو دن یہاں اس معاملے کو رفع دفعہ کروانے کے لیے اف رکھا گیا تھا اور پولیس والوں کو بلا کر ار گزینڈر کی لاش کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھی لے جایا گیا تھا اور

یہ قتل کا معاملہ ہمیشہ مسٹری ہی رہنے والا تھا نہ ہی کوئی اسے حل کرنے والا تھا کیونکہ اج تک ڈی گینگ کو کوئی پکڑ نہیں پایا تھا حدید نے ایشم کو گھر چھوڑا اور خود اپنے سلطان منشن اگیا۔۔!

جیک تم ٹھیک ہو عرش جیک کے پاس اتا پوچھنے لگا۔۔!

ہم میں ٹھیک ہوں عرش جیک اٹھ کر بیڈ کی کراؤن سے ٹیک لگاتا ہوا بولا۔۔!

تمہیں اپنا خیال رکھنا چاہیے تھا عرش نے ہلکا سا ڈانٹنے کے انداز میں کہا عرش ہمیشہ جیک کو اپنے بھائیوں کی ہی طرح ہی سمجھتا تھا اس نے بچپن سے ہی جیک کا چھوٹے بھائیوں کی طرح ہی خیال رکھا تھا چاہے جیک بڑا ہو لیکن عرش نے ہمیشہ بڑا بھائی ہونے کا فرض نبھایا تھا اور جیک کا بھی حیال رکھا تھا۔۔!

ہاں بس میری ہی غلطی تھی تھوڑا دھیان بھٹ گیا تھا جیک نے ایما کی غلطی نہیں بتائی تھی ورنہ ایما کی کلاس لگ جانی تھی۔۔!

چلو اؤ باہر سب تمہارا انتظار کر رہے ہیں کھانا کھا لوں جیک بھی ہاں میں سر ہلاتا اٹھ کر فریش ہو کر عرش کے ساتھ چلا گیا سب لوگ کھانا کھا رہے تھے انمول اب مجھ سے اور انتظار نہیں ہوتا تم جلدی سے میری بیٹی ہمیں دے دو ماہی میرب کی جانب دیکھتی انمول سے کہنے لگی تو میرب کے کان کھڑے ہوئے تھے۔۔۔!

کیوں نہیں میں نے بھی میر سے بات کی تھی تو ہم نے ڈیسائیڈ کیا کہ دو دن بعد نکاح رکھ لیتے ہیں اور شادی بڑے پیمانے پر بعد میں کریں گے جبکہ میرب یہ سنتے ہی اس کی انکھوں میں انسوائے تھے اور شایان کی تو باچھیں کھل گئی تھی چلو پھر اج سے ہی تیاریاں شروع کرتے ہیں سب لوگ اب شادیوں کی تیاریوں کے بارے میں بات کرنے لگے تھے۔۔!

میرا پیارا بیٹا چلو اؤ ماما کے پاس ایک عورت کی اواز ارمانڈو کو سنائی دی تھی ماما کہاں ہیں اپ۔۔۔ماما مجھے ڈر لگ رہا ہے۔۔۔یہاں سے باہر نکالیں۔۔نہیں ماما۔۔نہیں ماما۔۔مجھے مت مارے۔۔۔مت مارے درد ہوتا ہے۔۔ماما ماما اپ تو میری ماما ہے نا۔۔۔مت مارے۔۔۔!

میرے بیٹے کو چھوڑ و ذلیل عورت اب ایک مرد کی اواز ارمانڈو کا پیچھا کرنے لگی تھی۔۔!

مار دیا میں نے مار دیا ہاہاہاہا ایک وحشت ناک قہقہ ارمانڈو کے کانوں میں گونجا تھا۔۔!

میرے بیٹے کو چھوڑ دو کہاں لے جا رہے ہو یہ میرا آخری سہارا ہے۔۔چھوڑوں۔۔۔میرا بیٹا۔۔!

بابا۔۔۔پسینے میں شرابور ارمانڈو اٹھ کر بیٹھا تھا اپنی ماں اور باپ کو یاد کرتے اپنے بال نوچنے لگا وہ چیخنا چاہتا تھا چلانا چاہتا تھا لیکن وہ چلا نہیں پا رہا تھا وہ اپنی زندگی سے تھک ہار گیا تھا وہ مر جانا چاہتا تھا لیکن وہ مر بھی نہیں سکتا تھا۔۔!

میں ہی ہمیشہ تمہاری دوست رہوں گی مان ایک خوبصورت آواز اس وحشت ناک رات میں ارمانڈو کے سکون کا سبب بنی تھی۔۔!

تم کہاں ہو شہزادی میں نے تمہیں کہاں کہاں نہیں ڈھونڈا یہ دل اب پتھر کا ہو چکا ہے اور اب تمہارے انے سے ہی یہ دل موم ہو گا تم جلدی سے مجھے مل جاؤ شہزادی وہ اپنی شہزادی کو سوچتا ہوا اٹھا اور اپنی شرٹ پہنتا باہر نکل گیا اور گاڑی کی چابی پکڑتا ہوا کسی ایسی جگہ جانا چاہتا تھا جہاں اسے تنہائی ہو اس اور اس کے اس پاس کچھ نہ ہو یہ ہو اس کی شہزادی کی یادیں ہوں۔۔!

ابھی ارمانڈو وہاں سے باہر نکلتا کہ روز نے اسے روکا کہاں جا رہے ہو ارمانڈو ۔!

تم سے مطلب اپنا کام سے کام رکھو ارمانڈو غصے سے بولا۔۔!

تم پریشان لگ رہے ہو میں تمہارے ساتھ جاؤں گی روز نے اس کی بات کو اگنور کرتے گاڑی میں بیٹھنے لگی کے اریمانڈو نے روز کا بازو پکڑتے زور سے جھٹکا دیتے اسے پیچھے پھینکا تھا بھاڑ میں جاؤ تم میرے پیچھے انے کی کوشش مت کرنا یہ کہتے ہوئے اریمانڈو نے گاڑی سٹارٹ کی اور چلا گیا جب کہ روز بس کلس کر ہی رہ گئی تھی۔۔!

عرش کہاں جا رہے ہو تم عرش باہر نکلنے لگا تو حدید نے اس سے پوچھا۔۔!

میری ایک میٹنگ ہے ریسٹورنٹ میں تمہیں میں نے بتایا بھی تھا وہاں جا رہا ہو تم نے اس ادمی سے پیسوں کی بات کی ہے دو منتھ ہونے والا ہے اس نے ہمارے 10 ملین ڈالر واپس نہیں کیے کوئی فضول کے پیسے نہیں ائے ہیں ہمارے پاس حدید۔۔!

میں نے بات کی تھی اس سے لیکن وہ کچھ ٹائم اور مانگ رہا ہے۔۔!

مجھے میرے پیسے چاہیے حدید کچھ بھی کرو دو دن کے اندر اندر مجھے چاہیے ورنہ پھر میں خود اس کے پاس جاؤں گا اور اس کے خون کے ایک ایک قطرے سے اپنے پیسے نکلواوں گا۔۔!

ٹھیک ہے یار غصہ نہیں کرو میں دوبارہ اس کے پاس جاتا ہوں۔۔!

اوکے۔۔ عرش یہ کہتے ہوئے نکل گیا اور حدید اپنے کمرے میں چلا گیا اس نے جا کر ایشم کو کال کرنے لگا لیکن اتنی کالز کے بعد بھی ایشم نے کال نہیں اٹھائی تو موبائل نیچے کر لیٹ گیا صبح تم سے ملوں گا مون لائٹ۔۔!

عرش اسی ریسٹورنٹ میں گیا تھا جہاں روحا کام کرتی تھی یہاں کچھ پیسوں کی ڈیل ہونی تھی اور عرش کا اج موڈ بھی تھا کہ کسی ایسی جگہ جا کر ہی ڈیل کی جائے تو اس نے اسے ریسٹورنٹ کو چنا تھا۔۔!۔

ہائے وہ دیکھو کتنا پیارا لڑکا ہے چارس اور روحا جو کھڑی اپس میں باتیں کر رہی تھی تو چارس کی اچانک نظر عرش پر پڑی تو چارس عرش کو دیکھتے ہوئے روحا سے بولی جو کہ واقعی میں بے حد خوبصورت لگ رہا تھا

روحا نے عرش کو دیکھا اور اسی ٹائم عرش نے بھی اپنی نیلی انکھیں اٹھا کر دیکھا تھا اور گہری نیلی انکھیں کالی انکھوں سے ایک پل کو ٹکرائی تھی کہ باہر تیزی سے بجلی چمکی تھی روحا نے جلدی سی انکھیں دوسری طرف کر لی عرش نے بھی کوئی خاص ریسپانس نہیں دیا تھا لیکن وہ اٹک گیا تھا پہلی دفعہ وہ ڈیل کرتے وقت ایک لمحے کو اٹک گیا تھا وہ بھول گیا تھا ایک لمحے کو لیکن جلدی سے خود کو کمپوز کیا اور پھر سے ڈیل کرنے لگا۔۔!

ڈیل ختم ہوئی تھی لیکن عرش نا جانے وہاں کیوں بیٹھا تھا اور وقتا فوقتا وہ کولڈ ڈرنک پیتا سامنے کھڑی روحا پر نظر ڈال رہا تھا۔۔!

ہے یو کم ہیر۔۔۔ایک ادمی نے روحا کو اواز دی تو روحا اس کی طرف گئی۔۔!

جی سر۔۔۔روحا نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کی مسکراہٹ اور لبوں کے پاس تل عرش کے اندر ایک عجیب سی فیلنگز پیدا کر رہا تھا روحا نے اپنے اوپر مسلسل کسی کی نظروں کی تپش محسوس کی تو سر اٹھا کر دیکھا اور عرش کو اپنے جانب تکتے پا کر اس کی انکھوں میں ایک وحشت محسوس کر کے روحا کانپی تھی اور اگلے ہی پل روحا اس شخص کا ارڈر لیتے ہوئے چلی گئی تھی روحا کے کانپنے سے عرش کے چہرے پر مسکراہٹ ائی تھی۔۔!۔

روحا اس ادمی کا ارڈر لے کر اس ادمی کے پاس ائی تو اس ادمی نے روحا کا ہاتھ پکڑ لیا جس سے روحا نے ڈر کر اس ادمی کو دیکھا۔۔!

چچ۔۔۔چھوڑیں سر روحا مسلسل اپنا ہاتھ چھڑوانے لگی تھی لیکن وہ ادمی اٹالین تھا اور سمجھ نہیں پایا اس نے روحا کو مزید کھینچ کر اپنے قریب کیا۔!

جبکہ عرش وہاں ہی بیٹھے اس آدمی کو گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔!

How much would it cost to spend on night with me۔۔۔???

(ایک رات میرے ساتھ گزارنے کے کتنے پیسے لو گی)۔۔۔؟؟؟

جبکہ روحا کو تو سمجھ ہی نہیں ائی تھی بس رات نائٹ لفظ سن کر وہ سمجھ گئی تھی کہ اس ادمی کی نیت حراب ہے۔!

میں ایسی ویسی لڑکی نہیں ہوں معیز اور چارس بھی وہاں شور سنتے اگئے تھے اس سے پہلے کے وہ ادمی مزید روحا سے باتیں میزی کرتا عرش اس کے پاس اتا اس شخص کا غریبان پکڑتا اس کے چہرے پر مکے مارنے لگا روحا اس لڑکے کو مارتا دیکھ ڈر کر اپنے قدم پیچھے لے گئی تھی اور چارس کے پاس ڈری سہمی کانپتی ہوئی جا کر کھڑی ہو گئی تھی جبکہ عرش نے روحا کو اپنی گہری نیلی انکھوں سے دیکھا کے وہ اس سے دور ہو گئی۔!۔

روحا نے بھی اس کی انکھیں دیکھی جس کی نیلی انکھیں سرخ ہو رہی تھی معیز بھی عرش کو یہاں دیکھ کر ڈر گیا تھا کون نہیں جانتا تھا اسے اٹلی کا بادشاہ تھا یہ سب لوگ عرش کو دیکھ کر کانپنے لگے تھے وہ ادمی بھی ہو خوف سے عرش کو دیکھنے لگا تھا وہ بھی پہچان گیا تھا کہ یہ مافیہ ورلڈ کا کو برا ہے۔۔!

یہ میرا شہر ہے میرا یہاں عورت کی عزت کی جاتی ہے نہ کہ اس کی عزت اتاری جاتی ہے ہم تمہیں اس کی سزا ضرور ملے گی جاہل ادمی عرش دھاڑا تھا اور اس کی دھاڑ سن کر روحا دور سے ہی اچھلی تھی اسے اب یہاں سے جانا تھا وہ مسلسل رو رہی تھی یہ اس کے ساتھ ہے دوسرا واقعہ تھا کہ کسی نے گندی نظریں سے

اسے دیکھا تھا روحا بغیر کسی کو بتائیں وہاں سے نکلی تھی اس نے کپڑے بھی چینج کرنا مناسب نہیں سمجھا تھا وہ روتی ہوئی چلتی جا رہی تھی۔۔!

معیز تو ڈر کر عرش کو دیکھنے لگا تھا کیونکہ حدید شاہ پہلے ہی اسے دھمکی دے کے جا چکا تھا کہ اس کے 10 ملین ڈالر واپس کیے جائیں ورنہ کو برا اکرتم سے خود لے گا اس لیے معیز اسے دیکھ کر ڈر گیا تھا کہیں یہ پیسے لینے تو نہیں اگیا لیکن اسے کسی اور مقصد سے دیکھ کر معیز کو تھوڑا سکون ہوا تھا لیکن وہ بہت پریشان ہو گیا تھا وہ 10 ملین ڈالر کہاں سے جاتا ہے اتنی تو اس کی کمائی بھی نہیں ہوتی تھی۔۔!

عرش نے اس ادمی کو اپنے ادمی کی طرف پھینکا اور حکم دیا کہ لے جاؤ پھر عرش نے اپنی نظر گھما کر پورا ریسٹورنٹ میں دیکھا لیکن روحا نظر نہیں ائی تو وہ جلدی سے باہر نکلا اس کے اندر غصے کے بھانپر جل رہے تھے اس ادمی کے اس لڑکی کو ہاتھ کیسے لگایا تھا اور جلدی سے گاڑی میں بیٹھا گاڑی سٹارٹ کر کے وہ چلا گیا راستے میں ہی دور سے ہی وہ ریسٹورنٹ کا لباس پہنے لڑکی جو چل رہی تھی اسے پہچان چکا تھا عرش نے گاڑی روحا کے پاس روکی تو روحا اچھل کر دور ہوئی تھی۔۔؛!

روحا جب ریسٹورنٹ سے نکلی تو تیز بارش ہو رہی تھی عرش بھی روحا کو دیکھتا گاڑی سے باہر نکلا تو روحا کو دیکھا جس کا لباس بارش میں بھیگ رہا تھا روحا عرش کی نظریں اپنے اوپر محسوس کر کے روحا کو ایک دم شرم محسوس ہوئی تھی وہ تو جلدی میں ڈریس چینج کرنا بھی بھول گئی تھی۔۔! روحا نے گھبرا کر اپنے اپ کو چھپانا چاہا۔۔!

گاڑی میں بیٹھو میں چھوڑ اتا ہوں تمیں عرش نے اسے دیکھتے کہا جو کہ بارش میں بھگتی ہوئی اپنے اپ کو چھوٹے کپڑوں میں بھی خود کو چھپانے کی کوشش کر رہی تھی اس کی خوبصورت چہرے پر بارش کا بہتا پانی عرش کے دل میں ہلچل مچا رہا تھا۔۔؛!

عرش کی بات سن کر روحا نے ڈر کر عرش کو دیکھا اور نفی میں سر ہلایا نہیں تھینک یو سر لیکن میں چلی جاؤں گی روحا نے ڈرتے ہوئے کہا۔۔!

عرش نے اپنی آنکھیں چھوٹی کر کے دیکھی کے یہ پدی سی لڑکی اس کو منع کر رہی ہے کسی میں اج تک ہمت نہیں آئی تھی کے کوبرا کو منع کر سکے اور اس نے آج کر دیا تھا پھر کچھ سوچتے عرش نے ایک تنزیہ مسکراہٹ روحا کی طرف اچھالیں ریسٹورنٹ میں تو اپنی حفاظت نہیں کر سکی اور اگر اگے جا کر کوئی اور مل گیا تو کیسے بچوں گی عرش نے غصے سے کہا۔۔!

ٹھیک کہا سر اپ نے لیکن میں اکیلی ہوں سر مجھے اپنی حفاظت کرنا سیکھنا ہے کیونکہ یہاں کوئی بھی اپنا نہیں یعنی مجھے اپنی حفاظت کرنا خود سے سیکھنا پڑے گا اور تھینک یو اپ نے مجھے بچایا لیکن میں خود کی حفاظت کرنا چاہتی ہوں کوئی ہمیشہ تو مجھے بچانے نہیں آئے گا نا یہ کہہ کر روحا عرش کی بات سنے بغیر اگے چلنے لگی۔۔!

بے بی گرل عرش نے گمبیر لہجے میں پکارا تھا روحا کے رونگتے کھڑے ہوئے تھے اس کے عرش سے دور جاتے قدم رکے تھے۔۔!

یہ اٹلی ہے یہاں لوگ کب کسی کو مار دیں پتہ نہیں چلتا گناہوں سے بھرا پڑا ہے اٹلی برے ادمیوں سے کسی کے ہاتھ لگ گئی تو کوئی نہیں بچائے پائے گا عرش نے نہ جانے اس کے سامنے خود کو اچھا ثابت کرنا چاہتا تھا لیکن وہ اپنے دل کے اندر اٹھتی بات کو اگنور کر گیا کہ اٹلی میں سب سے بڑا کوبرا سے برا اور خطرناک کون ہو سکتا ہے۔۔!

بیٹھو گاڑی میں عرش نے اس کا بازو پکڑ کر گاڑی میں بٹھایا تھا روحا تو ڈر کے مارے اب کچھ بولی ہی نہیں تھی۔۔!

نام کیا ہے تمہارا عرش اس سے دیکھتے بولا۔؛!

رر۔۔۔روحا۔۔۔روحانے دھیمے لہجے میں بولا۔۔!

کہاں سے ائی ہو تم عرش نے اگلا سوال کیا کیونکہ یہاں پر رہنے والے لڑکی اتنی معصوم نہیں ہو سکتی تھی جتنی یہ تھی۔۔!

میں پاکستان سے ہی ہوں روحانے عرش کو دیکھتے ہوئے کہا اس سے پہلے عرش کوئی اور سوال پوچھتا روحا بول پڑی یہ سوال جواب چھوڑیں بس اپ جلدی سے مجھے گھر تک پہنچا دیں عرش تو اس کی چلتی زبان کو دیکھ کر چپ ہوا تھا اور کچھ نہ پوچھا اور چپ چاپ کر کے جہاں وہ کہتی رہی وہاں اتار دیا تھا روحا تھینک یو سر کہتے ہیں بلڈنگ کے اندر چلی گئ عرش اسے اندر جاتا دیکھ مسکرایا تھا۔۔!

بے بی گرل۔۔۔یہ کہتے عرش گھر کی جانب چلا گیا۔۔!

صبح روحا اٹھی تو ابھی تک رات والے واقعے کے زیر اثر تھی خوف سے اس کا روم روم کانپ رہا تھا وہ اب ہر گز وہاں نہیں جانا چاہتی تھی لیکن مجبوری تھی وہ وہاں کام نہ کرتی تو کہاں کرتی روحانے ماہم کو دیکھا یہ ایک ذمہ داری اس پر تھی وہ ذمہ داری اچھے سے نبھانا چاہتی تھی اسی لیے وہ اٹھی اور خود کو تیار کرنے لگی معیز سے کہہ کر اس نے ڈیوٹی ٹائمنگ بھی چینج کر والی تھی کاش میں پاکستان سے یہاں نہ اتی کم از کم وہاں عزت تو باقی بچتی تھی لیکن یہاں۔۔۔کل کا واقع سوچتے ہوئے پھر سے رونے لگی تھی۔۔؛!۔

اور اسے وہ کل نیلی انکھوں والا لڑکا بھی یاد ایا تھا جس نے اس کی جان بچائی تھی اور گھر تک چھوڑ کے گیا تھا اتنے بھی برے لوگ نہیں ہیں یہاں کے کچھ اچھے بھی ہیں عرش کے بارے میں سوچتے روحا کے لبوں پر مسکراہٹ ائی تھی وہ کیا جانتے تھے کہ جس کو وہ اچھا بول رہی ہے وہ اٹلی کا سب سے برا انسان ہے کس کے چنگل میں پھنسے گی تھی وہ اسے بعد میں پتا چلنے والا تھا۔۔!

◈◈◈

حدید ساری رات ایشم کے بارے میں سوچتا رہا تھا لیکن ایشم نے کال نہیں اٹھائی تھی تو حدید صبح جلدی سے تیار ہوتا اب ایشم کے گھر کے لیے نکل چکا تھا۔۔!

اسے ابھی ہی اپنی مون لائٹ کو دیکھنا تھا تقریبا 20 منٹ کے بعد اپنے مون لائٹ کے گھر کے باہر کھڑا تھا حدید اندر گیا تو ایشم اپنے ہاتھوں سے اپنے بھائی علی کو کھانا کھلا رہی تھی علی حدید کو دیکھ کر ایشم کی طرف دیکھنے لگا اپی یہ کون ہے ایشم نے بھی علی کے سوال پوچھنے پر اپنے پیچھے دیکھا تو حدید کو دیکھ کر حیران ہوئی تھی۔! دید تم یہاں لیکن اج تو اف ہے نا۔۔!

ہاں ایشم میں جانتا ہوں لیکن ویسے ہی اپ کی طبیعت معلوم کرنے اگیا کل اپ کی طبیعت خراب تھی نا اسی لیے۔۔!

ہمم ٹھیک ہو میں اب۔۔!

اؤ بیٹھو تم بھی ناشتہ کر واور میرے بھائی سے ملو علی سے ایشم مسکراتے ہوئے بولی۔۔!

ہیلو چھوٹے کیسے ہو تم حدید صوفے پر بیٹھتے علی کو مسکرا کر دیکھا۔۔!

میں ٹھیک ہوں بھیا علی نے پیار سے کہا بھیا سنتے حدید کو بھی بہت اچھا لگا تھا علی چلو جاؤ تم اپنے کمرے میں علی بھی ایشم کی بات سن کر کمرے میں چلا گیا۔۔!؛

بہت پیارا ہے تمہارا بھائی حدید مسکراتے ایشم کے خوبصورت چہرے کو دیکھتے بولا۔۔!

پتہ نہیں دید کس ذلیل درندے انسان نے الگزینڈر کو مارا ہے کتنا بے رحم تھا نا وہ سائیکو انسان وہ منظر یاد کرتی ایشم کپکپا گئی تھی۔۔!

جبکہ حدید تو اپنے لیے درندے کا لفظ سنتے مٹھیاں بھینچ گیا تھا میری مون لائٹ ابھی اس درندے کو جانتی نہیں تو ڈر رہے اور اگر میری مون لائٹ کو پتہ چل گیا کہ میں ہی یعنی کے تمہارا دید تمہارا گارڈ ہی وہ درندہ ہے تو میری معصوم سی مون لائٹ کا کیا ہو گا میری معصوم سی مون لائٹ۔۔!

تمہیں کچھ کہنا ہے کیا ایشم مسلسل حدید کو اپنی طرف دیکھتے پا کر اس سے پوچھنے لگی۔۔!

ہاں میں نے یہ کہنا تھا کہ کل مجھے ضروری کام ہے تو کل میں تمہارا ساتھ نہیں جاؤں گا پھر پرسوں ایک ساتھ جائیں گے۔۔!

اوکے حدید میں نے بھی یہ ہی کہنا تھا کے میری طبیعت کچھ بہتر نہیں ہے تو میں بھی کل اف ہی کروں گی۔۔!

اوکے ایشم میں چلتا ہوا ابھی پھر ملاقات ہوئی ہے۔۔!

ایشم تو ابھی بھی ڈر کے مارے وہاں نہیں جانا چاہتی تھی سو جلدی سے مان گئی۔۔!

چلے ائیں ابی اج اپ کو میں باہر لے کر جاؤں گا پہلے میرب لے کر جاتی ہے اج میں بھی ساتھ جاؤں گا میرب جو ابیہا کو سلطان مینشن کے سامنے بنے پارک میں روز واک کروانے لے کر جاتی تھی اج شایان بھی بیچ میں کود پڑا تھا کہ وہ بھی جانا چاہتا ہے۔۔!

شایان کو دیکھتے میرب کو سخت غصہ ایا تھا پتہ نہیں اسے اپنے اس کزن سے چڑ کیوں تھی حالانکہ وہ تو اس سے اتنی محبت کرتا تھا اس کا اتنا خیال رکھتا ہے لیکن میرب کو اس کے جنونی خرکتوں سے ڈر لگتا تھا۔۔!

ابی اپی اپ شایان کے ساتھ چلی جائیں اج میں نہیں جاؤں گی میرب یہ کہتے ہی جانے لگی کہ شایان نے میرب کا ہاتھ پکڑ لیا فیری چلو میرے ساتھ مجھے تم سے کوئی ضروری بات کرنی ہے۔۔! نہیں

شان۔۔۔اس سے پہلے کہ میرب کچھ اور کہتی شایان نے انکھیں نکال کر میرب کو دیکھا کہ میرب کی بولتی وہاں ہی بند ہوئی تھی۔!

چلو۔۔شایان ابیہا کی ویل چیئر پکڑتا باہر گیا اور اج گارڈز ساتھ نہیں گئے تھے کیونکہ اج ڈی گینگ کا ٹائیگر جوان کے ساتھ تھا۔۔!

چلو امانی اج میں تمہیں باہر لے کر جاتا ہوں تم بھی تھوڑا خود کو فریش فیل کرو گی ارمانڈو اج امانی کو لیے باہر نکلا تھا اٹلی میں کسی کو بھی اجازت نہیں تھی کہ ایسے کھلے عام شیر یا پینتھر یا کوئی بھی خطرناک جانور لے کر گھومنے کی لیکن یہ ہمت صرف کوبرا اور ارمانڈو میں ہی تھی کہ پولیس یا کوئی بھی کچھ انہیں کہہ نہیں سکتا تھا اسی لیے اج ہم کافی عرصے بعد ارمانڈو امانی کو لے کر باہر نکلا تھا۔۔!

میرب کیا تم اس شادی سے خوش نہیں ہو شایان ابیہا کو اس کے فیورٹ پھولوں کے پاس چھوڑے میرب کو لیتا سامنے بینچ پر بیٹھا تھا ابیہا کو تو لال کلر کے پھول بے حد پسند تھے اسی لیے تو کوئی اسے پیار سے ریڈ روز کہتا تھا میرب تو اچانک سے شایان کے سوال پر گھبرا گئی تھی۔۔؛!

اگر میں نہ کہوں گی تو یہ جلاد مجھے یہاں ہی زندہ دفن کر دے گا نہیں شان ایسی بات نہیں ہے میرب ڈرتے ہوئے بولی۔۔!

تو کیسی بات ہے میرب دیکھو فیری میں تم سے بے حد پیار کرتا ہوں پیار لفظ کم ہے میرے لیے میں تم سے جنونی محبت کرتا ہوں اور تم صرف میری ہو یقین کرو اگر تم مجھ سے ایک انچ بھی دور ہوئی تو تمہیں میں زمین میں زندہ گاڑ کر تمہاری فیورٹ پھول تمہاری قبر پر ڈالوں گا ایک دم سے میرب کا مرجھایا چہرہ دیکھ کر شایان کو غصہ ایا تھا۔۔!

وہ بچپن سے اس کی تھی اور اسی کی ہی رہے گی وہ کیسے اب اس دستبردار ہو سکتا ہے جبکہ میرب تو شایان کی جنونی باتیں سن کر ہی ابھی سے سہم گئی تھی شادی کے بعد جنونی محبت جنونی شدتیں کیسے سہے گی۔۔!

اور کل ہمارا نکاح ہے اس کے بعد میں تمہیں بتاؤں گا کہ عمل کر کے مجھے تم سے کتنی محبت ہے اور تم میری محبت سہ بھی پاؤ گی شایان اخر میں شرارتی لہجے میں بولا تو میرب اس کی بات سنتے اس کا چہرہ سرخ ہوا تھا۔۔!

ابیہا اپنی ویل چیئر خود ہی چلاتے ذرا دور نکل ائی تھی میرب اور شایان اپنی ہی باتوں میں مگن تھے ابیہا پھولوں کی دیوانی جس کو بچپن سے ہی ریڈ کلر کے پھول بے حد ہے پسند تھے ابیہا پھول دیکھتے دیکھتے کہیں اور ہی چلی گئی تھی ابیہا کا دھیان پھولوں کی طرف ہر طرف گلاب کے ہی پھول تھے۔۔!

اور اپنے اپ کو تیار کر لینا اج رات شاپنگ پر چلیں گے اپنے نکاح کا ڈریس لے لینا سمجھ گئی ہو نا۔۔!

ہاں ہاں میرب جلدی سے بولیں لیکن سامنے دیکھا تو ابیہا کو غائب دے کر میرب کی انکھیں پھٹی تھی شان ابیہا اپی میرب نے چیخ کر کہا شایان نے بھی سامنے دیکھا جہاں ابیہا نہیں تھی ابیہا ابیہا کہاں گئی شایان جلدی سے اٹھا تھا۔۔!

دوسری طرف ایک ہوا کا جھونکا ابیہا کے پاس سے گزرا تھا کہ ابیہا کی انکھیں خود بخود بند ہوئی تھی اسے ایک سکون سا محسوس ہوا تھا ارمانڈو جو کہ یہاں سے اپنی امانی کو لے کر گزر رہا تھا دور جا کر ایک دم رکا تھا اسے محسوس ہوا جیسے کوئی اپنا بہت پاس ہو ارمانڈو نے بھی اس خوشبو کو ہوا میں محسوس کر کے انکھیں بند کر کے خود میں اتارا تھا۔۔!

وہ رہی ابیہا آپی میرب اور شایان جلدی سے ابیہا کی طرف ائے تھے اور ویل چیئر کو پکڑ لیا تھا آپی اپ کہاں چلی گئی تھی میرب جلدی سے ابیہا سے بولی تو ابیہا نے اپنی انکھیں کھولی۔۔!

ارمانڈو نے جیسے ہی پیچھے مڑ کر دیکھا لیکن اس کے دیکھنے سے پہلے ہی ایہا کی وہیل چیئر کے پیچھے میرب اور شایان کھڑے ہو گئے تھے کہ ایہا ان کے سامنے چھپ سی گئی تھی اور ارمانڈو ایہا کو دیکھنے سے قاصر رہ گیا تھا۔۔!

آپی ہم پریشان ہو گئے تھے میرب ان کی ویل چیئر چلاتے اس سے کہنے لگی تھی۔۔!

وہ۔۔وہ۔۔۔پھول۔۔۔پھول۔۔۔ایہا ہلکا سا بولتی پھولوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولی تو میرب مسکرا دی جبکہ ارمانڈو نے دور تک ہلکی سی انچل نظر ائی لیکن اگنور کر گیا اور پھر امانی کو لے کر چلا گیا اور میرب اور شایان بھی ابہیا کو لے کر گھر چلے گئے۔۔۔!

رات کو عرش اس کلب میں کوئی کام بھی نہیں تھا لیکن ابھی پھر وہ چہرے پر ماسک لگائے ایک کونے میں بیٹھے اپنی نیلی انکھوں سے سامنے کام کرتی روحا کو دیکھ رہا تھا عرش روحا کو ایسے دیکھ رہا تھا جیسے اپنی صدیوں کی پیاس بجھا رہا ہو عرش کو عورت ذات سے نفرت نہیں تھی لیکن اس نے کبھی سوچا نہیں تھا کہ اسے کسی معصوم سی لڑکی سے پیار ہو گا۔۔!

مافیا ورلڈ کا کو برا کسی لڑکی کو چوری چوری دیکھ رہا تھا افف یہ پہلی دفعہ ہوا ہوا تھا روحا کو اپنے اوپر نظروں کی تپش محسوس ہوئی تو اس نے ادھر ادھر دیکھا لیکن اسے کوئی نظر نہیں ایا تھا اسی لیے دوبارہ سے چارس سے باتیں کرتی مسکرا رہی تھی اس کی مسکراہٹ اور ہونٹوں کے پاس تل جو چمک رہا تھا عرشان کا دل اس تل میں اٹک گیا تھا۔۔!۔

بے بی گرل یہ کہتے عرش نے اپنی انکھیں بند کی تھی اور پھر جب تک روحا کا کام ختم نہیں ہوا تھا وہ وہاں ہی بیٹھا رہا تھا اور روحا ریسٹورنٹ سے نکلی تو عرش بھی وہاں سے نکلا تھا اور روحا کا پیچھا کرتے ہوئے اسے گھر تک چھوڑ کر ایا تھا اس اتنی ساری بلڈنگ کے اندر جاتا دیکھ وہ واپس مڑا تھا کیونکہ کل وہ روحا سے پوچھ

چکا تھا تو روحا نے جھوٹ بولتے کہا تھا کہ وہ اپنے کزن کے ساتھ رہتی ہے یہ سنتے عرش کو غصہ تو بہت زیادہ تھا لیکن برداشت کر گیا۔۔!

میری پرنسس کیا کر رہی ہے میر کمرے میں اتا انمول سے پوچھنے لگا۔۔!ا

افففف اتنی تیاریاں ہیں شادی کی میر مجھے تو کچھ سمجھ نہیں ارہا ہے۔۔!

تم سب کی ٹینشن چھوڑو مجھ پر بھی کبھی دھیان دے دیا کرو میر انمول کے کمر پکرتا اپنی طرف کھینچتے بولا تو انمول اس کا مطلب سمجھ کر سرخ ہوئی تو انمول میر کے کہنے پر ابھی بھی رات کو نائٹی ہی پہن کر سوتی تھی انمول کی نائٹی میں چمکتا وجود میر کے اندر اگ لگا رہا تھا جبکہ میر کی لو دیتی نظروں سے گھبرا کر انمول نے میر سے دور ہونا چاہا۔۔!

نو پرنسس مجھ سے دور جانا چھوڑ دو ابھی بھی تمہاری یہ عادت گئی نہیں میر نے انمول کی گردن میں منہ دیتے بولا۔۔!

تو اپ ایسا نہیں دیکھا کریں نا میر کے سینے پر ہاتھوں سے مکہ مارتے بولی۔۔!

تو اج میرے اندر لگی اگ کو بجھا دو نا انمول کو بیڈ پر لٹا کر اس کے دونوں ہاتھوں کو اپنی کلائی میں پکڑ کر میر معنی خیزی سے بولا۔۔!

میر کبھی تو تھوڑی شرم کر لیا کریں بچے جوان ہو گئے ہیں اپ ابھی بھی ویسے کے ویسے ہی بے شرم ہے اپنی گردن پر میر کے لبوں کا لمس محسوس کرتے انمول شرم سے دوہری ہوئی تھی۔۔!

پرنسس تم ہو ہی اتنی پیاری کے دل کے ارمان پھر سے جاگ اٹھتے ہیں تم اشارہ کرو ابھی بھی کوئی بچہ۔۔۔!

میر انمول صدمے سے بولی اپ کبھی نہیں سدھر سکتے۔۔!

اور پھر میر نے انمول کی ایسی بولتی بند کی تھی کہ انمول پر بھی نہ مار سکی۔۔!

ڈیوڈ کل میرا نکاح اور مجھے نکاح نہیں کرنا مجھے یہاں سے لے جاؤں رات کے وقت میرب ڈیوڈ کو کال کرتے روتے ہوئے کہنے لگی۔۔!

تم فکر مت کرو میری جان تم بس کل نکاح سے پہلے کسی طریقے سے بھی پالر سے نکلنا میں تمہیں یہاں سے دور لے جاؤں گا۔۔!

بہت مشکل ہے ڈیوڈ یہاں سے نکلنا میرب پریشانی سے بولی کل نکاح ہو گیا تو وہ ڈیوڈ سے دور ہو جائے گی اسے بس یہی پریشانی کھائی جا رہی تھی ٹھیک ہے ڈیوڈ میں کل کوشش کروں گی کہ یہاں کسی طریقے سے نکل سکوں۔۔!

میں انتظار کروں گا میری جان ڈیوڈ کے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ ائی تھی اب دونوں کل کے پلان کی باتیں کرنے لگے تھے۔۔۔!

عرش سونے کے لیے لیٹا لیکن مسلسل انکھوں کے سامنے روحا کی معصوم صورت ارہی تھی اس کے دماغ پر جیسے روحا نے قبضہ کر لیا تھا تنگ اکر عرش اٹھا اور سیگرٹ جلاتا کھڑکی کے پاس جا کر کھڑا ہو گیا۔۔!

بے بی تم نے میرے دل و دماغ پر ناقبضہ کرنے لگی یہ تم اچھا نہیں کر رہی ایک گہرا کش لیتے روحا کی معصوم صورت سوچتے عرش کا دل بے چین ہوا تھا۔۔!

یو ار مائن بیبی گرل وہ سرگوشی میں بولا اور جو چیز عرشمان شاہ کو پسند اجاتی ہے نا وہ اسی کی ہو جاتی ہے اور تمیں میرا ہونا ہی ہو گا مسلسل روحا کو سوچتے اب اس کی رات گزرنی تھی۔۔!

◆◆◆

اگلے دن سلطان مینشن میں تیاریاں زور و شور سے چل رہی تھی سلطان منشن کے باہر گارڈن میں ہی نکاح کی تقریب رکھی گئی تھی لان کو خوبصورتی سے وائٹ اور ریڈ پھولوں سے سجایا گیا تھا جگہ جگہ پھول بکھرے پڑے تھے اور اندر سب لوگ تیار ہو رہے تھے۔۔۔!

میر جلدی کریں نا ابھی تک اپ تیار نہیں ہوئے انمول اپنی ساڑی کا پلو ٹھیک کرتے بولی۔!

میری پرنسز میں بس تیار ہوں لیکن یہ دل کر رہا ہے اج تم میری ٹائی باندھو میر نے تھری پیس سوٹ پہنا تھا انمول نے مسکراتے ٹائی پکڑی اور پہنانے لگی میر اپ بھی نہ کبھی کبھی بچے بن جاتے ہیں۔!

تمہارے سامنے تو میں بچہ ہی ہوں نا میر نے انمول کو کھینچتے اب مزید اپنے قریب کیا۔۔!

میر چھوڑیں شرم کریں اب اپ کی بیٹی کی شادی ہے اور اپ کو اپنے چونچلوں کی پڑی ہوئی ہے انمول میر کو اپنے اپ سے دور کرتی ہوئی بولی۔۔!

رات کو بتاؤں گا یہ چونچلے کیوں دکھاتا ہوں میر ایک انکھ ونک کرتا اپنے بال سنوارنے لگا۔۔!

ماہی اور ساحل زین زویا بھی تیار ہو کر اب انمول کے کمرے میں موجود تھے اج تو میری بیٹی پکی پکی میری بیٹی بن جائے گی ماہی انمول کا ہاتھ پکڑتے مسکراتے ہوئے بولی۔۔!

ہاں لیکن ابھی تک تو میرب کو اجانا چاہیے تھا نا ماہی تمیں کہا بھی تھا کہ تم میرب کے ساتھ چلی جاؤ یار۔۔!

میں نے کہا تھا لیکن میرب نے منع کر دیا کہ اپ لوگوں کو گھر میں کام ہوں گے سو مجھے بھی ایک کام تھا تم فکر مت کرو گارڈز ہیں ساتھ کچھ نہیں ہو گا۔۔!

ہم چلو ابھی میرب ائی کیوں نہیں انمول گھڑی کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔!

میں کال کرتی ہوں رکو ماہی انمول سے کہتی میرب کو کال کرنے لگی۔۔!

دوسری طرف ڈیوڈ کی کالز مسلسل میرب کو آرہی تھی میرب اب کسی طرح گارز کو چکمہ دینے والی تھی تاکہ وہ ڈیوڈ کے ساتھ بھاگ سکے۔۔!

ارمانڈو تمہیں کہا تھا آج تم نے نپال جانا ہے وہاں ہماری اسمگلنگ کی ڈیل ہے اور یہ ڈیل سنا ہے ڈی گینگ والے بھی کرنا چاہتے ہیں لیکن یہ ڈیل ہمیں ملنی چاہیے روبرٹ ارمانڈو سے حکمیہ لہجے میں کہتے اسے دیکھنے لگا۔۔!

ہو جائے گی یہ ڈیل ارمانڈو بھی سنجیدہ لہجے میں کہتا وہاں سے نکل گیا تھا ابھی ہی اسے نکلنا تھا سو ارمانڈو تیار ہوتا اپنے پرائیویٹ جیٹ میں بیٹھ کر چلا گیا۔۔!

ڈیوڈ کی کال میرب کو آگئی تھی میرب وہاں میں باہر کھڑا ہوں تم آجاؤ میرب نے برائیڈل روم کے بیک ڈور سے ڈیوڈ کو بلایا تھا میرب ایک گہری سانس لیتی ڈیوڈ کے ساتھ اس کی گاڑی میں بیٹھ کر بھاگ نکلی تھی۔۔!

تھینک یو میرو جان مجھ پر یقین کرنے کے لیے ڈیوڈ گاڑی میں بیٹھتے میرب کا ہاتھ پکڑتے بولا تو میرب ڈرنے کے باوجود بھی ہلکا سا مسکرائی۔۔!

اگر بھائی کو پتہ چل گیا تو میرب نے انکھوں میں انسو لیے ڈیوڈ سے بولا۔۔!

میرو جان اس سے پہلے میں اپنا کام کرلوں گا اور تمہیں ایسی جگہ لے جاؤں گا جہاں تمہارا وہ سایہ بھی نہ ڈھونڈ پائیں گے ڈیوڈ کے لہجے الفاظوں میں میرب کو بہت کچھ باور کروا رہا تھا۔۔!

میرب نے نکاح کے حساب سے وائٹ کلر کا گرارہ پہنا تھا اور وائٹ کلر کا دوپٹہ لیئے وہ معصوم بے حد خوبصورت لگ رہی تھی۔۔!

یار انمول میں کب سے میرب کو کال کر رہی ہوں اٹھا نہیں رہی۔۔!

کیا کہہ رہی ہو یار انمول پریشان ہوئی تھی اس نے بھی میرب کو کال کین لیکن اب اس کے موبائل بھی اف جا رہا تھا میر کو بتانا چاہیے انمول ابھی باہر جاتی کہ میر کے ساتھ ساتھ زین بھی اندر ایا تھا۔۔! کیا ہوا انمول پریشان کیوں ہو۔۔!

میر میرب کال نہیں اٹھا رہی انمول میر کا بازو پکڑتے پریشانی سے بولی۔۔؛؛!

کیا مطلب کال نہیں اٹھا رہی میر دھاڑا تھا میر نے بھی کال کی لیکن میرب کا نمبر ابھی بھی اف جا رہا تھا زین عرش حدید اور شایان کو بلاؤ جلدی۔۔! زین ہاں میں سر ہلاتا ہوا باہر چلا گیا زین جلدی سے عرش حدید شایان کو بلا لیا تھا!

کیا ہوا پاپا۔!

میرب کال نہیں اٹھا رہی مجھے کوئی پریشانی لگ رہی ہے میر نے عرش سے کہا تو شایان کے کان کھڑے ہوئے تھے۔۔۔!

دوسری طرف میرب کو لیے ڈیوڈ اپنے فارم ہاؤس میں اچکا تھا اور یہ فارم ہاؤس خاص طور پر ڈیوڈ نے اپنی عیاشیوں کے لیے بنایا تھا جی صحیح پہچانا اپ نے ڈیورڈ روبرٹ کا بیٹا ہے اور ڈیوڈ میرب کو لے کر اپنے فارم ہاؤس ہی ایا تھا۔۔!

یہ مجھے کہاں لے کر ائے ہو ڈیوڈ تم نے تو کہا تھا پہلے ہم مسجد میں جائیں گے تم مسلمان ہو گئے تو پھر ہم نکاح کریں گے نا۔۔!

جبکہ یہ سنتا ڈیوڈ کھل کر ہنسا تھا کہ اس کا قہقہ فارم ہاؤس کی در و دیوار نے بھی سنا تھا کہ میرب کو اس کے وحشت ناک قہقے سے خوف ایا تھا۔۔!

اف اف میری جان تم لڑکیاں بھی کتنی بھولی ہوتی ہو نا اتنی جلدی ہم لڑکوں کی باتوں میں اجاتی ہو۔۔!

ی۔۔ہہ۔۔۔۔یہ کیا کہہ رہے ہو ڈیوڈ میں تم سے محبت کرتی ہوں میرب کو بہت کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا تھا میرب کی خوبصورت گرے انکھوں سے انسو نکلنے لگے تھے۔۔!

تمہیں پتہ ہے میں تو تمہارے باپ سے بدلہ لے رہا تھا تیرے باپ نے میرے باپ کے اسملنگ روک کر اس کا کروڑوں کا نقصان کروایا تھا۔۔!

یہ جھوٹ ہے ڈیوڈ میں جانتی ہوں تم بھی مجھ سے محبت کرتے ہو پلیز ایسا نہ کہو میں تمہارے لیے سب چھوڑ کر ائی ہوں۔۔۔!

تو چھوڑائی ہو تو اس کی سزا بھی بھگتنے کے لیے تیار ہو جا اور تمہاری عزت کی دھجیاں ارا کر تجھے ایسی جگہ پھینک اؤں گا کہ تیری لاش بھی کسی کو نہیں ملے گی ڈیوڈ خطرناک ارادے لیے میرب کی جانب بڑھا۔۔!

شایان کو کچھ خیال ایا تو وہ جلدی سے میرب کے کمرے میں گیا اور پورا کمرہ چھان مارا تو اس سے سامنے ٹیبل پر ہی ایک خط ملا تھا۔۔!

شایان وہ خط لیتا دوبارہ سے انمول کے کمرے میں ایا امی یہ دیکھے یہ خط مجھے میرب کے کمرے سے ملا ہے۔۔!

پڑھو کیا لیکھا ہے اس میں۔۔!

شایان نے خط کھول کر پڑھنا شروع کیا۔۔!

سوری ماما پاپا لیکن میں یہ شادی نہیں کرنا چاہتی تھی کیونکہ میں ڈیوڈ سے پیار کرتی ہوں اور اسی سے شادی کرنا چاہتی تھی لیکن آپ لوگوں نے مجھ سے میری پسند کبھی پوچھی ہی نہیں اور مجھے اس شایان کے ساتھ باندھ دیا جس سے مجھے بچپن سے ہی خوف آتا ہے اور شایان کو بس اپنی محبت نظر آتی ہے یہ نہیں

پتا کے اگلا بندہ بھی اس کے بارے میں ایسا سوچتا ہے جس نہیں بس اسے یہی پتا ہے کے وہ مجھے کسی بھی طریقے سے حاصل کرنا چاہتا ہے یہ پڑھتے ہوئے شایان کی غصے سے جبڑے تنے تھے اور باقی انمول کی آنکھوں میں انسوائے تھے اسی لیے سوری ماما پاپا میں اپنی محبت ڈیوڈ کے ساتھ بھاگ رہی ہو اور اسی سے شادی کرو گی اللہ خافظ۔۔!

یہ میر یہ میر ہماری بچی کیا کہہ رہی ہے وہ کہاں چلی گئی ہے میر نے انمول کی بات سنتے عرش کی طرف متوجہ ہوا عرش تمہاری بہن ایک گھنٹے کے اندر اندر یہاں موجود ہونی چاہیے۔۔۔!

عرش اپنے باپ کی بات سنتے شایان کی طرف متوجہ ہوا شایان تمہارے پاس دو منٹ ہے جلدی سے میرب کی لوکیشن ٹریس کرو شایان کا بھی غصے کے مارے برا حال تھا اس کی فیری غائب ہو گئی تھی اور وہ بھی خود گئی تھی وہ بھی اپنی مرضی سے شایان نے جلدی سے لیپ ٹاپ اٹھاتا اس کی لوکیشن ٹریس کرنے لگا اور اس کی لوکیشن اٹلی میں ہی ایگل گینگ کے فارم ہاؤس پر شو ہوئی تھی جیسے دیکھ شایان کی رگیں پھولی تھی۔۔! عرش یہ ایگل گینگ کے فارم ہاؤس میں ہے یہ سننے کی دیر تھی کے عرش گارڈز کی بھاری نفری تیار کرتے اپنے گارڈز کی فوج کو لے کر بیس سے تیس گاڑیاں لیتے وہ اپنی بہن کو بچانے گیا تھا۔۔!

میرب ڈیوڈ کی بات سنتے باہر بھاگنے کی کوشش کی تھی۔۔!

ارے بلبل کدھر ڈیوڈ نے میرب کے بازو پکرا اور اپنی طرف کھینچا تھا میرب نے مزاحمت کی تھی کہ ڈیوڈ نے زوردار تھپڑ میرب کے منہ پر مارا تھا کہ روز زمین پر گری تھی۔۔!

نہیں ڈیوڈ ایسے نہیں کروں میں تو تم سے پیار کرتی ہوں نا تو تم ایسے کیسے کر سکتے ہو۔۔!

پیار مائی فٹ اٹھو اندر میرے دوست تمہارا انتظار کر رہے ہیں انہیں بھی تو تمہاری جیسی چڑیا سے مزے لینے ہیں۔۔!

نہیں ڈیوڈ میرب روتے ہوئے منتیں کرنے لگی تھی لیکن ڈیورڈ بغیر اس کے سنے اسے اٹھا کر کھینچتا ہوا ایک کمرے میں لے گیا۔۔!

ایک سبق لڑکیوں کے لیے۔۔!

یہاں پر ایک سبق لڑکیوں کے لیے دینا چاہتی ہوں کہ جو لڑکیاں نا محرم لڑکوں سے محبت کرنے لگ جاتی ہیں محبت کرنا کوئی گناہ نہیں ہے محبت ایک پاکیزہ بندھن ہے جو کہ ایک لڑکی کو لڑکے سے لڑکے کو لڑکی سے ہو جاتی ہے لیکن محبت کی پہلی شرط یہی ہے کہ وہ اسے گھر سے نکاح کر کے سب کے سامنے لے کے جائے نہ کہ لڑکیاں اپنی محبت کے لیے اپنے گھروں سے بھاگ جائیں اور جو لڑکیاں ایسا قدم اٹھاتی ہیں نہ بعد میں ان کا حال میرب جیسا ہی ہوتا ہے یا اس سے بھی برا ہوتا ہے اسی لیے محبت کرنا گناہ نہیں محبت کریں لیکن محبت کو پانے کے لیے پہلے نکاح کی شرط رکھیں تب بھی رشتہ قائم رہتا ہے ورنہ نہیں۔۔۔!

واہ واہ کیا مال لے کر آئے ہو ڈیوڈ ڈیوڈ کا ایک دوست شراب پیتے میرب کی خوبصورتی دیکھ کر خباثت سے کہنے لگا کہ میرب اس کی باتیں سنتی پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی تھی اسے اس ٹائم شدت سے اپنی غلطی کا احساس ہوا تھا کہ اسے یہاں نہیں انا چاہیے تھا لیکن اب وہ ان غلطی کر چکی تھی تو سزا بھی تو اسے بھگتنی تھی اسے اس وقت شدت سے صرف ایک شخص کی یاد آئی تھی وہ تھا شایان جو اس سے عشق کا دعوے دار تھا لیکن اس نے کبھی غلط نگاہ سے اسے دیکھا تک نہیں تھا۔۔!

ڈیوڈ میرب کا دوپٹہ اتار کر پھینکا تھا میرب پھٹی پھٹی انکھوں سے خوف سے سب کو دیکھتی روتے ہوئے اپنا اپ چھپانے کی کوشش کر رہی تھی پلیز چھوڑ دو جبکہ سامنے صوفے پر دو اور لڑکوں کو دیکھ کر میرب کی جان نکلی تھی۔۔!

اج رات تم ہم سب کی رنگین کرو گی یہ کہتے ہی ڈیوڈ نے میرب کو بیڈ پر پھینکا تھا۔۔!

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔۔۔

نہیں ڈیوڈ میں تمہارے اگے ہاتھ جوڑ دوں پلیز مجھے جانے دو لیکن ہوس کے پجاری کہاں جانے دیتے ہے میرب مزید چیہیں مارتی مزاحمت کرنے لگی تھی کہ ڈیوڈ نے دوبارہ سے تھپڑ مارا تھا کہ میرب کا دماغ ہی گھوم گیا تھا اسے تو ایک پل کو دماغ ہل ہی گیا۔۔۔!

ڈیوڈ اس پر جھکتا اس کے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں میں لے گیا اور بے دردی سے انہیں زخمی کرنے لگا میرب میں تو اب جان ہی نہیں بچی تھی کہ وہ مزاحمت کر سکے۔۔!

کئی گاڑیاں فارم ہاؤس میں داخل ہوئی تھی 20 سے 30 گاڑیاں فائرنگ کرتی اندر ائی تھی کہ فارم ہاؤس کے باہر کھڑے گارڈز کی شہ رگیں اڑی تھی کسی کی دھڑ الگ ہوئے تھے ہر طرف فائرنگ ہو رہی تھی دوسری طرف میرب تو ایسے جیسے ہوش کھو بیٹھی تھی لیکن اندر کمرے میں موجود چار لوگوں کو تو باہر کا ہوش ہی نہیں تھا وہ تو اپنے ہوس بجھانے کے چکروں میں بالکل ہی اپنے کان بند کر رکھے تھے ایک گاڑی میں مسلسل عرش حدید شایان فائرنگ کر رہے تھے کافی گاڈز کو مار کر عرش حدید شایان اندر گئے تھے۔۔!۔

فارم ہاؤس کا ایک ایک کمرہ چیک کرنے کے بعد وہ لوگ اس کمرے میں پہنچے تھے جہاں عرش کی بہن حدید کی شہزادی اور شایان۔۔ شایان کی توفیری اس کا عشق اس کی زندگی تھی جو کہ شاید مردہ ہو چکی تھی۔۔!۔

جیسے ہی عرش نے دروازہ کھولا سامنے ہی ڈیوڈ میرب کے اوپر جھکا ہوا تھا سب لڑکوں نے دروازے کی طرف دیکھا جہاں عرش سرخ چہرہ لیے خطرناک تیور لئے ڈیوڈ کو دیکھ رہا تھا جبکہ ڈیوڈ تو عرش اور اس کی ٹیم کو یہاں دیکھتا بکھلایا تھا کہ یہ سب لوگ یہاں کیسے پہنچ گئے۔۔!

تیری تو شایان اندر جاتا ڈیوڈ کو در پر در مکے مار لگا جبکہ عرش نے میرب کو دیکھا جس کے کپڑے پھٹے ہوئے تھے ہونٹ سوجھے ہوئے تھے بال بکھرے ہوئے تھے وہ بس انکھیں کھولے ایک نقطے کو چھت پر گھور رہی تھی اور عرش تو اپنی بہن کو اس حالت میں دیکھتا اس پر پہاڑ ٹوٹے تھے۔۔!

وہ لڑکی جسے کسی نے پھول سے بھی نہ مارا تھا ایک کانٹا تک نہ چبنے دیا تھا اس کی حالت دیکھ کر اس کی بہن کی ایسی حالت عرش بھی ایک دفعہ ہل گیا تھا کانپ گیا تھا حدید جلدی سے اگے جاتا ہے ایک چادر اٹھاتے ہیں میرب کے اوپر دی تھی اور اسے اٹھا کر اسے بٹھایا تھا لیکن میرب بت بنے وہاں بیٹھی تھی اسے تو اتنا بھی ہوش نہیں تھا کے اس کے بھائی اسے بچانے کے لیے اگئے ہیں شایان تو وہاں بیٹھے لڑکوں کو مسلسل مار رہا تھا۔۔!

چھوڑو شایان عرش کی سنجیدہ گمبیر لہجے میں بولا وہ لڑکے تو ابھی ہی خون میں لت پت ہو گئے تھے۔۔!

کیسے بس کروں عرش ان کمینوں نے میری فیری کو ہاتھ لگایا ہے شایان دھاڑا تھا۔۔!

ڈیوڈ روبرٹ کے بیٹے ایگل گینگ کے سربرا کا بیٹا عرش وہاں زخمی پڑے ڈیوڈ کے پاس بیٹھتے بولا تھا تمہاری لاش اتنے ٹکڑے کروں گا نا کہ تیرا باپ بھی تجھے پہچان نہیں پائے گا جبکہ ڈیوڈ ہاتھ جوڑ کر معافی مانگنے لگا تھا حدید میرب کو لے جاؤ عرش کی بات سنتے حدید میرب کو بازو میں اٹھاتا باہر لے گیا۔۔!

شایان ان تینوں لڑکوں کو سیدھا سامنے دیوار کے ساتھ کھڑا کرو عرش خطرناک لہجے میں بولا اور وہ لڑکے بھی کانپ گئے تھے شایان نے غصے سے ان لڑکوں کو اٹھاتا سامنے دیوار کے ساتھ کھڑا کیا تھا۔۔!

پہلے تم تینوں کی موت ہو گی بہت شوق ہے لڑکیوں کو اپنی مردانگی دکھانے کا عرش ان کے پاس جا کر کھڑا ہوتا بولا تو وہ لڑکے فل نشے میں تھے پھر بھی اپنی موت کو سامنے دیکھ زور و شور سے نفی میں سر ہلانے لگے تھے جبکہ عرش ان کی سونے بغیر ہی ان کی خاص پارٹ مطلب کے نچلے حصے پر گولیاں چلا

چکا تھا ان کی مردانگی دکھانے والے حصے کو عرش نے چھیتڑے اڑا دیے دیے تھے وہ لڑکے وہاں ہی خون سے لت پت گرے تھے اور وہاں موقع پر دم توڑ گئے ڈیوڈ تو اپنے دوستوں کی ایسی موت دیکھ کر کانپ گیا تھا۔۔۔!

تم نے غلط جگہ ہاتھ مارا ہے ڈیوڈ اس دفعہ بے غیرت عرش دھاڑا تھا تم نے کوبرا کی شہزادی کو براکی عزت پر ہاتھ ڈالا ہے عرش اس کے پاس نیچے بیٹھ کے اپنا چاکو نکال کے بولا۔۔!

میری بہن کو اسی ہاتھوں سے چھوا تھا نا یہ کہتے عرش نے ڈیوڈ کے دونوں ہاتھ کاٹے کے ڈیوڈ کی چھیں اس کمرے میں گونجی تھی جبکہ شایان نفرت سے ڈیوڈ کو دیکھ رہا تو اس کا دل کر رہا تھا وہ بھی ڈیوڈ کو دردناک موت دے لیکن عرش جو کر رہا تھا شایان اسے روک بھی نہیں سکتا تھا۔۔!۔

ڈیوڈ ابھی بھی تکلیف سے تڑپ رہا تھا خون پورے کمرے میں پھیل چکا تھا اسی انکھوں سے تم نے میری بہن کو گندی نظروں سے دیکھا تھا نا یہ کہتے ہی اس نے اپنا چاکو باری باری ڈیوڈ کی دونوں انکھوں میں مارا تھا کہ دونوں انکھیں ہی باہر نکل ائی تھی پھر ارام سکون سے عرش نے ڈیوڈ کا سر دھڑ سے الگ کیا تھا اتنی وحشت ناک انکھیں تھی عرش کی کوئی دیکھتا تو اس کی انکھوں کی وحشت اور کولڈ انکھیں دیکھ کر اس کا سانس رک جاتا۔۔!

عرش نے اپنے گارڈز کو بلایا اس کی لاش کو ایک ڈبے میں بند کرو اور ساتھ میں اس کے کھوپڑی بھی اور ساتھ میں ڈی گینگ کا ٹیگ بھی لگانا اور عرش نے وہاں سے ایک کاغذ منگوایا اور کچھ لکھا اور اس کی لاش کے ساتھ رکھ دیا۔۔!

جاؤ کے جاؤ تا کے اس کے باپ کو بھی پتہ چلے کہ اس کے بیٹے نے کس سے پنگا لیا تھا یہ کہتے عرش نے اٹھا اور ڈیوڈ کی لاش کو ٹھوکر ماری تھی اور شایان کو اشارہ کرتا باہر چلا گیا تھا جہاں حدید گاڑی میں میرب کو

لیے بیٹھا جو کہ ابھی تک ہوش میں اچکی تھی لیکن گم سم بیٹھی تھی شایان نے ایک غصے بھری نظر میرب پر ڈالی تھی لیکن میرب کے جسم میں کوئی حرکت پیدا نہیں ہوئی تھی۔۔!

میری شہزادی۔۔ عرش غصے میں ہونے کے باوجود بھی میرب کے سر پر پیار دیا تھا عرش کو غصہ تو تھا لیکن وہ میرب کی حالت دیکھتے ابھی غصہ کرنا نہیں چاہتا تھا اور اس کے بلانے پر بھی میرب نے کوئی جواب نہیں دیا تھا تو عرش بھی گاڑی میں بیٹھتا اور پھر گاڑی گھر کی طرف چلی گئی عرش نے میر کو بتادیا تھا کہ وہ لوگ میرب کو لے کر ارہے ہیں تھوڑی ہی دیر میں وہ سلطان منشن کے باہر کھڑے تھے۔۔۔!

چلو میرب عرش نے میرب کا بازو پکڑا اور اندر لے کر جانے لگا میرب بھی بت بنی عرش کے ساتھ کھینچتی چلی جارہی تھی۔۔!

میرب اور میرب کی حالت دیکھتے انمول بھاگتی ہوئی اپنی بیٹی کے پاس ائی تھی میر وانمول نے میرب کو گلے لگانا چاہا لیکن میرب کے وجود میں کوئی زرنش نہیں ہوئی تھی۔۔!

اسے تو بس ڈیوڈ کے دھوکے نے مار دیا تھا اور اس کی عزت اسے تو یاد نہیں تھا کہ اس کی عزت بھی بچی تھی یا نہیں اسے بس اپنے وجود سے ڈیوڈ کا گندا لمس محسوس ہو رہا تھا میرب کی حالت دیکھتے ہیں سب کو غصہ بھی ارہا تھا اور سب دکھی پہ تھے لیکن یہ ان کی شہزادی تھی اس پر غصہ بھی نہیں کر سکتے تھے لیکن اس حالت میں چھوڑ بھی نہیں سکتے تھے۔۔!

میرب۔۔ شایان نے میرب کے پاس اکر اسے جھنجوڑا تو میرب کو ہوش ایا تھا میرب نے سب کو دیکھا باری باری وہ سب کو دیکھ رہی تھی ایسے جیسے شکایت وہ کون سے جہاں میں اگئی ہے۔۔!

مامی میں ابھی اور اسی وقت میرب سے شادی کرنا چاہتا ہوں شایان کی اواز وہاں گونجی تھی۔۔!

لیکن شایان ابھی میرب کی حالت۔!

مامی جو کچھ بھی ہوا ہے میں جانتا ہوں وہ غلط ہوا ہے لیکن اب میں میرب سے ایک منٹ بھی دور نہیں رہ سکتا اسی لیے ابھی اسی وقت شادی مجھ سے کروائیں اور رخصتی بھی کر دیں اپ مجھ پر یقین کریں میں میرب کو اچھے سے سنبھالوں گا شایان نے میرب کو دیکھتے لفظ چبا چبا کر کہا جب کہ میرب شایان کی اواز سنتی کانپ سی گئی تھی وہ وہی جانتی تھی کہ اس کا جنونی شایان اب اس کے ساتھ کیا کرے گا لیکن وہ کچھ بول نہیں سکتی تھی اس نے غلطی کی تھی اسی لیے اسے سزا ملنی تھی۔۔!

اسی لیے وہ خاموش ہو گئی تھی میر نے انمول کو دیکھتے سرہاں میں ہلایا تھا میر میرب سے سخت ناراض تھا وہ ان کی عزت خراب کرتے بھاگی تھی وہ تو شکر تھا کہ عرش لوگ ٹائم سے پہنچ گئے تھے ورنہ نہ جانے میرب کے ساتھ کیا ہوتا میرب نے التجائی نظروں سے اپنی ماں کے طرف دیکھا لیکن انمول نے اس کی التجا کو اگنور کیے ماہی کو اشارہ کیا ماہی میرب کو اندر لے گئی تا کہ اس کے کپڑے چینج کروا سکے اور اس کے بعد ہی نکاح ہو گا۔!

ماہی میرب کو اندر لے گئی جاؤ میرب جا کر چینج کرو ماہی نے بھی تھوڑا رکھے انداز میں کہا تو میرب کی انکھوں سے جو کب سے اس نے روکے ہوئے تھے انسو نکلنے لگے تھے۔۔!

پھوپھو مجھے ابھی شادی نہیں کرنی میں خود کو اب اس کے قابل نہیں سمجھتی ہوں میرب روتے ہوئے کہنے لگی۔۔!

یہ تمہیں گھر سے بھاگنے سے پہلے سوچنا چاہیے تھا میرب۔۔!

میرب نے حیرت سے ماہی کی طرف دیکھا جس کا لہجہ بہت بدلا ہوا تھا پھپھو۔۔۔اس سے پہلے کہ میرب کچھ کہتی ہوئی شایان کی اواز ائی تھی ماما اب ذرا باہر جائیں میں اپ کی بہو کو تیار کر کے لاتا ہوں اور سمجھاتا ہوں کہ وہ کس کے قابل ہے کس کے نہیں۔۔!

میرب شایان کی آواز سنتے ڈر گئی تھی نہیں پھو پھو نہیں جائے نا مجھے چھوڑ کر میرب نے ماہی کا بازو پکڑا لیکن شایان کا سجدہ لہجہ اور سخت چہرہ دیکھتے ہی ماہی کچھ بولے بغیر اپنا بازو چھڑواتے باہر چلی گئی۔۔!

ہاں تو کیا کہہ رہی تھی کہ کوئی میرے قابل نہیں ہے شایان میرب کے پاس آتا جھکتا اس کا جبڑا دبوچے دھاڑا تھا جو پہلے ہی شایان کو دیکھ کر ڈر رہی تھی اب تو اس کی دھاڑ سن کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی تھی۔۔!

فیری میری جان خود کو تیار کرو شادی کے لیے اور جو تم نے میرے ساتھ کیا ہے نا مجھے دھوکہ دیا ہے تمہیں کیا لگا اتنی جلدی بھول جاؤں گا نہیں میری جان تمہیں خود سے شادی کروا کر تڑپا تڑپا کر تمہارے اس دھوکے کی سزا دوں گا۔۔!

اور جو تم نے کیا ہے نا اس کی سزا بھگتنے کے لیے تیار ہو جاؤ اب تم میری محبت نہیں میرا جنون دیکھو گی شایان میرب کا چہرہ چھوڑتے جیسے ہی آیا تھا ویسے ہی چلائی جب کہ میرب کو اب اس شایان سے زیادہ خوف محسوس ہو رہا تھا میرب نے پھر سے ایک فیصلہ کیا اور پھر سے غلط فیصلہ لے کر وہ شایان کے جنون کو ہوا دینے والی تھی۔۔!

◈◈◈

شایان کے جاتے ہی ماہی دوبارہ اندر آئی تو میرب کو تیار کرنے لگی میرب بھی کچھ سوچتی چپ چاپ تیار ہو گئی اور نیچے چلی گئی میرب نے سب کی طرف دیکھا لیکن سب کی آنکھوں میں ناراضگی دیکھ کر میرا دل اور چکنا چور ہوا تھا اور اسے اب پھر سے اپنا فیصلہ ٹھیک لگا تھا۔۔!۔

کیا آپ کو شایان مرزا ولد ساحل مرزا حق مہر میں ایک کروڑ اپنے نکاح میں قبول ہے۔!

میرب نے خاموشی سے آنسو بہاتے شایان کی دھمکی یاد کرتے قبول ہے کہہ دیا تھا اور تین دفعہ قبول کہہ کر اپنا آپ اس جلاد کے حوالے کر دیا تھا۔۔!

شایان نے بھی قبول ہے کہہ کر اپنا اپ فیری کے حوالے کر دیا تھا اپنی فیری کو اپنے نام بھی کر لیا تھا میرب کے پاس اس ٹائم انمول ہی بیٹھی تھی جیسا بھی تھا میرب اس کی بیٹی تھی وہ ایسے حالات میں اپنی بیٹی کو تنہا نہیں چھوڑ سکتی تھی۔!

انمول نے جا کر میرب کو اپنے گلے سے لگایا تو میرب چپکے سے اپنی ماں کے گلے لگ کر انسو بہانے لگی۔!

ڈیوڈ کی لاش کو ایگل محل پہنچا دیا گیا تھا ایگل محل کے باہر پڑے بڑے سے تابوت کو دیکھ کر ایگل محل کے گاڈز اسے اندر لے ائے تھے حال میں بیٹھے روبرٹ جو روز کے ساتھ بیٹھا باتیں کر رہا تھا گارڈز کو ایک تابوت اندر لاتے دیکھ ان کی طرف دیکھنے لگا کیا ہے اس میں روبرٹ ان سے پوچھنے لگا۔۔!؟؟

باس یہ ہمیں باہر پڑا ملا ہے اور ہم اسے اٹھا کر اندر لے ائیں۔۔!

ہمم۔۔کھولو اسے میں بھی تو دیکھوں کیا ہے لیکن جیسے ہی گارڈز نے وہ تابوت کھولا گارڈز کی بھی چیخ نکلتی نکلتی رہ گئی تھی جبکہ روبرٹ اٹھ کر تابوت کے پاس ایا تھا اور کئی لمحے تو اسے یقین ہی نہیں ایا تھا کہ اس کا بیٹا اس تابوت میں اس حالت میں پڑا ہے۔۔!

ڈیوڈ۔۔۔روبرٹ چیخا تھا اور روز بھی اپنے بھائی کا کٹا پھٹا جسم دیکھ کر اسے الٹیاں انے لگی تھی یہ کسی نے کیا ہے کس نے کیا ہے میرے بیٹے کے ساتھ کس نے کیا روبرٹ زور زور سے چیخ رہا تھا لیکن جیسے ہی اس کی نظر ڈیوڈ کی لاش کے ساتھ ایک کاغذ پر پڑی تھی تو روبرٹ نے وہ کاغذ اٹھا کر دیکھا تو اس میں بڑے بڑے الفاظ میں ڈی گینگ لکھا تھا اور ساتھ میں صاف الفاظوں میں لکھا تھا کہ یہ تیرے بیٹے کی موت کوبرا کے ہاتھوں ہوئی ہے تیرے بیٹے نے ہمارے گھر کی عزت پر ہاتھ ڈالنے کی کوشش کی ہے اسی لیے یہ انجام ہوا ہے اور ائندہ اگر کسی نے ہماری طرف انکھ اٹھا یا بھی دیکھا تو اس دفعہ لاش بھیجی ہے اگلی دفعہ لاش بھی نہیں پہنچے گی یہ وہاں لیکھیں اخری الفاظ تھے۔۔!

اہہہ۔۔روبرٹ زور سے چیہا تھا کہ روز بھی ڈر گئی تھی نہیں کو برا نہیں یہ تم نے اچھا نہیں کیا کھلے عام دشمنی کا اعلان کیا ہے اب تم نے اب ایسے ہی تو ایسے ہی سہی تیرے گھر کی ایک ایک عزت کو اس اٹلی کی سڑ کو پر ذلیل نہ کیا تو میرا نام بھی روبرٹ نہیں روبرٹ کی اس وقت انکھیں سرخ ہو رہی تھی وہ یہ سب کس طرح برداشت کر رہا تھا وہ وہیں جانتا تھا۔۔!

ڈیڈ یہ کس نے مارا ہے بھائی کو روز تو اپنے بھائی کی لاش دیکھ کر ہی ڈر رہی تھی۔۔!

تم اس معاملے سے دور ہو روز جس نے بھی یہ کام کیا ہے نا اسے تو میں ایسی موت ماروں گا کے یاد رکھے گا روبرٹ کے لہجے میں عرشمان شاہ کے لیے اب نفرت ہی نفرت تھی۔۔!

میرب کو اپنے کمرے سے رخصتی کروا کر شایان کے کمرے میں بٹھا دیا گیا تھا میرب کو شیان کے کمرے میں چھوڑ کر ماہی چلی گئی تھی میرب کو تو شایان سے بے حد ڈر لگ رہا تھا وہ سب کی نظروں میں ناراضگی اور شکوے دیکھ کر جیسے ٹوٹ سی گئی تھی اس کی نظر سامنے ٹیبل پر پڑی جہاں فروٹ کی ٹوکری رکھی ہوئی تھی اور بیچ میں چھری بھی پڑی تھی۔۔!

اس نے جو سوچا تھا وہ کرنے کا ٹائم اگیا تھا وہ چلتی ہوئی اس ٹیبل کے پاس گئی اور چھری اٹھا لی ائی ایم سوری ماما پاپا میں آپ کی بالکل بھی اچھی بیٹی نہیں ہوں اپ کو دکھ دیا ہے نا اپ کی عزت پر داغ لگا ہے مجھے زندہ رہنے کا کوئی حق نہیں ہے میرب نے یہ سوچتے چھوڑی کو اپنی کلائی پر رکھا تھا۔۔!

میں اپنی نادانی کی سزا خود کو دینا چاہتی ہوں میں جینے کے قابل نہیں ہوں ڈیوڈ کا دھوکہ یاد اتے ہی میرب کے نئے سرے سے زخم تازہ ہو گئے تھے میرب نے اپنے کلائی پر رکھی چھری چلا دی تھی۔۔!

سیسی۔۔ایک درد بھری سسکی میرب کے منہ سے نکلی تھی میرب کی کلائی سے خون نکا نکل کر اب زمین کو لال کر رہا تھا میرب کی تو پہلے ہی حالت حراب تھی لیکن ابھی خون نکلنے کی وجہ سے مزید حالت خراب ہونے لگی تھی۔۔!

چکراتے سر کے ساتھ وہ دھڑام سے نیچے گری تھی۔۔!

مامی اپ بالکل فکر نہ کریں اپ سب لوگ جانتے ہیں میری بچپن کی محبت ہے میرب اور میں اس سے بے انتہا پیار کرتا ہوں میں اس کا اچھے سے خیال رکھوں گا۔۔!

ہم سب کو تم پر یقین ہے شایان جو کچھ میرب نے کیا ہے اور جو کچھ اس کے ساتھ ہو چکا ہے اسے بھلانے میں اسے اور ہم سب کو ٹائم لگے گا لیکن تم اسے سنبھال لینا۔۔!

میر ماموا پ نے مجھ پر یقین کیا ہے تو میں اپ کا یہ کبھی نہیں توڑوں گا چلو جاؤ کمرے میں اور میرب کو پیار سے ٹریٹ کرنا ہے جی یہ کہتے ہیں شایان کمرے میں چلا گیا۔۔۔!

انمول اور میر نے ایک دوسرے کو دیکھا اور کمرے میں چلے گئے شیان کو میرب کی گئ حرکت پر غصہ تو بہت ہے لیکن اس نے سوچ لیا تھا کہ وہ اسے پیار سے ہی ٹریٹ کرے گا اور اسے ٹھیک کرے گا ابھی شیان نے کمرے میں قدم رکھا تھا اس کی نظر سامنے بے ہوش میرب پر پڑی تھی۔۔!

میرب شایان جلدی سے میرب کے پاس ایا اس کا چہرہ تھپتھپانے لگا اچانک سے شایان کی نظر میرب کی کلائی پر پڑی تھی جہاں سے خون نکل نکل کر زمین کو لال کر رہا تھا۔۔!

اوشٹ شایان جلدی سے میرب کو اٹھاتا باہر کو بھاگا تھا مامی ماموماما پاپا جلدی باہر ائے وہ جو سب سونے کی تیاری کر رہے تھے شایان کی اواز سنتے حواس باختہ ہوتے باہر گئے تھے انمول تو میرب کی کلائی سے نکلتا خون دیکھ کر کے رونے لگی تھی۔۔!

یہ کیسے۔۔

میں میرب کو لے ہاسپٹل جارہاہوں شایان کے پیچھے پیچھے سب گھر والے چلے گئے تھے ریش ڈرائیونگ کرتے 20 منٹ کے اندر اندر وہ سب لوگ ہاسپٹل میں تھے۔۔!

ڈاکٹر میرب کو اندر لے کر جاچکے تھے جو سب لوگ تھوڑی دیر پہلے میرب کی خوشیوں کی دعا مانگ رہے تھے اب اس کی زندگی کی دعا مانگ رہے تھے شایان کو میرب کی اس حرکت اسے سخت غصہ آرہا تھا ایک تو پہلے ہی غلطی کرچکی تھی اور دوسری غلطی خودکشی کر کے کی تھی اور اس کی سزا بھی اسے اپنی فیری کو دینی تھی۔۔!۔

تھوڑی دیر بعد ڈاکٹر باہر ایا تو سب اس کی طرف متوجہ ہوئے۔!

سعد میری بیٹی کیسی ہے میر پریشانی سے سعد سے پوچھنے لگا میر اور سعد ایک دوسرے کے دوست تھے میر فکر مت کرو میرب بیٹی اب خطرے سے باہر ہے شکر ہے خون زیادہ نہیں بہا تھا ورنہ کچھ بھی ہوسکتا تھا۔۔!

شکر ہے انمول اور باقی سب نے بھی سکون کا سانس لیا تھا تو کب تک ہم اسے مل سکتے ہیں ابھی تھوڑی دیر بعد اسے ہوش اجائے گا تو اپ لوگ نا اس سے مل سکتے ہیں اور کل تک صبح حالت ٹھیک کوئی تو گھر بھی لے کر جاسکتے ہو۔۔!۔

تم لوگ تھوڑی دیر میں مل سکتے ہو لیکن ابھی وہ بے ہوش ہے تھوڑی دیر میں ہوش میں اجائے گی تو بتا دوں گا۔۔!

اوکے ہم انتظار کریں گے سعد میر کا کندھا تھپتھپاتا چلا گیا اب سب لوگ میرب کے ہوش میں انے کا انتظار کررہے تھے لیکن شایان اندر چلا گیا تھا اس کا کہنا تھا کہ وہ بے ہوش میں ہی میرب سے ملنا چاہتا ہے

کسی نے بھی اسے روکا نہیں وہ اب اس کی بیوی تھی اور سب اس کی تکلیف سمجھ سکتے تھے پہلے وہ دھوکہ دے چکی تھی اور اب بہت خودکشی سب کو ہی میرب کی اس حرکت پر افسوس ہو رہا تھا۔۔!

شایان اہستہ اہستہ اندر گیا اور میرب کے پاس جا کر رک گیا اس کی بکھری حالت اور ابھی بھی اس کے چہرے پر ڈیوڈ کے تھپڑوں کے نشان دیکھ کر اب اس کی کلائی پر بندھی پٹی وہ شایان ہی جانتا تھا وہ کس حد تک خود کو سنبھال رہا تھا۔!

جلدی سے انکھیں کھول لو فیری تم نے جو میرے ساتھ کیا ہے نا وہ اچھا نہیں کیا وہ دیوانہ وار اپنی فیری کو دیکھ رہا تھا۔۔؛!

ائی ایم سوری میں ہی تمہارا صحیح سے دھیان اور نہیں رکھ پایا مجھے تم پر نظر رکھنی چاہیے تھی تو اج جو کچھ بھی ہوا وہ نا ہوتا میں تمہارا ابھی بہت خیال رکھوں گا لیکن تمہارے کیے کی سزا بھی دوں گا شایان کی انکھوں میں انسو ایا تھا وہ اس کے چہرے پر جھکتا اپنا لمس جا بجا اس کے چہرے پر اور گردن پر چھوڑنے لگا جبکہ بے ہوشی میں بھی شایان کا لمس محسوس کرتے میرب ہلکا سا کسمسائی تھی شایان جلدی سے پیچھے ہوا اور ایک نظر میرب کو دیکھتے باہر چلا گیا۔۔!

اگلے دن میرب کو ہوش اگیا تھا اور سب لوگ اب میرم کے گرد جمع تھے بیٹا یہ تم نے کیا کیا ہے انمول میرب کے بالوں پر ہاتھ پھیرتے بولیں لیکن میرب کچھ نہ بولی وہ پھر سے خودکشی کر کے سب کی نظروں میں گر چکی تھی وہ ابھی بھی زندہ تھی۔۔!

تم کچھ بول کیوں نہیں رہی میرب میر بھی باپ تھا کب تک اپنی شہزادی سے ناراض رہتا لیکن میرب تو میر کی بات سن کر بھی کوئی رسپونس نہیں دیا تھا۔۔!

میرا نہیں کوئی ڈپریشن ہے یا کوئی ایسا واقعہ جو جو اسے دماغ پر لے کر بیٹھ گئی اور ٹرومے میں چلی گئی ہے ان کا بہت خیال رکھو اس کا خیال رکھ کر ہی اسے ٹرومے سے باہر لا سکتے ہو تم تھوڑا ٹائم لگے گا لیکن میرب ٹھیک ہو جائے گی۔۔!

اور تم لوگ اسے گھر لے جا سکتے ہو تھینک یو سعد۔!

تھینک یو کی بات نہیں یہ میری بھی بیٹی کی طرح ہے بس اب اچھے سے خیال رکھنا ہے یہ کہتے سعد چلا گیا اور پھر تھوڑی دیر تک وہ لوگ میرب کو لے کر گھر اچکے تھے اور اسے پھر سے شایان کمرے میں پہنچا دیا گیا تھا انمول کا تو اپنی بیٹی کی حالت دیکھتے رو رو کر برا حال تھا۔۔!

اج حدید کو بھی ایشم کے پاس جانا تھا اس ساری سچویشن میں تو حدید اپنی مون لائٹ کو بھول ہی گیا تھا اور اج اسے ایشم کے ساتھ جانا بھی تھا تو حدید تیار ہو تا اب ایشم کے گھر میں موجود تھا۔۔! ؟ تیار ہو گئی اپ ایشم میم حدید نے میم کے لفظ کو چبا چبا کر کہا وہ ایشم کو ہیں م نہیں کہنا چاہتا تھا لیکن ایشم کا کہنا تھا کہ وہ سب کے سامنے اسے میم ہی بولے اور جب وہ اکیلی ہو تو وہ اسے ایشم بلا سکتا ہے۔۔!

ہاں میں ریڈی ہوں دید علینا تم علی کا خیال رکھنا میں جا رہی ہوں۔۔!

اج الینا کی کچھ طبیعت خراب تھی جس کی وجہ سے علینا اج ایشم کے ساتھ نہیں گئی تھی اور ویسے بھی اب حدید تھا اس کے ساتھ تو الینا زیادہ گھر کا اور علی کا ہی خیال رکھتی تھی۔۔؛!

ایشم اور حدید فلم انڈسٹری چلے گئے تھے وہاں جا کر ایک الگ سے پریشانی پیدا ہو گئی تھی کہ اب فلم کا ہیرو کا رول کون پلے کرے گا کیونکہ اتنی جلدی کوئی اور ہیرو ڈرامے میں کاسٹ ہونے کے لیے سائن نہیں کر رہا تھا۔۔!

ایشم تمہاری نظر میں کوئی ایسا لڑکا ہے جو ہمارے ڈرامے میں ہیرو کا رول کر دار ادا کر سکیں ڈرائیکٹر پریشانی سے بولا تو ایشم نے نفی میں سر ہلایا کہ اچانک سے ایشم کی نظر حدید پر گئی جس نے وائٹ کلر کی شرٹ پہنی تھی اور نیچے بلیک کلر کی پینٹ پہنیں بالوں کو اچھے سے سیٹ کی اپنے دلکش پرسنلٹی کے ساتھ سب کے دلوں پر چھا رہا تھا۔۔!

مل گیا۔۔۔ایشم زور سے بولی۔۔۔۔!

کیا مل گیا ڈائریکٹر نے اچنبے سے پوچھا۔۔!

ہیرو مل گیا۔۔!

کہاں ہے۔۔!

وہ دیکھیں سامنے ایشم نے حدید کی طرف اشارہ کیا۔۔!

ہیں تم پاگل ہو گئی ہو وہ تمہارا گارڈ ہے اور پتہ نہیں وہ صحیح سے ایکٹنگ کرے گی بھی یا نہیں۔۔!رکیں ایک منٹ دید بات سنو ایشم نے زور سے اواز دے تو حدید ایشم کے پاس ایا۔!

جی بولیں حدید تابعداری سے بولا اف مافیا ورڈ کے سکار پیوں کی اپنی محبت کے اگے تابعداری معصوم حدید۔۔!

کیا تم میرے ساتھ اس ڈرامے میں ہیرو کا رول پلے کرو گے۔۔!

حدید نے حیرانگی سے ایشم کو دیکھا لیکن میم میں۔۔!

ہاں تم گڈ لکنگ ہو بولتے بھی ٹھیک ہو تو کیا حرج ہے تم ہی بن جاؤ میرے ہیرو۔۔!

پیسے کتنے ملیں گے حدید نے پیسوں کی بات کی پیسوں کی کمی نہیں دی تھی حدید کو اخر مافیا ورڈ کا اسکارپیو تھا سلطان مینشن کا شہزادہ لیکن اسے ڈرامہ بھی تو کرنا تھا کہ وہ ایک غریب ادمی ہے۔۔!

تھوڑا ساڈرامہ رہ گیا ہے تو اس حساب سے ڈائریکٹر صاحب تمہیں صحیح سے پیسے دے دیں گے۔۔!

حدید کے دل میں تو لڈو پھوٹ رہے تھے اسے اور کیا چاہیے تھا کہ اپنی مون لائٹ کے ساتھ ٹائم گزارنا اور کسی لڑکے کو اس کے پاس نہ انے دینا اوکے میم جیسا اپ کہیں ہم حدید معصوموں کی طرح مان گیا تھا پھر کیا تھا حدید کو ہیرو بنانے کے لیے تیار کیا جانے لگا اور اسے ڈائیلاگ بتائے جانے لگے۔۔!

جسے وہ تین سے چار بار پریکٹس کرنے کے بعد پرفیکٹ بولنے لگتا تھا اور اہانہ میر جسے اس ڈرامے میں ولن کا ہی کردار ملا تھا اب وہ حدید کو مزید ایشم کے قریب دیکھ کر جل بھن رہی تھی اور اب ان دونوں کی لائف میں ہی ولن کردار ادا کرنے والی تھی۔۔!

حدید فلم کا سین کر کے جو کہ ایک ڈانسنگ سین تھا ایشم کا تو پتہ نہیں لیکن حدید کا دل نکل نکل کر باہر ارہا تھا وہ اپنی مون لائٹ کے ساتھ ڈانس کر رہا ہے۔۔!

بہت اچھی ایکٹنگ کی تم نے دیدا ایشم حدید کو اپریشیٹ کرتے بولی کیونکہ حدید نے واقعی ہی پہلی دفعہ ہی ایکٹنگ کی تھی لیکن بے حد اچھی کی تھی سب لوگ اسے مبارکباد دے رہے تھے کہ وہ ایک گارڈز سے ایکٹر بن گیا ہے۔۔!

تھینک یو ایشم اور اب میں تم کو ایشم ہی بولا کیونکہ اب میں تمہارا کو ایکٹر بھی ہوں۔۔!

ہاہا اوکے کوئی مسئلہ نہیں چلو اؤ کافی پینے چلتے ہیں اوکے حدید اب ایشم کے ساتھ کافی پینا چلا گیا۔۔!

◈◈◈

لیو تم نے میرا جینا حرام کر دیا ہے سکون سے کیوں نہیں بیٹھتے ہو تم جیک جو لیو کو کھانا کھلانے ایا تھا اور راج لیو کو نکھرے سوچ رہے تھے وہ کھانا کھا ہی نہیں رہا تھا اور جیک اس کی شرارتوں سے تنگ اچکا تھا۔۔!

کاش میں تمہاری شادی کروا سکتا لیو جو تمہیں لگام ڈال کر رکھے جیک غصے سے بولا۔!

تو تم ہی شادی کر لو جیک کیا پتہ تمہاری لائف بھی سیٹ ہو جائے ایما بھی پیچھے سے اتی ہوئی بولی۔۔!

جبکہ جیک ایما کی اواز سنتا انکھیں گھما کر رہ گیا مجھے کوئی ضرورت نہیں ہے شادی کرنے کی تم کرو اپنے اس دو ٹکے کے بوائے فرینڈ سے جیک نے چڑ کر کہا۔۔!

وہ دو ٹکے کا نہیں ہے میرا بوائے فرینڈ ہے اور ہم بہت جلد شادی کریں گے ائی سمجھ اور تمہارے سامنے شادی کروں گی تمہاری اتنی عمر ہو گئی تمہارے تو ہو نہیں رہی انہہہ۔۔!

جاو ایما جہاں جا رہی ہو جیک نے اسے دیکھا ہاف سکرٹ پہنے جس سے اس کی ٹانگیں نظر ارہی تھی اپنے بال کھلے چھوڑے میک اپ کی کئے ایما بہت خوبصورت لگ رہی تھی لیکن جیک کے لیے وہ بولڈنس کی دکان اور بدصورت ہی تھی۔۔!

تم دونوں ہمیشہ لڑتے کیوں رہتے ہو ابیہا بھی ایک لاٹھی سے چلتے ان دونوں کے پاس ائی تھی۔۔!

ابیہا ویل چیئر سے اٹھ کر اب لاٹھی کے سہارے چلنے لگی تھی ابیہا اپی میں نہیں لڑتی یہی لڑتا ہے پتہ نہیں کیا مسئلہ ہے اس کو میرے ساتھ ایما جیک کو ڈانٹ پڑوانے کے چکر میں ابیہا سے شکایت لگانے لگی۔۔!

آپی اسے کہے یہ یہاں سے چلی جائیں میں لیو کے ساتھ مصروف ہوں مجھے اس سے بات نہیں کرنی۔۔!

تم سے بات ہے کرنا بھی کون چاہتا ہے جیسی شکل ہے ویسے ہی تمہارا دل ہے کالا ایما نکھرے سے کہتی اگلے بندے کا دل توڑتی یہ جان وہ جا۔۔!

جب کہ جیک نے افسوس سے ایما کی پشت کو دیکھا جیک تم ایما کی بات کا برا مت ماننا وہ ایسے ہی تمہیں پتہ تو ہے نا۔۔!

نہیں ابی میں جانتا ہوں وہ ایسے ہی ہے مجھے تو اب عادت ہو گئی ہے ایسے رہنے کی اس کی ایسی باتیں سننے کی جیک کی انکھوں میں ہلکے سے انسوائے تھے لیکن انہیں چھپانے کے لیے وہ لیو کی طرف دیکھنے لگا لیو ابھی بھی نکھرے کر رہا تھا۔۔!

لیو بیٹا کھالو کھانا ابیہا لیو کے پاس جاکے اس کے سر پر ہاتھ پھیرنے لگی تو لیو جیک کے پاس سے ہٹ کر ابیہا کے پاس اکر بیٹھ گیا اور اس کی گود میں سر رکھ دیا۔۔!

جیک لیو کو دیکھ رہا تھا کوئی بھی تو اس سے پیار نہیں کرتا تھا حتی کہ یہ جانور بھی نہیں نا کبھی اسے بچپن میں پیار ملا تھا نا اب۔۔!

ابی اپ یہ کھانا کھلا دینا میں اندر جا رہا ہوں جلدی سے اپنے انسو صاف کرتا وہ اندر چلا گیا۔۔!

لیو کیوں تنگ کرتے ہو جیک کو وہ کتنے پیار سے کھانا کھلا رہا تھا تم نے کیوں نہیں کھایا ابیہا اس کے سر پر پیار دیتے ہوئے بولی لیو نے جیک کو دیکھا لیکن پھر کھانے کی طرف متوجہ ہو گیا جیک کمرے میں گیا تو جا کر صوفے کی پشت سے ٹیک لگا کر لیٹ گیا۔۔!

تم ایک ناجائز اولاد ہو اور ہو بھی کالے ہمارے خاندان میں رہنے کے قابل نہیں ہوئے تم نکلو یہاں سے۔۔!

ماما۔۔!

اے ہٹ مت بول ماما مجھے تو میری سوتن کا بیٹا ہے اس کے پاس جا جب کہ دوسرے بہن بھائی اس کی کالی رنگت دیکھتے ہنس رہے تھے ایک انسو جیک کی انکھوں سے نکلا تھا اسے لڑکیوں سے نفرت تھی نفرت اور ایما تو اس کی رنگت کا مذاق اڑاتی تھی اسے کیسے اچھی لگ سکتی تھی اور اس بات کے طعنے کے تو وہ بچپن سے سنتا ا رہا تھا پھر سے وہ اپنی ماضی میں چلا گیا تھا۔۔۔!

رات کے وقت عرش پھر سے اسی ریسٹورنٹ میں موجود تھا اج وہ ماسک پہن کر نہیں گیا تھا وہ کیوں چوری چوری دیکھتا وہ روحا کو اپنی ملکیت سمجھ کر اسے دیکھنے اتا تھا ابھی بھی وہ ایک جگہ بیٹھ کر مسلسل روحا کو دیکھ رہا تھا جو چارس کے ساتھ ہنستی مسکراتی کبھی ادھر تو کبھی ادھر جا رہی تھی اور عرش مسکراتا اسے دیکھ رہا تھا روحا کو دیکھتے ہوئے عرش کے چہرے پر عجیب ہی خوشی تھی کہ اگر کوئی اس کے گھر والے دیکھ لیتے یا دشمن تو غش کھا کر ہی گر جاتے۔۔!

اچانک سے روحا کی نظر عرش کی طرف اٹھی تھی اور روحا نے عرش کو خود کی طرف دکھتے پا کر مسکراتی ہوئی اس کے پاس ائی تھی السلام علیکم سر روحا مسکراتے بولی تو عرش کو ہوش ایا تھا۔۔! جی وعلیکم السلام عرش نے سنجیدہ ہوتے اسے دیکھا۔!

سر اپ یہاں سر کچھ چاہیے اپ کو۔۔!

ہاں تم عرش جلدی سے بولا۔۔!

جی سر روحا نے انکھیں پھاڑے سے دیکھا۔!

اویعنی کہ تمہارے ہاتھ کی کافی۔۔!

اوووو اچھا او کے سر میں بھی بنا کر لاتی ہوں یہ کہ کر روحا کافی بنانے چلی گئی جبکہ عرش بھی اٹھ کر روحا کے پیچھے کچن میں چلا گیا۔۔!۔

روحا خوشی خوشی اپنے محسن کے لیے کافی بنا رہی تھی اور عرش دروازے پر کھڑا روحا کو دیکھ رہا تھا عرش کی نظر پہلی دفعہ اس کے چہرے سے ہٹ کر اس کے لباس پر گئی تھی تو عرش کو بے حد غصہ ایا تھا روحا کی ٹانگیں نظر ا رہی تھی اس لیے تو لوگ اسے ہوس کی نظروں سے دیکھتے تھے عرش چلتا ہوا اس کے پاس گیا اور وہاں پڑی ایک سٹابری اٹھا کر کھانے لگا۔۔!۔

روحاتو کافی بنانے میں اتنی مگن تھی کہ اسے ہوش ہی نہیں تھا کہ اس کے پیچھے کون کھڑا ہے اور کون نہیں عرش نے وہ سیٹا بری اٹھائی اور کھانے لگا عرش ایک دم سے روحا کی طرف مڑا تھا اور روحا بھی پیچھے کی طرف مڑی تھی پھر کیا تھا دونوں کا زبردست تصادم ہوا تھا اور عرش کے ہونٹ روحا کے ہونٹوں سے مس ہوئے تھے روحا تو انکھیں پھاڑے عرش کو دیکھ رہی تھی۔۔!

اور عرش عرش کے اندر تو عجیب سی جیسے ہلچل سے مچ گئی تھی اتنے سوفٹ ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں کے ساتھ ٹچ ہوتے محسوس کرتے عرش کا دل دھک دھک کرنے لگا تھا روحا جلدی سے پیچھے ہوئی وہ تو گھبرا ہی گئی تھی اس حملے سے۔۔!۔

وہ۔۔۔وہ۔۔۔سوری پتہ نہیں چلا سر روحا کے ہاتھ کانپنے لگے تھے جبکہ عرش گہری نظروں سے روحا کو دیکھ رہا تھا روحا اس کی نظروں سے پزل ہو رہی تھی۔۔!

سر یہ اپ کی کافی۔۔۔کافی پکڑاتے روحا کے ہاتھ کانپ رہے تھے پہلی دفعہ اپنے ہونٹوں کو کسی لڑکے کے ہونٹوں کے ساتھ ٹچ کرتے محسوس کیا تھا کانپنا تو تھا ہی بیچاری نے۔۔!

روحا کے کانپتے ہاتھوں کو دیکھ کر عرش کے ہونٹوں پر مسکراہٹ ائی تھی اور پھر ایک دم سنجیدہ ہوا کل سے تم ایسے کپڑے نہیں پہنو گی اگر جاب کرنی ہے تو پورے کپڑے پہن کر بھی کر سکتی ہو کافی کا مگ پکڑتے عرش نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔۔!

وہ یہاں کے بوس اجازت نہیں دیتے روحا موصومیت سے بولی۔۔!

تم اس کی فکر نہ کرو کل سے تم جیسا بھی ڈریس پہننا چاہو پہن سکتی ہو کوئی تمہیں کچھ نہیں کہے گا ویسے تمہیں ضرورت ہی کہاں ہے یہاں جاب کرنے کی۔۔!۔

وہ بس مجھے۔۔!

روحاتم یہاں کیا کر رہی ہو جلدی باہر چلو کام ہے اس سے پہلے کہ روحا کچھ کہتی چارس روحا سے کہنے لگی۔۔!

سر مجھے باہر کام ہے ہم بعد میں ملتے ہیں روحا یہ کہتے عرش کو دیکھیں بغیر باہر بھاگی تھی اور عرش نے مڑ کر روحا کی پشت کو دیکھا اور پھر کافی کا مگ رکھتے اپنے ہونٹوں کو چھوا تھا بے بی گرل عرش کے منہ سے نکلا تھا اور پھر وہاں سے نکلتا چلا گیا باہر گیا تو ریسٹورنٹ کے اونر کو بلایا۔۔!

معیز تو پھر سے کو برا کو دیکھتے پریشان ہوا تھا جی سر اپ نے مجھے بلایا۔۔!۔

وہ لڑکی کیا نام ہے ہاں روحا وہ جیسے بھی کپڑے پہننے چاہے اسے پہننے دینا کوئی زور زبردستی نہیں ہو گی۔۔!۔

جی جی سر معیز تابعداری سے بولا تو عرش ایک نظر روحا کو دیکھ کر چلا گیا۔۔!

میرب ابھی بھی لیٹی ہوئی تھی شایان کمرے میں ایا تو میرب کو دیکھا جو ابھی بھی یک تک چھت کو گھور رہی تھی شایان کو میرب کی حالت دیکھتے غصہ ارہا تھا لیکن اب وہ میرب کا خیال رکھنے کا ساتھ ساتھ اسے اپنے اپ کی قدر بھی کروانا چاہتا تھا خود سے پیار بھی کروانا چاہتا تھا شایان ہاتھوں میں کھانے کی ٹرے پکڑے میرب کے پاس ایا۔۔!

میرب نے شایان کو دیکھا جس کا چہرہ سپاٹ تھا میرب نے اسے دیکھتے تھوک نگلا اٹھو میرب کھانا کھالو شایان نے کھانے کی ٹرے میز پر رکھی اور میرب کو اٹھانے لگا اور اسے اٹھا کر بیڈ کے ساتھ ٹیک لگا کر بٹھایا اور سامنے بیٹھ کر اسے کھانا کھلانا لگا۔۔!

شان۔۔!

میرب کھانا کھالو پھر میڈیسن کھا کر ارام کرو تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں ہے کچھ مت سوچو شایان کہ اس طرح سنجیدہ لہجے سے میرب کو اور رونا انے لگا تھا شایان نے تو ہمیشہ اس سے پیار سے بات کی تھی میرب تو کبھی بولا ہی نہیں تھا ہمیشہ فیری ہی کہتا تھا تو اب اسے وہ میرب پکار رہا تھا انسو بہاتی وہ شایان کے ہاتھوں سے کھانا کھا رہی تھی پھر شایان نے میڈیسن کھلائی اور اسے لٹایا اور خود بھی دوسری طرف جا کر اسے دیکھے بغیر بات کئے بغیر لیٹ گیا۔۔!۔

میرب کا دل کر رہا تھا وہ پھوٹ پھوٹ کر روئے وہ میرب جس نے شایان کی محبت کو کبھی کچھ سمجھا نہیں تھا اب اس کی بے روحی دیکھ کر اس کا دل پھوٹ پھوٹ کر رونے کا کر رہا تھا۔۔!

میرب نے شایان کی پشت کو دیکھا اور پھر میڈیسن کی وجہ سے اس کی جلدی ہی انکھیں بند ہونے لگی تھی میرب کی بھاری سانسیں محسوس کر کے شایان نے پلٹ کر میرب کو دیکھا اور کھسک کر اس کے پاس ہوا۔۔!

فیری میری جان تمہارے دل میں ایسے ہی میں اپنے لئے محبت پیدا کروں گا تمہیں اپنی ایسی عادت ڈال دوں گا کہ تم چاہ کر بھی مجھ سے دور نہیں جا پاؤ گی شایان نے میرب کی پیشانی پر اپنے لب رکھے اور میرب کو اپنے حسار میں لیتے انکھیں موند گیا۔۔!

عرش گھر اتو گیا تھا لیکن ابھی بھی اسے اپنے ہونٹوں پر روحا کے ہونٹوں کا نرم و نازک لمس مسوس ہو رہا تھا۔۔!

بے بی گرل تمہارے ہونٹ تو کاٹن کینڈی سے بھی زیادہ سافٹ ہیں اور میرا دل کر رہا ہے تمہارے ہونٹوں کا لمس دوبارہ محسوس کرنے کو لیکن وہ کیا ہے نا تم دور ہو مجھے لگتا ہے تمہیں اب میرے پاس ا جانا چاہیے اپنے ہاتھوں سے اپنے ہونٹوں کو چھوتے ایک دلکش مسکراہٹ ائی تھی اور کب وہ روحا کو سوچتے سوچتے اس کی انکھ لگ گئی پتہ ہی نہیں چلا۔۔!۔

اگلے دن پھر حدید ایشم کے ساتھ فلم انڈسٹری میں موجود تھا اور اج تو حدید کا سین ایشم کے ساتھ کسنگ سین تھا ایشم کو حدید کے ساتھ یہ کرتے شرم تو بہت ارہی تھی کیونکہ دوسرے ہیروز کے ساتھ یہ عام کام تھا لیکن حدید کے ساتھ نہیں وہ اس کا گارڈ رہ چکا تھا اور اب ایک دم سے ہیرو لیکن یہ پنگا بھی تو اس نے خود لیا تھا نا۔!

حدید کی تو من کی مراد بھرائی تھی اپنی مون لائٹ کے ہونٹوں کو چھونے کی حدید تمہیں کوئی مسئلہ تو نہیں ہے نا یہ سین کرنے میں ڈائریکٹر حدید سے پوچھنے لگا۔۔!

نہیں مجھے کوئی مسئلہ نہیں اپ ایشم سے پوچھ لیں ایشم نے بھی نفی میں سر ہلایا تو پھر سین شروع ہوا تھا۔۔!

سین یہ تھا کے ایشم کیسی وجہ سے ناراض ہوکر حدید سے دور جارہی تھی اور ایک تھپڑ بھی حدید کے چہرے پر مار کر گئی تھی جس سے حدید کو غصہ اتا ہے اور اس نے ایشم کو کھینچ اور اپنے قریب کیا اور اس کے ہونٹوں پر جھک گیا تھا ایشم نے پھٹی پھٹی انکھوں سے حدید کو دیکھا یہ سین بس 10 سیکنڈ کا سین ہونا تھا لیکن حدید کا تو جیسے دل ہی نہیں کررہا تھا وہ تو جیسے اپنی مون لائٹ کی قربت میں کھو سا گیا تھا ایک دم سے بارش ہونے لگی تھی۔۔!

او شیٹ سمیٹو سب سامان سمیٹو ڈائریکٹر جلدی سے سب کو کہنے لگا تھا اور جو ادھر کام کرنے والا لوگ تھے وہ وہاں کا سامان سمیٹتے ہوئے بھاگ رہے تھے کیونکہ اچانک ہی بارش ائی تھی کسی کو پتہ نہیں تھا کہ بارش بھی ائے گی۔۔!

ایشم نے غصے میں اتے حدید کے پیٹ میں مکہ مارا تھا کہ مجھے چھوڑ بھی دو۔۔!۔

پیٹ پر مکہ پرنے سے حدید کو ہوش ایا تو وہ پیچھے ہوا بد تمیز لوفر کمینے تم تو شروع ہی ہو گئے تھے پہلی دفعہ کسی لڑکی کو دیکھا ہے کیا تم نے پہلی دفعہ چھوا ہے تم نے بد تمیز انسان ایشم نے سانس بحال کرتے ہی حدید کو سنانا شروع کر دی تھی اس کا تو سانس ہی بند ہونے لگ گیا تھا لیکن سامنے کھڑے لوفر کو تو کوئی احساس ہی نہیں تھا۔۔!

حدید تو مسکرا کر اپنی مون لائٹ کے ملتے لبوں کو دیکھ رہا تھا جو تھوڑی دیر پہلے اس کے ہونٹوں کی قید میں تھے۔۔!

وہ کیا ہے نا مون لائٹ تمہارے اتنے نرم و ملائم ہونٹ ہے نا کہ میرا دل ہی نہیں کر رہا تھا ان کو چھوڑنے کو حدید ایک انکھ ونک کرتے بے شرمی سے بولا تھا۔۔!

لوفر۔۔۔اتنی تیز بارش میں ایشم کے بھیگتے لب پھر سے حدید کو بہکا رہے تھے ایشم غصے میں اتی وہاں سے چلی گئی اور حدید بھی ایشم کے پیچھے جاتا پھر سے سب کی نظروں میں ائے بغیر اس کی وینٹی روم بس میں گھسا تھا اور ایشم کو پکڑتے دیوار کے ساتھ لگائے اس کے ہونٹوں پر دوبارہ سے جھکا تھا ایشم تو اس اچانک افطاد پر بکھلا کر رہ گئی تھی۔۔!

حدید تو پھر پاگل سا ہو گیا تھا اپنی مون لائٹ کے نرم و ملائم ہونٹوں کو اپنی قید میں لے کر کے ایشم نے اپنی ٹانگ خدید کے پیٹ پر دوبارہ سے ماری کے حدید کراہ کر رہ گیا اسے ایشم سے اس حملے کی امید نہیں تھی۔۔!

یہ کیا بد تمیزی ہے لوفر انسان ایشم پھر سے گہرے گہرے سانس لیتے بولی۔۔!

یہ جو تم نے مجھے تھپڑ مارا نا اس کا بدلہ ہے حدید انکھ دبا کر بولا،۔۔!

لیکن وہ تو ایک سین تھا۔۔!

سین ہی سہی لیکن میں غریب ضرور ہوں لیکن تھپڑ برداشت نہیں کر سکتا شکر کرو یہ کم سزا دی ہے ائندہ سین میں بھی تھپڑ مارا نا تو اس سے بڑی سزا ملے گی مون لائٹ حدید ایشم کے کان کے قریب جھکتا گھمبھیر لہجے میں بولا اور باہر چلا گیا ایشم تو بس اس کی بات سنتی ہکا بکا وہاں کھڑی تھی غریب ہے لیکن اکڑ بہت ہے انہہ دیکھ لوں گی تمہیں تو میں اور پھر کپڑے چینج کرنے چلی گئی۔۔!

میرب صبح نیند سے اٹھی تو اس کا سر چکرا رہا تھا اسے واش روم بھی جانا تھا لیکن اس میں اٹھنے کی ہمت نہیں تھی میرب نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن اس سے پہلے کہ وہ کھڑی ہو کر دوبارہ گرتی اندر اتے شایان نے جلدی سے اسے تھاما تھا میرب نے اپنی بند ہوتی انکھوں سے شیان کو دیکھا تھا۔۔!

شان۔۔!

میرب اگر کوئی کام تھا تو کسی کو بلا لیتی خود اٹھنے کی کیا ضرورت تھی شایان نے ڈانٹنے کے انداز میں بولا تو میرب کی انکھوں میں انسو ائے تھے۔۔!

خیر اب اس میں رونے والی بات نہیں ہے شایان اسے اٹھاتا واش روم میں چھوڑ ایا تو میرب وہاں ہی زمین پر بیٹھ کر رونے لگی تھی اسے اب شایان کی بے رخی سے تکلیف ہو رہی تھی۔۔!

دس منٹ کے انتظار کے بعد بھی میرب باہر نہ ائی تو شایان نے دروازہ کھٹکھٹا کر پوچھا لیکن میرب تو رونے میں مصروف تھی بولی ہی نہیں شایان دروازہ کھول کر اندر گیا تو دیکھا میرب نیچے زمین پر بیٹھی رونے میں مصروف تھی۔۔!

کیا ہوا میرب شایان جلدی سے جاتا اسے اٹھاتا ہوا بولا۔۔!

چچ۔۔ ھھ۔۔۔ چھوڑو مجھے چھوڑو مجھے میرب ہمت کرتے بولے تو شایان نے دانتوں تلے لب دبائے جس کام کے لیے واش روم ائی تھی وہ کیا یا نہیں یا رونے میں مصروف تھی شایان گہری نظروں سے

دیکھتے اس سے پوچھنے لگا اور میرب تو شایان کے سوال سے گھبرائی تھی ایک تو وہ اس کی باہوں میں تھی اوپر سے میرب کو ڈھیروشرم آئی تھی لیکن نفی میں سر ہلایا تو شایان نے میرب کو کاموڈ پر بیٹھایا اور خود باہر اگیا۔۔!

تھوری دیر بعد دوبارہ سے گیا تو میرب پیچھے ہوئی میں خود چلی جاؤ گی لیکن اس کی بات کو اگنور کرتا اسے اٹھاتا بیڈ تک لایا اور الماری سے کپڑے لے کر میرب کے پاس ایا۔۔!

میرب خود چینج کرو گی یا میں کرواؤں کو نکہ اگر ایسے ہی گیلے کپڑوں کے ساتھ بیٹھی رہی تو بیمار ہو جاؤ گی شایان پھر سے سنجیدہ ہو چکا تھا۔۔!

میں خود کر لوں گی۔۔!

اوکے وہ میرب کے پاس کپڑے رکھتا باہر چلا گیا۔۔!

انھی۔۔ائے بڑے پیار کرنے والے پتہ بھی ہے نہیں چینج کر سکتی خود نا سہی کسی کو بیج دیتے میرب روتے ہوئے کہنے لگی اتنے میں انمول بھی کمرے میں ائی تھی۔۔!

میرب بیٹا۔۔ابھی میرب کپڑے چینج کرتی کے اسے اپنی ماں کی اواز سنتی آئی اسے حوصلہ ہوا تھا کہ شاید شایان نے بھیجا ہو اسے اتنی فکر ہو اس کی۔!

ماما اپ۔۔۔!

ہاں بس تمہاری یاد ارہی تھی تو اگئی کپڑے چینج کرنے ہیں کیا وہ جو تھوڑی دیر پہلے خوش ہوئی تھی کہ شایان نے بھیجا ہو گا اس کی امید ٹوٹ سی گئی تھی لیکن اسے بھیجا شایان نے ہی تھا لیکن انمول نے شایان کا بتایا نہیں تھا۔۔!

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔۔۔

مما مجھے معاف کر دے میرب انمول کے گلے لگتی پھوٹ پھوٹ کر روئی تھی انمول کی انکھوں میں بھی انسوائے تھے بیٹا ایک دفعہ تم ہمیں بتا دیتی تو ہم سب دیکھ لیتے لیکن شادی کے دن بھاگ کر تم نے ہمارا مان توڑا ہے اور بعد میں خودکشی۔۔! سوری ماما میرب رو رہی تھی میرب کی محبت کی وجہ سے انمول نے اسے چپ کروا دیا تھا اور کپڑے چینج کروانے لگی تھی میں تمہارے لیے سوپ بھجواتی ہوں پی لینا اور اپنا خیال رکھا کرو شایان ہے نا تمہارا خیال رکھنے کے لیے ہمیں پورا یقین ہے کہ وہ تمہارا اچھے سے خیال رکھے گا۔۔!

ماما وہ پاپا۔۔!۔

مان جائیں گے وہ بھی میر بھی اپنی شہزادی سے بہت پیار کرتے ہیں تو مان جائیں گے تم پریشان مت ہو یہ کہتے ہی نمول میرب کو پیار کرتے چلی گئی اور پھر میرب کے سامنے سوپ اگیا تھا بی جی شایان صاحب کا حکم ہے کہ اپ نے سارا سوپ پینا ہے اور میڈیسن بھی کھانی ہے۔۔!۔

خود تو انہیں رہا اسے بھیجنے کی کیا ضرورت تھی میرب کو بے حد غصہ ایا تھا لیکن وہ شایان کی بات کو اگنور بھی نہیں کر سکتی تھی اس لیے چپ چپ کھانے لگی۔۔!۔

جیک جس نے وائٹ کلر کی شرٹ اور اوپر بلیک کلر کا کوٹ پہننے بالوں کو اچھے سے سیٹ کیے وہ واقعی میں ہی بلیک بیوٹی لگ رہا تھا۔۔!

اور ایما جس نے انمول کے ڈانٹنے کے باوجود بھی بولڈ ڈریس جس میں چھوٹی سی سکرٹ پہنی تھی جو اس کے گھٹنوں تک ارہی تھی دونوں اپنے اپنے کمروں سے باہر نکلے تھے اور دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھ کر منہ بناتے منہ موڑتے اپنی اپنی گاڑی میں بیٹھے سلطان مینشن سے باہر نکلے تھے۔۔؛!

جیک تو گھر میں بور ہو رہا تھا تو کہیں تنہائی والی جگہ پر جا کر کچھ ٹائم گزارنا چاہتا تھا اور ایما اپنے بوائے فرینڈ سے ملنے جا رہی تھی تھوڑی دیر میں ایما ایک ریسٹورنٹ میں بیٹھی تھی جس کے سامنے ایک گوڑا چٹا کلر کا جس کی انکھیں گرے کلر کی تھی وہ بیٹھا تھا۔۔!

کرس تم کب شادی کرو گی مجھ سے ایما اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے بولی۔۔!

ڈارلنگ ہم بہت جلد شادی کریں گے تم پریشان مت ہوتے ہو کرس نے مسکرا کر کہا شکل سے تو وہ بہت معصوم لگ رہا تھا۔۔!

کرس تم جانتے ہو میں تم سے کتنی محبت کرتی ہوں ایما اپنی سبز انکھوں میں محبت کا سمندر لیے کرس سے کہنے لگی۔۔!

ڈارلنگ ائی نو یو لو می تم پریشان نہ ہو بس کچھ دن اور پھر ہم شادی کہیں گے۔۔!

شیور ڈرلنگ ایما نے کرس کا ہاتھ پکڑا کرس اٹھا اور ایما کو پکڑ کر ایک کمرے میں لے گیا اب یہ دونوں ہر حد پار کرنے والے تھے۔۔!

چلو اؤ علی اج تمہیں میں باہر گھوما کر لے کراتی ہوں میں بور ہو رہی ہوں علینا علی کو کہنے لگی۔! ہاں اپنا چلتے ہیں ایشم اپی بھی گھر نہیں ہے میں بھی بور ہو رہا ہوں چلو علینا نے علی کو تیار کیا اور خود بھی تیار ہونے لگی۔۔!

فل وائٹ کلر کا فراک پہنیں نیچے چوڑی چوڑی دار پجامہ پہنے گلے میں دوپٹہ لیے ہاتھوں میں چوڑیاں پہنیں اپنے کالے لمبے بال کھلے چھوڑے اپنے گول مٹول چہرے پر نظر کا چشمہ لگائیں الینا بے حد خوبصورت لگ رہی تھی۔۔!۔

ہائے اللہ الیناآپ تو بہت خوبصورت لگ رہی ہیں اج تو میرا ابھی دل اپ پر اگیا ہے علی ٹھرکی انداز میں مذاق کرتے ہوئے بولا۔۔!

ہاہا میرا بچہ بہت شرارتی ہو گیا ہے چلو اب چلتے ہیں تو دونوں باہر چلے گئے۔۔!

◈◈◈

ارمانڈو ایک ڈائری پکڑے کب سے اسے دیکھ رہا تھا جس کے سٹارٹ میں ہی بڑا سا ابیہا بیگ لکھا تھا ریڈ روز۔۔۔اور مانڈو کے منہ سے لفظ نکلے تھے وہ پتھر دل انسان جو کہ ایک مشین کی طرح کام کرتا ہے سب لوگ اسے کہتے اس کے سینے میں دل ہی نہیں لیکن سب کو کیا پتہ اس مشین نے اپنے دل میں اپنی بچپن کی محبت کو چھپا رکھا ہے۔۔!

ریڈ روز تم کہاں چلی گئی ہو کہاں کہاں نہیں ڈھونڈا میں نے تم کو۔۔!

(مان میں ہمیشہ تمہارے پاس رہوں گی جب تم یاد کرو گے تمہاری بیا تمہارے پاس ہو گی بس تم انکھیں بند کر کے مجھے محسوس کرنا) ایک بچپن کی یاد ارمانڈو کے ذہن میں گردش کی تھی۔۔!

پھر ارمانڈو نے ابیہا کی لکھی شاعری اور اس پر لکھی ابیہا کی ویشز جو کہ ابیہا اپنی لائف میں پورا کرنا چاہتی تھی جس میں صرف ابیہا کی دس وشز ہی لکھی تھی شاید پھر ابیہا کو موقع ہی نہیں ملا اگے اپنی ویشز لکھنے کا لیکن یہ دس ویشز ارمانڈو کی بھی ویشز بن چکی تھی وہ سوچ چکا تھا ایک دفعہ اس کی ریڈ روز اسے مل جائے وہ اپنی ریڈ روز کے ساری ویشز پوری کرے گا۔۔!۔

ریڈ روز تم ایک دفعہ مجھے مل جاؤ میں تمہاری ساری وشز پورا کروں گا یہ تمہارے مان کا وعدہ ہے یہ کہتے ہیں ارمانڈو اٹھا اور اس ڈائری پر اپنے لب رکھے اور الماری میں رکھ دیا ابھی وہ پلٹا ہی تھا کہ ایک ادمی نے دروازہ لاک کیا۔۔!

یس ارمانڈو نے آواز دی۔!

سر اپ کا روبرٹ باس بلا رہے ہیں۔۔!

اوکے میں اتا ہوں۔۔!

یہ سنتے وہ آدمی چلا گیا اور ارمانڈو بھی روبرٹ کے پاس چلا گیا۔۔!

علینا اور علی ایک پھولوں کی شاپ پر کھڑے تھے علینہ وہاں رکھے گلدستوں کو دیکھ رہی تھی تاکہ گھر جا کر ان کی سجاوٹ کر سکے الینا پھول دیکھنے میں اتنی مگن تھی کہ اسے ہوش ہی نہیں ایا کہ علی ایک بلی کی بچے کو بچانے کے لیے روڈ کے بیچو بیچ چلا گیا ہے۔۔!

علی یہ دیکھو کیسا ہے علینا نے پیچھے مڑ کر علی کو کہا تو علی نظر ہی نہیں آیا لیکن سامنے دیکھا تو علی کو سڑک کے بیچو بیچ کھڑا پایا علینا نے دوسری طرف دیکھا جہاں ایک سپیڈ سے گاڑی ارہی تھی علی اٹھو وہاں سے جلدی اٹھو علینہ پھولوں کو چھوڑتی چیختی ہوئی علی کی طرف بھاگی تھی۔۔!

لیکن علینا لیٹ ہو گئی تھی اس سے پہلے وہ گاڑی علی کو ہٹ کرتی جیک نے جلدی سے علی کو پکڑا اور کھینچ کر سائڈ پر کیا تھا الینا کی چیخ نکلی تھی لیکن انکھیں کھولنے پر سامنے جیک اور علی کو دیکھا جو کہ اسی کی طرف دیکھ رہے تھے جبکہ علی تو علینا کو تھر تھر کانپتے ہوئے اسے دیکھ رہا تھا۔۔!

علی علینا بھاگتے ہوئے علی کے پاس گئی اور اسے گلے سے لگایا تھا۔!

تم کیوں وہاں گئے تھے علی تمہیں کچھ ہو جاتا تو میں میں ایشم کو کیا جواب دیتی الینا کی خوبصورت کالی انکھوں سے انسو نکلے تھے جو اس کے چہرے کو مزید خوبصورت بنا رہے تھے اور جیک تو یک تک الینا کو دیکھ رہا تھا جو وائٹ فراک میں جیک کو وائٹ پری ہی لگ رہی تھی اور اس کی چوریوں کی کھنک جیک کے

پتھر دل مشینیں دل میں ہلچل پیدا کر رہی تھی ایسی ہی تو لڑکیاں پسند تھیں سمپل سی کیوٹ سی اور اسے اپنے پسند الینا میں نظر ا رہی تھی۔!

تھینک یو اپ کا اپ نے علی کی جان بچائی اگر اپ نہ ہوتے تو الینا روتے روتے بیچ میں اٹک گئی تھی۔۔!

نہیں کوئی بات نہیں یہ تو میرا فرض تھا کسی کی جان بچانا اور اپ کو خیال رکھنا چاہیے تھا بچہ ہے۔۔!

جی جی بس میرا دھیان پھولوں کی طرف تھا پتا ہی نہیں چلا۔۔!

چلیے کوئی بات نہیں سب ٹھیک ہے ویسے اپ کا نام جیک نے فٹافٹ پوچھ لیا تھا اسے تو خود پر حیرانگی ہو رہی تھی کہ وہ کیسے ایک لڑکی میں انٹرسٹ لے رہا ہے۔۔!

میرا نام علینہ ہے علینہ نے انسو صاف کرتے جیک کو کہا تو جیک نے مسکرا کر اسے دیکھا۔۔!

علینا نے بھی مسکرا کر اسے دیکھا چلو علی گھر چلتے ہیں نز۔۔!

لیکن اینا اپ نے تو پھول لینے تھے نا۔۔!

نہیں اب موڈ نہیں چلو میں ڈر گئی ہوں پتہ نہیں تمیں اگر کچھ ہو جاتا تو میں کیا کرتی الینا نے دوبارہ سے علی کو گلے لگایا جبکہ جیک تو علینہ سے علی کا پیار دیکھ رہا تھا اوکے اینا۔۔!

الینا اور علی چلے گئے تو جیک کی نظر سامنے پھولوں کی شاپ پر گئی تھی۔۔!

جیک نے الینا کی پشت کو اور دیکھا اور پھر برسوں بعد جیک دل سے مسکرایا تھا وائٹ پری پھر جیک نے جلدی سے وہاں سے گلابوں کا گلدستہ خریدہ اور بھاگتا ہوا علینا کے پاس گیا سنئیے اس سے پہلے کے علینا گاڑی میں بیٹھتی جیک نے اسے روکا۔۔!

جی بولیں الینا نے جیک کو دیکھ کر کہا۔۔!

یہ پھول وہ اپ نے لینے تھے نا اسی لیے۔!

تھینک یو لیکن اس کی ضرورت نہیں ہے لیکن اپ نے اتنے دل سے دیئے ہیں تو میں لے لیتی ہوں علینا نے مسکرا کر وہ پھول پکڑے ویسے اپ کا نام الینا نے بھی جیک سے پوچھ لیا۔۔!

جیک۔۔!

اووو نائس تو میٹ یو الینا یہ کہتے گاڑی میں بیٹھ کر چلی گئی اور ساتھ میں جیک کا دل بھی لے گئی تھی۔۔!

ارمانڈو روبرٹ کے پاس گیا جی اپ نے مجھے بلایا ارمانڈو سنجیدہ لہجے میں بولا ابھی تو وہ ارمانڈو پل میں بدل گیا تھا جو کمرے میں تھا اس کی مسکراہٹ اس کا دل صرف اور صرف اپنی ریڈ روز کے لیے ہی دھڑکتا تھا۔۔!

میرا بیٹا مجھ سے چھین لیا گیا ہے ارمانڈو اور تم نے مجھ سے پوچھا تک نہیں روبرٹ کو غصہ ایا تھا۔۔؛!

یہ اپ کے بیٹے کی غلطی ہے کہ اس نے کسی لڑکی کے ساتھ غلط کرنے کی کوشش کی ہے تو اس کے بھائیوں نے سزا دی ہے اپ مجھے کام بتائیں جس کام کے لیے اپ نے مجھے بلایا ہے ارمانڈو سیدھا پوائنٹ پر ایا تھا روبرٹ بھی ارمانڈو کے سامنے بولتا نہیں تھا ارمانڈو تھا ہی اتنا سنجیدہ اور وحشت ناک کے چاہے روبرٹ اس کا بوس ہو لیکن روبرٹ کی بھی کم ہی ارمانڈو کے سامنے چلتی تھی۔۔!

کچھ مجبوریاں تھی اور کچھ روبرٹ کے احسان جو اس نے ارمانڈو پر کیے تھے اس لیے تو ارمانڈو روبرٹ کا کہنا مان لیتا تھا ورنہ روبرٹ کسی کا کہنا مان لے یہ تو کبھی ہو ہی نہیں سکتا تھا وہ اس اٹلی کا دوسرا بادشاہ تھا جس کی اٹلی میں دہشت ہی دہشت تھی۔۔۔!

مجھے ڈی گینگ کے ایک فرد کی لاش چاہیے اور ارمانڈو وہ بھی کوبرا کی ارمانڈو نے اپنی سبز انکھوں سے روبرٹ کو دیکھا اور ایک قہقہ لگا کر روبرٹ کو حیران و پریشان کر دیا تھا روبرٹ کو یہ کام بہت اسان لگ رہا تھا لیکن وہ اٹلی کی مافیا ورڈ کا کوبرا تھا اسے مارنا کوئی اسان کام نہیں تھا۔۔!

ہاں ارمانڈو کبھی ملا نہیں تھا نہ ہی دیکھا تھا لیکن ان کے بارے میں کون نہیں جانتا تھا اب یہ مت کہنا کہ ارمانڈو تم سے یہ کام نہیں ہو گا تمہیں میں نے شیر بنا کر پالا ہے اور اس جنگل کا شیر تم ہی ہو تم ہی یہ کام کر سکتے ہو مجھے کوبرا کی لاش چاہیے روبرٹ غصے سے بولا۔۔!

ٹھیک ہے کل تک کام ہو جائے گا ارمانڈو یہ کہتے سنجیدہ لہجے میں بغیر روبرٹ کی اگلی بات سنیں پھر سے کمرے میں چلا گیا۔۔!

اج عرش کس وجہ سے لیٹ ہو گیا تھا روحا کے پاس نہ اسکا تھا لیکن ابھی عرش گاڑی سے نیچے اترتا کہ اس کی نظر سامنے پڑی تھی جہاں روحا ریسٹورنٹ سے نکل رہی تھی اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے ایک ادمی نے روحا کو پکڑ کر گاڑی میں کھینچا تھا۔۔!

روحا پھڑ پھڑاتی رہی لیکن وہ ادمی روحا کو پکڑ کر گاڑی میں بٹھا کر لے گیا تھا اور یہ سب دیکھتے عرش کی نیلی انکھوں سے شعلے نکلے تھے لیکن پھر اگلے ہی پل ایک پر سرار سی مسکراہٹ عرش کے ہونٹوں پر ائی تھی بڑے دن ہو گئے ہیں کوئی شکار کیے ہاتھوں میں کھجلی ہو رہی ہے یہ کہتے عرش بھی اپنی گاڑی میں بیٹھا اور اس گاڑی کے پیچھے دوڑانے لگا۔۔؛!

اٹلی کی سب سے مشہور گاڑی عرش کے پاس تھی جہاں جہاں سے گزرتی سب لوگ دیکھتے تھے چھوڑو مجھے چھوڑو مجھے کون ہو تم لوگ روحا گاڑی میں اپنا چھڑوانے کی پوری کوشش کر رہی تھی۔۔!

ارے ایسے کیسے چھوڑ دوں تمہاری وجہ سے اس دن میری ریسٹورنٹ میں بے عزتی ہوئی تیرے اس یار نے مجھ پر ہاتھ بھی اٹھایا تھا اور اج میں تجھے تیری خوبصورتی کو اخراج تحسین بھی پیش کروں گا وہ خباثت سے کہتا روحا کی روح فنا کر گیا تھا وہ اپنا اپ اس ادمی میں سے چھڑوا بھی نہیں پا رہی تھی یا اللہ میری مدد کرے روحا دل ہی دل میں دعائیں مانگنے لگی تھی۔۔!

اس شخص نے گاڑی ایک جنگل کی طرف موڑی تھی شاید وہ روحا کے ساتھ زبردستی کر کے اسے یہاں ہی جنگل میں جنگلی جانوروں میں چھوڑ دینا چاہتا تھا اس ادمی نے روحا کو گاڑی سے نکالا۔۔!

پلیز پلیز چھوڑ دو مجھے میں تمہارے سامنے ہاتھ جوڑتی ہوں روحا اس کے سامنے گڑگرانے لگی تھی۔۔!

ارے چندر مکھی تمہیں چھوڑنے کے لیے یہاں نہیں لے کر ایا ہوں اس نے روحا کی شرٹ کو کھینچا جس سے روحا کی شرٹ کا بازو بھی پھٹ گیا تھا روحا روتے ہوئے اپنا اپ چھپانے لگی تھی۔۔!

اور عرش لبو میں سگار لیے قدم بقدم چلتا ارہا تھا اور ایک درخت کے ساتھ ٹیک لگا کر ارام سے اسے دیکھ رہا تھا لیکن روحا کی سکرٹ پھٹتے دیکھ عرش کی نیلی رگیں پھولی تھی اتنی بھی کیا جلدی ہے جنگل میں عرش کی اواز گونجی تھی اور وہ ادمی پھر سے عرش کو اپنے سامنے دیکھ کر ڈرا تھا اور روحا تو عرش کو دیکھ کر اسے سکھ کا سانس ایا تھا روحا نے اس ادمی کو دھکا دیا اور بھاگ کر عرش کے پاس جا کر اسے دیکھتی اس کے پیچھے جا کر کھڑی ہو گئی اور مضبوطی سے اس کا بازو پکڑ لیا۔!

یی۔۔۔ہہہ۔۔۔مم۔۔۔جج۔۔۔ھھ۔

مجھے۔۔۔ب۔۔چچ۔۔اا۔۔۔بچا۔۔۔۔لے۔۔۔پپ۔۔لل۔پلیز۔۔روحا سکتے ہوئے روتے ہوئے لفظ ٹکڑوں میں ادا کرتی بولتی رہی اور روحا کی حالت دیکھتے تو عرش کا ضبط ہی ختم ہو رہا تھا۔۔!

بے بی گرل۔۔۔عرش نے پیچھے مڑ کر روحا کو دیکھا روحا نے عرش کی پکار پر اوپر دیکھا اور عرش کی پھر سے نظریں روحا کے اسٹابری جیسے ہونٹوں پر گئی تھی اف بے بی گرل تمہیں بے ہوش ہونا پڑے گا ورنہ میرا ادھر رومنٹک موڈ اون ہو گیا تو تمہارا کیا ہوگا اتنا کہہ کر عرش نے روحا کی مخصوص نس دبائی اس سے پہلے وہ نیچے گرتی عرش نے اپنی باہوں میں اٹھاتے ایک درخت کے ساتھ ٹیک لگا کر بٹھا دیا تھا۔۔!

اب اس ادمی کی عرش کو دیکھتے ہوئے ٹانگیں کانپ رہی تھی اس سے پہلے کہ وہ ادمی بھاگتا عرش نے پیچھے مڑ کر اس ادمی کو پکارا تھا اگر تم ایک قدم بھی اگے بڑھے نا تو تمہاری لاش کی اتنے ٹکڑے کروں گا کہ

تمہاری روح بھی کانپ جائے گی اور وہ ادمی عرش کی دہشت ناک اواز سن کر جہان تھا وہاں ہی کھڑا ہو گیا اس میں ہمت ہی پیدا نہیں ہوئی کے وہ ایک قدم بھی اگے بڑھا سکے۔۔!

عرش ایک نظر روحا کو دیکھتے اٹھ کر اس ادمی کی طرف مڑا اور غصے سے اس کی طرف بڑھا تم نے میری بے بی گر میری ملکیت کو ہاتھ کیسے لگایا عرش در پہ در مکے مارنے لگا تھا تمہاری ہمت کیسے ہوئی میری بے بی گرل کو ہاتھ لگانے کی۔۔!

معاف کر دو معاف کر دو کو برا مجھے معاف کر دو وہ شخص اب مافیا مانگنے لگا تھا لیکن کو برا کو کہاں ترس آنے والا تھا اس شخص نے اس کے ملکیت پر اس کی بے بی گرل کو ہاتھ لگایا تھا وہ اس کا اتنا برا حال کرنے والا تھا کہ وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔۔!

عرش نے اپنی جیب سے چاکو نکالا اور اس شخص کا ہاتھ کاٹ دیا کہ پورے جنگل میں اس شخص کی چیخیں گونجی تھی عرش نے اپنا چاکو اس ادمی کے ہونٹوں پر رکھا اور خاموش رہنے کا کہا زیادہ مت بولو مجھے زیادہ باتیں سننا اچھا نہیں لگتا عرش کی نیلی وحشت زیادہ انکھوں کو دیکھ کر وہ ادمی بھی خوف سے کانپ رہا تھا عرش دوبارہ سے اپنا چاکو اس ادمی کے دل پر مارا تھا اور کئی وار کرتا گیا کرتا گیا اسے بے حد غصہ تھا کیسے کیسے اس اس ادمی نے اس کی بے بی گر کو ہاتھ لگانے کی ہمت کی تھی وہ ادمی تو کب کا مر چکا تھا لیکن عرش کو سکون ہی نہیں ارہا تھا۔۔۔!

عرش اٹھا اور اس ادمی کی گاڑی کے نیچے سے پٹرول کی تار کاٹ دی جس سے سارا پٹرول گاڑی کے نیچے گرتا چلا گیا اور پھر اس ادمی کو کھینچ کر اس گاری میں پٹھا تھا تمہاری غلطی کی سزا یہی ہے کہ مرنے کے بعد بھی تجھے سکون نہ ہم پھر عرش نے لیٹر نکالا اور اگ لگا دی اس سے پہلے کہ اگ بڑھکتی عرش نے اپنی بے بی گرل کو اٹھایا اور وہاں سے چلا گیا ابھی تھوڑی ہی دور گیا تھا کے جنگل میں ایک بلاسٹ کی اواز گونجی تھی اور اس اواز کو سن کر روش کے چہرے پر مسکراہٹ ائی تھی۔۔!

عرش نے روحا کو گاڑی میں لٹایا بے بی گرل مجھے کل کسی کام سے جانا ہے دو دن بعد تمہیں تمہارے گھر سے لینے اؤں گا اب مزید تم سے دوری ناممکن ہے میری جان عرش جھکا اور اس کے ہونٹوں کے قریب ہوا پھر کچھ سوچ کر رک گیا نہیں تمہارے ہوش میں ہوتے ہوئے تمہارے ہوش اڑانے کا الگ ہی مزہ ائے گا عرش نے مسکراتے کہا اور روحا کے منہ پر پانی کے چھینٹے مارے جس سے روحا کو تھوڑا ہوش ایا تھا روحا نے پہلی نظروں سے عرش کو دیکھا اور پھر ادھر ادھر دیکھا۔۔!

سسس۔۔۔ سر۔۔۔ و۔۔۔ وہ۔۔!۔۔

تم اس کی فکر مت کرو میں نے اس سے ہلکا پھلکا مارا ہے اور اسے پولیس کے حوالے کر دیا ہے تمیں اب کوئی تنگ نہیں کرے گا وہ تو بالکل بھی اکے تنگ نہیں کرے گا۔۔!

پکا نا سر وہ ادمی اب نہیں آئے گا روحا روتے ہوئے کہنے لگی۔۔!

ہاں پکا اور تمہیں کل سے جاب پہ انے کی کوئی ضرورت نہیں ہے جو بھی تمہارا خرچہ ہو گا تم مجھ سے لے لیا کرنا۔۔۔!

نہیں سر اپ نے جو پہلے ہی میرے لیے کیا ہے وہ بہت ہے لیکن وہ مزید اپ کا احسان نہیں لے سکتی ہوں مجھے اپنے پیروں پر خود ہی کھڑا ہونا میں کب تک اپ کے پر بوجھ بنتی رہوں گی اور آپ تو میرے مسیحا ہے اگر آپ نا ہوتے تو پتا نہیں میرا کیا ہوتا اور اس بیچاری کو کہا پتا تھا کے وہ جس کو مسیحا سمجھ رہی ہے اس سے برا جلاد تو اس نے کبھی زندگی میں دیکھا تھا اور نا ہی دیکھنے والی تھی۔۔!

اور عرش کی افففف اس پدی سی لڑکی نے پھر سے اس کے حکم کی حکم عدولی کی تھی جس سے عرش کو غصہ تو بہت ایا تھا لیکن وہ اپنی بے بی گرل کو مزید نہیں ڈرانا چاہتا تھا چلو تمہارا گھر اگیا تم جاؤ۔۔!

جی سراپ کا پھر سر شکریہ یہ کہتے روحا گاڑی سے نکل کر فلیٹس کے اندر چلی گئی تو عرش بھی نفی میں سر ہلاتا ہے اپنا گھر چلا گیا۔۔!۔

جیک گھر ایا تو مسلسل علینا کے بارے میں سوچ رہا تھا اسے وہ لڑکی پل میں پسند اگئی تھی لیکن وہ اتنی جلدی پھر سے کسی لڑکی پر یقین نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن علینا کی معصوم صورت تو جیک کے دل میں بیٹھ گئی تھی جیک نے اپنا سر جھٹکا اور ارام کرنے کے لیے لیٹ گیا۔۔!

ایشم گھر ائی تو اسے بے حد حدید پر غصہ ارہا تھا کیسے وہ اس کے ساتھ یہ سب کر سکتا ہے پہلی دفعہ کسی کا جنونی لمس محسوس کیا تھا اپنے ہونٹوں پر تو اس کے لب ابھی بھی حدید کے جنونی لمس سے سلگ رہے تھے تمہیں تو میں دیکھ لوں گی لوفر دید کہیں کہ غصے سے سوچتی وہ واش روم میں فریش ہونے چلی گئی۔۔؛!

عرش اج اتنی بری موت کس کو دے کرائے ہو حدید اس کے پاس بیٹھتا بولا۔۔!

تم کب سے مجھ پر نظر رکھنا شروع ہو گئے ہو حدید عرش نے ایک ائیبرو اچکا کر کہا تو حدید ہنس دیا میرے بھائی ہم ایک دوسرے کی طاقت ہے اور ایک دوسرے کے خیال رکھنا بھی فرض ہے تو بھی تو رکھتا ہے ہم سب پر نظر اگر اتنی ہی پسند ہے وہ لڑکی تو اس نے اپنے پاس لے اؤ عرش روحا کے ذکر سے عرش کے چہرے پر مسکراہٹ ائی تھی جس سے عرش کے دونوں ڈمپل شو ہوئے تھے۔۔!

حدید وہ میری ہے میری اسے کسی اور کی ہونے نہیں دوں گا پہلی نظر سے وہ میری ہے میری جس دن میرا جنون اس کے لیے بڑھ گیا نا تو یقین کرو کہ اسے اس طرح سے قید کروں گا کہ وہ ایک انچ بھی مجھ سے دور نہیں جا پائے گی۔۔!

اور یہ وقت کب ائے گا۔۔!

بہت جلد بہت جلد کیونکہ میں اب اپنی بے بی گرل سے دور نہیں رہ پا رہا ہوں اور تم بتاؤ اس قرض کا کیا بنا 10 ہزار ڈالر ہے مجھے وہ چاہیے کوئی اس کے حرام کا پیسہ نہیں ہے وہ جو کھا کر ڈکار مارتا ارام سے بیٹھ گیا ہے۔۔!

میں نے کل دوبارہ سے اس سے بات کی تھی عرش وہ مان ہی نہیں رہا۔۔!

اس کا مطلب ہے مجھے خود جانا ہو گا اس کے پاس کل مجھے ایک کام ہے وہ کر لو رات کو چلیں گے کل ہی اس کے خون کے ایک ایک قطرے سے اپنا پیسہ وصول کروں گا۔۔!

نن۔۔۔نو نو پ۔۔۔پ۔۔پلیز۔۔۔نن۔۔۔نو مجھے۔۔۔جانے دو مجھے جانے دو ڈیوڈ۔۔مم۔۔۔مت۔۔۔مارو مجھے مت مارو۔۔۔نہیں۔۔۔نہیں میرب نیند میں ہی چیختی جارہی تھی خوف سے میرب کی بیڈ شیٹ پر گرفت مضبوط ہوئی تھی۔۔!

شش۔۔۔اا۔۔نن۔۔۔شان شان بچاؤ بچاؤ ماما پاپا بچاؤ بچاؤ شان میرب بے حد خوفزدہ ہو رہی تھی شایان جو ابھی ہی نیند میں گیا تھا میرب کی چیخیں سنتا پریشانی سے اس کے پاس بیٹھا۔۔!

میرو میرو میری جان میں یہاں ہی ہو کچھ نہیں ہوا انکھیں کھولو۔۔!

نہیں نہیں ماما پاپا۔۔۔!

میری جان شایان یہاں ہی ہے۔۔!

گندا کر دیا گندا کر دیا اچانک سے میرب نیند سے اٹھتی شایان کے گلے لگتے گہرے گہرے سانس لیتی شیان سے کہنے لگی،۔۔۔!

میں گندی ہوں گندی ہوں میرب کو پھر سے پینک اٹیک ارہا تھا۔۔!

شش۔۔میری فیری میں یہاں ہوں کوئی کچھ نہیں کرے گا کسی نے گندا نہیں کیا شایان میرب کی کمر پر اپنے ہاتھ رب کرتا اسے کہنے لگا شایان کے حوصلہ دینے سے میرب دوائیوں کے زیر اسے پھر سے نیند میں چلی گئی تھی تو شایان نے بھی اس کے ماتھے اپنا لمس چھوڑا اور اسے دوبارہ بیڈ پر لٹا دیا اور اس کے گرد اپنا حسار باندھ کر اس نے مزید اپنے قریب کرتے انکھیں موند گیا۔!

روحا صبح اٹھی تو بالکل فریش تھی وہ بھی پریشان ہوتی تھی لیکن ماہم کے لیے وہ اپنی پریشانی گھر سے باہر ہی چھوڑ کے اتی تھی تا کہ اس کی بیٹی پریشان نہ ہو روحا اب صبح اٹھی اپنا کام وغیرہ ختم کر کے وہ اپنا اور ماہم کا ناشتہ بنانے لگی روحا کا اج بالکل بھی دل نہیں کر رہا تھا وہ کام پر جائے لیکن وہ معیز کے غصے سے واقف تھی ویسے بھی کام صحیح چل رہا تھا وہ چھٹی کر کے پیسے کم نہیں کروانا چاہتی تھی اور وہ رات کی گئی دھمکی جو اسے عرش کی طرف سے ملی تھی وہ بھی بھول گئی۔۔!

اپ ناشتہ کریں گے معیز اسے کچھ دنوں سے پریشان لگ رہا تھا اور ٹھیک سے ناشتہ بھی نہیں کر کے جا رہا تھا اس لیے روحا نے اج معیز سے بھی پوچھ لیا تھا۔۔!

نہیں تم جاؤ یہاں سے معیز نے غصے سے کہا حدید کے بار بار پیسہ مانگنے سے معیز حد سے زیادہ پریشان تھا وہ اتنے سارے پیسے کہاں سے لے کر ائے گا اچانک سے معیز کی نظر ماہم پر پڑی تھی اور کچھ سوچتے معیز کی انکھیں چمکی تھی۔۔؛!۔

اٹلی میں بچیوں کی قیمت اچھی خاصی لگ جاتی تھی اور ماہم تو تھی ہی اتنی خوبصورت اس کی قیمت کم سے کم پانچ سے چھ ہزار ڈالر تو لگ ہی جانے تھے کچھ نہیں ہوا تم جاؤ یہ کہتے معیز اٹھ کر چلا گیا تو روحا بھی کندھے اچکاتی ماہم کو لیتی ناشتہ کروانے لگی۔۔!

◈◈◈

کوبرا چلتا ایک ادمی کے پاس ایا جو کہ اپنے کیبن میں بیٹھے فون پر کسی سے بات کر رہا تھا ہاں کام ہو جائے گا تمہارا تمہیں جو چاہیے وہ تمہیں مل جائے گا وہ ادمی مسلسل باتیں کر رہا تھا یہ جانے بغیر کہ اس کی موت اس کے سر پر کھڑی ہے۔!

پہلے اپنی موت سے بچ جاؤ بعد میں اگلے بندے سے بات کرنا وہ ادمی اپنے پیچھے کسی کی سرد اواز سنتا مڑا تھا۔۔!

اور سامنے ہڈی میں موجود شخص جس کی صرف نیلی انکھیں ہی نظر ارہے تھے اسے دیکھ کر خوفزدہ ہوا تھا۔۔!

ک۔۔ی۔۔۔ کون ہو تم وہ ادمی اپنے اپ کو سنبھالتا ہوا بولا۔۔!

تیری موت کوبرا اپنا چاکو اس کے سامنے لہراتا بولا تھا اور کوبرا کا چاکو دیکھ کر وہ ادمی سمجھ گیا تھا سامنے کھڑی اس کی موت کوئی اور نہیں کوبرا ہے۔۔!

کک۔۔۔ کیا چاہتے ہو کوبرا اب کی دفعہ اس ادمی کا لہجہ مزید لڑکھڑایا تھا۔۔!

کوبرا نے اپنا چاکو اس ادمی کی انکھ کے کنارے پر رکھا تم اس ہاسپٹل میں ڈاکٹر کے نام پر ایک دھبہ ہو جو بھی بچے اور عورتیں اتی ہیں ان کے جسموں کو چیر پھاڑ کر اس میں ڈرگز بھر کر ان کی اسملنگ کرتے ہو اور پھر اگے گھر والوں کو ان کی لاش میں نہیں دیتے کوبرا کا لہجہ وحشت ناک ہو رہا تھا۔۔!

نہیں نہیں میں نہیں وہ ادمی پھر سے جھوٹ بولتا کوبرا کو غصہ دلا گیا تھا جو کوبرا نے انکھ کے پاس چاکو رکھا تھا نا وہیں چاکو اس ادمی کی انکھ پہ مار ڈالا تھا کہ خون کا فوارہ اس ادمی کی انکھ سے نکلا تھا وہ ادمی تڑپ کر نیچے گرا تھا۔۔!

ائندہ تواس گھٹیا کام کرنے کے لیے زندہ نہیں بچے گا اور پھر کئی در پر در اس کے دل پر وار کیے تھے کہ اپنے ہاتھوں سے اس کا دل نکال کر اس کے پاس پھینکا تھا اور پھر اٹھتا ہوا ایک ٹھوکر مارتا جیسے ہی ایا تھا ویسے ہی چلا گیا۔۔!

حدید اج پھر سے فلم انڈسٹری میں موجود تھا لیکن اج حدید کا سین نہیں تھا اج ایشم اور اہانہ امیر کا سین تھا نہ اہانہ میر اس ڈرامے میں بھی ایک ولن کا کردار ہی ادا کر رہی تھی۔۔!

اج یہ ایک گھر میں موجود تھے جو کہ ڈرامے میں ایشم کا ہی گھر تھا اندر کمرے میں ایشم کپڑے چینج کر رہی تھی حدید جب وہاں ایا تو ایشم کو ڈھونڈنے لگا لیکن ایشم اسے نظر ہی نہیں ائی حدید اسے ڈھونڈتا ہوا ہر کمرے میں چیک کر رہا تھا کہ ایک کمرے کے اگے سے گزرتے ہوئے حدید کی نظر اندر گئی اور بس حدید وہاں ہی سٹل ہو گیا تھا اندر کمرے میں ایشم نے لانگ فراک پہنا تھا بالکل سمپل لیکن جلد بازی میں ایشم سے بیک زپ بند نہیں ہو رہی تھی نا ہی اس کے پاس کوئی ہیلپر تھی۔۔!

وہ مسلسل زپ بند کرنے کی کوشش کر رہی تھی اس زپ کے کھلنے کی وجہ سے ایشم کی ادھی سے زیادہ کمر نظر ا رہی تھی اور حدید اپنی مون لائٹ کو دیکھ کر مسکرا رہا تھا حدید چلتا ہوا ایشم کے پاس گیا اور پیچھے جا کر کھڑا ہو گیا ایشم کو پتہ ہی نہیں چلا لیکن اپنی کمر پر کسی کی انگلیوں کا لمس محسوس کر کر ایشم کی جان ہوا ہوئی تھی اس سے پہلے کہ ایشم کچھ بولتی حدید اس کے کان کے قریب جھکتا ہوا بولا تھا۔۔!

ریلیکس مون لائٹ حدید ایشم کے کان کے قریب جھکتا ہوا گمبھیر لہجے میں کہتے زپ پکڑی تھی کہو تو میں بند کر دوں حدید کے ہاتھ ابھی بھی ایشم کی کمر پر رینگ رہے تھے۔!

ننن۔۔۔ نہیں نہیں دید کسی کو بلا دو ایشم نے اپنا چہرہ جلدی سے موڑ کر اپنی کمر میرر کے سائیڈ کی تا کہ وہ اپنی برھنا کمر چھپا سکے اور اپنا چہرہ حدید کی طرف کیا لیکن حدید پر شوق نگاہوں سے مسلسل ابھی بھی مرر کی طرف دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔۔!

ایشم نے اس کی نظروں کی طرف دیکھا اور ہلکا سا چہرہ موڑ کر دیکھا تو اپنی کمر ہی نظر آئی تھی اسے بہت غصہ ایا۔۔!

کک۔۔۔ کیا دیکھ رہے ہو شرم نہیں اتی ایسے دیکھتے ہوئے اپنا چہرہ موڑ وایشم سخت لہجے میں بولی۔۔!

مون لائٹ۔۔!

اسٹاپ میں تمہاری مون لائٹ نہیں ہوں ائی سمجھ میں ایشم ہوں ایشم ملک تم سے دو دن ٹھیک سے بات کیا کر لی تم تو فری ہو گئے ہو میں تمہارے جیسے لڑکوں کو جوتی کی نوک پر رکھتی ہوں ایشم کا خوبصورت چہرہ حدید کی حرکتوں سے غصے سے سرخ ہو رہا تھا اور حدید کو تو بہت کچھ کرنے پر بہکا رہا تھا۔۔!

اور میں تمہارے جیسی لڑکیوں کو اپنے بیڈ روم میں رکھتا ہوں مون لائٹ حدید بھی بے شرمی سے کہتا ایشم کو مزید لال کر گیا پیچھے مڑو حدید نے ایشم کا چہرہ موڑا اور اس کی زپ بند کر دی بس اتنا سا کام تھا مون لائٹ تم تو زیادہ ہی اوور ریکٹ کر رہی تھی شور مچا رہی تھی۔۔!

تمہیں تو میں دیکھ لوں گی لوفر کہیں کہ۔!

ضرور شوق سے دیکھنا میں خود تمہیں دکھاؤں گا نا اپنا اپ حدید بھی ایک انکھ ونک کرتا بولا تو ایشم لاجواب ہوتی اپنے پیر پٹختی کمرے سے باہر چلی گئی۔۔!

ایما اپنے کمرے سے باہر نکلی لیکن کمرے سے نکلتے ہی اس کی بری طرح سے شدید ٹکر ہوئی تھی ایما نے سامنے والی کے شرٹ کو بری طرح سے جکڑا تھا ورنہ وہ زمین بوس ہو جاتی۔۔!

ایما نے سامنے دیکھا جہاں جیک کھڑا تھا اور اس کی شرٹ ایما کے ہاتھوں میں تھی۔۔!

چھوڑو میری شرٹ جیک بھڑ کا تھا ایما بھی جلدی سے سیدھے ہوتے اس کے شرٹ چھوڑے کھڑی ہوئی تھی۔۔!

کہاں جا رہی ہو تم جیک نے اسے دیکھتے پوچھا تھا جو اچھی طرح سے تیار ہوتی باہر جانے کے لیے تیار تھی۔!۔

جہاں بھی جاؤں تمہیں کیا ایما منہ بناتے بولی۔! تمہاری ذمہ داری عرش نے مجھے سونپی ہے تم اس گینگ کی لیڈی بوس تو ہو لیکن دماغ سے پیدل ہو اس لیے تمہارا خیال رکھنے کا عرش نے مجھے کہا ہے۔۔!

میں اپنا خیال خود رکھ سکتی ہوں تمیں اس کی ضرورت نہیں ہے ایما جیک کو سناتی چلی گئی جبکہ جیک نے ایما کی پشت کو دیکھا کاش تم میری بچپن والی بٹر فلائی ہوتی اور تم جان پاتی کہ جیک تم سے کتنا پیار کرتا ہے لیکن تمہارے اس رویے نے تمہارے اس کاموں نے میرے دل میں تمہاری جو محبت تھی نا وہ ختم ہوتی جا رہی ہے تم میرے بچپن والی بٹر فلائی نہیں رہی تمہاری باتوں سے تمہارے میرے کالے رنگ سے نفرت سے میری محبت کو مار دیا ہے جیک کی انکھوں میں انسوائے تھے لیکن اب وہ ایما کی محبت کو مار کر علینا کے ساتھ ٹائم گزارنا چاہتا تھا کے وہ ایما کو بھولا سکے لیکن جو محبت بچپن سے دل میں بسی ہو وہ کہاں نکلتی ہے بس وقتی طور پر نفرت میں بدل جاتی ہے جیک بہت کچھ سوچتا کمرے میں چلا گیا۔۔!

رات کا ٹائم تھا عرش اور حدید اس ٹائم معیز کے گھر کے لیے نکلے تھے چلو اج میں خود پیسے لے کر اتا ہوں دیکھتا ہوں کیسے وہ مجھے منع کرتا ہے مجھے وہ پیسے چاہیے عرش کا لہجہ ہر درجہ سنجیدہ تھا۔۔!

ہم ٹھیک ہے تم خود نپٹنا اس سے میں تو بھائی کچھ نہیں کہوں گا۔۔!

ہمم۔۔۔عرش بس اتنا ہی کہہ سکا !

معیزاج ماہم کا سودا کرایا تھا پیسوں کی پریشانی نے معیز کا دماغ گھما دیا تھا پہلی دفعہ اج وہ روحا کے ہوتے ہوئے گھر میں شراب پی کرایا تھا دروازہ بجا تو روحا نے دروازہ کھولا تو سامنے معیز کو شراب کے نشے میں دیکھ کر ڈر گئی تھی روحا دو قدم پیچھے ہوئی تھی۔۔!

اپپپ۔۔۔اپ شراب پی کرائے ہے۔۔!؟؟

ماہم کہاں ہیں ماہم کو لا کر دو مجھے معیز روحا کی بات کو اگنور کرتے لڑکھڑاتا ہوا بولا تو روحا کو کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا تھا ماہم کو کیوں روحا انکھیں پھاڑے اسے دیکھتی ہی پوچھنے لگی۔۔!

کیونکہ مجھے پیسوں کی ضرورت تھی اور میں نے اسے بیچ دیا ہے معیز نے کھلے عام بات کہہ کر روحا کے سر پر پہاڑ توڑے تھے۔۔!

یہ کیا کہہ رہے ہیں اپ بیٹی ہے وہ میری اپ کی ہمت کیسے ہوئی اسے بیچنے کی روحا کو تو ایک دم سے بے حد غصہ ایا تھا۔۔!

اجاؤ اندر اور لے جاؤ بچی کو معیز نے اپنے پیچھے کھڑے ادمیوں کو اواز دی تو دروازے سے پانچ چھ لوگ اندر داخل ہوئے تھے روحا تو انہیں دیکھ کر ہی سانس بند ہونے لگا تھا وہ ان کا مقابلہ کیسے کرے گی وہ سوچ بھی نہیں سکتے تھے کہ اس پر یہ ٹائم بھی ائے گا نہیں نہیں میری بیٹی میری بیٹی میں کسی کو نہیں دوں گی میری بیٹی۔۔!

ابے ہٹ تو میری غلام ہے خریدی ہوئی اور تو میری بات نہیں مانے گی میرا حکم ٹالے گی معیز نے ایک تھپڑ روحا کے منہ پر مارا تھا کہ روحا نیچے گری تھی اور اس کا سر وہاں رکھا میز کے کونے پر لگا تھا۔۔!

جس کی وجہ سے روحا کے سر سے ہلکی سی خون کی لکیر نکل لگی تھی روحا کا تو دماغ ہی گھوم گیا تھا وہ ادمی اندر جاتے ماہم کو اٹھا لائے تھے چھوڑو میری بیٹی کو روحا دوبارہ سے اٹھتی لیکن معیز نے اسے بازو سے پکڑا

اور بازو پکڑنے سے روحا کی قمیض کی استینیں بھی پھٹ تھی روحا کا دوپٹہ الگ سے گر گیا تھا اسے تو بس اپنی بیٹی کی پرواہ تھی۔۔!

ماماماما چھوڑو مجھے ماما روحا اسے بچانے کے لیے بھاگی تھی روحا کی خود کی حالت خراب ہو رہی تھی وہ ادمی ابھی ماہم کو لے کر نکلے ہی تھے اور روحا بھی ان کے پیچھے بھاگی تھی اور روحا ابھی دروازے سے باہر نکلی تھی کہ روحا کی ٹکر کسی چٹان کے مانند سینے سے ہوئی تھی اس سے پہلے کہ وہ زمین بوس ہوتی دو مضبوط ہاتھوں نے اسے پکڑا تھا۔۔۔!

میری بیٹی کو بچالے بیٹی کو بچالیں روحا نے روتے ہوئے نگاہیں اٹھا کر دیکھا تو سامنے نیلی انکھیں دیکھ کر جن میں پہلے تو کافی حیرت دکھائی دی بیٹی لفظ سن کر پھر ایک دم روحا کی بکھری حالت دیکھتے اور عرش کی نیلی انکھوں میں وحشت تھی بہت زیادہ وحشت تھی وحشت۔۔!

حدید۔۔ عرش نے حدید کو اشارہ کیا تو حدید نے ادمیوں کو روکا اور ماہم کو پکڑا کون نہیں جانتا تھا ان جلادوں کو اور جانتے بوجھتے ہوئے وہ اپنی موت کو دعوت نہیں دینا چاہتے تھے ان کے سامنے بول کر اس لیے چپ چاپ ان ادمیوں نے بھی ماہم کو حدید کے حوالے کر دیا تھا۔۔!

عرش کی نظریں روحا کے چہرے پر گئی جہاں تھپڑ کا نشان تھا جس سے اس کی بے بی گھر کا نازک سا گال لال ہو گیا تھا پھر ماتھے پر نظر گئی جہاں سے خون نکل رہا تھا اس کا دل کر رہا تھا پوری دنیا جلا دے۔۔۔!

معیز بھی پیچھے سے اتا عرش کو دیکھتا وہاں ہی رک گیا تھا اس کا نشہ تو عرش کو دیکھ کر بھک سے اڑا تھا۔۔!

ماماماما۔۔۔ماہم روتے ہوئے حدید کے حصار میں مچلی تھی میری بیٹی روحا عرش سے دور ہوتی ہے حدید کے پاس جاتی ماہم کو اس سے چھینتی گلے لگا کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی تھی۔۔!

عرش تو بس ماہم کو دیکھ رہا تھا جو اسے ماماما کہہ رہی تھی یعنی کہ اس کی بے بی گرنے اسے دھوکہ دیا تھا وہ شادی شدہ تھی اور ایک بچی بھی تھی اس کی بے بی گر کو کسی اور نے چھوا تھا اس کا یہ سوچ سوچ کر ہی برا حال ہو رہا تو اس کا دل کر رہا ہے دنیا تباہ کر دے اور جس ادمی نے اس کی بے بی گرل کو ہاتھ لگایا ہے چھوا ہے اس کے خون کا ایک ایک قطرہ بہا دیں تمہیں اس کی سزا ملے گی بے بی گرل عرش نیلی انکھوں میں غصہ لیے روحا کو دیکھتے سوچتا ہوا بولا لیکن ابھی اسے اس ادمی سے نمٹنا تھا۔۔۔!

عرش یہی ہے وہ ادمی جس نے تمہارا قرضہ دینا ہے معیز کو دیکھتے حدید نے عرش کو کہا تو معیز کے تو طوطے اڑ گئے تھے حدید کی طرف اشارہ کرتے وہ روحا کی جانب مڑا چلو اندر عرش نے روحا کا بازو زور سے پکڑا اور روحا کو لگا اس کی ہڈیاں ہی ٹوٹ جائیں گی معیز کو بھی ادمی کو بھی حدید پکڑ کر اندر لے ایا تھا۔۔۔!

ابیہا خود کو بے حد اکیلا محسوس کر رہی تھی اسے اج اپنے تنہائی کی ساتھی چاہیے تھی بچپن میں بھی وہ ایسی ہی تھے جب بھی تنہا ہوتی تھی پیانو بجانے بیٹھ جاتی تھی عرش لوگوں نے جب اٹلی شفٹ ہوئے تو تب ہی ابیہا کی پسند کی ہر چیز اس کے کمرے میں رکھوا دی تھی۔۔۔!

اور ابھی بھی ابیہا اپنی پیانوں کو دیکھ رہی تھی ابیہا کے چہرے پر مسکراہٹ ائی تھی ابیہا اب چلنے لگ گئی تھی بغیر کسی سہارے کے ابیہا چلتی ہوئی پیانو تک گئی اور کرسی پر بیٹھ گئے اور پیانو پر اپنے ہاتھ رکھے۔۔۔!

فل بلیک کپڑے پہنے ہڈی پہنے بلیک کلر کا ہی ماسک پہنیں جس سے اس کی صرف سبز انکھیں ہی نظر ارہی تھی وہ سب تیاری کر تاج سلطان منشن کی دیوار سے نیچے اترا تھا پہلی دفعہ وہ سلطان مینشن آیا تھا اور جس طرف اسے اسانی لگی تھی وہ اس دیوار پر چڑھ کر اس پورشن میں کود گیا تھا اہستہ اہستہ وہ چلتا جا رہا تھا ہاتھ میں پکڑا تیز دار چاقو وہ گھماتا وہ چلتا جا رہا تھا۔۔۔!

ایہانے اپنے ہاتھوں کو حرکت دی اور پیانو بجانا شروع کی تھی ادھر پیانو کی دھن بجنا شروع ہوئی تھی ادھر عرشمان شاہ کے پورشن کی طرف ارمانڈو کے جاتے قدم رکے تھے۔!

میں وہ پیانو کی دھن نہیں لکھ سکتی اسی لیے میں اس سونگز کی لائنز لکھ رہی ہوں میرا یہ موسٹ فیورٹ سونگ اور میرے موسٹ فیورٹ کپل کی پہلی ملاقات کے لیے۔۔!

جیسے کوئی کنارہ۔۔!

دیتا ہوں سہارا۔۔۔

مجھے ملا وہ کسی موڑ پر۔۔۔

ایہانے اپنی انکھیں بند کی اور ایک بھولی بھٹکی بچپن کی یاد اس کی ذہن میں گردش کی تھی۔۔! کوئی رات کا تارا کرتا ہوا اجالا۔۔

ویسے ہی روشن کرے وہ شہر۔۔!

درد وہ میرے بھلا ہی گیا۔۔

کچھ ایسا اثر ہوا۔۔۔

جینا مجھے پھر سے وہ سکھا رہا۔۔۔

دوسری طرف یہ پیانو میوزک سنتے ارمانڈو کی دل کی دھڑکنیں تیز ہوئی تھیں اس کا دل ایسا تھا جیسے پسلیاں توڑ کر باہر اجائے گا ارمانڈو نے بے ساختہ اپنا ہاتھ اپنے دل کے مقام پر رکھا تھا جو زوروں سے دھڑک رہا تھا ارمانڈو کے ہاتھ کانپنے لگے تھے اس کے سانسیں گہری گہری ہونے لگی تھی۔۔! یہیں تو یہی تو وہ میوزک تھا جو بچپن میں اس کی ریڈ روز بجایا کرتی تھی سیم وہی ٹیون وہی میوزک۔۔!

ریڈ روز۔۔۔ارمانڈو کے ماسک کے پیچھے چھپے لب پھڑ پھڑائے تھے۔۔!

الٹے قدموں وہ اس اواز کی جانب بڑھنے لگا اور جس کمرے سے اواز ارہی تھی ابھی وہ اس کے کمرے کا باہر کھڑا تھا۔۔!

کوئی مجھ کو یوں ملا ہے جیسے بنجارے کو گھر۔۔۔

یہ سننا تھا کہ ارمانڈو نے دھڑکتے دل کے ساتھ دروازہ کھلا تھا تھا کی اتی اواز کے ساتھ دروازہ دیوار کے ساتھ بجا تھا اور اندر پیانو بجاتی ابہیا کے ہاتھ رکے تھے۔۔!

ارمانڈو دروازے پر کھڑا اندر مدھم سی روشنی میں بیٹھی لڑکی کو دیکھ رہا تھا جو سہم کر ارمانڈو کو دیکھ رہی تھی کمرے کی مدھم سی روشنی میں ابہا کا چمکتا چہرہ اور خوفزدہ چہرہ دیکھ کر ارمانڈو بس اپنا دل تھام کر رہ گیا تھا یہیں تو تھی اس کی ریڈ روز اس کی بیا ارمانڈو قدم با قدم چلتا جا کر ابہیا کے سامنے جا کر رک گیا۔۔!

ابہا تو اس ماسک مین کو دیکھ کر اس کا سانس اوپر کا ہو کر نیچے کا نیچے رہ گیا تھا کہ۔۔کک۔۔۔کون ہو تم ابہا اٹکتے ہوئے بولی تو ارمانڈو نے سکون سے انکھیں بند کی تھی اپنی ریڈ روز کی اواز 15 سالوں بعد سن رہا تھا اور پھر ایک دم سے انکھیں کھولی کہ ابہا ڈر کے مارے اچھل پڑی تھی۔۔!

ارمانڈو نے اپنا ہاتھ بڑھا کر ابہا کی تھوڑی کا تل چھوا تھا اور ابھی ارمانڈو کی انگلیوں کا لمس ابہیا نے تھوڑی پر محسوس کیا ہی تھا کہ ابیا بے ہوش ہے ہو گی اس سے پہلے کہ وہ نیچے گرتی ارمانڈو کے بازو نے اسے سہارا دیا تھا۔۔!

ریڈ روز۔۔۔ارمانڈو کی خوشی کی انتہا نہیں تھی اس نے ابہا کو اٹھایا اور بیڈ پر لٹا دیا اور پھر کئی لمحے وہ اپنی ریڈ روز کو دیکھتا رہا وہ تو یہ بات بھول ہی گیا تھا کہ وہ یہاں کیا کرنے ایا ہے کس مقصد کے لیے ایا ہے اسے بس اتنا خیال تھا کہ اس کے سامنے اس کی ریڈ روز ہیں اور اسے جی بھر کر دیکھنا ہے۔۔۔!

تم نے چھوا میری بے بی گرل کو تم نے کیسے چھوا عرش غصے میں درپر در مکے معیز کو مارتا جا رہا تھا۔۔!

نہیں نہیں میں بس اس بچی کو۔۔!

چپ ایک دم چپ عرش دھاڑا تھا کہ عرش کی دھاڑ سے روحا بھی کانپ کر اچھلی تھی۔۔!

جب عرش معیز کو مار مار کر تھک گیا تو عرش نے روحا کو دیکھا جو انسو بہاتی ڈری سہمی اب عرش کو ہی دیکھ رہی تھی اس نے پہلی دفعہ اپنے سر اپنے محسن کا یہ روپ دیکھا تھا اپنی بے بی گرل کی انکھوں میں اپنے لیے خوف دیکھ کر عرش کے لبوں پر پر سراریت سے مسکراہٹ ائی تھی عرش چلتا ہوا ایک صوفے کے پاس گیا اور وہاں بیٹھ کر ایک ٹانگ پر ٹانگ رکھے معیز مغرورانہ انداز میں بیٹھتے اپنے ہاتھ کے اشارے سے اس نے معیز کو اپنے پاس بلایا۔۔!

معیز بیچارہ اپنے اپ کو کھینچتا ہوا عرش تک لایا جی سر معیز اپنے ہاتھ جوڑتا عرش سے بولا۔۔! یہ کیا لگتی ہے تمہاری عرش نے دانت کچکچاتے روحا کی طرف اشارہ کرتے پوچھا تو معیز مزید گھبرایا۔۔!

سر سر وہ معیز سے مزید بولا نہیں جا رہا تھا۔۔!

بولو عرش گرجا تھا۔۔!

سر جب یہ پاکستان سے آئی تھی میں نے ایجنٹ سے اسے خریدا تھا اور اس کی بیٹی کو معیز جلدی میں سب بول گیا۔۔!

اکیا یہ سچ کہہ رہا ہے بے بی گرل عرش کی نیلی انکھیں اب روحا پر جمی تھی۔۔!

جج۔۔۔جی۔۔۔۔سر۔۔روحا کانپتے لہجے میں بولی۔۔!

تم نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا تم ایک بغیر رشتے کے اس ادمی کے ساتھ رہ رہی ہو عرش کو بے حد غصہ ا رہا تھا اس کا بس نہیں چل رہا تھا وہ سامنے بیٹھے ادمی کو جان سے مار دے اور روحا کو تو پوری دنیا کے سامنے سے غائب کر کے اپنی قید میں چھپا لیں۔۔!

تم نے میرا قرضہ دینا ہے نا 10 ہزار ڈالر عرش دوبارہ سے معیز کی طرف متوجہ ہوا۔۔!

جی جی سر اور میں جلدی دے دوں گا بس تھوڑا ٹائم چاہیے۔۔۔!

وقت میں وقت نہیں دیتا میں یہاں اپنا پیسہ وصول کرنے ہوں نا کہ تمہیں وقت دینے۔۔۔!

میرا ایک اصول ہے میں کسی کے ساتھ نا انصافی نہیں کرتا تم نے اسے کتنے میں خریدا ہے۔۔!؟؟؟

سر 8 ہزار ڈالر میں معیز ڈرتے ہوئے بولا۔!

ہممم۔۔۔اٹھ ہزار ڈالر اور تم نے میرے دینے ہیں 10 ہزار ڈالر عرش روحا کو دیکھتے سنجیدگی سے بولا روحا کو اج اپنے اس سر سے بے حد خوف میں محسوس ہو رہا تھا لیکن وہ شکر بھی کر رہی تھی کہ عرش ٹائم سے وہاں اگیا تھا اور ماہم کو بچا لیا تھا۔۔!

اج سے یہ لڑکی میری ہوئی عرش جیسے ہی بولا تھا روحا نے انکھیں پھاڑے عرش کو دیکھا لے کر تو میں ویسے بھی جا سکتا ہوں کوئی مجھے روک نہیں سکتا لیکن میں نہ انصافی نہیں کروں گا تم نے پیسے دیے ہیں اس کے اور میرے باقی دو ہزار ڈالر باقی رہتے وہ مجھے ابھی چاہیے میرے پاس فالتو کا ٹائم نہیں ہے۔۔!

جی جی سر میرے پاس اتنے پیسے ہیں میں لے کر اتا ہوں معیز بغیر ادھر ادھر دیکھے بھاگتا ہوا اندر گیا تھا۔۔!

اور تم لوگ عرش ان لوگوں کی طرف متوجہ ہوا جو ماہم کو لے کر جا رہے تھے پھر عرش نے ماہم کو دیکھا جو ابھی بھی روحا کے ساتھ لگی ڈرتے ہوئے رو رہی تھی ادھر اؤ ماہم عرش نے روحا کو غصے سے دیکھتے ماہم کو کہا تو روحا نے ماہم کو مزید ڈرتے اپنے اندر میچا تھا۔۔!

ادھر بھیجو بے بی گرل ورنہ مجھے تم پر جتنا غصہ ہے نا دل کر رہا ہے تمہارا ابھی اپنے ہاتھوں سے قتل کر دوں عرش کے غصے سے کہنے سے روحا نے جلدی سے ماہم کو نیچے اتارا۔۔!

ادھر اؤ بچے عرش نے پیار سے بلایا تو ماہم نے روحا کی طرف دیکھا ماما جاؤں ماہم نے موصومیت سے پوچھا۔۔!

ہاں جاؤ بیٹا روحا نے ڈرتے ہوئے عرش کو دیکھتے ہوئے کہا تو ماہم عرش کے پاس گئی عرش نے ماہم کو اٹھا کر گود میں بٹھایا۔۔!

یہ گندے انکل ہیں تو انہیں کیا سزا دی جائے عرش نے ماہم کی انکھوں سے صاف انسو صاف کرتے پیار سے بولا۔۔!

یہ انکل گندے انکل ہے ڈشم ڈشم کریں ماہم ریلیکس ہوتے ہوئے بولی۔۔!

چلو ڈشم ڈشم تو نہیں لیکن مرغا بنا سکتے ہیں مرغا بناتے ہے عرش نے ماہم کی ناک دباتے بولا تو ماہم نے زور و شور سے سر ہلایا تھا۔۔!

چلو تم چاروں مرغا بن جاؤ اور وہ ادمی مرغا بننے کی بات سن کر انکھیں پھاڑے عرش کو دیکھنے لگے تھے۔۔!

تم لوگوں نے مرغا بننا ہے یا میرے ہاتھوں بری موت مرنا ہے۔۔!

اور یہ سنتے ہی وہ چاروں فٹ سے مرغا بنے تھے کہ کہیں سامنے بیٹھا سائیکو ادمی انہیں مار ہی نہ دے ان چاروں کو مرغا بنتے دیکھ ماہم خوش ہو کر تالیاں مارنے لگی اور ماہم کو خوش ہوتے دیکھ تو روحا بھی خوش ہوئی تھی۔۔!

اتنے میں معیز بھی پیسے لے کر اگیا یہ لیں سر پیسے معیز ان چاروں کو مرغا بنتے دیر کے تھوک نگلتے ہوئے بولا۔۔!

رکھوادھر پیسے اور تم بھی مرغا بنو معیز بھی پیسے وہاں رکھتے چاروں کے ساتھ مرغا بن گیا چلو بے بی گرل ہمارے گھر چلتے ہیں روحا یہ سن کر تھوڑا ڈر گئی تھی لیکن اس نے سوچ لیا تھا کہ وہ وہاں جا کر عرش سے اجازت لے کر وہاں سے کہیں اور چلی گئی لیکن اسے کیا پتہ تھا وہ کہاں پھنسنے جا رہی ہے روحا اندر گئی اور اپنے بیگ میں اپنے اور ماہم کے کپڑے ڈالے اور پھر ان کے ساتھ چلی گئی۔۔۔!

دوسری طرف ارمانڈ وایک گھنٹہ مسلسل اپنی ریڈ روز کو دیکھ رہا تھا پھر کچھ خیال اتے وہ اٹھا اور ایک اخری نظر دیکھتے وہ جہاں سے ایا تھا ویسے ہی چلا گیا۔۔!؛!

◈◈◈

عرش خاموشی سے اپنے پاس بیٹھی اپنی بے بی گرد کو دیکھ رہا تھا جو ماہم کے ساتھ بزی تھی ابھی تو اس نے اپنی بے بی گرل سے جا کر سوال بھی کرنے تھے کہ اس نے اس سے جھوٹ کیوں بولا۔۔!

حدید تم گھر جاؤ میں روحا کو چھوڑ کر اتا ہوں۔۔!

لیکن کہاں۔۔؟؟؟

عرش نے حدید کو اشارہ کیا تو حدید سمجھتے ہوئے ہاں میں سر ہلایا اور سلطان مینشن چلا گیا اور عرش نے گاڑی اگے بڑھا دی۔۔!

ایک بہت ہی بڑے کالے رنگ کا بنگلہ تھا جو فل بلیک تھا اور شیشے سے بنا ہوا تھا پتھروں کے بیچوں بیچ بنا یہ محل بھی بے حد خوبصورت تھا وہ اتنا خوبصورت تھا کہ لوگ اسے دیکھنے کے لیے ترستے تھے لیکن عرش کے بنا وہاں کوئی جا نہیں سکتا تھا بس کچھ گارڈز ہی وہاں ہوتے تھے جو اس محل کی رکھوالی کرتے تھے۔۔!

چلو بے بی گرل اندر اب تو ایسے تھا جیسے عرش کو روحا کا نام پکارنا گناہ ہے وہ تو اب اسے اپنی ملکیت سمجھتے کھلے عام بے بی گرل کہہ رہا تھا اور بے بی گرل کہنے سے روحا تو شرم سے جھبٹ جاتی تھی لیکن وہ جو

عرش کا روپ دیکھ چکی تھی نا اس کے وجہ سے کافی خوفزدہ ہو چکی تھی اس لیے اس کے سامنے بولنے کی حماقت اب وہ نہیں کر سکتی تھی۔۔!

روحا گاڑی سے اتر کر اندر گئی ماہم تو راستے میں ہی سو گئی تھی عرش نے ماہم کو اٹھایا اور اندر لے گیا روحا بھی عرش کے پیچھے پیچھے اندر چلی گئی عرش نے ماہم کو بیڈ پر لٹایا اور روحا جو پورا کمرہ دیکھتے ادھر ادھر دیکھ رہی تھی عرش نے روحا کو بازو سے پکڑا اور کھینچتا ہوا ڈریسنگ روم میں لے گیا روحا تو اس اچانک افتاد پر بکھلا ہی گئی تھی۔۔۔!

روحا سہمی نظروں سے عرش کو دیکھ رہی تھی بے بی گرل مجھ سے جھوٹ کیوں بولا کر تم شادی شدہ نہیں ہو اور تم اپنے کزن کے پاس رہتی ہو عرش نے روحا کی کمر سے پکڑے اپنی انگلیاں اس کے کمرے میں گھسائی روحا کو لگا سامنے کھڑے شخص کی انگلیاں اس کے کمر میں گھس جائیں گی۔۔!

م۔۔مم۔۔۔میں وہ۔۔روحا کی انکھوں سے انسو نکلنے لگے تھے۔۔!

میں۔۔میں۔۔وہ میری میری شادی نہیں ہوئی روحا ہچکیوں سمیت رونے لگی اسے عرش سے بے حد خوف محسوس ہو رہا تھا۔۔!

کیا مطلب شادی نہیں ہوئی ماہم کس کی بیٹی ہے بولو عرش کو بے حد غصہ ارہا تھا،۔۔!

وہ میری دوست جب ہم ارہے تھے وہ مر گئی تو اس نے اپنی بیٹی مجھے دے دی روحا نے شارٹ میں ہی ساری کہانی عرش کو بتا دی تھی جسے سنتے عرش کے اندر غصے کا جو لاوا ابل رہا تھا نا وہ یکدم ٹھنڈا ہوا تھا یعنی اس کی بے بی گرل ابھی بھی صرف اس کی تھی کسی نے اسے چھوا نہیں تھا۔۔!

اس سے پہلے کہ عرش کچھ اور کہتا کمرے سے ماہم کی اوازائی تھی روحانے التجائی نظروں سے عرش کو دیکھا تو عرش نے روحا کو چھوڑ دیا اور روحا جلدی سے باہر گئی جہاں ماہم بیڈ پر بیٹھی انکھیں مسلتے روحا تو اوازیں دے رہی تھی۔۔۔!

جی جی مما کی جان۔۔!

یہ تم دونوں کا کمرہ ہے کل تک تم دونوں کی ضرورت کی ہر چیز تم تک پہنچ جائے گا یہ کہتے عرش چلا گیا روحا بھی سوچ رہی تھی کہ کل وہ بات کرے گی کہ وہ اسے یہاں کے کسی دارلامان میں چھوڑائے پاگل لڑکی۔۔!

اج کافی دنوں بعد میرب شایان کے کہنے پر باہر ائی تھی اس میں تھوڑا بھی حوصلہ نہیں تھا کہ وہ گھر میں سب کا سامنا کر سکے شایان کے سمجھانے پر وہ باہر اتو گئی تھی لیکن کسی کا سامنا کرنے کی ہمت نہیں ہو رہی تھی ڈائنگ ٹیبل پر سب ہی موجود تھے انمول اور میر تو اپنی بیٹی کو یہاں دیکھ کر بہت خوش تھے۔۔!۔

اؤ میرب بیٹا میر نے خود اٹھ کر میرب کو گلا لگایا تھا وہ جو کب سے اپنے انسو روکے بیٹھی تھی اپنے باپ کے گلے لگتے ہی پوٹ پھوٹ کر رونے لگی تھی بابا مجھے معاف کر دیں پاپا پلیز۔۔۔!

میر نے میرب کے بالوں پر اپنے ہونٹ رکھے بس بس میرا بچہ میری شہزادی رو نہیں۔۔!

نہیں پاپا میں بہت بری ہوں نا مجھے پتہ ہے میں بری ہوں میں نے اچھا نہیں کیا میرب اپنے پاپا کو دیکھتی سو سو کرتی بولی تو میر کو اپنے شہزادی پر ٹوٹ کر پیار ایا۔۔؛!

میری شہزادی چلو بس کرو تم جلدی سے ٹھیک ہو جاؤ میری شہزادی ہنسے گی تو ہم سب بھی مسکرائیں گے عرش نے بھی اٹھ کر میرب کو گلے لگایا تو سب ہی مسکرا اٹھے۔۔!

میرب نے شایان کی طرف دیکھا جو اسی کی طرف سنجیدہ نظروں سے دیکھ رہا تھا میرب کو شایان کی بے روحی سے اب تکلیف ہو رہی تھی لیکن وہ جتنی بھی کوشش کرتی تھی شایان اس کی بات ہی نہیں سنتا تھا اس سے اب اپنے شایان کی پیار کی قدر ہو رہی تھی لیکن اب دیر ہو چکی تھی۔!

ایہا اپنے دکھتے سر کے ساتھ اٹھ کر بیٹھی اور ادھر ادھر دیکھا یہ رات کو مجھے کیا ہوا تھا کون ایا تھا کمرے میں ایہا نے اپنے دماغ پر زور دیا لیکن اسے ٹھیک سے یاد نہیں ارہا تھا کیا پتہ میرا وہم ہو یا خواب لیکن میں تو پیانو ایہا نے پیانو کی طرف دیکھا میں تو وہاں۔۔

اففف ایہا تم پاگل ہو گئی جاؤ گی کیا پتہ میرا وہم ہو یہ کہتے ایہا نے اپنا سر جھٹکتا اور اٹھ کر واش روم چلی گئی پھر فریش ہوتے وہ باہر چلی گئی تاکہ سب کے ساتھ ناشتہ کر سکیں۔۔!

السلام علیکم ایہا باہر جاتے سب کو سلام کرنے لگی۔۔!

وعلیکم السلام ایہا بیٹا کیسی ہو اپ۔۔!

میں ٹھیک ہوں میرا انکل اپ سب کیسے ہیں ایہا مسکراتے ہوئے بیٹھتے ہوئے بولی۔۔!

ابی اپ ٹھیک ہیں نا اپ کی ائیز کیوں ریڈ ہو رہی ہیں حدید ایہا کو دیکھتے پوچھنے لگا۔!

حدید تم بچپن سے ہی ایسے ہو میری چھوٹی چھوٹی بات پر غور کرتے ہو لیکن میں ٹھیک ہوں۔۔!آپی کبھی بھی اپ کو کسی چیز کی ضرورت ہو تو بس ہمیں بتا دیجیے گا اپ کے چھوٹے چھوٹے بچے نا اپ کی خدمت میں وہ چیز حاضر کر دیں گے۔۔!

ہاہا میرے چھوٹے چھوٹے بچے ایہا ہنستے ہوئے بولے تو سب ہی مسکرا اٹھے پھر سب نے ناشتہ کیا۔۔!

اس ٹائم شایان حدید عرش ایک کمرے میں موجود تھے حدید تم تو بن گئے ہو ہیرو تمہیں تو اپنی میڈم کے باڈی گارڈ بننے سے ہی فرصت نہیں ہے اسی لیے تم جاؤ وہاں۔!

اور شایان تم تمہیں میں نے ایک کام بولا تھا اج تمیں جو ہمارے بزنس پارٹنر ہیں امسٹر حیدر وہ کتنا نقصان کر رہے ہیں اور ہمارے خلاف دوسرا گینگ کے ساتھ مل کر وہ ہماری ساری انفارمیشن بھی انہیں دے رہے ہیں تو کیا تم اسے سبق کھا سکتے ہو عرش نے ایک ائی بر واٹھا کر شایان کو دیکھا تو شایان نے اپنے دانت نکالے۔۔!۔

تم فکر ہی نہ کرو میرے بھائی اس کی لاش اج رات اس کے کمرے سے نکلے گی۔۔!

تم سے اچھے کی ہی امید ہے۔۔؛!

لیکن یہ کام تم بھی تو کر سکتے ہو نا عرش۔۔!

اوویٹ ویٹ میں تو بھول ہی گیا کہ ہمارے کو برا کو عشق ہو گیا ہے اور وہ اپنا کام چھوڑ کر اپنے محل جا رہا تھا تا کہ اپنی بے بی گرل کا دیدار کر سکے شایان اونچی اونچی بولتا عرش کو دیکھنے لگا اور عرش نے جن نظروں سے اسے دیکھا تھا نا شایان کی بولتی بند ہوئی تھی۔۔!

وہ میرا مطلب کہ بھابھی جی کو دیکھنے شایان منمنایاں تھا اور اپنی سیٹ پر ارام سے بیٹھ گیا۔۔!

تمہیں جو کام بولا ہے بس وہ کرو ورنہ ہڈی پسلی توڑ کر اپنی بہن کے کمرے میں سجادوں گا عرش انکھیں نکالیں بولا اور میری بہن کو تنگ کرنا بند کرو۔۔!

دیکھو عرش یہ میری فیری اور میرا مسئلہ ہے اس سے دور رہو جو اس نے کیا ہے نا اسے اس کے سزا بھی ملنی چاہیے۔۔!

ٹھیک ہے لیکن وہ میری شہزادی ہے ذرا دھیان سے ورنہ اچھا نہیں ہو گا۔۔!

ہم چلو دیکھتے ہیں چلو سب لوگ اپنا اپنا کام کے لیے نکلو عرش یہ کہتے اٹھ کر اپنے کمرے میں چلا گیا تا کہ تیار ہو اور اپنی بے بی گرل کے پاس جا سکے۔۔!

جیک نے اپنے ایک ادمی کو کال کی جو اس نے علینا کے گھر کے سامنے کھڑا کیا ہوا تھا جی سر میڈم ابھی باہر نکلی ہیں۔۔!

ٹھیک ہے تم اس کا پیچھا کرو اور بتاؤ کہ وہ کہاں جاتی ہے۔۔!

جی سر میں اپ کو بتاتا ہوں جیک نے کل بند کی اور کمرے سے باہر نکلا تو ایما بھی اپنے کمرے سے نکلی تھی جس نے گھٹنوں تک اتی شرٹ پہنی تھی جس سے اس کی ادھی ٹانگی اور اوپر بازو بھی نظر ارہے تھے ایما ایک کرسچن تھی اسی لیے اسے ایسے کپڑے پہننے سے کوئی گریز نہیں تھا اس سے پہلے کہ جیک ایما کو کچھ بولتا ایما منہ بناتے وہاں سے چلی گئی جیک بھی باہر چلا گیا اسے اج پھر سے الینا سے ملنا تھا۔۔!

جیک کیوں دل میں ایما کو بسائے پھر بھی الینا کی طرف کھینچا چلا جا رہا تھا شاید وہ ایما کی بے رخی اور ایما کی باتیں سن سن کر وہ اپنے لیے بھی بدگمان ہو گیا تھا اسی لیے اسے علینا لڑکی نظر ائے تھی جو سمپل سی تھی اور اس کا کالا رنگ کے بارے میں ایسی باتیں نہ سنا سکے جیسے ایما سناتی ہے وہ تو بچپن سے ہی ایما کو دل میں بسائے بیٹھا تھا لیکن ایما جیسے باتیں سناتی تھی اس کے دل میں اس کی محبت کم ہوتی جا رہی تھی یا ایسے ہی بدگمانیاں بڑھتی جا رہی تھی اور جیک کے دل میں ایما کی محبت پر گرد پڑتی جا رہی تھی کہ جیک کی محبت مردہ سی ہو گئی تھی۔۔!

یہ منظر ہے ایک بڑے سے کمرے کا جہاں بہت ساری پینٹنگز پڑی تھی ان تیس سے چالیس پینٹنگ پر صرف اور صرف ایک ہی چہرہ تھا جس میں وہ لڑکی کوئی پندرہ سال کی ہو گی جس میں کسی تصویر میں وہ کبھی ہنس رہی ہے کسی تصویر میں اس نے ریڈ روز پکڑا ہے کسی تصویر میں کسی کے ساتھ بیٹھی ہنس رہی ہے۔۔!

کسی تصویر میں ارمانڈو کے ساتھ ہے اور کسی تصویر میں وہ ڈائری پکڑے بیٹھی کچھ لکھ رہی ہے یہ تصویر کسی اور کی نہیں ارمانڈو کی ریڈ روز کی تھی ابھی بھی ارمانڈو ہاتھ میں پینٹنگ برش پکڑے ہاتھوں کو تیزی

سے حرکت میں لائے اپنی کل کی ملاقات کے بعد ریڈ روز کی پینٹنگ بنا رہا تھا جس نے ابیہا کی انکھوں میں ڈر تھا اور ارمانڈو نے اتنی خوبصورتی سے اپنی ریڈ روز کی پینٹنگ بنائی تھی نہ اور خاص کر وہ ابیہا کا تل کہ رمانڈو نے اپنے ہاتھوں سے پینٹنگ میں ہی ابیہا کی تھوڑی کا تل چھوا تھا میری ریڈ روز جلدی سے دوبارہ اپ سے ملاقات ہو گی۔۔!

ارمانڈو نے اس پینٹنگ پر کپڑا دیا اور پھر اس کمرے سے نکلتا ساتھ جڑے اپنے کمرے میں چلا گیا اور پینٹنگ والا روم کو لاک لگ گیا تھا جو صرف ارمانڈو ہی کھول سکتا تھا ابھی وہ کمرے میں تھا کہ سامنے روز کھڑی تھی۔۔!

اس کمرے میں کیا ہے ارمانڈو میری جان جو اس کمرے کو چھپا کر رکھتے ہو روز ارمانڈو کے پاس جاتی اس کی کمر پر بنے ایگل ٹیٹو پر اپنا ہاتھ پھیرنے لگی۔۔!

دور رہو مجھ سے کتنی دفعہ کہا ہے ائندہ ہاتھ لگانے کی کوشش کی تو یہ ہاتھ توڑ دوں گا ارمانڈو کا جتنا موڈ ٹھیک تھا روز نے اس کا موڑ کر ستیاناس کر دیا تھا۔!

بات سنو میری ارمانڈو تم صرف میرے ہو اور بہت جلد میں ڈیڈ سے بات کرنے والی ہوں ڈیڈ کا حکم تو نہیں ٹالو گے نا تمہیں مجھ سے شادی کرنی ہو گی تمیں مجھ سے شادی کرنی ہو گی اور ہاں ڈیڈ تمیں بلا رہے ہیں روز یہ کہتیں غصے سے پیر پٹختی کمرے سے چلی گئی۔۔۔!

روحا صبح اٹھی تو آج اسے اپنے اور ماہم کے لیے ناشتہ نہیں بنانا پڑا تھا ان کے اٹھنے کی دیر تھی کہ ایک ملازمہ ان کے کمرے میں ناشتہ دیے کر چلی گئی تھی۔۔!

انھہ۔۔۔۔ سر تو بہت امیر لگتے ہیں لگتا ہے کوئی چھوٹے موٹے گنڈے ہیں اسی لیے تو ان سب ان سے ڈرتے ہیں روحا کا جتنا دماغ چھوٹا تھا اتنا ہی اس کی چھوٹی تھی۔!

ماما۔۔۔وہ وہ جو کل انکل تھے کتنے اچھے تھے ناانہوں نے انہیں مرغا بنایا گندے انکل کو ماہم خوش ہوتے ناشتہ کرتے ہوئے روحا سے بولی۔۔!

ہاں ماہم لیکن دیکھو یہ ہمارا گھر نہیں ہے اسی لیے ہمیں یہاں سے جانا ہے ہم کہیں اور رہے گے عرش جو خوشی خوشی روحا کو کمرے کی طرف ارہا تھا اس کے جانے کے بات سن کر عرش کی رگیں تنی تھی اتنی مشکل سے تو اسے ملی تھی اور اب پھر جانے کی بات کر رہی تھی۔۔!

بے بی گرل۔۔ عرش نے دانت لچکچاتے کہا تو روحا اور ماہم نے دروازے کی طرف دیکھا۔۔!

ماما وہ بریو انکل اا گئے ماہم تالیاں مارتے بولی تو عرش نے اگے جا کر ماہم کو اٹھایا۔۔!

سوزی سوزی عرش نے اپنی میڈ کو اواز دی تو سوزی کسی جن کی طرح کمرے میں حاضر ہوئی تھی۔۔!

جی جی سر۔۔!

سوزی گڑیا کو لے جاؤ اور اس کو کھلونے والے کمرے میں لے جاو تاکے ماہم کھیل سکے ماہم گڑیا کھیلے گی نا کھلونوں کے ساتھ۔۔!

جی انکل ماہم نے زور و شور سے سر ہلایا تو عرش نے ماہم کو سوزی کے حوالے کر دیا ماہم اور سوزی باہر گئی تو عرش نے ڈور بند کیا اور روحا کے پاس ایا۔۔!

شکر ہے سر اپ اگ مجھے نااپ سے بھی ایک ضروری بات کرنی تھی۔۔!

حدید بھی ابھی اس وقت ایشم کے سامنے کھڑا تھا حدید تمہارا اج کا سین ہے کہ تم ایشم کو ڈرا دھمکا کر جاؤ گے کہ تم مجھ سے شادی کرو گی اور وہ تمہیں غصے میں اکر تھپڑ بھی مارے گئ۔۔!

تھپڑ والی بات سن کر ایشم نے حدید کی طرف دیکھا جو کہ پر شوق نگاہوں سے اسے اور پھر اس کے لبوں کو دیکھ رہا تھا۔۔!

ڈائریکٹر یہ تھپڑ والا سین چینج نہیں ہو سکتا ایشم نے گھبرا کر بولا تو حدید کی ہنسی چھوٹی چھوٹ رہ گئی تھی ہاہا اس کی مون لائٹ اس سے ڈر رہی تھی۔۔!

نہیں ایشم پہلے تو کبھی تم نے یہ سوال نہیں کیا تو اب کیوں۔۔!

نہیں نہیں ویسے ہی اور پیچھے کھڑی اہانہ میر مسکرائی تھی وہ اپنا جال بچھا چکی تھی اب بس ٹائم انے کی دیر تھی۔۔!

ایشم نے پہنی ہوئی گھٹنوں تک سکرٹ اور اوپر ٹی شرٹ پہنی تھی جس سے اس کا پیٹ بھی تھوڑا سا نظر ا رہا تھا حدید کو اس کی ڈریسنگ دیکھ کر غصہ تو اتا تھا لیکن وہ جلد ہی اس پر سارے حق حاصل کر کے اسے گھر میں قید کر کے رکھنے والا تھا۔۔!

سین شروع ہو چکا تھا ایشم فون پر اپنے کسی بوائے فرینڈ سے بات کر رہی تھی کہ پیچھے سے حدید نے اتے ایشم سے فون کھینچتا نیچے پھینکا تھا۔۔!

میڈورا نے پیچھے دیکھا تو البرٹ کو دیکھ کر غصہ ایا تھا یو بلڈی تمہاری اتنی ہمت ایشم نے غصے میں اتے دوبارہ سے حدید کو تھپڑ مارا تھا۔۔!

ایک بات سن لو میڈورا تم صرف میری ہو اور بہت جلد ہم شادی کرنے والے ہیں یہ بات اپنے ذہن میں بٹھا لو۔۔!

میں بھی دیکھتی ہوں کیسے شادی کرتے ہو تم مجھ سے ایشم نے حدید کا کالر پکڑا تو حدید نے اپنے کالر دیکھتا غصے سے ایشم کو دھکا دیا تھا حدید نے تو اہستہ ہی جھٹکا دیا تھا جس سے ایشم بس تھوڑا سا ہی پیچھے ہوئی تھی۔۔!

لیکن وہاں ائل گرنے کی وجہ سے ایشم کا پاؤں پھسلتا چلا گیا اور وہ دھڑام سے پول میں گری تھی اور پول میں رکھے کرنٹ وائرز سے ایشم کو کرنٹ کے جھٹکے لگے تھے۔!

یہ کیا ہو گیا بچاؤ بچاؤ ڈائریکٹر اور اور باقی سب پریشان ہو گئے تو کیونکہ ان کا سین کا حصہ نہیں تھا اور دور کھڑی اہانہ میر ایشم کو پانی میں جھٹکے لگتے دیکھ کے دل سے خوش ہوئی تھی۔۔!

حدید جلدی سے پانی میں کودا تھا لیکن اسے بھی زوردار ایک دفعہ کرنٹ لگا تھا لیکن وہ مرد تھا وہ بھی سخت جان وہ برداشت کر گیا تھا اس نے جلدی سے ایشم کو پانی سے نکالا اور زمین پر ہٹا دیا ایشم کو ابھی بھی ہلکے ہلکے جھٹکے لگ رہے تھے۔۔!

یہ سب کیا ہو گیا ہے کس نے کیا ہے یہ حدید وہاں گرجا تھا پانی میں کرنٹ کیسے ایا کیسے ایا حدید ایشم کے گال تھپتھپاتا ہوا ڈائریکٹر اور ٹیم ورکر پر چیخ رہا تھا۔۔!

جس نے بھی یہ کام کیا ہے نا اس کو تو میں نہیں چھوڑوں گا جلدی سے ڈاکٹر کو بلاؤ دس منٹ کے اندر اندر ڈاکٹر سیٹ پر موجود تھا۔۔!

بس کرنٹ کے جھٹکے لگنے سے بے ہوش ہو گئی ہیں میں نے ریلیکشن کا انجیکشن لگا دیا ہے کچھ دیر میں ہوش میں اجائے گی حدید کا تو غصے کے مارے برا حال تھا ڈاکٹر تو چلا گیا تھا اب سب ورکر کی کلاس لگ رہی تھی۔۔!

سر ہمیں پتہ نہیں چلا یہ کس نے کیا ہے ہم نے تو پول کی ساری چیکنگ کی تھی پتہ نہیں یہ سب کیسے سب ورکر خود حیران تھے کسی اور ایکٹر کی طرف تو دھیان ہی نہیں گیا تھا۔۔!

حدید ایشم کو تھوڑی دیر ریسٹ کرنے دو وہ ٹھیک ہو جائے گی باقی کے سین دو دن بعد ہوں گے حدید بھی لب بھینچ کر ایک نظر ایشم کو دیکھ کر چلا گیا کیونکہ اسے رات کو شایان کے ساتھ بھی جانا تھا۔۔!

جیک کے ادمی نے جیک کو انفارم کر دیا تھا کہ ایلنا ایک مال میں شاپنگ کرنے گئی ہیں اب جیک بھی اس مال میں موجود تھا اور اپنے لیے ڈریسز دیکھنے لگا جیک کی نظر سامنے ایلنا پر پڑی تھی جس نے اج بلیک کلر کی شوار قمیض پہنی تھی گلے میں دوپٹہ لئے اپنے گول مٹول سے چہرے پر چشمہ لگائے وہ اج بھی بے حد خوبصورت لگ رہی تھی۔۔!

ایلنا کو اپنے اوپر کسی کی نظروں کی تپش محسوس ہوئی تو اس نے مڑ کر دیکھا تو جیک کو وہاں ڈریسز دیکھتے پایا اوہ یہ تو جیک ہے نا ایلنا کچھ سوچتے اس کا نام یاد کیا تھا اور اس کی طرف چل پڑی۔۔!

ہیلو جیک علینا جیک کے پاس جاتی بولی تو جیک نے حیران ہونے کی ایکٹنگ کی۔۔!

اووو علینا کیسی ہیں اپ جیک مسکراتے بولا تو علینا کو جیک کی مسکراہٹ بہت اچھی لگی میں ٹھیک ہوں اپ بتائیں۔۔!

میں بھی ٹھیک ہوں۔۔!

اپ بھی شاپنگ کرنے ائی ہیں کیا جیک ہاتھ میں پکڑی شرٹ کو وہاں رکھتا ہے بولا تو علینا نے سر ہاں میں ہلایا۔۔!

تو کر لی شاپنگ۔۔!

ہم ابھی تو شروع بھی نہیں کی۔۔!

چلیں پھر ایک ساتھ کرتے ہیں اپ میری مدد کریے گا میں اپ کی مدد کروں گا۔۔!

ہاہا اوکے پھر دونوں نے ایک دوسرے کے پسند کے ڈریسز لیے تھے اور علینا نے تھوڑا گھر کا سامان بھی لیا تھا اب میں تھک گئی ہوں چلیں کہیں کھانا کھاتے ہیں۔۔!

ہم چلے کسی ریسٹورنٹ چلتے ہیں۔۔!

علینااور جیک ایک ریسٹورنٹ میں چلے گئے لیکن وہاں ایمااور اس کے بوائے فرینڈ کو بیٹھا دیکھ جیک کے دل کو کچھ ہوا تھا جو ہاتھوں میں ہاتھ لے ایک دوسرے سے باتیں کر رہے تھے۔۔!

کیا ہوا جیک اپ کا دھیان کہاں ہے علینا نے جیک سے پوچھا جس کا دھیان ہے ایما کی طرف تھا۔۔!

کہیں نہیں جیک نے علینا کی طرف دیکھتے کہا۔۔! اپ بہت اچھے ہیں جیک کیا ہم دوست بن سکتے ہے علینا نے اپنا ہاتھ اگے کرتی بولی تو جیک نے مسکرا کر علینہ کا ہاتھ پکڑ لیا یہاں ہی ایما کی بھی نظر جیک پر پڑی تھی اور جیک کے ہاتھ میں الینا کے ہاتھ دیکھا تھا تو ایما کی ہونٹوں پر طنزیہ ؟ مسکراہٹ ائی تھی۔۔!

اپ کو شرم محسوس نہیں ہو گی مجھ جیسے کالے رنگ والے لڑکے سے دوستی کر کے یا اپ کے دوست کچھ نہیں بولے گے جیک پہلے کنفرم کرنا چاہتا تھا کہ کہیں یہ بھی باقی لڑکیوں جیسی نہ ہو کہ پہلے دوستی اور پھر بعد میں رنگت کے تانے دینے والی۔۔! جیک کیسی باتیں کر رہے ہیں میں مسلمان ہوں اور مسلمانوں میں یہ سب نہیں ہوتا یہاں کالے گورے چھوٹے بڑے امیر غریب کا کوئی کنسپٹ نہیں ہے جیک انسان دل سے خوبصورت ہونا چاہیے نہ کہ صورت سے اپ بہت اچھے ہیں یہی کافی ہے۔۔! جیک کو علینا کی باتیں دل پر لگ رہی تھیں کتنی مختلف تھی کہ ایما سے ایما کی حرکتوں اور باتوں کی وجہ سے جیک کے دل میں جو ایما کے لیے محبت تھی وہ کم ہوتی جا رہی تھی اور علینا کے لیے عزت بڑھتی جا رہی تھی۔۔!

کافی دیر دونوں باتیں کرتے رہو پھر کھانا کھا کر جیکنی کو گھر چھوڑا اور جیک بھی اپنے گھر چلا گیا۔!

روبرٹ کے بلانے پر ارمانڈو اس کے پاس گیا جی اپ نے بلایا ارمانڈو سامنے صوفے پر جا کر بیٹھا اور روبرٹ سے پوچھنے لگا۔۔!

تمہیں میں نے ایک کام کہا تھا ارمانڈو میرے شیر روبرٹ لبوں میں سگار لیے تیز نظروں سے ارمانڈو کو دیکھتے ہوئے بولا اور اس طرح پوچھنے سے ارمانڈو کی نظروں کے سامنے اس کی ریڈ روز کا گھوما تھا۔۔!

میرے شیر تمہیں میں نے جنگل پر راج کرنے کے لیے شیر بنایا ہے نا کہ تم شکاری کے پاس جا کر خالی ہاتھ لوٹ آؤ اور شکار نہ کرو اس بات کا میں کیا مطلب سمجھوں۔۔!

کوبرا کو مارنا اتنا اسان نہیں جتنا اپ سمجھ رہے ہیں بس اپ کا کام ہو جائے گا بس کچھ وقت دے مجھے اور مانڈو یہ کہتے اٹھ گیا اسے مزید فالتو بولنے کی عادت نہیں تھی سو وہ اٹھ کر چلا گیا اور روبرٹ اس کا منہ دیکھتا رہ گیا روبرٹ کو کچھ نہ کچھ دال میں کالا لگا تھا آخر وہ بھی ایگل گینگ کا لیڈر تھا کچھ تو سمجھ رہا تھا اسے۔۔!

ارمانڈو کمرے میں گیا تو کھڑکی کے پاس جا کر کھڑا ہو گیا اگر میری ریڈ روز یہی ہے تو اس کا مطلب ہے عرش بھی یہی ہے عرش کا نام لیتے ارمانڈو کے لبوں پر پر سراریت سے مسکراہٹ ائی تھی اب میری باری عرش تمیں ایسا تڑپاؤں گا کے تم تمہاری روح کانپ اٹھے گی اور تمہاری بہن سے دور کروں گا جیسے تم نے مجھے میری ریڈ روز سے دور کیا تھا تم وہ درد سہو گے اب انتظار میں رہنا میرے انتقام کے بہت جلد ملاقات ہو گی۔۔!

ہاں بولو کیا ضروری بات کرنی ہے عرش روحا سے بولا۔۔!

سر اپ کا بہت بہت شکریہ اپ نے ہمیشہ میری مدد کی ہے لیکن اپ میرا ایک اور کام کر دیں گے اپ نے مجھے اس مصیبت سے ازادی دلوادی ہے اس کے لیے میں اپ کی شکر گزار ہوں بس ایک اخری احسان کر دے اپ مجھے کسی دار مان پہنچا دیے تاکہ میں اور

ماہم وہاں سکون سے رہ سکیں اور اپ پر مزید بوجھ نہ بنے۔۔!

اور اپنی بے بی گرل کے دور جانے کے خیال سے ہی عرش نے اپنی مٹھیاں زور سے میچی تھی نیلی انکھیں شدت سے سرخ ہو چکی تھی بے بی گرل عرش نے روحا کے بال مضبوطی سے جکڑے کے روحا کی خوف سے انکھیں پھٹی تھی۔۔!

بے بی گرل تم میری ہو صرف میری تم یہاں سے جانے کے سارے خیال اپنے چھوٹے سے دماغ سے نکال دو کہ تم اب یہاں سے کہیں ازاد ہو سکتی ہو عرش کی بات سنتے روحا کے سر پر ساتوں اسمان گرے تھے روحا کی انکھیں عرش کی باتیں اور بالوں کی مضبوطی سے نم ہوئی تھی۔۔!

سر اپ۔۔!

ششش۔میری بے بی گرل سر نہیں عرش کہو تمہارے ان خوبصورت لبوں سے جن کا لشہ مجھے لگ چکا ہے ان لبوں سے میں اپنا نام سننا چاہتا ہوں روحا نے اپنے بال چھڑوانے چاہے تو عرش نے روحا کی نم آنکھیں دیکھ کر عرش نے روحا کے بال چھوڑے اور اسے کمر سے پکڑ کر اپنے نزدیک کیا۔۔!بولو

عرش۔۔۔عرش نے روحا کی کمر میں اپنی انگلیاں دھسائی تو روحا کی سسکی نکلی تھی۔۔!

ع۔۔رر۔۔عرش۔۔۔روحا نے اٹکتے ہوئے بولی وہ کہاں پھنس گئی تھی۔۔!

اف دل کر رہا ہے ان لبوں کو چوم لو لیکن لبوں کو چومنے کے لیے پہلے مجھے حق حاصل کرنا ہو گا۔!

روحا تو عرش کی بات سنتے خوف سے اسے دیکھنے لگی تھی اور لبوں کی بات سنتے شرم سے لال ہوئی تھی بے بی گر رات کو تیار رہنا میں اؤں گا ہمارا نکاح ہے۔۔!

◈◈◈

کیا نکاح۔۔۔نکاح کا سنتے روحا نے دو قدم پیچھے ہوئی تھی میں میں اپ سے نکاح نہیں کروں گی میں شادی نہیں کروں گی پلیز مجھے جانے دے یہاں سے اس نے جو عرش کا روپ دیکھا تھا وہ بیچاری کیسے گنڈے سے شادی نہیں کر سکتی تھی اور وہ تو اسے کوئی عام سے چھوٹا موٹا گنڈا ہی سمجھ رہی تھی۔۔!

روحا کی بات سنتے عرش نے اپنی غصے سے مٹھیاں میچی تھیں یہ لڑکی اس کی بات کی ہر دفعہ ہی نفی کرتی تھی تم یہاں سے کبھی نہیں جاسکتی بے بی گرل تمہیں میرے پاس ہی رہنا ہے میرا بن کر تم میری ہو اخری سانس تک میری ہو اپنے ذہن میں یہ بات بٹھالو۔۔!

اگر میں اب بھی انکار کردوں تو روحا ہمت کرتے ہوئے بولی۔۔!

بے بی گرل لگتا ہے تم ماہم کو زندہ نہیں دیکھنا چاہتی کیا پتہ وہ جو دوسرے کمرے میں کھلونوں کے ساتھ کھیلتے کھیلتے اچانک سے کھڑکی سے کود جائے یا اسے سانپ کاٹ لے عرش کی باتیں سنتے ہیں روحا کانپنے لگی تھی۔۔!

مم۔۔میں نے اپ کو ایک اچھا انسان سمجھا تھا لیکن اپ تو بہت برے ہیں بے۔۔!

او میری جان تمہیں پتہ چلا لیکن دیر سے پتا چلا اور شکر ہے کہ پتہ چل گیا اب لگتا ہے انکار کی کئی گنجائش نہیں رہے گی۔۔!

سوزی سوزی عرش نے دروازہ کھول کر سوزی کو اواز دی تو سوزی جن کی طرح حاضر ہوئی۔!

جی سر۔۔!

جاؤ نیچے سے جو سامان ایا ہے نالوگوں سمیت اوپر بھیجو۔۔!

جی سر یہ سنتے سوزی چلی گئی۔۔!

ماہم گڑیا کو کھلونوں کے ساتھ کھیلنے میں مزہ ایا عرش نے ماہم کو پکڑنا چاہا تو روحا نے جلدی سے ماہم کو عرش سے کھینچ کر اپنے پاس کر لیا روحا کی اس حرکت سے عرش کے لبوں پر مسکراہٹ ائی تھی جس سے اس کے دونوں ڈیمپل شو ہوئے تھے۔۔!

اور ادھر روحا ایک پل کو ان ڈیمپل میں کھو سی گئی تھی کتنے پیارے ہیں ڈمپل روحا دل میں بولیں لیکن پھر اپنا خیال جھٹک کر ماہم کو اپنے سینے سے لگایا اتنے میں کافی لوگ سامان لے کر کمرے میں داخل ہوئے تھے جس میں الگ الگ برانڈڈ کپڑے شوز میک اپ ماہم کے کپڑے کھلنے دنیا کی ہر چیز وہ کمرے میں لے کرائے تھے کہ پورا کمرہ بھر گیا تھا سامان سے۔۔!

اتنا زیادہ سامان دیکھ کر روحا دنگ رہ گئی تھی بے بی گرل اب یہ تمہارا کام ہے یہ سارا سامان تم کمرے میں سیٹ کرو بس صرف ماہم کا باقی اپنا مت کرنا وہ الگ سے رکھنا وہ رات کو جب نکاح ہوگا تمیں بتاؤں گا ابھی میں جارہا ہوں اور کوئی بھی چالاکی کرنے کی کوشش کی تو نتیجے کی ذمہ دار تم خود ہوگی عرش ماہم کے گال پر پیار کرتا ایک نظر روحا کو دیکھ کر چلا گیا۔۔!

روحا تو اب وہاں رونے بیٹھ گئی تھی کہاں اگئی تھی اس کی زندگی کہاں پھنس گئی تھی پہلے معیز نے زندگی خراب کرنے کی کوشش کی اور اب یہ لیکن ایک بات اس کے ذہن میں ائی تھی کہ چلو میں نہ سہی ماہم تو یہاں خوش رہے گی وہ ماہم کے چہرے پر کھلونوں کی وجہ سے اتنے سارے کپڑے دیکھ کر ماہم کو خوش دیکھ کر وہ سوچتی ماہم کا سامان سیٹ کرنے لگی لیکن شادی شادی کا سوچ کر تو ابھی بھی اس سے بہت ڈر لگ رہا تھا وہ کیسے ایک انجان شخص سے شادی کر سکتی تھی۔۔!

جیک گھر ایا تو اپنے کمرے میں چلا گیا اسے علینا کی باتیں بہت پسند ائی تھی کہ وہ لڑکی اس کے کالے رنگ کی وجہ سے طعنے نہیں دیتی جیک صوفے پر بیٹھا اور صوفے کی پشت سے ٹیک لگا کر انکھیں بند کر لی اور اپنا ماضی سوچنے لگا۔۔!

جیک کا ماضی

ماما پاپا ہمارے ساتھ کیوں نہیں رہتے سکول میں میرے دوست سب میرے پاپا کے بارے میں پوچھتے ہیں 10 سالہ جیک اپنی ماں سے شکوہ کر رہا تھا۔۔! جیک بیٹا پاپا کو کوئی ضروری کام ہوتا ہے نا اسی لیے وہ

ہم سے دور رہتے ہیں وہ سیاہ فارم 30 سال لڑکی جس کا نام امنہ تھا اپنے بیٹے کو حوصلہ دے رہی تھی لیکن یہ وہی جانتی تھی کہ وہ بھی پچھلے پانچ سالوں سے اپنے شوہر کا انتظار کر رہی ہے۔۔!

اسلم خود نہیں اتا تھا لیکن خرچہ وغیرہ بھجوا دیتا تھا اسلم خود اپنی خاندانی بیوی بچوں کے ساتھ رہتا تھا اسلم ایک امیر گھر کا بیٹا تھا اس کے ماں باپ نے اس کی شادی سلمہ سے کروادی تھی سلمہ ایک بہت ہی مغرور لیکن خوبصورت لڑکی تھی۔۔!

اسلم پھر بھی سلمہ کے سارے نخرے اٹھاتا تھا اس سے بہت پیار کرتا تھا ان کی زندگی ایسے ہی ہنسی خوشی چل رہی تھی کہ ایک دن اسلم گھر واپس ارہا تھا کہ راستے میں اس کا گزرنا ایک جنگل سے ہوا تھا وہاں اسے کسی کے کراہنے کی اوازیں سنائی دی تھی رات تھی پہلے تو اسلم ڈر گیا تھا لیکن پھر رحم دلی کی وجہ سے اور مدد کی سوچ اتے ہی وہ گاڑی سے اترا اور تھوڑا اگے گیا تو وہاں ایک 20 سالہ لڑکی زخمی حالت میں پڑی تھی اس کا رنگ سانولا تھا لیکن اس وقت اس کی حالت بہت بری تھی۔۔!

اسلم پہلے تو ڈر گیا وہ واپسی کے لئے موڑا لیکن اس لڑکی کی اواز نے اسلم کے قدم روکے تھے۔۔!

پہ۔۔۔لل۔۔۔پلیز ہیلپ می وہ لڑکی اسلم کو دیکھ کر کہنے لگی تو اسلم پھر اس لڑکی کی طرف گیا اسلم نے اسے اٹھایا اور گاڑی میں لٹا دیا اور جلدی سے ہاسپٹل لے گیا ڈاکٹر اس لڑکی کو جلدی سے اندر لیں گے جو کہ اب بے ہوش ہو چکی تھی۔۔!

اسلم اسے چھوڑے گھر اگیا تھا کیونکہ اسے مسلسل سلمہ کی کال ارہی تھی سلمہ اور اسلم کا پہلے بھی ایک بیٹی تھی اور اب پھر سے سلمہ ماں بننے والی تھی اسی لیے اسلم اس کا زیادہ خیال رکھتا تھا سلمہ کو دوسرا مہینہ لگا ہوا تھا ایسے ہی صبح ہو گئی اسلم کا اپنا ایک چھوٹا سا بزنس تھا اسلم اپنے افس جانے لگا تو اسے اچانک سے رات والی لڑکی کا خیال ایا پہلے تو اس نے سوچا کہ اسے اس کے حال پر چھوڑ دیتا ہوں لیکن پھر وہیں رحم دلی اڑے اگئے اور پھر اسلم ہاسپٹل کی طرف چلا گیا۔۔۔!

ڈاکٹر وہ جو رات کو پیشنٹ لے کر ایا تھا میں وہ کیسی ہے اسلم وہاں کے ڈاکٹروں سے پوچھنے لگا۔۔!

جی انہیں تو صبح ہی ہوش اچکا تھا لیکن کچھ کھا پی نہیں رہی ایسی حالت میں ان کا نا کھانا پینا ٹھیک نہیں ہے

اسلم کو ایسی حالت کی سمجھ نہیں ائی تھی لیکن وہ ہاں میں سر ہلاتا اندر چلا گیا جہاں وہ سانولے سے رنگ کی پرکشش لڑکی بیڈ پر لیٹی تھی رات کو اس کا چہرہ بہت گندا تھا لیکن صبح تک وہ صاف چہرے کے ساتھ بیڈ پر لیٹی ہوئی تھی۔۔۔!

کیسی ہے اپ۔۔؟؟؟؟اسلم اس کے پاس جاتا بولا تو اس لڑکی نے اسلم کی طرف دیکھا لیکن خاموش رہی۔۔!

میں وہی ہوں جو اپ کو کل رات ہاسپٹل سے لے کر ایا تھا شاید اب کو یاد نہیں۔!

کیوں بچایا اپ نے مجھے مر جانے دیتے وہ لڑکی روتے ہوئے بولی تو اسلم نے حیران ہو کر اس لڑکی کو دیکھا جو رات کو بچانے کے لیے کہ رہی تھی ہیلپ مانگ رہی تھی اور اب مرنے کی باتیں لیکن وہ اس بات کو اگنور کرتے ہیں دوبارہ سے اس کی طرف متوجہ ہوا۔۔!

اپ کا نام کیا ہے۔۔؟؟؟

میرا نام جانیفر ہے۔۔!

اور اپ کا گھر کہاں ہے اگر اپ کہتی ہوں تو اپ کے گھر۔۔!

نہیں نہیں میرا کوئی گھر نہیں مجھے نہیں جانا گھر کے نام پہ جینیفر کے چہرے پر خوف ایا تھا۔۔!

تو پھر اب کہاں رہیں گی لیکن اس سوال پر جانیفر کچھ نہ بولی اسلم کو تو پاگل ہی لگی تھی اس لیے خاموشی سے باہر چلا گیا اور جاتی دفعہ ڈاکٹر کو اپنا کارڈ دے گیا تھا کہ کوئی بھی مسئلہ ہو تو وہ اسے کال کر دج جائے اپنا کارڈ دیتا اسلم چلا گیا۔۔!

ایشم یہ کیا ہو رہا ہے تمہارے ساتھ پہلے وہ حملہ اور اج یہ سب کون کر رہا ہے تمہارے ساتھ ایشم ڈرائیور کے ساتھ گھر اگئی تھی لیکن ایشم کو اس حملے کی وجہ سے بخار بھی ہو گیا تھا۔!

پتہ نہیں علینا مجھے خود سمجھ نہیں ارہا میرے ساتھ ایسا کیوں ہو رہا ہے کون ہے جو مجھے نقصان پہنچانا چاہتا ہے۔۔!

چلو شکر ہے کہ اس ٹائم حدید بھائی وہاں موجود تھے جنھوں نے تمہیں بچا لیا تھا اور حدید کا نام سنتے ہی ایشم کو پہلے تو کس والی اور پھر اسے بچانے والی بات یاد ائی تھی۔۔!

ہاں علینا اس نے بچایا تو تھا اور اب مجھے اسے تھینکس بھی کہنا ہے۔۔!

چلو ایشم تم ریسٹ کرو صبح بات کرتے ہیں۔۔!

علی نے کھانا کھایا۔۔!

ہاں ہاں کھا لیا ہے تم فکر نہ کرو تم ریسٹ کرو۔۔! اوکے جاتی دفعہ لائٹ اف کر جانا۔۔!

علینا بھی جاتی دفعہ لائٹ اف کر کے کمرے سے چلی گئی اور ایشم بھی ارام کرنے کی غرض سے بیڈ پر لیٹ گئی۔۔!۔

شایان تم ریڈی ہو نا حدید بھی اپنا ماسک پہنتے شایان سے بولا جو کہ کسی مشن پر جاتے ہوئے پہنتے تو فل بلیک کلر کا ڈریس اور ماسک پہنے وہ دونوں بالکل تیار تھے۔۔!

دونوں ہی اپنے مشن پر چلا گئے تھے مسٹر حیدر کے گھر وہ دونوں داخل ہوئے تھے بالکل اندھیرے میں ڈوبے گھر میں وہ دونوں داخل ہوئے تھے یار حدید مجھے تو اس گھر میں سے بریانی خوشبو ارہی ہے۔۔!

شایان ہم یہاں اپنے دشمن کا خاتمہ کرنے ائے ہیں کوئی دعوت پہ نہیں ہے جو تمہیں بریانی خوشبو ارہی ہو تو میں یہاں کھانے کو ملے گی۔۔!

لیکن حدید۔۔اس سے پہلے کہ شیان کچھ کہتا انہیں اندھیرے میں ہی کسی کے قدموں کی اواز سنائی دی تھی حدید اور شایان بھی اگے بڑے اتنے میں کچن کی لائٹ جلی تھی اور ایک بوڑھی عورت جو شاید پانی لینے ائی تھی کیچن میں موجود تھی۔۔!

ابھی وہ بوتل میں پانی بھر کر پیچھے مڑی ہی تھی اور اپنے پیچھے دو نقاب پوشوں کو دیکھ کر چیختی کے اس سے پہلے ہی حدید نے اپنا چاکو نکال کر ان کے سامنے لہرایا اور عورت کی چیخیں ویان ہے دب گئی۔۔!

ششش۔۔۔انٹی ہم اپ کو کچھ نہیں بولیں گے لیکن اپ کے میاں کی موت اج ہمارے ہاتھوں ہو گی حدید نے یہ کہا تو اس عورت کی انکھیں پھٹی تھی۔۔!

کہ کیا مطلب تم لوگوں کا۔۔!

مطلب بعد میں سمجھ اجائے گا اپ یہاں ہی بیٹھیں چلو شایان خدید نے شایان کو کہا تو شایان نے حدید کی طرف دیکھا یار تم چلے جاؤنا میں انٹی کا خیال رکھتا ہوں کہیں کوئی شور نہ مچادے کوئی مسئلہ نہ کھڑا کر دے شایان نے بہانہ بنانا چاہا۔۔!

اوکے تم یہاں ہی بیٹھو میں اتا ہوں یہ کہتے حدید اوپر کے جانب چل پڑا اور وہ بیچاری عورت روک بھی نہیں پائی۔۔!

انٹی۔۔!شایان نے اس عورت کو پکارا تو اس عورت نے شایان کی طرف دیکھا۔۔!

مجھے لگتا ہے انٹی اپ نے بریانی بنائی ہے تو بریانی ہے ابھی بھی شایان دانت نکالتا بولا تھا وہ عورت اور بھی حیرانگی سے ان چوروں کو دیکھنے لگی کہ یہ کیسے چور ہیں جو بریانی مانگ رہا ہے۔۔!

جی جی بریانی ہیں میں دیتی ہوں وہ عورت تو ڈر کے مارے جلدی سے فریج میں سے بریانی نکال کر گرم کر کے اب شایان کے اگے رکھ چکی تھی اور شایان مسلسل للچائی نظروں سے بریانی کو دیکھتے اب کھانے لگا تھا حدید اوپر کی طرف گیا تو ایک کمرے میں مسٹر حیدر سویا ہوا تھا۔۔!

رات کا وقت ہو گیا تھا اور عرش پھر سے روحا کے سامنے تھا بے بی گرل تم ریڈی ہو نا روحا بھی کمرے میں بیٹھی رو رہی تھی اچانک سے عرش کی اواز سنتے بکھلائی تھی۔۔!

کیوں کر رہے اپ میرے ساتھ ایسا میں تو صحیح سے اپ کو جانتی بھی نہیں ہوں پلیز مجھے جانے دیے نا عرش یہ سنتا چلتا ہوا روحا کے قریب گیا اور اسے بازوں سے پکڑ کر اپنے حصار میں لیا اور روحا اس کے حصار میں مچلی تھی۔۔۔!

بے بی گرل تمہیں میں نے پہلے ہی سمجھایا تھا کہ کوئی بھی رکاوٹ کھڑی مت کرنا عرش روحا کے بالوں میں اپنا منہ چھپائے اس کی خوشبو کو سونگھنے لگا۔۔!

پہ۔۔لل۔۔۔پلیز شاہ۔۔!

روحا سے عرش نہیں بولا جاتا تھا وہ چاہ کر بھی نہیں بلا پا رہی تھی اسی لیے اس نے شاہ ہی بولا دیا۔۔!

اور روحا کے منہ سے شاہ لفظ سن کر تو عرش اور مدہوش ہوا تھا یہ شاہ نام اسے کبھی کسی نے نہیں پکارا تھا اور روحا کے لبوں سے پہلی دفعہ شاہ سن کر تو اج عرش مزید روحا کا دیوانہ ہو گیا تھا۔۔۔!

Your smell so sweet it's driving me ----Jan e shah crazy--!

عرش بے قابو ہونے سے پہلے ہی روحا کو چھوڑا جس سے روحا عرش سے جلدی سے دور ہوئی۔۔! مجھے جانے دے پلیز ز۔۔!

کبھی نہیں بے بی گرل۔۔!

سوزی سوزی۔۔!

سوزی پھر کسی جن کی طرح کمرے میں حاضر ہوئی تھی۔۔!

جی جی سر سوزی ڈرتے ہوئے بولی۔۔!

ڈریس لے کر اؤ جو میں لے کر ایا تھا اور جا کر ماہم کو تیار کرو۔۔!

جی جی سر سوزی باہر گئی اور ایک بیگ اٹھا لائی یہ لو بے بی گرل جاؤ چینج کرو اور میں نہیں چاہتا تمیں کوئی لڑکی بھی ہاتھ لگائے اس لیے جو میک اپ کا سامان میں لے کر ایا تھا اس سے خود ہی ریڈی ہو جانا تمہارے پاس صرف 20 منٹ ہیں اتنا تیار ہونے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ بعد میں میری شد تیں سہتے سہتے تمہارا میک اپ خراب بھی ہو سکتا ہے۔۔!

اور روحا تو عرش کی بات سنتے خوفزدہ ہوئی تھی اور ابھی سے یہ تھر تھر کانپنے لگی تھی اور شدت سہنے والی بات سن کر روحا کا چہرہ غصے اور شرم سے لال ہوا تھا۔۔!

بے بی گرل ابھی سے مت کانپو یہ بعد کی بات ہے ابھی جاؤ ریڈی ہو جاؤ میں ویٹ کر رہا ہو اور خیال رکھنا ماہم میرے پاس ہے۔۔!

روحا نے اپنی کالی بھیگی انکھیں اٹھا کر شکوہ کناں نظروں سے عرش کو دیکھا لیکن عرش اس کی نظروں کو اگنور کیے باہر جا چکا تھا اور پھر مجبوری میں ہی صحیح صرف اور صرف اپنی بیٹی ماہم کے لیے وہ ریڈی ہونے چلی گئی تھی۔۔!

لال رنگ کالاونگ فراک جس میں گولڈن موتیوں کا کام ہوا تھااور لال رنگ کا ہی دوپٹہ لیے اور خود ہی ہلکاہلکامیک اپ کیئے لبوں پر لال رنگ کی لپ اسٹک لگائے روحاسادگی میں ہی اج عرش کے ہوش اڑانے والی تھی۔۔!

حدید حیدر کے پاس لیاحدید کوئی بھی فضول بکواس نہیں کرناچاہتا تھااس لیے اس کے پاس جاتااپنے چاکو سے اس کے دل پر وار کرتاسوئے ہوئے حیدر کو ہمیشہ کی موت کی نیند سلاتے ہوئے باہرایا تھااور کچن کی طرف گیا جہاں شایان مزے سے بیٹھابریانی کھارہا تھاحدید کو شایان کی اس حرکت سے غصہ بھی تھااور ہنسی بھی یہ کبھی نہیں سدھر سکتا۔۔!

شایان۔۔حدید ذراغصے سے بولاتو شایان کے بریانی کھاتے ہوئے ہاتھ رکے تھے۔۔!

ہوگیاکام شایان اپنے ہاتھ صاف کرتااٹھااور وہ عورت تو بس دونوں کوانکھیں پھاڑے دیکھ رہی تھی۔۔!

ہاں ہوگیاہے چلو۔۔!

اورانٹی اس بریانی کے لیے بہت بہت شکریہ اوراپ کے شوہر کومارنے کے لیے سوری یہ کہتے حدید اور شیان یہ جاوہ جااور وہ عورت توشوہر کے مرنے کی خبر سن کراوپر بھاگی تھی اور پھراس گھر میں رونے چیخوں کی آوازیں باہر جاتے حدید اور شایان کوسنائی دی تھی۔۔:::

چلو عرش نے بلایاہے شادی ہے اس کی گواہ کے طور پر ہمیں بھی حاضر ہوناہے ۔!

ہاں ہاں چلومجھے بھی اپنی بھابی دیکھنی ہے۔۔

اب وہ دونوں کوبرامینشن جانے لگے تھے۔۔!

سوزی کمرے میں داخل ہوئی تووہ بھی ایک دفعہ توروحاکاسوگوار حسن دیکھ کراس کی بھی انکھیں دنگ رہ گئی تھیں لیکن جلدی سے خود کوسنبھالا۔۔!

میم سر اپ کو باہر بلا رہے ہیں روحا نے اپنے انسو اندر اتارتے ہاں میں سر ہلایا۔۔!

رکے ابھی سوزی اگے بڑھی اور وہاں پر رکھا ایک جالی دار دوپٹہ اٹھا کر روحا کے اوپر دیا سر نے کہا ہے کہ اپ کو مکمل ڈھانپ کر لایا جائے تاکہ کوئی بھی اپ کو نہ دیکھ سکے اور روحا خاموش رہی اور سوزی کے ساتھ باہر چل دی۔۔!

اہستہ اہستہ روحا چلتی ہوئی ارہی تھی اور ادھر عرش کی دھڑکنیں روحا کو اس لباس میں دیکھتے ہی زور زور سے دھڑک رہی تھی لیکن وہ اپنی بے بی گرل کو ارام سے سکون سے کمرے میں جا کر دیکھنا چاہتا تھا اتنے میں حدید اور شایان بھی اگئے تھے عرش نے دونوں کو اشارہ کیا کہ کام ہوا کہ نہیں تو حدید نے اوکے کا اشارہ کیا تو عرش نے ہاں میں سر ہلایا۔۔!

روحا کو عرش کے سامنے صوفے پر بٹھا دیا گیا تھا چلیں مولوی صاحب نکاح شروع کریں۔۔!

لڑکی کے باپ کا نام کیا ہے مولوی صاحب نے پوچھا تو روحا نے انکھیں اٹھا کر دوپٹے میں سے ہی عرش کو دیکھا تھا۔۔!

یہ کیا ہم نے تو بھابھی کو دیکھنا تھا لیکن یہ اتنا بڑا گھونگٹ شایان منہ بناتا بولا تو حدید نے کہنی ماری کے چپ رہو ورنہ عرش ہمیشہ ہمیشہ کے لیے تمہیں چپ کروا دے گا تو شایان بھی منہ بناتا ہوا چپ کر کے کھڑا ہو گیا۔۔!

سکندر نام ہے روحا نے اپنے باپ کا نام سنا تو حیران ہو کر عرش کو دیکھا کہ اس سے کیسے پتہ چلا لیکن پھر سر جھکا گئی تھی۔۔!

کیا اپ کو عرشمان شاہ ولد میر سلطان شاہ حق مہر پانچ کروڑ اپنے نکاح میں قبول ہے۔۔۔!

قق۔۔۔ قبول ہے۔۔۔!

کیااپ کو عرشمان شاہ ولد میر سلطان شاہ حق مہر پانچ کروڑ اپنے نکاح میں قبول ہے۔۔!

قبول ہے۔۔۔!

کیااپ کو عرشمان شاہ ولد میر سلطان شاہ حق مہر پانچ کروڑ اپنے نکاح میں قبول ہے۔۔!

قبول ہے۔۔!

کئی انسو روحا کی انکھوں سے نکل کر بے مول ہوئے تھے روحا نے ماہم کی خاطر اپنا اپ قربان کر دیا تھا۔۔!

کیااپ کو روحا صدیقی ولد سکندر صدیقی حق مہر پانچ کروڑ اپنے نکاح میں قبول ہے۔۔!

قبول ہے۔۔۔!

کیااپ کو روحا صدیقی ولد سکندر صدیقی حق مہر پانچ کروڑ اپنے نکاح میں قبول ہے۔۔!

قبول ہے۔۔!

کیااپ کو روحا صدیقی ولد سکندر صدیقی حق مہر پانچ کروڑ اپنے نکاح میں قبول ہے۔۔!

قبول ہے۔۔!

چلو جی نکاح مبارک ہو حدید اور شایان نے عرش کو مبارکباد دی تو عرش کے اشارہ کرنے پر سوزی روحا کو اندر لے گئی ماہم سو گئی تھی اسے تو پتہ ہی نہیں تھا کہ اس کا راتورات ایک باپ بھی بن گیا ہے۔۔!

چلو تم دونوں چلو گھر میں ابھی اجاتا ہوں ذرا اپنی بیگم سے تو مل لو۔۔!

بھابی کا چہرہ تو دیکھا ہی نہیں شایان نے منہ بناتے کہا تو عرش نے غصے سے شایان کو دیکھا یہاں سے نو دو گیارہ ہو جاؤ ورنہ تمہارا چہرہ بگاڑ دوں گا شایان تو عرش کی دھمکی سنتے وہاں سے غائب ہوا تھا اور ساتھ میں حدید بھی۔۔؛!

نہیں نہیں چھوڑو مجھے چھوڑو مجھے درد ہو رہا ہے چھوڑو مجھے پلیز میں نے کچھ نہیں کیا اہ مت مارو مجھے درد ہوتا ہے ایک ستارہ سالہ لڑکی سامنے کھڑے چھ سے سات درندوں کے اگے گر گرا رہی تھی لیکن انہوں نے ترس نہیں کھایا تھا اور اس ستارہ سالا لڑکی کو نوچنا شروع کیا تھا نہیں نہیں۔۔۔ چھوڑو مت کرو میرے ساتھ ایسا مت کرو ابیہا کی خواب میں ہی ڈرنے کی وجہ سے اپنی بیڈ شیٹ پر مٹھیاں مضبوطی سے میچی تھی۔۔!؛؛!

اج پھر کھڑکی سے کوئی کودا تھا جس کے ہاتھوں میں ایک گلاب کا پھول تھا وہ چلتا ہوا ابیہا کے پاس ایا لیکن ابیہا کو خواب میں ڈرتا دیکھ اس کے بیڈ کے پاس کرسی رکھ کر بیٹھ گیا۔۔!

ریلیکس ریڈ روز۔۔۔ ارمانڈو ابیہا کے سر پر ہاتھ پھیرنے لگا جس سے ابیہا جو خواب میں ڈر رہی تھی نا اہستہ اہستہ سے اسے سکون انے لگا تھا۔۔!

ریلیکس ریڈ روز اپ کا مان اگیا ہے نا اپ کے پاس اب آپ کو کبھی اکیلا نہیں چھوڑے گا۔۔!

اپ کے ہر درد کی دعا بنے گا اپ کا مان ارمانڈو نے وہ گلاب کا پھول ابیہا کے پاس رکھا اور پھر ابیہا کو دیکھنے لگا ارمانڈو کی نظریں بٹھک کر ابیہا کی تھوڑی پر کے تل پر گئی تھی اور ارمانڈو اس تل کو کتنی ہی دیر دیکھتا رہا اور دور سے ہی اس تل جو اپنی انگلیوں سے ٹریس کرنے لگا اففف آپ کا یہ تل مجھے بچپن سے ہی پاگل کرتا آیا ہے دید روز۔۔! پھر اس تل سے ہوتی ہوئی ارمانڈو کی نظریں ابیہا کے نرم و نازک گلابی ہونٹوں پر گئی تھی جو بالکل گلاب کی پتیوں جیسے ہی ہونٹ تھے۔!

ارمانڈو کا گلا خشک ہونے لگا تھا اس کا دل کر رہا تھا اپنی ریڈ روز کے گلابی لبوں کا رس پی کر اپنا گلا تر کرے لیکن ابھی وہ کوئی حق نہیں رکھتا تھا نہ ہی اپنی ریڈ روز کو کوئی تکلیف پہنچانا چاہتا تھا۔۔!

ارمانڈو نے پھر گلاب کے پھول کو اٹھایا اور اسے ایہا کے لبوں پر پھیرنے لگا ایک منٹ تک مکمل اس کے لبوں پر پھیرنے کے بعد ارمانڈو نے وہ گلاب کا پھول اپنے لبوں پر رکھا تھا ایہا ہلکا سا کسمائی تھی لیکن پھر نیند کی وادیوں میں چلی گئی۔۔! ارومانڈو بار بار اس گلاب کے پورے پھول پر اپنے لب رکھتے ہوئے اپنی ریڈ روز کو محسوس کر رہا تھا جیسے اس نے اپنی ریڈ روز کے لبوں پر اپنے ہونٹ رکھے ہوں۔۔!

بہت جلد ملاقات ہو گی بیاوہ بھی اپ کا مان بن کر ملوں گا کیونکہ مجھے اپنی کوئی بھی پہچان نہیں چھپانی اپ کے سامنے اپ کا مان اج بھی ویسے ہی جیسے 15 سال پہلے تھا یہ کہتے ارمانڈو سوئی ہوئی ایہا کہ ماتھے پر ایک ہلکا سا بوسہ دیتے ہوئے چلا گیا۔۔۔!

رات ہو گئی تھی لیکن شایان کا کوئی اتا پتہ نہیں تھا اور اب تو میرب اس کا شدت سے انتظار کرنے لگی تھی رات کا کھانا بھی میرب نے ٹھیک سے نہیں کھایا تھا سب اس کی غائب دماغی نوٹ کر رہے تھے لیکن کسی نے کچھ نہیں کہا تھا سب جانتے تھے کہ شایان میرب کو ٹھیک کر کے ہی رہے گا سب کو شیان پر یقین تھا ابھی بھی میرب کمرے میں شایان کا انتظار کرتے ہوئے تو تھک گئی تھی لیکن وہ اہی نہیں رہا تھا۔۔!

انہہ۔۔۔۔مجھے کیا ضرورت ہے بھوکے رہنے کی اگر اسے فکر نہیں ہے تو مجھے بھی فکر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے یہ سوچتی ہوئی میرب کمرے سے باہر نکلی کے میرب کی ٹکر چٹان نما سینے سے ہوئی تھی میرم نے سر اٹھا کر دیکھا تو سامنے شایان کو کھڑے پایا تھا۔۔!

شایان کو دیکھتے میرب کی انکھوں سے انسو نکلنے لگے تھے۔۔!

میرب کیا ہوا ہے شایان میرب کو پکڑے کمرے میں لایا اور اس سے پوچھنے لگا۔۔؛!

کچھ نہیں ہوا اپ جائیں یہاں سے ابھی بھی کیوں ارہے ہیں میں کب سے اپ اک انتظار کر رہی ہو لیکن فکر ہی نہیں میں اپ پر بوجھ ہو نا مسلط کی گئی ہوں نا اپ پر۔۔!

میں سوچتی تھی اپ مجھ سے پیار کرتے ہوں گے لیکن نہیں میں غلط تھی میرب کے اندر غصے کے ابال اٹھ رہے تھے جوں ھی منہ میں اتا بس بولتی جا رہی تھی میرب کے دل کی دھڑکنیں تیز ہو رہی تھی اور دوسری جانب شایان اج میرب کا روپ دیکھ رہا تھا۔۔!

یہاں لوگ میرا اج کل انتظار بھی کرنے لگے ہیں مس بھی کرنے لگے ہیں اور غصہ بھی وہ بھی بیویوں والا شایان نے میرب کو کمر سے پکڑ کر اپنے قریب کیا تو میرب کو احساس ہوا کہ وہ جلد بازی میں کتنا کچھ بول چکی ہے لیکن اب کیا فائدہ اب تو ٹائم گزر چکا تھا۔۔!

چچ۔۔ ھھ۔۔۔ چھوڑیں مجھے میرب نے شایان کے حسار سے نکلنا چاہا لیکن شایان نے مزید حصار تنگ کر دیا۔۔!

ایسے کیوں بول رہی ہو میرب جان شایان نے اپنا گال میرب کے گال سے رگڑا تو میرب کا دل زوروں سے دھڑکا تھا۔۔!

کہ تم مجھ پر مسلط کی گئی ہو میرا دل تم سے اٹھ گیا ہے شایان نے سرد لہجے میں کہا تو میرب کے ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ دوڑی تھی۔!

نن۔۔۔ مم۔۔۔ میں۔۔۔ نہیں۔۔۔ وہ میں بس ایسے۔۔۔اس سے پہلے کہ میرب کچھ بولتی شایان نے میرب کے باقی الفاظ منہ میں ہی دبا دیے تھے اور شدت سے میرب کے لبوں پر جھک کر اس کے ہونٹوں کو سک کرنے لگا میرب کی سانسیں اپنی سانسوں سے کھینچنے لگا تھا جیسے انہیں سزا دے رہا ہو میرب کا سانس اکھڑا تھا شایان پیچھے ہوا تو میرب گہرے گہرے سانس لیتی اسے دیکھنے لگی۔۔!

ائندہ یہ الفاظ میں تمہارے منہ سے نہ سنوں اگر کبھی سنے تو میرب تمہارے لیے یہ اچھا نہیں ہو گا شایان نے سرد لہجے میں کہا تو میرب کو اور رونا انے لگا تھا وہ اس کی فکر تو کرتا تھا پیار بھی کرتا اس لیکن پہلے جیسے اظہار نہیں کرتا تھا۔۔!

اور میرب کو اس کے منہ سے پیار کا اظہار سننا تھا اس کے منہ سے اپنے لیے فیری سننا تھا جو کہ اس حادثے کے بعد شایان نے کبھی بھی نہیں کہا تھا۔! میرب شایان کو ڈھکا مارتے جلدی سے اپنے کمبل میں گھسی تھی اور منہ تک کمبل لے کر سونے کے لیے لیٹ گئی لیکن اس کا ہچکولے کھاتا وجود شایان کو نظر ا رہا تھا لیکن وہ ابھی میرب کی سزا ختم نہیں کرنا چاہتا تھا اس لیے بغیر کچھ کہے فریش ہونے چلا گیا۔۔۔!

◈◈◈

عرش کمرے میں گیا تو روحا ایسے ہی بیٹھی اپنے ہاتھوں کو مسل رہی تھی اسے عرش کی باتیں یاد کر کے بے حد خوف محسوس ہو رہا تھا لیکن اسے سوزی کہہ کر گئی تھی کہ سر کا حکم ہے کہ اپ کپڑے چینج نہیں کریں گی اسی لیے وہ عرش کے ڈر سے وہ ایسے ہی بیٹھی رہی کپڑے چینج کرنے کی ہمت اس نے پیدا ہی نہیں ہوئی۔۔!

بے بی گرل عرش کمرے میں اتا بولا تو روحا عرش کی اواز سنتے بکھلا گئی روحا ابھی تک گھونگٹ میں ہی تھی عرش نے اگے جا کر روحا کا گونگھٹ اٹھایا تو ایک دفعہ تو عرش وہاں ہی سٹل ہو گیا تھا پہلے تو وہ خوبصورت لگتی تھی لیکن ابھی اس ڈریس میں اور ہلکے سے میک اپ میں روحا نے عرش کی دل کی دنیا ہی ہلا دی تھی۔۔!

روحا کے کپکپاتے ہونٹ عرش کو بہت کچھ کرنے پر مجبور کر رہے تھے۔۔!

بے بی گرل عرش روحا کے مزید قریب ہوا تو روحا کے انسو نکلنے لگے۔!

پلیز۔۔ شش۔۔۔اا۔۔۔ہہ۔۔ شاہ۔۔ میں وہ نہیں کرے وہ مم۔۔جج۔۔۔ مجھے ڈر لگ رہا ہے روحا نے ہچکی لیتے کہا تو عرش کے ہونٹوں پر مسکراہٹ ائی تھی اس کے منہ سے شاہ لفظ سن کر۔!

میں نے تو ابھی کچھ کیا ہی نہیں میری جان تو روک کیوں رہی ہو عرش نے بوجل اواز میں کہا تو روحا کے رونگتے کھڑے ہوئے تھے۔۔!

روحا۔۔۔ عرش نے جذبوں سے بوجھل لہجے میں پکارا۔۔!

میں نفرت کرتی ہوں اپ سے اپ نے بالکل میرے ساتھ اچھا نہیں کیا روحا روتے ہوئے بولی۔۔!

میری جان میری بے بی گرل ابھی میں وہ کروں گا کہ تم صرف اور صرف اپنے شاہ سے محبت کرو گی اور وہ بھی بہت زیادہ حد سے زیادہ۔۔!

کک۔۔۔یی۔۔۔ کیا کریں گے اپ روحا نے سر اٹھا کر سہم کر عرش کی طرف دیکھا جو اپنی شرٹ اتا رہا تھا۔۔!

پی۔۔۔ کیا کر رہے اپ روحا بیڈ سے نیچے اتر کر عرش سے دور جا کر کھڑی ہو گی جس کی وجہ سے عرش کو بے حد غصہ ایا تھا اس کا اچھا خاصا موڈ خراب ہو گیا تھا !

میری جان ابھی تو کچھ کرنے کا ارادہ نہیں تھا بس تمہیں محسوس کرنا تھا لیکن مجھ سے دور جا کر تم نے اچھا نہیں کیا عرش نے جس لہجے میں کہا تھا روحا کی ٹانگیں کانپنے لگی تھی۔۔!۔

اا۔۔اپ۔۔۔ ہمارے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے اپ بالکل بھی اچھے نہیں ہیں روحا نے ناممکن سے کوشش کی تو عرش کے لبوں پر مسکراہٹ ائی تھی۔۔!

بے بی گرل میں بہت کچھ کر سکتا ہوں تم مجھے روک بھی نہیں سکتی اور اس کا اندازہ تمہیں نہیں ہے ابھی عرش اٹھ کر روحا کے پاس ایا اور بہکے بہکے انداز میں کہتے روحا کے لبوں پر انگوٹھا پھیرنے لگا۔۔!

روحاڈر کے مارے پیچھے ہٹنے لگی تھی لیکن عرش نے اس کی یہ کوششیں ناکام بناتے اسے کھینچتے مزید اپنے قریب کیا تھا روحا اس کی شدت بری قربت میں تھر تھر کانپ رہی تھی۔۔!

بے بی گرل یقین کرو تمہیں ایسے چھوو گا جیسے گلاب کو چھوا جاتا ہے بے حد نرمی سے ایک دفعہ میری قربت میں اکر تو دیکھو۔۔!

مم۔میں نہیں پلیز۔۔۔دور ہٹے روحا نے عرش کو دھکا دینا چاہا اسی بات سے عرش کے غصے کو ہوا ملی تو اس کا دماغ گھوما تھا وہ جو کب سے اس کے حسن کے اگے پاگل ہو رہا تھا دوبارہ سے روحا کے منع اور دور جانے سے اس کے اندر کا کوبرا جاگنے لگا تھا۔۔!

لیکن وہ کس حد تک خود کو روک کر برداشت کر رہا تھا وہ اپنا روپ ابھی اس معصوم لڑکی کو دکھانا نہیں چاہتا تھا اپنا جنون اس میں اتارنے کے لیے عرش نے روحا کے لبوں پر اپنے لب رکھے تھے بے حد شدت تھی عرش کے لمس میں کے روحا ہٹنے سے بھی قاصر تھی اپنی باتوں سے روحا نے عرش کے تن بدن میں جو اگ لگائی تھی نا اب اپنی اگ وہ اس سے بجانے لگا تھا۔۔!

عرش تو پہلے ہی روحا کے ہونٹوں پر فدا تھا وہ شدت سے روحا کے لبوں کا رس پی رہا تھا اور اس نے لبوں کو لبوں میں لیتے ہی روحا کا دوپٹہ اتار کر نیچے پھینکا تو روحا کو مزید شرم ائی روحا نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے دور ہونا چاہنے کی عرش نے اس کی کمر پکڑ کر مزید اپنے قریب کیا اور ایک ہاتھ سے روحا کے بال سہلانے لگا۔۔!

روحا تو بس ایسے ہی تھی کہ ابھی گرنے والی ہے روحا نے نیچے گرنے کے ڈر سے عرش کی شرٹ پکڑنی چاہی لیکن وہ تو شرٹ لیس تھا روحا نے اس کی گردن کے گرد باہیں ڈال دی عرش کو تو اور موقع مل گیا تھا عرش نے اور شدت سے روحا کے لبوں کو اپنے لبوں میں قید کیا عرش کبھی روحا کے اوپر والے

ہونٹ کو سک کرتا کبھی نیچھے والے لبوں پر اپنی گرفت مضبوط کرتا کبھی روحا تو پہلی دفعہ کسی کا اتنا شدت بڑا لمس محسوس کرتے بس رونے والی تھی۔۔!

عرش کو جب محسوس ہوا کہ روحا اب اور اسے برداشت نہیں کر سکتی تو وہ پیچھے ہوا اور روحا کو دیکھنے لگا جو بنا دوپٹے کے گہرے گہرے سانس لیتی عرش کا ایمان مزید ڈگمگا رہی تھی۔۔!

ایک بات اور یاد رکھنا بے بی گرل کچھ بھی کر لو کچھ بھی نکھرے کر لوں میں اٹھاؤں گا ناراض ہو گی میں مناؤں گا ہر بات مانوں گا لیکن کبھی بھی مجھ سے دور جانے کی کوشش مت کرنا اور اپنی طرف میرے اٹھتے قدم کبھی مت روکنا ورنہ میں بہت برا پیش ہوں گا اور مجھ سے دور جانے کا تو سوچنا بھی مت اگر کبھی سوچا تو کچھ اور سوچنے میں قابل نہیں چھوڑوں گا بس مجھے سوچو میرے بارے میں سوچو عرش کا سرد لہجہ محسوس کرتے روحا اپنے قدم پیچھے لیتی دیوار کے ساتھ جا لگی تھی۔!

وہ اج پہلی دفعہ عرش کا ایسا جنونی روپ دیکھ رہی تھی لیکن ابھی تو اس نے بہت کچھ اور دیکھنا تھا وہ یہ نہیں جانتی تھی۔!

ابھی کے لیے اتنا کافی ہے تمہارا یہ ہوش ربا حسن اور دیکھتا رہا تو مجھ سے مزید برداشت نہیں ہو گا اور پھر میں جو کروں گا نا وہ تم سے برداشت نہیں ہو گا عرش نے شدت سے روحا کے لبوں پر بوسہ دیا اور اپنی شرٹ اٹھاتا ہوا جذبوں پر قابو پاتے کمرے سے نکلتا چلا گیا پیچھے روحا گھٹنوں کے بل نیچے بیٹھتی اب انسو بہانے لگی اسے عرش بے حد خوف محسوس ہو رہا تھا لیکن اب وہ کچھ کر نہیں سکتی تھی۔۔!

۔۔جیک کا ماضی۔۔۔

اگلے دن پھر سے جینیفر کی طبیعت خراب ہو گئی تھی جینیفر اٹھ کر ہاسپٹل کے کمرے کی چیزیں پھینکنے لگی تھی نرسز بہت مشکل سے جینیفر کو قابو کر رہی تھی ڈاکٹر کب سے اسلم کو کال کر چکے تھے اور اسلم بھی جلدی سے گھر سے ہاسپٹل کے لیے نکل چکا تھا۔۔!

جینفر نے نرس کو دھکہ دے کر وہاں ٹیبل پر پڑی کینچی اٹھائی تھی۔۔!

یہ کیا کر رہی ہیں اپ نرسز ڈر گئی تھی۔۔!

خبر دار کوئی میرے پاس ایا میں مار دوں گی اپنے اپ کو مار دوں گی نرسز بیچاری دور ہی کھڑی اس کا تماشا دیکھنے لگی تھی جینیفر نے روتے ہوئے اس کینچی سے اپنے پیٹ پر حملہ کرنا چاہا اس سے پہلے کنچی اس کے پیٹ پر لگتی اسلم اندر اتے جینیفر کا ہاتھ تھام چکا تھا یہ کیا کر رہی ہیں اپ اسلم نے ڈانٹنے والے انداز میں کہا۔۔!

چیچ۔۔۔ ھھ۔۔۔ چھوڑے مجھے میں زندہ نہیں رہنا چاہتی مر جانا چاہتی ہوں جینیفر اسلم کے ساتھ ہاتھا پائی کرنے لگی اسلم کو بھی غصہ اگیا تھا اسلم نے غصے میں اکر جینیفر کو تھپڑ مار دیا تھا اور جینفر بیڈ کے اوپر گری تھی اسلم نے نرسز کو اشارہ کیا تو وہ باہر چلی گئی جینیفر نے روتے ہوئے اسلم کی طرف دیکھا اور پھر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔۔!

اپ مجھے بتائیں کیا ہوا ہے اپ کے ساتھ کیا پتا میں اپ کی کچھ مدد کر سکوں اسلم نے سکون سے بات کرنا چاہی۔۔!

نہیں اپ میری مدد نہیں کر سکتے کوئی بھی میری مدد نہیں کر سکتا۔۔!

اپ مجھے بتائیں تو صیح جانیفر نے اپنی کالی انکھیں اٹھا کر اسلم کو دیکھا اور پھر وہ بولنا شروع ہوئی۔۔!

میرا نام چینفر ہے اور میں ایک کرسچن ہوں سیاہ فام ہوں میں ایک غریب گھر میں پیدا ہوئی تھی لیکن میرے ماں باپ نے میری ہر ضرورت کی چیز لا کر دی تھی مجھے کسی چیز کی بھی کمی نہیں ہونے دی تھی ایسے ہی میں اہستہ اہستہ بڑی ہوتی گئی اور میرے غریب ماں باپ کو میری شادی کی فکر لگ گئی۔۔!

پھر ایک دن گھر بیٹھے ہی نہ جانے کیسے ایک امیر کبیر لڑکے کا رشتہ ہمارے گھر اگیا میرے ماں باپ تو خوش ہو گئے کہ گھر بیٹھے ہی امیر لڑکے کا رشتہ اگیا میرے ماں باپ نے چھان بین بھی نہیں کی اور میری شادی 10 دنوں کے اندر اندر اس لڑکے کے ساتھ کر دی وہ لڑکا بھی اکیلا ہی رہتا تھا اس نے ہمیں بتایا تھا کہ اس کے ماں باپ مر چکے ہے اور وہ اکیلا لڑکا دیکھ کر میرے ماں باپ بھی لالچ میں اگئے اور بیٹی کو کنویں میں پھینک دیا۔۔!

ایک مہینہ ٹھیک گزرا میرے شوہر نے مجھے بہت خوش رکھا پھر ایک دن وہ شراب پی کر ائے اور جب میں نے منع کیا تھا وہ مجھ پر پہلی دفعہ ہاتھ اٹھایا تھا میں بہت روئی اس دن وہ تو نشے میں اکر سو گئے تھے لیکن اس رات میری طبیعت خراب ہوئی تو چیک کروانے پر مجھے پتہ چلا کہ میں ماں بننے والی ہوں میں نے اپنے شوہر کو بھی بتایا تو نا جانے وہ خوش کیوں نہیں ہوئے ایسا ہی ٹائم گزرتا گیا اور پانچ مہینے سے گزر گئے میرا پانچواں مہینہ لگ گیا۔!

ایک دن میرے شوہر ائے تو کچھ ادمی بھی ان کے ساتھ ائے تھے وہ ادمی شکل سے ہی گنڈے لگ رہے تھے مجھے کچھ غلط ہونے کا احساس بھی ہوا تھا لیکن میں وہاں ہی کھڑی رہی لیکن میرے شوہر نے ان ادمیوں سے کچھ کہا تو ان میں سے ایک ادمی میری طرف بڑھنے لگا مجھے ڈر لگا اور میں جلدی سے اندر بھاگ کر دروازے کو لاک لگا کر اندر کمرے میں بیٹھ گئی اور زور زور سے رونے لگی تھی۔۔!

جینیفر دروازہ کھولو میرے شوہر نے دروازہ پیٹنا شروع کر دیا لیکن میں نے دروازہ نہیں کھولا لیکن تھوڑی دیر بعد باہر سے لوگوں کی اوازیں انا بند ہو گئی میرا تو اندر سانس باندھ ہونے لگا تھا اور تھر تھر کانپ رہی تھی۔۔!

جینی دروازہ کھولو میرے شوہر نے کہا تو میری طبیعت مزید خراب ہو رہی تھی اور اپنے بچے کے لیے اس سے بچانے کے لیے میں نے ڈرتے ڈرتے دروازہ کھول دیا۔۔!

لیکن دروازہ کھولتے ہی میرے شوہر نے مجھے مارنا شروع کر دیا تم نے میری بے عزتی کروادی ہے نائق عورت تم سے ایک کام نہیں ہو سکتا میرے شوہر نے بیلٹ نکال کر مجھے مارنا شروع کیا میں نے اس کے اگے ہاتھ جوڑے اپنے بچے کو بچانے کے لیے تڑپتی رہی لیکن اس ظالم شخص کو ترس نہیں ایا تھا وہ تو نشے میں تھا مار رہا تھا اور پھر اس نے ہمارے بچے کا قتل کر دیا اور جب قتل کر دیا تو خود کو جا کر ارام سے لیٹ گیا لیکن میری حالت خراب ہو گئی تھی۔۔!

جہاں تک سنتے ہی اسلم کی انکھوں میں انسو اگئے تھے۔۔!

۔۔حال۔۔۔

ایہا صبح اٹھی تو اسے اپنے اس پاس پھولوں کی خوشبو محسوس ہوئی تھی اس نے اپنی سائیڈ پر دیکھا تو ایک گلاب کا پھول پڑا دیکھ کر وہ حیران ہوئی کہ یہ کون رکھ کر گیا ہے ایہا نے وہ پھول اٹھا کر اس کی خوشبو کو محسوس کرنے لگی اسے اس پھول کی خوشبو بہت ہی پیاری لگی۔۔۔!

ایہا کو تو پھول پسند ہی بہت تھے بچپن سے ایہا کی کمزوری پھولوں میں تھی اس نے یہی سوچا ہو گا کہ حدید یا عرش میں سے کسی نے پھول رکھے ہوں گے وہ پھولوں کے خوشبو محسوس کر رہی تھی۔۔!

اور پھر دور کہیں اپنے کمرے میں بیٹھا ارمانڈو اپنی ابیہا کی اس حرکت کو دیکھ کر مسکرایا تھا میری ریڈ روز اپ کی خدمت میں اپ کا یہ بندہ روز گلاب کا پھول پیش کیا کرے گا لیکن رات کا ٹائم میں اپ کے سامنے کبھی نہیں اؤں گا ارمانڈو اٹھ کر سامنے لگی بڑی سسکرین پر ابیہا کے چہرے پر ہاتھ پھیرنے لگا اور ابھی ارمانڈو کا ہاتھ ابیہا کی تھوڑی کے تل پر گیا ہی تھا کہ اتنے میں دروازہ لاک ہوا تھا ارمانڈو نے ایل سی ڈی کو اف کر دیا۔۔!

اور انے والی کوئی اور نہیں ارمانڈو کا دماغ خراب کرنے والی روز ہی تھی تم پھر سے اگئی ارمانڈو کو روز پر غصہ ارہا تھا۔۔!

میں نے انا تو تمہارے پاس ہی ہو تمہیں بھی میرے پاس ہی انا ہے۔۔!

لگتا ہے تمہارا قتل میرے ہاتھوں ہی ہو گا اسی لیے تم باز نہیں ارہی ارمانڈو کا غصے کے مارے برا حال تھا اس کا دل کر رہا تھا اس کے اور اس کے بیا کے ٹائم کے درمیان انے پر روز کا قتل کر دیں۔۔!؛!

تم بہت ہاٹ ہو ارمانڈو روز نے ارمانڈو کے ہونٹوں کو چھونا چاہا لیکن ارمانڈو نے ہمیشہ کی طرح اس کا ہاتھ جھٹک دیا کتنی دفعہ کہا ہے اپنے یہ ہاتھ مجھ سے دور رکھا کرو کسی دن ٹوٹ جائیں گے ارمانڈو کی سبز انکھوں میں وحشت دیکھ کر تو ایک دفعہ روز بھی گھبرا گئی تھی روز یہ سنتی اپنے پیر پٹختی چلی گئی پھر ارمانڈو کو روبرٹ کا دیا کام یاد ایا۔۔!

ارمانڈو نے دوبارہ سے ایل سی ڈی ان کی جہاں ابیہا اب اٹھ کر اس پھول کو الماری میں رکھ رہی تھی ارمانڈو نے اپنے ہاتھ ابیہا پر رکھے سوری بیا جان لیکن مجھے تمہارے بھائیوں کو ایک ایک کر کے مارنا ہو گا ارمانڈو یہ سوچتے کمرے سے باہر چلا گیا جہاں ان کی فوج کھڑی رہتی تھی ہمیشہ کے لیے کسی بھی حملے کے لیے تیار رہتے تھے وہاں چلا گیا۔!

مجھے دو دادمی چاہیے اور اج ہی رات کسی کا قتل کرنے جانا ہے ارمانڈو وہاں کھڑے کوئی 20 سے 30 باڈی بلڈر ادمیوں سے کہنے لگا پھر ارمانڈو نے خود ہی دو دادمی چنے اور انہیں حکم دیا کہ وہ ڈی گینگ کے ایک ایک ادمی پر نظر رکھے اور سب سے پہلے شروع کرتے ہیں ان کے گھر کے سب سے چھوٹے بیٹے شایان سے پہلے اس کی موت ہمارے ہاتھوں لکھی ہے ارمانڈو اپنا بچپن سوچ کر غصے سے بولا اور پھر وہاں ارمانڈو کا ایک خطرناک قہقہ گونجا تھا وہ اپنے بچپن کا بدلہ لینے کے لیے بالکل تیار تھا۔۔!

ارمانڈو روبرٹ کے پاس گیا جس کے پاس ہی روز بیٹھی تھی۔۔!

کیا خبر ہے ارمانڈو۔۔!

اپ فکر مت کریں بوس کام کرنے کے لیے لوگ لگا دیے ہیں بہت جلد ڈی گینگ ایک ایک فرد کی لاش اپ کے قدموں میں ہو گی۔۔!

جیو میرے شیر روبرٹ خوشی سے بولا تو روز بھی باپ کو ارمانڈو کی وجہ سے خوش ہوتے دیکھ خوش ہوتی ہے کہ چلو اب اس کا باپ ارمانڈو سے شادی کرنے کے لیے مان ہی جائے گا ٹھیک ہے اج رات تک ایک فرد کی لاش مل جانی چاہیے ارمانڈو وہاں میں سر ہلاتے وہاں سے چلا گیا۔۔!

پاپا ویسے اپ کو ارمانڈو کیسا لگتا ہے روز وہاں سیدھے ہوتے ہوئے اپنے باپ سے پوچھنے لگی۔۔!

ٹھیک ہے میرا شیر ہے میں نے ایسے پالا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ یہ ہمیشہ میرے پاس ہی رہے گا میرا غلام بن کر روبرٹ منہ میں سگار لئے ارمانڈو کو سوچتے بولا تھا۔۔!

پاپا اگر اپ اسے غلام بنانے کی بجائے اپنا داماد بنالیں تو وہ زیادہ اپ کے قابو میں رہے گا۔۔!

کیا روبرٹ نے حیرانگی سے روز کی طرف دیکھا وہ تو سوچ بھی نہیں ہو سکتا تھا کہ روز ارمانڈو کے بارے میں ایسا بولے گی تم پاگل ہو گئی ہو کیا۔۔؛!

پاپا میں ارمانڈو کو پسند کرتی ہوں مجھے اسی سے شادی کرنی ہے جو بھی ہے جیسا بھی ہے لیکن مجھے اس سے شادی کرنی ہے ورنہ میں خود کے ساتھ کچھ کرلوں گی روزا پنے انسو بہاتے اپنے باپ کو ایموشنل بلیک میل کرنے لگی اور روبرٹ تو اپنی بیٹی سے بہت محبت کرتا تھا پہلے وہ بیٹے کو کھو چکا تھا اب بیٹی کو نہیں کھونا چاہتا تھا اس لیے اس کا دل پگل گیا۔۔!

ٹھیک ہے میں ارمانڈو ک سے بات کروں گا تم رو ماتم روبرٹ روز کو گلے لگاتا ہے بولا تو روز مسکرا دیا اب تمہیں مجھ سے کون بچائیے گا ارمانڈو تم صرف میرے ہو صرف میرے روزا پنے انسو صاف کرتی شیطانی مسکراہٹ سے بولی۔۔!

عرش کو پھر سے اپنی بے بی گرل کی یاد ارہی تھی اس لیے وہ تو صبح ہی صبح کو برا مینشن موجود تھا لیکن کمرے میں جا کر دیکھا تو بے بی گرل تو سوئی ہوئی تھی ادھر تو بیگم سوئی ہوئی اپنے شوہر کی نیندیں حرام کر کے عرش اس کے پاس جاتا بولا تو روحا سوئی ہوئی بے حد معصوم لگ رہی تھی۔۔!

میری سلیپنگ بیوٹی لیکن عرش کو روحا کو جگانا بہت اچھے طریقے سے اتا تھا اور عرش اپنی شرٹ اتارتا وہ روحا کے اوپر جا کر لیٹ گیا روحا اپنے اوپر وزن محسوس کرتے کسمائی تھی لیکن عرش اس پر مکمل حاوی ہوتا اس کے لبوں کو لبوں میں لے گیا اور اپنی بے بی گرل کے اسٹابری جیسے ہونٹوں کا رس پینے لگا عرش تو پہلے ہی روحا کے لبوں پر فدا تھا۔۔!۔

اپنا سانس بند ہونے پر روحا نے آہستگی سے اپنی انکھیں کھولی تو سامنے عرش کو اپنے اوپر حاوی ہوتے دیکھ روحا کی مکمل انکھیں کھلی تھی روحا کے ہوش اڑے تھے روحا نے مزاحمت کرنی چاہیے لیکن عرش نے روحا کے دونوں ہاتھوں کو گرفت میں لے کر اپنے ہاتھوں میں قید کر کے بنا روحا کی مزاحمت کی پرواہ کیے کافی دیر تک خود کو سیراب کرتا رہا۔۔!

اور جب روحا کی سانسیں اٹکی تو روحا نے مزید تڑپ کر مزاحمت کی تو عرش پیچھے ہوا اور روحا لمبے لمبے سانس لیتی اپنی سانسیں ٹھیک کرنے لگی تھی عرش تو دلچسپی سے اسے دیکھنے لگا روحا نے جب اپنے سانسیں ٹھیک کی تو اپنی حالت کو دیکھتے بنا دوپٹے کے وہ عرش کے سامنے لیٹی ہوئی تھی روحا بکھلائی تھی وہ عرش کے اسی بولڈنس جنونیت سے ڈرتی تھی لیکن ابھی روحا نے اس کی جنونیت دیکھی ہی کہاں تھی روحا نے اٹھ کر عرش سے دور ہونا چاہا لیکن عرش نے دوبارہ سے روحا کو بیڈ پر لٹایا۔۔!

گڈ مارننگ بے بی عرش خمار الود اواز میں بولا تو روحا نے اسے دیکھا عرش دوبارہ سے جھکتا روحا کی گردن میں اپنا منہ دیے وہاں لو بائٹ بنانے لگا کہ روحا کی سسکی نکلی تھی۔۔!

شش۔۔شاہ۔۔۔روحا نے بے بسی سے کہا تو عرش نے اٹھ کر روحا کو دیکھا جو رونے لگی تھی۔۔!۔

ریلیکس بے بی گرل کچھ نہیں کر رہا ریلیکس چپ کر جاؤ عرش پیچھے ہوا تو روحا جلدی سے اٹھی اور اپنے بے بسی سے اپنے ہونٹوں کو اپنے دانتوں تلے چبانے لگی۔۔!

عرش نے روحا کی یہ حرکت دیکھی تو اسے غصہ ایا تھا اوہوو۔۔بے بی گرل تم جانتی ہو مجھے تمہارے ہونٹ بے حد پسند ہے اور میری فیورٹ ڈش بھی اور ائندہ یہ ظلم اپنے ہونٹوں کے ساتھ مت کرنا ورنہ جو سزا میں دوں گا تم برداشت نہیں کر پاؤ گی یہ کہتے عرش نے اپنے انگوٹھے سے روحا کے دانتوں تلے سے روحا کے لب آزاد کرواتے روحا کو خوفزدہ کر گیا۔۔!

وہ وہ اپ کب آئے روحا وہاں سے دوپٹہ اٹھاتے اپنے اوپر دیتے ہوئے بولی تو عرش کے لبوں پر مسکراہٹ ائی۔۔۔!

عرش مسکرایا تو عرش کے دونوں ڈمپل بھی شو ہوئے تھے اور روحا ایک دفعہ پھر سے ڈمپل میں کھوس ہی گئی تھی روحا نے کھوئے کھوئے ہوئے اپنی انگلی اٹھا کر عرش کے ایک ڈمپل پر رکھی تو عرش کی

مسکراہٹ مزید گہری ہوئی تھی تو میری بیوی کو میرے ڈمپل پسند ائے ہیں عرش نے کہا تو روحا ہوش میں ائی اور جلدی سے اپنا ہاتھ پیچھے کیا۔۔!

نہیں میں تو بس ایسے ہی روحا اپنی اس حرکت کی وجہ سے عرش کے سامنے شرمندہ ہوئی تھی۔۔!

چلو چھوڑو شرمندہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے تمہارے ہی ہے جب دل کرو ہاتھ لگا لو جب دل کرے اپنے ان نازک سے ہونٹوں سے چھو لو ویسے ان ہونٹوں سے چھوو گی تو اففففففف مزا آئے گا۔۔!

اور میں تب ایا ہوں جب میری بے بی گرل سلیپنگ بیوٹی بنی سو رہی تھی۔۔!

اپ ناشتہ کریں گے روحا عرش کی بات اگنور کرتی عرش سے دور ہوتی ہوئی بیڈ سے اٹھتی ہوئی بولی۔!

صبح صبح اتنا میٹھا جوس پی لیا ہے کہ کچھ اور کھا کر منہ کا ذائقہ خراب نہیں کرنا چاہتا اور روحا تو عرش کے باتیں سنتی شرم سے سرخ ہو رہی تھی کتنا بے باک نے شرم ہے روحا دل میں سوچنے لگی۔۔۔!

یقین کرو بے بی گرل تم سے دور رہنا اب میرے بس میں نہیں ہے جس دن میرا ضبط ختم ہوا نا تو تمہیں مجھ سے کوئی نہیں بچا پائے گا اس سے پہلے کے روحا کچھ کہتی ماہم کمرے میں داخل ہوئی۔۔!

ماما۔۔۔ماہم اندر اتے ہی روحا کے ٹانگوں کے ساتھ چپکی تھی۔!

ارے اپ بریو انکل ماہم نے عرش کو دیکھتے کہا تو عرش نے ماہم کو اپنی گود میں اٹھایا میں اپ کا انکل نہیں پاپا ہوں۔!

پاپا لیکن میرے پاپا تو۔۔!

روحا اپ کی ماما ہے نا۔۔!

ہاں وہ میری ماما ہیں لیکن اپ پاپا تو نہیں ہیں۔۔!؛

تو اپ کی ماما کی شادی مجھ سے ہوئی ہے تو پھر میں اپ کا پاپا ہی ہوا نا ۔!

پاپا۔۔انہ۔۔۔۔ماما کیا یہ میرے پاپا ہیں ماہم نے موصومیت سے روحا سے پوچھا تو روحا نے ہاں میں سر ہلایا۔۔!

پاپا اپ بہت اچھے ہیں اپ کو پتہ ہے میرے کمرے میں اتنے سارے کھلونے ہیں اور مجھے بہت مزہ اتا ہے۔۔!

وہ تو ٹھیک ہے لیکن میری بیٹی کو سکول نہیں جانا کیا اتنی بڑی ہو گئی ہے۔۔!

ماما سکول جانا ہے کیا ماہم نے پھر روحا سے پوچھا تو روحا نے گھور کر ماہم کو دیکھا۔۔!

ہاں بیٹا سکول جاتے ہیں اچھے بچے تو تم بھی سکول جاو گی۔۔!

ماما پاپا میں بھی سکول جاؤں گی۔۔!

میں ماہم کے سکول کا پتہ کرواتا ہوں تم تب تک اسے تیار رہنا کہ اسے سکول میں ایڈمٹ کروانا ہے۔۔!

جی ٹھیک ہے میں ماہم کو تیار کر دوں گی۔۔!

مما مجھے بھوک لگی ہے ماہم اپنے پیٹ پر ہاتھ ہے رکھے بولی۔۔!

تو ماہم اپ نے ناشتہ نہیں کیا عرش ماہم کے گال پر کس دیتے ہوئے کہا۔۔!

نہیں مجھے کسی نے دیا ہی نہیں کھانا ماہم معصوم شکل بنا کر بولی۔۔!

میر بچہ میں ابھی ناشتہ بناتی ہوں۔۔!

تم کیوں بناؤں گی سوزی کہاں ہے ابھی تک ماہم کو ناشتہ کیوں نہیں کروایا میں نے اسے ارڈر دیا تھا کہ ماہم کو صبح اٹھتے ہی اسے پہلے ناشتہ دیا جائے۔۔!

عرش غصے سے اٹھتا ماہم کو گود میں اٹھاتے ہی باہر نکل گیا سوزی سوزی۔۔۔۔

سوزی جو کچن میں ناشتہ بنا رہی تھی وہ تو اپنے سر کے غصے بھری اواز سن کر ڈر گئی تھی۔۔!

سوزی ماہم نے ابھی تک ناشتہ نہیں کیا کیوں تمہیں پتہ ہے ناوہ بچی ہے اسے بھوک لگ جاتی ہے عرش تو غصے بھرے لہجے میں بولا۔۔!

جی جی سر وہ میں نے ماہم بے بی سے پوچھا تھا لیکن انہوں نے کہا کہ وہ ماما ساتھ ناشتہ کریں گی روحا بھی عرش کے پیچھے پیچھے باہر ائی تھی۔۔!

عرش نے ماہم کی طرف دیکھا تو ماہم نے دانت نکال کر عرش کو ہی دیکھ رہی تھی ہاں ماما ساتھ کرنا ہے ماہم لاڈ سے عرش کی گردن کے گرد باہر ڈال کر بولی تو روحا اور عرش دونوں ہی مسکرا اٹھے تھے۔۔!

سو جی ناشتہ بنانے لگ گی۔۔!

عرش نے روحا کی طرف دیکھا جو سوالیہ نگاہوں سے ہی عرش کو دیکھ رہی تھی کے یہ تو اس کی سگی بیٹی بھی نہیں ہے پھر بھی اتنا پیار کیوں۔!

عرش روحا کی انکھوں میں سوال پڑھ کر روحا کی طرف گیا تم میری بیوی ہو روحا اور ماہم ہماری بیٹی چاہے سگی نہ سے لیکن میں اسے بے حد پیار دوں گا تم بس مجھے پیار دینا بے حد عرش نے ایک انکھ ونک کرتے کہا تو روحا تو اس کی بات سنتے وہاں سے جن کی طرح غائب ہوتے کمرے میں بھاگی تھی۔۔!

◈◈◈

یہ منظر ایک بڑے ہال کا تھا جس میں لاتعداد جدید کمپیوٹرز پڑے تھے ہال میں داخل ہوتے سامنے دیوار پر بڑی سی سکرین لگی تھی اور اسکے آگے پندرہ بیس جدید کمپیوٹرز پڑے اور دو لیپ ٹاپ پڑے تھے جو اس بڑی سکرین کے ساتھ اٹیچ تھے جبکہ دائیں اور بائیں دیوار پر کئی کمپیوٹر چل رہے تھے جن کے اوپر گرین یا ریڈ کلر کے کوڈز تیزی سے چل رہے تھے اور انکے سامنے کئی ورکرز بیٹھے اپنی انگلیاں تیزی سے

چلاتے کام کر رہے تھے یہ لوگ بلیک کلر کی یہ لوگ ماہر ہیکر تھے لیکن انکا ایک باس تھا جس کو مات دینے کا مطلب اپنی موت کو بلاوا دینا تھا وہ اتنا ماہر اور شارپ ہیکر تھا اس جیسا صدی میں ایک ہی پیدا ہوتا تھا اور وہ ہیکنگ کی دنیا کا بے تاج بادشاہ تھا اسکے لیے کچھ ممکن نا تھا اسکے لیے یہ کچھ سکینڈز کا کھیل تھا وہ کسی بادشاہ کو فقیر اور کسی فقیر کو بادشاہ بنا سکتا تھا

سب لوگ تیزی سے اپنا کام کر رہے تھے کیونکہ انکا باس کام کے معاملے میں کوئی کوتاہی برداشت نہیں کرتا تھا انکے باس کا ہمیشہ کی طرح آج بھی کچھ بڑا کرنے کا ارادہ تھا جس کی وجہ سے سب سنجیدگی سے کام میں مصروف تھے اتنے میں ہال کا داخلی دروازہ کھلا جہاں سے گارڈز کے ہمراہ سنجیدگی سے چلتا وجاہت سے بھرپور ایک نوجوان داخل ہوا وائٹ شرٹ کے ساتھ بلیک پینٹ کوٹ پہنے وہ بارعب شخصیت کے ساتھ مظبوط قدم لیتا بڑی سکرین کے سامنے کھڑا اور ایک نظر اپنے ٹائیگر کے لوگو کو دیکھا جو دیوار کے ایک حصے پر لگایا گیا تھا اسکے چہرے پر ماسک لگا تھا اسکا چہرہ آج تک اسکے ساتھ کام کرنے والوں نے نہیں دیکھا تھا اسکے رائٹ ہینڈ کی انگلی میں ایک انگوٹھی تھی جس پر دھاڑتا ہوا ٹائیگر بنا ہوا تھا وہ سنجیدگی سے اکر اپنی رولنگ چیئر پر بیٹھ گیا اور اپنا کمپیوٹر آن کرتے دوسری طرف بڑی سکرین پر مختلف شوشل میڈیا کے نیوز چینل لگا دیے جن پر مختلف قسم کی خبریں چل رہی تھی

ٹیم بی تم لوگ ان تمام نیوز چینلز کو ہیک کرو گے وہ رائٹ سائیڈ والی دیوار کی طرف بیٹھے لوگوں سے بارعب آواز میں بولا

اور ٹیم اے تم لوگ اس بات کا خیال رکھو گے جب تک میں اپنا کام کر نالوں کوئی بھی ہمارے سرور میں گھسنے کی کوشش نہیں کریے گا ویسے تو میں نے نیٹ ورک کا اتنا مظبوط جال بچھایا ہے کوئی ایف۔بی۔آئی ،انٹیلیجنس بیورو، پولیس یا فوج یا دنیا کا کوئی ہیکر ہمیں ٹریک نہیں کر سکتا میں تم لوگوں کے کمپیوٹرز کے ساتھ اپنا کمپیوٹر اٹیچ کر رہا ہوں اسکا ایکسس ملتے ہی دنیا بھر کے ہر ادارے میں موجود آئی۔ٹی ایکسپرٹ

اور ہیکرز کا ڈیٹا ہیک ہو جائے گا اور ظاہر ہے وہ لوگ چپ نہیں بیٹھے گے اب یہ تم لوگوں کا کام ہے میرے کام ہونے تک اِن لوگوں کو کیسے مصروف رکھنا ہے وہ سنجیدگی سے بولتا واپس اپنا کام کرنے لگا

کیا سب تیار ہیں وہ سنجیدگی سے بولا

تو سب ایک آواز میں یس بولا اسکے ساتھ ہی سب دل و جان سے اپنے ذمے لگائے کام میں مصروف ہو گئے

وہ بھی تیزی سے اپنا کام کرنے لگا ٹیم بی نے سارے نیوز چینلز کو ہیک کر لیا تھا

جبکہ ٹائیگر تیزی سے اپنی انگلیاں لیپ ٹاپ پر چلائے کام کر رہا تھا اسنے سامنے کمپوٹر کی سکرین پر دیکھا جہاں پر سنٹ ٹیج چل رہی تھی جو کی اسی ہو چکی تھی اسکے سو ہوتے ہی سامنے بڑی سکرین پر دو منٹ بعد میڈیا والے چیخ چیخ کر بولنے لگے امریکہ میں دوسرے نمبر پر موجود سب سے امیر بزنس مین جیف بیزوس کے بینک اکاؤنٹ ہو ہیک کر کے سو بلین ڈالر نکال لیے گئے اور ساتھ ہی وہ کئی لاکھوں لوگوں کے اکاؤنٹ میں چھوٹی چھوٹی رقم کی صورت میں ٹرانسفر ہو رہے تھے

وہ مسکراتا ہوئے نیوز میں جیف بیزوس کو دیکھ تھا جو اپنے ماتھے سے پسینہ صاف کر رہا تھا اسکو میڈیا والے گھیرے کھڑے تھے

ادھر ٹائیگر نے ایک اور بٹن دبایا تو پرسن ٹیج پھر سے شروع ہو گئی جو سو کی طرف بڑھ رہی تھی اور اب میڈیا والے لاری ایلیسن کا نام لے رہے تھے جو دنیا میں پانچویں نمبر پر امیر آدمیوں کی لسٹ میں آتا تھا جس کے اکاؤنٹ کو ہیک کرتے سو بلین ڈالر نکالے گئے تھے اور دنیا بھر کے غریب لوگوں کے اکاؤنٹ میں ٹرانسفر کیے گئے تھے پولیس والے اور ایف۔بی۔آئی والے پاگل ہو گئے تھے سب آفیسر زا پنے

آئی۔ٹی ایکسپرٹز پر چیخ رہے تھے لیکن وہ کیا کرتے بیچارے انکا سسٹم تو پہلے ہی ٹائیگر اڑا کر اپنے کنٹرول کر چکا تھا

وہ نیوز چینلز پر ان لوگوں کو بے حال ہوتے دیکھ رہا تھا لیکن یہاں پرواکسے تھی اسنے پھر سے اپنی انگلیوں کو تیز تیز چلایا اور ساتھ ساتھ بجانے لگا اور ایک بار پھر سے پرسن ٹیج شروع ہو گئی ماسک کے پیچھے چھپا چہرہ مسکرا رہا تھا لیکن ماسک کے پیچھے چھپی کالی آنکھیں سرد تھی جیسے سامنے والے کو جما کر رکھ دینے والی لیکن وہ اپنے کام سے بہت لطف اندوز ہو رہا تھا ایک کلک کے ساتھ اب میڈیا والے چیخ چیخ کر سٹیو بالمر کا نام لے رہے تھے جو دنیا کے امیر آدمیوں کی لسٹ میں نویں نمبر پر آتا تھا پولیس اور ایف۔بی آئی پاگل ہو گئی تھی لیکن وہ اس ہیکر کا کوئی سراغ نا لگا سکے

جبکہ سکرین پر چلتے وہ ان غریب لوگوں کو دیکھ رہا تھا جو کچھ مسکراتے اور روتے ہوئے اپنے اس مسیحا کو روبن ہڈ کا نام دیتے شکریا ادا کر رہے تھے

یہ تاریخ میں لکھا جائے گا کہ ایک دن میں صرف چند منٹوں میں ایک ہیکر نے بڑے بڑے بزنس مینز کو نا صرف سڑک پر لایا بلکہ ایف۔بی۔آئی اور پولیس کے ساتھ فوج کو تگنی کا ناچ نچوا دیا ایک چور دن دہاڑے تین سو بلین اڑا کر لے گیا لیکن ہمارے پولیٹیشن اور ایف۔بی۔آئی اور فوج کچھ نا کر سکی اینکر چیخ چیخ کر اپنا گلا پھاڑ رہی تھی جب وہاں مجمے میں سے کسی نے اس پر جوتے برسانا شروع کر دیے

وہ چور نہیں ہے وہ مسیحا ہے ہمارا اہم لوگ تم لوگوں کو کہتے کہتے کھپ مر گئے لیکن تم لوگوں نے ہماری نا سنی ہمارے روبن ہڈ نے چٹکیوں میں ہمارا مسئلہ حل کر دیا عوام اپنے مسیحا کے بارے میں غلط الفاظ سنتے آپے سے باہر ہو گئی تھی ہر نیوز چینل پر ایک ہی ہیڈ لائن چل رہی تھی کون ہے وہ چور یا ہیرو۔۔؟؟

شایان کے رویے کی وجہ سے میرب سارا دن پریشان رہی تھی اور ابھی بھی وہ مسلسل شایان کے رویے کے بارے میں سوچ رہی تھی وہ اپنا ماضی کبھی بھی نہیں مٹا پا رہی تھی اور ماضی کا واقعہ سوچتے مسلسل میرب روئی جا رہی تھی اور روتے روتے اسے اچانک سے پینک اٹیک ایا تھا۔۔!

اس ٹائم رات کے 12 بج رہے تھے اور شایان کو بھی عرش نے کسی کام سے بھیجا تھا اسی لیے وہ لیٹ گھر ایا تھا نہیں نہیں چھوڑو مجھے چھوڑو مجھے میں نے کچھ نہیں کیا تم کیوں میرے ساتھ ایسا کر رہے ہو ہاں گندے ہو گندے چھوڑدو مجھے چھوڑدو میرب مسلسل اپنے بال نوچتی ہوئی بولی جا رہی تھی۔۔!

شایان کمرے میں ایا تو میرب کو پینک اٹیک اتے دیکھ جلدی سے اس کی طرف بھاگا تھا شایان نے میرب کو پکڑنا چاہا لیکن وہ اس کے قابو ہی نہیں ا رہی تھی وہ اس سے دور ہو گئی تھی نہیں نہیں اپ بھی گندے ہو گندے ہو اپ گندے ہو میرب نے شایان کو دھکا دیتے ہوئے بولی۔۔!

میرب کو قابو میں نہ اتا دیکھ شایان نے ایک زوردار تھپڑ میرب کے منہ پر مارا تھا جس سے میرب زمین پر گری تھی اور اپنے منہ پر ہاتھ رکھے وہ ہکا بکا شایان کو دیکھ رہی تھی کہ اچانک سے وہ زمین سے اٹھتی شایان کی شرٹ کو پکڑے اس کے گلے لگ گئی شان شان پلیز مجھے بچا لے شان وہ مجھے لے جائے گا مجھے پھر سے لے جائے گا شان۔۔!

ششش میری جان بس بس کسی میں اب اتنی ہمت نہیں ہے کہ تمہیں مجھ سے اب دور کر سکے تمہیں میرے پاس ہی رہنا ہے شایان نے میرب کے بال سہلاتے ہوئے کہا لیکن میرب تو شایان کی باہوں میں بے ہوش ہو چکی تھی۔۔!

شایان نے میرب کو اپنی باہو میں اٹھایا اور بغیر کسی کو بتائے ہاسپٹل کے لیے نکل گیا تھا ایک بہت بڑی غلطی وہ کر چکا تھا کہ وہ گارڈز کو ساتھ نہیں لے کر گیا تھا رات کے 12 بجے بھی ہاسپٹل میں ڈاکٹر موجود تھے اور ڈاکٹر جلدی سے میرب کو اندر لے گے۔۔!

ارمانڈو کے ادمی مسلسل شایان پر نظر رکھ رہے تھے یعنی اب وہ بھی شایان کو ہاسپٹل کے لیے نکلتے دیکھ اس کے پیچھے پیچھے تھے اور اب ان کے پیچھے پیچھے ہی ہاسپٹل میں داخل ہے ہو گئے تھے رات ہونے کی وجہ سے ہاسپٹل میں لوگ کم ہی نظر ارہے تھے میرب کو بھی انجیکشن لگا دیا گیا تھا جس سے اس کو پینک اٹیک سے سکون ملا تھا اور وہ ابھی تک بے ہوش تھی۔۔!

شایان نے ابھی بھی کسی کو کال کر کے نہیں بتایا تھا اس نے سوچا ابھی ہی میرب کو ہوش اجائے گا اور وہ اسے گھر لے جائے گا اسی لیے وہ سکون سے میرب کے ساتھ ہی اس کے بیڈ پر الیٹ گیا اپنے حسار میں لیتے اسے دیکھنے لگا۔۔!

ائی ایم سوری میرب جان یہ سب میری وجہ سے جو ہوا ہے نا میں وعدہ کرتا ہوں ائندہ آپ سے کبھی بھی لاپرواہی نہیں برتوں گا اپ کا ہمیشہ خیال رکھوں گا شایان میرب کے ماتھے پر بوسہ دیتے اسے ہگ کرتا اسے دیکھنے لگا سارا دن جو تھکا اسے پتا ہی نہیں چلا شایان کی بھی آنکھیں بند ہو گئی تھی۔۔!

ابھی شایان کو لیٹے تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ کمرے میں دو ادمی داخل ہوئے تھے ان دونوں ادمیوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور اگے بڑھنے لگے ایک ادمی کے ہاتھ میں چاکو تھا اور ایک ادمی کے ہاتھ میں پسٹل۔۔!

اس سے پہلے کہ چاکو والا ادمی شایان کو مارتا شایان نے اس ادمی کا ہاتھ بیچ میں ہی روک لیا تھا اور پھرتی سے اٹھ کر اس ادمی کو کک ماری تھی کہ وہ ادمی پیچھے کے جانب گرا تھا۔۔!

شایان نے ان دونوں ادمیوں کو دیکھا جو کہ کسی باڈی بلڈر سے کم نہیں تھے دونوں ہی شایان پر حملہ کرنے کے لیے پھر سے تیار تھے شایان ان دونوں کے لیے اکیلا ہی کافی تھا لیکن شایان کو صرف فکر تھی تو صرف فیری کی جو اس کے ساتھ لیٹی ہوئی تھی اگر وہ اٹھ گئی تو ڈر جائے گی۔۔!

ابیہا کے روم میں اج ارمانڈ و پھر ایا تھا اور ابیہا کے پاس بیٹھ کر وہ اپنی ریڈ روز کو دیکھنے لگا۔۔!

ریڈ روز اپ کتنی پیاری ہو گئی ہیں دل کرتا ہے سب سے چرا کر اپ کو اپنے پاس قید کر لوں لیکن میں اپ کو قید نہیں کرنا چاہتا میں اپ کے دل میں اپنی جگہ بنانا چاہتا ہوں وہ بھی اپ کا مان بن کر اور مجھے یقین ہے وہ جگہ میں جلدی ہی بنا لوں گا۔۔!

ارمانڈو اج پھر سے پھول لے کر ایا تھا اور اسی پھول کو اس نے ابیہا کے لبوں سے ٹچ کیا تھا کہ مسلسل وہ ابیہا کے خوبصورت لبوں کو دیکھ رہا تھا پھر اس نے وہ پھول اپنے لبوں سے ٹچ کر کر ابیہا کے لبوں کو محسوس کیا تھا۔۔!

ایم سوری بیا جان مجھے آپ کے بھائیوں کو مارنا ہو گا کیونکہ یہی میرا کام ہے اور میرا مقصد لیکن آپ کو میرے پاس رہنا ہو گا آپ کو سب کچھ قبول کرنا ہو گا بیا جان کل آپ سے ملاقات ہو گی شاید آپ مجھے پہچان نا پائے لیکن میں ہونا آپ کو سب کچھ یاد کروا دو گا۔۔!

اور شایان کو مارنے کے لئے سوری بیا جان۔۔!

دوسری طرف شایان ان باڈی بلڈر کے ساتھ لڑ رہا تھا اور ان کے لڑنے کی وجہ سے میرب کی بھی ہلکی ہلکی انکھیں کھلی تھی اور شایان کو لڑتا دیکھ میرب ڈر کر اٹھ بیٹھی تھی۔۔!

شان۔۔۔میرب نے ڈر کر بولا تو شایان نے پیچھے میرب کی طرف دیکھا اور اسی لمحے چاکو والے ادمی نے شایان کے بازو پر چاکو مارا جو شایان کے بازو کو چیرتا ہوا گزر گیا۔۔!

اہہہ۔۔شایان نے ایک لمحے کو آنکھیں بند کی تھی اور میرب کی چیخ نکلی تھی۔۔!

شایان نے اپنی انکھیں کھول کر دوبارہ سے اس ادمی کی طرف متوجہ ہوا میرب باہر جاؤ شایان لڑتے لڑتے بولا تھا اور چاکو ادمی سے چاکو چھین کر شایان نے سیدھا اس ادمی کے دل پر وار کیا تھا کہ میرب کی چیخیں نکلی تھی اور وہ ادمی تڑپ کر نیچے گرا تھا۔۔!

وہ ادمی ادھر ہی ڈیر ہو گیا تھا میرب باہر جاؤ شایان دوسرے ادمی کو میرب کی طرف بڑھتا دیکھ غصے سے بولا تو میرب نفی میں سر ہلاتے بیڈ سے اٹھ کر اپنی چیخوں کو دباتے نیچے اتر کر دیوار کے ساتھ جا لگی۔۔!

مم۔۔۔یں۔۔۔میں تمیں چھوڑ کر کہی نہیں جاؤں گی شان۔!

میں نے کہا باہر جاؤ شایان دوسرے ادمی کو رکتا ہوا دھاڑا تھا تو میرب دو شایان کی دھاڑ سن کر ڈر کر باہر بھاگی تھی۔۔!

گڈ نائٹ ریڈ روز مجھے چلنا ہو گا دل تو نہیں کر رہا جانے کو لیکن کیا پتہ شایان کی لاش اس وقت ایگل ہاؤس میں پڑی ہو اور مجھے بوس کے کہنے کے مطابق وہاں ہونا چاہیے اس لیے مجبوری ہے مجھے جانا ہو گا ورنہ میں اپ کو چھوڑ کر کبھی بھی نہیں جاتا ریڈ روز یہ کہتے ارمانڈو کھڑکی سے کود گیا۔۔!

اس ادمی نے شایان کے زخمی بازو پر ہٹ کیا تھا کہ شایان تکلیف سے پیچھے کی طرف مڑا تھا اور اسی لمحے اس ادمی نے گولی چلائی تھی جو سیدھا شایان کے کندھے کو زخمی کر گئی تھی۔۔!

اور میرب اندر چلتی گولی کی اواز سے باہر تھر تھر کانپی تھی میرب تو باہر جاتے ہی ڈرتے ڈرتے ڈاکٹر سے موبائل لے کر عرش کو کال کر چکی تھی اور اندر وہ ادمی دوبارہ سے شایان پر حملہ کرتا اس سے پہلے ہی ایک سسراتی سی گولی شیشے کو چیرتی ہوئی ائی تھی اور اس ادمی کے دماغ کے آر پار ہو گئی تھی کہ وہ ادمی وہاں ہی ڈھیر ہو گیا تھا۔۔!

شایان نے اس شیشے کی جانب دیکھا جہاں سے گولی ائی تھی شایان اپنا کندھا پکڑتے اٹھا تھا جس سے خون ابل ابل کر زمین کو لال کر رہا تھا اسی لمحے عرش اور میرب بھی اندر کمرے میں داخل ہوئے تھے۔۔!

شایان تم ٹھیک ہو نا عرش اندر آتا بولا اور ان آدمیوں کو دیکھا جو مر گئے تھے۔۔!

میں ٹھیک ہوں عرش۔۔!

تم ٹھیک نہیں ہو عرشیان اور یہ کون لوگ تھے۔۔!

پتہ نہیں عرش شایان نے تکلیف سے کراہتے ہوئے کہا عرش نے جلدی سے ڈاکٹرز کو اندر بلایا عرش نے ان ادمیوں کو ٹھوکر ماری میں دیکھ لوں گا ان کو اب میرب بھی ڈرتے ڈرتے شایان کو دیکھ رہی تھی اور ڈاکٹر بھی شایان کی مرہم پٹی کرنا شروع ہو چکے تھے۔۔!

عرش کو رہ رہ کر غصہ ارہا تھا شٹ شٹ شایان تم پاگل ہو تم اپنے ساتھ گارڈز کیوں نہیں لے کر آئے تمہیں پتا ہے جگہ جگہ ہمارے دشمن ہمارے لئے گاٹھ لگائے بیٹھے ہے اور تم ہو بنا گارڈز کے نکل آئے۔۔!

سوری عرش مجھے نہیں پتا تھا کے اس ٹائم بھی اور اس ٹائم میرب کی حالت خراب تھی مجھے کچھ اور سمجھ ہی نہیں آیا اسی لئے شایان نے میرب کی طرف دیکھا جو روتے ہوئے اسے ہی دیکھ رہے تھی۔۔!

اس ٹوٹی ہوئی کھڑکی کے پار دیکھیں تو بالکل شایان کے کمرے کے سامنے والی بلڈنگ میں ایک کمرے میں ایک شخص کھڑا تھا جس نے اپنے اپ کو مکمل ڈھانپا ہوا تھا ہاتھوں میں گلفز پہنے اپنا چہرہ مکمل ہڈی سے ڈھانپا ہوا تھا جس میں سے بس اس کی ایک آنکھ نظر ارہی تھی ایک آنکھ پر اس نے کالا کپڑا پہنا تھا شاید وہ آنکھ اس کی خراب تھی اور دوسری آنکھ جس کا رنگ سیاہ کالا تھا جیسے اندھیری رات اور اس اندھیری رات میں بہت سے راز دفن تھے جو اہستہ اہستہ ہی کھلنے تھے۔۔!

میں ہوں S ۔ k جو تم لوگوں کی ہمیشہ حفاظت کروگا میرے ہوتے ہوئے تم لوگوں کا کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکتا وہ ارمانڈ واور اس کو بوس بھی نہیں یہ کہتے S) ۔k)وہاں سے نکلتا چلا گیا۔۔!

عرش گھٹنوں کا بل بیٹھے ان ادمیوں کی چیکنگ کرنے لگا اور چیکنگ کرتے کرتے ہی اس کی نظر ان ادمیوں کی پشت پر پڑی جہاں ایگل گینگ کا ٹیٹو بنا ہوا تھا جسے دیکھ عرش کو اگل گینگ پر بے حد غصہ ایا تھا اور وہ پھر وہ پر سرائت سے مسکرایا۔۔!

یہ ایگل گینگ ہم سے کھلم کھلا دشمنی کر رہا ہے اب چلو دیکھتے ہیں وہ کس حد تک جاتے ہیں ان ادمیوں کی لاشوں کو ایگل محل کے سامنے پھینک کر آؤ کیونکہ انہیں پتہ چلے کہ ان کا وار خالی گیا ہے اور ان کو یہ بھی پتہ چلے کہ اب جو ہم وار کریں گے وہ خالی نہیں جائے گا وہ اپنے آدمیوں سے کہتا ان مردہ ادمیوں کو دوبارہ سے ٹھوکر مارتا میرب اور شایان کو لے کر چلا گیا۔۔!

◈◈◈

گھر جا کر بغیر کسی کو بتائے میرب اور شایان اپنے کمرے میں چلے گئے اور عرش اپنے کمرے میں۔۔!

میں چینج کروا دوں شرٹ شایان کو خود شرٹ چینج کرتے دیکھ جو بہت مشکل سے کر رہا تھا میرب کی بات سنتے ہاں میں سر ہلا دیا کیونکہ اسے واقع ہی کسی کی مدد کی ضرورت تھی۔۔!

میرب نے شایان کی شرٹ اتاری تو شایان کے منہ سے تکلیف سے کراہ نکلی تھی۔۔!

کہ۔۔۔ کیا ہوا شان درد ہو رہا ہے میرب نے بچوں کی طرح ہونٹ نکال کر روتے ہوئے کہا تو شایان کے لبوں پر میرب کی اس بچوں جیسی حرکت دیکھ کر مسکراہٹ ائی تھی۔۔!

ہاں درد ہو رہا ہے بہت درد ہو رہا ہے شایان نے اپنے چہرے پر تکلیف کے ایثار لاتے کہا۔۔!

تو میں کیا کروں میں ماما کو بتاتی ہوں اپ کے لیے کوئی میڈیسن دے دے میرب جلدی سے یہ کہہ کر جانے لگی کہ شایان نے میرب کا ہاتھ پکڑا۔۔!

رکو میرب کہاں جا رہی ہو پاگل ہو اس ٹائم سب کو ڈسٹرب کرو گی۔!

تو پھر اب تمہیں تو درد ہو رہا ہے نا۔۔!

اگر میرے پاس میری میڈیسن ہو تو کسی کو بلانے کی کیا ضرورت ہے۔۔!

کہ کیا مطلب شان کون سی میڈیسن کہاں ہے میڈیسن میرب نے ادھر ادھر دیکھتے ہیں کہا تو شایان کو اپنی اس معصوم سی بیوی پر ٹوٹ کے پیار آیا تھا۔۔!

اگر تم میرے زخموں پر اپنے ان نرم و ملائم ہونٹوں سے مرہم رکھ دو تو مجھے سکون اجائے گا میرب نے جھٹ سے سر اٹھا کر شایان کی طرف دیکھا جو اسی کی طرف خمار الود آنکھوں سے دیکھ رہا تھا۔۔!

لیکن می۔۔ں۔۔ میں۔۔ کیسے۔۔۔!

ٹھیک ہے پھر ایسے ہی مجھے درد میں رہنے دو شایان کا موڈ خراب ہوتا دیکھ میرب جلدی سے بنا کچھ سوچے سمجھے شایان کے زخمی کندھے پر اپنے ہونٹ رکھ چکی تھی۔۔!

میرب جلدی سے پیچھے ہو گئی۔۔!

یہاں بھی درد ہو رہا ہے شایان نے بازو کی طرف اشارہ کیا جہاں ایک چاکو کا کٹ لگا ہوا تھا میرب نے وہاں بھی اپنے ہونٹ رکھ دیے یہاں بھی شایان نے تکلیف دہ اواز نکال کر اپنے دل کی جگہ پر ہاتھ رکھے اور وہ بیچاری شایان کی ناراضگی کے ڈر سے یہ بھی نہ دیکھ پائی کہ یہاں تو کوئی چوٹ ہی نہیں لگی میرب نے اپنے لب وہاں بھی رکھ دیے یہاں بھی اب شایان کا نشانہ اپنے ہونٹ تھے۔۔!

اور میرب بیچاری صدا کی معصوم اس نے وہاں بھی اپنے ہونٹ رکھ دیا اور جلدی سے پیچھے ہونے لگی کہ شایان نے میرب کے بالوں میں اپنے ہاتھ الجھائے تھے اور مزید اسے اپنے قریب کیا اور شدت سے میرب کے ہونٹوں کا جام پینے لگا کہ میرب تو بکھلا ہی گئی تھی۔۔!

میرب چاہ کر بھی ہلکی سی بھی مزاحمت نہیں کر پا رہی تھی شایان پیچھے ہوا تو میرب نے ناراضگی سے گہرے گہرے سانس لیتے شایان کو دیکھنے لگی۔۔!

مجھے میری میڈیسن مل گئی اگر صبح شام ایسے ہی مجھے میری میڈیسن مل جائے تو مجھے جلدی ہی ارام اسکتا ہے شایان کی بات سنتے میرب کا چہرہ لال ہوا تھا۔۔!

تم بہت بدتمیز ہو شان میرب اس کے دوسرے کندھے پر مکا مارتی جلدی سے بستر میں گھس چکی تھی اور شایان بھی شرٹ لیس ہی میرب کے ساتھ بستر میں گھس گیا اور بستر میں جاتے ہی شایان نے میرب کو کھینچ کر اپنے پاس کیا تو میرب نے ناراضگی سے دور ہونا چاہا۔۔!

فیری جان کیوں چاہتی ہو کے میرا موڈ کچھ ٹھیک ہو ہے اور تم مجھ سے دور جا کر اسے خراب کر رہی ہو اگر چاہتی ہو کے میں تم سے دور رہو تو ٹھیک ہے ائندہ میں تمہارے پاس نہیں اوگا جبکہ شایان کی ناراضگی مسے کہے لفظ میرب کی جان نکال رہے تھے اتنی مشکل سے تو اسے پہلے والا اس کا شان مل رہا تھا وہ پھر سے ناراض نہیں کر سکتی تھی شایان کی بات سنتے جھٹ سے میرب خود ہی شایان کے قریب ہوتی اس کے ایک کندھے پر سر رکھے بنا کچھ کہے لیٹ گئیں کیونکہ اسے اپنی ناراضگی بھی تو ظاہر کرنی تھی کے شایان نے دھوکے سے اس سے اتنی ساری کیسز لے لی اور شایان اپنی چھوٹی سی فیری کی معصوم سی حرکت سے اس کے لب مسکرائے تھے کے اس کی ناراضگی سے ڈرتی بھی ہے اور خود بھی ناراض ہو گئی لیکن ابھی شایان کو مزید میرب کو دل میں اپنے لئے محبت پیدا کرنی تھی معاف وہ بھی اتنی جلدی

نہیں کرنے والا تھا جب تک میرب اسے مناتی نا یہ سوچتے شایان بھی میرب کو ہگ کرتا آنکھیں موند گیا۔۔!

ان ادمیوں کی لاشیں ایگل محل پہنچ چکی تھی اور روبرٹ کا تو یہ لاشیں دیکھ کر دماغ بے حد گرم ہو رہا تھا یہ یہ ادمی تم نے بھیجے تھے ارمانڈو یہ نالائق ایک۔۔ایک لڑکے کو مار نہیں سکے روبرٹ کا تو غصے کے مارے برا حال تھا۔!

ارمانڈو تو خود حیران تھا کہ وہ اکیلا تھا پھر دونوں کیسے مارے گئے ارمانڈو کے اندر غصے کے لاوے ابل رہے تھے وہ جو چاہتا تھا ایسا پہلی دفعہ ہوا تھا کے اس کے وار سے کوئی بچا ہے۔۔!

نہیں نہیں اتنی جلدی تم لوگوں کو معاف نہیں کروں گا روبرٹ نے وہاں پڑے واس کو اٹھاتے زمین پر پھینکا تھا ارمانڈو مجھے کل تک کسی ایک کی لاش چاہیے ورنہ میں کچھ کر دوں گا روبرٹ ان لاشوں کو ٹھوکر مارتا کمرے میں چلا گیا۔۔!

ارمانڈو بھی انہیں دیکھتا کمرے میں چلا گیا اور جا کر اب دی گینگ کے دوسرے ادمیوں پر نظر رکھنے کو کہا گیا تھا کہ کون کہاں جاتا ہے اور کہاں نہیں کہ وہ اگلا وار ان پر کر سکے اور اگلا نشانہ کون تھا اور کس کی جان خطرے میں تھی یہ تو آگے جا کر ہی پتہ چلنا تھا۔۔!

۔۔جیک کا ماضی۔۔۔۔

میرا بچہ تو مر گیا تھا لیکن میری ہمت نہیں تھی کے میں اٹھ کر خود کو سنبھال سکوں اسی لیے میں وہاں ہی بے ہوش ہو گئی تھی صبح میرا شوہر اٹھا تو میری حالت دیکھ کر تو وہ پریشان ہو گیا تھا کیونکہ میرا پورا جسم خون سے لت پت تھا انہوں نے مجھے اٹھا کر ہاسپٹل لے گئے لیکن میری حالت ٹھیک نہیں تھی۔۔!

بہت مشکل سے میرے شوہر نے ڈاکٹروں کو پیسے دے کر مجھے ٹھیک کروایا یا پتہ نہیں علاج کروایا میں انہیں دیکھ رہی تھی کے اب انہیں فکر ہونے لگی ہے لیکن میں چپ تھی میں نے اپنا بچہ کھویا تھا اور میں اتنی جلدی انہیں معاف نہیں کرنے والی تھی ایک دن ہاسپٹل میں رہی پھر مجھے گھر لے گئے انہوں نے تو میرے ماں باپ کو بھی نہیں مل نہیں بتایا تھا کہ لیکن میرے باپ خود ہی مجھ سے ملنے اگئے میرے ماں باپ نے میری حالت دیکھی تو دنگ رہ گئے میں نے رو رو کر اپنے اپ پر ہوئی ظلم کی داستان سنائی تو میرے باپ کا تو رو رو کر برا حال تھا پھر میرے ماں باپ مجھے میرے شوہر کو بنا بتائے ہی اپنے گھر لے گئے۔۔!

ماما اگر انہوں نے مجھ سے زبردستی کی اور مجھے لے گئے تو میں روتے ہوئے اپنی ماں سے کہنے لگی۔۔!

تم فکر مت کرو کل ہی ہم ڈیوارس کے لیے عدالت میں جائیں گے۔۔!

جی ماما مجھے نہیں رہنا ان کے ساتھ وہ وہ بہت برے ہیں۔۔!

بیٹا ہمیں معاف کر دو ہماری وجہ سے تم اس حالت میں پہنچی ہو۔۔!

نہیں ماما کوئی بات نہیں جو میری قسمت میں تھا وہ ہو گیا ہے لیکن میں اب ان کے پاس واپس نہیں جانا چاہتی ماما وہ بہت برے انہوں نے مجھے بہت مارا ہے۔۔!

نہیں جینی اب ہم تمہیں اس کے پاس نہیں بھیجیں گے جینی نے یہ سنتے سکون سے انکھیں بند کی تھیں۔!

ادھی رات کا ٹائم تھا جینی اور اس کے ماں باپ سکون سے سوئے ہوئے تھے کہ ان کے گھر کا دروازہ زور زور سے بجا تھا جینی نے ڈرتے ہوئے جھٹ سے انکھیں کھولی تھی۔۔!

ماما وہ اگئے ماما وہ آ گئے مجھے لے جائیں گے۔۔!

جینی ریلیکس میرے بچے کیا پتہ کوئی اور ہو میں دکھتا ہوں اٹھ کر۔۔!

نہیں پاپا جینی نے جلدی سے اپنے باپ کا ہاتھ پکڑا تھا۔۔!

جینی ریلیکس کیا پتہ کسی کو ہماری ضرورت ہو یہ کہتے جینی کے پاپا دروازہ کھولنے چلے گئے ابھی دروازہ کھولا ہی تھا کہ جینی کا شوہر اور ساتھ میں کچھ ادمی اندر داخل ہوئے تھے۔۔!

جینی کے شوہر کو اندر اتا دیکھ جینی کے باپ کو غصہ ایا تھا تمہاری ہمت کیسے ہوئی ہمارے گھر میں انے کی۔۔!

فادر ان لا۔۔۔ یہ میرا بھی گھر ہے میں تو اپنی وائف کو لینے ایا ہوں۔۔!

جینی تمہارا اے ساتھ کہیں نہیں جائے گی اندر سے جینی کی ماں بھی باہر اتے ہوئے غصے سے بولی تھی۔۔!

میں دیکھتا ہوں میری وائف کو مجھے لے جانے سے کون روکتا ہے جینی کے شوہر جس کا نام ہارلس تھا اس نے اپنے ادمی کو اشارہ کیا تو ان ادمیوں نے جینی کے ماں باپ کو اور پکڑ لیا جبکہ ہارلس اندر چلا گیا جینی کو کھینچتا ہوا باہر لے کر ایا۔۔!

چھوڑے نہیں جانا اپ کے ساتھ مجھے چھوڑیں جینی چیخو پکار کرنے لگے تھی۔۔۔!

ڈارلنگ تمہیں تو اس کی سزا تمہیں گھر جا کر دوں گا تم میرے سے پوچھے بنا اس گھر میں کیوں ائی ہو ہارلس اسے لے کر جانے لگا تو جینی کہ باپ نے ان ادمیوں کو دھکا دے کر جینی کا ہاتھ پکڑ لیا میری بیٹی کہیں نہیں جائے گی۔۔!

ہارلس کو غصہ ایا تو اس نے ادمی نے اپ اپنے ادمیوں کا اشارہ کیا کہ مار دو انہیں کیونکہ مجھے اپنے کام میں رکاوٹ بالکل بھی پسند نہیں ہے ان ادمیوں کا یہ سننا تھا کہ ادھر اس گھر میں گولیوں کی بوچھاڑ ہوئی تھی

اور جینی کے ماں باپ منٹو میں گولیوں کی بچھاڑ میں اتتے اپنادم توڑ چکے تھے اور جینی۔۔ جینی تو اپنے ماں باپ کے خون سے لت پت لاشیں دیکھ کر وہاں ہی چپ کر گئی تھی اس کی زبان تالو سے چپک چکی تھی اور ہارلس جینی کو کھینچتا ہوا لے جا چکا تھا اور جینی بالکل خاموش ہو چکی تھی۔۔!

گھر اکر ہارلس نے جینی کو بہت مارا لیکن جینی کی انکھ سے ایک انسو بھی نہیں نکلا تھا وہ چپ چاپ ہارلس سے مار کھاتی رہی ہارلس نے جتنا اسے مارنا تھا اسے مار کر اسے کمرے میں بند کر کے چلا گیا جبکہ جینی وہاں ہی بے ہوش ہو چکی تھی اگلی صبح ہارلس کمرے میں ایا تو جینی کو بے ہوش دیکھ کر اس نے گھر میں ڈاکٹر کو بلا لیا اور اس کا علاج کروانے لگا اہستہ اہستہ جینی کے زخم بڑھتے گئے لیکن وہ بالکل خاموش ہو چکی تھی ہارلس اس کی حالت بہتر کرنے کے لیے اسے زبردستی کھانا کھلاتا تاکے اس کو بعد میں استعمال کر سکے۔۔!

پھر جب میری کچھ حالت ٹھیک ہو گئی تو ایک دن میں کمرے میں بیٹھی اپنے ماں باپ کو یاد کرتے رو رہی تھی کہ ہارلس کے ساتھ کچھ ادمی کمرے میں داخل ہوئے میں تو انہیں دیکھ کر ڈر گئی تھی۔۔!

یہ ہے اپ کا مال جب تک چاہیں استعمال کریں جب دل بھر جائیں تو کمرے سے باہر اجانا ان ادمیوں نے حوس زدہ نظروں سے مجھے دیکھا اور کچھ پیسے ہارلس کو دیے اور ہارلس وہ پیسے پکڑتا انہیں چومتا ہوا باہر چلا گیا اور بعد میں میری اس کمرے میں میری چیخ وپکاریں گونجی تھی لیکن ہارلس کو ترس نہیں ایا تھا اور وہ ادمی اپنی ہوس پوری کرتے کمرے سے باہر جا چکے تھے۔۔!

میں پھر سے اس واقعے کے بعد نڈھال ہو چکی تھی اور مجھے نہیں پتہ کہ میں اس کمرے میں پانچ سے چھ مہینے بند رہی ہوں اور روزانہ ہی میری عزت کو تار تار کیا جانے لگا کہ ایک دن میری طبیعت بہت زیادہ خراب ہونے لگی مجھے کچھ اپنے جسم میں تبدیلی بھی محسوس ہونے لگی تھی اور میرے چیک اپ کروانے پر ہارلس کو پتہ چلا کہ میں پھر سے ماں بننے والی ہوں تو ہارلس کو بہت غصہ ایا لیکن میں اب تھک چکی تھی

وہ ان چار سے پانچ مہینوں میں تین دفعہ میرا بچہ کے ابروشن کروا چکا تھا لیکن میں اور تکلیف برداشت نہیں کر سکتی تھی۔۔!

اس دفعہ وہ پھر میرا ابورشن کروانا لے کر گیا لیکن میں نے ڈاکٹروں کے اگے ہاتھ جوڑا کہ میں بہت تکلث برداشت نہیں کر سکتی تو ان ڈاکٹروں نے میرا ابروشن کرنے سے منع کر دیا اور ہارلس سے کہا کے ان کی حالت ٹھیک نہیں ہے اس دفعہ ابروشن کروایا تو ان کی جان بھی جا سکتی ہے اسی لیے میری جان کا سنتے ہارلس بھی چپ کر گیا ایسے ہی اس نے سوچا کہ یہ بچہ پیدا ہو جائے پھر وہ اس بچے کو بھی استعمال کرے گا اگر بیٹی ہوئی تو بھی اور بیٹا ہوا تو اسے بیچ دے گا ایسے ہی چار سے پانچ منتھ گزر گئے۔۔!

اور ایک دفعہ مجھے موقع ملا تو میں اس گھر سے سے باگ ائی تھی اور بھاگتے ہوئے جنگل میں پہنچ چکی تھی میری حالت بہت خراب تھی اور پھر مجھے اپ مل گئے اور اپ مجھے ہاسپٹل لے ائے جینی یہ کہتے ہوئے زور زور سے رونے لگے جب کہ اسلم کو جینی پر بے حد ترس ایا تھا کہ اتنی چھوٹی سی عمر میں اس پر کتنے ظلم کے پہاڑ توڑے گئے تھے۔۔!

اپ فکر مت کریں میں اپ کے لیے کچھ کرتا ہوں اسلم نے دل سے کہا تو جینی نے اسلم کو دیکھا کیا کریں گے اپ میرا اس دنیا میں کوئی نہیں ہے میں کہاں جاؤں گی ایسا کریں کہ اپ مجھے مار دیں میں میں اس دنیا سے جانا چاہتی ہوں میں اس بچے کو کیسے پیدا کروں گی کیسے پالوں گی میرا اس دنیا میں کوئی نہیں ہے جینی ایک امید سے اسلم کو دیکھنے لگے کہ شاید یہی اس ظالم دنیا سے اسے نجات دلا سکے۔۔۔!

کیا آپ مجھ سے شادی کرے گی اسلم نے نا جانے کس ہمدردی کے تحت کہہ دیا اور جینی کو تو اپنے کانوں پر یقین نہیں ارہا تھا کے سامنے بیٹھا اس کا میسیحا اس طرح کی بات کہہ سکتا ہے۔۔!

ایسے مت دیکھے میں اپ سے کوئی بھی مطالبہ نہیں کروگا لیکن میں آپ کو اب اس دنیا کے رحم کرم پر نہیں چھوڑ سکتا اسی لیے بس لیکن اگر اپ نہیں کرنا چاہتی تو کوئی زبردستی نہیں۔۔!

نن۔۔۔ نہییں ایسی بات نہیں ہے لیکن آپ کے قابل نہیں ہواپ ہو بھی مسلم اور میں ایک کرسچن سیاہ فارم۔۔!

شادی سے پہلے آپ کو مسلم ہونا پڑے گا پھر ہی ہماری شادی ہوگی اور قابل ہے یا نہیں ایسی بات آپ مت کرے میرے اللہ نے مجھے آپ کا میسیحا بنا کر بیجھا ہے تو کوئن تو بات ہوگی آپ کی مدد کے لیے اللہ نے مجھے چنا ہے یہ سنتے جینی کی آنکھوں سے تیزی سے آنسو بہنے لگے اور پھر کچھ سوچتے جینی نے ہاں کر دی۔!

کچھ دن ہاسپٹل رہنے کے بعد جینی کی جب مکمل طبیعت ٹھیک ہوئی تو جینی نے اسلام قبول کر لیا اور پھر اسی دن جینفر سے آمنہ اسلم بن گئی۔۔!

۔۔حال۔۔۔۔

صبح ابیہا پھر اٹھی تو اپنے پاس پھول دیکھ کر اسے پھر سے حیرانگی ہوئی کہ پہلے تو کوئی نہیں رکھتا تھا لیکن اب دو دن سے اسے کیوں پتہ نہیں چلتا کہ کوئی اس کمرے میں اتا ہے لیکن ابیہا اج بہت خوش تھی کیونکہ اج جب اپنے پسند کا جگہ ارٹ ایگیبیشن میں جا رہی تھی ابیہا کو پینٹنگ کا بچپن سے ہی شوق تھا لیکن کبھی وہ کر ہی نہیں پائی تھی لیکن اس نے پکا ارادہ کر لیا تھا کہ وہاں جا کر کوئی اچھی سی پینٹنگ خرید کر ضرور لائے گی اسی لیے وہ اٹھی اور فریش ہونے چلی گئی۔۔!

شایان بھی صبح ٹائم ٹیبل پر گیا تو سب ہی وہاں موجود تھے سب شایان کے بازو اور کندھے پر بندھی پٹی کو دیکھ کر ڈر گئے تھے۔۔

یہ کیا ہوا شایان تمہیں ماہی نے پریشانی سے کہا۔! ریلیکس ماما کچھ نہیں ہوا اپ کو تو پتہ ہے ہمارا کام ہے ایسا ہے تو یہ چھوٹی موٹی چوٹیں لگتی ہی رہتی ہیں شایان اور عرش حملے والی بات ہے چھپا گیے تھے جیک اور ایمانے بھی عرش کی طرف دیکھا تو عرش نے اشارہ کیا کہ جیسے سمجھتے ہو وہ دونوں چپ کر گئے۔۔!

دھیان رکھا کرو شایان۔اب تمہارے ساتھ ایک اور زندگی جڑی ہے تم اکیلے نہیں ہو ماہی نے ڈانٹنے والے انداز میں کہا۔!

شایان نے اپنے کان کھجائے جی ماما ائندہ خیال رکھوں گا۔۔!

جیک اور ایما تم لوگوں کو ایک کام بولا تھا کہ ہمارے افس میں جا کر وہاں کے ارینجمنٹ سیٹ کرنے ہیں کیونکہ ہماری کمپنی میں ایک فنکشن رکھا گیا ہے۔۔!

ہاں عرش ہمیں یاد ہے ہم تھوڑی دیر میں نکل جائیں گے تم فکر مت کرو۔۔!

ہمیں بھی تم لوگوں کو کچھ بتانا ہے۔!

کیا ماما عرش کھانا کھاتے بولا۔۔۔۔

ہم سب نے مطلب میں نے میرزویا زین ماہ یا ساحل ہم سب عمرہ کرنے جارہے ہیں اور بعد میں عمرہ کرنے کے ہم ورلڈ ٹور پر جائیں گے۔۔!

بابا یہ کون سی عمر ہے اپ کی ہنی مون منانے کی اور میری ماما کو مجھ سے دور لے کر جانے کی عرش دانت کچکچاتے بولا۔۔!

بیٹا جی جیسے اپ اپنے کو برامینشن میں جاتے ہو نا ٹائم سپینڈ کرنے میں اب میرا دل کر رہا ہے کہیں جانے کو توکے میں اپنی بیوی کے ساتھ ٹائم سپینڈ کر سکوں میر مسکراتے بولا تو اور عرش نے انکھیں نکال کر جیک ایما شایان حدید کو دیکھا تو سب نے نفی میں سر لایا کہ ہم نے نہیں بتایا میر انکل کو۔۔!

بیٹا ان کی طرف نہ دیکھوں میں تمہارا باپ ہوں تم میرے باپ نہیں ہو۔!

اسی لیے شرافت سے ہمیں جانے دو۔!

پاپا عرش دانت کے چپکاتے بولا۔۔

میرا بچہ ہم جلدی اجائیں کچھ دنوں میں نکلیں گے ہم۔۔۔

ٹھیک ہے ماما جیسے اپ کو بہتر لگے میں اپ کی وجہ سے مان گیا ہوں ورنہ پاپا کو جلانا اچھے سے اتا ہے مجھے۔۔۔

بس کر جاؤ بیٹا جی میر نے انکھیں نکال کر عرش کو دیکھا تو عرش بھی چپ کر کے کھانا کھانے لگا کہیں وہ روحا کا راز ہی ماما کے سامنے نہ کھول دینا کیونکہ ماما کو اگر پتہ چل گیا کے میں نے شادی کر لی ہے تو وہ تو اسے پکا ناراض ہو جائیں گی۔۔۔

◈◈◈

حدید نے اج مصروفیت کی وجہ سے اپنی مون لائٹ کو اج دو دن بعد دیکھا تھا حدید تو انکھیں پھاڑے اپنی مون لائٹ کو دیکھ رہا تھا جو لال رنگ کی شارٹ فراک پہنے نیچے گھٹنوں تک اتی سکرٹ پہنے دعوت نظارہ بنی ہوئی تھی بس اس ڈرامے کی شوٹنگ میں چار دن ہی باقی تھے بعد میں ان کا ایک سپیشل ایوارڈ شو تھا جس کی تیاری ابھی سے ہی چل رہی تھی۔۔

کیسی ہو ایشم تم حدید ایشم کے پاس جاتا بولا۔۔۔میں اب کافی بہتر ہوں حدید اور تمہارا بہت بہت شکریہ کہ تم نے اس دن دوبارہ سے میری جان بچائی تھی ایشم نے حدید کا ہاتھ پکڑا تو حدید نے ایشم کو دیکھا اور ایک دفعہ ہاتھ کو۔۔۔

یہ میری ذمہ داری ہے مون لائٹ کیونکہ تم میری زم داری ہو حدید نے ایشم کی کان کے پاس جھکتے کہا۔۔

لوفر کہیں کہ تم پھر شروع ہو گئے ایشم حدید کو پیچھے دھکیلتے ہوئے بولی بولی۔۔۔

لو اس میں کیا بڑی بات ہے جلد ہی تم سے شادی کروں گا مون لائٹ اپنے اپ کو تیار کر لینا اور بعد میں تمہیں عمل کر کے بتاؤں گا کہ میری محبت میں کتنی شدت ہے۔۔

جب تم پر اپنی شدتیں نچھاور کر کے تمہیں اپنے اپ میں سمٹنے میں مجبور کر دوں گا اس کی بات سنتی ایشم کا چہرہ لال کندھار ہو رہا تھا دل کی دھڑکنے تیز ہو گئی تھی۔۔۔

میں۔۔۔ میں۔۔۔ وہ دفعہ ہو جاو تم تو بات کرنے کے بھی لائک نہیں ہو ایشم اسے غصے سے دیکھتی اندر چلی گئی اور اہانہ میر کا ولن کا رول ڈرامے میں بھی ختم ہونے والا تھا لیکن ایشم کو پھر سے زندہ دیکھ اور حدید کے ساتھ دیکھ کر اس کے اندر جلن اور غصے سے لاوے ابل رہے تھے اب اخری وار کھیلوں گی میں تمہارے ساتھ اس دفعہ مجھے یقین ہے کہ تم زندہ نہیں بچ پاؤ گی۔۔۔

اہانہ نفرت سے ایشم کی پشت کو دیکھ رہی تھی حدید نے ادھر ادھر دیکھا تو اہانہ امیر کو ایشم کو دیکھتے پایا حدید کو تھوڑا تھوڑا اہانہ پر شک ہوا تھا اہانہ کی نظر بھی حدید کی طرف گئی تو اپنے اپ کو سنبھال کر حدید کی طرف مسکراتے دیکھیا۔۔!

کیسے ہو تم حدید۔۔۔

میں تو ٹھیک ہوں اہانہ امیر آپ کسی ہے۔۔۔۔

جب سے ہم نے کام شروع کیا ہے ایک ساتھ ہماری بات کم ہی ہوئی ہے اہانہ میر نے حدید کے بازو پر اپنی انگلی ٹریس کرتے ہوئے کہا تو حدید کی انکھیں مسکرائی تھی جیسے اسے بہت کچھ سمجھ اگیا ہو۔۔۔۔

کیوں نہیں اہانہ اب تو لگتا ہے ملاقاتیں کرنی پڑے گی کیونکہ آپ تو بالکل میری طرح ہے خوش اخلاق اور محبت کرنے والی حدید نے بھی مسکراتے کہا تو پیچھے جو ایشم اپنا موبائل وہاں رکھ کر بھول گئ تھی وہ لینے ائی تو حدید کے قریب دیکھ کر ایشم کے دل کے کچھ ہوا نا چاہتے ہوئے بھی حدید کی باتیں سن کر ایشم کی انکھوں سے انسو کا قطرہ نکلا تھا۔۔۔

انہہ۔۔۔ یہ ایسا ہی ہے پہلے مجھے کہہ رہا تھا اب اس کے ساتھ ٹھرک پن ایشم غصے سے دیکھتی اپنے پیر پٹکتی چلی گئی حدید بھی اہانہ کو بائے کہتے ہیں اندر چلا گیا۔۔!

ابیہا اپنے اپ کو تیار کرنے لگی کیونکہ اسے ارٹ ایگزیبیشن میں جانا تھا ابیہا تھوڑی دیر بعد خود کو تیار ہو کر شیشے میں دیکھا جس نے ریڈ کلر کا سمپل سا شفون کا لونگ فراک پہن کر لال دوپٹہ ہی گلے میں ڈالے اپنے براؤن بال کھلے چھوڑے چہرے پر ہلکا پھلکا میک اپ کیا انکھوں میں کاجل لگائے وہ بالکل اج ارمانڈوں کی ریڈ روز ہی لگ رہی تھی۔۔۔

چلو میں تو تیار ہوں ابیہا شیشے کے سامنے گھومتے اپنا فراک گھماتے ہوئے خوش ہو رہی تھی دوسری طرف ارمانڈو شیشے کے سامنے کھڑا ہوا خود کو تیار ہوتا دیکھ رہا تھا وائٹ کلر کی شرٹ پہنے بلیک کلر کا کوٹ پہلے بلیک کلر کا ڈریس پینٹ پہن سبز انکھوں میں چمک لیے بالوں کو اچھے سے جیل سے سیٹ کیا ارمانڈو اج ایک اچھا شریف انسان بن کر اپنی ریڈ زور سے ملنے جا رہا تھا ارمانڈو مینشن سے نکلا اور آرٹ ایگیبیشن کی طرف چل پڑا۔۔۔

ابیہا اکیلی ہی ائی تھی گارڈز وہ ساتھ لے کر ہی نہیں آئی تھی تاکے وہ کھل کے انجوائے کر سکے ابیہا گاڑی سے نکلتی ہوئی اندر چلی گئی ابیہا اندر گئی اور اندر تو ایک الگ ہی دنیا اباد تھی ابیہا کو تو بچپن سے ہی پینٹنگز کا بہت شوق تھا اور اٹلی کی ارٹ گیلری تو وہ پہلی دفعہ دیکھ رہی تھی۔۔۔

ابہیا کی تو انکھیں ہی چندھیا گئی تھی واؤ اتنی زیادہ اور خوبصورت پینٹنگز ابہیا اہستہ اہستہ ایک ایک پینٹنگ دیکھتے اگے جانے لگی لیکن ایک پینٹنگ کے اگے جا کر ابہیا تو جیسے جم سی گئی تھی۔۔۔

اس پینٹنگ میں ایک لڑکی کا چہرہ تھا لیکن وہ چہرہ ادھا تھا ابہیا کتنی ہی دیر اس پینٹنگ کو دیکھتی رہی اسے ایسا لگ رہا تھا جیسے جیسے چہرہ اس نے کہیں دیکھا ہے شہد رنگ انکھیں براون بال اور نیچے تھوڑی پر تل ابہیا نے تل پر ہاتھ لگایا پھر اپنی تھوڑی پر تل یہ یہ تو میری جیسی ابہیا کی انکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی۔۔

ہیلو بیا۔۔ابہیا اس پینٹنگ کو دیکھنے میں اتنی مگن تھی کہ اسے احساس ہی نہیں ہوا کہ کتنی ہی دیر سے اس کے پیچھے کوئی کھڑا اتنی ہی دلچسپی سے اسے دیکھ رہا ہے جیسے وہ اس پینٹنگ کو دیکھ رہی ہے لیکن اپنے پیچھے کسی لڑکے کی اواز سنتے ہیں ابہیا مڑی تھی کہ اچانک سے ابہیا کا پاؤں مڑا تھا اور اس سے پہلے کہ وہ گرتی کسی نے اسے اپنی بازو کے حسار میں لیا تھا ابہیا نے گرنے کے ڈر سے اپنی انکھیں مضبوطی سے بند کر لیں لیکن اپنے جسم پر کسی مرد کا ہاتھ اور اس کا لمس محسوس کر کے ابہیا نے جلدی سے انکھیں کھولیں اور ابہیا کی شہد رنگ انکھیں سبز انکھوں سے ٹکرائی تھی۔۔۔۔

اور بس پھر کئی لمحے دونوں ایک دوسرے کی انکھوں میں دیکھتے رہے ارمانڈو نے تو اج پہلے دفعہ اپنی ریڈ روز کو چھوا تھا اسے تو ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ کسی اور ہی دنیا میں اگیا ہو۔۔۔

ابہیا کو ہوش ایا تو وہ جلدی سے سیدھی ہوئی اور اپنے بال کان کے پیچھے کرتی ارمانڈو کو دیکھنے لگی۔۔

س۔۔۔سوری۔۔

اٹس اوکے بیا ارمانڈو نے دوبارہ سے اس کا نام سے پکارا تو ابہیا کو حیرانگی ہوئی کہ اسے میرا نام کیسے پتہ۔۔۔

ابہیا نے ارمانڈو کو غور سے دیکھا اس کے چہرے اور پھر اس کی انکھ کے نشان کو ابہیا نے کھوئے کھوئے انداز میں اپنا ہاتھ اٹھا کر اسے نشان کو چھونا چاہا جسے دیکھ کر ارمانڈو نے مسکراتے اپنی انکھیں بند کی تھی یہ

وہی ارمانڈو تھا کہ اگر کوئی لڑکی بھی کیا کوئی لڑکا بھی اس کے نشان کو چھو کر دیکھنا چاہتا تھا تو ارمانڈو اس کا ہاتھ ہی توڑ دیتا تھا لیکن یہاں بات کسی کی نہیں اس کی ریڈ روز کی تھی اور اس کے نشان کو چھونے کا حق صرف اور صرف اس کی ریڈ روز کا تھا ارمانڈو پر سارا حق ہی اس کی ریڈ روز کا تھا ارمانڈو نے اپنی انکھیں بند کی تو ابہیا نے اس کے نشان کو چھوا تھا اور اپنے دماغ پر زور دینے لگی کہ جیسے وہ کچھ یاد کر رہی ہو کہ یہ نشان اس نے کہاں دیکھا تھا۔۔۔

بیا اپ یہاں اُونا بیا کھیلیں۔۔

ماں میں تھک گئی ہوں۔۔

بیا یہ اپ کے لیے پھول۔۔۔

ماں پھول نہ دیا کرو عرش کو پتہ چل گیا تو وہ غصہ کرے گا۔۔۔

ماں تمہارے چہرے پر نشان کیوں ہے تمہارا یہ نشان تمہیں بہت پیار لگتا ہے۔۔

بیا یہ پاپا نے کہا ہے کہ بچپن سے ہی ہے۔۔۔

میں اسے چھو لوں۔۔۔

بیا اپ میری دوست ہیں اپ چھو کر دیکھ سکتی ہیں۔۔

بیا اپ میری دوست ہیں نا میرے ساتھ رہے گی نا۔۔۔

ماں میں ہمیشہ تمہارے ساتھ رہوں گی۔۔

اچانک سے یہ سب سوچتی تھی ابہیا جھٹکے سے پیچھے ہوئی تھی اور منہ پر ہاتھ رکھے زلزلوں کے جھٹکے اپنے وجود پر سہتی ارمانڈو کو دیکھ رہی تھی ابہیا کو تو اپنے وجود سرد پڑتا ہوا محسوس ہوا تھا۔۔۔

م۔۔۔مم۔۔مان۔۔۔۔ابیہاآنکھیں پھاڑے اسے دیکھ رہی تھی اور ارمانڈو ابیہا کے منہ سے مان سن کر اس کے سالوں سے تپتے جسم کو جیسے ٹھنڈے پانی کی پھوار پڑی تھی۔۔۔۔

بیا ارمانڈو آگے بڑھا لیکن ابیہا مزید پیچھے ہوگئی اور اپنے سے دور جاتی بیا کو دیکھ ارمانڈو کے ماتھے پر بلوں پر اضافہ ہوا تھا۔۔۔

مان تم یہاں کیسے یہ نہیں نہیں یہ نہیں ہو سکتا اس سے پہلے کہ بیا باہر کو بھاگتی ارمانڈو نے ابیہا کو پکڑا اور اس کی مخصوص نس دبائی جس سے ابیہا بے ہوش ہوئی تھی اور ارمانڈو کی باہوں میں بے ہوش ہوگئی تھی اور ارمانڈو ابیہا کو اٹھاتا وہاں سے نکلتا چلا گیا۔۔۔

عرش مسکراتے مینشن میں داخل ہوا تھا۔۔وہ روحا سے ملنے کے لیے بے تاب ہو رہا تھا۔۔

روحا جو ماہم کے لیے کچن میں سینڈوچ بنا رہی تھی وہ دنیا جہاں سے بے خبر اپنے ہی سوچوں میں جلدی جلدی ہاتھ چلا رہی تھی جبکہ عرش بھاری بھاری قدم اٹھاتے بنا جوتوں کی آواز کیے آہستہ آہستہ چلتے ہیں شن میں داخل ہوا اپنی نظریں پورے مینشن میں دوڑانے لگا تاکہ اسے اپنی بے بی گرل کہیں سے تو نظر آجائے لیکن نظر دوڑانے پر بھی وہ اسے لانچ میں نہیں دکھائی دی اسے لاونج میں دکھائی دی تو صرف ماہم۔۔جو لانچ میں اپنی گڑیا کے ساتھ کھیلنے میں مگن تھی۔۔

پاپا آپ۔۔اپنی طرف کسی کو بڑھتے دیکھ ماہم نے جھٹ سے اپنی آنکھیں اٹھائی تھی لیکن اپنے پاپا کو دیکھتے اس کے چہرے پر خوشی کے رنگ بکھرے تھے وہ جھٹ سے بھاگتے ہوئے عرش کے گلے لگی تھی اور کچن میں کھڑی روحا جو اتنا سوچوں میں مگن تھی وہ بالکل بھی ماہم کی چیخ نہیں سن پائی تھی اور نہ عرش کے گھر آنے کی اسے کوئی خبر ہوئی تھی۔۔۔

میرا بچہ کیسا ہے۔۔پیار سے ماہم کے بال سہلاتے عرش استفار کرنے لگا۔۔

آئی ایم گڈ بابا آپ کیسے ہیں۔۔!

آئی ایم آل سو گڈ مائی بے بی۔۔! میں آپ کے لیے کچھ لایا ہوں کیا آپ نے کھانا ہے۔۔؟ عرش آئی برو اچکاتے اس کے دونوں گال پر اپنے لب رکھتے ہوئے کہنے لگا جس پر ماہم نے جلدی سے ہاں میں سر ہلایا تھا۔۔

پہلے آپ نے پاپا کو کسی کرنی ہو گی گال پہ اس کے بعد پھر پاپا آپ کو اور ڈھیر ساری چوکلیٹ دیں گے اور میرے بچے کو چاکلیٹ پسند ہے نا عرش ماہم کو دیکھتے جیسے پوچھنا چاہا تھا اور اسے اتنا تو اندازہ تھا بچوں کو چکلیٹ کتنی پسند ہوتی ہے۔۔

یس پاپا آئی ول کس یو۔۔ جلدی سے عرش کے دونوں گالوں پر اپنے لب رکھتے اسے کس کرنے ماہم اب اپنے ہاتھ اس کے سامنے کرتے جسے اپنا گفٹ مانگنا چاہ رہی تھی عرش نے بھی مسکراتے ہوئے اپنے پاکٹ میں سے ہاتھ ڈالتے چھ ڈیری ملک چاکلیٹ نکالتے ماہم کو تھمایا جسے دیکھتے ہیں اسکی آنکھیں پھیلی تھی اور وہ بے تحاشہ خوش ہوئی تھی جس کا اندازہ اس کے کھلے ہوئے چہرہ سے صاف لگایا جا سکتا تھا۔۔

ماما کہاں ہے آپ کی عرش اسے اب اپنی گود سے اتارتے صوفے پر بٹھا گیا وہ اب روحا کو دیکھنے کے لیے بے چین ادھر سے ادھر دیکھنے لگا شاید وہ کہیں تو کھڑی ہو لیکن وہ کہیں پر بھی نہیں دکھ رہی تھی۔۔

پاپا ماما کچن میں ہے وہ میرے لیے سینڈوچ بنا رہی ہے۔۔ ماہم نے کچن کی جانب اشارہ کیا تھا اور عرش اسے وہی رہنے کا کہتے خود کچن کی طرف چلا گیا۔۔

روحا کی پشت دیکھتے عرش کی نظریں اس پر ٹک گئی تھی سر پر دوپٹہ سلیقے سے پہنے وہ تیز تیز اپنے ہاتھ چلا رہی تھی۔۔

عرش کے ماتھے پر تیور بنے تھے اسے روحا پر غصہ آیا تھا جو اتنی بے خبر تھی کہ اسے پتہ بھی نہیں چلا کہ گھر پر کوئی آیا ہے۔۔

عرش اپنے ہاتھ آگے بڑھاتا اس کے کمر کے گرد حائل کر گیا جانا پہچانا لمس اور اپنے پاس پہلی خوشبو محسوس کرتے روحا یک دم اپنی جگہ سے اچھلی تھی۔۔انڈا پینٹ کرنے والے ہاتھ یک دم رک گئے تھے اس نے جھٹ سے اپنی گردن موڑ کر پیچھے دیکھا اور عرش کی سرخ آنکھیں دیکھتے اس کو اوپر کا سانس اوپر اور نیچے کا نیچے رہ گیا تھا۔۔

آپ۔۔۔روحا نے خوف سے اپنے لبوں پر زبان پھیری اسے تو عرش کے آنے کا پتہ بھی نہیں چلا وہ اتنا سوچ میں گم تھی اسے اپنی اتنی لاپرواہی پر سخت غصہ آیا تھا۔۔

میں ہی ہوں بے بی گرل اس میں اتنا حیران ہونے والی کیا بات ہے کن سوچ میں اتنی گم تھی عرش اسکی کمر کے گرد اپنے ہاتھ سانپ کی مانند لپٹائے استفار کرنے لگا لیکن روحا کی زبان کو تجھے چپ سی لگ گئی تھی وہ بس یک تک عرش کی سرخ ہوتی خمار آنکھوں میں دیکھنے لگی۔۔

و۔۔وہ کچھ نہی ایسے ہی پپ۔۔پلیز ہہ۔۔ہاتھ ہٹائیں سس۔۔سانس نن۔۔نہی آرہی۔۔اپنی کمر پر رینگتی انگلیاں اس کی سانسیں گڈ مڈ کرنے کا باعث بنی تھی۔۔

عرش کے لب نامحسوس انداز میں مسکرائے تھے۔۔

بے بی گرل اتنا ڈر کیوں رہی ہو اور سانس لو میں نے ابھی کچھ کیا ہی نہیں اور تمہاری سانسیں ابھی سے بند ہونے لگی ہے اس کے چہرے پر اپنی ایک انگلی اسکے ماتھے سے لے کر تھوڑی تک لاتے عرش بہکی بہکی نگاہوں سے اسے دیکھنے میں مصروف تھا۔۔

روحا اپنے ہاتھ عرش کے ہاتھوں پر رکھتے اسے خود سے دور کرنے کی ناکام سی کوشش کر رہی تھی جس پر عرش کے ماتھے پر تیور سے بن چکے تھے لیکن وہ پھر بھی اپنا ہاتھ اس کے کمر پر ایسے پھیر رہا تھا جیسے اسے کافی مزہ آرہا ہو روحا کو گھبراتے دیکھ۔۔

دیکھیں عرش پپ۔۔ پلیز ایسا نہ کریں دیکھیں ماہم آجائے گی پلیز ہاتھ ہٹائیں۔۔

وہ نہیں آئے گی میں نے اسے چاکلیٹ دی ہے وہ اسے کھانے میں مصروف ہے۔۔ روحا کے ہلتے جلتے لب دیکھتے عرش کے گلے میں گلٹی بھر کر معدوم ہوئی۔۔

بے ساختہ وہ روحا کے لبوں کو ایک بار عرش ان پر جھکتے اسکے دونوں لبوں کو اپنے لبوں میں پیوست کیے وہ شدت سے اس کی سانسیں پینے لگا۔۔

روحا کی آنکھیں خطرناک حد تک پھیلی تھی۔۔

لیکن عرش تو پیاسے کی طرح اسکے لبوں کو چومنے میں مگن تھا۔۔

چند منٹ گزرنے کے بعد جب روحا کو لگا وہ سانس نہیں لے پائے گی تو بے ساختہ اس نے عرش کے چوڑے سینے پر اپنے ہاتھوں سے مکے برسانا شروع کر دیے تھے جو مدہوشی کے عالم میں اس کے لبوں پر جھکا تھا اس کے مکے مارنے پر عرش ہوش میں آتا اس کے لبوں کو آزادی بخشا۔۔ لیکن اپنے ہاتھ اسکی کمر کے گرد سے نہی ہٹائے۔۔

اف بے بی گرل بہت ہی میٹھے اور رسیلے لب ہے تمہارے گلاب جامن سے بھی زیادہ میٹھے۔۔ روحا کو آنکھ مارتے عرش نہایت ہی بے باکی سے بولا۔۔

کانوں کی لوح تک سرخ ہوتی روحا اب بھی مزاحمت کرتے اسے خود پر سے دور کرنے کی ناکام سی کوششیں کرنے لگی لیکن اس کی جان تو تب ہوا ہوئی جب عرش کے ہاتھ اسکی دھڑکنوں تک آئے تھے۔۔اس قدر بے باقی کی امید اسے عرش سے قطعی نہ تھی۔۔

عرش کی نظر بھٹک کر روحا کی گردن کی سفید سکن پر گئی تھی اور وہ اسکی گردن پر جھکتے سکن کو اپنے لبوں میں بھرتے لو بائٹ بنانے لگا۔۔

آہہہ۔۔روحا کے منہ سے سسکی نکلی تھی اس کا ہاتھ بے ساختہ عرش کے بالوں میں گیا تھا۔۔

لیکن عرش مدہوشی کے عالم میں اسکی گردن کی سکن کو اپنے دانتوں میں لیے چومنے میں مگن تھا جبکہ ایک دونوں ہاتھ روحا کی ڈھرکنوں کو دبانے میں مصروف تھے۔۔

اس سے پہلے عرش مزید کوئی گستاخی کرتا ماہم کی آواز پر وہ جھٹ سے روحا سے دور ہوا تھا۔۔جو ماما ماما پکارتے کچن کی طرف بھاگتے ہوئے آرہی تھی۔۔

عرش کے دور ہونے پر روحا نے خود کو سنبھالا تھا ورنہ دماغ اور دل اب بھی اپنے وجود پر رینگتا عرش کا ہاتھ محسوس کر رہا تھا چہرہ شرو حیا کے باعث خطرناک حد تک سرخ ہو چکا تھا۔۔

جلدی سے ماہم کو سینڈوچ سے کر روم میں او تمہارے پاس پانچ منٹ ہے اور اگر تم نا آئی تو پھر میں جو کروگا وہ تم سے برداشت نہیں ہوگا عرش ماہم کو مسکراتے اس کے گال کو چومتے کمرے میں چلا گیا۔۔۔

عرش کی دھمکی کام ائی تھی روحا تو پانچ منٹ کے اندر اندر ماہم کو سینڈوچ دیتی کمرے میں موجود تھی عرش کو شرٹ لیس بیڈ پر لیٹے دیکھ کر روحا نے شرم سے نظریں جکھائی تھیں۔۔۔

آجاؤ بے بی گرل میرے پاس عرش نے اپنے پاس بیڈ پر اشارہ کیا تو روحا نے گھبراتے عرش کی طرف دیکھا نفی میں سر ہلایا۔۔

بے بی گرل تم خود اوگی یا میں اٹھا کر لاؤں کیونکہ میں نے کچن کا ادھا ادھورا کام ابھی پورا کرنا چاہتا ہوں ورنہ میرے اندر جو اگ جل رہی ہے نا وہ بجے گی نہیں جب تک تم میرے قریب نہیں اوگی۔۔

روحا کو تو بے حد شرم ارہی تھی اور وہ تو اس بے باک اپنے شوہر کا ایک کام کچن میں دیکھ چکی تھی روحا نے آہستہ آہستہ قدم اٹھایا اور اس عرش کے پاس جا کر کھڑی ہوگئی عرش نے روحا کا بازو کھینچ کر اپنے پاس بیڈ پر لٹایا تو اور اس کا دوپٹا نکال کر بیڈ پر رکھ دیا تو روحا کو بے حد شرم محسوس ہوئی تھی۔۔

ششش۔۔۔۔شاہ جی نہیں کرے مم۔۔۔۔مجھے شرم آرہی ہے۔۔۔

ابھی جو میں کروگا ساری شرم ختم ہو جائے گی بے بی گرل یہ کہتے عرش نے روحا کی گردن میں منہ دیا اور وہاں چومنے لگا۔۔

روحا کی سانسیں اٹکی تھی عرش کے اس حرکت سے روحا نے عرش کے کندھے کو مضبوطی سے پکڑا۔۔

عرش نے روحا کو دیکھا اور پھر سے اپنے ہاتھ روحا کے سینے پر پھیرنے لگا اس سے پہلے کے روحا کچھ کہتی عرش اس کے لبوں پر جھک چکا تھا اور روحا کی ساری مزاحمتیں دم توڑ چکی تھی۔۔۔

روحا کی مزاحمت نا کرتے دیکھ عرش اپنی مرضی کر کے ہی پیچھے ہوا تھا اور روحا کو گہرے گہرے سانس لیتے دیکھ اس کے سینے پر جھکتا روحا کو مزید سسکنے پر مجبور کر گیا۔۔۔

شششش۔۔۔شای جی بس کرے نا روحا روہانسی ہوئی تھی تو روحا کو روتے دیکھ کر عرش پیچھے ہوا تھا۔۔

بے بی گرل تم تو بہت نازک ہو لیکن جس دن میر اضبط ختم ہوا تو تمہاری یہ نازک سی جان میرے ہاتھ میں اگئی تو تمہاری سارے انسو میں اپنے عمل سے نکالو گا لیکن مجھے ترس نہیں آئے گا عرش گھمبیر لہجے میں کہتے روحا کی جان لبوں پر لے ایا۔۔۔

شاہ جی۔۔۔ماہم بلا رہی ہے روحا نے اٹھتے کہا تو عرش پیچھے ہوا ابھی تو جاو لیکن کل او گا ماہم کو ٹائم سے سلا دینا دوبارہ سے روحا کے لبوں پر بوسہ دیتے عرش چلا گیا۔۔۔

۔۔۔۔جیک کا ماضی۔۔۔۔۔

اسلم شادی کر کے اپنے گھر چلا گیا اور امنہ کو ایک الگ گھر میں رکھا تھا اسلم اپنی ذمہ داری بہت اچھے سے نبھا رہا تھا اپنی پہلی بیوی سلمہ کے ساتھ ہی رہتا تھا لیکن کبھی کبھی بھی وہ امنہ کے پاس اجاتا تھا ایسے ہی ٹائم گزرتا چلا گیا اور سلمہ کے گھر بیٹے کی پیدائش بھی ہو گئی اسلم تو بے حد خوش تھا اور اسلم کا سارا دھیان سلمہ کی طرف ہو گیا کچھ دن تو اس نے امنہ کے گھر گیا ہی نہیں لیکن امنہ بہت ہی صبر والی لڑکی ثابت ہوئی تھی اسلم نے امنہ کو نماز پڑھنا بھی سکھا دی تھی اور امنہ اب نماز پڑھتی تھی تھوڑا بہت وہ قران پاک بھی پڑھ لیتی تھی۔۔۔

اسلم اس کا مسیحا تھا جس نے اسے عزت والی سکون والی زندگی دی تھی وہ اس سے کبھی بھی شکوہ نہیں کرتی تھی لیکن ایک ہفتے سے اسلم ایا نہیں تھا اور امنہ کا دل بھی بے چین ہو رہا تھا امنہ کے ڈلیوری کے دن بھی قریب ارہے تھے لیکن اسلم تو جیسے بھول ہی گیا تھا۔۔۔

دو دن بعد اسلم کو امنہ کی یاد ائی تو وہ گھر ایا تھا جب وہ گھر ایا تو سامنے امنہ کو دیکھا جو زمین پر پڑی درد سے تڑپ رہی تھی اسلم کو اپنی لاپرواہی پر جی بھر کر غصہ ایا اس نے امنہ کا خیال کیوں نہیں کیا اسلم جلدی سے جاتا امنہ کو اٹھاتے ہاسپٹل کے لیے نکل گیا۔۔

امنہ کو اندر لے جایا گیا اسلم بے حد پریشان ہوا تھا لیکن اللہ کے کرم سے تھوڑی ہی دیر بعد اندر سے نرس باہر اتے بیٹے کی پیدائش کی خوشخبری دی تھی مبارک ہو بیٹا ہوا ہے نرس مسکراتے یہ کہہ کر چلی گئی تو اسلم بھی دھیما سا مسکرایا چاہے اس کا بیٹا نہیں تھا لیکن پانچ مہینوں سے امنہ کے ساتھ رہتے رہتے امنہ سے اور اس بچے سے انسیت سی ہو گئی تھی۔۔۔

اسلم اندر گیا تو بچے کو دیکھا جس کا رنگ بھی اپنی ماں کی طرح سیاہ ہی تھا امنہ نے اپنے بیٹے کو دیکھا جس کے چہرے پر معصومیت ہی معصومیت تھی بہت پیارا بچہ ہے اسلم نے اس بچے کو اٹھایا اور اس بچے کے ماتھے پر بوسہ دیا امنہ کی انکھوں سے انسو نکلے تھے جو اتنے اچھے انسان کا ساتھ ملا تھا اگلے دن امنہ کو ڈسچارج کر دیا گیا تھا اور اسلم اور امنہ نے اس بچے کا نام سوچ کر اکاش رکھا تھا اکاش اسلم ملک۔۔

اسلم اب روز ہی امنہ کے پاس انے لگا تھا اور امنہ اور اکاش کے ساتھ ٹائم گزارنے لگا اسلم کو بھی عکاش کو پسند کرنے لگا تھا چاہے وہ اس کا بیٹا نہیں تھا لیکن ویسے اپنے بچوں جیسا ہی عزیز ہو گیا تھا اور ایک دن اسلم امنہ اور اکاش کو لے کر باہر گیا تھا جہاں پر سلمہ کی نظر ان پر پڑ گئ تھی گھر اکر اس نے کافی واویلا کیا تھا اسلم نے بتادیا کہ مجبوری میں شادی کی تھی مجھ سے غلطی ہو گئی تھی میں اس لڑکی کے پیار میں بہک گیا تھا اسلم نے امنہ اور اس بچے کا ماضی چھپادیا تھا تا کے کوئی اسے طعنہ نا مار سکے۔۔۔

سلمہ نے تو گھر میں وویلا مچادیا تھا اور اپنے بچوں کو میکے لے جانے کی دھمکی دی تھی اسلم کو اپنے بچوں سے بھی پیار تھا اسی لیے وہ سلمہ کی بات مان گیا کہ ابو کو کبھی بھی امنہ کے پاس نہیں جائے گا۔۔۔

سلمہ کو اگ تو لگی تھی لیکن وہ اسلم کو چپ کروا کر خود بھی چپ ہو کر بیٹھ گئ تھی اگلے کئ دنوں تک اسلم امنہ کے پاس نہیں گیا تھا ایسے ہی ایک دن امنہ بیٹھی تھی تو دروازہ بجا تھا امنہ نے دروازہ کھولا تو سامنے ایک خوبصورت لڑکی کو دیکھ کر وہ چونک گئ کہ اس گھر میں کون اسکتا ہے۔۔

جی آپ کون امنہ نے پوچھا تو سلمہ نے اسے دیکھا جو سیاہ تھی پتہ نہیں اسلم کو اس میں کیا نظر آیا کے وہ بہک گیا تھا اور شادی کر لی تھی۔۔۔

میں اسلم کی بیوی اوہ وہ بھی پہلی اسلم کی بیوی کو سن کر امنہ اسے دیکھنے لگی کے یہ یہاں کیا کرنے آئی ہے۔۔

سلمہ اسے سائڈ پر کرتی اندر آگئی۔۔

بیٹھے اپ میں آپ کے کچھ کے کراتی ہو امنہ نے کہا تو سلمہ نے حقارت سے اسے دیکھا۔۔

رہنے دو مجھے کچھ نہیں کھانا پینا مجھے بس یہ ہی کہنا ہے کے میرے شوہر کا پیچھا چھوڑ دو اور وہ تمہارے پاس اب کبھی نہیں ائے گا کیونکہ اس کی خاندانی بیوی میں ہو تم نہیں جس سے اس نے تمہارے جسم سے بہک کر شادی کر لی مجبوری میں۔۔۔

سلمہ کی باتیں امنہ کو دل چیڑ رہی تھی لیکن وہ خاموشی سے انسو بہاتے سلمہ کی باتیں سن رہی تھی۔۔

آئندہ کے بعد اگر تم مجھے میرے شوہر کے آس پاس بھی دیکھی تو یقین کرو کے تمہارا وہ خشر کرو گی کے تم یاد رکھو گی سلمہ نے امنہ کا چہرہ دبوچتے کہا جس سے تکلیف سے آمنہ کی سسسکی نکلی تھی اور آج کے بعد اسلم یہاں نہیں آئے گا اس نے قسم کھائی ہے اور تم بھی یہ امید چھوڑ دو کے وہ آئے گا تمہارے پاس شکل دیکھی نہیں اپنی اور اجاتی ہے کہاں کہاں سے اٹھ کر خواب دیکھ کر سلمہ حقارت سے کہتی چلی گئی جب کے امنہ اپنے بارے میں ایسے الفاظ سن کر جیسے ٹوٹ سی گئی تھی اور وہاں کی زمین پر بیٹھ کر رونے لگی اتنے میں آکاش کے دانے کی اواز ائی تو امنہ جلدی سے اٹھی اور اندر جا کر اکاش کو چپ کروانے لگی یہی تو تھی اب اس کی زندگی اب وہ چاہ کر بھی نا خود کو نا ہی اس بچے کو کچھ کر سکتی تھی۔۔۔

فیری۔۔ شایان اپنے روم میں داخل ہوا تو میرب کو پکارنے لگا جو کہ کمرے میں نہیں تھی۔۔

لیکن واش روم کے پاس آنے پر اسے اندر سے نہانے کی آواز آئی وہ سمجھ چکا تھا اس کی فیری فریش ہو رہی ہے۔۔ اب وہ اپنے پاؤں میں مقید قیمتی بوٹوں کو اتارتے بیڈ پر بیٹھ کر اپنی فیری کا انتظار کرنے لگا سے

انتظار زیادہ نہیں کرنا پڑا کیونکہ چند ہی منٹ بعد میرب بالوں کو تولیے سے لپٹائے بنا ڈوپٹے کے واش روم سے باہر آئی تھی۔۔

شایان کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئی تھی اپنی فیری کے نشیب و فراز کو دیکھ کر جو کہ بنا دوپٹے کے فٹ فراک میں صاف واضح ہو رہی تھی۔۔ شایان کے گلے میں گلٹی بر گرمدوم ہوئی۔۔

بمشکل اپنے چہرے پر سرخ رنگ کو نارمل کرتے ہیں وہ گہری سانس بھرتے فضا کے سپرد کیا جبکہ میرب شایان کو بیڈ پر بیٹھے دیکھ کر کرنٹ کھا کر اپنی جگہ سے اچھلی تھی تولیہ فرش پر گر چکا تھا جبکہ بال آگے چہرے پر بکھر گئے۔۔

آ۔۔آپ کب آئے۔۔ میرب نے کنفیوز ہوتے اپنی نظروں کا زاویہ بدلتے اپنا دوپٹہ ٹٹولنا چاہا۔۔ جو کہ بیڈ پر شایان کہ بے حد قریب پڑا تھا۔۔

شایان کو ماہی سے کچھ ضروری بات کرنی تھی اس لیے وہ اس کے روم میں گیا تھا لیکن اب اس کی کڈنی میں کافی درد ہو رہا تھا چھلنے کے باعث۔۔

میرب آہستہ آہستہ اس کے قریب جاتی جیسے ہی اس نے اپنے دوپٹے پر ہاتھ رکھ کر اٹھانا چاہا شایان اسے کلائی سے تھامے اپنی لیپ پر بٹھا گیا۔۔

میرب کی آنکھیں خطرناک حد تک پھیلی تھی۔۔

آپ آرام کریں آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔۔ میرب کسمساتے ہوئے اس کے حسار سے نکلنے کی کوشش کرنے لگی لیکن شایان شایان اس کے گیلے بالوں میں ہاتھ پھساتے اس کے لبوں پر جھکا تھا۔۔

اور وہ اس کے لبوں پر تب تک جھکا رہا جب تک میرب کی سانسیں اور اس کی سانسیں بھاری نہیں ہو چکی تھی تھوڑی دیر بعد وہ اس کے لبوں کو آزادی بخشتے دور ہوا اور میرب کا سرخ چہرہ دیکھنے لگا جو کہ اس کی شدت سے خون جھلکنے کو بے تاب تھا۔۔

میرب گہرے گہرے سانس لیتے جھٹ سے شایان کے گود پر سے اٹھی تھی کیونکہ شایان کو چھوٹ لگی ہوئی تھی۔۔۔۔

◈◈◈

حال۔۔۔۔

جیک اور ایما عرش کے کہنے پر افس تو اگئے تھے اور ارمانڈو کے آدمی ان کا بھی پیچھا کر رہے تھے جیک اور ایما افس کے اندر چلے گئے اور پیچھے ارمانڈو کے ادمی اپنا کام کر چکے تھے جی سر کام ہو گیا ہے ان کی لاش کا پتہ بھی نہیں چلے گا کہاں گی کہاں نہیں اگر وہ بچ بھی گئے تو ہم اج اتنے ادمی ہوں گے کہ ان کو مار کر ان کی لاش لے کر ہی اپ کے سامنے حاضر ہوں گے۔۔۔۔

ارمانڈو کے ادمی ارمانڈو کو کال کر کے بتانے لگے جس سے ارمانڈو کے چہرے پر پر اسراریت سے مسکراہٹ ائی تھی اور پھر ارمانڈو نے اپنے سامنے بے ہوش پڑی اپنی بیا کو دیکھا سوری بیا جان لیکن میں کیا کروں میں اپ کو چھوڑ بھی نہیں سکتا اور نہ ہی اپ کے گھر والوں کو ارمانڈو اب موبائل رکھے اب مسلسل اپنی ریڈ روز کو دیکھ رہا تھا۔۔

دوسری طرف ایما اور جیک اپنا کام کر کے باہر نکلے دونوں نے ہی ایک دوسرے سے بات نہیں کی تھی جیک نے ایما کو دیکھا ایک حسرت ہی تھی دل میں کہ کاش وہ اس کی بچپن والی بٹر فلائی ہوتی تو بات اج کچھ اور ہوتی لیکن ایما اب بہت بدل چکی تھی۔۔۔

ایمانے بھی جیک کی طرف نہیں دیکھا تھا جیک اور ایما تھوڑی ہی دور گئے تھے کہ جیک کو علینا نظر ائی تھی جو کہ گاڑی کے پاس کھڑی تھی۔۔۔

جیک نے گاڑی روکی تو ایمانے جیک کی طرف دیکھا کیا ہوا جیک تم نے گاڑی کیوں روک دی۔۔۔۔

تم رکو میں اتاہوں جیک یہ کہتا گاڑی سے نیچے اترا اور الینا کے پاس چلا گیا ہیلو علینا جیک نے علینا کو پکارا تو علینا کو خوشگوار حیرت ہوئی۔۔۔۔ ہیلو جیک کیسے ہیں اپ اور اپ یہاں۔۔۔

میں تو ٹھیک ہوں کیا ہوا ہے اپ یہاں کیوں کھڑی ہیں۔۔۔

اف کیا ہی بتاؤں جیک میں مارکیٹ تک گئی تھی تو اب راستے میں گاڑی خراب ہو گئی ہے سمجھ نہیں ارہا کیا کروں۔۔۔۔

تو اپ پریشان کیوں ہو رہی ہے چلے میں اپ کو گھر چھوڑ دیتا ہوں۔۔۔

اوہو جیک تھینک یو تھینک یو سو مچ مجھے گھر جانے کی جلدی ہے شکر ہے تم مل گئے مجھے علینا نے گاڑی سے اپنا سامان اٹھایا اور جیک کے پیچھے چل پڑی اور گاڑی میں بیٹھی ایما کو تو غصہ ارہا تھا جیک کے ساتھ علینا کو دیکھ کر۔۔۔

علینا گاڑی میں بیٹھی تو ایمانے جیک کو غصے سے دیکھا یہ تمہاری گرل فرینڈ ہے تو ڈیٹ پر لے کے جانا تھا تو الگ ٹائم رکھتے میرے پاس اتنا ٹائم نہیں ہے کہ میں تم لوگوں کا انتظار کرتی پھروں مجھے اپنے بوائے فرینڈ سے بھی ملنے جانا ہے ایما کو نہ جانے کیوں غصہ ارہا تھا اور جو منہ میں اتا وہ بولتی جا رہی تھی۔۔۔۔

تھوڑی دیر تم اپنی بکواس بند کرو گی ایما جیک نے دانت کچکچاتے کہا علینا کی گاڑی خراب ہو گئی تھی میں اسے گھر چھوڑنے جا رہا ہوں جیک کو گرل فرینڈ لفظ سن کر غصہ ایا تھا اور پیچھے بیٹھی علینا کا بھی گرل فرینڈ

سن کر چہرہ سرخ ہوا تھا اور جیک کا اسے پروٹیکٹ کرنا علینا کہ دل کے دھڑکنیں تیز کر گیا تھا علینا نے مسکراتے ہوئے جیک کی طرف دیکھا کتنا اچھا ہے یہ جیک علینا جیک کو یک تک دیکھنے لگی۔۔۔

چپ کر کے گاڑی چلاؤ ایما منہ بناتے بولی ابھی یہ لوگ تھوڑی ہی دور گئے تھے کہ ان کی بھی گاڑی راستے میں خراب ہوئی تھی۔۔۔

کیا ہوا جیک علینا جیک کو دیکھتے بولی یہ جگہ بھی کتنی سنسان ہے تمیں کس نے کہا تھا اس راستے پر گاڑی ڈالوا ایما جیک کو غصے سے دیکھتے بولی۔۔

کیونکہ اس راستے سے علینا کا گھر نزدیک پڑتا ہے اور علینا کو گھر جانے کی جلدی تھی اسی لیے میں نے اس راستے پر گالی ڈالی۔۔۔

ٹک ٹک ٹک ٹک کی اواز ان تینوں کے کانوں میں پڑی تھی یہ کیسی اواز ہے جیک الینا ڈرتے ہوئے بولی۔۔

جب کہ جیک اور ایما نے ایک دوسرے کو دیکھا اور دونوں کو ہی ایک دم سے جھٹکا لگا تھا بومب۔۔ دونوں کی انکھیں پھٹی تھی جلدی سے دونوں گاڑی سے نیچے اترے اور گاڑی کے چاروں طرف دیکھا اور پھر جیک نیچے جھکا تھا اور گاڑی کے نیچے فٹ بم کو دیکھ کر تو ایک پل کو جیک نے ایما کو دیکھا ایما۔۔۔

جیک نے ایما کو پکارا ایما نے بھی نیچے جھک کر دیکھا جیک یہ کس نے بم مطلب کہ ہماری گاڑی کے نیچے اومائی گاڈ۔۔۔۔

علینہ باہر نکلو جلدی سے جیک نے علینا کو چیخ کر کہا علینہ نے باہر نکلنا چاہا لیکن گاڑی کا ڈور اٹو میٹک ہی بند ہو گیا تھا جیک یہ کھل نہیں رہا الینا نے زور زور سے دروازہ کھولنا چاہا۔۔

اوشٹ یہ کیا ہو رہا ہے دروازہ کیسے لاک ہو سکتا ہے۔۔۔

جیک یہ یہ بس دو منٹ رہ گیا ہے جلدی کرو جو بھی کرنا ہے تم تم ڈیفیوز کرنے کی کوشش کرو۔۔

ایما اور جیک دونوں ہی اب کوشش کرنے لگے تھے۔۔۔

بیا میری جان دیکھو ایسے بے ہوش ہوئی آپ کتنی اچھی لگ رہی ہو مجھے اور اگر آپ اٹھ گئی تو پھر مجھ سے دور جانے کی کوشش کرے گی آپ میں اپ کو قید نہیں کروں گا لیکن میں اپ کو اپنے پیار میں اپنے عشق میں قید کرنا چاہتا ہوں اپ کو اپنی پرانی والی بیا بنانا چاہتا ہوں لیکن اس دفعہ اگر عرش بیچ میں ایا تو اسے بھی مرنا ہو گا بچپن میں مجھ میں اتنی طاقت نہیں تھی لیکن اب ہے اب مجھ میں اتنی ہمت ہے کہ جو بھی ہمارے راستے میں آئے گا میں اسے مار دوں گا۔۔۔

جیک یہ صرف ایک منٹ رہ گیا ہے یہ ڈیفیوز کیوں نہیں ہو رہا۔۔۔

ایما میں کون سا ماہر ہو اس میں مجھے نہیں پتہ کون سی وائر ہے جس سے یہ بم ڈفیوز ہو گا۔۔۔

جلدی کرو جیک ورنہ ہم مارے جائیں گے۔۔۔

کر رہا ہوں اور اندر گاڑی میں بیٹھی علینا مسلسل کلمے کا ورد کرتی دعا کر رہی تھی۔۔۔

اج پھر سے ہاتھوں میں گلف پہنے وہ ہاتھ مسلسل لیپ ٹاپ پر چلا رہا تھا 30 سیکنڈ رہ جانے پر ہاتھوں کی انگلیوں کی حرکت میں تیزی ائی تھی جیک بیس سیکنڈ رہ گئے ہیں جلدی کرو ہم مارے جائیں گے۔۔۔

کر رہا ہو ایما تم تو چپ کر کے بیٹھو جیک کے ماتھے پر بھی پسینے کی ننھی ننھی بوندیں ائی تھی۔۔۔

تم تو اپنی گرل فرینڈ کے ساتھ مر و گے میں نے تو اپنے کرس کو ابھی تک دیکھا ہی نہیں ایما نے دکھی لہجے میں بولی تو جیک کو ایما پر غصہ ایا کہ وہ اس معاملے میں بھی اپنے بوائے فرینڈ کو یار کر رہی ہے۔۔۔

جیک 10 سیکنڈ ایما نے اپنی انکھیں بند کر لی کیونکہ یہ ان کے گینگ کا اصول نہیں تھا کہ ایک مشکل میں ہو تو اسے اکیلا چھوڑ کر جایا جائے ان کے گینگ کا یہ اصول تھا کہ اپنے ساتھی کے ساتھ ہی مرا جائے اسی لیے ایما جیک کو چھوڑ کر گئی نہیں تھی۔۔۔

پانچ سیکنڈ۔۔۔۔لیپ ٹاپ پر چلتی انگلیاں تیز ہوئی تھی۔۔۔

چار تین دو ایک زیرو۔۔۔ایما کی چیخ نکلی تھی اور جیک نے بھی اپنی انکھیں بند کی تھی دھک دھک دھک دھک تینوں کی دھڑکنیں تیز ہوئی تھی اور دوسری طرف لیپ ٹاپ پر چلتی انگلیاں رکی تھی۔۔

ڈن۔۔۔ایس کے (s) ۔ (k) تم لوگوں کو کچھ نہیں ہونے دے گا۔۔

جیک جیک دیکھو ہم زندہ ہیں ہم زندہ ہیں بم ڈفیوز کر دیا تم نے بم ڈیفیوز کر دیا تم نے ایما جیک کے گلے لگتی خوشی سے بولی تو جیک کو بھی خوشگوار خیرت ہوئی کہ اس نے بم پہلی دفعہ ڈیفیوز کیا تھا ایما نے خود کی پوزیشن کو دیکھا تو وہ اج پہلی دفعہ جیک کے گلے لگی تھی ایما جلدی سے پیچھے ہوئی۔۔۔

ہاں میں نے کر دکھایا میں نے کر دکھایا میں نے بومب ڈیفیوز کر دیا جیک اور ایما گہرے گہرے سانس لیتے وہاں ہی زمین پر بیٹھ گئے۔۔۔

چلو اٹھو اب گھر چلتے ہے ایما نے اٹھ کر دروازہ کھولنا چاہا لیکن دروازہ تھا کہ کھل ہی نہیں رہا تھا اسے اب کیا موت پڑ گئی ہے جیک اور ایما نے کافی زور لگایا تب جا کر اس کا لاک ٹوٹا تھا اور دروازہ کھلا تھا ابھی وہ گاڑی میں بیٹھے ہی تھے کہ اس گاڑی کے ارد گرد چھ سے سات گاڑیاں اکر رکی تھیں لو جی ایک اور سیاپا ایما سر جٹک کر رہ گئی جبکہ الینا تو پہلے دفعہ ایسے سچویشن دیکھ رہی تھی کچھ بولنے کے قابل ہی نہیں رہی تھی۔۔۔

گاڑی سے فل بلیک سوٹ پہنیں ہاتھوں میں گنز لیے لوگ نکلے تھے ایما اور جیک نے ایک دوسرے کو دیکھا اور وہ بھی گاڑی سے نکلے تھے اور اپنے اپنے ہاتھوں میں اپنی پسٹل بھی پکڑ لی تھی۔۔۔

کون ہو تم لوگ ہمارا راستہ کیوں روکا ہے جیک نے ان لوگوں کو بولا تو وہ ان لوگوں نے ایک دوسرے کو دیکھا ہمیں تم لوگوں کی لاش چاہیے ہماری بوس کا حکم ہے۔۔

یہ تو تم لوگوں کی غلط فہمی ہے کہ یہاں سے ہم لوگوں کی لاش لے کر جاؤ گے ایما اور جیک نے اپنی اپنی پسٹل ان کی طرف کی اور گولیاں برسائی تھی وہ لوگ بھی اگے بڑھے تھے ایما اور جیک زبردست قسم کی فائٹنگ کر رہے تھے اپنا بچاؤ کر رہے تھے۔۔

ان میں سے دو لوگ اگے بڑھے اور گاڑی میں سے الینا کو نکالا اور اس کے سر پر بندوق تانی تھی خبر دار اگر تم لوگوں میں سے کوئی ہلا تو اس کو مار دے گے ان دونوں نے اوازیں دی تو جیک اور ایما نے ایک ساتھ ان کی طرف دیکھا جو علینا پر گن تانے کھڑے تھے علینا نے خوف سے پھٹی پھٹی انکھوں سے جیک کی طرف دیکھا۔۔۔

جیک اور ایما کا دھیان بھٹکا تھا ایک گولی چلی تھی اس سے پہلے کے یہ گولی ایما کو لگتی جیک ایما کو پیچھے کرتا پھر سے ایما کی گولی خود پر کھا چکا تھا اور جیک کے بازو پر گولی لگی تھی۔۔

جیک کے پیچھے ہٹانے سے ایما لڑ کھڑائی تھی جیک تم ٹھیک تو ہو نا ایما جیک کی طرف بڑھی تو جیک نے ہاتھ سے اسے روکا اور علینا کی طرف دیکھا۔۔

جججج۔۔جیک بچاؤ علینا گھٹی گھٹی آواز میں بولی۔۔۔

اس لڑکی ہو چھوڑ دو تم لوگوں ہو یم چاہئے تو ٹھیک ہے اسے چھوڑ دو جیک نے اپنی گن نیچے رکھی تو ایما کو شدید غصہ ایا جیک یہ کیا کر رہے ہو گن کیوں نیچے رکھ رہے ہو وہ لوگ ہیمیں مار دے گے۔۔۔

جو میں کر رہا ہو وہ کروا یما اگر ہم نے ایسا نا کیا تو وہ لوگ علینا کو مار دے گے۔۔

اگر ہم بچ گئے نا جیک تو تمیں تو میں اپنے ہاتھوں سے ماروں گی ایما نے غصے سے گن نیچے رکھی اور اپنے ہاتھ اوپر کر کے کھڑی ہو گئی۔۔۔۔

کیوں نا ان تینوں کو زندہ لے جایا جائے بوس خود انہیں ماریں تو بوس زیادہ خوش ہو گئے ان ادمیوں میں سے ایک ادمی نے کہا تو باقیوں نے بھی سرہاں میں ہلا یا باندھو ان کی انکھوں میں پٹی اور ہاتھ بھی باندھنا ایک ادمی آگے بڑھا اور ان کی انکھوں پر پٹی باندھی ابھی وہ ان کے ہاتھوں کو باندھتے کے ایک گولی آدمی کے دماغ کے سر پار ہوئی تھی۔۔۔

سب ادمی جیک اور ایما علینا کو چھوڑ کر اس ادمی کی طرف متوجہ ہوئے تھے اور اس ادمی کو دیکھا جس نے فل بلیک ڈریس پہنا تھا ہاتھوں میں گلوز پہنے ہوڈی پہنے جس سے صرف اس کی ایک انکھ نظر ا رہی تھی بالکل سیاہ تھی اور اس کی ہڈی کے اوپر لکھا تھا (S) ۔K)۔۔

وہ اگے بڑھتا اپنے ہاتھوں سے پسٹل سے گولیاں چلاتے کئی ادمیوں کو مار گرایا تھا جیک اور ایما بھی موقع کا دائرہ اٹھاتے اپنی اپنی گن اٹھائی تھی اور باقی سب کو بھی مار گرایا تھا۔۔۔۔

سب آدمیوں کو مارتے ایس کے نے جیک اور ایما کو دیکھا اور ان کے پاس ایا۔۔۔

عرشمان شاہ سے کہنا تم لوگوں کی ٹریننگ ایک دفعہ ٹھیک سے کرے اگی تم لوگوں کو ضرورت ہے اور عرشمان شاہ کو میری طرف سے ہیلو کہنا۔۔

تم کون ہو ایس کے جیک نے ہدی کے اوپر لیکھا پڑھا تو پوچھا۔۔۔

میں یہ بتانا ضروری نہیں سمجھتا کے میں کون ہو بس اتنا جان لو جو بھی ہو تم لوگوں کی مدد کرنے پہنچ جایا کروگا بس وقت آنے پر تم لوگوں کے سامنے اوگا یہ کہتے ایس کے چلا گیا۔۔

علینا آپ ٹھیک تو ہے نا جیک اپنی پرواہ چھوڑ کر علینا کی طرف گیا۔۔۔

مم۔۔۔میں ٹھیک ہو جیک آپ کو گولی لگی ہے خون نکل رہا ہے۔۔

کچھ نہیں ہوتا علینا یہ چھوٹی موٹی سی چوٹیں ہے یہ کچھ نہیں بیگاڑ سکتی چلے اپ گاڑی میں بیٹھے گھر چھوڑ دیتا ہو۔۔

انہہ۔۔ گرل فرینڈ کے سامنے ہیرو بن رہا ہے چھوٹی موٹی چوٹیں ایمامنہ کے ڈیزائن بناتی گاڑی میں بیٹھ گئی۔۔۔

ابہیا چکراتے سر کے ساتھ اٹھی تھی اور اپنے اپ کے کمرے میں دیکھ کر وہ ڈر گئی لیکن اپنی گردن موڑ کر دیکھا تو اپنے سامنے بیٹھے ارمانڈو کو دیکھا۔۔۔

مم۔۔مان۔۔۔تم یہاں میں تو وہاں تھی تم مجھے لے کر ائے ہو یہاں لیکن کیوں بیانے ڈر کر پیچھے کھسکنا شروع کیا۔۔۔۔

بیاڈرے نہیں اپ میں اپ کو کچھ نہیں کروں گا لیکن اپ کو میں نے 15 سالوں بعد دیکھا ہے تو جی بھر کر دیکھنا چاہتا تھا لیکن میں ابھی اپ کو وہاں ہی چھوڑا تا ہوں جہاں سے لا یا تھا جتنا دیکھنا تھا میں نے اپ کو دیکھ لیا۔۔۔۔

مان تم یہاں کیسے تم تو پاکستان۔۔۔۔

بیا ابھی اپ کو جانا ہو گا وعدہ کریں مجھ سے دوبارہ ملے گی اور پھر میں اپ کو سب کچھ بتاؤں گا۔۔۔۔۔

اوکے میں ملوں گی لیکن مجھے بہت خوشی ہو گی لیکن عرش۔۔۔

اس کی فکر مت کریں بیا میں اب سب کچھ سنبھال سکتا ہوں چلیں اٹھے اپ کو چھوڑ کر اوں۔۔۔۔

بیانے بھی جلدی سے دوپٹہ ٹھیک کیااور اٹھ کرارمانڈو کے پیچھے چلی گئی اسے ارمانڈوپر یقین تھا کیونکہ اس کا بچپن اس کے ساتھ گزرا تھا اس لیے وہ زیادہ نہیں ڈری تھی ارمانڈو نے بیا کو وہاں ہی ارٹ ایگزیبیشن میں چھوڑا اور خود اپنے محل چلا گیا۔۔

ایبا بھی باہر جاتی گاڑی میں بیٹھی اور گھر چلی گئی جیک اور ایما بھی علینا کو چھوڑ کر گھر ائے تو سامنے ہی عرش تیار ہوتا کہیں جا رہا تھا اور شایان اپنے کمرے میں تھا عرش کے موبائل پر میسج اچکا تھا۔۔۔۔۔

K۔Say thnku to S۔۔۔۔۔۔۔۔

لیکن اس نے ابھی دیکھا نہیں تھا جیک اور ایما تم لوگوں کیا ہوا ہے اور یہ پٹی۔۔

عرش بیٹھنے تو دو بتاتے ہیں سب جیک اپنا بازو پکڑتے وہاں صوفے پر بیٹھا تھا۔۔۔

بتاؤ بھی جیک۔۔۔

پھر جیک نے اپنے افس سے لے کر بمب والی بات پھر حملے والی بات سب کچھ اے ٹوزی بتایا تھا اور ایس کے کا انہیں بچانا جو عرش کو مزید پریشان کر گیا تھا۔۔

یہ ایس کے کون ہے اس کا پتہ بھی لگانا پڑے گا لیکن اس روبرٹ کو تو مزہ چکھانا پڑے گا اس پر بھی ایسا وار کریں گے کہ یہ یاد رکھے گا اور یہ ایس کے کون ہیں جو ہمیں بچانے کے لیے ایا تھا اس کا بھی پتہ کروالیں گے جیک تم ریسٹ اور ایما تم بھی جاؤ ایمس بھی سر ہلاتے اٹھ کر کمرے میں چلی گئی۔۔۔۔۔

ارمانڈو گھر گیا لیکن اپنے ادمی کو کال کرنے پر اسے پتہ چلا کہ یہ وار بھی اس کا حال ہی گیا ہے نہیں نہیں ارمانڈو یہ تمہارے ساتھ کیا ہو رہا ہے یہ پہلے کبھی ایسا نہیں ہوا تھا کہ تمہارا وار کبھی خالی جاتا ہو روبرٹ کا تو دل کر رہا تو اپنے ہاتھوں سے ڈی گینگ کے ایک ایک فرد کو مار دیں اور ارمانڈو بنا جواب دیے سرخ چہرہ لیے چپ چاپ اپنے کمرے میں چلا گیا۔۔۔۔

---جیک کا ماضی---

10 سال گزرنے کے بعد اکاش اپنی ماں سے سوال کر رہا تھا اکاش بیٹا ایک دن اپ کے پاپا بھی ضرور اپ سے ملنے ائیں گے----

جی ماما اب میں سکول جاتا ہوں اکاش امنہ کے گال چومتا سکول چلا گیا ایسے ہی دن گزرتے چلے گئے ایک دن امنہ اور اکاش مارکیٹ سے واپس ارہے تھے کہ امنہ کا ایکسیڈنٹ ہوا تھا اور جس گاڑی سے امنہ کا ایکسیڈنٹ ہوا تھا وہ گاڑی اسلم کی ہی تھی اسلم بھی اب بیمار رہنے لگا تھا وہ افس سے گھر ارہا تھا کہ ایکسیڈنٹ ہو گیا---

◈◈◈

اسلم گاڑی سے نکلا اور دیکھا کے کس کس ایکسیڈنٹ ہوا ہے لیکن سامنے امنہ کو دیکھ کر دس سالوں بعد اسلم کا دل تھا جیسے کسی نے مٹھی میں جکڑ لیا ہو---

اا---م---امنہ اسلم امنہ کے پاس بیٹھا اس کی حالت دیکھی جو بالکل ہی بدل چکی تھی اسلم نے جلدی سے آمنہ کو اٹھایا اور ہاسپٹل کے لیے نکل گیا اسلم نے ساتھ میں آکاش کو دیکھا جو اب کافی بڑا ہو گیا تھا لیکن وہ اسلم کو عجیب نظروں سے دیکھ رہا تھا اسلم نے تو اس ٹائم کچھ نہیں کہا اور اکاش کو بھی ہاسپٹل لے گیا امنہ کو زیادہ چوٹ تو نہیں آئی تھی امنہ بھی اسلم کو دیکھ کر رونے لگی لیکن منہ سے ایک شکوہ تک نہیں نکالا تھا---

مجھے معاف کر دو امنہ میں تمہاری صحیح سے ذمہ داری نہیں اٹھا سکا مجھے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا میں نے شادی کی تھی تو مجھے ذمہ داری بھی ٹھیک سے نبھانی چاہیے تھی مجھے معاف کر دو اسلم اپنے کمزور ہاتھ امنہ کے سامنے جوڑنے لگا تو امنہ نے جلدی سے روتے ہوئے اسلم کے ہاتھ پکڑ لیے---

نہیں نہیں اپ ایسے بات مت کریں اپ نے مجھے عزت کی زندگی دی ہے میرے لیے اتنا ہی کافی مجھے اپ سے کوئی گلا شکوہ نہیں ہے لیکن میں چاہتی ہوں کہ اب اپ میرے ساتھ رہیں مجھے اور میرے بچے کو اپ کا سہارا چاہیے اسلم اپ دیں گے نا امنہ امید سے کہنے لگی۔۔

امنہ اب میں تمہیں اور اپنے بیٹے کو کبھی اکیلا نہیں چھوڑوں گا تمہیں اج ہی میں اپنے ساتھ میرے گھر لے کے جاؤں گا۔۔۔

لیکن اسلم اپ کی بیوی۔۔۔

اس کی فکر مت کرو میں اسے سنبھال لوں گا امنہ لیکن اب تم لوگ میری ذمہ داری ہو دس سال میں نے ذمہ داری سے منہ موڑا ہے لیکن اگے نہیں میں ذمہ دار سے منہ نہیں موڑوں گا میں تمہیں اور اپنے بیٹے کو اپنے گھر لے کر جاؤں گا پھر اسلم امنہ اور اکاش کو گھر لے کر چلا گیا کاش تو بے حد ہوش تھا اس کا پاپا اس کے سامنے ہے اکاش اپنے باپ سے بہت ساری باتیں کرنا چاہتا تھا اسلم نے اکاش کو پیار کیا تو اکاش بھی خوش ہو گیا۔۔

اسلم امنہ کو گھر لے کر گیا تو سلمہ کو تو مرچیں لگ گئی تھی دس سال بعد امنہ کو دیکھ کر تو سلمہ دنگ رہ گی تھی اسے کیوں لے کر ائے ہو اسلم تم سلمہ غصے سے بولی۔۔۔

سلمہ اب امنہ اور میرا بیٹا اسی گھر میں رہیں گے۔۔۔ لیکن اسلم تم نے وعدہ کیا تھا کہ تم امنہ کو کبھی بھی ہمارے سامنے لے کر نہیں اؤ گے۔۔

بس میں نے کہہ دیا تو کہہ دیا اسلم نے غصے سے بولا تو سلمہ کو تو چپ لگ گئی تھی اکاش بھی اپنے باپ کو اتنے غصے میں دیکھ کر اپنی ماں امنہ کے ساتھ ہے چپک گیا تھا۔۔

لیکن اسلم میں میکے چلی جاؤں گی میں نے تم سے کہا تھا اگر یہ عورت ہمارے گھر رہی تو میں تمہارے ساتھ نہیں رہوں گی۔۔

تم شوق سے جاؤ سلمہ لیکن اب میں اپنی ذمہ داری سے منہ نہیں موڑوں گا امنہ میری ذمہ داری ہے اور اب وہ یہاں ہی رہے گی یہ اب تم پر ہے کہ تم امنہ کے ساتھ رہتی ہو یا تمہیں اپنے میکے جانا ہے اسلم یہ کہتے ہیں اپنے کمرے میں چلا گیا۔۔

سلمہ نے اگ برساتی انکھوں سے امنہ کو دیکھا اور غصے سے پیر پٹختی اپنے کمرے میں چلی گئی امنہ بھی اکاش کو لیتی جہاں اسلم نے سامان رکھوایا تھا وہاں چلی گئی۔۔۔

سلمہ تو اسلم کی وجہ سے کچھ نہ بولی ایسے ہی دن گزرتا ہے کہ امنہ بھی چپ چاپ وہاں رہنے لگی تھی اور سلمہ نے بھی امنہ کو بڑی مشکل سے ایکسیپٹ کر لیا تھا لیکن سلمہ کے بچے بھی اکاش کا مذاق اڑاتے تھے اس کی سانولی رنگت کا اور امنہ امنہ بیچاری کچھ نہیں کہہ پاتی تھی اسلم تو اپنے افس چلا جاتا اور سلمہ سارے گھر کا کام نوکروں کی طرح امنہ سے کرواتی تھی اور اکاش تو سکول چلا جاتا تھا پیچھے امنہ بیچاری پورے گھر کا کام کرتی پورے کچن کا کام سنبھالتی کھانا پکانا سلمہ کو تو جیسے نوکرانی مل گئی تھی۔۔

امنہ بھی اسلم کو کچھ نہیں بتاتی تھی اسلم بھی اب اپنی ذمہ داری ٹھیک سے نبھانے لگا تھا ایک دن ایسے ہی امنہ بیٹھی سبزی کاٹ رہی تھی کہ اکاش روتا ہوا سکول سے واپس ایا۔۔

اکاش بیٹا کیا ہوا ہے امنہ وہاں ہی سبزی رکھتے ہیں اکاش کو اپنی گود میں بٹھاتے ہوئے بولی۔۔۔

ماما مجھے سکول نہیں جانا ماما مجھے سکول نہیں جانا۔۔۔

اکاش بیٹا کیا ہوا ہے کچھ بتاؤ تو سہی نا۔۔

ماماوہاں سارے بچے گندے ہیں ماماوہ مجھے بیڈ ٹچ کرتے ہیں ماماوہ میر امذاق اڑاتے ہیں اکاش روتے ہوئے امنہ کو بتانے لگا تو امنہ کو بے حد پریشانی ہوئی۔۔

لیکن بیٹاوہ سارے بچے گندے ہیں لیکن اپ تو اچھے بچے ہو نااپ تو سکول جاؤ گے نا۔۔۔

نہیں ماما مجھے سکول نہیں جاناماماوہ سارے گندے ہیں مجھے مارتے بھی ہیں اور مجھے بیڈ ٹچ بھی کرتے ہیں۔۔

امنہ تو اس ٹائم کچھ نہ بولی اپنے بیٹے کو جانتی تھی وہ بے حد معصوم تھا ہمیشہ ڈرا سہاہی رہتا تھا اس نے بڑی مشکل سے وہ سکول جاتا تھا لیکن اب تو وہ اسے سمجھا سمجھا کر تھک گئی تھی لیکن وہ اسکول جانے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا امنہ تو اس ٹائم چپ کر گئی اور اسلم سے بات کرنے کا سوچا۔۔۔۔

حال۔۔۔۔

جیک ایما عرش حدید شایان اپس میں بیٹھے سب ان حملوں کے بارے میں بات کر رہے تھے جو کہ پہلے شایان پر اور اب جیک اور ایما پر ہوئے تھے کون ہیں جو ہمیں بچا رہا ہے یہ ایس کے۔۔۔

حملہ کروانے والا تو روبرٹ ہے اس کی تو اب خیر نہیں ہے لیکن یہ ایس کے کون ہیں۔۔۔

اس کا بھی پتہ چلالیں گے کہ یہ ایس کے کون ہیں لیکن پہلے جیسے اس نے شایان اور جیک پر حملہ کیا ہے نا ایسے ہی روبرٹ کو بھی الٹی مات دینی ہے میں نے شایان پر حملہ کیا تھا ایسے ہی ہمیں روبرٹ پر حملہ کرنا ہے اور جیسے ان جیک اور ایما کی گاڑی پر بمب لگایا تھا ایسے ہی ہمیں روبرٹ کے ایک جو اس کا خاص کلب ہے اسے بم سے اڑانا ہے اور یہ کام ہمیں بہت احتیاط سے کرنا ہو گا۔۔۔

میں کچھ کام کے سلسلے میں میں دو دن اسٹریلیا جا رہا ہوں حدید پیچھے تمہارا کام ہے سب سنبھالنا اور روحا کا بھی دھیان رکھنا ہے میں دو دن تک واپس اجاؤں گا اج ہی اپنے پرائیویٹ جیٹ پر نکلوں گا۔۔۔

تم فکر مت کرو عرش میں سب سنبھال لوں گا تمہارے اتے ہی کلب کو اڑا دیا جائے گا۔۔۔

ٹھیک ہے سب اپنے اپنے کام لگ جاؤ اب۔۔۔

ہم۔۔ یہ کہتے سب اٹھ کر اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے جیک کمرے میں گیا تو اس کے موبائل پر علینہ کی کال ارہی تھی۔۔۔

ہیلو علینا کیسی ہیں اپ۔۔۔

میں تو ٹھیک ہوں جیک لیکن اپ کیسے ہو۔۔۔

میں بھی ٹھیک ہوں علینا اپ میری فکر مت کریں۔۔

کیسے فکر نہ کروں جیک میری وجہ سے ہی تو اپ کو گولی لگی ہے اگر میں وہاں نہ ہوتی تو اپ کو گولی بھی نہ لگتی۔۔۔

کوئی بات نہیں علینا ایک یہ تو ہماری قسمت میں تھا چوٹ لگنا کوئی بات نہیں ہوتا رہتا ہے چھوٹی موٹی چھوٹیں تو لگتی ہی رہتی ہیں۔۔۔

تھینک یو سو مچ جیک اگین تم نے میری جان بچائی ہے۔۔۔

اٹس او کے علینا اپ بتائیں اپ کیا کہہ رہی تھی۔۔۔

کچھ نہیں بس ویسے ہی بیٹھی تو سوچا اپ کو فون کر لیا جائے۔۔۔

او تو اچھا تو مجھے مس کیا جا رہا تھا جیک اور علینا پھر ایسے ہی باتیں کرتے رہے علینا کے دل میں جیک کے لیے ایک خاص جگہ بنتی جا رہی تھی۔۔۔

ایشم اپنے کمرے میں بیٹھی میک اپ کر رہی تھی اور حدید بیٹھا اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

ایسے کیا دیکھ رہے ہو ایشم مسکراتے ہوئے بولی۔۔۔میں دیکھ رہا ہوں میری پیاری سی بیوی کتنی پیاری لگ رہی ہے اتنے میں حدید کو کال اتی ہے تو حدید کال سنتا باہر چلا جاتا ہے یہ ڈرامے کا ہی سین تھا حدید کو کسی کام سے باہر جانا تھا اہانہ جو سارا پلان پہلے ہی تیار کر چکی تھی بس ایک چنگاری لگانے کی دیر تھی۔۔

ایشم کا سین ختم ہو چکا تھا اور کمرے میں اس ٹائم صرف ایشم ہی بیٹھی تھی باقی کیمرا مینز ڈاریکٹر وغیرہ سب باہر جا چکے تھے حدید جو کال پر بزی تھا اس کا تو ایشم کی طرف دھیان ہی نہیں تھا جبکہ دوسرے طرف اہانہ نے ایک لڑکے کو اشارہ کیا تو وہ لڑکا ہاں میں سر ہلاتے ایشم کے کمرے کی طرف چلا گیا اور کمرے کے باہر جاتے جو پانی لے کر گیا اور پانی کے بہانے وہ ایشم کے کمرے میں گیا تھا اور پانی رکھتے ہوئے لائٹر سے ایشم کے کمرے کا پردہ کے نیچے سے اگ لگا گیا تھا اور خود کمرے سے باہر چلا گیا اور دروازہ کو لاک لگا گیا۔۔

ایک دم سے پردے سے اگ بھڑکتی ہوئی پورے کمرے میں پھیلنے لگی تھی اور ایشم تو اپنے کمرے میں اگ لگتی دیکھ حواس باختہ ہوئی تھی بچاؤ بچا بچاؤ یہ کمرے میں اگ لگ گئی ہے ایشم زور زور سے چلانے لگی جبکہ حدید جو باہر ہی کھڑا ابھی بھی کال پہ بات کر رہا تھا اسے عرش کی کال ائی تھی اور اہم میٹنگ کے بارے میں اسے بتا رہا تھا اور ایشم کے کمرے سے اوازیں سنتے وہ اس کی جانب بھاگا تھا۔۔۔۔

اور اہانہ تو ایشم کے کمرے میں اگ لگتی دیکھ خوش ہوئی تھی حدید نے دروازہ کھولنا چاہا لیکن وہ دروازہ بالکل ہی لاکڈ ہو گیا تھا اور اندر اگ بھڑک رہی تھی پورا کمرے میں اگ پھیل چکی تھی حدید نے کھڑکی سے دیکھا تو اندر ایشم ادھر ادھر بھاگ رہی تھی جبکہ پردے میں سے اگ لگتی ہوئی پورے کمرے میں اگ لگ چکی تھی حدید کو ایک دم سے غصہ اسے زور سے دروازے کو توڑنا چاہا تو دروازہ ٹوٹ کر نیچے گرا تھا اور ایشم کی چیخیں پورے کمرے میں گونجی تھی سب ڈائریکٹر کیمرا مینز وغیرہ سب ورکر وہاں پر جمع ہو گئے تو سب حیران تھے یہ دوسری دفعہ تھا جب ایشم پر حملہ ہوا تھا۔۔۔۔۔

حدید اگ سے بچتا بچاتا ایشم تک پہنچا تھا ایشم سانس کی قلت کی وجہ سے بے ہوشی کے عالم میں تھی حدید ایشم کو بازو میں اٹھاتا باہر لے کر ایا تھا اور ایشم اپنی ہلکی بند ہوتی ہے انکھوں سے حدید کو دیکھ رہی تھی جو اس دفعہ بھی اسے بچا کر لے کر جا رہا تھا۔۔

حدید نے ایشم کو زمین پر لٹایا لیکن ایشم کو سانس مشکل سے ہی ا رہی تھی حدید نے ادھر ادھر دیکھا لیکن کوئی رستہ بھی نہیں نظر اتا وہ ایشم پر جھکتے اپنی سانسیں ایشم کو دینے لگا تھا جبکہ ایشم نے حدید کا لمس محسوس کر کے اپنی انکھیں مضبوطی سے بند کی تھی اور سانس کی قلت کی وجہ سے حدید کی سانسیں انہیل کرنے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔

جب وہ حدید کی سانسیں انہیل کر چکی تو اس کی حالت کچھ بہتر ہوئی تھی لیکن ڈائریکٹر بھی ایمبولنس کو بلا چکے تھے اس کی طبیعت خرابی کی وجہ سے ایشم کو ہاسپٹل لے جایا گیا تھا حدید بھی پریشانی سے وہاں سے نکلنے لگا لیکن کچھ اوازیں سن کر وہ رگ گیا تھا حدید نے پیچھے مڑ کر دروازے کے پار دیکھا جہاں اہانہ ایک لڑکے کو پیسے دے رہی تھی۔۔۔

تمہارا کام ہو گیا ہے اب ایشم زندہ نہیں بچے گی جیسی اس کی حالت تھی مجھے نہیں لگتا وہ زندہ بچے گی اور میرا راستہ بھی صاف ہو جائے گا اس لڑکے کو پیسے پکڑاتے ہوئے کہنے لگے وہ لڑکا پیسہ پکڑاتا ہے مسکراتا ہوا چلا گیا جبکہ اہانہ بھی اپنے ہاتھ جھاڑتے مسکراتے ہوئے اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔

او تو اہانہ میڈم کا ہاتھ ہے میری مون لائٹ پر ہمیشہ سے حملے کروانے کا مجھے تو پہلے ہی شک تھا حدید غصے سے سوچتا اہانہ کہ کمرے میں گیا اور اس سے پہلے کہ اہانہ حدید کو دیکھتی حدید نے اہانہ کی محسوس نس دبائی اور اہانہ میر حدید شاہ عرف سکارپیو کے ہاتھوں اغواہ ہو چکی تھی۔۔۔۔

ارمانڈ واج پھر اپنی ریڈ روز کے پاس ایا تھا وہ اس راز کو ابھی راز ہی رکھنا چاہتا تھا کہ یہ ریڈ روز اسے اس کا مان ہی دیتا ہے اج ارمانڈو غصے میں تھا پتہ نہیں کون تھا کون نہیں وہ کون سی ایسی طاقت تھی جو اس کا ہر

وارڈی گینگ پر ویسٹ جس رہا تھا ارمانڈو نے اپنے چہرے پر سرد تاثرات لاتے ابیہا کے سر پر اپنا ہاتھ رکھا۔۔

ریڈ روز۔۔۔۔ارمانڈو نے ابیہا کے کان کے پاس جھکتے کہا تو ابیہا کی نیند نہیں پلکوں میں جنشش ہوئی تھی اسے خوف محسوس ہوا تھا اپنے کان کے پاس گمبھیر اواز سنتے ابیہا کی ریڑ کی ہڈی میں سرسراہٹ ہوئی تھی اس نے انکھیں کھولنی چاہیے لیکن خوف سے وہ انکھیں بھی نہیں کھول پا رہی تھی۔۔۔

Your honey eyes Made me crazy red rose۔۔۔۔

یہ سنتے ابیہا کا دل زوروں سے دھڑکنے لگا تھا سانس تھی کہ جیسے رک سی گئی تھی وہ عرش لوگوں کو اواز دینا چاہتی تھی لیکن دے ہی نہیں پا رہی تھی,۔۔۔

Your little mole drives me crazy my heart is red every day۔I touch this alive my lips and make it red ۔۔۔۔۔۔

تمہاری تھوڑی کا تل مجھے پاگل کر دیتا ہے ریڈ روز دل کرتا ہے میں اپنے ہونٹوں سے چھو کر اسے ریڈ کر دوں۔۔۔

ارمانڈو بہت قریب سے اپنی ریڈ روز کو دیکھ رہا تھا جس کے ماتھا پورا پسینے سے بھیگا ہوا تھا پسینے میں بگتا ہوا چہرہ ابیہا کو مزید حسن والا بنا رہا تھا ریڈ روز میں تمہیں چرا کر لے جاؤں گا سب سے اور اگر کسی نے مجھے روکا تو سب کو مارنے کا دکھ نہ کرنا۔۔۔

بیکا زیوا رمائن ریڈ روز یہ کہتے ہیں اریمانڈو چلا گیا اور ابیہا نے یک دم انکھیں کھولی لیکن کمرے میں کوئی نہیں تھا ابیہا نے خوف سے پاس پڑے گلاب کو دیکھا اور چیخ مارتی اس گلاب کو نیچے پھینکا تھا اور پورے

کمرے میں دیکھنے لگی لیکن کمرے میں کوئی نہیں تھا یہانے گہرے گہرے سانس لیتے خود کو نارمل کیا اور پانی پیتی پھر سے لیٹ گئی اسے صبح مان سے بھی ملنے جانا تھا۔۔۔۔

◈◈◈

جیک کا ماضی۔۔۔۔

امنہ اکاش کی باتیں سنتی پریشان تھی اکاش بھی سکول جانے سے ڈرنے لگا تھا وہ بچے اسے تنگ بھی کرتے تھے کالے رنگ کی وجہ سے مذاق بھی اڑاتے تھے اسلم اور امنہ نے بہت سمجھایا لیکن اکاش سکول جانے کے لیے تیار ہی نہیں تھا تو امنہ بھی چپ کر گئی اکاش بھی گھر میں رہتے مزید ڈرا سہا رہنے لگا تھا اس کے معصومیت اس کی ماں نے نہ کبھی ختم کی تھی نہ ہی باپ نے۔۔

ایسے ہی ڈرا سہا گھر میں رہنے لگا سلمہ کے بچے بھی کچھ کہتے تو وہ ڈر جاتا تھا اس کا مذاق بھی تو بہت بناتے تھے۔۔

ایسے ہی دن گزرنے لگے امنہ اس گھر میں نوکروں کی طرح کام کرتی رہتی تھی ایک دن اسلم کی طبیعت بہت زیادہ خراب ہو گئی تھی اسلم کو کینسر بھی تھا جو کہ لاسٹ اسٹیج پر پہنچ چکا تھا۔۔۔۔

اسلم کو جلدی سے ہاسپٹل لے جایا گیا لیکن شاید اسلم کی زندگی اللہ تعالی نے یہاں تک ہی لکھی تھی ڈاکٹروں نے بہت بچانے کی کوشش کی لیکن اسلم ان سب کو چھوڑ کر امنہ اور عکاش کی ذمہ داریوں سے نجات پاتا اس دنیا سے چلا گیا تھا۔۔۔

اسلم کے مرنے کی وجہ بھی سلمہ امنہ کو دینے لگی کہ تمہارا سایہ منحوس ہے جب سے تم نے اس گھر میں قدم رکھا ہے کچھ بھی ٹھیک نہیں ہو رہا اور تم میرا شوہر بھی کھا گئی اسلمہ نے امنہ کو بہت باتیں سنائی اور اسلم کے مرنے کے کچھ ہی دنوں بعد سلمہ نے امنہ اور اکاش کو گھر سے باہر نکال دیا۔۔

امنہ بہت سلمہ کے پاؤں پڑی کہ اس کے گھر میں رہنے دیا جائے اور کوئی ٹھکانہ نہیں اس کے پاس اسے اس گھر میں رہنے دیا جائے وہ نوکروں کی طرح کام کرے گی لیکن سلمہ کو ترس نہیں ایا تھا اور اسے گھر سے نکال دیا اکاش بھی اپنی ماں کے ساتھ بھی چل پڑا ہے 10 سالہ بچہ اور کتنا کچھ سہہ سکتا تھا اسے تو کچھ اتا جاتا بھی نہیں تھا۔۔

امنہ اور اکاش نکل تو آئے تھے لیکن انہیں پتا ہی نہیں تھا سب وہ کہاں جائے کہاں نہیں۔۔

ماما پاپا اتنی جلدی ہمیں چھوڑ کر چلے گئے اب ہم کہاں جائے گے ماما مجھے تو بھوک بھی لگی ہے اکاش کی کالی آنکھوں میں موٹے موٹے انسوائے تھے جیسے دیکھتی امنہ تڑپ اٹھی تھی۔۔

میرا پیارا بیٹا اللہ ہے نا وہ ضرور کوئی نا کوئی راستہ نکال دے گے۔۔

ایسے ہی اکاش اور امنہ نے فٹ پاتھ پر اپنی ایک رات گزاری تھے اور گزرتے ہوئے لوگ جو کھانا دے کر گئے تھے وہ انہوں نے تھوڑا سا کھا کر اپنے خدا کا شکر ادا کیا تھا اور رات گزاری تھی۔۔۔

اگلے دن امنہ اور اکاش وہاں سے اپنا تھوڑا سا سامان اٹھایا جو سلمہ نے بھی انہیں دیا تھا ایک بیگ میں تھوڑا سا کپڑے تھے وہ اٹھاتے امنہ چل پڑی تھی کہ ایک شاپ کے اگے جا کر رکی تھی شاپ کے مالک کے پاس گئی۔۔۔

السلام علیکم انکل وہ شاپ والا بوڑھا آدمی تھا وہ شاپ کا مالک بھی شاید مسلمان تھا اس نے بھی سلام کا جواب دیا وعلیکم السلام بیٹا۔۔۔

وہ شاپ کوئی پھولوں کی شاپ تھی جہاں پر جب وہ بوڑھا سا ادمی بیٹھا پھول بیچتا تھا انکل کیا اپ کے پاس میرے لیے کوئی کام ہوگا اور کیا اپ مجھے کوئی رہنے کی جگہ دے سکتے ہیں میں اور میرا بیٹا کہ اس دنیا میں کوئی نہیں ہے تو مجھے کچھ ٹھکانہ نظر نہیں ارہا اگر اپ کے پاس کوئی کام ہے تو میں محنت سے کام کروں گی

بس میرے بچے کو بھوک لگی ہے تھوڑا سا کھانا دے دیں امنہ روتے ہوئے کہنے لگے تو شاپ والے بوڑھے انکل کو امنہ پر بے حد ترس آیا تھا اس نے چھوٹے سے بچے کو دیکھا جو انکھوں میں انسو لیے اسے ہی دیکھ رہا تھا بیٹا اندر راؤ پہلے انکل کا نام امجد تھا امجد نے امنہ کو اندر بلایا اور اسے کرسی پر بٹھایا کیا نام ہے تمہارا۔۔۔

انکل میرا نام امنہ اور میرے بیٹے کا نام اکاش۔۔

بہت پیارا نام ہے بیٹا اور تم اس شاپ پر کام کر سکتی ہو اور تمہارے بیٹے کو بھی کھانا دو وقت کا کھانا میں دے دوں گا آج سے تم میری بیٹی امنہ تو یہ سنتی خوش ہو گئی تھی۔۔۔

انکل مجھے کیا کام کرنا ہو گا امنہ نے معصوم سی شکل بنا کر دیکھا تو امجد مسکرایا بیٹا کیا تمہیں گجرے بنانے اتے ہیں امنہ نے پھولوں کو دیکھا اور تو نام میں سر ہلایا نہیں انکل میں نے کبھی نہیں بنائے۔۔

چلو بیٹا میں تمہیں سکھا دوں گا تم مجھے گجرے بنا کر دینا اور میں اس ان گجروں کو بیچوں گا تو پھر جو بھی پیسے ہوں گے ادھے ادھے کر لیں گے اسے تمہارے بچے کا پیٹ بھی بھر جائے گا اور میرا کام بھی ہو جائے گا امنہ تو یہ کام سنتے خوش ہو گئی تھی اور یہ ساتھ والا چھوٹا سا گھر ہی میرا گھر ہے تم اور تمہارا بیٹا یہاں پر رہ سکتے ہیں۔۔۔

تھینک یو تھینک یو انکل سوچ امجد نے امنہ کے سر پر ہاتھ رکھا اور پھر امجد نے امنہ کو گجرے بنانا سکھائے ایسے ہی دن گزرتے چلے گئے امنہ اور امجد ایک ساتھ کام کرتے تھے۔۔

اکاش کو بھی دو وقت کی روٹی مل جاتی تھی امجد نے اکاش کو بڑا مشکل سے منا کر سکول بھیجنا شروع کر دیا تھا اور امنہ نے بھی اکاش کو بہت سمجھایا تو اکاش بھی مان گیا اور وہ سکول جانے لگا پیچھے سے سارا دن امنہ اور امجد گجرے بناتے گھر کا کام کرتے ہیں امنہ نے بھی گھر کو سنبھال لیا تھا اور امجد کو تو بے حد خوشی تھی

کہ اس کا گھر کوئی سنبھالنے والی اگئی ہے وہ تو اسے بالکل بیٹیوں کی طرح رکھتے تھے اور امنہ بھی امجد کو اپنے باپ کی طرح ہی سمجھتی تھی۔۔۔

ایسے ہی دن گزرتے چلے گئے پتہ ہی نہیں چلا کہ کیسے 10 سال گزر گئے اکاش 20 سال کا ہو گیا تھا اور وہ تو اب یونیورسٹی جانے کے لیے بے حد خوش تھا امجد اور امنہ نے اکاش کو تھورا بہت کانفیڈنس بنا دیا تھا لیکن ابھی بھی وہ معصوم اکاش ہی تھا نا کسی سے زیادہ بات کرتا تھا نا ہی کہی آتا جاتا تھا۔۔۔

اکاش بھی اپنی جاب ڈھونڈنے باہر گیا تھا ایک دن وہ واپس ایا تو اپنے گھر کے سامنے کافی لوگ اکٹھے نظر ائے وہ جلدی سے اندر گیا لیکن جو اندر کا منظر اسے دیکھنے کو ملا تھا اکاش کا دل کیا کہ وہ زمین پھٹے اور اس میں سما جائے اندر چار لوگ تھے جنھوں نے امجد کو تو مار دیا تھا لیکن اس کی ماں کی عزت لوٹ رہے تھے اور اکاش نے جلدی سے اگے جا کے ان ادمیوں کو مارنا چاہا لیکن وہ ایک چھوٹا سا بچہ ان باڈی بلڈرز کے اگے بالکل بے بس تھا۔۔۔

امنہ نے مرتے ہوئے اپنے بیٹے کو بھاگنے کا کہا تھا نہیں ماما میں اپ کو چھوڑ کر نہیں جاؤں گا۔۔۔

بھاگو بیٹا بھاگو یہاں سے بھاگو تمہیں اپنی زندگی بچانی ہے امنہ یہ کہتے وہاں ہی دم توڑ چکی تھی اور اکاش نے ان ادمیوں کو دیکھا جو ہوس بڑی نظروں سے اسے بھی دیکھ رہے تھے لڑکا تو بڑا اچھا ہے کیوں نہ اسے بیچ دیا جائے لیکن اس سے پہلے ہم اپنی ہوس پوری کریں گے وہ ادمی عجیب وغریب اور گندی باتیں کر رہے تھے جیسے سنتے ہی اکاش نے وہاں سے بھاگنا چاہا اور وہ بھاگ بھی گیا تھا۔۔۔

اے چھوڑو مجھے تم لوگ چھوڑو مجھے کہاں لے کر جا رہے ہو ایک 15 سالہ بچی ان ادمیوں کو دھکہ دے رہی تھی لیکن معصوم سی بچی ان ادمیوں کے ہتھے چڑھ گئی تھی لیکن اپنے آپ کو چھڑوا نہیں پا رہی تھی ان ادمیوں نے اس کو ٹرک میں دھکیلا اور ٹرک کا دروازہ بند کر دیا اور اس ٹرک کو لے کر چلے گئے اس لڑکی نے ادھر ادھر دیکھا تو ٹرک کے اندر کافی ساری لڑکے اور لڑکیاں موجود تھیں۔۔

اسے بچی کو پتہ چل گیا تھا کہ وہ اپنے چچا اور چچی کے ہاتھوں بک چکی ہے اس نے ٹرک کا دروازہ کھولنا چاہا نا جانے ان ٹرک والوں سے کیسے غلطی ہو گئی تھی کہ وہ ٹرک کا تھوڑا سا دروازہ کھلا رہ گیا تھا انہوں نے لاک بھی نہیں لگایا تھا انہوں نے سمجھا ہو گا کہ چلو بچے ہے کون سے دروازہ کھول سکتے ہیں لیکن یہ بچی کچھ زیادہ ہی ہوشیار تھی اس نے ٹرک کا دروازہ تھوڑا سا اوپر کھینچا اور وہ شیلٹر تھورا سا اوپر ہو گیا اور 15 سالہ بچی سبز انکھوں والی بچی چلتے ہوئے ٹرک سے کود گئی تھی اور باقی بچے منہ دیکھتے رہ گئے تھے۔۔۔

اکاش بھاگتا ہوا جنگلوں کی طرف اگیا تھا اسے تو کچھ ہوش ہی نہیں تھا وہ کہاں بھاگ رہا ہے کہاں نہیں۔۔۔

کہاں گیا وہ لڑکا کہاں گیا وہ لڑکا ڈھونڈو اسے وہ چار لوگ ادھر ادھر پھیل گئے تھے لیکن اکاش کے پیچھے دو لوگ ہی بھاگے تھے تو اکاش سانس لینے کے لیے ایک درخت کے پیچھے جا کر چھپ گیا لیکن انہوں نے اکاش کو ڈھونڈ لیا تھا۔۔

اکاش نے پھر سے بھاگنا چاہا لیکن انہوں نے اکاش کو پکڑ لیا تھا اور کاش کو تھپڑ مارا جس کی وجہ سے وہ زمین پر گرے گیا اور وہ لوگ خیوان بنے اب اکاش کے ساتھ زیادتی کرنے لگے اکاش نے بہت واویلا مچایا لیکن وہ اپنے اپ کو بچا نہیں پایا تھا اکاش کی حالت بہت بری تھی وہ برہنہ حالت میں جنگل میں پڑا ہوا تھا اکاش کی حالت دیکھتے ان لوگوں نے ایک دوسرے کو دیکھا۔۔۔

اس کی حالت تو خراب ہے چلو اسے یہاں ہی چھوڑتے ہے وہ لوگ تو اپنا کام کر کے اکاش کو برہنہ حالت میں جنگل میں جانوروں کی خوراک بننے کے لیے چھوڑ گئے تھے۔۔۔

ایما جو وہاں سے بھاگتی ہوئی اگئی تھی وہ بھی بھاگتے وقت جنگل میں ہی اگئی تھی اسے کسی کے کراہنے کی اواز ائی پہلے تو وہ ڈر گئی تھی لیکن اس نے اگے جا کر دیکھا تو ایک لڑکے کو برہنہ حالت میں دیکھتے ایما کی

بھی چیخ نکلی تھی ایما جلدی سے اکاش کے پاس گئی ایما نے دیکھا کے لڑکے کے کپڑے پھٹے ہوئے تھے ایما نے ادھر ادھر کچھ ڈھونڈنے کی کوشش کی تاکہ وہ اسے چھپا سکے لیکن اسے کوئی چیز نہیں ملی۔۔۔

ایما اکاش کے پاس گئی اوئے ہیلو ہیلو اٹھو اٹھو اکاش نے اپنے بند ہوتی انکھوں سے ایما کو دیکھا اس کی سبز انکھوں کو دیکھا اور اس کے گلے میں لٹکتے ہوئے لاکٹ کو دیکھا تھا پھر اکاش کی انکھیں بند ہو چکی۔۔

اوئے اوئے اٹھو اٹھو ایما اس کا منہ تھپتھپانے لگی لیکن کاش کہ تو کوئی ہوش نہیں تھا وہ بے ہوش ہو چکا تھا ایما نے بڑی مشکل سے اکاش کو گھسیٹ کر ایک درخت کے پیچھے لٹا دیا تھا اور خود بھی وہاں بیٹھ گئی تھی نا جانے اس کے دل کو کیا ہوا تھا کہ وہ اس لڑکے کو اکیلا چھوڑ کر نہیں جانا چاہتی تھی ایما نے وہاں سے جنگل سے پتے اکٹھے کر کے اکاش کے اوپر پھینکے تاکہ اس کا جسم چھپ سکے۔۔

رات کا وقت ہو چکا تھا اور جنگل کے باہر سڑک سے گاڑیاں گزر رہی تھی ایما اکاش کو وہاں چھوڑے خود روڈ پر اچکی تھی اور گاڑیوں کے اگے کھڑے ہو کر ہاتھ ہلا ہلا کر رکوانے کی کوشش کر رہی تھی لیکن کوئی بھی گاڑی رک نہیں رہی تھی اچانک سے وہاں سے میر اور انمول اور عرش گزر رہے تھے کہ ایما ان کے گاڑی کے اگے اگئی کہ امیر نے جلدی سے بریک لگائی ورنہ وہ لڑکی میر کے گاڑی کے نیچے اکر مر جاتی۔۔۔

میر غصے سے باہر نکلا تاکہ وہ بچی کو ڈانٹ سکے کیا مسئلہ ہے تمیں لڑکی کیوں میری گاڑی کے اگے اگئی ہو۔۔

سر پلیز پلیز میری مدد کریں وہ وہاں ایک لڑکے کی وہ بہت بری حالت ہے وہ ٹھیک نہیں ہے پلیز آپ میری مدد کریں نا انمول بھی گاڑی سے باہر نکلی تو اس نے اس لڑکی کو دیکھا جو شکل سے ہی بہت معصوم لگ رہی تھی وہ شکل سے ہی معصوم تھی انمول نے میر کو اشارہ کیا تو میر اس جنگل کی طرف چلا گیا اور ادھر دیکھا کہ لڑکے کی حالت بہت بری تھی جس کا جسم پتوں سے ڈھکا ہوا ہے میر نے پتے ہٹائے تو

دیکھا اس کا جسم برہنہ تھا میر نے ایما کی طرف دیکھا تو ایما رونے لگ گئی تھی پتہ نہیں سر میں اپ کو سب کچھ بتاؤں گی لیکن اپ اسے اٹھائیں میر نے اکاش کو اٹھایا اور گاڑی میں لٹایا انمول بھی حالت سمجھ چکی تھی جبکہ عرش عجیب نظروں سے ایما اور اکاش کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

میر اکاش کو ہاسپٹل لے کر گیا وہاں اس کا علاج کروایا پھر میر نے اکاش سے اس کا ماضی پوچھا جو صرف اس نے انمول میر اور عرش کو ہی بتایا تھا اور عرش اس ٹائم 15 سال کا تھا وہ اکاش کے ساتھ رہتے رہتے اہستہ اہستہ اس کا دوست بنتا جا رہا تھا اسی طرح میر نے ایما کو اور اکاش کو ٹرین کرنا شروع کر دیا تھا اکاش شروع شروع میں بہت ڈرا سہا رہتا تھا وہ اپنی ماں کی موت نہیں بھول پا رہا تھا لیکن میر نے اسے بہت سمجھایا انمول نے اسے ماں جیسا پیار دیا تب جا کر وہ سب سے گھل مل گیا تھا اور حدید شایان اور عرش کے ساتھ رہتے تھے وہ اب نارمل ہونے لگا تھا اور ایما کو تو وہ پسند کرنے لگا تھا کیونکہ اسی کی وجہ سے اس کی جان بچی تھی اس نے اس کا دھیان رکھا تھا جب اس کے پاس کوئی نہیں تھا۔۔۔

ایما تو شروع سے ہی ہوشیار تھی وہ تو عرش حدید شایان کے ساتھ کھیلتی تھی انمول نے ایما کو بھی اپنی بیٹی بنا کر اپنے پاس ہی رکھ لیا تھا اور اکاش کے ساتھ بھی وہ اچھا ہی بیہیویئر کرتی تھی لیکن اکاش نے اہستہ اہستہ ایما کو اپنے دل میں بسانا شروع کر دیا تھا وہ اسے سب سے زیادہ اپنے کلوزر رکھتا تھا لیکن جیسے جیسے ایما بڑی ہوتی گئی اکاش ایمہ کو پیار سے بٹر فلائی ہی کہتا تھا جو کہ ایما کو بہت اچھا لگتا تھا لیکن اہستہ اہستہ ٹائم گزرنے کے ساتھ ساتھ ایما بڑی ہو چکی اور اس کی خوبصورتی میں اضافہ ہوتا گیا جبکہ جیک اس کا سانولا پن سے ایما کو اہستہ اہستہ چڑ سی ہونے لگی تھی جب لوگ ایما کی تعریف کرتے تو اس میں غرور انے لگا تھا اور جیک کا مذاق اڑانے لگے تھے لیکن جیک ہمیشہ ایما کو خوشی دیکھنا چاہتا تھا لیکن جب وہ مذاق اڑاتی تھی جیک ہنس دیتا تھا۔۔

یہ بات صرف بڑوں کو پتہ تھی اور عرش کو پتہ تھی کہ اکاش مسلمان ہے عرش نے اسے اپنے گینگ میں شامل کرتے ہوئے اس کا نام جیک رکھ دیا تھا اور یہ بات پوشیدہ رکھ دی تھی کہ یہ مسلم ہے تاکہ لوگ اسے مزید باتیں نہ سنائے اور اسے اپنے سوسائٹی میں قبول کر لیں اسی لیے وہ اپنی پہچان چھپاتا رہا اور اکاش کا خود بھی یہی ماننا تھا اکاش نے خود ہی پہچان چھپا دی تھی اور اج وہ سب سے چھپ چھپ کر نماز بھی ادا کرتا تھا لیکن کسی کو پتہ نہیں چلتا تھا اور یہ بات صرف عرش میر انمول ہی جانتے تھے جب کہ سب اکاش کی اصلیت سے نہ واقف تھے ایما بھی ابھی تک ناواقف تھی۔۔۔

اہستہ اہستہ جیک کے دل میں ایما کی محبت جڑ پکڑتی چلی گئی وہ تو اسے بالکل نرم دل والی بٹر فلائی ہی مانتا تھا لیکن پھر ایما کا اہستہ اہستہ مذاق اڑانا جیک کو چڑ چڑا کرنے لگا تھا لیکن دل میں جو ایما کے لیے محبت تھی وہ شاید جیک کے دل سے کبھی ختم نہیں ہونے والے تھی لیکن اگے کچھ ایسے موڑ انے والا تھے کہ جیک کو ایما سے شدید نفرت ہونے والی تھی اس لڑکی سے جس نے بچپن میں اسے بچایا تھا اس کی زندگی ایما کے وجہ سے تھی لیکن ایما ابھی تک یہ بات نہیں جانتی تھے وہ تو شاید بھول بھی چکی تھی کہ اس نے جیک کے ساتھ کچھ اچھا بھی کیا تھا وہ تو اپنی انا اپنی غرور میں ہی زندگی بسر کر رہی تھی انمول میر اسے بہت سمجھاتے تھے لیکن وہ بھی ان کی بیٹیوں کی طرح تھی تو اسی لیے اوہ زیادہ ایما کو کچھ کہتے نہیں تھے۔۔۔

ایما کی زیادہ دوستی عرش حدید اور شایان سے تھی لیکن میرب سے بھی اس کی اچھی خاصی دوست تھی میرب کو بھی ایما بہت پسندائی تھی اور اس کے ساتھ اچھا خاصا کھیلتی تھی ایسے ہی یہ بڑے ہوتے گئے اور اج یہ ڈی گینگ پانچ لوگوں میں پر مشتمل تھا جس کی الگ الگ ہی کوالٹیز تھی۔۔۔۔۔

◈◈◈

ابیہا اس ٹائم پارک میں بیٹھی تھی اسے مان سے ملنا تھا پورے پارک میں نظر دوڑاتی مان کا انتظار کر رہی تھی اتنے میں ایک بچہ اس کے پاس ایا۔۔

آپی۔۔

ابیہا اس اواز کی طرف متوجہ ہوئی کیا ہوا بچے ابیہا نے پیار سے اس بچے کو پکارا اس کے گال پر کس کر دی اتنا پیارا بچہ تھا اور یہ منظر دیکھتی دو سبز انکھیں آگ اگلنے لگی تھی وہ اس کی تھی صرف ارمانڈو کی کیسے وہ اپنا لمس کسی اور کو دے سکتی تھی ارمانڈو کا دل کر رہا تھا وہ سب کچھ تہس نہس کر دے وہ سوچ رہا تھا اس نے اس بچے کو بھیج کر غلطی کر دی ہے کیسے کیسے اس کی بیا اس کا حق کسی اور کو دے سکتی ہے۔۔۔

اپی یہ اپ کے لیے اس بچے نے ایک گلاب کا پھول ابیہا کے سامنے کیا جسے دیکھتے ہیں ابہیا نے خوف سے ادھر ادھر دیکھا تھا۔۔

یہ کس نے دیا تمہیں ابیہا نے اس بچے سے پوچھا۔۔۔آپی ایک انکل دے کر گئے ہیں اور چلے گئے ہیں یہ لے وہ بچہ پھول ابیہا کی گود میں پھینکا چلا گیا جبکہ اں ہیا نے خوف سے وہ پھول اٹھا کر نیچے پھینکا تھا ابھی وہ اس پھول کو دیکھ رہی تھی کہ کالے رنگ کے بوٹ اس پھول پر آتے اس پھول کو کچل چکے تھے۔۔۔

ارمانڈو نے اس پھول کو دیکھا ارمانڈو کی سبز انکھوں میں غصے کی لہر اٹھی تھی ابیہا نے ڈرتے ڈرتے اوپر دیکھا لیکن سامنے اپنے مان کو دیکھتے اسے سکھ کا سانس ایا تھا اور ارمانڈو کے چہرے کے تاثرات یکدم بدلے تھے۔۔۔

ا۔۔۔م۔۔۔مان تم۔۔۔

کیا ہوا ابیا اپ ڈر کیوں رہی ہے ارمانڈو اس کے پاس بیٹھتا بولا تھا ابہیا نے اپنے ماتھے پر ایا پسینہ صاف کیا۔۔

کک۔کچھ نہیں مان بس ایسے ہی تم بتاؤ تم یہاں پر کیسے مجھے سب کچھ جاننا ہے ابیہا نے بے تابی سے کہا۔۔

ارمانڈو نے اسے جھوٹی کہانی سنادی تھی جسے سنتے ابیہا نے بھی یقین کر لیا تھااوو وتم یہاں کسی کمپنی میں جاب کرتے ہو۔۔۔

جی بیامجھے تو پتہ ہی نہیں تھا کہ اپ لوگ یہاں ہیں ورنہ میں تو کب سے اپ سے مل چکا ہوتاارمانڈو معصوم منہ مناتے ہوئے بولا۔۔۔

میں کومے میں تھی تین مہینے پہلے قومے سے باہر ائی ہو۔۔۔

اووو قومے میں بہالیکن کیوں ارماڈو نے حیرانگی سے کہاابیہانے بھی اسے اپنے ساتھ ہوئے ظلم کی داستان سنائی جیسے سنتے ارمانڈو کی انکھوں سے غصے سے شعلے نکلے تھے لیکن وہ ضبط کر گیا تھا۔۔

بھیااب ہم ملا کریں گے نا۔۔

لیکن اگر عرش۔۔۔

بیامیں اپ کو بچپن سے ہی پسند کرتا ہوں اورا بھی بھی پسند کرتا ہوں جو بھی اپ کے ساتھ ماضی میں ہوا ہے وہ سب کچھ بھلانے میں میں اپ کی مدد کروں گااور اپ ہمیشہ مجھے اپنے ساتھ کھڑا پائیں گی۔۔۔

تم کبھی مجھے چھوڑو گے تو نہیں نہ مان ایک عورت کو کیا چاہیے ہوتا ہے ایک ایسا مرد جواس کا خیال رکھے بیا کو تو ویسے ہی مان کو دیکھ کر یہ فیل ہوا تھا کہ یہ اس کا دوست ہے بچپن کا اور اس دوست نے بچپن میں ہی اس کا ہمیشہ خیال رکھا تھا۔۔۔

بیااپ میرے ساتھ رہیں گی تو میں ہمیشہ اپ کے ساتھ رہوں گا اگر اپ عرش لوگوں سے میرے لیے لڑیں گی تو میں بھی اپ کے ساتھ ہمیشہ رہوں گا

ایسے ہی لمحے وہ باتیں کرتے رہے پھر ارمانڈو نے ابیہا کو گھر چھوڑ دیا۔۔۔

عرش تو کسی کام سے اسٹریلیا چلا گیا تھا اور اج بے چینی سے روحانہ چاہتے ہوئے بھی عرش کا انتظار کر رہی تھی وہ بے حد بور ہو رہی تھی اتنے میں وہاں ماہم بھی اگئی۔۔

ماما پاپا اج نہیں ائیں گے چاکلیٹ بھی نہیں لائیں گے۔۔۔۔

ہاں ماہم مجھے بھی اپ کے پاپا کی یاد ارہی ہے اپنے شاہ کی حرکتیں اور بے باکیاں سوچتے روحا کا شرم سے چہرہ لال ہو رہا تھا ویسے جتنا سوچا تھا اتنے برے بھی نہیں ہیں میرے ڈمپل والے شاہ جی روحا اپنے شاہ جی کا سوچتے ہوئے اپنا چہرہ ہاتھوں میں چھپا کر مسکرانے لگی تھی یہاں سے ہوئی تھی روحا کے پیار کی شروعات۔۔۔

ڈرامے کی شوٹنگ تو ختم ہو چکی تھی اسی لیے اب وہاں ایشم کا کوئی کام نہیں تھا ویسے بھی وہاں اب ایشم کے ساتھ اتنا کچھ ہو چکا تھا کہ وہ دوبارہ وہاں جانا نہیں چاہتی تھی ابھی وہ ٹی وی ان کر کے بیٹھی نیوز ہی سن رہی تھی کہ ایک نیوز سنتے اشم کے ہاتھ کانپے تھے سامنے ہی ٹی وی پر اسی شوٹنگ والی جگہ پر اہانہ کا وجود لٹکا تھا جہاں کچھ دن پہلے الگزینڈر کا وجود برہنہ لٹکا ہوا تھا جس کے چہرے بازو پر ٹانگوں پر بچھو کے کاٹنے کے نشان تھے اہانہ کے بالوں پر ٹانگوں پر ابھی بھی بچھو رینگ رہے تھے ایشم کے ہاتھوں سے ریموٹ چھوڑ کر بیڈ پر گرا تھا۔۔۔

یہ یہ اہانہ او مائی گاڈ یہ کس نے کر دیا ایشم تو اہانہ کی حالت دیکھتے کانپ رہی تھی درندہ کون ہے یہ درندہ کون کر رہا ہے سب کے ساتھ ایشم تو اپنے بال ہاتھوں میں جکڑے سر جھکا کر بیٹھ گئ تھی اتنے میں ایشم کا فون بجا تو ایشم نے خوف سے موبائل کو دیکھا جہاں پر دید کالنگ لیکھا ارہا تھا ایشم نے ڈرتے ڈرتے کانپتے ہاتھوں سے کال اٹھائی تھی۔۔۔

دد۔۔دید۔۔

کیاہوا ایشم تم ٹھیک تو ہو نا حدید نے مسکراتی آنکھوں نے اور سنجیدہ لہجے سے ہاتھوں میں پکڑے گلاس کو منہ سے لگاتے پوچھا۔۔۔

دیدوو۔۔۔وہ اہانہ وہ مر گئی وہ درندہ وہ سب کو مار رہاہے وہ وہ کون ہے ایشم کی انکھوں سے انسو نکل نکل کر گالوں پر بہ رہے تھے۔۔

جب کے دوسری طرف اپنے لئے اپنی مون لائٹ کے منہ سے درندہ لفظ سن کر اس کے ہاتھوں میں پکڑے گلاس پر گرفت مضبوط ہوئی تھی۔۔۔

اگر وہ ایک دفعہ میرے سامنے اجائے تو میں اس کا قتل کر دو ایشم نے ڈر اور غصے کے ملے جلے لہجے میں کہا تو حدید کے چہرے پر مسکراہٹ ائی تھی اور گلاس چکنا چور ہوا تھا اور خدید کے ہاتھوں میں لگا تھا لیکن اسے فکر ہی کہاں تھی۔۔۔

مون لائٹ یہ نا ہو جس دن وہ درندہ تمہارے سامنے اجائے تو تمہاری یہ چلتی زبان بند ہو جائے اور تم کچھ کہنے کے قابل نا رہو حدید اپنے ہاتھ سے نکلتا خون دیکھ کر کہنے لگا حدید نے اپنے سامنے کھڑے گارڈز کو اشارہ کیا تو وہ گارڈ جلدی سے فرسٹ بوکس لے آئے اور حدید کے آشارہ کرنے پر اس کے ہاتھ کی پٹی کرنے لگے۔۔۔

مون لائٹ تم اس درندے کو چھوڑ کر اپنے اس ہیرو کے بارے میں سوچنا شروع کر دو تا کہ تمہارے دل میں بھی میرے لیے جگہ بن جائے اور ہم جلدی سے شادی کریں میں تمہیں بتانا چاہتا ہوں مون لائٹ میں تم سے کتنی محبت کرتا ہوں الفاظوں سے نہیں اپنے عمل سے دید نے مسکراتے کہا تو ایشم کا چہرہ شرم سے لال ہوا تھا ایشم کے دل کے دھڑکنیں تیز ہوئی تھی۔۔

تم بہت بد تمیز ہو دید میں تمہیں کیا کہہ رہی ہوں تمہیں اپنا مطلب کی باتیں کرنی اتی ہیں تم سے تو بات کرنا ہی فضول ہے ایشم نے ڈانٹنے والے انداز میں کہا اور کال۔ بند کر دی کال بند ہوتے دیکھ حدید مسکرایا تمہیں بہت جلدی میں اپنے پاس کے آؤگا مون لائٹ تم سے دوری اب مجھے ازیت دیتی ہے۔۔۔

میرب اور شایان کمرے میں بیٹھے تھے شیان لیپ ٹاپ پر مسلسل کام کر رہا تھا تو میرب تو شایان کو دیکھ رہی تھی جس کا دھیان صرف کام پر ہی تھا لیکن میرب کو شایان سے باتیں کرنی تھی میرب شایان کے پاس جا کر بیٹھی۔۔۔

شان مجھے تم سے کچھ کہنا ہے شایان نے میرب کو دیکھا جو اس سے بات کرنا چاہتی تھی کیا ہوا میرب کیا بات کرنی ہے۔۔۔

پہلے تم لیپ ٹاپ بند کرو نا پھر بات کروں گی میرب نے غصے میں کہا تو شایان نے مسکرا کا لیپ ٹاپ بند کیا۔۔

جی بتاؤ اب کیا بات کرنی ہے میری جان نے شایان نے میرب کا ہاتھ پکڑا تو میرب نے شرما کر نظریں جھکا دی۔۔۔

کرو بات کیا بات کرنی تھی اب اب شرما رہی ہو شایان نے اس کے ہاتھ پر مزید دباؤ دیا تو میرب کنفیوز ہو گی اسے تو کوئی بات ہی کرنے نہیں ارہی تھی وہ تو بس ایسے ہی بور ہو رہی تھی تو اپنے شان سے بات کرنا چاہتی تھی ایک دم سے میرب کے ذہن میں روبن ہڈ کا خیال ایا۔۔۔

شان تمہیں پتہ ہے ربن ہڈ کا میں اس کی بہت بڑی فین ہوں جب جب وہ غریبوں کی مدد کرتا ہے نا مجھے بہت خوشی ہوتی ہے کاش کبھی وہ مجھے ملے اور میں اس کا تھینکس کہہ سکوں کہ میں اس کو بتا سکوں کے

میں اس کی بہت بڑی فین ہوں تا کہ میں اسے بتا سکوں کہ میں اس سے بہت بڑی فین ہوں میرب تو مسکراتی ہوئی خوشی سے شایان کو بتا رہی تھی لیکن شایان کا جیلس کے مارے چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔۔۔

میرب نے بات کرتے کرتے اچانک سے شایان کی طرف دیکھا جس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا کہ کیا کیا ہوا شان تمہارا چہرہ سرخ کیوں ہو رہا ہے تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے نا۔۔۔

شایان بنا کچھ کہے مزید میرب کو بولنے کا موقع دیے بغیر ہی اس کے بالوں میں اپنا ہاتھ الجھائے اس کے ہونٹوں پر جھکا غصے کے مارے اس کی سانسیں میں اپنی سانسوں میں انڈیلنے لگا تھا۔۔۔

میرب تو اس اچانک افتاد پر گھبرا ہی گئی تھی میرب نے مضبوطی سے شایان کی شرٹ کو جکڑا تھا جبکہ شایان تو میرب کو چھوڑنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا جب تک شایان کو لگا کہ میرب اس کی شدید برداشت کر سکتی ہے تب تک اس کے ہونٹوں پر جھکا رہا لیکن جب شایان کو دیکھنے لگا جو گہرا گہرے سانس لیتے عجیب نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی شان تمہیں کیا ہوا ہے۔۔

میرب ائندہ میرے سامنے اگر تم نے کسی اور شخص کے تعریف کی یا کسی اور شخص کا نام بھی لیا تو تمہاری زبان کاٹ کر نہ میں تمہارے ہاتھوں میں دے دوں گا بے شک وہ شایان خود تھا لیکن شایان کو یہ بھی برداشت نہیں تھا کہ اس کے دوسرے روپ کے تعریف میرب اپنے منہ سے کرے وہ صرف اور صرف میرب کے منہ سے اپنی تعریف سننا چاہتا تھا جبکہ شایان کی بات سنتے میرب گھبرائی تھی ٹھیک ہے شیان معاف کر دوں ناراض مت ہو نا وہ شیان کو مزید ناراض نہیں کرنا چاہتی تھی اس لیے وہ جلدی سے مان گئی۔۔۔

ہم شایان اتنا کہتا دوبارہ سے لیپ ٹاپ پکڑنے لگا شان مجھے تم سے ایک اور بات کرنی ہے۔۔۔۔

ہاں بولو اور کیا بات کرنی ہے۔۔

شان مجھے میڈیکل میں داخلہ لینا ہے میں اگے پڑھنا چاہتی ہوں میرب نے شایان کو کہا تو شایان کو حیرت ہوئی کہ وہ جو اس کے ساتھ ماضی ہو چکا ہے اس سے نکل کر اگے بڑھنا چاہتی ہے ہاں ضرور کیوں نہیں میری جان میں تمہارا داخلہ کروا دوں گا جہاں تم کہو گی۔۔

تم بھائی سے بات کرو گے نا۔۔۔

ہاں ہاں میں عرش سے بات کر لوں گا تم اس کی پریشان مت ہو تمہارا داخلہ ہو جائے گا جہاں بھی تم بولو گی۔۔۔

ہاں میں ڈاکٹر بننا چاہتی ہوں میرا خواب ہے بچپن کا۔۔۔

اور میں تمہارے سارے خواب پورے کروں گا میرب جان شایان نے دوبارہ سے میرب کو کمر سے پکڑ کر اپنے قریب کرتا اس کے ماتھے پر بوسہ دیا تھا کہ میرب نے سکون سے شایان کے سینے میں اپنا منہ دیا تھا۔۔

جیک لان میں بیٹھا لیو کے ساتھ کھیل رہا تھا لیو بھی جیک کے ارد گرد گھوم رہا تھا اتنے میں جیک کو ایما کی اواز ائی جو شاید اپنے بوائے فرینڈ سے بات کر رہی تھی۔۔۔

ہاں ہاں کرس میری جان بے بی میں کل تم سے ضرور ملنے اؤں گی ہاں ہاں پکا ایما تو جیک کو دیکھ کر جان بوجھ کر زور زور سے اپنے بوائے فرینڈ سے پیار بھری باتیں کرنے لگی تھی جبکہ جیک کا یہ سنتے دل دکھا تھا کہ وہ کیسے ایما کو اس دھوکے باز لڑکے سے جان چھڑوائے لیکن وہ کچھ کر بھی نہیں سکتا تھا اس کا پیار ایما تھی وہ ایما کی خوشی میں ہی خوش تھا لیکن اس کا کرس سے ملنا جیک کو کچھ خاص پسند نہیں تھا کیونکہ وہ لڑکا جیک کو پسند نہیں تھا جیک کا دل گھبرا رہا تھا نا جانے کیوں اس کا دل نہیں کر رہا تھا کے وہ کرس سے ملنے جائے لیکن وہ ابھی ایما کو اگنور کیے لیو کے ساتھ ہی بزی تھا۔۔

اگلے دن ابہیا پھر سے اسی پارک میں بیٹھی تھی اور ارمانڈو کا انتظار کر رہی تھی تھوڑی ہی دیر بعد ارمانڈو ابہیا سے ملنے ائا تو ابیہا خوش ہو گئی کیسی ہیں بیا اپ۔۔۔

میں ٹھیک ہوں تم کیسے ہو مان۔۔۔۔

میں بھی ٹھیک ہوں دیکھیں آپ مل گئیں ہے تو میں خوش لگ رہا ہوں۔۔۔۔

وہ دیکھ رہا ہے کے تم خوش ہو تو کیا پہلے خوش نہیں تھے کیا تم۔۔

سچ بتاؤ تو خوش نہیں تھا بیا لیکن اب خوش ہو اور میں اپنے بچپن کے دوستوں سے ملنے کے لیے بے تاب ہو لیکن ابھی نہیں ملو گا کسی خاص موقع پر ملوں گا ارمانڈو کے چہرے پر پر سراریت مسکراہٹ ائی تھی۔۔

کوئی خاص موقع مطلب۔۔۔

وہ چھوڑے بیا اپ ں تائے اپ مجھ سے مل کر خوش ہے نا۔۔

ہمم۔۔۔مان تمہاری جاب کیسی ہے اور تمہارے گھر والے کہاں ہیں کیا تم اکیلے رہتے ہو ابیہا نے اس کے گھر والوں کے بارے میں پوچھا تو ارمانڈو جو مسکرا رہا تھا اس کا چہرہ یکدم بجھ گیا تھا۔۔۔

بیا میں اکیلا ہی رہتا ہوں اور پاپا کی ڈیتھ ہو گئی ہے ارمانڈو نے اپنے باپ کا ذکر کیا تو ارمانڈو کی انکھ سے انسو نکلا تھا۔۔

اوہو سوری مان مجھے یہ نہیں کہنا چاہیے تھا کوئی بات نہیں بیا اپ بتائیں اپ کیسی ہیں اور گھر میں سب کیسے ہیں اور عرش۔۔

ارمانڈو تو اپنی بیا کے سامنے ایک سادہ سا انسان تھا جو کسی کے بارے میں کچھ نہیں جانتا تھا۔۔۔۔

سب تھیک ہے مان وہ دیکھو سامنے آئسکریم مجھے کھانی ہے۔۔

بیا اپ کی بچپن والی عادت گئی نہیں آئسکریم دیکھ کر بچی بن جانا ارمانڈو نے ں یا کی ناک دبائی تو ابیہا کھلکھلا کر ہنسی تھی میں ابھی لے کر آتا ہو ابیہا کو ہنستا دیکھ ارمانڈو بھی ہنسا تھا اور اٹھ کر جانے لگا اس سے پہلے کے وہ جاتا سامنے پڑے پتھر سے وہ ٹھکرایا تھا اور اس سے پہلے کے وہ گرتا اں ہیا نے اسے گرنے سے پہلے تھاما تھا۔۔

دھیان سے مان۔۔

ارمانڈو سے اٹھ کر ابیہا کو دیکھا اور کئی لمحے اسے دیکھتا رہا۔۔۔۔

جیسے زندگی ڈھونڈ رہی ہے۔۔۔

کیا یہ وہ مقام ملا ہے۔۔۔۔۔

یہاں چین سے بس رک جاؤ۔۔۔

کیوں دل یہ مجھے کہتا ہے۔۔

جزبات نئے سے ملے ہے۔۔۔۔

جانے کیا یہ اثر یہ ہوا ہے۔۔۔

ایک اس ملی ہے مجھ کو۔۔

جو قبول کسی نے کیا ہے۔۔۔

کسی شاعر کی غزل۔۔۔

جو دے روح کو سکون کے پل۔۔

کوئی مجھ کو جو ملا ہے۔۔

جیسے بنجارے کو گھر۔۔۔

جیسے بنجارے کو گھر۔۔۔۔

اگر کوئی ارمانڈو کا آدمی ارمانڈو کو ایسے مسکراتے دیکھ لیتا تو غش کھا کر ہی گر جاتا۔۔۔

مان ایسے کیا دیکھ رہے ہو ابہیا نے مان کے اگے چٹکی بجائی تو ارمانڈو کو ہوش آیا۔۔۔۔

نن۔۔ نہیں کچھ نہیں بیا میں ابھی جاتا ہو آئسکریم کے کر آتا ہو یہ کہتے ارمانڈو چلا گیا اور دو آئسکریم لے آیا۔۔۔۔

یہ لے بیا۔۔۔۔

ٹھیکیو مان بیا آئسکریم لیتے کھانے لگی۔۔۔

بیا اپ سے ایک بات کہو۔۔۔

ہاں بولو کیا بات ہے مان۔۔۔

بیا مجھے اس اندھیری دنیا میں آپ ملی ہے میں چاہتا ہو اپ ہمیشہ میرے پاس رہے بیا مجھے اس اندھیری اور اکیلی دنیا سے نکال دے گی آپ رہے گی نا میرے پاس۔۔۔۔

لیکن ماں تم یہ سب کیوں کر رہے ہو اب تمہیں پتہ بھی ہے عرش۔۔۔۔

کیونکہ بیا میں اپ سے پیار کرتا ہوں۔۔۔۔

بیا کی یہ باتیں سنتے ہی انکھیں پھٹی تھی لیکن مان ہم بچپن سے دوست ہیں اور دوست ہی رہے گے کیونکہ تم ایک نان مسلم ہو اور میں مسلمان بیا کی بات سنتے ارمانڈو کو غصہ ایا تھا کہ وہ ان دونوں کے پیار میں مذہب کو کیوں لے کر آرہی ہے۔۔۔

ابیہا میں جس خدا کو مانتا ہی نہیں ہوں میں کیوں اس کو مان کر مسلم ہو جاؤں میرا کوئی خدا نہیں ہے میں اپنی مرضی اپ کرتا ہوں اپ مجھے سمجھ نہیں رہی بیا میں اپ سے پیار کرتا ہوں مجھے بس آپ چاہئے جیسے بھی کر کے مجھے آپ چاہیے۔۔۔۔

لیکن مان۔۔۔

اس کے بارے میں ہم بعد میں بات کریں گے ابھی اپ کو دیر ہو رہی ہے چلیں اپ کو میں اپ کے گھر چھوڑ اتا ہوں اور کل میرے پاس اپ کے لیے سرپرائز ہیں۔۔۔۔

وہ کیا ابیہا بھی خوشی سے بولی۔۔۔۔

وہ کل ہی اپ کو پتہ چلے گا۔۔

او کے ٹھیک ہے ابہیا اٹھ کر ارمانڈو کے ساتھ چلنے لگی ابیہا نے ارمانڈو کی طرف دیکھا مان اگر تم مجھ سے پیار کرتے ہو تو تم بھی میرے بچپن کے دوست ہو اور میں تمہیں اپنے ساتھی کے طور پر قبول کروں گی اگر تم مسلمان ہو جاؤ اور میں تمہیں اپنے خدا کی طرف لے کراؤں گی جیسے بھی کر کے میں تمہیں اپنے خدا کی طرف لے کراؤں گی ان کے معجزات دکھاؤں گی میں تمہیں اور تب تم جا کے مسلمان ہو گے تو میں تمہیں ملوں گی ابیہا یہ سوچ ہی سکی تھی اور اسے اب پکا ارادہ کر دیا تھا کہ ارمانڈو تو مسلمان کرے گی۔۔۔۔

اج پھر سے میرب شایان کا انتظار کر رہی تھی اسے اب شایان کی عادت ہونے لگے تھے لیکن شایان تھا کہ اب اس کی طرف دھیان ہی نہیں دیتا تھا ابھی بھی رات کے گیارہ بج رہے تھے اور شایان ایا ہی نہیں تھا میری طرف سے نہ ائے میں سونے لگی ہوں میرب بھی تنگ اتی غصے سے بولتی لیٹ گئی۔۔ ابھی میرب لیٹی ہی تھی کہ اس کمرے کا دروازہ کھلنے کی آواز آئی میرب نے مزید انکھیں بند کر دی شایان

کمرے میں ایا تو میرب کو سوتے دیکھا لیکن اس کے پلکوں کی ہوتی ہوئی جنبش ہوتی شایان کے چہرے پر مسکراہٹ ائی تھی۔۔۔

اہم اہم۔۔ یہاں تو بیوی جان انتظار بھی کرتی ہے اور جب ان کے شوہر اجاتے ہیں تو سونے کا ناٹک بھی کرتی ہے شایان نے اپنی شرٹ اتارتے میرب کے ملتے وجود کو دیکھتے کہا شایان کی بات سنتے میرب نے غصے سے کمفرٹ کو مٹھی میں زور سے جکڑا لیکن پھر میرب نے غصے سے کمفرٹ اتارا اور شایان کو دیکھا جو اپنے بال بنا رہا تھا میرب غصے سے اٹھی اور شایان کے پیچھے جا کر کھڑی ہو گئی۔۔۔

بہت شوق ہے مجھے انتظار کروانے کا میرب نے غصے سے اپنے دانت شایان کے کندھے پر گاڑھے جس سے ہلکی سی سسکی شایان کے منہ سے نکلی تھی۔۔۔ جنگلی بلی کیا ہے میرب کے بال جکڑتے اپنے قریب کرتے ہیں کہا تو میرب نے انکھیں نکال کر شایان کو دیکھا۔۔

تم ہو گے جلاد کہیں کہ تم اس سے پہلے میرب مزید کچھ کہتی شایان اپنے ہونٹوں سے اس کی بولتی بند کر چکا تھا اور میرب بیچاری تو پھڑ پھڑا بی نا سا کی شایان جب پیچھے ہوا تو میرب نے اس کے کندھے پر اپنا سر رکھا۔۔

اس جلاد کو جنگلی بلی کی بولتی بند کرنی بھی اتی ہے میرب نے شایان سے دور ہونا چاہنے کے شایان کی انکھوں میں خماری سی اتری تھی شایان مزید میرب کو قریب کرتے اس کی گردن پر جھکا اپنا لمس چھوڑنے لگا تھا شایان کے لمس سے میرب کی جان پر بن ائی تھی وہ جانتی تھی شایان کو رکا تو وہ مزید ناراض ہو جائے گا لیکن پھر بھی وہ ابھی اس کے قربت سہ نہیں پا رہی تھی۔۔۔

دد۔۔۔و۔۔ دور رہو اب شایان بڑی فکر ہے تمہیں میرب نے بہانہ گڑا اگرا اور وہ بے لگام ہوتا تو میرب اسے روک نہ پاتی میرب کے دور جھٹکنے سے شایان کو غصہ ایا تھا۔۔

کیا مسئلہ ہے تمہیں میرب تمہیں میری محبت چاہیے جب میں اپنی محبت دیتا ہوں تو مجھے دور کر دیتی ہو جب نہیں دیتا تو روتی ہوں۔۔۔

ہاں تو جب دل کرتا ہے میرے پاس آتے ہو جب دل کرتا ہے مجھے اگنور کرتے ہو میں کیا مجھے تکلیف نہیں ہوتی تم مان کیوں نہیں جاتے میرے پہلے والے شان کیوں نہیں بن جاتے۔۔

جب تم مجھے پیار سے مناؤ گی تب ہی میں مانو گا۔۔۔

وہ میں کیسے مناؤں میرب دور ہوتے ہوئے بولی۔۔۔ جیسے میں چاہتا ہوں کہ تم مجھے خود میں سمانے کی اجازت دے دو اجازت دو کہ میں تمہیں بتا سکوں میں تم سے کتنی شدت سے محبت کرتا ہوں وہ بھی اپنے عمل سے۔۔۔

شایان کی بات سنتے میرب کا چہرہ لال ہوا تھا میں کیسے ایسے مناؤں شان۔۔۔

تو پھر ٹھیک ہے ناراض ہی رہنے دو شایان میرب کو پیچھے کرتا بیڈ پر جا کر لیٹ گیا۔۔

میرب بھی شایان کی بات سنتے اسے دور رہنا ہی بہتر سمجھا اور بعد میں منانے کا سوچ کر بیڈ کی دوسری طرف جا کر لیٹ گئی۔

◈◈◈

اگلی صبح ارمانڈو نے ابہیا کو کال کی۔۔

ہیلو بیا کیسی ہے آپ۔۔۔

میں ٹھیک ہو مان تم کیسے ہو۔۔

میں بھی ٹھیک ہو بیا۔۔۔

کیا ہوا مان اج اس ٹائم کال کر دی۔۔

بیااپ وہاں ہی پارک میں آئے گی پھر وہاں ہی آپ کوایک گاڑی نظر آئے گی اس میں بیٹھ جائے گا میں نے اپ کو بتایا تھا نا کے آپ کے لئے ایک سرپرائز ہے۔۔۔

ماں ابھی ہی انا ہے کیا ابھی تو میرے سر میں درد ہو رہی ہے۔۔

بیا جیسا اپ کو سرپرائز دو گا نا اپ کا سر درد ٹھیک ہو جائے گا۔۔

ٹھیک ہے میں آتی ہو تھوری دیر میں تیار ہو کر۔۔۔

جلدی آئے گا میں انتظار کر رہا ہو یہ کہتے ارمانڈو نے کال بند کر دی اور ابہیا تیار ہونے لگ گئی۔۔

ابیہا نے انجانے میں ہی ریڈ کلر کا فراک پہنا تھا اور فل تیار ہو کر نیچے چلی گئی۔۔

ابہیا کدھر جا رہی ہو انمول جو ہال میں ہی بیٹھی تھی ابہیا سے پوچھنے لگی۔۔۔

انٹی میں تھوڑی دیر باہر جا رہی ہوں بور ہو رہی ہوں تو تھوڑا گھوم پھر او۔۔۔

او کے جاؤ ابہیا دھیان سے جانا اور جلدی واپس اجانا۔۔۔

جی انٹی فکر نہ کریں میں جلدی واپس اجاؤں گی یہ کہتے ہیں ابہیا چلی گی پیچھے انمول بھی خوش ہو گئی تھی کہ ابہیا واپس اپنی زندگی کی طرف ارہی ہے۔۔۔

ابیہا پارک میں پہنچ چکی تھی وہ ارد گرد دیکھ رہی تھی دور ہی ایک کالی گاڑی نظر ائی تھی لیکن وہ ماں کی کال کا انتظار کر رہی تھی اتنے میں ہی ارمانڈو کی کال ائی تھی۔۔۔

بیا وہ جو سامنے گاڑی کھڑی ہے اپ اس میں بیٹھ کر اجایئے گا جہاں وہ اپ کو لائے وہاں پر ہی اپ اییئے گا

بیا بھی کال بند کر کے اس گاڑی میں جا کر بیٹھ گئی اور گاڑی اپنی منزل کی طرف روانہ ہو گی تھوڑی ہی دیر بعد ابہیا کو ایک کھلے میدان میں لے جایا گیا جہاں کوئی بھی ذی رخ نہیں تھی وہ گاڑی ابیہا کو اتار کر واپس چلی گئی جب کہ ابہیا نے خیران و پریشانی سے اس جگہ کو دیکھا۔۔۔

اس سے پہلے کہ ابیہا کچھ اور سوچتی اسے عجیب و غریب سی اپنے اوپر اوازائی تھی ابیہا نے اپنے اوپر دیکھا تو ایک دم سے اس کے اوپر پھولوں کی بارش ہوئی تھی ابیہا نے اوپر دیکھا ایک بڑا سا ہیلی کاپٹر اس کے اوپر پھولوں کی بارش کر رہا تھا ابہیا نے تو حیرانی سے یہ منظر دیکھا تھا کہ اس کے اوپر پھولوں کی بارش۔۔۔۔

ابہیا تو یہ بھول ہی گئی تھی کہ پھولوں کی بارش کرنے والا کون ہے لیکن وہ خوشی سے گھومنے لگی تھی اور پھولوں کی بارش اپنے اوپر انجوائے کرنے لگی تھی اور ہیلی کاپٹر میں بیٹھا ارمانڈو اپنی ریڈ روز اپنی بیا کو اس طرح گھومتے دیکھ خوشی سے کھلاتے دیکھ خوش ہو رہا تھا۔۔۔

بیا کی تو بچپن کی خواہش تھی کے وہ پھولوں کی بارش دیکھے اور آج اس کی یہ خواہش پوری ہوئی تھی۔۔

ابیہا کے اوپر پھولوں کی بارش 15 سے 20 منٹ ہوتی رہی تھی جب ابیہا خوشی سے تھک ہار پر زمین پر بیٹھی تو ہیلی کاپٹر دور جا کر نیچے زمین پر اترا تھا اور وہاں سے ابیہا نے دیکھا کہ ارمانڈو نکلا اور ابیہا نے حیرانگی سے ارمانڈو کو دیکھا جو چلتا ہوا اس کے طرف ارہا تھا۔۔۔

مان تم نے یہ سب کیا ہے ابہیا تو حیرانگی اور خوشی کی ملے جلگ تاثرات سے اریمانڈو سے بولی تو مان نے مسکراتے ہوئے ہاں میں سر ہلایا اور اپ کی ساری خواہشیں ساری وشز پوری کرنا میرا حق ہے۔۔

لیکن یہ سب مان۔۔۔

یہ سب میں اپ کو بعد میں بتاتا ہوں پہلے چلے ہم کسی اچھی سی جگہ پہ جا کر کھانا کھاتے ہیں۔۔

اوکے چلو چلتے ہے۔۔۔

مان ابہیا کو لے کر ایک اچھے سے ریسٹورنٹ چلا گیا بیٹھے اپ بیا وہ اسے کرسی پر بیٹھاتے خود بھی بیٹھ گیا۔۔۔

اب تم مجھے بتاؤ مان یہ سب کیا تھا اور تمہیں میری وشز کے بارے میں کیسے پتہ۔۔۔

بیااپ کے بچپن کی ڈائری ایک میرے پاس ہے جہاں پر اپ نے اپنی وشز کے بارے میں بتایا ہے اور میں اسی ڈائری کو تولے کر میں اپ کو اپنے پاس محسوس کرتا تھا تو ابھی اپ مجھے مل گئی ہیں تو میں اپ کی اہستہ اہستہ اس میں لکھی ساری وشز پورا کروں گا۔۔۔

مان لیکن یہ سب تم کیوں کر رہے ہو تمہیں پہلے بھی کہا تھا کہ عرش ہم دونوں کے لیے کبھی نہیں مانے گا جب تک تم مسلمان نہیں ہو گے۔۔۔

بیامیرا موڈ بہت اچھا ہے پلیز اپ ایسی باتیں کر کے میرا موڈ مزید مت خراب کریں۔۔

مان اگر تمہیں میرے ساتھ رہنا ہے میرے ساتھ زندگی بسر کرنی ہے تو تمہیں مسلمان ہونا پڑے گا تمہیں میرے خدا کو ماننا پڑے گا ورنہ پھر مجھے بھول جانا کیونکہ عرش کیا میں خود بھی تم سے شادی کرنے کے لیے کبھی راضی نہیں ہوں گی کیونکہ میں ایک مسلمان ہوں اور تم کرسٹن اور تم شروع سے ہی خدا کو نہیں مانتے تو پھر میں کیسے تم سے شادی کرلوں۔۔۔

بیا پلیز اس بات کو اپ رہنے دیں اس بات کی اس کے بارے میں ہم بعد میں بات کریں گے ابھی کھانا کھاتے ہیں۔۔۔

بیا بھی خاموش ہو گی لیکن وہ دل میں پکا ارادہ کر چکی تھی کے وہ اریمانڈو کو سیدھے راستے پہ لے کر ائے گی اس لیے وہ چپ چاپ کھانا کھانے لگے اور کھانا کھانے کے بعد اریمانڈو نے بھی ابھیا کو اسی پارک میں چھوڑ دیا اور خود چلا گیا۔۔۔

روحا گھر میں بیٹھی بیٹھی بہت بور ہو رہی تھی اس نے سوچا اج پورا مینشن گھوما جائے ماہم تو کھلونوں کے ساتھ کھیل رہی تھی ماہم کو کمرے میں چھوڑے وہ اکیلے ہی اہستہ اہستہ پورا مینشن دیکھنے لگی لیکن ایک کمرے میں گئ جہاں پر لاک لگا تھا روحا کو تجسس ہوا اس کمرے میں کیا ہو سکتا ہے جو لاک لگا ہو روحا کو

پورا مینشن تو بے حد پسند ایا تھا وہ تھا ہی اتنا خوبصورت ہے کہ کوئی بھی دیکھتا تو دیکھتا رہ جاتا روحا تو اس کمرے کو دیکھتی تجسس میں پڑ گئی تھی اس کمرے میں کیا ہو سکتا ہے روحا تو ویسے بھی بور ہو رہی تھی سو وہ اس کمرے کو کھولنے کے چکروں میں لگ گئی۔۔۔۔۔

ابھی روحا نے اس کمرے کے کھولنے والے بٹن پر ہاتھ رکھا ہی تھا کہ عرش جو جیٹ پر بیٹھا پاکستان واپس ارہا تھا اس کے موبائل پر الارم بجا تھا کہ اس کے خاص کمرے کو کوئی ٹچ کر رہا ہے الارم بجتے دیکھ عرش کو حیرانگی ہوئی کہ کون اس کے کمرے کو ٹچ کر سکتا ہے کیونکہ کسی میں بھی اتنی ہمت نہیں تھی کہ اس کے علاوہ کوئی اس کے روم کو چھو بھی سکے اور اس کے غصے سے رگیں پھول رہی تھی عرش نے سوچا شاید کوئی دشمن گھر میں گھس آیا ہو اب تو روحا بھی اس گھر میں تھی اسے روحا کی بھی ٹینشن ہونے لگی تھی ویسے تو گھر ہر لحاظ سے سیکیور تھا گھر کے باہر گارڈز ہی اتنے تھے لیکن پھر بھی اسے دیکھنا تھا کے کون ہے جو اس کے کمرے تک پہنچ گیا عرش نے جلدی سے لیپ ٹاپ کھول کر جلدی سے اپنے مینشن کے کیمرہ ایکٹو کیے تھے اور وہاں دیکھنے لگا جہاں اس کی بے بی گرل اس کے پرسنل روم میں جانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔

میری بے بی گرل یہاں کیا کر رہی ہے روحا کو دیکھتے عرش کے چہرے پر مسکراہٹ ائی تھی کہ اس کی چھوٹی سی بیوی اس کے خاص کمرے میں جانے کی کوشش کر رہی تھی تو میری بے بی گرل کو کمرہ دیکھنا ہے چلو دیکھ لو عرش نے ایک بٹن دبایا تھا وہ کمرہ خود بخود کھولتا چلا گیا اور جو وہ کمرہ کھول رہی تھی کمرہ کو کھلا دیکھ کر تو روحا خوشی سے تالی مارتی جیسے ہی کمرے میں داخل ہوئی وہ جو خوش ہو رہی تھی ایک دم سے اس کی ہنسی کو بریک لگی تھی اور روحا کا ہاتھ اپنے دل پر گیا تھا سامنے کمرے میں جس میں وہ خوشی خوشی داخل ہوئی تھی سامنے پورا کمرہ مختلف گنز اور اسلحے سے بھرا پڑا ہوا تھا روحا کی انکھیں تو پھٹی کے پھٹی رہ گئی تھی روحا کا ری ایکشن دیکھتے جیٹ میں بیٹھے عرش کا قہقہ گونجا تھا وہ ایسا ہی کچھ ایکسپیکٹ کر رہا تھا۔۔

ہاہامیری معصوم سی بے بی گرل اور روحا تو چیخیں مارتی اس کمرے سے باہر نکلی تھی اور وہ اپنے کمرے میں جانے کے بجائے بھاگتی ہوئی ایک کمرے میں داخل ہوئی اور دروازہ بند کر کے انکھیں بند کر کے گہرے گہرے سانس لیتے خود کو نارمل کرنے لگی لیکن جیسے ہی اس نے اپنی انکھیں تھوڑی تو روحا کو لگا اس کی جان ابھی ہی نکل جائے گی سامنے بلیک کلر کا پینتھر جو گوشت کھا رہا تھا اسے دیکھ کر روحا کی جان خلق میں اٹکی تھی۔۔

اور ہمارا معصوم لیو جو ارام سے گوشت کھا رہا تھا اپنی ممی کو کمرے میں اتے دیکھ وہاں ہی رک گیا تھا اور ادھا گوشت کا ٹکڑا جو اس کے منہ میں تھا نیچے رکھا اور اٹھ کر روحا کی جانب جانے لگا۔۔۔

اہہہ۔۔۔اہہہ۔۔۔روحا وہاں سے بھی چیخیں مارتی کمرے سے باہر نکلی اور لیو بھی چلتا ہوا کمرے سے باہر ایا اور معصوم بچوں کی طرح کمرے کے دروازے کے باہر بیٹھ گیا اور روحا چیخیں مارتی پورے ہال میں ادھر ادھر بھاگ رہی تھی بچاؤ بچاؤ شیر شیر۔۔۔

اور ہمارا لیو جو عجیب نظروں سے اپنی ممی کو دیکھ رہا تھا جو کہ ادھر ادھر ڈر کر بھاگ رہی تھی عرش کا قہقہ پورے جیٹ میں گونج رہا تھا وہ سب کچھ کیمرے میں دیکھ رہا تھا۔۔۔

اب جاتے ہیں ہمارے لیو کی سوچ کی طرف۔۔

(ڈیڈی نے تو کہا تھا ممی معصوم ہیں ممی کے پاس رہنا اور ان کا دھیان رکھنا اور میں شیر کہاں سے نظر ارہا ہوں میں تو ایک معصوم سا پیارا سا پینتھر ہوں ممی کیا اتنی معصوم ہیں کہ انہیں یہ نہیں پتہ کہ میں کون ہوں کون نہیں اور مجھے معصوم کو شیر بنا دیا۔۔۔)

اور کیا میں اتنا ڈراونا ہوں جو مجھ سے ڈر کر بھاگ رہی ہیں روحا نے سانس لینے کے لیے کھڑی ہوئی اور اپنے پیچھے دیکھا جہاں لیو کمرے کے باہر بیٹھا تھا۔۔۔

روحا کو اپنی جانب دیکھ کر خوش ہو کر روحا کی طرف دیکھا لیو روحا کو دیکھ کر تھوڑا سا غرایا اس نے تو اپنی زبان میں ممی بولا تھا۔۔۔

لیکن روحا تو اس کے غراتے ہی وہاں سے صوفے پر ڈھیر ہو کر بے ہوش ہو کر گر گئی تھی۔۔۔

(لو جی ممی تو بے ہوش ہو گئی لیو روحا کے پاس اتا بولا اف کس نے کہا تھا ابھی مجھے گوشت ڈالو مجھے لگتا ہے میرے منہ پر لگا خون دیکھ کر نہ ممی ڈر گئی ہیں لیو روحا کے پاس ہی بیٹھ کر معصوم اپنی نیلی انکھوں سے اپنی ممی کو دیکھنے لگا۔)۔۔۔

سوزی جو لیو کو جانتی تھی وہ وہاں ائی اور روحا کے منہ پر پانی پھینکا روحا اہستہ اہستہ ہوش میں ائی تب تک ماہم بھی کمرے سے باہر اچکی تھی اور روحا نے ہوش میں اتے ہی اپنے پاس لیو کو بیٹھے دیکھ پھٹی انکھوں سے اسے دیکھنے لگی اور چیختی ہوئی باہر کو بھاگی تھی۔۔۔

لو جی ممی پھر سے ڈر گئی اور جیٹ میں بیٹھے عرش کا اپنی بے بی گرل کا یہ حال دیکھ کر ہنس ہنس کر برا حال تھا اومائے بے بی گرل۔۔

روحا دروازے کے پار گئی اوشٹ اوشٹ ماہم روحا الٹے پاؤں ماہم کو یاد کرتے واپس بھاگی اور دیکھا تو ماہم لیو کے پاس ہی تھی اور لیو ماہم کے پاؤں چاٹ رہا تھا۔۔۔

ماہم روحا بھاگتی ہوئی ائی اور ماہم کو اٹھاتے لیو کو شی شی کرنے لگی تاکے وہ پیچھے ہو جائے۔۔۔

(میں کوئی گلی کا کتا ہوں جو ممی مجھے شی شی کر کے بھگا رہی ہیں اف میں کیا کروں لیو بس سوچ ہی سکا تھا)۔۔۔

روحا ماہم کو باہر لیتی بھاگی تھی اور سوزی کو بھی عرش نے کال کر کے کہہ دیا تھا کہ وہ روحا کو روکے مت۔۔۔۔

ممی گئی گھر سے باہر اور ڈیڈ نے کہا تھا ممی کا خیال رکھنا لیو بھی وہاں سے روحا کے پیچھے بھاگا تھا ابھی روحا باہر نکل رہی تھی کہ اس کے ٹکرا ایک عورت سے ہوئی تھی جو کہ انمول تھی۔۔۔

انمول تو عرش کے مینشن میں کسی لڑکی اور بچی کو دیکھ کر حیران ہوئی تھی۔۔

تم کون ہو اور یہاں کیا کر رہی ہو روحا کو گہرے گہرے سانس لیتے ہو ڈرتے دیکھ کر انمول نے پوچھا تو انمول نے بھی اپنی چھوٹی آنکھیں کر کے اس عورت کو دیکھا جو کہ بے حد خوبصورت تھی۔۔

میں اس منشن کے مالک کی بیوی ہوں اور اپ کون ہیں گارڈز بھی انمول کو دیکھتے ہوئے ان کے پاس آئے۔۔۔

السلام علیکم میم روحا نے گارڈز کو دیکھا جو کہ اس عورت کو میم کہہ رہے تھے۔۔۔

میم۔۔۔ تم اسے میم کیوں کہہ رہے ہوں یہ کون ہے۔۔۔ یہ عرش صاحب کی موم ہے گارڈ یہ کہ چلا گیا اور روحا تو پھٹی پھٹی انکھوں سے انمول کو دیکھنے لگی چلو میرا تو پتا چل گیا نا اب تم بتاؤ تم کون ہو چلواؤ اندر چلتے ہیں جا کر پوچھتی ہوں انمول روحا کو لے کر اندر چلے گئے تو روحا بھی ہلکے ہلکے قدم اٹھاتے اندر چلی گئی اور دروازہ کے پاس ہی لیو کو بیٹھے دیکھ کر روحا انمول کے ایک سائیڈ ہو گئی تو انمول روحا کی حرکت دیکھ کر مسکرائی تھی اسے یہ معصوم سی لڑکی بہت پسند ائی تھی لیکن ابھی یہ جاننا تھا یہ کون ہے۔۔۔

سوزی بھی انمول کو دیکھ کر کچن میں پانی لینے چلی گئی اب تم بتاؤ لڑکی کون ہو تم یہاں کیا کر رہی ہو انمول صوفے پر بیٹھتے بولی تو روحا نے بتانا شروع کیا ہے کہ وہ یہاں پر کیسے ائی کیسے نہیں عرش نے زبردست شادی کی یہ سنتے انمول کو عرش پر بے حد غصہ ایا تھا کہ اس نے بھی اپنے باپ کے جیسا کام کیا ہے زبردستی شادی کر کے اسے قید کر کے رکھا ہے۔۔۔

تم خوش تو ہو نا اور تمہیں کچھ ٹارچر وغیرہ تو نہیں کرتا کچھ کہتا تو نہیں ہے نا۔۔۔

نہیں نہیں انٹی وہ وہ تو بہت اچھے ہیں اور مجھ سے بہت پیار کرتے ہیں روحا شرماتے ہوئے کہنے لگی تو انمول کو کچھ سکھ کا سانس ایا تھا لیکن اسے عرش پر بے حد غصہ تھا اور اب انمول کے ہاتھوں عرش کی درگت بننے والی تھی سوزی بھی تب تک پانی کے ائی تھی انمول بھی پانی وغیرہ پی کر اپنی گاڑی ٹھیک کرواتی روحا کو لیتی اپنے سلطان مینشن چلی گئی۔۔

عرش کا ائیر پورٹ پر پرائیویٹ جیٹ لینڈ کر چکا تھا ائیر ہوسٹس نے آگے بڑھ کر دروازہ کھولا تو سامنے ہی گاڑیوں کی لمبی قطار کھڑی تھی وہ سنجیدگی سے اپنے فور پیس کوٹ کے بٹن بند کرتے مظبوط چال چلتے گاڑی تک پہنچا تھا

جوزف میں نے تمہیں کچھ کام بولا تھا۔۔؟؟ عرشمان اپنی کلائی پر بندھی مہنگی گھڑی پر وقت دیکھتے سنجیدگی سے بولا

جی سر سب سامان آپکی گاڑی میں رکھوا دیا ہے جوزف نے سر جھکائے بولا تو عرشمان نے گاڑی کی چابی لی اور انکو جانے کا کہا

گاڑی میں بیٹھتے وہ گاڑی سٹارٹ کر چکا تھا اور وہ پندرہ منٹ کی مسافت پر ایک بلڈنگ کے سامنے رکا اور گاڑی کی ڈکی سے کالا بیگ نکالتے وہ سنجیدگی سے بلڈنگ میں داخل ہوا اور لیفٹ میں پہنچتے ہی 85 والے فلور کا بٹن دبایا تو وہ دو منٹ میں بلڈنگ کی چھت پر موجود تھا اس وقت اسکے چہرے پر بلا کی سنجیدگی تھی جبکہ نیلی آنکھوں میں انتہائی وحشت اور سرد پن تھا چھت پر پہنچتے ہی اس نے اپنا بیگ رکھا اور زیپ کھولتے اس میں سے سامان نکالنے لگا کر کچھ ڈرون تھے اور کچھ فوڈ باکس اور اسکے ساتھ ہی ایک M24 سنائپر تھی ساتھ ہی ایک دوربین بھی موجود تھا دوربین کو پکڑتے وہ سامنے موجود تین عالیشان بلڈنگوں کا جائزہ لینے لگا دیکھنے میں وہ بہت خوبصورت لگتی تھیں عرشمان ان میں سے درمیان والی بلڈنگ کو دوربین سے دیکھنے لگا جس پر بڑھا سا ایگل کیسینو لکھا تھا جبکہ اسکی دائیں طرف موجود

بلڈنگ پر ایگل ہوٹل لکھا جو ایک 7 سٹار عالیشان ہوٹل تھا کیسینو کے بائیں والی بلڈنگ پر ایگل کلب لکھا تھا تینوں بلڈنگوں کو دیکھتے عرشمان کے چہرے پر پر اسرار مسکراہٹ ابھری تھی وہ مظبوط قدم لیتا اپنے ڈرون کی طرف آیا اور وہاں پڑے فوڈ باکس کو انکے ساتھ اٹیچ کرنے لگا اسکے بعد ریموٹ کی مدد سے ڈرون کو اڑایا اور ایک ایک فوڈ باکس ہر بلڈنگ میں ڈلیور کیا تھا عرشمان لیپ ٹاپ کھولتے ٹائم دیکھا جہاں تیس سکینڈ کا وقت چل رہا تھا دوربین کی مدد سے ایک نظر اطراف میں دیکھا تو کچھ دور سے اسے کالی گاڑیوں کی قطار نظر آئی تھیں جنکی گاڑیوں کے بونٹ پر ایگل لگا ہوا تھا یقیناً وہ گاڑیاں روبرٹ اور اسکے گارڈز کی فوج کی تھیں اور وہ اسی طرف آرہی تھیں عرشمان کی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی تھی وہ گاڑیاں بلڈنگوں کے بالکل پاس آچکی تھیں ادھر سے گارڈز جلدی سے باہر نکلتے گاڑی کا دروازہ کھول رہے تھے اور ادھر لیپ ٹاپ پر پانچ سکینڈ کا وقت رہ گیا تھا روبرٹ نے اپنا قدم گاڑی سے باہر رکھا

تین۔۔۔۔

دو۔۔۔۔

ایک۔۔۔۔

بوم۔۔۔۔

روبرٹ کے گاڑی سے باہر نکلنے کی دیر تھیں وہ تینوں عمارتیں بلاسٹ ہوچکی تھیں وہ کسی غبارے کی طرح پھٹی تھیں روبرٹ اور اسکے گارڈز دھماکے کی وجہ سے کئی فاصلے پر اڑ کر گرے تھے جبکہ عرشمان مسکراتے ہوئے دوربین سے روبرٹ کا کیسینو، ہوٹل اور کلب سکینڈ میں ملبہ بنتے دیکھ رہا تھا وہ جانتا تھا روبرٹ کے برے دن شروع ہونے والے ہیں کیونکہ کہ روبرٹ کی آمدنی کا پچاس فیصد حصہ ادھر سے ہی آتا تھا جبکہ روبرٹ کھانستے ہوئے اٹھا وہ حیرت اور صدمے سے سامنے ملبے کو دیکھ رہا تھا جہاں کچھ سکینڈ پہلے کئی ایکڑ پر محیط عالیشان عمارتیں کھڑی تھیں اسکا ہوٹل دنیا کے ٹاپ دس لگژری ہوٹلز میں

شمار ہوتا تھا جبکہ کیسینو دیکھنے دور ممالک کے لوگ آتے تھے اور اسکا کلب اٹلی پر دوسرے نمبر پر تھا لیکن اب سب ملبے کا ڈھیر بنا ہوا تھا وہ پریشانی سے اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرنے لگا اسکے ہاتھ پاؤں ابھی پھولے ہوئے تھے خوف اور پریشانی سے اسکا دماغ کام کرنا چھوڑ چکا تھا اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ ایسا کون کر سکتا ہے کیونکہ اسکے علم کے مطابق عرش تو ابھی اٹلی میں موجود نہیں تھا انہیں خیالوں میں تھا کہ اسکا فون رنگ ہوا تھا وہ بغیر نمبر دیکھے فون کان سے لگا گیا تھا

کیسے ہو روبرٹ کیا تم نے مجھے مس کیا۔۔۔؟؟

روبرٹ نے حیرت سے فون کان سے ہٹاتے فون کو دیکھا جیسے وہ فون کو نہیں روبرٹ کو دیکھ رہا ہو

تمہاری شکل دیکھ کر لگتا ہے تم نے مجھے کافی یاد کیا دیکھ میں نے بھی تمہیں یاد کرنے میں زیادہ دیر نہیں کی یہ میری طرف سے پہلا تحفہ تھا تمہیں کیا لگا کہ میں تمہیں چھوڑ دونگا ایک بات یاد رکھنا ہمیشہ روبرٹ تمہیں نصیحت کر رہا ہوں کتے اپنے جھُنڈ کو بھی لے کر آجائے تو بھی وہ شیر کا مقابلہ نہیں کر سکتے یہ تو ابھی شروعات تھی میں ایک اصول پسند ایماندار بندہ ہوں تم جو بھی مجھے دو گے مجھ تمہیں سود سمیت لوٹاؤ گا کیونکہ کوبرا کسی کا ادھار نہیں رکھتا اور ہاں ایک اور تحفہ تمہارا منتظر ہے۔۔۔ بائے۔۔۔! پہلے لہجے میں بلا کا سرد پن تھا لیکن آخر میں وہ کسی سائیکو انسان کی طرح ہنستے کال کاٹ گیا روبرٹ نے غصے سے اپنا فون چلا کر پھینکا

آہہ۔۔۔ چھوڑو گا نہیں تمہیں میں کوبرا۔۔۔!

عرشمان نے مسکراتے ہوئے سنائپر کے سکوپ سے روبرٹ کو غصے سے لال ہوتے دیکھا اور ٹریگر دبا اور سکینڈ کا کھیل تھا اور گولی سیدھا اسکے کندھے پر لگی تھی بالکل اُسی جگہ جہاں شایان کو لگی تھی ابھی وہ پہلے حادثے سے نا سنبھلے تھے کہ گولی کا لگنا انہیں بوکھلانے پر مجبور کر گیا تھا گارڈز کی فوج روبرٹ کو گرد گھیرا بنا گئی انہیں یہ تک نا پتا چل سکا گولی لگی کدھر سے جبکہ وہ اپنا سامان پیک کرتے لیفٹ میں جاتے بلڈنگ

سے باہر نکل گیا باہر پولیس اور ایمبولینس سروس پہنچ چکی تھی ہر طرف لوگ بوکھلاتے ہوئے بھاگ رہے تھے عرشمان سکون سے گاڑی میں بیٹھتے روبرٹ کی گاڑی کے پاس سے گزرتے ایک لفافہ روبرٹ کی گاڑی میں پھینکا تھا روبرٹ جو گاڑی نہیں بیٹھ رہا تھا اسکی نظر سفید رنگ کے لفافے پر پڑی جس پر پرانے طرز کی لال رنگ کی مہر لگی اور اس مہر کے اوپر کوبرا بنا تھا درد سے کراہتے اس نے لفافہ کھولا تو اس میں ایک کاغذ تھا

یہ آخری وارننگ تھی روبرٹ اگلی بار کچھ کرنے کا سوچا بھی تو انجام تم دیکھ چکے ہو اس بار تحفہ چھوٹا تھا لیکن اگلی بار تحفہ کے طور پر تمہاری نسل جو مٹاؤ گا اور آخر میں کوبرا کی سٹیم لگی تھی روبرٹ نے غصے کاغذ اپنی مٹھی میں دبوچا تھا غصے سے اسکا چہرہ خطرناک حد تک سرخ ہو چکا تھا

میرا منہ کیا دیکھ رہے ہو ہسپتال لے کر چلو مجھے اور میرے شیر ارمانڈو کو فون کرو وہ غصے سے ڈرائیور پر چیختے ہوئے بولا تو ڈرائیور اثبات میں سر ہلاتے گاڑی سٹارٹ کر چکا تھا

◈◈◈

روبرٹ کا سب کچھ برباد کر کے عرش گھر کی طرف لوٹا تھا اور ابھی وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ ابھی اس کی بھی خیر نہیں ہے کیونکہ اس کا بھی ابھی بانڈھا پھوٹا تھا عرش گھر میں داخل ہوا جبکہ گھر میں داخل ہوتے ہی عرش نے سامنے دیکھا تو عرش کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھی کیونکہ روحا ماہم کو ساتھ لے کر اس کی ماں انمول اور اس کے باپ میر کے ساتھ بیٹھی تھی اور باقی سب بھی وہاں ہی موجود تھے۔۔۔

اؤ اؤ بیٹا جی کدھر سے ارہے ہو برے سیر سپاٹے کر کے ارہے ہو بیوی کو گھر میں چھوڑ کر میر بھی اب عرش کی انمول کے ہاتھوں درگت کو سوچ کر خوش ہو رہا تھا کیونکہ عرش نے ہمیشہ ہی انمول سے میر کو دانت ہی پڑوائی تھی اور اب اج عرش کی باری تھی۔۔۔

بے بی۔۔۔اووور وحا تم یہاں کیا کر رہی ہو عرش نے دانت کچکچاتے کہا تو روحا عرش کی آنکھیں دیکھ کر ڈر کر مزید انمول کر ساتھ چپکی تھی۔۔

یہاں کیا کر رہی ہے مطلب بیوی ہے تمہاری اور تم نے اسے وہاں اس سنسان کو برا مینشن میں چھوڑا ہوا ہے اور تم نے ہمیں بنا بتائے شادی کر لی انمول نے ڈانٹنے والے انداز میں کہا تو عرش اپنے بال سہلاتے اپنی ماں کے پاس ایا۔۔

ماما میں نے اپ کو بتانا تھا لیکن بس آپ کی بہو مجھے اتنی جلدی پسند اگئی کے موقع ہی نہیں ملا کے کسی ہو بتاؤ۔۔

انمول نے عرش نے کان پکڑے اپنے ان ساتھیوں کو تو بتایا ہو گا اور نکاح میں بھی بلایا ہو گا انمول نے شایان عرش حدید جیک اور ایما کی طرف دیکھ کر کہا تو سب نے ہی انمول سے نظریں چرائی تھی۔۔۔

ماما بلایا تو تھا لیکن ان میں ابھی اتنی ہمت نہیں کے ہی میرے راز کسی کو بتا سکے کیوں ٹھیک کہا نا عرش نے ان سب کی طرف دیکھ کر کہا تو سب نے ہاں میں سر ہلایا۔۔۔

مجھے تو میری بابھی بہت پسند آئی ہے میرب بھی شایان کے پاس سے اٹھ کر روحا کے پاس اتی اسے گلے لگایا تو روحا بھی مسکرائی اور یہ چھوٹی سے بچی بھی بہیت کیوٹ ہے میرب نے ماہم کے گال کھینچے تو ماہم بھی کھلکھلا کر ہنسی۔۔

عرش مجھے روحا نے سب کچھ بتا دیا ہے کے شادی کن حالات میں ہوئی ہے میں جانتی ہو تم نے روحا کو تحفظ اور ماہم کو باپ کا پیار دینے کے لیے یہ سب کیا ہے اسی لیے معاف کر رہی ہو ورنہ مجھے تم پر بے حد غصہ ہے اب ہمیں عمرہ کر کے واپس الینے دو پھر تم لوگوں کا والیمہ دھوم دھام سے کرے گے۔۔۔

جی ماما جیسی آپ کی مرضی عرش نے انمول کے ماتھے پر اپنے ہونٹ رکھے تو میر نے پہلو بدلا۔۔۔

کبھی تو میری بیوی سے دور رہا کرو عرش تمہاری ماں پر میرا حق ہے۔۔

ہاہاہاہا۔۔۔پاپا یہ میری پرنسس ہے اور آپ کی پرنسس بھی تو مجھ پر فدا ہے کیوں پرنسس عرش نے مزید میر کو جلانے کے لیے بولا تو میر غصے سے اٹھا اور سب کے سامنے ہی انمول کو گود میں اٹھا لیا انمول تو اس اچانک افتاد پر گھبرا گئی تھی۔۔۔

تمہاری ماں میری پرنسس ہے اور میں اسے لے کر جا رہا ہو دیکھتے ہو کیسے روکتے ہو اب تمہاری بیوی اگئی ہے ایسی لئے میری بیوی کی جان چھوڑو۔۔۔

میر۔۔انمول نے آنکھیں نکال کر دیکھا آپ بھی نا سب کے سامنے ہے اٹھا لیا جبکہ روحا اس پیاری سی فیلمی کو دیکھ کر خوش ہو رہی تھی۔۔

تم چپ کرو پرنسس کمرے میں جا کر بتاتا ہو تم کس کی ہو کس پر زیادہ حق ہے تم پر یہ کہتے میر انمول کو لے کر چلا گیا اور پھر روحا کا سب کے ساتھ تعارف کروایا گیا سب کو ہی روحا پسند آئی تھی پھر سب اٹھتے اپنے اپنے کمرے میں چلے گئے۔۔۔

ابھی اس سے پہلے کہ روحا اور عرش اپنے کمرے میں جاتے باہر سے لیو بھاگتا ہوا عرش کے پاس ایا تھا اور عرش کے پاؤں چاٹنے لگا جسے دیکھتے روحا اس سے پہلے چیختی عرش نے روحا کے منہ پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔

بے بی گرل ریلیکس کیا ہو گیا ہے تم تو میرے بچے سے ایسے ڈر رہی جیسے تمیں کھا جائے گا اور روحا غو غو کرتی اپنے منہ سے عرش کا ہاتھ ہٹانے کی کوشش کر رہی تھی جب عرش نے اپنے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر چپ رہنے کا اشارہ کیا اور اس کے اگے ہاتھ ہٹایا اور روحا نے پھٹی پھٹی انکھوں سے لیو کو دیکھا۔۔۔

یہ یہ کدھر سے اگیا یہاں بھی روحا نے ڈرتے ہوئے کہا تو عرش کے چہرے پر مسکراہٹ ائی۔۔

چلو میں تمہیں اپنے بچے سے ملواتا ہو یہ میرا بچہ ہے لیو۔۔

بچہ۔۔۔روحا تو صدمے کے مارے گرنے والی تھی اتنا بڑا اور حطرناک بچہ۔۔۔

لیو بھی ارام سے بیٹھا سب اپنی ممی کو دیکھ رہا تھا چلو ادھر آؤ پیار کرو ہمارے بچے کو پہلے ہی تم نے اس منشن میں میرے بچے کو ڈرا دیا تھا۔۔

کیا کہہ رہے ہے اپ مم۔۔۔میں نے ڈرایا یا اس نے مجھے ڈرایا۔۔۔

چلو تم دونوں نے ہی ایک دوسرے کو ڈرایا ہے اب تم اسے پیار کرو۔۔۔

میں نہیں کروگی مجھے ڈر لگتا ہے یہ کہتے روحا کمرے میں بھاگی تھی لیو نے معصوم صورت بنا کر اپنے ڈیڈی کو دیکھا۔۔۔

کوئی بات نہیں میرا بچہ تم اداس نا ہو کل تمہارج ممی کے ہاتھوں ہی تمہیں کھانا کھلاوگا عرش نے لیو کے سر پر پیار کیا تو لیو بھی اپنے پاؤں چاٹتا باہر چلا گیا اور ماہم کو تو پہلے ہی کمرے میں بجھوا چکا تھا۔۔۔

عرش کمرے میں گیا تو روحا سونے کی کوشش کر رہی تھی لیکن عرش کے ہوتے یہ کہاں ممکن تھا۔۔۔

بے بی گرل میں فریش ہو کر آتا ہو میرے آنے سے پہلے اگر تم سوئی تو پھر میں اپنے طریقے سے اٹھاوگا جو بے بی گرل کو تکلیف دے گا وہ جو بیچاری سونے کی کوشش کر رہی تھی اپنے شاہ کی دھمکی سنتے فورآ سے پہلے اپنی نیند سے بھری آنکھیں کھولے بیڈ پر بٹھ گئی اور عرش کا انتظار کرنے لگی۔۔

تھوری دیر بعد عرش فریش ہو کر ایا تو اپنی بے بی گرل کو دیکھا جیسے بہیت نیند ائی تھی لیکن وہ سو نہیں رہی تھی۔۔

ابھی اپنی جان کی نیند بھاگتا ہو عرش روحا کے پاس جاتا اس کی کمر میں ہاتھ ڈالے اپنے اوپر گراتا اسے دیکھنے لگا۔۔

ششش۔۔شاہ یہ کیا کر رہے اپ۔۔۔

اپنی بیوی سے پیار عرش نے روحا کے بالوں میں اپنے ہاتھ الجھائے اور اس کی ہونٹوں پر جھک گیا اور اس کی سانسیں پینے لگا اور روحا کو نا جانے کیوں سکون ملا تھا وہ اس کا محرم تھا اور محرم کی محبت میں سکون ہی ہوتا ہے جب عرش کو لگا کے روحا اب سانس نہیں لے پا رہی تو عرش نے روحا کو اپنی نیچے لٹایا اور خود اس کے اوپر آگیا۔۔

تمیں پتا ہے بے بی گرل میں نے ان ہونٹوں کو کتنا مس کیا ہے ان دو دونوں میں بہت زیادہ یہ کہتے عرش دوبارہ سے روحا کے ہونٹوں پر جھکا تھا اور روحا بیچارہ کچھ کہ ہی نہیں پائی اسے کہنے کا موقع ہی نہیں مل رہا تھا۔۔

عرش پیچھے ہوا تو روحا گہرے گہرے سانس لیتی عرش کو دیکھنے لگی۔۔۔

شاہ نیند آئی ہے روحا رونی صورت بناتے بولی۔۔۔

پہلے مجھے تھوڑا سکون حاصل کر لینے دو پھر سو جانا عرش نے یہ کہتے اپنے لب روحا کی گردن پر رکھے اور وہاں لب بائٹ بنانے لگا جس سے روحا کی سسکی نکلی تھی روحا نے زور سے عرش کے کندھے کو پکڑ لیا۔۔

میری جان تمہیں بس مجھے اسی لیے اچھی لگتی ہو کے تم مجھے کسی کام سے روکتی نہیں ہو بے بی گرل اور مجھے نا سننا بھی پسند نہیں ہے جس دن تم نے میرے کسی کام سے نا کیا یا مجھے روکا یا مجھے چھوڑ کر گئی تو جس زبان سے مجھے نا کرو گی وہ زبان کاٹ کر ہاتھ میں پکڑا دوں گا اور جن ٹانگوں سے بھاگ کر جاؤ گی انہی ٹانگوں کو کاٹ دوں گا ائی سمجھ میری جان عرش نے اپنی نیلی آنکھیں روحا کی کالی انکھوں میں گھارتے بولا تو روحا کو عرش کے سرد لہجے سے خوف محسوس ہوا تھا۔۔۔

نتم۔۔۔ نہیں شاہ جی میں اپ کو چھوڑ کر کیوں جاؤ گی میں بھی تو آپ سے پیار کرنے لگی ہو روحا نے شرماتے کہا تو عرش کو سکون کا سانس ایا اور عرش مسکرایا جس سے اس کے ڈیمپل شو ہوئے تھے اور روحا عرش کے ڈیمپل دیکھتی ٹرانس کی کیفیت میں اپنے لب عرش کے دونوں گالوں پر رکھ چکی تھی۔۔۔

یہ تو غلط بات ہے بے بی گرل کے جب میں کرو تو نیندائی ہے اور خود میرے جزبات جھگا رہی ہو۔۔۔

وو۔۔۔وہ۔۔۔مجھے نیدائی ہے سچی میں روحا اپنی کی گئی حرکت سے شرمندہ ہوتے بولنے لگی تو عرش بھی روحا کی نیند کی وجہ سے ہوتی سرخ آنکھیں دیکھ کر اپنے ساتھ لٹاتے اسے اپنی بانہوں میں بھرتے اپنے سینے سے لگاتے اسے سونے کا کہنے لگا تو روحا نے جھٹ سے اپنی آنکھوں بند کر کی اور عرش بھی تھکا ہوا تھا وہ بھی جلدی ہی سو گیا۔۔۔

اگلے دن ایما اپنے بوائے فرینڈ کرس سے ملنے تو چلے گئی تھی لیکن جیک کچھ اچھا نہیں لگ رہا تھا وہ بھی ایما کا پیچھا کرتے ہوئے اسی ریسٹورنٹ میں پہنچ گیا اور ایک کونے میں جا کر بیٹھ گیا جیک نے ویٹر کو کچھ پیسے دیے اور ایما پر جوس گرانے کا کہا تو ویٹر نے بھی جان بوجھ کر ایما کے پاس جاتے جوس لے کر ایا تو اس کی شرٹ پر جوس گرا دیا جس سے ایما کافی غصہ ہوئی تھی لیکن وہ واش روم گئی جیک بھی ایما کو وہاں سے جاتے دیکھ کر جیک اٹھ کر کرس کے پاس ایا تھا۔۔۔

کرس نے سامنے دیکھا جہاں جیک کھڑا تھا کرس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ اگئی تھی۔۔۔

اؤاؤ جیک کیسے ہو تم۔۔۔

میں تم سے کوئی فضول بات کرنے نہیں آیا ہو بس یہی کہنے ایا ہوں کہ ایما سے دور رہو ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا جیک نے اپنی انگلی اٹھا کر کرس کو وارن کرنا چاہا تو کرس کی بھی ہنسی چھوٹی تھی او ہو تو جیک

صاحب مجھے ایما سے دور کرنے کے لیے ائے ہیں لیکن ایما سے بھی تو پوچھ لو وہ مجھ سے دور رہنا چاہتی ہے یا نہیں۔۔

مجھے اس سے پوچھنے کی ضرورت نہیں ہے تم ایما سے دور رہو تو اچھا ہو گا اگر تم نے ایما کے ساتھ کچھ بھی برا کرنے کی کوشش کی کرس تو میں تمہیں اپنے انہی ہاتھوں سے تمہیں موت کے گھاٹ اتاروں گا جیک نے اپنی سنجیدہ کالی انکھیں کرس کی انکھوں میں ڈال کر کہا تو کرس بھی ایما کو آتے دیکھ معصوم صورت بناتے ہیں جیک کا ہاتھ خود ہی پکڑ کر اپنی گردن پر رکھ گیا۔۔۔

کیا کر رہے ہو جیک چھوڑو مجھے چھوڑو مجھے میں ایما سے بے حد پیار کرتا ہوں اور تم مجھے مارنے کی کوشش کر رہے ہو کرس نے جیک ہاتھ جھٹا تو ایما بھی وہاں اتے حیرانی سے جیک کو دیکھنے لگی۔۔۔

تم یہاں کیا کر رہے ہو جیک اور تم کرس کے ساتھ کیا کر رہے ہو اسے مارنے کوشش کر رہے ہو تمہیں مسئلہ کیا ہے جیک۔۔۔

نہیں نہیں ایما یہ جھوٹ کہہ رہا ہے یہ تمہیں دھوکہ دے رہا ہے تم سمجھنے کی کوشش کرو یہ اچھا لڑکا نہیں ہے جیک نے ایما کو سمجھانے کی کوشش کی لیکن ایما نے اپنا ہاتھ اٹھا کر جیک کو چپ رہنے کا اشارہ کیا تم یہاں سے چلے جاؤ جیک تم میری زندگی سکون سے گزرنے کیوں نہیں دیتے تم جاؤ یہاں سے کرس نے مسکراتے ہوئے جیک کو دیکھا تو جیک نے غصے سے کرس کو دیکھا جو میں نے وارن کیا ہے اسے یاد رکھنا جیک نے غصے سے کہا اور ایک نظری ایما کو دیکھتے ہوئے وہاں سے چلا گیا۔۔

کرس تم ٹھیک تو ہو نا اور جیک تمیں کیا کہہ رہا تھا۔۔۔

مجھے یہی کہہ رہا تھا کہ میں ایما سے دور رہوں ورنہ وہ مجھے مار دے گا لیکن ایما میں تم سے بے حد محبت کرتا ہوں تم جانتی ہو نا۔۔۔

یس بے بی کرس میں جانتی ہوں تم اس کی دھمکی کا زیادہ اثر مت لینا میں عرش سے خود بات کروں گی کہ یہ ائندہ میری زندگی میں دخل اندازی نا کرے ایمانے مسکراتے کرس کا ہاتھ پکڑا تو جیک نے شیطانی مسکراہٹ سے ائما کو دیکھا بس اب اگلی دفعہ تم مجھے ملو پھر تمہیں میں بتاتا ہوں میں تم سے کتنا پیار کرتا ہو۔۔

ایشم کے ڈرامہ ختم ہو چکا تھا اب اس کے ڈرامے کی لانچ کا فنکشن تھا اور اج سب اس فنکشن میں جمع تھے یہاں پر حدید بھی ایا تھا سب کو اہانہ کے مرنے کا افسوس تو تھا لیکن اس لانچ کو وہ اگے ڈیٹ پر بھی نہیں بڑھا سکتے تھے اسی لیے سب یہاں جمع تھے۔۔۔

اس لاونچ میں اٹلی کے مختلف ایکٹرز سنگر بڑے بڑے سنگرز ایکٹر سب ہی یہاں پر موجود تھے اور اب سب کو بس ایشم کے انے کا انتظار تھا اچانک سے ہال کی لائٹ بند ہوئی تھی اور دروازے کی طرف سپورٹ لائٹ پڑی تھی جہاں سے ایشم آتی دیکھائی دی تھی ایشم فل بلیک میکسی پہننے کانوں میں ڈائمنڈ رنگز پہنے ہاتھوں میں کلچ پکڑے بالوں کا خوبصورت سا جوڑا بنائیں وہ ادھر کے کافی ایکٹرس کا دل دھڑکانے کا سبب بنی تھی۔۔

اور حدید تو اس چاندنی رات میں اپنی مون لائٹ کو دیکھتے بس اہیں بر تارہ گیا تھا لیکن سب کی نظریں اپنی مون لائٹ پر پڑھتے دیکھ حدید کو بے حد غصہ ارہا تھا لیکن وہ کیسے ضبط کر رہا تھا بس وہی جانتا تھا ایشم اگے بڑھتی ہوئی سب نے اسے کانگریچولیشن کیا پھولوں کے بکے دیے تو ایشم بھی مسکراتے سب کو جواب دے رہی تھی۔۔۔

ایسے ہی ٹائم گزرتا گیا اور ایشم کو اوارڈ سے بھی نوازا گیا ایشم نے وہاں پر اسپیچ بھی کی سب نے تالیوں سے اس کی سپیچ کو سراہا تھا۔۔

اب سب اپنی اپنی باتوں میں مصروف تھے جبکہ ایشم حدید کے پاس بھی تھی حدید سے باتیں کرتے کرتے ایشم دوسرے ڈائریکٹرز کے پاس چلی گئی ایشم ابھی دوسرے ڈائریکٹر سے بات کر رہے تھے کہ وہاں اٹلی کا مشہور ایکٹر بھی وہاں پر ایا تھا اور اس نے اتے ہی ایشم کی کمر میں ہاتھ ڈالا ہیلو ایشم بے بی ہو آر یو۔۔۔۔

ایشم تو اچانک اپنی کمر پر کسی کا لمس محسوس کرتے گھبرا کر پیچھے ہوئی تھی اور یہ منظر حدید نے دیکھا تھا تو حدید کے تو غصے سے رگیں پھول گئی تھی اور حدید کی براؤن انکھوں سے شعلے نکلنے لگے تھے کہ کیسے کسی نے اس کی مون لائٹ کو ہاتھ لگایا تھا ایشم نے بھی مسکرا کر اس ایکٹر کو جواب دیا اور خود حدید کے پاس ا گئی اسے بھی اچھا نہیں لگ رہا تھا کہ کسی نے اسے چھوا ہے اس کی اجازت کے بغیر۔۔

ایشم حدید کے پاس ائی تو حدید کا سرخ ہوتا چہرا دیکھا تمہیں کیا ہوا ہے دید۔۔

اس نے تمہیں چھوا کیسے کیسے چھوا میری مون لائٹ کو چھوا اس کی سزا تو اسے ملنی چاہیے۔۔۔

کیا کہہ رہے ہو دید ایسا ویسا کچھ نا کرنا۔۔۔

لیکن وہ ایشم کی بات کو اگنور کیئے اس ایکٹر کے پاس گیا اور اسے گریبان سے پکڑ کر دو سے تین مکے اس کے منہ پر جڑیں کہ وہاں پر جتنے بھی لوگ تھے سب ان کی طرف متوجہ ہوئے۔۔۔

ہو ار یو مجھے کیوں مار رہے ہو وہ لڑکا کو تو سمجھ ہی نہیں ار ہا تھا یہ کون ہے۔۔

تمہاری اتنی ہمت اتنی ہمت تم نے میری مون لائٹ کو چھوا کیسے حدید ابھی اس سے پہلے مزید مارتا ایشم نے حدید کا ہاتھ پکڑ لیا دید بس کرو کیا مسئلہ ہے تمہیں پاگل ہو گیا۔۔

ہاں ہاں پاگل ہو گیا ہوں اس نے چھوا کیسے تمیں معافی مانگو ابھی اس نے اس ایکٹر کو مارنے کے لیے ہاتھ بڑھایا تھا وہ ایکٹر جلدی سے ایشم کی طرف متوجہ ہوا اور سوری کہتے ہوئے سب کو اپنی طرف دیکھتے

ہوئے بے عزتی سے سرخ پرتا چہرہ لیے چلا گیا جبکہ ایشم نے حدید کو غصے بھری نظروں سے دیکھا تم نے میری بے عزتی کروادی ہے تو تم بہت بتمیز ہو لو فر ٹھر کی کہی کے۔۔

میں جیسا بھی ہوں ایشم تمہارے لیے ہوں تم پر صرف اور صرف میرا حق ہے صرف اور صرف میرا اا گر تمہیں کسی نے دیکھا تھا نہ اس کی انکھیں نکال کر اپنے قدموں تلے کچل دوں گا ائی سمجھ اس سے پہلے کہ ایشم مزید کچھ کہتی حدید کو عرش کی کال ائی تھی۔۔۔

وہ ایشم کو ایکسکیوز کرتا ایک سائیڈ پر ہو گیا جبکہ ایشم کو حدید پر بے حد غصہ تھا وہ بھی حدید کو باتیں سنانے کے لیے اس کے پیچھے پیچھے چلی گئی جبکہ حدید عرش سے کال پر بات کر رہا تھا ٹھیک ہے عرش کام ہو جائے گا تم فکر مت کرو میں ابھی جاتا ہوں جبکہ ایشم نے اس کی بات سنی تھی اور ایشم کو تجسس بھی ہوا کہ حدید کون سے کام کی بات کر رہا ہے وہ اس کا راز جاننے کے لیے حدید کے پاس گئی۔۔۔

دید میری طبیعت کچھ ٹھیک نہیں ہے کیا تم مجھے گھر چھوڑ دو گے حدید نے پہلے تو ایشم کے چہرے پر جانچتے دیکھا کہ اس نے کوئی بات تو نہیں سنی لیکن ایشم کے چہرہ پر عام تاثرات دیکھ کر وہ ہاں میں سے ہلا گیا ٹھیک ہے تمہیں میں گھر چھوڑ دیتا ہوں۔۔۔

ایشم بھی مسکراتی اس کے ساتھ گاڑی میں بیٹھ کے لیکن عرش نے اسے ابھی کے ابھی کام کرنے کا کہا تھا حدید کو اپنا کام بھی مکمل کرنا تھا اس لیے اس نے راستے میں گاڑی روکی اور ایشم کو دیکھا مون لائٹ تم یہاں رکو مجھے تھوڑا سا کام ہے میں کر کے آتا ہوں ایشم نے جبرا مسکرا کر حدید کی طرف دیکھا اسے خوف تو محسوس ہوا تھا لیکن پھر بھی وہ ہاں میں سر ہلا گئی۔۔۔

اوکے دید جلدی انا میں تمہارا ویٹ کر رہی ہوں حدید بھی بغیر کچھ کہے باہر چلا گیا اور ایک کال کوٹھری میں داخل ہو گیا۔۔۔

◈ ◈ ◈

خدید جس کال کوٹھری کے اندر گیا تھا وہاں پانچ سے 10 منٹ گزر گئے تھے تو ایشم گاڑی سے نیچے اتری اور وہ بھی تجسس میں اس گھر کی طرف چلی گئی اندر سے اس کو حدید کی غصے سے بھری اوازیں ارہی تھی جیسے وہ کسی سے غصے سے بات کر رہا ہوں ایشم نے ہلکا سا دروازہ کھول کر دیکھا اور اندر کا منظر دیکھ کر تو ایشم کے باقاعدہ ہاتھ کانپنے لگے تھے۔۔۔۔

ایشم نے دیکھا سامنے ہی کمرے میں حدید شرٹ لیس کھڑا تھا اور اس کی کمر پر بنا بچھو کا ٹیٹو بے حد خطرناک لگ رہا تھا اور کمرے میں حدید کے ارد گرد لوگ کھڑے تھے حدید کے سامنے دو ادمی گھٹنوں کے بل بیٹھے تھے حدید بھی پنجوں کے بل ان ادمیوں کے پاس بیٹھا۔۔

No matter how much the prey run away from the hunter----he gets trapped by hunter---

(شکار چاہئے کیوں نا بھاگ لے لیکن کبھی نا کبھی شکاری کے ہاتھ اہی جاتا ہے۔۔)

حدید نے اپنے ہاتھ میں پکڑا ہنٹر ان ادمیوں کی چیخیں نکلی تھی اور ایشم تو پھٹی پھٹی انکھوں سے اپنے منہ پر ہاتھ رکھے حدید کا یہ روپ دیکھ رہی تھی۔۔۔

No plz forgive me----

وہ دونوں شخص حدید کے سامنے ہاتھ جوڑنے لگے۔۔۔

ڈی گینگ کے اصولوں میں معافی نام کا لفظ نہیں ہے یہ کہتے حدید نے اپنا ہاتھ ایک ادمی کے اگے بڑھایا اور اس ادمی نے جلدی سے ایک بوکس حدید کو دیا حدید نے وہ بوکس کھولا اور اس میں مختلف قسموں کے بچھو نکلے تھے ان بچھوں کو دیکھ کر ایشم لڑ کھڑائی تھی وہ بیچھو اب ان ادمیوں کے اوپر حدید نے پھینک دئے تھے اور وہ بچھو آدمیوں کو کاٹنے لگے تھے اور ان ادمیوں کے چھیں کمرے میں مسلسل گونج رہی

تھی اسے سنتے حدید کو تو کوئی مسئلہ نہیں ہو رہا تھا لیکن ایشم کے کانوں میں وہ اوازیں کسی سور کی طرح پھونکی جا رہی تھی۔۔۔

تم لوگوں کی یہ چیخیں مجھے بے زار کر رہی ہے کتوں اس لیے ان چیخوں کا بند کرنے کا ٹائم اگیا ہے حدید نے چاقو پکڑتے ہی باری باری تڑپتے ہوئے آدمیوں کی گردنوں پر چاقو چلایا تھا اور خون پورے کمرے میں پھیلنا شروع ہو گیا تھا۔۔۔

اور ادھر یہ منظر دیکھتے ایشم کی چیخیں نکلی تھی حدید نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو یہاں اپنی مون لائٹ کو دیکھ کر حدید کے چہرے پر ایک خطرناک حد تک پر اسراریت سے مسکراہٹ ائی تھی۔۔۔۔

مون لائٹ۔۔ حدید چلتا ہوا ایشم کی طرف ارہا تھا اور ایشم میں حدید جو دیکھ کر خوف سے اب اتنی ہمت نہیں تھی کے وہ وہاں سے بھاگ سکے ایشم سانس روکے حدید جو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

Take a break moon light-----

سانس لو مون لائٹ ورنہ جب میں نے سانس روکی اپنے طریقے سے تو تمیں پسند نہیں آئے گا حدید کی دھمکی سنتے ایشم گہرے گہرے سانس لیتی دو قدم پیچھے ہوئی تھی ایشم کے لرزتا وجود کپکپاتے ہونٹ حدید کو بے حد خوبصورت لگ رہے تھے۔۔۔۔

ایشم نے حدید کو دیکھا اور پھر اپنے قدم پیچھے لیتی وہاں سے بھاگی تھی۔۔۔۔

اوشٹ مون لائٹ سٹاپ۔۔ حدید بھی ایشم کے پیچھے بھاگا تھا ایشم نے بلیک میکسی پہنی تھی جس سے اسے بھاگنے سے مشکل پیش آ رہی تھی اس سے بھاگنے بھی نہیں ہو رہا تھا حدید جلدی ہی ایشم تک پہنچ گیا تھا اور اس کا بازو پکڑ کر اپنے قریب کیا۔۔۔

مون لائٹ۔۔۔

نن۔۔۔نہیں نہیں چھوڑو مجھے تت۔۔۔۔تم۔۔۔۔اای۔۔۔ایک قاتل ہو اور یہ

بچھو۔۔۔۔بب۔بچھو۔۔تم۔نے۔۔وہ سب۔۔

ایشم بات سنو میری ایشم کے چہرے پر خوف دیکھ کر حدید کو برا لگ رہا تھا وہ ابھی اپنی سچائی بتانا نہیں چاہتا تھا لیکن اب کیا ہو سکتا تھا۔۔۔۔

مجھے تم سے بات نہیں کرنی ہے ائندہ مجھ سے ملنا مت میں تمہاری شکل نہیں دیکھنا چاہتی ایشم نے غصے سے حدید کو دھکا دیا اور جانے لگی کہ حدید نے ایشم کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اس کی پشت کو اپنے سینے سے لگایا۔۔۔

مون لائٹ تم میری ہو اور مجھ سے دور جانے کا خیال اپنے دماغ سے نکال دو اج سے تم میرے پاس ہی رہو گی میری قید میں ایشم نے خوف سے کپکپاتے وجود کے ساتھ خود کو چھڑوانے کی کوشش کی ایشم کی آنکھوں سے متواتر انسو بہہ رہے تھے اسے حدید کے اس روپ سے ڈر بھی لگ رہا تھا۔۔

تم پاگل ہو میں تمہارے ساتھ کہیں نہیں جاؤ گی۔۔۔

مون لائٹ تم میری ہو صرف میری میری مرضی کے بغیر تم ایک قدم بھی اگے نہیں بڑھا سکتی حدید نے ایشم کو گاڑی میں ڈالا اور خود ڈرائیونگ سیٹ پر اتے ایشم کا موبائل لیتے توڑ کر باہر پھینکا تھا ایشم حدید کو تھپڑ مارنے لگی لیکن حدید نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔۔۔۔

تمیں میں نے ایک الگ اور اچھا انسان سمجھا تھا تمہیں اپنی حفاظت کے لیے رکھا تھا لیکن تم تو قاتل نکلے۔۔۔۔

افففف بہت بولتی ہو لیکن تمہاری باتیں میں بعد میں سنو گا یہ کہتے حدید نے ایشم کی گردن کی مخصوص نس دبائی جس سے ایشم بے ہوش ہو گئیں اور پھر حدید اسے اپنے فلیٹ میں لے ایا اور اسے گاڑی سے

نکالتے اپنے بازو میں بھرتے اپنے کمرے میں لاتے اسے بیڈ پر لیٹایا تھا اور پھر ایک نظر ایشم کو دیکھتے حدید نے عرش کو کال کی اور سب کو اپنے فلیٹ میں لانے کا کہا عرش نے ہامی بھری اور اس نے بعد حدید نے اپنے آدمیوں کع کال کرے کچھ کام کہا اور پھر کال بند کرتے وہ ایشم کو دیکھنے لگا۔۔

سوری مون لائٹ میری جان لیکن اب تمہیں میرے پاس ہی رہنا ہو گا یہ کہتے حدید چلا گیا تھوری دیر بعد ایشم کو ہوش آیا تو تو چکراتے سر کے ساتھ اٹھی پہلے تو غائب دماغی سے پورے کمرے کو دیکھنے لگی اور پھر وہ منظر ایشم کی آنکھوں کے سامنے گھوما تھا ایشم جلدی سے اٹھ کر دروازے کے طرف بھاگی وہ بغیر کچھ سوچے سمجھے باہر بھاگی تھی وہ تو ادھر ادھر بھی نہیں دیکھ رہی تھی کے ہال میں بیٹھے وہ پانچ لوگ اسے خیرانگی سے دیکھ رہے ہے۔۔

اس سے پہلے وہ دروزہ کھول کر باہر جاتی اپنے پیچھے سے فی اواز سن کر رکی تھی۔۔۔

مون لائٹ۔۔۔ایشم کے ہاتھ کانپے تھے۔۔۔

کدھر جا رہی ہو حدید چلتا ہوا ایشم کے پاس گیا تو ایشم نے خوف سے مڑ کر پیچھے دیکھا اور حدید کو دیکھ کر دنگ رہ گئی اس ٹائم حدید کا چہرہ بے حد سنجیدہ تھا آنکھیں لال ہو رہی تھی۔۔

چلو کمرے میں مون لائٹ مجھے تم سے کوئی ضروری بات کرنی ہے۔۔۔

نہیں نہیں میں نہیں جاؤں گی مجھے یہاں سے جانا ہے اس سے پہلے کہ اشم دوبارہ سے باہر جاتی ہے حدید نے ایشم کا بازو پکڑا اور گھسیٹتا ہوا کمرے میں لے گیا اور بیڈ پر پٹھا تھا۔۔۔

مون لائٹ۔۔۔حدید ایشم پر جھکا تو ایشم نے زور سے اپنی انکھیں میچی۔۔۔

میری جان اگر تم چاہتی ہو کہ تمہارے بھائی اور علینا کو کچھ نہ ہو تو چپ چاپ میرے نکاح میں اجا ورنہ میرا روپ تو تم دیکھ ہی چکی ہو کہ کسی کو مارتے ہوئے میرے ہاتھ نہیں کانپتے۔۔۔

عععع۔۔۔ علی۔۔ علی کہاں ہے کہاں ہے وہ ایشم حدید کو دھکا مارتی ہزیاتی ہوتی چیخی تھی ایک وہی اس کا بھائی ہی تو تھا اس کا کل سرمایہ۔۔۔

ششش۔۔ مون لائٹ وہ علینا کے ساتھ دوسرے کمرے میں ہے تم اس کی فکر مت کرو تم میری فکر کرو اپنے دید کی۔۔۔

پلیز حدید مجھے جانے دو میں نہیں رہ سکتی ہوں تمہارے پاس۔۔۔

تمہیں مجھ سے شادی کرنی ہو گی میری جان اور تم اب یہاں سے کبھی بھی نہیں جا سکتی اگر شادی نا بھی کی تو تم کے ساری زندگی میرے پاس قید رہو گی لیکن تمہارے بھائی کی کوئی گرنٹی نہیں ہے کہ وہ زندہ رہے گا بھی نہیں۔۔۔

نہیں نہیں ایسا کچھ مت کرنا ایشم کی انکھوں سے انسو لگاتار نکل رہے تھے علی کو کچھ نہیں کرنا میں تیار ہوں لیکن میرے بھائی کو کچھ مت کرنا پلیز۔۔

ریلیکس مون لائٹ حدید نے اپنی انگلیوں کی پوروں سے ایشم کے انسو صاف کیے میں ایما کو بیجتا ہوں تیار ہو جانا دس منٹ ہے تمہارے پاس یہ کہتے ہی حدید چلا گیا اور اس کے کہنے کے مطابق ایما اندر ائی تھی اور چپ چاپ ایشم کو تیار کرنے لگی ایما اس سے بات کرنے کی کوشش کر رہے تھے لیکن ایشم بالکل خاموش تھی اور دس منٹ کے اندر اندر ہی ایشم تیار ہو چکی تھی حدید نے جلدی سے ایشم کے لیے ریڈ کلر کی میکسی منگوالی تھی جس میں ایشم واقعی اس کا چمکتا ہوا چاند لگ رہی تھی۔۔

ایما میرا بھائی کہاں ہے پہلی دفعہ ایشم ایما سے مخاطب ہوئی تھی۔۔۔

نیچے ہی ہے حدید کے پاس تم اس کی فکر مت کرو یہ کہتیے ایما ایشم کو پکڑیں باہر لے گئی ایشم کے انسو تھے کے رک ہی نہیں رہے تھے ایشم نے باہر اکر دیکھا تو پانچ لوگ تھے اور ساتھ میں مولوی کو بیٹھے پایا ایشم

نے اپنی نظریں ادھر ادھر کر کے اپنے بھائی کو ڈھونڈنا چاہا تو وہ اسے حدید کے ساتھ میں علینا اور علی کو بیٹھے پایا۔۔۔

آپی۔۔۔۔ علی بھاگتا ہوا ایشم کے پاس ایا اور اس نے گلے لگ گیا آپی حدید بھیا بہت اچھے ہیں اپ کی شادی ہو رہی ہے نا ان سے میں بہت خوش ہوں وہ کہتے ہیں وہ اپ سے بہت پیار کرتے ہیں جیسے اپ مجھ سے کرتی ہے۔۔

علینا کو ایشم کی حالت نظر آ رہی تھی لیکن علینا اس ٹائم کچھ بھی نہیں کر پا رہی تھی اور جیک اور علینا تو وہاں ایک دوسرے کو دیکھ کر حیران تھے لیکن ابھی خاموش تھے جیک یہ نہیں جانتا تھا کہ وہ ایشم کی بہن ہے اور علینا علینا تو کچھ کہہ ہی نہیں پائی وہ یہ نہیں جانتی تھی جیک بھی اسے یہاں ملے گا ایمانے مسکراتے علینا کی طرف دیکھا اب آئے گا نا مزا۔۔۔۔

چلو علی کو بیٹھنے دو میرے پاس شادی ہے نہ ہماری بعد میں مل لینا ایشم نے روتے ہوئے خوف سے حدید کو دیکھا تو حدید نے انکھوں ہی انکھوں میں اشارہ کیا تو ایشم وہاں صوفے پر بیٹھ گئی اور حدید نے علی کو اپنے پاس بٹھا لیا اور تھوڑی ہی دیر میں ایشم ملک سے وہ ایشم حدید شاہ بن چکی تھی۔۔۔۔

مبارک ہو حدید سبھی حدید کو مبارک دینے لگ رہے تھے حدید کے کہنے پر علینا ایشم کو کمرے میں لے گئی تھی علینا یہ سب کیا ہو گئے تمہیں پتہ ہے حدید ایک قاتل ہے وہ ایک قاتل ہے میں نے اسے خود قتل کرتے دیکھا ہے اور وہ الگزینڈر اور اہانہ کا قتل ہوا تھا وہ بے رحم وہ درندہ بھی حدید ہی ہے اس نے قتل کیا ہے علینا تم سن رہی ہو نا علینا تو وہ انکھیں پھاڑے ان کے قتل کی خبریں سن کر دنگ رہ گئی تھی وہ خدید نے کیے ہے۔۔۔۔

بس بس ایشم مل تم صبر کرو علینا بھی رونے لگی تھی وہ کیا کہتی وہ تو خود کچھ نہیں کر سکتی تھی عرش لوگ حدید کو چھوڑے گھر چلے گئے تھے اب بس حدید ہی یہاں تھا حدید کمرے میں ایا تو ایشم کو دیکھا جو ابھی تک رو رہی تھی۔۔۔

علینا اپ جائیں کمرے میں علی اپ کا انتظار کر رہا ہے حدید کی اواز سنتے ایشم کی روح کانپی تھی وہ جو حدید کا روپ دیکھ چکی تھی وہ حدید سے بے حد خوف زدہ ہو چکی تھی علینا بھی ایشم کو دیکھتی چلی گئی۔۔۔

مون لائٹ۔۔۔ حدیث چلتا ہوا ایشم کے پاس ایا تو ایشم پیچھے دیوار کے ساتھ چپک گی مون لائٹ ڈرو نہیں میں تمہیں کچھ نہیں کہوں گا حدید اپنی انگلیوں سے ایشم کے لب سہلانے لگا۔۔

اف مون لائٹ تم نہیں جانتی یہ مافیا ورلڈ کا سکارپیو جس کے نام سے ہی لوگ تھر تھر کانپتے ہیں اور مارتے ہوئے مجھے کسی کو ایک سیکنڈ نہیں لگتا وہ تم پر کس قدر فدا ہے تمہارا کس قدر دیوانہ ہے ایشم نے خوف سے پھٹی انکھوں سے حدید کی بات سنی۔۔۔

م۔۔۔م۔۔۔مافیا ورلڈ تم تو مافیا ورڈ اس سے پہلے کے ایشم کچھ کہتی حدید ایشم کے لبوں پر جھکا تھا اور ایشم کی سانسیں اپنے اندر انڈھیلنے لگا ایشم نے گرنے کے ڈر سے حدید کی شرٹ کو مضبوطی سے پکڑا حدید اس کی سانسیں کھینچ کر پیچھے ہوا تو ایشم گہرا گہرے سانس لیتی اسے دیکھنے لگی۔۔۔

میں چاہوں تو اپنا حق لے سکتا ہوں لیکن ابھی میں ایسا نہیں کروں گا جب تک تم راضی نہیں ہو گی اور خود میرے پاس نہیں او گی اج رات تمہیں یہاں ہی رہنا ہو گا کل میں تمہیں اپنے مینشن لے جاؤں گا اج کی رات تم ریسٹ کرو پھر اپنے مینشن جا کر تمہیں ایک منٹ بھی سکون سے نہیں رہنے دوں گا۔۔۔

حدید کو عرش نے ایک کام بولا تھا جس کی وجہ سے اسے ایشم کو چھوڑ کر جانا پڑا تھا اور ہاں اج کے بعد تم یہ ڈریسز نہیں پہنو گی مجھے ایسے لڑکیاں بالکل بھی پسند نہیں جو ایسے ڈریسز پہنتی ہیں اب تم میری بیوی ہو

میری عزت ہو اس لیے تمہیں میری پسند کی ہی ڈریسز پہننے پڑیں گے تمہارے سارے ڈریسز تمہارے مینشن میں جا کر مل جائیں گے لیکن ابھی تمہاری وارڈروب میں کچھ کپڑے ہے وہی پہن لو ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔۔۔

ہاں ہاں۔۔۔ایشم نے اپنا گلا تر کرتے ہاں میں سر ہلایا تو حدید اس کے ماتھے پر اپنا لمس چھوڑے چلا گیا۔۔۔

پیچھے ایشم دیوار کے ساتھ بیٹھتی روتی چلی گئی اج رات ہی میر انمول زین زویا ماہا ساحل کو عمرے کے نکلنا تھا اسی لیے سب اب گھر میں موجود تھے عرش تم ایک معصوم لڑکی کو شادی کر کے لے تو ائے ہو اب اس کا دھیان بھی رکھنا ورنہ تمہارے کان کھینچوں گی انمول نے روحا کو گلے لگا کر کہا اور سب کو ملتے ہوئے وہ لوگ چلے گئے۔۔۔

عرش بھی روحا کو لے کر کمرے میں چلا گیا اہم اہم اہم تو میری بے بی گرل نے میری ماما کو کیا کیا پٹیاں پڑھائی ہیں کہ میری ماما مجھے یہ کہہ کر گئی ہے کہ میں تمہارا دھیان رکھوں کیا پہلے تمہارا دھیان نہیں رکھتا کیا عرش نے روحا کو کمر سے پکڑ کر اپنے قریب کیا تو روحا ایک دم سے گھبرا گئی۔۔

نہیں شاہ جی میں نے کچھ نہیں کہا روحا دو قدم پیچھے لیتی بولی بے بی گرل کتنی دفعہ کہا ہے مجھ سے دور نہ جایا کرو عرش کے غصے سے کہنے پر روحا تو کرنٹ کھا کر جلدی سے دوبارہ سے عرش کے قریب ہوئی تھی کیونکہ وہ اسے کل ہی دھمکی دے چکا تھا کے اب وہ اس سے کبھی دور ہوئی تو وہ لیو کے ساتھ اس کے پنجرے میں بند کر دے گا پھر وہ جانے اور اس کا بچہ اس کی دھمکی یاد اتے ہی روحا عرش کے قریب ائی تھی بے بی گرل تم سے دور رہنا اب مجھ جیسے دیوانے کے لیے مشکل ہوتا جا رہا ہے بس جلدی سے خود کو تیار کر لو میری شدتیں سہنے کے لیے میں اب مزید تم سے دور نہیں رہ سکتا عرش کی باتیں سنتی روحا کا چہرہ لال ہوا تھا۔۔۔

روحا کا لال چہرہ دیکھ کر عرش اس کے لبوں پر جھکا تھا اور روحا تو اس اچانک افتاد پر بکھلا گئی تھی روحا نے اپنی انکھیں بند کر کے مضبوطی سے عرش کی شرٹ کو پکڑا تھا عرش تھوڑی دیر بعد پیچھے ہوا تو روحا کا مزید لال ہوتا چہرہ دیکھ کر اس کے چہرے پر مسکراہٹ تھی ابھی سے تمہاری سانسیں پھول رہی ہیں تمہاری لیکن جب میں تمہاری روح میں اتروں گا تب تمہارا کیا ہو گا عرش مزید روحا کو تنگ کرنے لگا تو روحا روہانسی ہوئی تھی میں ماما کو بتاؤں گی اپ مجھے تنگ کرتے ہیں۔۔

میری جان ماما لوگ جب بھی ورلڈ ٹور پر جاتے ہیں اپنا موبائل وغیرہ سب بند کر دیتے ہیں اور وہ اپنی مرضی سے ہی واپس ائیں گے تب تک ہم انہیں دادا دادی بنانے کا سوچتے ہیں۔۔۔

شاہ جی وہ ماہم کو بھوک لگی تھی میں اسے کھانا دے کراتی ہوں روحا راکٹ کی سپیڈ سے وہاں سے بھاگی تھی اور پیچھے عرش کا قہقہ کمرے میں گونجا تھا۔۔

◈◈◈

ایشم کمرے میں سوئی ہوئی تھی اسے پتہ ہی نہیں چلا کہ کب سے اسے کوئی اپنی دو گہری براؤن انکھوں سے دیکھ رہا ہے۔۔۔

مون لائٹ اب اٹھ بھی جاؤ ہمیں ہمارے گھر جانا ہے حدید نے ایشم کے بال سہلاتے کہا تو ایشم کسمائی علینا سونے دو نا یار پہلے ہی اس درندے کی وجہ سے ساری رات نہیں سوئی اور اب تم تنگ کر رہی ہو ایشم سوتے ہوئے یہ حدید کو علینا سمجھ کر بنا سوچے سمجھے بولنے لگی۔۔

اف درندہ ہوتا کیا ہے یہ میں تمہیں ابھی بتاتا ہوں مون لائٹ حدید ایشم کے اوپر اتا اپنا سارا وزن ایشم کے اوپر ڈالتا ایشم کے لبوں پر اپنے لب رکھ گیا ایشم نے ہلنا چاہا لیکن وہ تو ہل بھی نہیں پا رہی تھی اپنا سانس بند ہونے پر ایشم نے اپنی ہلکی ہلکی انکھیں کھولی اور اپنے اوپر حدید کو قابض ہوتے دیکھ ایشم نے پھڑ پھڑانا چاہا لیکن ایشم کے دونوں ہاتھ اپنے قابو میں کرتے حدید ابھی بھی اس کے سانسیں پی رہا تھا۔۔۔

جب تک حدید کا اپنا دل نہیں بھرا وہ ایشم سے الگ نہیں ہوا تھا یولو فر کہیں کہ دور ہٹو مجھ سے ایشم گہرے گہرے سانس لیتے حدید کو اپنے اوپر سے ہٹانے لگی۔۔۔

ائندہ تم نے اگر مجھے درندہ کہا تو میں تمہیں درندہ بن کے بھی دکھاؤں گا اور مون لائٹ تمہیں میرا وہ روپ بالکل بھی پسند نہیں ائے گا۔۔۔

چلو اٹھو ہمیں دیر ہو رہی ہے اج تمہیں میں اپنے مینشن لے کر جاؤں گا تم اور علینا اور علی بھی وہاں ہی رہیں گے۔۔۔

اگر میں نہ جاؤں تو ایشم بھی ضدی انداز میں بولی جانے من تمہیں ابھی تک تمہاری نہیں چلی تو اگے بھی جا کر کیا چلے گی تمہیں وہیں کرنا ہو گا جو میں چاہوں گا اور یقین کرو خود اٹھ کر میرے ساتھ چل پڑو ورنہ زبردستی کرنے کا بھی میرا بالکل بھی موڈ نہیں ہے حدید ایشم کو دیکھ کر کہنے لگا۔۔۔

میں بالکل بھی تمہارے ساتھ نہیں جاؤں گی میں تمہارے خلاف کیس کروں گی ابھی تم مجھے جانتے نہیں ہو میں تمہارے نسلیں تباہ کروں گی تم نے ایک فیمس ایکٹرس سے زبردستی شادی کی ہے تم ابھی میڈیا کی پاور کو جانتے نہیں ہو میں تمہارا جینا حرام۔۔۔۔۔

اس سے پہلے کے وہ کچھ اور بولتی حدید نے اس کی نس دبائی تھی اور وہ حدید کی باہوں میں بے ہوش ہو گئی تھی مون لائٹ بہت بولتی ہو تم اس لیے تمہیں چپ کروا کر ہی لے کر جانا ہو گا اب تمہیں ہوش ائے گا تو اپنے گھر ہی میں ہوش ائے گا حدید ایشم کو اٹھاتے وہ باہر نکلا اور جہاں علینا اور علی پہلے ہی کھڑے تھے۔۔

کیا ہوا ایشم کو علینا نے فکر مندی سے کہا کچھ نہیں بولتی بہت ہے اس لیے بے ہوش کیا ہے الینا نے نفی میں سر ہلایا اور علی کو لے کر حدید کے پیچھے چل پڑی حدید اشم کو لے کر گھر تو آ گیا تھا اور اسے کمرے میں

لٹادیا تھا اور وہ بیچاری ابھی تک بے ہوش تھے جبکہ علینا اور علی ایک کمرے میں شفٹ ہو گئے تھے۔۔۔

علینا بھی کمرے سے ابھی نکلی تھی کہ اسے سامنے سے جیک اتا ہوا دکھائی دیا ہیلو علینا۔۔۔

ہیلو جیک۔۔۔

علینا کل اپ سے بات نہیں ہو سکی تھی اپ ایشم کی کیا لگتی ہیں کیا رشتہ ہے اپ کا ایشم کے ساتھ۔۔۔

وہ میری بہنوں جیسی ہے اور میں نے حدید بھائی کو اچھا انسان سمجھا تھا لیکن انہوں نے ایشم کے ساتھ اچھا نہیں کیا۔۔۔

سوری علینا حدید کی وجہ سے یہ سب ہوا ہے لیکن اب تو ہم کچھ نہیں کر سکتے یہ ان کی لائف ہے اب ایشم کو خود ہی سب سمجھنا ہو گا اور خود ہی سب سنبھالنا ہو گا۔۔۔

ہم کہ تو آپ ٹھیک رہے ہیں جیک اور علینا دونوں چلتے چلتے باہر لان میں اکر باتیں کرنے لگے ابھی اس سے پہلے کہ یہ کچھ اور کہتی وہاں ایما ائی تھی۔۔۔

بس بس بے بی میں پہنچنے والی ہوں تھوڑی دیر انتظار کرو جیک اور علینا دونوں نے ایما کو دیکھا جس نے ریڈ کلر کی شرٹ پہنی تھی اور نیچے گھٹنوں تک اتی سکرٹ جس سے اس کی ساری ٹانگیں نظر ارہی تھی۔۔۔

کہاں جا رہی ہو تم ایما جیک اٹھ کر ایما کے سامنے ایا۔۔۔

میں کیوں تمہیں بتاؤں کہ میں کہاں جا رہی ہوں کہاں نہیں۔۔۔

کیونکہ عرش نے تمہاری ذمہ داری مجھے دی ہے تمہارا خیال رکھنے کی جیک نے تھوڑا غصے سے کہا۔۔۔

تم تم خود کچھ زیادہ چلاک مت سمجھا کرو جیک ائی سمجھ ایما کو تو اس کی بات پر غصہ ہی اگیا تھا یہ واقعی بات تھی کہ عرش نے ایما سے زیادہ اوپر ہمیشہ جیک کو ہی رکھا تھا کیونکہ جیک لڑکا تھا اور وہ اپنی زمہ داری ٹھیک سے پوری کرتا تھا میں جو بھی ہوں لیکن تم اج اپنے اس دو ٹکے کے بوائے فرینڈ سے ملنے نہیں جاؤ گے ان کا شور سن کر اندر سے حدید عرش شایان روحا بھی اگئی تھی کیا ہو رہا ہے یہاں کیوں شور کر رہے ہو عرش نے غصے سے کہا تو جیک نے عرش کی طرف دیکھا۔۔۔

عرش ایما اپنے بوائے فرینڈ سے ملنے جا رہی ہے اور میں نے بس اسے روکا ہے۔۔۔

تم ہوتے کون ہو مجھے روکنے والے نہ شکل ہے نہ کچھ اور کس حق سے تم مجھے روک رہے ہو تم بتاؤ مجھے ایما نے اس کے سینے پر اپنی انگلیاں دباتے کہا تو عرش کو ایما کا یہ انداز بالکل بھی پسند نہیں ایا تھا۔۔۔

ایما یہ کیسے بات کر رہی ہو تم جیک سے عرش نے غصے سے کہا تو ایما نے بھی عرش کو دیکھا عرش یہ کیوں میرے راستے میں اتا رہتا ہے ہمیشہ مجھے روکتا ہے کہ میں اس سے نہ ملوں یہ نہ کروں وہ نہ کروں میں بھی دیکھتی ہوں یہ کیسے مجھے روکتا ہے اج ایما تو بدتمیزی پر اترائی تھی۔۔۔

اس سے پہلے کہ ایما ں جاتی جیک نے ایما کا ہاتھ پکڑا تم کہیں نہیں جاؤ گی وہ دو ٹکے کا تمہارا جو بوائے فرینڈ ہے تمہیں دھوکا۔۔۔

اس سے پہلے کہ جیک کے منہ سے کچھ اور الفاظ نکلتے ایما نے کھینچ کر پیچھے مڑ کر جیک کے منہ پر تھپڑ مارا تھا کہ وہاں کھڑے سارے افراد ہی ایما کی اس حرکت سے سٹل ہو گئے تھے کسی کو تو یقین ہی نہیں ایا تھا کہ ایما نے جیک پر ہاتھ اٹھایا ہے اور جیک تو بس اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کے اپنی کالی انکھوں میں ہلکی سی نمی لائے ایما کو دیکھنے لگا۔۔۔

ایمایہ کیا حرکت کی ہے تم نے عرش نے اگے بڑھ کر ایما پر بھی ہاتھ اٹھانا چاہا لیکن جیک نے روک دیا اور نفی میں سر ہلا یا جیک کی انکھوں میں کرب اور انسو دیکھ کر عرش کے دل کو کچھ ہوا تھا اور علینا علینا تو جیک کی حالت دیکھ اس کا دل پھٹنے کو تھا۔۔۔

سوری ایما میں ائندہ تمہارا راستے میں کبھی نہیں اؤں گا کبھی بھی نہیں جو میرے دل میں محبت تھی تمہارے لیے وہ اج تم نے اس تھپڑ کے ساتھ ختم کر دی ہے تم نے میری ہی محبت میرے منہ پر مار دی میں نے بچپن سے تمہاری حفاظت کی ہے جب سے تم نے مجھے ان لوگوں سے بچایا تھا میں نے تمہیں اچھا سمجھا تھا کے تم میری دوست بنو گی تم میری دوست بنی بھی لیکن یہ ہم دونوں کے بیچ ہمارا یہ رنگ ا گیا اور پھر تم دور ہو گئی میں ابھی بھی اپنی اس چھوٹی سی بٹر فلائی سے محبت کرتا تھا لیکن اج تم نے اس تھپڑ کے ساتھ بتا دیا کے وہ بٹر فلائی تو میری کہی کھو گئی ہے یہ کہتے جیک اندر چلا گیا۔۔

تم پچھتاؤ گی ایما اور بہت پچھتاؤ گی عرش بھی یہ کہتے سب کو لے کر اندر چلا گیا ایما سے سب ہی ناراض ہو گئے تھے ایما بھی سر جھٹک کر باہر چلی گئی۔۔۔

جیک تم ٹھیک تو ہو نا جیک کے کمرے میں اس وقت علینا عرش حدید شیان سب ہی شامل تھے میں ٹھیک ہوں علینا اپ جائیں اور پلیز مجھے کچھ دیر کے لیے اکیلا چھوڑ دیں میں کچھ ٹائم میں اکیلا رہنا چاہتا ہوں عرش نے بھی اس کی حالت کو سمجھتے سب کو اشارہ کیا اور تو اس کا اشارہ سمجھتے باہر چلے گیے جبکہ جیک اب اپنے قسمت پر اپنی محبت پر افسوس کرتا بیڈ کے پاس نیچے بیٹھ کر اس سے ٹیک لگا کر اپنے گھٹنوں میں سر دیئے پچھلے 10 سالوں کی محبت انسو میں بہا رہا تھا۔۔

ایشم تو یہ سب ڈرامہ دیکھ کر حیران ہوئی تھی کہ ایسے گھروں میں بھی ایسے ڈرامے ہوتے ہیں اور علینا بھی اس ٹائم ایشم کے پاس ہی کمرے میں اکر بیٹھ گئی تھی ایشم مسلسل روئی جا رہی تھی علینا اس نے

میرے ساتھ یہ کیوں کیا وہ ایک قاتل ہے میں کیسے اس کے ساتھ رہوں گی رو رو کر ایشم کی انکھیں سوج چکی تھی مجھے تو ابھی اپنا کیریئر بنانا تھا بہت کچھ کرنا تھا لیکن یہ سب۔۔۔۔

ایشم بس کر دو اور کتنا رو گی تم مان جاؤ کہ تمہاری قسمت میں یہی سب تھا۔۔۔۔

نہیں علینا مجھے یہاں سے جانا ہے مجھے اس لوفر ٹھرکی گنڈے درندے کے ساتھ نہیں رہنا تم بھی اور علی کو بھی ساتھ لے کر جاؤں گی۔۔۔

کس کو جانا ہے یہاں سے پیچھے سے حدید کی بھاری اواز سنتے علینا تو جھٹکا کھا کر بیڈ سے اٹھی تھی اور ایشم نے خوف سے حدید کو دیکھا حدید نے اشارہ کیا تو علینا باہر چلی گئی۔۔۔

ایشم بیڈ سے اتر کر حدید کو دیکھنے لگی جیسے جیسے حدید اپنے قدم ایشم کی طرف بڑھا رہا تھا ایشم بھی اپنے قدم پیچھے لیتی دیوار کے ساتھ جا لگی۔۔۔

کہاں جانا ہے مسز حدید شاہ نے کس کی قید سے نکلنا ہے میری مون لائٹ نے حدید نے ایشم کے بالوں کو پکڑ کر کہا تو ایشم نے حدید کی طرف دیکھا۔۔۔۔ مجھے تمہارے ساتھ نہیں رہنا ائی سمجھ نفرت ہے مجھے تم سے ایک دفعہ یہاں سے بھاگ جاؤں تم سے ڈیورس لوں گی میں اور تمہارے خلاف بھی جاؤں گی قاتل کہی کہ تم نے الگزینڈر کو مارا اور اب اہانہ کو بھی کیا قصور تھا ان کا۔۔۔۔

پہلی بات تو مون لائٹ میں اپنے سے جڑی چیز کو کبھی بھی خود سے دور نہیں کرتا اسے مار کر دفن کر سکتا ہوں لیکن دور نہیں اور دوسری بات میری جان الگیزینڈر نے میری میری مون لائٹ کو کس کرنے کی کوشش کی تھی اس کی سزا تو پھر موت تھی اور اہانہ نے اہانہ نے تمہیں دوست سے تین دفعہ مارنے کی کوشش کی ہے تو اس کی موت بھی بھیانک ہی ہونی تھی نا اور میری جان یہ بات اپنے اس چھوٹے سے

دماغ سے نکال دو کہ تم یہاں سے کہیں جاسکتی ہو میں تمہارے قریب اب تک اسی لیے نہیں ایا کہ میں نے سوچا ہے تم کمفرٹیبل ہو جاؤ پھر ہم اپنی زندگی شروع کریں گے۔۔

اگر تم یہاں سے بھاگی تو پھر میں تمہیں بتاؤں گا کہ مجھ سے دور جانے کی سزا تمہیں حدید شاہ نہیں مافیا ورڈ کا سکار پیو دے گا جو تمہاری ننھی سی جان برداشت نہیں کر پائے گی اپنے الفاظوں سے ایشم کی روح کانپنے پر مجبور کر گیا تھا اور یہ ڈریسز میری پسند کے پہننے پڑیں گے یہ پینٹ شرٹ یہ چھوٹے کپڑے نہیں الماری میں تمہارے سارے کپڑے پڑے ہیں جاؤ چینج کر واور نیچے اؤسب کے ساتھ مل کر کھانا کھانا ہے اور کوئی بھی بدتمیزی کی یا کوئی بھی کام خراب کیا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا سمجھی پانچ منٹ تمہارے پاس جلدی سے تیار ہو کر باہر اؤ۔۔۔

ہاں ہاں۔۔۔ایشم بھی جلدی سے سر ہلا گئی تو حدید اشم کے گال تھپتھپاتا ہوا باہر چلا گیا ایشم حدید کی دھمکی سنتے اپنے انسو صاف کرتے کپڑے دیکھنے لگی یہ لمبے لمبے فراک شلوار قمیض اور اس کے دوپٹے سالوں ہوں گے تھے میں نے ایسے کپڑے نہیں پہنے تو ابھی کیسے پہنوں گی وہ تو ایسے کپڑے دیکھ کر ہی اسے الجھن سی ہونے لگی تھی۔۔۔

(میری بچی دنیا کی سب سے اچھی بیٹی ہے بس بیٹا کچھ بھی ہو جائے لیکن کبھی اس چادر کو خود سے دور نہ کرنا تیس سالہ ایک لڑکی اپنے معصوم سی دس سالہ بچی کے سر پر چادر دیتے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔)

ایشم ماضی کا کچھ لمحہ سوچتی پھر اپنا سر جھٹک کر کپڑے دیکھنے لگے جو اس کے لیے عذاب سے کم نہیں لگ رہے تھے کچھ دیر میں وہ ایک ڈریس لیتی فریش ہو کر باہر نکلی تو خود کو شیشے میں دیکھا جہاں وائٹ اور بلیک کلر کمبینیشن کی ڈریس کے شلوار قمیض پہنی تو اور بڑا سا دوپٹہ اف یہ دوپٹہ مجھے تو پہننے کی عادت ہی نہیں اور ایک وہ سائیکو انسان ہے یہ دے گیا ہے میں اس عذاب میں نہیں رہ سکتی مجھے کسی نہ کسی طریقے

سے یہاں سے جانا ہو گا اور ساتھ میں ایلینا اور علی کو بھی نکالنا ہو گا اف وہ لوفر جلاد کہیں پھر سے نہ اجائے وہ جلدی سے نیچے گئی جہاں سب بیٹھے دن کا کھانا کھانا لگے تھے۔۔

ائے ائے ویلکم بھابھی شایان نے دانت نکال کر کہا تو خود کو بھابھی کہنے پر ایشم نے گھور کر شیان کو دیکھا ایشم کو شلوار قمیض میں دیکھ کر حدید تو بس اپنی مون لائٹ کو دیکھتا رہ گیا تھا اتنی خوبصورت لگ رہی تھی لیکن ایشم کا دھیان تو اس وقت اتنا خوبصورت محل دیکھنے میں تھا۔۔۔

ایشم۔۔۔علینا کے پکارنے پر ایشم نے علینا کی طرف دیکھا اور پھر کرسی پر بیٹھ گئی۔۔۔

کیسی ہو ایشم روحا نے ایشم سے پوچھا تو ایشم نے حدید کی طرف دیکھا حدید بھیا ایشم تو کسی کو جانتی ہی نہیں ہیں تو سب سے ملوائیں تو صحیح نا روحا نے حدید کو کہا تو روحا تو سب کے ساتھ کمفرٹیبل ہو گئی تھی اسی لیے وہ اسانی سے حدید شایان اور میرب سے اسانی سے بات کر سکتی تھی۔۔۔

حدید نے سب کے ساتھ تعارف کروایا تو ایشم کو سب ہی اچھے لگے تھے بس اپنے لوفر ٹھرکی کے علاوہ اسے خدید سے بے حد خوف محسوس ہوتا تھا اسے قتل کرتے جو دیکھ تو لیا تھا اور وہ ابھی سب کو الگ ہی سمجھ رہی تھی لیکن ابھی اس نے سب کا ہی روپ دیکھنا تھا بس اب وہ ان مافیا فیملی سے دور جانا چاہتی تھی۔۔

عرش میں تم سے ایک بات کہنا چاہتا ہوں۔۔۔

ہاں بولو شایان کیا ہو گا۔۔۔

وہ میرب میڈیکل میں ایڈمشن لینا چاہتی ہیں۔۔۔

تو اس سے اچھی کیا بات ہے کہ میری بہن اگے بڑھے عرش نے اپنی انکھوں میں محبت سموئے اپنی بہن کو دیکھا۔۔۔

تھینک یو بھیا میرب جلدی سے اٹھ کر عرش کے گلے لگے تھی بس خوش رہو میرا بچہ اور اس دفعہ دھیان رکھنا میں اس دفعہ کوئی کوتاہی برداشت نہیں کروں گا عرش نے میرب کے سر پر اپنے ہونٹ رکھے تو روحا تو عرش کا یہ روپ دیکھ کر اپنے شاہ جی پر فدا ہی ہو گئی تھی۔۔۔

اف میرے شاہ جی کتنے اچھے ہیں ناسب کا کتنا خیال رکھتے ہیں عرش کو اپنے اوپر اپنی بے بی گرل کی نظریں محسوس کرتے عرش کے ڈمپل شو ہو گئے تھے جسے دیکھتے روحا کو بھی معلوم ہو گیا تھا کہ اس کے شاہ جی کو اس کی نظروں کا پتہ چل گیا روحا بھی نیچے منہ کیے جلدی سے کھانا کھانے لگی تھی اور جیک تو گم سم سا بیٹھا بغیر کسی کی طرف دیکھے کھانا کھا رہا تھا کیونکہ یہ سلطان مینشن کا رول تھا جو بھی ہو وو لیکن کھانا سب ایک ساتھ مل کر کھاتے تھے کسی کو الگ کھانا نہیں دیا جاتا تھا۔۔

سب لوگ کھانا کھا کر فری ہوے سب اپنے اپنے کمروں میں چلے گی ایشم بھی اپنے کمرے میں چلی گئی اور روحا وہاں ہی کھڑی تھی اس سے پہلے کہ وہ وہاں سے جاتی عرش نے روحا کا ہاتھ پکڑا تھا بے بی گرل میری بات سنو۔۔۔

جی شاہ جی روحا نے تو شرما کا نیچے سر جھکا گئی تھی بے بی گرل وہ کیا ہے نا میرے بچے کو بھوک لگی ہے تو وہ اپنی ممی کے ہاتھ سے کھانا کھانا چاہتا ہیں ورنہ وہ میرے ہاتھ سے بھی کھانا نہیں کھا رہا اور روحا تو سمجھ رہی تھی کہ اس کے شاہ جی اس سے کوئی رومینٹک بات کریں گے لیکن بچے کا سن کر تو روحا نے جھٹ سے اپنا سر اٹھا کر عرش کو ڈر سے دیکھا تو عرش تو اس کی حالت دیکھتے اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ ائی تھی لیکن جلدی سے چھپا گیا۔۔۔

ن۔۔ نن۔۔۔ نہیں نہیں شاہ جی میں میں اس کے پاس نہیں جاؤں گی مجھے بہت ڈر لگتا ہے اگر وہ مجھے کھا گیا تو۔۔

میری جان وہ ہمارا بچہ ہے میں نے اسے بچپن سے پالا ہے وہ تمہیں کچھ بھی نہیں کہے گا بس تمہیں اسے پیار سے کھانا کھلانا ہے اور اپنے ہاتھوں سے کھلانا ہے تاکہ تم اس کے ساتھ کمفرٹیبل ہو سکو اور جب میں تمہارے پاس نہ ہوں تو تم اس کے پاس جا سکو اور وہ تمہارے پاس تمہاری ہیلپ کرنے اسکے تم سمجھ رہی ہو نا۔۔۔

نہیں نہیں شاہ جی اپ کہیں نہیں جائیں گے اب تو ہمیشہ میرے پاس رہیں گے نا مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے مجھے آپ کی ضرورت ہے روحا جلدی سے عرش کے سینے سے لگی تھی تو عرش کو خیرت ہوئی تھی وہ کب سے اس سے پیار کرنے لگی تھی۔۔۔

ششش۔۔۔ شاہ جی اپ نے اسے کیوں پالا ہوا ہے اتنا بڑا گھر ہے وہ کہی بھی گھومتا رہتا ہے اسے بندر کھا کرے نا۔۔

جان جب وہ چھوٹا سا تھا نا تب وہ میرے پاس ایا تھا اور تب سے میں اسے پال رہا ہوں اور تمہیں کچھ نہیں کہے گا اور تمہیں ابھی اسے کھانا کھلانا ہی ہو گا روحا نے پیچھے ہونا چاہا لیکن عرش نے روحا کا ہاتھ پکڑا اور اسے کھینچتا ہوا باہر لے گیا اور روحا بیچاری نہیں نہیں کرتی رہ گی لیکن عرش نے کب کسی کی سنی تھی کہ وہ روحا کی اب سنتا۔۔۔

عرش نے روحا کو لیو کے سامنے جا کر کھڑا کیا اور لیو تو اپنی ممی کو دیکھ کر پنجرے میں ہی ادھر ادھر دوڑنے لگا تھا جیسے وہ وہ عرش سے زیادہ اپنی ممی سے ملنے کے لیے بیتاب ہو اور روحا لیو کو دیکھ کر ڈر رہی تھی کہ وہ باہر انے والا ہے عرش نے پنجرا کھولا جیسے ہی عرش نے پنجرہ کھلا لیو جمپ لگاتا عرش کے اوپر گرا تھا اور عرش اوپر لیٹ گیا عرش بھی زمین پر لیٹا اور لیو اس کے اوپر تھا لیو کو بھوک لگی تھی جب بھی اسے بھوک لگتی تھی وہ ایسے ہی کرتا تھا روحا کی تو چیخیں نکلی تھی روحا نے سمجھا کہ یہ شیر اس کے شاہ جی کو کھا جائے گا۔۔۔

شاہ جی مارے اسے یہ اپ کا کھا رہا ہے اور روحا کی بات سنتے عرش اور پیچھے سے اتے شایان میرب کو قہقہ گونجا تھا۔۔

ہاہاہاہاہا۔۔۔بھابھی یہ لیو دشمنوں کو تو چیڑ پھاڑ سکتا ہے عرش نے لیے اپنی جان سے سکتا ہے لیکن عرش کو ایک چٹکی برابر بھی خود نقصان نہیں پہنچا سکتا۔۔

لیکن شایان۔۔۔روحا ادھر او عرش نے لیو کو اپنے اوپر سے اٹھایا اور لیو کو پیار کرنے لگا روحا ڈرتے ڈرتے عرش کے پاس گئی عرش نے روحا کا ہاتھ پکڑا اور لیو کے سر پر رکھا روحا نے اپنی آنکھیں مضبوطی سے بند کر لی اور منہ ہی منہ میں کچھ پڑھنے لگی لیکن اپنے پاوں پر کچھ گیلا گیلا محسوس کرتے روحا نے آنکھیں کھولی تو لیو کو اپنے پاوں چاٹتے دیکھا روحا نے جلد سے پاؤں پیچھے کر لیئے جس کی وجہ سے لیو نے عرش کو دیکھا اور پھر ناراض ہوتے پیچھے ہو مت بیٹھ گیا۔۔

روحا یہ کیا حرکت ہے وہ تم سے پیار کر رہا ہے تم نے اپنا پاؤں پیچھے کر دیا دیکھو اب ناراض ہو کر بیٹھ گیا ہے اور اس سے بھوک بھی لگی ہے اور جب تک تم خود اسے اپنے ہاتھوں سے کھانا نہیں کھلاؤ گی وہ نہیں کھائے گا۔۔

لیکن شاہ جی مجھے ڈر لگ رہا ہے۔۔۔

کچھ نہیں ہوتا روحا جاؤ عرش نے شایان کو اشارہ کیا تو شایان نے ایک بڑا سا برتن جس میں گوشت پڑا تھا وہ روحا کے اگر رکھا روحا نے ایک گوشت کا ٹکڑا اٹھایا اور اپنے چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے لیو کے پاس گئی لیو نے اپنی ممی کے ہاتھ میں گوشت کا ٹکڑا دیکھتے ہیں اپنا منہ سائیڈ پر کیا جیسا کہہ رہا ہو میں ناراض ہوں مجھے پیار سے منائیں تبھی میں کھاؤں گا۔۔۔

روحا نے بیچارگی سے اپنے شاہ جی کو دیکھا۔۔۔

نخرے کر رہا ہے اس کے سر کر ہاتھ رکھو اور بولو میرا بچہ کھانا کھالو۔۔۔

روحا نے عرش کی بارے سنتے لیو کی طرف دیکھا جو اسی کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔

ممم۔۔۔میرا۔۔۔بببب۔۔۔بچچ۔۔ل بچہ ممی کے ہاتھ سے کھانا کھالو روحا نے معصوم صورت بناتے کہا۔۔۔

کتنی معصوم ہے میری ممی انہیں تنگ کرنے میں خوب مزا آئے گا لیو اپنی شرارتی دماغ میں ایڈیا لاتے اپنا منہ اگے کر گیا اور گوشت کا ٹکڑا کھا گیا۔۔۔

کھا گیا کھا گیا مجھے کچھ نہیں کہا روحا تو بچوں کی طرح خوش ہو رہی تھی عرش بھی روحا کو خوش ہوتے دیکھ خوش ہوا تھا اور اب روحا کچھ ریلیکس ہو کر لیو کو کھانا کھلانے لگی تھی اور لیو چپ چاپ کھا رہا تھا۔۔

◈◈◈

ویلکم بے بی ایما کو ریسٹورنٹ میں داخل ہوتے دیکھ کرس بولا ایما نے بھی مسکراتے کرس کو دیکھا ایما کی سبز انکھوں میں کرس کے لیے محبت ہی محبت تھی ایما نے ایک بات نوٹ کی تھی کہ اج ریسٹورنٹ میں سوائے اس کے اور کرس کے علاوہ کوئی نہیں تھا تو تھوڑا اسے عجیب لگا تھا۔۔

اس کی چھٹی حس نے وارن کیا تھا کہ کچھ نہ کچھ تو مسئلہ ہے لیکن وہ کہتے ہیں نا محبت اندھی ہوتی ہے ایما نے بھی اپنی چھٹی حس کو اگنور کر کے کرس کے ساتھ کرسی پر بیٹھ گئی۔۔۔

کیسی ہو ایما۔۔

میں بالکل فٹ تم بتاؤ اور آج یہ ریسٹورنٹ خالی کیوں ہے پہلے تو یہاں کافی لوگ ہوتے ہے نا۔۔

بے بی یہ سارا ریسٹورنٹ میں نے آج ہمارے لئے بک کروایا ہے تاکے جو کام میں کرنا چاہتا ہو وہ آرام سے ہو جائے۔۔

کون سا کام ایما نے خیرانگی سے پوچھا۔۔۔

بے بی مطلب کے تھورا سا رومینس تھورا پیار کرس کے ایما کا ہاتھ پکڑا جیسے ہی کرس نے ایما کا ہاتھ پکڑا کرس نے جاں بوجھ کر وہاں رکھا گلاس کا جوس ایما پر گرادیا۔۔۔

اوشٹ سوری سوری ایما غلطی سے ہو گیا۔۔۔

ایٹز اوکے کرس میں ابھی واش کر کے اتی ہو تب تک تم کچھ کھانے کے لیے اور منگوا دو۔۔۔

اور ڈارلنگ تم جاؤ کرس نے کہا تو ایما اٹھ کر چلی گئیں۔۔۔

کرس نے ایک جوس کا گلاس اور منگوایا اور اس میں ایک میڈیسن ڈال دی اور پر سرار مسکراہٹ سے اب وہ ایما کا انتظار کرنے لگا جیسے ہی ایما تھوڑی دیر بعد خود کو فریش کر کے ائی تو اس نے جوس پیا کرس یہ تو بہت مزے کا جوس ہے۔۔۔

اب بتاو نا کرس تم کیا کہنا چاہتے ہو مجھ سے آج جو تم نے مجھے اکیلے میں بلایا ہے ملنے کے لیے ایما نے پورا گلاس جوس کا پی لیا تھا۔۔۔

بتاتا ہو ڈارلنگ وہ کیا ہے نا میرا نام کرس الوینڈر ہے جانتی تو تم ہو گی کرس نے مسکراتے گلاس کے اوپر ہی اپنا ہاتھ چلاتے کہا۔۔

الوینڈر۔۔۔ایما نے اٹھنا چاہا لیکن اس کا سر چکرا یا تھا ایما نے کرسی کو تھاما تھا۔۔

ارے ارے ڈارلنگ کہاں جا رہی ہو پوری بات تو سنتی جاؤ کرس نے ایما کو پکڑا تو ایما نے کرس کا مارنا چاہا لیکن گھومتے سر کی وجہ سے ڈر گز کی وجہ سے وہ لڑ کھڑائی تھی۔۔۔

تم تو ابھی سے لڑ کھڑا گئی ڈارلنگ۔۔۔

تم دھوکے باز چیٹر تم نے مجھے دھوکہ دیا ہے ایمانے اپنے ہاتھوں کا مکہ بنا کر مارنا چاہا تو کرس نے ایما کا ہاتھ پکڑ کر مڑور دیا۔۔۔

میں چاہوں تو تمہیں ابھی مار کر تمہاری لاش کو میں اس باسٹرڈ عرشمان شاہ کے سامنے پھینک دو۔۔۔۔

یو باسٹرڈ تمہارے ہمت کیسے ہوئی عرش کو یہ کہنے کی ایمانے اپنا ہاتھ چھڑوایا اور کرس کو زوردار مکہ مارا کے کرس کے بھی قدم پیچھے ہوئے تھے۔۔

اووو ڈارلنگ تم تو اس حالت میں بھی شیرنی ہو لیکن کیا ہے نا مجھے شیرنیاں قید کرنا اچھا لگتا ہے وہ بھی تم جیسی شیرنی ہو تو کیا ہی بات ہے کرس ایما کی گردن پکڑتے بولا ایما اپنی گردن چھڑوانے کی کوشش میں ہلکان ہو رہی تھی۔۔۔۔

میرا بس چلے تو تم کو یہاں ہی مار دو لیکن میرے ڈیڈی تمہیں اپنے ہاتھوں سے مارنا چاہتے وہ بھی تڑپا تڑپا کر جیسے میرے ڈیڈی پیچھلے دو سالوں سے تڑپ رہے ہے۔۔۔۔

ایمانے اپنی ہیل کرس کے نازک حصے پر ماری جس سے کرس کی کراہ نکلی تھی اففف کرس نے غصے سے ایما کو دیکھا تیری تو کرس نے ایما کو پھر سے پکڑنا چاہا لیکن ایما بھی ڈی گینگ کی لیڈی بوس تھی تھوڑی دیر کے لئے خود کا سنبھال لیا تھا لیکن پھر بھی ڈرگز اپنا اثر کر رہی تھی ایما پھر بھی گھومتے سر کے ساتھ کرس سے لڑ رہی تھی۔۔

ایما کا سانس بری طرح پھول چکا تھا اس سے پہلے کے ایما پھر سے کرس کو مارتی پیچھے سے کسی نے ایما کے سر پر بھاری چیز ماری تھی ایمانے اپنا سر پکڑ کر پیچھے دیکھا جہاں کرس کے ایک ادمی نے گلدان پکڑا ہوا تھا ایما دھڑام سے نیچے گری تھی اس کے منہ سے ایک ہی لفظ نکلا تھا جیک۔۔

دوسری طرف جیک کے دل کو کچھ ہوا تھا جیسے اس سے اس کی کوئی قیمتی چیز دور جا رہی ہو جیک پریشان ہو رہا تھا دل تھا کے اسے سکون ہی نہیں ارہا تھا۔۔

بے ہوش پڑی ایما کا اٹھا کر وہ لوگ اپنے ساتھ لے گئے تھے کچھ ہی دیر بعد ایما کے اوپر کسی نے پانی پھینکا تو ایما کو ہوش آیا تھا ایما نے اپنی اہستہ اہستہ آنکھیں کھولی تو کمرے میں بالکل اندھیرا تھا پہلے تو ایما نے اپنا سر جھٹک کر خود کو ریلیکس کرنے کی کوشش کی پھر پورے کمرے میں نظر دوڑائی لیکن مکمل اندھیرا ہونے کی وجہ سے اسے کچھ نظر نہیں آ رہا تھا اچانک سے لائٹ اون ہوئی تھی اور ایما کی انکھوں میں پڑی تھی ایما نے اپنی انکھیں بند کر تھی۔۔

کیسی ہو لیڈی بوس ایک کرخت آواز ایما کو اپنے کانوں میں پڑتی سنائی دی تو ایما نے جلدی سے آنکھیں کھول کر دیکھا جہاں سامنے الویںڈر وہیل چیئر پر بیٹھا ایما کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔

الویںڈر تم ایما نے صدمے کی سے حالت میں دیکھ کر کہا کیونکہ ایما نے اپنے ہاتھوں سے دو سال پہلے اسے مارا تھا جب انہوں نے ڈی گینگ پر حملہ کیا تھا تب سب لوگوں کے سامنے ایما نے مارا تھا لیکن یہ کیسے۔۔

کیوں حیرت ہو رہی ہے نا مجھے زندہ دیکھ کر تم سوچ رہی ہو گی کہ دو سال پہلے تم نے اپنے ہاتھوں سے مجھے مارا تھا تو میں زندہ کیسے اور یہ میرے ٹانگوں پر کیا ہوا ہے تو میں تمہیں بھی بتاتا ہوں جب تم نے مجھے گولی ماری سیدھا میرے دل پر گولی مارنی چاہی اور مجھے گولی لگ بھی گئی لیکن دل سے تھوڑا دور لگی تھی لیکن میرا بیٹا میرا جانباز شیر اس وقت میرے پاس پہنچا تھا اور تم لوگ تو چلے گئے تھے مجھے مرا ہوا سمجھ کر لیکن یہ مجھے ہاسپٹل لے کر گیا تھا اور رستے میں ہمارا بہت بری طرح ایکسیڈنٹ ہوا تھا جس کی وجہ سے صرف اور صرف تمہاری وجہ سے میں اپنے ٹانگوں سے معذور ہو گیا ہوں اور تمہیں اب اس کی سزا ملے گی اور سزا یہ ہو گی ایسے ہی تمہیں تکلیف پہنچا کر ٹارچر کر کے پھر اپنے ہاتھوں سے مار کر تمہاری لاش کو ڈی گینگ کے پاس بھیجھوں گا ایک سکون آئے گا دل کو۔۔۔

تم لوگ مجھے ہاتھ تو لگا کر دیکھاؤ بزدل کتوں مکے باندھ کر کیوں رکھا ہے ایک دفعہ کھولو پھر بتاتی ہو تم لوگوں کو۔۔۔

ارے ارے دیکھو دیکھو شیرنی ڈھار رہی ہے لیکن اس شیرنی کو اتنی تکلیف دو اتنی تکلیف دو کے یہ آیندہ دھارنے کے قابل نا رہے اور اس کی شروعات میں کرتا ہو الوینڈر نے وہاں پڑا چاقو اٹھایا اور ایما کے بندھے ہاتھوں پر چلانے لگا ایما کی سسکی نکلی تھی بے ساختہ اپنی آنکھیں بند کر کے اپنے لب دانتوں تلے دبا کر اپنی چیخیں روک رہی تھی۔۔۔

اتنی ہمت اور برداشت کرنا عرش نے سیکھایا تھا لیکن کب تک ایما کی چیخیں اب اس کال کوٹھری میں گونجنے لگی تھی۔۔۔

جیک کے دل کو کچھ ہوا تھا یا اللہ یہ کیا ہو رہا ہے میرے دل کو سکون کیوں نہیں ہے ایسے لگتا ہے جیسے کوئی میرا اپنا تکلیف میں ہے کہی ایما تو نہیں۔۔۔

جیک نے ہاتھ میں بندھی گھڑی کو دیکھا جہاں کوئی بھی سنگل نہیں آیا تھا اگر ایما کسی مصیبت میں ہوتی تو یہ گھڑی تو اس کے پاس ہے ہاں میں نے دیکھا تھا اس نے پہنی ہوئی ہے لیکن۔۔۔

مجھے عرش کو بتانا چاہیئے جیک کمرے سے باہر عرش کو بتانے گیا لیکن شاید ہو گھر نہیں تھا اسی لیے جیک بھی کمرے میں واپس اگیا۔۔

دوسری طرف الوینڈر نے ایما کے ہاتھ سے وہ گھڑی اتار کر پھینک دی تھی وہ تو اس گھڑی کو سہی سے دیکھ ہی نہیں پایا کہ یہ گھڑی کس مقصد کے لیے بنائی گئی ہے اور اس کے دونوں بازوں پر اس نے کٹ لگانے شروع کیا ہے ایما نے تکلیف میں اپنی انکھیں بند کر کے جیک کا چہرہ اپنے انکھوں کے سامنے لا رہی تھی

(ایماوہ تمہارے لئے سہی نہیں ہے وہ لڑکا دھوکے باز ہے تم میری بات کو سمجھو۔۔

ایماتم کہی نہیں جاؤ گی مجھے آج تمہارا جانا ٹھیک نہیں لگ رہا۔۔

چٹاخ۔۔ تم ہوتے کون ہو مجھے روکنے والے۔۔۔) یہ سب سوچتے کئی انسوایما کی انکھوں سے نکلے تھے۔۔

اسے اپنے بازوں پر نہیں اپنے دل میں جیک کی تکلیف محسوس ہو رہی تھی ایما بھی درد نا برداشت کرتے اب بے ہوش ہو چکی تھی اور ایما کے خون سے لت پت وجود کو چھوڑے وہ کمرے سے باہر چلے گے۔۔۔

جیک دوبارہ کمرے سے لکلا اور عرش کو کال کرنے لگا ابھی وہ عرش کو کال کرتا کہ مینشن کے دروازے سے عرش اندر داخل ہوتے ہوئے اسے دکھائی دیا جیک جلدی سے عرش کے پاس گیا۔۔۔

عرش عرش میرا دل بہت گھبرا رہا ہے ایسی جیسے ہمارا کوئی اپنا تکلیف ہے تم ایک دفعہ ایما کو کال کرو نا وہ ٹھیک تو ہے نا یں را دل بہت گمرا رہا ہے عرش نے جیک کے چہرے پر پریشانی صاف دکھائی دے رہی تھی جیک جیک ریلیکس کیا ہو گیا ہے تم کو وہ کوئی چھوٹی بچی نہیں ہے کے خود کو سنبھال نا پائے یا کسی مشکل میں پڑ جائے تو نکال نا پائے وہ دی گینگ کی لیڈی بوس ہے کچھ نہیں ہو گا اسے۔۔

لیکن عرش۔۔۔۔

جیک کالم ڈاؤن تمہاری طبیعت اب کیسی ہے اور جیک کی بے چین ہوتی حالت وہ بھی ایما کی کیے علینا دیکھ رہی تھی اور اسے آپنے دل میں ایک عجیب سا درد اٹھتا ہوا محسوس ہوا تھا شائد وہ جیلس ہو رہی تھی کے جیک ایما کے ہاتھوں تھپڑ کھا کر بھی اس کی پرواہ کر رہا ہے۔۔۔

میں ٹھیک ہوں چلواؤادھر بیٹھو سب کو بلاتے ہیں سب ایک ساتھ بیٹھتے ہیں تمہارا دل بھی بہل جائے گا اور ایما اجائے گی عرش نے میڈ کو کہہ کر حدید شایان میرب انمول اور ایشم کو بھی بلوالیا تاکے سب ایک ساتھ بیٹھ سکے۔۔۔

دوسری طرف تھوڑی ہی دیر میں ایما کو دوبارہ سے ہوش ایا تھا لیکن قسمت کی بات تھی کہ وہ اس دفعہ کمرے کے لائٹ بند کر کے نہیں گئے تھے کمرے کی لائٹ ان ہی تھی ایمان نے اپنے مندی مندی انکھیں کھولی افففف اہہہ۔۔۔تکلیف سے ایما کی منہ سا کراہ نکلی تھی ایمانے اپنے بازو کو دیکھا جہاں جگہ جگہ کٹ لگے تھے اور خون بہ رہا تھا خون تو نیچے زمین پر بھی گر کر اب خشک ہو گیا تھا۔۔

ایمانے اپنے ھاتھ اس رسی سے آزاد کروانے چاہے لیکن یہ اتنا آسان کام نہیں تھا لیکن عرش نے ایما کو کچھ ٹریکس بتائی تھی ایسی سیچویشن کو ہنڈل کرنے کے لیے ابھی ایما کے لیے مشکل ہو رہا تھا کیونکہ اس نے بازو زخمی تھے اور اسے رسی کھولنے کے لیے اب مزید اپنے بازو کو زخمی کرنا ہو گا ایمانے وہ ٹریکس آزمائی اور اس کی کوشش رایگاں نہیں گئی اور اس کے ہاتھ رسی سے آزاد ہو چکے تھے پھر اس نے اپنے پاؤ آزاد کروائے اور اٹھی لیکن اس کے پاؤں بھی شل ہو گئے تھے۔۔

افففف ایک دفعہ یہاں سے نکل جاؤ ایسی کتے کی موت مارو گی کے یاد رکھے گئے ایما کی نظر اس گھڑی پر گئی تھی اومائے گاڈ یہ گھڑی اس کا کیسے زہن سے نکل گیا ایمانے جلدی سے وہ گھڑی اٹھائی اور بٹن پریس کر دیا اسی وقت ایک مخصوص الارم بجا تھا۔۔

اور دوسری طرف بیٹھے ڈی گینگ کے سبھی فرد کے ہاتھوں میں بندھی گھڑی میں الارم بجا تھا کے سب نے ایک دوسرے کو دیکھا تھا۔۔۔

ایما۔۔۔جیک نے عرش کو دیکھا میں نے کہا تھا عرش ایما کسی مصیبت میں ہے وہ ٹھیک نہیں ہے۔۔

شایان جلدی دے ایما کی لوکیشن ٹریس کرو ہری اپ شایان بھی ہاں میں سر ہلاتے جلدی سے کمرے میں گیس اور لیپ ٹاپ اٹھالایا اور ایما کی لوکیشن ٹریس کرنے لگا جبکہ جیک تو بے چینی سے اٹھ کر ادھر ادھر چکر لگانے لگا تھا۔۔

دو منٹ کے اندر لوکیشن ٹریس ہو گئی تھی عرش وہ الوینڈر گینگ کے ہاتھ میں ہے۔۔

الوینڈر وہ تو مر گیا تھا اب وہ کون۔۔

اس کا مطلب اس دن اس کرس نے کہا تھا کتوں ہ کسی چیز کا بدلہ لینے آیا ہے تو کیا وہ اس کا بیٹا بدلہ لینے آیا ہے اس نے اس ایما کو ٹریس کیا ہے ایما کو پھنسایا ہے۔۔

جلدی سے حدید ٹیم تیار کروا ابھی اسی وقت ہری اپ پانچ منٹ کے اندر اندر پوری ٹیم تیار ہو چکی تھی۔۔۔

دوسری طرف ایما نے پورا کمرہ چھان مارا تھا لیکن باہر نکلنے کی کوئی جگہ اسے نہیں مل رہی تھی بس عرش لوگ پہنچنے والے ہو گے ایسی موت ماروں گی نا کرس تمہیں کے موت کی بھیک مانگو گے۔۔۔

الوینڈر اور کرس دونوں ہی ایما کے پاس ائے تھے اسے اذیت دینے کے لیے کمرے کا دروازہ کھولتے ہی الوینڈر کی نظر ایما پر پڑی تھی جو کہ ادھر ادھر چکر لگا رہی تھی اوہو تو شیرنی نے اپنے اپ کو ازاد کروا ہی لیا ان زنجیروں سے الوینڈر کی اواز سنتے ایماں پیچھے مڑی اور الوینڈر کو کھا جانے میں نظروں سے دیکھنے لگی تمہیں تو میں ایسی موت ماروں گی الوینڈر کے تم یاد رکھو گے پہلی دفعہ تم بچ گئے اس دفعہ تم بچ نہیں پاؤ گے ایما کی نظر وہاں پڑی لوہے کی راڈ اٹھائی تھی۔۔

لوہے کی راڈ اٹھاتی وہ الوینڈر کی طرف بڑھی لیکن اس سے پہلے کے وہ الوینڈر تک پہنچتی بیچ میں ہی کرس اور اس کے لوگ اتے ایما کو پکڑنے لگے ایما نے وہی لوہے کی راڈ سے کرس پر حملہ کیا تھا کے کرس کی کمر پر لگتے گہرا زخم دے گئی تھی جس سے کرس کراہ اٹھا تھا۔۔

الوینڈر نے مزید ٹیم بلوا لی تھی کیونکہ ایما ایک بہترین فائٹر کی طرح زخمی ہونے کے باوجود لڑ رہی تھی مزید لوگوں کو آتے دیکھ ایما نے سب کو دیکھا لیکن وہ اتنے آدمیوں کو اکیلا ہینڈل نہیں کر پا رہی تھی اور ایک گولی ایما کو ماری تھی جو ایما کے بازو پر لگی تھی ایما کے ہاتھ سے راڈ گرا تھا اور ایما کو قابو کرتے پھر سے کرسی پر باندھا تھا۔۔

اہہہ۔۔۔ چھوڑوں مجھے تم لوگ ایما کے بازو سے نکلتا خون زمین کو لال کر رہا تھا لیکن ایما اپنے آپ کو آزاد کروانے کے چکر میں جھٹپٹا رہی تھی کے کرس نے اگے بڑھتے ایما کا بولوں سے پکڑے اس کے چہرے پر تھپر مارا تھا۔۔

ہو باسٹرڈ تم نے مجھے مارا ایک اور تھپر ایما کے منہ پر لگا تھا ایما نے اپنی سبز انکھوں سے کرس کو گھورا تھا۔۔

الوینڈر آگے ایا اور وہی چاقو پکڑے اس کی ٹانگوں پر کٹ لگانے لگا تھا انہی پاؤں سے بھاگی ہو نا الوینڈر نے کے ابھی ایک ہی کٹ لگایا تھا کے باہر سے گولیوں کی آوازیں آئی تھی الوینڈر نے خیرانگی سے کرس کی طرف دیکھا یہ کون ہے۔۔۔

تیرا باپ۔۔۔اٹلی کا بادشاہ ڈی گینگ کا کوبرا۔۔۔

ہاہاہاہا یہ کہتے ایما ہنسنے لگی تو کرس نے ایما کا کھول کر اس کی کنپٹی پر پستول رکھا تھا اسی لمحے پورا ڈی گینگ اور ٹیم باہر کے آدمیوں کو ختم کرتی اندر داخل ہوئی تھی۔۔۔

اندر داخل ہوتے ہی سب کی نظر ایما پر پڑی تھی جس کی حالت ٹھیک نہیں تھی جیک کی تو ایما پر ہی نظر تھی دونوں کی نظریں ایک پل کی کئے ملی تھی ایک کی انکھوں میں ملال تھا معافی کی طلبگار آنکھیں ایک کی انکھوں میں کرب اور محبت کی ٹوٹی ہوئی کرچیاں تھی۔۔

اواو کو برا الوینڈر نے عرش کو اپنی طرف متوجہ کیا تو عرش نے اپنی وخشت ناک نیلی انکھوں سے الوینڈر کو گھورا تھا۔۔۔

مجھے زندہ دیکھ کر خیران ہو۔۔

نہیں تم جیسے سور""""" اتنی آسانی سے نہیں مرتے اور آج کے بعد تم نظر بھی نہیں آؤ گے۔۔

خبر دار میرے باپ کے پاس بھی آئے یہ تم لوگوں کی لیڈی بوس کو مار دو گا۔۔۔

عرش میری فکر نہیں کرو میں اسی سزا کی حقدار ہو تم مارو کرس نے غصے سے ایما کو دیکھا اور کے ماتھے پر گن کا بونٹ مارا تھا کے ایما کے سر سے ایک خون کی لکیر نکلی تھی جیک سے اب برداشت نہیں ہوا تھا اس نے جلد بازی میں ہی سیدھا کرس کا نشانہ لیتے گولی اس کے سر کے آر پار کی تھی اور خون کی چھینٹیں ایما کی منہ پر پڑی تھی اسی لمحے الوینڈر نے اپنی پسٹل کا نشانہ جیک کی طرف کر کے گولی چلائی تھی جو سیدھا جیک کے سینے پر لگی تھی۔۔

جیک۔۔۔ ایما جیک کی طرف بھاگی تھی وہاں پر ایک جنگ چھڑ چکی تھی لڑتے لڑتے حدید کے سر پر بھی چوٹ لگ چکی تھی حدید کے سر سے بھی خون بہنے لگا تھا لیکن چوٹ کم تھی جس سے حدید کو تو کوئی اثر نہیں ہوا تھا عرش نے اگے بڑھتے الوینڈر کو دیکھا تو نے دوبارہ مجھ سے پنگا لے کر اچھا نہیں کیا تھا عرش نے پسٹل الوینڈر کے ماتھے پر رکھی اور بنا سوچے سمجھے ٹریگر دبا دیا تھاہ کی اواز سے وہاں خاموشی چھائی تھی۔۔۔

سب کام نمٹا کر عرش لوگ جلدی سے جیک کو ہاسپٹل لے کر گئے تھے جیک جیک آنکھیں کھولو پلیز تمہیں کچھ نہیں ہو سکتا مم۔۔۔ مجھے۔۔۔ معاف کر دو میں ائندہ کبھی تمہیں کچھ نہیں بولو گی تت۔۔۔ مم۔۔۔ ممم۔۔ میں تمہارے انڈر کام کرو گی دیکھو تمہاری بٹر فلائی کو تمہاری ضرورت ہے۔ مجھے معاف کر دو یہ سب میری وجہ سے ہوا ہے لیکن جیک تو شاید بے ہوش تھا سب نے ناراضگی سے ایما کو دیکھا لیکن ایما کو تو بس ابھی جیک کی پڑی تھی لیکن ایما کو گولی لگنے سے سر پر چوٹ لگنے سے خون کافی ضائع ہوا تھا جس سے ایما بھی غنودگی میں جاتی بے ہوش ہو گئی تھی۔۔۔

حدید تمہیں کیسے چوٹ لگ گئی۔۔

وہ ایک پاگل آدمی نے راڈ مار دی۔۔۔

تم ایسے کرو گھر جاؤ شایان تمہاری پٹی کر دے گا۔۔۔

نہیں عرش میں ٹھیک ہو زیادہ ضرورت نہیں ہے گھر جاؤ گا تو کچھ لگا لو گا لیکن خون۔۔۔

عرش ائی ایم فائن۔۔۔

تب تک وہ لوگ ہاسپٹل بھی پہنچ گئے تھے ایما اور جیک کو اندر لے جایا گیا تھا۔۔۔

◈◈◈

حدید شایان عرش لوگ تو ہاسپٹل میں تھے اور گھر میں ایشم روحا اور علینا لوگ ہی تھے روحا تو اپنے کمرے میں تھی اس نے ساتھ میں ماہم کو سلایا ہوا تھا علینا بھی علی کے ساتھ ہی سو گئی تھی اب بچی تھی ایشم۔۔۔

ایشم کو تو کسی پل چین نہیں مل رہا تھا اسے بس یہاں سے بھاگنا تھا ایشم اپنے کمرے سے نکلی اور باہر دیکھنے لگی لیکن گھر بالکل سنسان پڑا تھا ایشم کو یہی موقع ٹھیک لگا بھاگنے کے لیے ایشم دبے قدموں باہر نکلی

لیکن ایشم کو دن کا منظر یاد آیا جب وہ اپنے کمرے کی کھڑکی کے پاس کھڑی تھی وہ اپنی کھڑکی سے باہر دیکھ رہی تھی اور اسے دور دور تک جنگل ہی نظر آیا تھا۔۔

افففف کیا مصیبت ہے اب میں جاؤ گی کہاں اس جنگل کے پاس گزر کر جانا ہو گا ایشم ہمت کرنی ہو گی ایک دفعہ یہاں سے چلی جاؤ پھر پولیس کو ہی لے کر آؤ گی اور علینا اور علی کو لے جاؤ گی۔۔

ایشم باہر گئی اس کی قسمت اچھی تھی کے باہر کا دروازہ کھولا ہوا تھا ایشم کی نظر لیو پر نہیں پڑی تھی ورنہ وہ بھاگنے کی غلطی کبھی نا کرتی۔۔

لیو اپنی نیلی انکھوں سے اس لڑکی کو دیکھ رہا تھا جو دبے قدموں باہر کو جا رہی تھی ایشم اس سے پہلے کے مین گیٹ کا درازہ پار کرتی اپنے پیچھے اسے کسی کے غرانے کی اواز آئی تھی۔۔۔

حدید ان کا آپریشن ہو رہا ہے وہ ٹھیک ہو گئے تم اور شایان گھر جاؤ گھر میں سب اکیلی ہے اور تمہیں پتا ہے اج کل جو حالات ہے ہمارے دشمن تاک لگائے بیٹھے ہے انہیں اکیلا چھوڑنا ٹھیک نہیں ہے۔۔۔

ہمم کہ تو تم ٹھیک رہے ہو گھر جا کر میں شایان سے پٹی کر والو گا چلو شایان۔۔۔

اوکے عرش تم اپنا خیال رکھنا ہم صبح آئے گے۔۔۔

اوکے۔۔۔ یہ کہتے شایان اور حدید گھر کی طرف نکل گئے۔۔۔

ایشم نے جیسے ہی پیچھے دیکھا اپنے پیچھے ایک پینتھر کو دیکھ کر تو ایشم کی چیخیں نکلنے والی تھی اہھہہ ایشم تو مین گیٹ کراس کرتی باہر بھاگی تھی اور لیو اس کے پیچھے پیچھے بچاؤ بچاؤ ایشم چیختی چلاتی بھاگتی جا رہی تھی۔۔۔

حدید یہ آواز کیسی شایان اور حدید جو گھر کی طرف ارہے تھے راستے میں کسی لڑکی کی آواز آئی تو شایان نے پوچھا لیکن حدید کے چہرے پر مسکراہٹ تھی جو بھی ہے جلدی ہی لیو اسے واپس گھر لے آئے گا۔۔۔

کیا مطلب تیرا حدید۔۔۔۔

تمہاری بھابھی گھر سے بھاگ رہی ہے شاید تو اسے لیو مل گیا ہے وہ اسے واپس کے آئے گا ابھی ہم گھر چلتے ہے۔۔۔۔

اگر وہ بھاگ گئی تو۔۔۔۔

تجھے لگتا ہے لیو جانے دے گا؟؟؟۔۔

جانے تو نہیں دے گا یہ نا ہو بھابی نے پہلی دفعہ دیکھا ہے لیو کو کہی ہارٹ اٹیک ہی نا ہو جائے۔۔۔۔

ڈیٹھ ہڈی ہے تیری بھابھی اسے گھر واپس آنے دو ایسا سیدھا کرو گا کے پھر کبھی نہیں بھاگے گی۔۔۔۔

ہمم چلو کمرے میں چلتے ہے وہ دونوں بھی گاڑی سے اتر کر گھر کے اندر چلے گئے۔۔

ایشم نے آدھا جنگل بھاگتے بھاگتے کراس کر لیا تھا لیکن لیو تھا کے پیچھا ہی نہیں چھوڑ رہا تھا ایشم نے مشکل سے ایک درخت ڈھونڈھا اور گہرے گہرے سانس لیتی اس کی پیچھے چھپ گئی۔۔

افففف یہ کیا چیز ہے ایک درندہ کم تھا اس گھر میں کے انہوں نے یہ بھی پال رکھا ہے اب یہ جائے گا تو میں چلی جاؤ گی ایشم نے یہ سوچتے درخت کی پیچھے سے سر نکال کر دیکھا تو اسے کچھ بھی نظر نا آیا۔۔

شکر ہے چلا گیا ابھی ایشم نے قدم باہر رکھا ہی تھا کے سامنے نظر پڑی جہاں وہی بلیک پینتھر اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔

اہہہ۔۔ یو تم تو چپک ہی گئے ہو میرے ساتھ جاتے کیوں نہیں یہاں سے مجھے یہاں سے جانا ہے۔۔

لیکن ایشم کی باتوں کا تو لیو پر کوئی اثر نہیں ہو رہا تھا تم سن رہے ہو لیکن اس پینتھر کو وہاں ہی سٹل کھڑا دیکھ ایشم نے غصے سے اسے بڑھنا چاہا لیکن لیو پھر سے ایشم کے سامنے آ گیا۔۔

کیا چاہتے ہو تم ایشم کو تو اب بت حد غصہ ا رہا تھا اتنی مشکل سے تو بھاگی تھی اب یہ پیچھے پر گیا تھا۔۔۔

لیو نے ایشم کی بات سنتے سلطان مینشن کی طرف قدم بڑھائے جیسے کہنا چاہتا ہو اس طرف چلے واپس گھر۔۔۔

نہیں تم وہاں جاؤ مجھے اس طرف جانا ہے یہ سنتے ہی لیو کو بھی غصہ ایا تھا وہ زور سے غرایا تھا اور پہلی دفعہ اس کی غراہٹ سنتے ایشم الٹے قدموں سلطان مینشن کی طرف بھاگی تھی اور لیو بھی اس کی ساتھ ساتھ ہی تھا۔۔

سلطان مینشن پہنچ کر ہی لیو کو سکون ایا تھا ایشم نے غصے سے لیو کو دیکھا اگیا تمہیں سکون مل گیا لے آئے ہو اس قید میں مجھے واپس۔۔۔

لیو تو اسے دیکھے بغیر ٹھک ٹھک کرتا اپنے پنجرے کے اندر چلا گیا اور ایشم کو دیکھنے لگا۔۔

تم تو میرے دشمن ہو تمہیں تو میں بعد میں دیکھو گی ایشم گہرے گہرے سانس لیتی اندر چلی گیں۔۔

ابھی ایشم نے اندر کمرے میں قدم رکھا ہے تھا کے سامنے حدید کو دیکھ کر ایشم کی انکھوں میں خوف پھیلا تھا۔۔

کہاں سے ارہی ہو مون نائٹ حدید نے اپنی براؤن انکھوں سے اگ برساتے ایشم کو دیکھتے کہا تو ایشم نے اپنے الٹے قدم پیچھے لئے تھے میں نے کیا کہا کہاں گئی تھی حدید دھاڑا تو ایشم زور زور سے رونے لگی وہ پہلے ہی لیو سے ڈری ہوئی تھی اور اب یہ حدید۔۔

حدید تیزی سے اگے بڑھتے ایشم کا بازو پکڑا اور اپنی وحشت بڑھی انکھیں ایشم کی نظروں میں گھاڑی تھی لیکن حدید کے سر سے ٹپکتا خون ٹپک ٹپک کر ایشم کے ہاتھ پر گرا تھا۔۔

خخخ۔۔۔خون۔۔خون۔۔ایشم نے سسکتے کہااور حدید کو خود سے دور دھکیلا حدید کو پہلے ہی تکلیف محسوس ہورہی تھی پہلے تو اسے پتا نہیں چلا تھا لیکن ابھی اسے اس۔سے ہر تکلیف ہورہی تھی اسی لیے اس نے شایان نے کہ دیا تھا کے وہ سامان لے آئے اور اس کی پٹی کردے اور ایشم کی دور دھکیلنے سے حدید کو اور تکلف ہوئی تھی۔۔۔۔

اب تو ایشم کو اور حدید سے خوف محسوس ہورہا تھا اس سے پہلے کے وہ باہر بھاگتی حدید نے پھر سے پکڑ لیا۔۔

نن۔۔۔نہیں۔۔۔نہین خون خون وہ۔۔۔۔ت۔۔۔۔تم درندہ ہو تم پھر کیسی کو قتل کر کے آئے ہو نا میں جانتی ہو مجھے جانے دو۔۔

کبھی نہیں مون لائٹ کیونکہ تم میری ہو صرف میری سنا تم نے ایک قدم بھی اب تم نے باہر نکالا ہے نا تو ایسی سزا دوں گا کہ تمہاری روح کانپ جائے گی حدید نے ایشم کے بالوں کو پکڑ کر سلگتے لہجے میں کہا اور حدید کے سر سے ٹپکتا خون حدید کے چہرے پر آرہا تھا جیسے دیکھ ایشم کا وجود لرزنے لگا تھا ایشم نے حدید کے چہرے پر تکلیف کے اثار دیکھے تو خود کو مشکل سے نارمل کیا اور اپنا لرزتا وجود کو قابو کیا۔۔

خخ۔۔۔خون کیسے۔۔۔کیا ہوا تمہیں۔۔۔۔

تم اسے چھوڑو یہاں بیٹھو۔۔۔۔

ننن۔۔۔نہیں پہلے پٹی ایشم ابھی بھی رو رہی تھی۔۔۔۔

اوکے اوکے تم رو نہیں اب کہی دور مت جانا مون لائٹ اور شایان کو کہ دیا ہے اکر پٹی کردے گا۔۔۔

اتنے میں شایان نے دروازہ کھٹکھٹایا تو ایشم نے حدید کی طرف دیکھا تو حدید نے اٹھ کر دروازہ کھولا سامنے ہی شایان تھا۔۔۔

اجاؤاندر حدید نے اندر آنے کا راستہ دیا تو شایان نے اندر اتے ایشم کو دیکھا جس کا چہرہ رو رو کر سرخ ہو رہا تھا۔۔

ویسے بھابی اپ کی لیو کے ساتھ جوگنگ کیسی رہی شایان نے حدید کے سر پر پٹی کرتے کہا تو ایشم نے خیرانگی سے دیکھا کے انہیں کیسے پتا۔۔۔

اوبھا بھی اپ پریشان نہ ہوں وہ جو ہمارا لیو ہے ناوہ اس گھر سے ہماری اجازت سے بغیر کسی کو باہر نہیں جانے دیتااور ہم نے اپ کو بھاگتے ہوئے دیکھ لیا تھا لیکن ہم ریلیکس تھے کہ لیو آپ کو واپس لے ائے گا اور دیکھیے لیو اپ کو واپس لے ایا ایشم نے تو ڈر سے ان پاگلوں کو دیکھا تھا پتہ نہیں کون کون سے جانور پالے ہوئے تھے اور کیا کیا ان کو سکھایا ہوا تھا ایشم تو بغیر جواب دیے اٹھ کر واش روم چلی گئی تھی اور شایان بھی مسکراتے حدید کی پٹی کرتا کمرے سے جا چکا تھا۔۔۔

ایشم باہر ائی تو حدید اسی کا انتظار کر رہا تھا ادھر آؤ مون لائٹ حدید نے ایشم کو اشارہ کیا تو ایشم آہنگ قدم اٹھاتی حدید کے پاس گئی حدید نے کھینچ کر ایشم کو اپنے پاس لٹایا ایشم نے مضبوطی سے اپنی انکھیں بند کر لی۔۔

کچھ نہیں کروگا مون لائٹ لیکن یہ تمہاری پہلی اور آخری غلطی ہے میری جان کے تم مجھ سے دور گئی ہو اور میں تمہیں سزا نہیں دے پارہا لیکن آئندہ تم یہاں سے بھاگی مجھ سے دور گئی تو وہ سزا دوگا کے تم شاید برداشت نہیں کر سکو گی۔۔۔

ایشم نے اپنی سرخ ہوتی انکھوں سے حدید کو دیکھا تمہیں کیسے لوگوں کے قتل کر سکتے ہو تمہیں ترس نہیں آتا۔۔

مجھے لوگوں کو تو پتا نہیں میری جان لیکن ابھی تم پر ترس کھا رہا ہوا اتنا شکر ادا کرو اور سو جاؤ ورنہ ابھی کس کی صورت میں سزا دوگا یہ سنتے ہی ایشم نے جلدی سے آنکھیں بند کر لی۔۔

ہاہاہاہا کتنا ڈرتی ہو مون لائٹ لیکن جس دن میرا ضبط ختم ہوا تمہارا یہ ڈر بھی کسی کام نہیں آئے گا حدید نے ایشم کو اپنے حصار میں لیا اور آنکھیں موند گیا۔۔

اگلی صبح جیک کو ہوش آ گیا تھا ایما کو بھی ہوش اگیا تھا لیکن دونوں کو مکمل ریسٹ کو بتایا تھا اور دو دن تک یہ دونوں ہی یہاں ہوسپیٹل مارہنے والے تھے۔۔۔

جیک تم ٹھیک ہونا اب عرش نے جیک کو ہوش میں اتے دیکھا تو اس سے پوچھنے لگا۔۔۔

ہم ٹھیک ہو میں اور ایما۔۔۔

وہ بھی ٹھیک ہے پٹیاں کر دی ہے تم اپنا خیال رکھو۔۔

صبح کے دس بج گئے تھے اور حدید شایان کے ساتھ ہی روحا گھر کا کھانا بناتی ہوسپیٹل لے کر ائی تھی روحا نے حدید نے پوچھا تھا حدید نے جھوٹ نہیں بولا تھا سچ سچ بتا دیا تھا اور روحا کی ضد تھی کے وہ جائے گی جیک کے پاس اور ایما کے پاس اور حدید اسے منع نہیں کر پایا کیونکہ عرش کی بے بی گرل کو منع کرنے کی ہمت کیسی میں نہیں تھی اب روحا بغیر عرش کو بتائے ہوسپیٹل میں ان کے پاس موجود تھی۔۔۔

روحا تم یہاں کیا کر رہی ہو۔۔

افففف شاہ جی اپ سب کے لیے اپنے ہاتھوں سے کھانا بنا کر لائی ہو تاکے ادھر کا گندا کھانا نا کھانا پڑے۔۔۔۔

میری بیوی تو بہیت سمجھدار ہے عرش نے حدید کی طرف دانت کچکچاتے کہا تو حدید نے کندھے اچکائے تو عرش نے روحا کی ہاتھ سے کھانا لیا اور وہاں رکھا ایسے ہی روحاسب کس خیال رکھتی رہی علینا بھی آئی تھی جیک کے پاس ایما کا ابھی بیڈ سے اٹھنے سے منع کیا تھا ورنہ وہ بھی جیک سے ملنا چاہتی تھی۔۔۔

◈◈◈

دو دن ایسے ہی گزر گئے تھے جیک اور ایما بھی گھر آ گئے تھے روحاسب کا ہی بہت خیال رکھ رہی تھی ایما کا بھی بھرپور خیال رکھا جارہا تھا ایماسب کے سامنے ہی شرمندہ تھی خیر اس نے سب سے معافی مانگ تو لی تھی لیکن اس کی ہمت جیک کے سامنے جانے کی نہیں ہو رہی تھی ایما کے زخم بھی کچھ ٹھیک ہو گئے تھے اب وہ چلنے لگی تھی لیکن جیک کو فل ریسٹ دیا گیا تھا جس سے وہ تنگ بھی آ گیا تھا۔۔

ابہیا آج پھر سے تیار ہو کر ارمانڈو سے ملنے گئی تھی وہ اس ٹائم پارک میں ہی بیٹھی ہوئی تھی اور کب سے وہ ارمانڈو کا انتظار کر رہی تھی ارمانڈوں تو نہیں آیا تھا لیکن ایک شرابی لڑکا وہاں آ گیا تھا جو ابہیا کے آس پاس گھومنے لگا۔۔

Hello baby will you spend time with me....??

ابہیا نے ادھر ادھر دیکھا سب لوگ ہی پارک میں اپنے اپنے کام کر رہے تھے کسی کا دھیان بھی ابہیا کی طرف نہیں تھا۔۔

No...

ابہیا نے اتنا کہہ کر اٹھ کر جانا چاہا تو اس لڑکے نے ابہیا کا ہاتھ پکڑ لیا ارمانڈو جو خوشی خوشی ہاتھوں میں پھول لئے آ رہا تھا سامنے کا منظر دیکھتے ارمانڈو کی غصے سے نسیں پھولی تھی ارمانڈو کی گرین آنکھیں سرخ ہو رہی تھی کیسے اس لڑکے نے اس کی ریڈ روز کو ہاتھ لگا یا۔

چھوڑو مجھے ابہیا نے اپنا ہاتھ چھڑوانا چاہا وہ لڑکا شراب کے نشے میں دھت تھا ابہیا کے ایک دفعہ ہی دھکہ دینے سے وہ لڑکھڑایا تھا ابہیا اپنے قدموں میں تیزی لاتے جلدی جلدی جانے لگی اسکی آنکھوں سے آنسو نکلنے لگے تھے جب اسکی ٹکر کسی کے ساتھ ہوئی ابہیا نے اپنی آنکھیں اٹھا کر دیکھا تو سامنے ارمانڈو تھا۔۔

بیا کیا ہوا آپ کو ارمانڈو کو پتا تو تھا لیکن وہ ابھی ابہیا کو ریلیکس کرنا چاہتا تھا ارمانڈو کی نظریں اس لڑکے کی طرف اٹھی تھی جہاں وہ لڑکا لڑکھڑاتا ہوا اب دوسری طرف جا رہا تھا۔

ابہیا نے جلدی سے ارمانڈو کی شرٹ پکڑ کر اسکے سینے سے لگی ارمانڈو کے آنے سے ابہیا کو ایک تحفظ محسوس ہوا۔۔

وہ وہ۔۔۔مان وہ۔۔"

بیا پہلے آپ چپ کر جائے اور ادھر بیٹھے ارمانڈو ابہیا کو لے کر اسی بینچ پر آیا اور ابہیا کو بٹھا دیا آپ یہاں بیٹھے میں ابھی آتا ہو آپ کے لئے پانی لے کر۔۔"

نن۔۔۔نہیں مان تم نا جاؤ۔۔"

بیا کچھ نہیں ہو گا میں ابھی آتا ہو بیا کے ہاتھ تھپتھپاتا وہ اسے ریلیکس کرتے اس طرف چلا گیا جہاں وہ لڑکا گیا تھا۔۔"

وہ لڑکا ابھی بھی پارک کی دوسری سائڈ سے جا رہا تھا ارمانڈو کی آنکھیں پھر غصے سے سرخ ہوئی ارمانڈو نے جا کر اس لڑکے کو پکڑا اور ایک مکہ اس کے منہ پر مارا تھا مکہ اتنا سخت مارا تھا کے اس لڑکے کے منہ سے خون نکلنے لگے گیا۔۔

اے کون ہو تم وہ لڑکا نشے میں ہی ارمانڈو سے کہنے لگا۔۔

تم نے جس لڑکی کو چھیڑا ہے نا وہ میری ہے میری تمہاری ہمت کیسے ہوئی اس کا ہاتھ پکڑنے کی اسی ہاتھ سے تم نے اس کا ہاتھ پکڑا تھا نا ارمانڈو نے اس لڑکے کا ہاتھ پکڑتے بنا سوچے سمجھے اس کا ہاتھ ایسے مڑورا تھا کے اس لڑکے کی ہاتھ کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی اس لڑکے کی چیخیں اس سنسان جگہ پر گونجی۔۔

دل تو کر رہا ہے تمہیں موت کے گھاٹ اتار دو لیکن میرے ریڈ روز میرا انتظار کر رہی ہے آئندہ کوشش کرنا کے مجھے نظر نا آنا ورنہ اسی وقت تمہارا کام تمام کر کے کہی پھینک دو گا ارمانڈو نے سلگتے لہجے میں کہا وہ لڑکا اپنا ٹوٹا ہوا بازو پکڑے وہاں سے کسی جن کی طرح غائب ہوا تھا ارمانڈو نے جلدی سے وہاں سے پانی لیا اور اپنی بیا کے پاس چلا آیا۔۔"

کہاں رہ گئے تھے تم مان ارمانڈو کو آتے دیکھ ابیہا خفگی سے بولی۔۔"

ارے بیا بس ایک کال آگئی تھی وہ سننے لگ گیا تھا یہ لے پانی پیئے ارمانڈو بیا کو پانی کی بوتل دیتے بولا تو ابیہا نے بوتل لے کر ایک ہی گھونٹ میں بہت سارا پانی پیا۔۔"

اچھا تم بتاؤ کیوں ملنے کے لئے بلایا ہے مجھے۔؟

کیوں کے آج میرا دل کر رہا تھا کے میں اپنی بیا کی ایک اور وش پوری کرو۔۔۔

سچیییی۔۔۔آج کون سی وش پوری کرو گے ارمانڈو کے منہ سے اپنی بیا لفظ سن کر ابیہا کا دل دھڑکا تھا لیکن وہ اپنے دل کو قابو کرتی وش کے بارے میں پوچھنے لگی۔۔

چلیں آئے ارمانڈو نے اپنا ہاتھ ابیہا کے سامنے پھیلایا تو ابیہا نے نظریں اٹھا کر ارمانڈو کو دیکھا ارمانڈو نے اشارہ کیا کے میرا ہاتھ پکڑے ابیہا نے بھی مسکراتے ارمانڈو کا ہاتھ پکڑا اور ارمانڈو اسے لے کر گاڑی تک آتے اس میں بیٹھایا اور ایک کھلی جگہ پر لے آیا۔۔

ہمم۔۔۔ہم یہاں کیا کرنے آئے ہیں مان یہاں تو کچھ نہیں ہے۔۔"

ابھی پتا چل جائے گا آپ کو ارمانڈو نے ایک کال کی اور پانچ منٹ کے اندر ارمانڈو اور ابہیا کے سامنے ایک خوبصورت بائک کھڑی تھی۔۔

مان یہ۔۔"

آپ کو بچپن سے بائک چلانے کا شوق تھا نا تو سوچا آپ کا یہ شوق بھی پورا کر دو۔۔۔"

افف افف مان مجھے واقع میں ہی بائک چلانے کا بہت بہت شوق ہے لیکن مجھے چلانی نہیں آتی ابہیا دکھی ہوتے ہوئے بولی۔۔۔"

بیا آپ کیوں پریشان ہوتی ہے میں ہونا آپ آگے بیٹھئے گا اور میں پیچھے اور میرے ہوتے ہوئے آپ کو کچھ نہیں ہو سکتا اتنا تو یقین ہے نا آپ کو اپنے مان پر۔۔۔

ابہیا نے سرہاں میں ہلایا۔۔

تو چلے پھر بیٹھے ابہیا نے مان کی بات سنتے بیٹھنے کی کوشش کی لیکن بائک تھوری اونچی تھی ابہیا سے بیٹھا ہی نہیں جا رہا تھا ابہیا نے مان کی طرف دیکھا تو مان مسکرایا اور ابہیا کی کمر سے پکڑ کر اسے بائک پر بیٹھایا تھا اپنی کمر پر ارمانڈو کے ہاتھوں کا لمس محسوس کرتے ابہیا کو جھرجھری سی آئی تھی لیکن وہ قابو کر گئی ارمانڈو ابہیا کی حالت دیکھتے مسکرایا تھا۔۔

اب کیا کرنا ہے ابہیا نے ارمانڈو کی طرف دیکھا تو ارمانڈو ابہیا کے پیچھے بیٹھا اور ابہیا کے ہاتھوں کو پکڑ کر ہینڈل پر رکھا وہ اسکے بے حد قریب تھا ابہیا کا دل زوروں سے دھڑک رہا تھا اس نے اپنے ہاتھ ارمانڈو کے ہاتھ سے نکالنے چاہے لیکن ارمانڈو نے اپنے ہاتھوں کی گرفت مضبوط کر دی میں ہاتھ نہیں رکھو گا تو آپ گر جائے گی بیا اور میں نہیں چاہتا میرے ہوتے ہوئے آپ کو کچھ ہو ارمانڈو اسکے کان کے قریب گھمبیر لہجے میں بولا تو ابہیا کا دل کانوں میں دھڑکنے لگا۔۔۔

ہہ۔۔ہم۔۔۔۔ چلواب ابہیانے اپنے سوکھے ہونٹوں پر لب پھیر کر تر کرتے کہا۔۔

ارمانڈو نے بائک سٹارٹ کی تو بائک ہوا سے باتیں کرنے لگی۔۔۔۔

میرا فیورٹ سونگ میرے فیورٹ کپل کے لئے۔۔۔۔

جیسے کوئی کنارا دیتا ہو سہارا۔۔۔۔

مجھے وہ ملا ہے کسی موڑ پر۔۔

ارمانڈو ابہیا کو بائک چلاتے دیکھ رہا تھا جو بس بائک چلانے کی خوشی میں خوش ہو رہی تھی ابہیا کے بال ہوا میں اڑ رہے تھے۔۔۔۔

کوئی رات کا تارا۔۔۔۔

کرتا ہوا اجالا۔۔۔۔

ویسے ہی روشن کرے وہ شہر۔۔۔

درد میرے وہ بھلا گیا کچھ ایسا اثر ہوا۔۔۔

جینا مجھے پھر سے وہ سکھا رہا۔۔

ارمانڈو کا اپنی پہلے والی لائف یاد آئی تھی جب وہ ایک بہت بے رحم درندہ تھا کبھی مسکرایا نہیں تھا اور اب وہ اپنی بیا کے ساتھ جینے لگا تھا کھل کر سانس لینے لگا تھا۔۔۔

جیسے بارش کر دے تر۔۔۔۔

یا مرہم درد پر۔۔

کوئی مجھ کو یوملا ہے جیسے بنجارے کو گھر۔۔۔۔

میں نئے موسم کی سحر۔۔

یا سرد کی دوپہر۔۔

کوئی مجھ کو یوں ملا ہے جیسے بنجارے کو گھر۔۔۔

ابہیا اور ارمانڈو کافی دور نکل آئے تھے بس بس مان میں نے چلا لی اب روکو ابہیا کے کہنے پر ارمانڈو نے بائک روکی ابہیا کو نیچے اتارا تو ابہیا بچوں کی طرح خوش ہو رہی تھی اور اسے خوش ہوتا دیکھ ارمانڈو خوش ہو رہا تھا۔۔۔

ایسے ہی کافی دیر وہ وہاں رکے انجوئے کیا آج ارمانڈو نے اپنی بیا کی دوسری وش بھی پوری کر دی تھی۔۔

۔۔۔

۔۔۔ایشم کا ماضی۔۔

رکو میری جان کہاں جا رہی ہو دیکھو میں نے پکڑ لیا۔۔

ماما آپ کیسے ڈھونڈ لیتی ہے مجھے ایشم کیوٹ سامنہ کے ڈیزائن بناتی اپنی ماما سے کہنے لگی۔۔۔

میری جان آپ جہاں مرضی چھپ جائے لیکن ماما آپ کو ڈھونڈ لے گی۔۔

لیکن ماما پاپا آپ کو مارتے کیوں ہے بارہ سالہ بچی اپنی ماما سے پوچھنے لگی۔۔۔۔

میرا بچہ ادھر آؤ دیکھو پاپا جو ہے نا وہ برے نہیں ہے ہاں کبھی کبھی انہیں غصہ آجاتا ہے لیکن کبھی اپنے پاپا سے ناراض نہیں ہونا سونیہ نے پیار سے ایشم کو سمجھاتے کہا۔۔۔

اوکے ماما اب مجھے ناشتہ دے نا مجھے سکول جانا ہے۔۔۔

میری جان ماما کی جان آپ پر قربان آپ ادھر بیٹھو میں ابھی ناشتہ بنا کر لاتی ہو سونیہ یہ کہتے کیچن میں چلی گئیں اور ایشم ڈائینگ ٹیبل پر بیٹھی اب اپنی ماما کے آنے کا انتظار کرنے لگی۔

یہ ہے اٹلی میں رہنے والی ایک چھوٹی سی فیملی جس میں سونیہ اس کا شوہر اقبال اور آیک پیاری سی بیٹی ایشم اور ان کے خاندان میں ایشم کے بعد بچہ پیدا ہونے والا تھا ایشم تو اس بات سے بے حد خوش تھی کے اب اس کے ساتھ بھی کوئی کھیلنے والا اس کا بھائی یا بہن آئے گا۔۔

سونیہ نے ایشم کو ناشتہ کروایا اور سکول بھیج دیا اور خود وہ اپنی جاب جو ایک بیوٹی پالر میں نوکری کرتی تھی وہاں جانے کے لیے تیار ہونے لگی اس کی طبیعت ایسی نہیں تھی کے وہ جاب کرے لیکن اس کے شوہر اقبال کو بس پیسہ چاہیئے تھا وہ سونیہ کو روکتا نہیں تھا سونیہ بیچاری اقبال کے سامنے بولتی تک نا تھی اقبال کو تو اپنے آنے والے بچے کا بھی خیال نہیں تھا اقبال بری صحبت میں پڑھ گیا تھا اسے بس کسی طرح بھی پیسہ چاہیئے تھا۔۔

اقبال اٹلی کے ایک چھوٹے سے تھیٹر میں کام کرتا تھا اس کی بری خوائش تھی کی اس کی بیٹی بھی اس تھیٹر میں کام کرے تاکے مزید پیسے کما سکے لیکن ایشم چھوٹی تھی اور ایک سونیہ اٹلی جیسے ملک میں رہتے ہوئے بھی فل پردہ کرتی تھی جو اقبال کو تو پسند نہیں آتا تھا لیکن سونیہ مانتی ہی نہیں تھی اقبال نے بھی کہنا بند کر دیا تھا۔۔۔

اقبال کبھی کبھی سونیہ سے پیسے مانگتا تھا اگر وہ منع کر دیتی تو اسے مارتا تھا جو کے ایشم دیکھتی تو اسے رونا آتا تھا۔۔

ماما پاپا کب آئیں گے پاپا نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ وہ آج مجھے باہر گھمانے لے کر جائیں گے لیکن وہ آئے ہی نہیں رہے ایشم نے معصوم صورت بناتے سونیا سے کہا تو سونیا کی آنکھوں میں آنسو آئے تھے اقبال

نے کب اپنی اس بیٹی کو پیار کیا تھا وہ تو بیٹا چاہتا تھا تا کے وہ بڑا ہو کر اس کے ساتھ کمائے سکے اس کے بڑھاپے کا سہارا بن سکے۔۔

بابا ابھی آجائیں گے میری جان۔۔"

لیکن ماما بابا کب آئیں گے میں کب سے ان کا ویٹ کر رہی ہوں ایشم اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھ تھوڑی پر جمائیں اداسی سے بولی جب اس کی نظر دروازے سے انٹر ہوتے اپنے بابا پر پڑی وہ خوشی سے چہکتے ہوئے اٹھی۔۔

یا ہو بابا آگئے ہیں ماما بابا آگئے۔ایشم جھٹ سے بھاگتے ہوئے اقبال کے گلے لگی تھی اقبال نے بھی نہ چاہتے ہوئے اس کے سر پر ہاتھ رکھا اقبال کی نظروں سے بچنے کے لیے سونیا نے جلدی سے اپنی نم آنکھیں پونچھی۔۔"

بابا آپ نے اتنی دیر کر دی ہم کب جائیں گے گھومنے۔۔"

ابھی چلتے ہیں میری جان تھوڑا ویٹ کرو میں فریش ہو کر آتا ہوں۔۔بنا سونیا کی جانب دیکھتے اقبال فریش ہونے چلا گیا۔۔

خوش میری جان آپ خوش ہو جائیں آب بابا آگئے آپ کو لے کر جائیں گے آپ آئیں میں آپ کو تیار کرتی ہوں اور دنیاوی غلیظ نظروں سے بچانے کے لیے پیارا سا کیوٹ سا ابایا جو میں نے آپ کی پسند سے لیا تھا آپ کو پہناتی ہوں جس میں میری گڑیا بلکل شہزادی لگی تھی۔۔"

او کے مما مجھے بھی پسند ہے آپ کی طرح ابایا پہننا حجاب کرنا۔۔ایشم مسکراتے ہوئے سونیا کے ساتھ کمرے میں تیار ہونے چلی گئی کچھ ہی دیر میں سونیا اسے تیار کرتے باہر لاؤنج میں آچکی تھی۔۔ جبکہ اقبال ابھی تک کمرے میں تھا۔۔

ماما میں تیار بھی ہو گئی بابا ابھی تک تیار نہیں ہوئے آپ جا کر انہیں بلا کر آئیں۔۔

میں بلاتی ہوں میری جان سونیا اقبال کو بلانے کے لیے کمرے کی جانب مڑی ہی تھی جب اقبال سفید قمیض شلوار پہنے تیار ہو کر روم سے باہر آیا ایشم کو کالے ابائیں میں ڈھکا چھپا دیکھ کر اس کے ماتھے پر تیور بنے تھے چہرہ غصے سے یک دم سرخ ہو چکا تھا خونخوار نظریں اٹھاتے اس نے اپنی بیوی سونیا کو گھورا۔۔

یہ کیا ہے اسے لحاف میں لپٹ چکی ہو جاؤ اتار کے آؤ۔۔ سونیا کو دیکھتے وہ غصے سے بولا۔۔

سونیا ڈر کے مارے اپنی جگہ سے اچھلی۔۔

بابا یہ میں نے اپنے پسند سے خود لیا تھا ماما نے پہننے کے لیے نہیں بولا میں نے خود ہی اپنے شوق سے پہنا ہے۔۔ اپنی ماما کی آنکھوں میں آئی ہوئی نمی کو دیکھتے پہلی بار سمجھداری کا مظاہرہ کرتے اقبال سے جھوٹ بولی۔۔

جیسی ماں ویسی بیٹی کو بھی بنانا چاہتی ہے۔۔

سونیا نے اپنی چھوٹی سی بیٹی کو گھورا جو ابھی سے اس کا ساتھ دے رہی تھی بے شک بیٹیاں ماؤں کے دکھ سمجھ سکتی ہے اور وہ ہمیشہ ماؤں کا سہارا بنتی ہے۔۔

ایسے ہی دن گزرتے گئے سونیا کے ڈلیوری کے دن بالکل قریب آ چکے تھے۔۔

ایشم کو تیار کر کے سونیا اسکول بھیج چکی تھی جبکہ اقبال تھیٹر گیا تھا سونیا گھر کے کام کر رہی تھی جب اسے اپنے پیٹ میں درد اٹھتا محسوس ہوا۔۔ اپنے آپ کو گھسیٹتے وہ بامشکل اپنے کمرے تک آئی اور اقبال کو کالز کرنے لگی اسے اپنی طبیعت بگڑتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی تیسرے چھوتے رنگ پر اقبال فون اٹھا چکا تھا۔۔

ہاں بولو کیا کام ہے کیوں فون پر فون کیے جا رہی ہو۔۔ اقبال بیزاری سے بولا۔۔"

میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے مجھے لگتا ہے ڈیلیوری کا ٹائم ہے آپ پلیز گھر آکر مجھے ہاسپٹل لے جائیں بہت تکلیف ہو رہی ہے سونیا درد سے کہراتے ہوئے ہچکیوں سمیت بولی۔۔"

آرہا ہوں اقبال اس کی تکلیف زدہ آواز سنتے ہیں اپنے بیٹے کے پیدا ہونے کی خواہش میں بھاگا بھاگا گھر کی جانب دوڑا تھا کچھ ہی دیر میں وہ گھر پہنچ چکا تھا جب کہ سونیا ابھی تک بیڈ پر لیٹے درد سے تڑپ رہی تھی۔۔

اس کی حالت کو دیکھتے ہیں اقبال جلدی سے ٹیکسی منگواتے اسے ہاسپٹل لے آیا تھا۔۔

اس بار اگر بیٹا پیدا نہیں کیا تو یاد رکھنا میں تمہیں طلاق دے دوں گا آپریشن روم میں بھیجنے سے پہلے اقبال اس کے تکلیف زدہ چہرے کو دیکھتے ہوئے بھی اپنے منہ سے زہر اگلنا نہ بھولا سونیا کی آنکھوں سے آنسو نکلے تھے ایک ماں بننے کی تکلیف صرف عورت ہی جان سکتی تھی۔۔

اگر اقبال بچہ پیدا کرنے کی تکلیف جان لیتا عورت کس درد سے گزرتی ہے وہ کبھی بھی سونیہ سے یہ الفاظ نا کہتا۔۔"

دو گھنٹے بعد ڈاکٹر آپریشن روم سے لحاف میں اوڑھے چھوٹے سے منے کو لے کر باہر نکلی۔۔

مبارک ہو آپ کا بیٹا ہوا ہے لیکن انہیں ایک بیماری ہے۔۔

کک۔۔ کیا کون سی۔۔؟ اپنے بیٹے کو ہاتھوں میں پکڑ کے ایک بار ادا سی سے بولا اس کی خواہش تو پوری ہو چکی تھی لیکن اللہ پاک نے ایسے ایسا بیٹا دیا جو کے پیدائشی بیمار تھا۔۔"

انیمیا۔۔ آپ کے بیٹے میں خون کی کمی ہے اور اسے ہر ایک ہفتے میں خون کی بوتل چڑھے گی اگر نہ چڑھی ان کی طبیعت اور بھی خراب رہنے لگے گی شاید اس وجہ سے پھر بچے کو کچھ ہو بھی سکتا ہے۔۔ آپ کی

وائف کی طبیعت بھی بہت زیادہ خراب تھی بہت مشکل سے وہ بی بی پیدا کر کے سروائیف کر چکی ہے کوشش کریں اپنے بچے اور اپنی وائف کا بھرپور خیال رکھیں۔۔

۔۔

ایسے ہی مزید دن گزرتے چلے گئے ایشم اپنے بھائی علی سے بہت زیادہ اٹیچ ہو چکی تھی لیکن علی ہر وقت بے حال سی حالت میں انکھیں بند کیے زیادہ تر لیٹا رہتا تھا وہ باقی بچوں جیسا بالکل بھی نہ تھا اسے ہر ایک ہفتے میں خون کی بوتلیں لگتی تھی جس میں اقبال کے سارے پیسے اڑ جاتے تھے۔۔

ایشم میری جان علی کو ذرا مجھے پکڑاؤ۔۔ سونیا کو کچھ دنوں سے اپنی طبیعت بہت ناساز سی لگ رہی تھی۔۔ وہ اپنے اندر کچھ دنوں سے مختلیف تبدیلیاں محسوس کر رہی تھی۔۔ "اقبال کے پاس اتنا ٹائم نہی ہوتا تھا وہ اسے ہاسپیٹل ڈاکٹر کے پاس لے جائے جتنے پیسے ہوتے تھے وہ سارا علی پر وہ لوگ خرچ کر چکے تھے۔۔ "

ماما علی اتنا چھوٹا کیوں ہے اسے پکڑتے مجھے بہت ڈر لگتا ہے کہی گر نا جائے۔۔ ایشم دیہان سے علی کو جھولے سے اٹھا کر ثونیا کو تھماتے بولی ثونیا نے اداسی سے اپنے بیٹے کو دیکھا۔۔"

کچھ نہی میری جان بس آپ کو پتا ہے نہ آپ کے بھائی بیمار رہتے ہیں اس لیے دعا کرو جلدی سے ٹھیک ہو جائے تاکہ پھر آپ کے ساتھ کھیلے۔۔ ثونیا علی کو فیڈ کرواتے ہوئے بولی۔۔ جب اسکی ناک سے بلڈ آنا شروع ہوا اپنی ناک پر ہاتھ رکھتے اس نے نمی محسوس کرتے دیکھا جہاں خون تھا۔۔"پریشانی سے ثونیہ کی آنکھیں کھلی تھی۔۔

ماما آپ کی ناک سے بلڈ کیوں آ رہا۔۔ ایشم اپنی ماما کو دیکھ کر بولی جن کی ناک سے خون بہہ رہا تھا چہرہ یک دم زرد سا ہو گیا۔۔"

کچھ نہی بیٹا بس زخم ہے۔۔"ڈاکٹر کے پاس جانے کا سوچتے وہ ختم کا کہہ گئی۔۔"

ایشم ہاں میں سر ہلاتے اپنے کام میں مصروف ہو گئی لیکن ثونیہ کی آنکھوں میں ڈھیروں آنسو جمع ہوئے وہ جیسا سوچ رہی تھی اگر ویسا ہوا اس کے بچوں کا مستقبل خراب ہو جانا اس لیے لوگ کہتے ہیں ماں اگر مر بھی رہی ہوں اسے اپنی اولاد کی فکر رہتی ہے یہی حال ثونیہ کا تھا اسے اپنے اندر جو تبدیلیاں محسوس ہو رہی تھی بال کا جھڑنا ناک سے خون آنا باقی تبدیلیاں یہ کینسر کی علامات تھی لیکن اسے اپنے مرنے سے زیادہ اپنی کوکھ سے جنم لیے ہوئے اولاد کی فکر تھی۔۔"

اقبال کو تو کوئی ٹینشن نہیں تھی کے کیس ہو رہا ہے کیا نہیں وہ بس رفتہ رفتہ مزید پیسے کمانا شروع ہو گیا تھا لیکن اقبال وہ پیسہ اپنی بیوی اور بچے پر نہیں لگاتا تھا گھر میں کھانے کے لالے پڑنا شروع ہو گئے تھے سونیا کی طبیعت بھی ٹھیک نہیں تھی اور نا ہی اب وہ جاب پر جاتی تھی۔۔

پانچ سال بعد۔۔۔

پانچ سال پلک جھپکتے گزر گئے تھے لیکن اقبال اور اس کی فیملی کے حالات مزید گرتے چلے گئے اتنے کے اب تو کئی کئی دن فاقے کرنے پر جاتے۔۔۔

ماما آپ کتنی بیمار ہو گئی ہے آپ اپنا علاج کیوں نہیں کرواتی ماما ایشم جو سب سترہ سال کی خوبصورت لڑکی بن چکی تھی کے اس کی ماں سونیا کو یہی دکھ کھائے جا رہا تھا کے اس کے مرنے کے بعد اس کی بیٹی غلط ہاتھوں میں نا چلی جائے۔۔۔

بیٹا جو بھی پیسے ہے وہ آپ کے بھائی کے علاج میں چلے جاتے ہے علی جو اب پانچ سال کا ہو گیا تھا علاج سے تھوڑا بہت بہتر ہو گیا تھا لیکن یہ بیماری تو ساری زندگی ساتھ رہنے والی تھی۔۔۔

ماما میں بھی تو اب کماتی ہو ہوٹل میں جاتی ہو وہاں ویٹر کی جاب کرتی ہو پھر پیسے کیوں نہیں ماما ہمارے پاس

ایشم آنکھوں میں انسو لائے بولی تو سونیا ہوا پنی بیٹی پر ترس اور پیار ایک ساتھ آیا۔۔

ادھر آؤ میری بچی سونیا کی طبیعت اچانک سے خراب ہوتی ہوئی محسوس ہوئی تھی اس نے ایشم کو اپنے پاس بلایا۔۔

جی ماما۔۔

بیٹا ایک نا ایک دن تو سب کو جانا ہوتا ہے میں بھی چلی جاؤ گی لیکن میری کچھ باتیں یاد رکھنا میری جان۔۔۔

کون سی ماما۔۔

پہلی بات بیٹا میرے جانے کے بعد کبھی بھی خود کو اکیلے نا سمجھنا اور علی کو ہمیشہ ساتھ دینا اس کا خیال رکھنا۔۔۔

ماما آپ کہی نہیں جا رہی ماما آپ کیسی باتیں کر رہی ہے۔۔۔

سونیا نے کھانسنا شروع کیا تو اس کی منہ سے بلڈ آیا تھا۔۔۔

ماماما آپ کو بلڈ۔۔۔

ایشم میری بات سنو۔۔۔۔

ایشم نے پہلے اقبال کو کال کی کے ماما کی طبیعت خراب ہو رہی ہے اقبال بھی روز روز کے اس ڈرامے سے تنگ آگیا تھا وہ بھی بیزار ہوتے اپنے کام سے گھر کے لیے نکل ایا تھا۔۔۔

ایشم۔۔۔

جج۔۔۔جی ماما۔۔

بیٹا کبھی بھی اپنے اوپر سے یہ چادر نا اترنے دینا میری جان یہ ہمیشہ تمہاری عزت کی حفاظت کرے گی یہ بات ہمیشہ میری یاد رکھنا۔۔

سونیا کا سانس اکھڑنے لگا تھا۔۔۔

ماماماما کاش ہمارے پاس اتنے پیسے ہوتے کے آپ کا علاج کروا سکتے اتنے میں اقبال بھی اگیا اور بیزار سا ہوتے اس نے سونیا کا خوبصورت جسم جو ڈھانچے میں بدل چکا تھا اسے دیکھا۔۔۔

پاپا ماما کو ہاسپٹل کے جائے نا اقبال نے ایشم کی بات سنتے سونیا کو اٹھایا اور ہاسپٹل کے لیے نکل گیا لیکن بہت دیر ہو چکی تھی سونیا اپنی بیٹی اور اپنے بیٹے کو چھوڑ کر جا چکی تھی۔۔

نہیں نہیں ماما ہمیں چھوڑ کر نہیں جاسکتی ڈاکٹر ماما نہیں ماما کو کچھ نہیں ہو سکتا ایشم وہاں ہاسپٹل میں ہی دھاڑے مار کر رو رہی تھی۔۔

اگر ٹائم سے علاج کروایا ہوتا تو کیا پتا آپ کی ماما بچ جاتی۔۔۔

پپ۔۔۔ی۔پسے پاپا آپ نے پیسے کیوں نہیں دیے تھے کیا پتا ماما بچ جاتی اقبال نے اپنی بیٹی کو دیکھا جس کا روتے ہوئے چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔۔۔

ساری پیسے تو تمہارے بھائی کے علاج پر لگ جاتے تھے اس کا علاج کہاں سے کرواتے ایشم نے اپنے باپ کو دیکھا کہ تو وہ بھی ٹھیک رہا تھا ایشم کو اپنے گھر کے حالاتوں کو پتا تھا اسے کئے وہ بھی چپ کر گئی۔۔۔

سونیا کو دفنا دیا گیا تھا اور دن گزرتے چلے جا رہے تھے ایشم کو سب اپنے بھائی کی فکر رہنے لگی تھی۔۔

پاپا میں جو جاب کرتی ہو اس سے اتنے پیسے نہیں آتے کے میں علی کو علاج کرواسکو کوئی آپ کے پاس جاب ہے تو مجھے بتائے گا ایشم رات کو اپنے باپ کے پاس آتی بولی تو اقبال کے زہن میں ایشم کو دیکھتے خیال آیا تھا۔۔۔

ہاں ایک کام تو ہے اگر تم کرنا چاہو تو۔۔

کیا پاپا ایشم اقبال کے پاس بیٹھتے بولی۔۔۔

اگر تم تھیٹر میں کام کر لو تو کافی پیسے اسکتے ہے اور علی کا علاج بھی بہتر ہو سکتا ہے اور گھر بھی چل سکتا ہے۔۔۔

لیکن پاپا وہاں کیسے وہ تو گندے کپڑے پہننے پرتے ہے اور ماما نے تو مجھے ہمیشہ ابایا میں رہنا سکھایا ہے۔۔

دیکھ لو اگر اپنے بھائی کی جان بچانی ہے تو یہ سب کرنا ہو گا ورنہ وہ بھی ایک دن تمہاری ماں کی طرح مر جائے گا۔۔

پاپا۔۔ایشم صدمے سے بولی آپ اپنے بیٹے کے بارے میں ایسا کیسے بول سکتے ہے وہ آپ کا بھی بیٹا ہے آپ اس کے لیے کچھ کیوں نہیں کرتے۔۔

میں نے بیٹا مانگا تھا جو میرا سہارا بنتا ایسا بیٹا نہیں مانگا تھا جو مجھ پر ہی بوجھ بن جائے اقبال نے نفرت سے کہا تو ایشم کو آج پہلی دفعہ اپنے باپ پر افسوس ہوا تھا۔۔

سوچ لو تمہارے پاس کال تک کا ٹائم ہر ایس مہینے کام کرو گی تو اگلے مہینے علی کے خون کے پیسے آئے گے ورنہ اس کی طبیعت خراب ہو سکتی ہے۔۔

ایشم ایک افسوس بھری نظر اقبال ہر ڈالتی اٹھ کر کمرے میں چلی گئی اور پھر ساری رات سوچ کر اس نے ایک فیصلہ کیا اپنی ماں کا آخری وعدہ کے اپنی بھائی کا خیال رکھنا لیکن وہ اپنے آپ کو پردہ میں رکھنے والا

وعدہ نہیں پورا کر سکی تھی صبح اٹھ کر وہ اب اپنے باپ کے ساتھ تھیٹر میں موجود تھی جہاں سب اس نوخیز کلی کو اس خوبصورت دوشیزہ کو عجیب و غریب اور کچھ اوپر سے نیچھے تک اس کا ایکسرا کر رہے تھے ایشم جس نے اپنے باپ کے کہنے پر ہے آج پہلی دفعہ بغیر ابایا کے ہی شارٹ فراک اور پینٹ پہن کر آئیں تھی اپنا فراک بار بار اپنے ہاتھوں سے نیچھے کرتے وہ کافی کنفیوز ہو رہی تھی۔۔۔

یہ کون ہے اقبال وہاں بیٹھا ڈرائکٹر اقبال سے پوچھنے لگا۔۔۔۔

یہ میری بیٹی ہے سر اور یہ کام کرنا چاہتی ہے اگر کوئی اس کے لائق رول ہے تو بتائے گا۔۔

اووو و تمہاری بیٹی جتنی خوبصورت ہے اس کے لیے رول بھی تو اتنا ہی خوبصورت ہونا چاہئیے۔۔۔

پھر ایشم کو ایک ڈرامے میں کام کرنے والی کا رول دیا گیا تھا جو ایشم نے بہت اچھے طریقے سے کیا تھا جب اس کو اس رول کے اتنے زیادہ پیسے ملے کہ وہ علی کا اگلے مہینے خون بھی لگوا چکی تھی اور گھر کو اچھا خاصا راشن بھی ڈال چکی تھی تب اسے اتنے سارے پیسے دیکھ کر خوشی ہوئی تھی کاش ماما آپ زندہ ہوتی تو دیکھتی آپ کی بیٹی کے پاس کتنے پیسے ہے کاش آپ کا بھی علاج کروا سکتی لیکن کوئی نہیں اب علی کی زمہ داری میری ہے اور سوری ماما میں اپنا جسم نہیں چھپا سکی لیکن آپ کی بیٹے اور اپنے بھائی کے لئے مجھے یہ کرنا پڑ رہا ہے۔۔۔۔

ایشم نے وہ ابایا ایک صندوق میں بند کر کے رکھ دیا اور پھر یہاں سے ہوئی ایک عام سے ایشم کا اٹلی کی مہشور ایشم ملک ایکٹرس بننے کا آغاز۔۔

اقبال بھی کچھ عرصے بعد مر چکا تھا لیکن ایشم رکی نہیں تھی اس کی قابلیت اور اس کی خوبصورتی اسے آگے تک لے گئیں تھی اور آج وہ اٹلی کی نمبر ون ہیروئن بن چکی تھی۔۔۔۔۔

◈ ◈ ◈

جیک بھی اب بالکل ٹھیک ہو چکا تھا اور ایما بھی ٹھیک ہو چکی تھی وہ بار بار جیک سے ملنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن جیک کا کام تو مسلسل یہی کام تھا کہ وہ ایما کو اگنور ہی کر رہا تھا اور ایما کو تو جیک کو خود کو اگنور کرنا اندر سے آگ لگا رہا تھا۔۔

جیک کمرے میں بیٹھ بیٹھ کر تھک گیا تھا اس کا دل کیا ہے کہ وہ باہر لاونج میں جا کر بیٹھے ابھی وہ کمرے سے باہر نکلا ہی تھا کہ ایما اس کے سامنے ائی۔۔

جیک مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے جیک نے اس کے ایک سائیڈ سے گزر کر جانا چاہا لیکن ایما نے جیک کا ہاتھ پکڑ لیا جیک میں نے کہا کہ مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے جیک نے ایک نظر اپنے ہاتھ کو دیکھا ایک نظر ایما کو اور ایما کا ہاتھ جھٹک کر اپنا ہاتھ چھڑوا لیا لیکن مجھے تم سے کوئی بات نہیں کرنی ایما اور پلیز میرے پاس مت ایا کرو میں جب جب تمہیں دیکھتا ہو مجھے میری محبت کی توہین یاد اجاتی ہے۔۔۔

یہ سنتے ایما کی انکھوں میں انسو ائے تھے لیکن جیک۔۔

اس سے پہلے کہ ایما کچھ کہتی علینا وہاں ائی تھی جیک تم یہاں کیا کر رہے ہو میں نے تمہیں کہا تھا کہ چلو اؤ باہر جا کر گارڈن میں بیٹھتے ہیں چلو اؤ چلتے ہیں علینا نے ایما کو اگنور کرنا ہی بہتر سمجھا اور جیک کا ہاتھ پکڑ لیا جیک نے الینا کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں دیکھا اور ایک نظر ایما کو دیکھا جو خونخوار نظروں سے جیک کا ہاتھ علینا کے ہاتھ میں دیکھ رہی تھی۔۔۔

اوکے چلتے ہیں علینا میں بھی یہاں بور ہو رہا ہوں تو چلو باہر چل کے باتیں کرتے ہیں جیک نے مزید ایما کو تڑپانا چاہا اور ایما کو بغیر دیکھے دونوں باہر چلے گئے جبکہ ایما کا حال تو اتنا برا تھا اس کا دل کر رہا تھا علینا کا سر پھاڑ دے کے کیسے اس نے اس کے سامنے جیک کا ہاتھ ہے پکڑا ہے ایما کو اب احساس ہو رہا تھا کے جیک ایک ہیرا ہے اور وہ جیک سے محبت کرتی ہے بس وہ جیک کو تنگ کرنے اسے جلانے کے لیے ہی کرس سے ملتی تھی۔۔

لیکن وہ جیک کو تنگ اور جلانے کے چکر میں اپنا نقصان کر بیٹھی تھی اب اسے خود ہی سب کچھ ٹھیک کرنا تھا لیکن اس کے کئے اسے وقت اور ہمت کی ضرورت تھی دیکھتی ہو کب تک تم مجھ سے دور رہتے ہو جیک میں جانتی ہو اب بھی مجھ سے محبت کرتے ہو لیکن وہ محبت کہی دب گئی ہے اسے میں کھر سا جگاؤ گی اپنے انسو صاف کرتے وہ بھی کمرے میں گئی۔۔۔

جیک اگر ایما نے تم سے معافی مانگ لی تو کیا تم اسے معاف کر دو گے اور تم بھی ایما سے محبت کرتے ہو تو تم کیا اسے اتنی جلدی معاف کر دو گے علینا نے اپنے دل کے کسی حدشے سے اس سے سوال کیا تو جیک نے علینا کو دیکھا۔۔۔

علینا اس نے میری محبت کی توہین کی ہے سب کے سامنے اس نے میری محبت ایک تماچے کے طور پر میرے منہ پر ماری ہے میں اسے اتنی جلدی معاف نہیں کروں گا اور رہی محبت کی بات تو ایک دفعہ جب محبت ہو جائے نا علینا تو وہ کبھی ختم نہیں ہوتی ہے اور ایما کی محبت تو بچپن سے میرے دل میں ہے تو وہ کبھی ختم نہیں ہو سکتی علینا۔۔

تو کیا تم ایما سے شادی کر لو گے علینہ نے اٹکتے ہوئے کہا تو جیک نے علینا کی طرف دیکھا میں نے یہ کہا ہے کہ اس کی محبت میرے دل میں کبھی ختم نہیں ہو سکتی علینا میں نے یہ نہیں کہا کہ میں اس سے شادی کروں گا اور میں اس سے شادی کیوں نہیں کر سکتا یہ بھی ایک راز ہے جو بہت جلد تمہیں پتہ چل جائے گا علینا نے اپنی انکھوں میں ائی نمی کو اپنے اندر دھکیل کر ہاں میں سر ہلایا اور دوسری طرف دیکھنے لگ گئی۔۔

ابھی ان دونوں میں خاموشی ہی چھائی تھی کہ وہاں علی ایا ہے چلو نا علینا کہیں باہر چلتے ہیں میں بور ہو رہا ہوں علی نے منہ بناتے کہا ہم تو علینا کو اس کا منہ دیکھ کر ہنسی ائی او کے علی رکو مجھے چینج تو کرنے دو

پھر چلتے ہیں الینا نے وہاں سے جانا ہی بہتر سمجھا کیونکہ وہ مزید جیک کے سامنے اپنی انسو روک نہ پاتی تو وہ اٹھ کر چلی گئی۔۔۔

تھوڑی ہی دیر بعد علینا نے تیار ہو کر خود کو دیکھا وائٹ کلر کے ریشمی فراک جو پیروں تک تھا ہاتھوں میں اپنی من پسند چوریاں پہنے اپنے لمبے کالے بال کھلے چھوڑے اپنے سرخ و سفید گول مٹول چہرے پر چشمہ لگائے چھوٹے سے لبوں پر ہلکی سی ریڈ لپسٹک لگائے الینا بے حد خوبصورت لگ رہی تھی وہ کوئی چھوٹی سی بچی ہی لگ رہی تھی۔۔

لو جی میں ہو گئی تیار علینا علی کو دیکھتے ہوئے کہنے لگی۔۔۔

اوئے ہوئے علینا اج تو آپ بہت پیاری لگ رہی ہیں ضرور کوئی اج تو اپ پر فدا ہو ہی جائے گا۔۔

ہاہا علینا بھی اس کی بات سنتے ہنسی تھی اور چھم سے جیک کا چہرہ علینا کی انکھوں کے سامنے ایا کوئی فدا نہیں ہوتا مجھ پر چلو جلدی کرو لیٹ ہو جائیں گے۔۔

علینا اور علی کو باہر جانے کی اجازت تھی مینشن سے لیکن گارڈز کے ساتھ اور یہ حدید کا حکم تھا جو کوئی بھی نہیں ٹال سکتا تھا۔۔۔

ایما کیا ہوا ہے کیوں پریشان بیٹھی ہو روحا ایما کے پاس اتی بولی جو کسی گہری سوچ میں تھی۔۔۔ کچھ نہیں روحا بس ایسے ہی۔۔۔

ایسے ہی کیا ایما جیک بھیا کی وجہ سے پریشان ہو نا تم جیک کا نام سنتے ایما کی انکھوں میں انسو ائے تھے روحا وہ کتنا اچھا ہے اس نے ہمیشہ میری باتوں کو اگنور کیا ہے ہمیشہ مجھے عزت دی ہے لیکن میں نے کیا کیا میں نے اس دن اس کی محبت کو اس کے منہ پر طماچہ مار کر سب کے سامنے اس کی محبت کی دھجیاں اڑا دی اس

کی بے عزتی کر دی روحا مجھے پہلے عقل کیوں نہیں میں نے ایسا کیوں کیا کیوں کیا تو ایما کی انکھوں سے متواتر انسو بہنے لگے تھے۔۔۔

ایما تم پریشان مت ہو سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔

میں سکون میں نہیں ہوں روحا میں سکون میں نہیں ہوں جب تم نے سکون ہوتی تو تم کیا کرتی ہو روحا مجھے بتاؤ ایما نے انسو بھری انکھوں سے روحا کو دیکھتے پوچھا۔۔

میں میں تو نماز پڑھتی ہوں ایما اور بے شک ہمارا رب کے ذکر میں ہی دلوں کا سکون ہے۔۔۔

نماز ایما نے سر جھکاتے کہا لیکن میں کیا کروں میں تو مسلمان بھی نہیں ہوں میں تو نماز بھی نہیں پڑھ سکتی۔۔۔

تو اپنے گوڈ کے پاس جاؤ ان سے سکون مانگو اگر ملتا ہے تو۔۔۔

مجھے نہیں ملتا ہے سکوں روحا اور نا جانے کب سے میں گوڈ کے پاس بھی نہیں گئی اب میں کس منہ سے جاؤ ویسے بھی وہاں چلی تو جاؤ لیکن سکون نہیں ہے روحا۔۔۔

روحا کو کچھ سمجھ نہیں ائی کہ وہ کیا کہے بس وہ چپ کر کے ایما کو دیکھنے لگی جو واقعی ہی بے حد پریشان لگ رہی تھی روحا نے اسے بھی اسلام کی طرف لانے کے بارے میں سوچا تھا کہ ایما کو بھی سکون ملے لیکن وہ ایسا کیا کرے سمجھ میں نہیں ارہا تھا سب کی اپنی اپنی زندگی ہوتی ہے لیکن وہ ایما کی زندگی میں ابھی دخل اندازی نہیں دینا چاہتی تھی نہ ہی اس کے شاہ جی نے یہ اجازت دی تھی۔۔

چلیں علینا اپنی انکھوں پر پٹی باندھے اور میں بھاگتا ہوں اور مجھے پکڑیں۔۔۔

اف فلی یہ کھیل نہیں کھیلنا مجھ سے نہیں یہ کھیل کھیلا جاتا۔۔۔۔

لیکن مجھے یہیں کھیلنا ہے ناپلیز پلیز پلیز بہت مزہ ائے گا علی نے ضد کرتے ہوئے معصومیت سے کہا تو علینا کو بات ماننی ہی پڑی تھی علی نے علینا کی انکھوں پر پٹی باندھی اور اسے گھمایا مجھے پکڑ لو مجھے پکڑ لو۔۔۔

پانچ سے چھ گاڑیاں اٹلی کے سڑک پر تیز رفتار سے چل رہی تھی کہ اچانک سے بیچ والی گاڑی رکی تھی اور اس کے رکتے ہی اگے اور پیچھے کی گاڑیاں بھی رکی تھیں۔۔

What happened Jones۔۔

بلیک مرسیڈیز کے اندر بیٹھے انسان کی سرد اواز گاڑی میں گونجی تھی اور اس کی اواز سنتے ڈرائیور کے پسینے چھوٹے تھے۔۔

بوس میں چیک کرتا ہوں جونز جلدی سے گاڑی سے نکلا اور چیک کرنے لگا بوس گاڑی میں کچھ مسئلہ ہو گیا ہے بس 10 منٹ لگیں گے اپ تھوڑا انتظار کریں جون سے ڈرتے ڈرتے اٹکتے ہوئے کہا تو اندر بیٹھے انسان کے سبز انکھوں میں سرد پن اترا تھا۔۔۔

تمیں پتہ ہے جون مجھے انتظار سے شدید نفرت ہے لیکن پھر بھی تمہاری قسمت اچھی ہے کہ اج میرا موڈ اچھا ہے اس نے تم میرے ہاتھوں سے زندہ بچ گیا لیکن اب اگر میرا موڈ خراب ہوتا تو تمہیں ابھی بھی زمین میں زندہ گاڑ دیتا اس انسان کا لہجہ اتنا سرد تھا جیسے ہر طرف جما دینے والا لہجہ۔۔

وہ انسان باہر نکلا تھا کالے مہنگے ترین بوٹوں میں مقید پیر اس نے گاڑی سے باہر نکالے تھے اور گاڑی سے باہر نکل کر وہ کھڑا ہوا تھا تھری پیس بلیک کلر کے سوٹ میں ملبوس میں ہاتھوں میں برینڈڈ گھڑی پہنے سرخ و سفید رنگت ہلکی سی بئرڈ اور کالے سلکی بال وہ کوئی ریاست کا شہزادہ ہی لگ رہا تھا یا دیوتائی حسن کہنا کم نہ ہوگا کہ وہاں سے گزرتے لوگوں نے اتنا حسن دیکھ کر منہ میں انگلیاں دبائی تھی لیکن اسے کوئی

فرق نہیں پڑتا تھا اسے عادت تھی جہاں جاتا تھا ہر کوئی اسے ایسے ہی دیکھتا تھا لیکن یہ صرف اس کے اس پاس لوگ ہی جانتے تھے یہ خوبصورت انسان کس قدر بے رحم ہے کے ایک سیکنڈ میں اگلے بندے کی سانس چھین لے اور اسے کوئی فرق نا پڑے اس کا نام تھا سقر سلطان۔۔۔

اور سقر کا مطلب ہی تھا باز۔۔۔ شاہین۔۔ ایک ہی وار میں اپنا شکار کرنا سقر سلطان ریشین مافیا کا بے تاج بادشاہ ایسی آگ جو انے والی تھی اٹلی کے بادشاہ عرشماں شاہ عرف کوبرا کے سامنے۔۔

سقر اپنی مغرور چال چلتا سامنے پارک میں گیا تھا اس نے سوچا جب تک گاڑی ٹھیک ہوتی ہے وہ سامنے پارک میں جا کر بیٹھ جاتا ہے۔۔۔

علی کہاں ہو میں تمہیں پکڑ لوں گی علی میں تمہیں پکڑ لوں گی سقر جو ایک سائیڈ پہ موبائل پکڑ کر اس میں بزی تھا اپنے پیچھے چوڑیوں کے کھنک کی اواز سنتا پیچھے مڑا تھا اور اسی لمحے علینا نے سقر کو اپنے بازوں میں بھرا تھا۔۔۔۔

پکڑ لیا ہے میں نے علی کو پکڑ لیا لیکن علی تم اتنے بڑے کیسے ہو گئے علینا نے انکھوں سے پٹی اتارتے سامنے انسان کو دیکھا جس کی سبز انکھوں میں انتہا کا سرد پن تھا کہ علینا کو لگا وہ وہاں ہی جم جائے گی وہ اپنے قدم اٹھا ہی نہیں پائے گی اور سقر تو ایک پل میں ایک پل جس کا دل پتھر کا تھا کبھی دھڑکا ہی نہیں تھا وہ بھی ایک پل کو اس معصوم سی صورت میں کھو سا گیا تھا۔۔۔۔

س۔۔۔ سسس۔۔ سوری۔۔ م۔۔ میں۔۔۔۔ وہ علینا نے ادھر ادھر جہاں علی کھڑا ہنس رہا تھا۔۔۔۔

تم علی رکو میں تمہیں ابی بتاتی ہو علینا بغیر سقر کو دیکھے بھاگی تھی علینا نے اس شخص کو دوبارہ نا دیکھنا ہی بہتر سمجھا تھا علینا بھاگ رہی تھی اور اس کے کالے بال اس کی پشت پر لہرا رہے تھے۔۔

سفر نے ایک لمحے کو اپنا سر جھٹکا لیکن پھر وہیں اس کا دھیان علینا کی طرف گیا جہاں اب وہ علی کے گال پر کس کر رہی تھی سفر کے انابی لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ ائی تھی جو نہ جانے کتنے سالوں بعد ائی تھی لیکن پھر جلدی سے چھپا گیا ابھی بھی وہ علینا کو ہی دیکھنے میں مصروف تھا کہ پیچھے سے جون کی اواز ہے۔۔۔

سر گاڑی ٹھیک ہو گئی ہے جون نے سر جھکاتے کہا تو سفر نے ہنکار بھرا اور چلتا ہوا گاڑی میں جا بیٹھا اور پھر سے علینا کی طرف دیکھا جو اب ایک تتلی کے پیچھے بھاگتے ہوئے ہنستی کھلکھلاتی اسے پکڑنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

صنم۔۔۔فقط ایک لفظ سفر کے منہ سے نکلا تھا اور وہ چلا گیا۔۔۔

ایشم تو اس کمرے میں قید ہو کر رہ گئی تھی اس کا دل ہی نہیں کرتا تھا باہر جانے کو وہ بے بسی سے اس خوبصورت پنجرے کے باہر دیکھ رہی تھی۔۔۔ایشو۔۔۔اتنے میں ایشم کو اپنے پیچھے اواز سنائی دی اپنے پیچھے انے والی اواز پر پلٹ کر روحا کو دیکھا۔۔۔

تم۔۔ایشم نے اداسی سے کہا تو روحا کو یہ خوبصورت لڑکی اداس اچھی نہیں لگی تھی۔۔۔

ہاں میں نے سوچا کیوں نہ ہم دونوں بیٹھ کر باتیں کرے تمہارا بھی کچھ دل بہل جائے گا اور میرا بھی روحا نے ایشم کا ہاتھ پکڑتے بیڈ پر بٹھایا اچھا بتاؤ پہلی دفعہ حدید نے تمہیں کہاں دیکھا اور تم واقعی میں بہت خوبصورت ہوں روحا نے ایشم کی تعریف کی تو ایشم بھی ہلکا سا مسکرائی ایشم کو بھی چھوٹی سی اپنی جٹھانی پسند انے لگی تھی۔۔

وہ لمحہ میں کبھی نہیں بھول سکتی جب اس سے ملاقات ہوئی تھی ایشم نے غصے سے کہا تو روحا نے ایشم کا ہاتھ پکڑا میں جانتی ہوں تمہارا نکاح زبردستی ہوا ہے لیکن حدید بہت اچھا ہے۔۔۔

تم کیسے ان لوگوں میں رہ رہی ہو روحا یہ لوگ تو قاتل ہیں۔۔

قاتل مطلب۔۔۔روحانے خیرانگی سے کہا نہیں نہیں ایشو قاتل نہیں ہو سکتے میرے شاہ جی تو مجھ سے بہت محبت کرتے ہے بہت اچھے ہے حدید بھی تم سے بہت محبت کرتا ہے۔۔۔

ہاں شاہ جی نے بتایا تھا کہ حدید ذرا غصے والا ہے لیکن تم پیار کروگی تو وہ بھی کچھ نہیں کہیں گے اور شایان میرب جیک ایما علینا سب ہی بہت اچھے ہیں مجھے امید ہے تم بھی جلدی ان میں گھل مل جاؤگی جیسے میں ان میں گل مل گئی ہوں تم کمرے سے باہر نکلا کرو جلدی سے سیٹ ہو جاؤگی۔۔۔

ایشم نے بس ہاں میں سر ہلایا لیکن وہ ایک ازاد لڑکی تھی وہ ایسے گھر میں قید نہیں رہنے والی تھی اسے بھاگنا تھا تو بس وہاں سے جانا ہی تھا اور وہ یہ بہت جلد کرنے والی تھی اور اپنے سکار پیو اپنے جلاد سکار پیوں کا غصہ سہنے والی تھی۔۔

◈◈◈

سقر جب سے گھر ایا تھا اس کے دل کے اندر ایک بے چینی تھی جو کسی طور کم نہیں ہو رہی تھی ایا تو سقر کسی اور مقصد کے لیے تھا لیکن ایک ہی نظر میں اس معصوم پری نے سقر کے دل کی دنیا ہلا دی تھی اٹلی میں سقر نے ایک گھر خریدا تھا ابھی وہ گھر اکر صوفے پر بیٹھا تھا اور اس کی پشت سے ٹیک لگا دی تھی۔۔۔

کیا ہوا سقر تم ٹھیک تو ہو نا ایسے کیوں بیٹھے ہو۔۔۔

ہم سقر نے انکھیں بند کر کے بس اتنا ہی جواب دیا۔۔

تم ٹھیک لگ تو نہیں رہے۔۔

زیادہ بکواس مت کرو ایلیکس اور یہ میٹنگ کب تک ہے پتہ کرواؤ میں جلد سے جلد یہاں سے جانا چاہتا ہوں۔۔۔

میں نے پتہ کروالیا ہے سقر اس میٹنگ میں ابھی تین دن باقی ہیں تین دن کا سن کر تو سقر کی انکھوں کے سامنے اپنی صنم کا چہرہ گھماتا تھا ہم میں اپنے کمرے میں جا رہا ہوں مجھے کوئی ڈسٹرب نہ کریں ایلکس چاہے اس کا سوتیلا بھائی تھا لیکن ایلکس سقر کے لیے اپنی جان بھی دے سکتا تھا سقر کا حکم ایلکس کے کئے پتھر کی لکیر تھا۔۔

اوکے تم ریسٹ کرو میں بھی تھوڑا گھوم پھر کر اتا ہوں میں بھی گھر میں بیٹھ بیٹھ کر نا بور ہو گیا ہوں سقر اس کی بات سنتے اپنے کمرے میں چلا گیا اور ایلیکس باہر چلا گیا۔۔

ارمانڈو اج پھر تیار ہوتے اپنی ریڈ روز سے ملنے جا رہا تھا رات کو مسلسل ابیہا کے کمرے میں پھول دے کر جاتا تھا اس ٹائم وہ ریڈ روز کا دیوانہ ہوتا تھا اور صبح ٹائم وہ بیا کا مان معصوم سا بن کر جا رہا تھا ابیہا کو تو اب ان پھولوں کی اتنی عادت ہو گئی تھی کہ جس دن کوئی اسے پھول نہ بھیجتا ابیہا کو ایک بے چینی ہی لگ جاتی تھی ابھی ارمانڈو تیار ہو کر باہر نکلتا ہے کہ اس کے سامنے روزائی تھی۔۔۔

تم کیسے اگئی ارمانڈو تو بیا کے بارے میں سوچ کر خوش ہو رہا تھا وہ اس ٹائم اس کی شکل نہیں دیکھنا چاہتا تھا۔۔

میں نے تو یہاں ہی انا تھا ارمانڈو چھوڑو بھی ضد میں تم سے بے انتہا محبت کرتی ہوں تمہیں کیوں میری محبت نظر نہیں اتی ارمانڈو پلیز نہ چاہتے ہوئے بھی روز کی انکھوں سے انسو نکلنے تھے وہ سچ میں ہی تو محبت کرتی تھی ارمانڈو سے لیکن ارمانڈو کو کبھی اس کی یہ محبت نظر نہیں ائی تھی اب تو بالکل بھی نہیں جب سے اس کی ریڈ روز واپس ائی تھی۔۔۔

دیکھو روز تم بہت اچھی لڑکی ہو خوبصورت بھی ہو کیوں میرے پیچھے خود کو برباد کر رہی ہو میں تم سے نہ کبھی محبت کرتا تھا نہ ہی کبھی کر سکوں گا کیونکہ مجھے کوئی اور پسند ہے اور ارمانڈو کے منہ سے کسی اور لڑکی کا نام سن کر تو روز کا دل ٹکڑوں میں تقسیم ہوا تھا اور ایک جلن ایک غصہ اس کے سینے میں وہ ابھرا تھا۔۔

کون ہے جس نے روز کی جگہ لینے کی کوشش کی ہے بتاؤ مجھے میں اسے جان سے مار دوں گی روز ہزیانی ہوتی ہوئی چیخی تھی۔۔۔

شٹ اپ شٹ اپ روزا اگر تم نے اس لڑکی کو جو میرے جینے کی وجہ ہے اسے کچھ کہا تو تمہاری بوٹیاں بوٹیاں کر کے میں اپنی امانی کو کھلا دوں گا تم نے میرا سائیکو مین والا روپ تو دیکھا ہی ہو گا نا میرا اسکار فیس والا روپ ارمانڈو کے چہرے پر پر اسرار سی مسکراہٹ ائی تھی جس سے روز کے دل کو کچھ ہوا تھا ایک پل کو اس کی ایسی حطرناک مسکراہٹ دیکھ کر روز کو خوف محسوس ہوا تھا پھر بھی زور نے ہمت کرتے بولی تم صرف میرے ہو ارمانڈو صرف میرے یہ کہتے ہوئے روز روتی ہوئی باہر چلی گئی اس کا واقعی میں دل ٹوٹا تھا۔۔

اور ارمانڈو بھی اپنا سر جھٹکتا اپنی ریڈ روز سے ملنے چلا گیا اج ارمانڈو نے اپنی ریڈ روز کو ایک اور سرپرائز دینا تھا جو کہ ایما کو بے حد پسند انے والا تھا۔۔

ابھی ایما اپنے کمرے کی کھڑکی کے پاس کھڑی جیک کے بارے میں ہی سوچ رہی تھی کے اسے جیک لان کی طرف جاتا دیکھائی دیا ایما جلدی سے اس کے پاس گئی تاکے وہ اس سے بات کر سکے۔۔

جیک ایما نے جیک کو پکارا تو جیک نے وہاں سے اٹھ کر جانا لیکن ایما نے جیک کا ہاتھ پکڑ لیا۔۔

جیک پلیز مجھ سے ایسے بات نا کرو مجھے تکلیف ہوتی ہے تم نے ہمیشہ مجھے اپنی محبت ہونے پر بچوں کی طرح ٹریٹ کرتے تھے میں مانتی ہو مجھ سے غلطی ہو گئی ہے لیکن مجھ سے تمہاری یہ بے رخی برداشت نہیں ہو رہی مجھے میرا وہی جیک واپس چاہیئے۔۔۔

ہاہاہاہاہا۔۔۔ تمہارا جیک۔۔۔ یار ایما کیوں مذاق کر رہی ہو میں تمہارا کب سے ہو گیا نا تم نے مجھے کبھی اپنا مانا تھا نا ہی میں تمہارا ہوا اور آیندہ میرا ہاتھ پکڑنے کی کوشش مت کرنا تمہارا میرا ایسا کوئی رشتہ نہیں ہے تم نے ہی کہا تھا کے آئندہ میں تمہارے رستے میں نا اوں تو اب تم کیوں میرے رستے میں ارہی ہو۔۔

اور پلیز ایما جو میرے دل میں تمہارے لئے محبت دی تھی وہ تم نے خود ختم کی ہے ایما اس میں میرا کوئی قصور نہیں ہے۔۔۔

جیک مم۔۔۔ مجھے لگتا ہے مم۔ میں تم سے محبت۔۔

سٹاپ ایما تم نے کیا محبت کو مزاق سمجھا ہے کیا کے پہلے تم کرس کے ساتھ اور اس نے دھوکہ دیا تو میرے ساتھ اب نہیں میں کوئی کھلونا نہیں ہوا ایما جب دل کرے تم توڑ دو اب جوڑنے ائی ہو۔۔

لیکن جیک۔۔۔

یہ لو جیک تمہاری چائے علینا وہاں آتی جیک کو چائے پکڑانے لگی۔۔

علینا جیک کو چائے نہیں کافی پسند ہے وہ بھی بلیک کافی ایما نے اپنی آنکھوں میں ائی نمی صاف کرتے علینا پر اترایا کے وہ جیک کو علینا سے زیادہ جانتی ہے۔۔۔

اوو سوری جیک مجھے نہیں پتا تھا میں نے سوچا میں پینے لگی ہو تو تمہارے لئے بھی لیکن اٹس اوکے اس سے پہلے کے علینا وہاں سے چائے لے کر جاتی جیک نے علینا کا ہاتھ پکڑا تھا۔۔

مجھے کافی پسند تھی کیونکہ وہ کسی اور کی پسند تھی لیکن کبھی کبھی پسند بدلنی پڑتی ہے جیک نے علینا نے ہاتھ سے چائے لیتے ایما کو دیکھتے چائے پی تھی ایما کو اپنے دل میں ٹیس اٹھتی ہوئی محسوس ہوئی تھی میں اور علینا کو دیکھ کر ایما کا پارہ ہائی ہو رہا تھا۔۔

جیک مجھے تم سے محبت ہے اور تم میرے ہو مجھے تم سے محبت ہے ایما کو آج یہ احساس ہو گیا تھا کے اسے جیک سے محبت ہے وہ ایک نظر جیک کو دیکھتی اندر چلی گی اس کے جاتے ہی جیک نے چائے کا کپ وہاں رکھ دیا اور ایما جو مڑ کر دیکھ رہی تھی جیک کو کپ وہاں رکھتے ایما کے ہونٹوں پر مسکراہٹ ائی تھی۔۔۔

اج ارمانڈو ابیہا کے پاس جانے لگا تو اس نے سوچا اج امانی کو بھی باہر لے جائے سو وہ امانی کو بھی باہر لے گیا اٹلی میں صرف ایک عرشمان کو اور آیک ارمانڈو کو ہی اجازت تھی کے ایسے جانور کھلے عام لے کر گھومنے کی کیونکہ یہ پالتو تھے اور اپنے مالک کے کہے بغیر کچھ نہیں کرتے تھے۔۔

ابیہا وہی پارک میں بیٹھی تھی وہ مان کو دیکھ کر خوش ہوئی لیکن اس کے ساتھ اتنی خوبصورت وائٹ کلر کی پینتھری کو دیکھ کر ایک دفعہ ڈر گی تھی مان یہ۔۔۔ یہ کسے لے آئے ہو ابیہا لیو کے ساتھ تو اٹیچ تھی لیکن یہ تو دیکھنے میں ہی حطرناک لگ رہی تھی ابیہا نے ڈر سے ارمانڈو کا بازو پکڑا تھا اور اپنے مالک کے ساتھ کسی اور کو دیکھ کر امانی کو غصہ ایا تھا وہ غرائی تھی جیسے اپنے مالک کے لئے وہ بے حد پوزیسو تھی اور اسے غراتا دیکھ ابیہا نے اپنا چہرہ ارمانڈو کے بازو میں چھپایا تھا۔۔۔

ششش۔۔ امانی یہ کیا طریقہ ہے ارمانڈو نے امانی کو ڈانٹا تو امانی نے اپنی گرین انکھون سے اپنے مالک کو دیکھا جیسے اسے یہ بات پسند نہیں آئی تھی کے اسے کسی وجہ سے دانٹ پڑی تھی لیکن وہ ارمانڈو کی وجہ سے چپ کر گئی تھی۔۔

بیا دیکھے کچھ نہیں کہتی یہ میری پالتو ہے ارمانڈو نے بیا کا چہرہ اپنے بازو سے نکالا تو بیا نے ڈرتے ہوئے امانی کو دیکھا۔۔

چلے بیا اس کے سر پر پیار کرے بیا بنچ پر جا کر بیٹھ گئیں چلو امانی تم بھی بیا کے پاس آؤ امانی ارمانڈو کی بات سنتی بیا کے پاس آئی اور اس کے پاس بیٹھ گی بیا نے بھی ڈرتے اس نے سر پر ہاتھ رکھا تو امانی مزید جھک گئی بیا نے ریلکس ہو کر اس کے سر پر ہاتھ پھیرنے لگی۔۔۔

ارمانڈو بھی امانی کے پاس بیٹھا اور امانی کو پیار کرنے لگا امانی یہ بیا ہے میری ریڈ روز تمہیں پتا ہے نا میں نے اکثر تم کو بتایا ہے ارمانڈو نے امانی کے کان میں کچھ کہا تو امانی نے بیا کو دیکھا تو اس کی جھولی میں سے رکھ دیا جیسے دیکھتی ابہیا نے خیرانگی سے ارمانڈو کو دیکھا جیسے کہ رہی ہو ایسے کیا ہوا ارمانڈو نے اشارہ کیا تو بیا نے پھر سے پیار کیا پھر امانی بیا سے الگ ہوئی اور ایک سائڈ پر جا کر بیٹھ گی اور ارمانڈو ابہیا سے باتیں کرنے میں بزی ہو گیا۔۔

چلیں نا شاہ جی مجھے ائس کریم کھانی ہے پلیز میرا بہت دل کر رہا ہے عرش جو کمرے میں بیٹھا تھا روحا اس کے پاس اتی میں ضدی انداز میں بولی تو عرش نے روحا کو دیکھا جو بلیک سوٹ میں بے حد خوبصورت لگ رہی تھی اس کا وائٹ کلر بلیک کلر کے ڈریس میں دمک رہا تھا عرش کو اپنی بے بی گرل پر بے حد پیار ایا۔۔۔

ہمممم۔۔۔تو میری بے بی گرل کو آئسکریم کھانی ہے لیکن میرا تو کچھ اور کھانے کو دل کر رہا ہے عرش نے روحا کے لبوں کی جانب دیکھا تو روحا نے عرش سے دور ہونا چاہا جو عرش نے ناکام بناتے اس کی کمر میں ہاتھ ڈالے اپنے اپنی تھائی پر بٹھا لیا تھا روحا کو ڈھیروں شرم آئی لیکن وہ اپنے اس رومینٹک شاہ جی کا کچھ کر بھی نہیں سکتی تھی۔۔۔

ششش۔۔۔شاہ جی آئسکر۔۔۔۔

اس سے پہلے وہ کچھ کہتی عرش نے روحا کے لبوں پر اپنے لب رکھے تھے اور روحا کے گردن میں ہاتھ ڈالے اس کا چہرہ اپنے قریب کیا تھا اور روحا بیچاری کچھ نہیں کر پائی تھی۔۔۔

عرش روحا کا سانس بند ہوتے دیکھ کر پیچھے ہوا تو روحا نے گہرے گہرے سانس لیتے اپنے شاہ جی کو دیکھا شاہ جی اپ دن میں کتنی دفعہ مجھے کس کرتے ہے کیوں روحا نے نروٹھے پن سے کہا تو عرش کو روحا کی بات سنتے ہنسی آئی تھی۔۔

ہاہاہاہاہا۔۔۔کیونکہ نے میری بے بی گرل میں ناول میں ریکارڈ بناناچاہتاہوکے عرشمان شاہ نے ناولوں میں ریکارڈ بناڈالا ہے کے اس نے اپنی بے بھی گرل کی سب سے زیادہ کسز لی ہے کیونکہ اس کی بے بی گرل کے شاہ جی کو اس نے سٹابری جیسے ہونٹ بہت پسند ہے۔۔۔

تمہارے ہونٹ سرخ سٹابری جیسے۔۔۔۔

اور میں سرخ سٹابری کو دیوانہ۔۔۔

اففففف شاہ جی اپ بھی ناچلے اب آپ میری بات مانے نا آئسکریم کھلانے کر کر جائے ورنہ پھر میں اپ کے پاس کبھی نہیں اوگی یہ کہ کر روحا اٹھ کر جانے لگی تو اس کی بات سنتے عرش کو غصہ ایا تھا۔۔

عرش نے روحا کے بالوں سے جکڑ کر دوبارہ سے اپنے قریب کیا۔۔۔

کیا کہا تم نے بے بی گرل کے تم میرے پاس نہیں اوگی واٹ دا ہیل تمہاری ہمت کیسے ہوئی یہ کہنے کی کے تم میرے پاس نہیں اوگی اور روحانے تو مزاق میں بات کی تھی لیکن وہ عرش کوری ایکشن دیکھ کر خوفزدہ نظروں سے عرش کو دیکھنے لگی اور عرش نے روحا کی انکھوں میں اپنے لئے خوف اور نمی دیکھ کر اس نے روحا کے بال چھوڑے۔۔۔

ائندہ یہ بات کبھی بھی اپنے منہ سے مت نکالنا روحا کے مجھ سے دور جاؤ گی تمہاری ایک ایک سانس میری ہے تم ہر میرا حق ہے ابھی تو پیار سے سمجھا رہا ہو جس دن مجھ سے دور گئی تو یقین کرو تمہارے شاہ جی کو عرشمان شاہ بنتے دیر نہیں لگے گی۔۔

شش۔۔۔شاہ جی مم م۔۔میں۔۔۔نے۔۔۔تو مزاق کیا تھا روحا رونے لگی تھی۔۔

چاہے مزاق میں ہی سہی میری جان دور نہیں جانا عرش نے روحا کی گردن میں اپنا چہرہ چھپا کر گھمبیر لہجے میں بولا تو روحا کی ہڈی میں سر سراہٹ ہوئی تھی۔۔۔

نن۔۔۔ نہیں جاؤ گی لیکن ابھی آئسکریم۔۔روحانے سنی جان چھڑوانے کے لیے پھر سے عرش کو آئسکریم یاد کروائی تو عرش کے ہونٹوں پر مسکراہٹ ائی تھی وہ سمجھ چکا تھا کے وہ اس سے جان چھڑوا رہی ہے۔۔۔۔

او کے تیار ہو جاؤ چلتے ہے۔۔۔روحا یہ سنتے جھٹ سے اٹھی اور بھاگتی ہوئی چینجگ روم میں چلی تھی تھوڑی دیر بعد دونوں جاے لگے تو لیو تو اپنے ممی ڈیڈی کو باہر جاتے دیکھ ان کے پیچھے پیچھے چلنے لگا۔۔

کیا بات ہے لیو تم کیوں ارہے ہو میرے پیچھے عرش نے لیو سے کہا تو لیو نے باہر دیکھا۔۔

تو تمہیں بھی جانا ہے کیا باہر لیکن میں تو تمہاری ممی کے ساتھ جس رہا ہو ممی سے پوچھ لو۔۔۔

یہ سنتے لیو نے پیار سے روحا کے پاوں چاٹے تو روحا کو ہنسی آئی ہاہاہا مسکے بازے ائے ہمارے بچے کو بھی پھر تینوں ہی باہر آئسکریم کھانے چلے گئے۔۔

پارک کی دوسری سائڈ پر آئسکریم پارلر تھا اور دوسری طرف ابھیہا ارمانڈو کے ساتھ بیٹھی تھی اپنے مالک کو ابیہا کے ساتھ بزی دیکھ کر امانی اکیلے ہی گھومنے کے لئے نکل گئی اور گھومتے گھومتے وہ آئسکریم پالر کے سامنے آئی تھی۔۔۔

دوسری طرف روحا اور عرش آئسکریم کھانے میں بزی تھے اور ان کے پاس بیٹھا لیو اپنے پاؤ چاٹ رہا تھا کے اچانک سے لیو کی نظر سنے اٹھی تھی اور وہی رک گئی تھی۔۔۔۔

اپنے سامنے اتنی خوبصورت پینتھری کو دیکھ کر دل وائٹ کلر سبز انکھوں والی سلکی بال لیو کی انکھوں میں دیئے کے ساتھ ساتھ دل بھی چمکنے لگے تھے۔۔۔۔

امانی کی نظر بھی لیو کی طرف اٹھی تھی امانی نے ایک نظر ہی دیکھا تھا۔۔۔

لیو کی نظریں مسلسل امانی پر تھی۔۔۔۔

تجھے دیکھا تو یہ جانا صنم۔۔۔

پیار ہوتا ہے دیوانہ صنم۔۔۔۔۔۔

لیو خیالوں میں ہی اپنے ساتھ امانی کو اپنے ساتھ رومانس کرتے دیکھ رہا تھا۔۔

ارے امانی کہاں گئی ایہانے امانی کو نا پاکر ارمانڈو سے کہا تو ارمانڈو بھی اسے ڈھونڈنے لگا۔۔۔

اب یہاں سے کہاں جائے ہم۔۔۔۔۔

تیرے ساتھ ہی مر جائے ہم۔۔۔

ابھی لیو امانی کو دیکھ ہی رہا تھا کے اس کے پاس ارمانڈو آ گیا۔۔۔۔

امانی تم یہاں کیا کر رہی ہو چلو او چلتے ہے ارمانڈوں نے امانی کی رسی پکڑی تو لیو کو ارمانڈو پر بے حد غصہ ایا۔۔۔۔

تجھے دیکھا تو یہ جانا بندر۔۔

پیار کا دشمن ایسا ہوتا ہے بندر۔۔

لیو ارمانڈو کو دیکھ کر غصے سے کہنے لگا تم آج سے میرے دشمن ہو میری پہلی نظر کی محبت کو دور لے گئے آیندہ ملو مجھے چیڑ پھاڑ دو گا امانی جا چکی تھی اور لیو اداس ہو گیا تھا تب تک روحا اور عرش بھی آئسکریم کھاتے فری ہو کر لیو کو لے کر تھوڑا اور گھوم پھر کر گھر چلے گیے۔۔۔۔۔

کیسی لگی لیو کی پہلی نظر کی ملاقات۔۔۔

◈◈◈

ارمانڈو بیا کو سرپرائز دینے کے لئے اسے ایک بڑے سے جنگل میں لے گیا۔۔۔

مان یہ کتنا بڑا جنگل ہے اور کتنا خوفناک بھی لگ رہا ہے یہاں ہم کیا کرنے آئے ہے دیکھو نا کتنا اندھیرا ہے یہاں مجھے کچھ اچھا نہیں لگ رہا ہے ابیہا نے اتنا بڑا اور خوفناک جنگل پہلی دفعہ دیکھا تھا۔۔

بیا آپ ڈرے نہیں اور اس جنگل میں رات نہیں ہوئی یہ جنگل ہی اندھیروں کا جنگل ہے اس جنگل کا نام ہی ڈارک جنگل ہے یہاں ہر ٹائم ایسے ہی اندھیرا رہتا ہے اور اپ کو پتا ہے یہاں تو لوگ ہنی مون منانے آتے ہے وہ دیکھے آپ کو جگہ جگہ چھوٹے چھوٹے گھر نظر آئے گے۔۔

ابہیا نے اس طرف دیکھا جہاں ارمانڈو دیکھا رہا تھا تو واقع میں وہاں چھوٹے چھوٹے گھر نظر ارہے تھے جن میں روشنیاں جل رہی تھی۔۔

وہ تو ٹھیک ہے ہنی مون منانے آتے ہے لیکن ہم یہاں کیا کرنے آئے ہے۔۔۔

تو جو آج میں نے آپ کو سرپرائز دینا ہے وہ یہاں ہی تو ہے اچھی پتا چل جاتا ہے اپ کو۔۔

ارمانڈو نے بیا کا ہاتھ پکڑا اور اس کے ہاتھ پکڑنے سے ابیہا کا دل زوروں سے دھڑکا اور بیا کے چہرے پر مسکراہٹ ائی تھی۔۔

ایک جگہ لا کر ارمانڈو نے ابہیا کا ہاتھ چھوڑا اور اس کی آنکھوں پر اپنے ہاتھ رکھ دئے۔۔۔

مان۔۔۔

ششش۔۔۔ بیا بس دو منٹ ایسے ہی آنکھیں بند رکھئے گا کھولنا نہیں۔۔

اوکے نہیں کھولو گی بیا نے زور سے اپنی انکھیں بند کر لی۔۔

ارمانڈو ابہیا کو دیکھتا ہوا آگے گیا اور اپنا کام کیا اور ابیہا کے پاس اکر کھڑا ہو گیا اب کھولے اپنی انکھیں ابہیا نے ارمانڈو کی بات سنتے اپنی آنکھیں کھولی اور سامنے کا منظر دیکھتے ابیہا کے آنکھیں پھٹی تھی اس سے منہ کھولے ارمانڈو کو دیکھا پھر سامنے ابہیا کا دل کیا وہ یہ منظر دیکھتی رہی اس کا بچپن کا شوق تھا ایک ساتھ

اندھیرے میں اتنے سارے ایک ساتھ جگنو دیکھنا اور اس اندھیرے جنگل میں اتنے جگنو اڑنے سے ہر طرف روشنی کو گئ تھی۔۔

ماااااااا ننننننن۔۔۔ جججج۔۔ جگنو اتنے سارے بیا چیختی ارمانڈو کو پکارتے اب جگنو کو پیچھے بھاگنے لگی تھی اور بیا کے بھاگنے سے اس جنگل میں مزید چھپے جگنو ارنے لگے تھے ارمانڈو نے مسکراتے اپنا موبائل نکالا اور کئ ہی تصویریں اپنی ریڈ روز کی بنا ڈالی تھی ابھیا کو تو جگنو کو علاوہ کوئی ہوش نہیں تھا۔۔۔۔

مسکراتا یہ چہرہ دیتا ہے جو پہرہ۔۔۔۔

جانے کیا چھوپاتا ہے یہ دل کا سمندر۔۔۔۔

اوروں کو تو ہر دم سایہ یہ دیتا ہے۔۔۔

وہ دھوپ میں کھڑا ہے خود مگر۔۔۔۔

چوٹ لگی ہے اسے پھر کیوں محسوس مجھے ہو رہا۔۔۔

ارمانڈو ابھی بھی ابھیا اور امانی کو دیکھ رہا تھا جو اب دونوں ہی جگنو کے پیچھے خوشی خوشی بھاگ رہی تھی۔۔۔

دل تو بتا دے کیا ہے ارادہ تیرا۔۔۔

میں پرندہ بے صبر تھا آرا جو در بدر۔۔۔

کوئی مجھ کو یوں ملا ہے جیسے بنجارے کو گھر۔۔

نئے موسم کی سہریاں سر دمیں دو پہر۔۔۔

کوئی مجھ کو یوں ملا ہے جیسے بنجارے کو گھر۔۔۔

جیسے بنجارے کو گھر۔۔۔

جیسے بنجارے کو گھر۔۔۔

ایلکس بور ہو رہا تھا تو ایسے ہی گاڑی لے کر باہر نکل گیا روز جو ارمانڈو کی بے رخی اور محبت کی تذلیل کے بعد جو کلب چلی گئی تھی رات کا وقت تھا اور روز وہاں جا کر جی بھر کر شراب پی کر اب گاڑی چلا رہی تھی روز فل نشے تھی اس سے تو سہی سے گاڑی بھی ٹھیک سے نہیں چل رہی تھی روز کو سامنے آتی گاڑی دیکھائی نہیں دی اور ایلکس کی گاڑی جوا رہی تھی اس سے زبردست قسم کی ٹکرائی تھی اور ایلکس کا سر ہنڈل پر لگا تھا جس سے اس کے ماتھے پر ہلکی سی چوٹ آئی تھی ایلکس کو بے حد غصہ ایا وہ باہر نکلا لیکن دوسری گاڑی سے کسی کو نا نکلتے دیکھ ایلکس کا غصہ اسمان کو چھوا تھا وہ چلتا ہوا گاڑی کی طرف گیا۔۔۔

لیکن اندر کسی لڑکی کو فل نشے میں دیکھ کر ایلکس کی آنکھیں سکڑی تھی او ہیلو میڈم اگر گاڑی چلانا آتی اور نشہ کر کے گاڑی چلانا تھی تو کسی درخت کے ساتھ جا کر مارنی تھی میری گاڑی کیوں تباہ کر دی روز نے غصے سے ایلکس کو دیکھا کے یہ کون ہے جو اسے نہیں جانتا اور اسے باتیں سنا رہا تھا۔۔۔

روز گاڑی سے نکلی لڑکھڑاتی ہوئی کھڑی ہوئی لیکن روز کا پاؤں لڑکھڑا گیا تھا اور وہ ایلکس کے اوپر گری تھی ایلکس کو ایسی لڑکیوں سے چڑ تھی چاہے وہ خود کرسچن تھا لیکن وہ ان کاموں کو پسند نہیں کرتا تھا وہ سقر کو بھی روکتا تھا لیکن ایلکس سقر سے زیادہ بحث نہیں کرتا تھا لیکن اسے اب اس لڑکی پر سخت غصہ ارہا تھا کے رات کا وقت ہے اوپر سے شراب پی کر گاڑی چلا رہی ہے۔۔۔

ایلکس نے روز کو سیدھا کھڑا کیا اس سے پہلے کے وہ بولتا روز نے اپنے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر اسے چپ رہنے کو کہا۔۔

کتنا بولتے ہو تم لڑکے اور تم ہوتے کون ہو میری بے عزتی کرنے والے ہاں تم جانتے نہیں ہو میں کون ہو میں روز البرٹ ہو تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھ سے بتمیزی سے بات کرنے روز نے لڑکھڑاتے ایلکس کو دھکا دیا تو ایلکس کو بھی غصہ ایا۔۔۔

تم جیسی بتمیز لڑکی میں نے آج تک نہیں دیکھی ایک تو شراب پی کر آندھی ہو کر گاڑی چلا رہی ہو اوپر سے مجھے ہی بول رہی ہو پہلے اپنے آپ کو سنبھالو پھر مجھے کہنا ابھی تو تم ہوش میں نہیں ہو ورنہ تمہیں بتاتا کے مجھ سے بتمیزی کرنے کا کیا انجام ہوتا ہے اور تم کون ہو کون نہیں مجھے اس سے فرق نہیں پڑتا۔۔

یو گیٹ لاسٹ بلڈی روز کو غصہ ایا تھا روز کا اب سر گھومنے لگا تھا روز ایلکس کو دیکھتی گاڑی میں بیٹھی اور اپنا سر ہینڈل پر رکھ دیا ایلکس کی آنکھیں سرخ ہو گئی تھی وہ اسے ایسے ہی چھوڑے گاڑی میں بیٹھا اور چلا گیا بتمیز لڑکی ائندہ میرے سامنے آئی تو منہ توڑ دوں گا ایلکس غصے سے سوچتا جا رہا تھا ایلکس کی نظر سامنے جیپ پر پڑی جہاں کچھ لڑکے نشے شراب کی بوتلیں ہاتھ میں پکڑے جا رہے تھے ایلکس کو ایک دم سے روز کا خیال آیا۔۔۔

بھاڑ میں جائے وہ ایلکس اپنا سر جھٹکتے چلا گیا۔۔

ارے وہ دیکھو لڑکی ہے کار ایک لڑکے کی نظر گاڑی میں بیٹھی روز پر پڑی۔۔

ہاں دیکھو کتنی ہاٹ لڑکی ہے وہ چار لڑکے گاڑی سے نکل کر روز کی طرف گئے روز نے لڑکوں کو دیکھا تو اسے تھوڑا ہوش آیا کے وہ رات کا وقت ہے اور وہ اکیلی ہے۔۔

اس سے پہلے کے روز گاڑی سٹارٹ کرتی ایک لڑکے نے روز کو گاڑی سے نکالا۔۔۔

اے چھوڑوں مجھے روز نے اپنا بازو چھڑواتے کہا۔۔۔

اتنی ہاٹ لڑکی کو کیسے چھوڑ دے ہم آج رات تو مزے ہے ہمارے وہ لڑکے خباثت سے ہنسنے لگے۔۔۔

تیری تو روز نے لڑکھڑاتے مارنا چاہا تو ایک لڑکے نے ایک تھپڑ روز کو مارا۔۔۔

راز نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھے خیرت سے دیکھا تت۔۔ تم لوگ۔ مم۔ مجھے جانتے نہیں مم۔۔۔۔ میں۔۔۔۔ کون ہو میرا باپ کون ہے۔۔۔۔۔

روز نے دھمکی دینی چاہی چل ہم تو تیرے باپ کو نہیں جانتے لیکن تجھے ہم بتاتے کے ہم کون ہے اس سے پہلے کے وہ لڑکے روز کو کچھ کرتے اس لڑکے کا ہاتھ ایلکس نے پکڑا تھا۔۔۔

روز سے ایلکس کو دیکھا۔۔۔۔ تت۔۔۔۔ تم اگئے دیکھو نا یہ مجھ سے بتمیزی کر رہے ہے تم مار وا نہیں روز ایسے جیسے ایلکس کو جانتی تھی اپنی کی گی بتمیزی بھول گئیں تھی ایلکس کو روز پر بے حد افسوس ہوا۔۔۔

اے۔ے۔ے کو۔ ہو تم چھوڑو۔۔

تم لوگ آرام سے چلے جاؤ ورنہ جو حال میں تم لوگوں کا کروگا تم لوگ اپنے آپ کو پہچان نہیں پاؤ گے۔۔۔

چل تجھے بھی حصہ دے گئے لیکن پہلے ہم۔۔۔

ایلکس نے ایک زوردار مکہ اس لڑکے کے منہ پر مارا تھا وہ بھی شراب کے نشے میں تھے ایک مکہ پڑنے سے وہ گرا تھا دوسرے لڑکے تو اپنی ساتھی کی حالت دیکھتے اسے اٹھاتے بھاگے تھے۔۔

چلو مجھے گھر چھوڑ کر آؤ تم مجھے شریف لڑکے لگ رہے ہو روز نے حکم دیتے کہا تو ایلکس نے اپنے دانت کچکچاتے اسے دیکھا وہ لڑکی تھی اسے زیادہ کچھ کہ نہیں سکتا اور اب وہ اس لڑکی کو ایک انسانیت کے ناتے چھوڑ بھی نہیں سکتا تھا۔۔۔

ایلکس نے گاڑی کو لاک لگایا اور روز کو پکڑ کر اپنی گاڑی میں بٹھایا اور اس کو گھر کا پوچھا تو ایگل محل کا سن کر ایلکس کو دھچکا لگا تھا لیکن اگنور کر گیا۔۔

اس کے گھر کے سامنے گاڑی روک کر روز کو نیچے اترنے کا کہا تو روز نے اپنے بیگ سے پیسے نکال کر ایلکس کو دینے لگی۔۔۔

یہ تمہاری گاڑی کا جو نقصان ہوا اور مجھے گھر چھوڑا یہ اس کے پیسے۔۔۔

روز نے پیسے دینے سے ایلکس کا بے حد غصہ ایا تھا اس نے روز کے ہاتھوں سے پیسے لے کر اس کے منہ پر مارے۔۔

یہ پیسے تم اپنے پاس رکھو آئندہ میرے سامنے آئی تو جان سے مار دو گا ایلکس کا چہرہ غصے سے سرخ پر رہا تھا اس نے اسے سمجھا کیا تھا جو پیسے دے رہی تھی اور تمہارے پیسوں کی ضرورت نہیں ہے مجھے۔۔۔

یو بلڈی تم نے میرے منہ پر۔۔۔

شکر کرو پیسے مارے ہے منہ پر ایک تھپڑ نہیں مارا ورنہ میرا دل کر رہا تھا تھپر مارنے کا۔۔

تم بھی آیندہ میرے سامنے آئے تو منہ توڑ دو گی روز یہ کہتے اندر چلی گی اور ایلکس بھی گاڑی میں بیٹھ کر چلا گیا اس کا دماغ یہ لڑکی کافی خراب کر چکا تھا گھر جا کر بھی وہ سقر سے بات کیے بغیر کمرے میں چلا گیا۔۔۔

اگلے دن شایان نے میرب کو اکر بتایا کے اس کا ایڈمیشن ہو گیا ہے وہ اب یونیورسٹی جا سکتی ہے میرب تو یہ سنتے خوشی سے شایان کے گلے لگی تھی لیکن پھر اپنی پوزیشن دیکھ کر سرخ چہرے کے ساتھ پیچھے ہو گئی۔۔۔

فیری پیچھے کیوں ہو گئی مزید قریب اؤنا میرے میرب کا پیچھے جانا شیان کو ایک انکھ نا بھایا تھا میرب شایان کو دیکھنے لگی۔۔۔

فیری کیا تم میرے قریب نہیں انا چاہتی شایان میرب کو کھینچ کر اپنے قریب کیا تو میرب بکھلا گئی شیان نے میرب کے لب سہلاتے اس کے ہونٹوں کو دیکھ رہا تھا اسی میں میرب کا چہرہ لال ہوا تھا۔۔۔

شش۔۔۔شان مجھے نہیں پتہ بس جب تم پاس اتے ہو تو اچھا لگتا ہے لیکن مجھے تم سے ڈر بھی بہت لگتا ہے میں کیا کروں۔۔

اوکے تمہیں برا لگتا ہے تو میں ائندہ تمہارے قریب نہیں اؤں گا شایان نے میرب کو چھوڑا تو میرب نے جلدی سے شیان کا ہاتھ پکڑ لیا پلیز شان مجھے اپنے سے دور مت کرو مجھے سمجھ نہیں اتا میں تم سے پیار بھی کرتی ہوں تم سے پیار بھی چاہیے لیکن پھر بھی میں کیا کروں میرب کو کچھ سمجھ نہیں ارہا تھا میرب کی انکھوں سے انسو نکلنے لگے تھے۔۔

میرب نے اج پہلی دفعہ پیار کا اظہار کیا تھا لیکن جیسے شایان چاہتا تھا ویسے نہیں کیا تھا پھر بھی شیان نے میرب کو اپنے سینے سے لگایا شایان کو اس ٹائم اپنی فیری پر ڈھیروں پیار ارہا تھا تو کیا چاہتی ہو تم فیری شیان نے میرب کے بالوں پر اپنے لب رکھے تو میرب کی انکھوں سے مزید انسو بہنے لگے تھے۔۔۔

شان تم مجھ سے اتنا پیار کیوں کرتے ہو میرب نے سوسو کرتے پوچھا تو شایان کے لب مسکرائے تھے۔۔۔

تم ابھی تک نہیں جان پائی کہ میں تم سے کتنا پیار کرتا ہوں اور کیوں۔۔۔

تم نے کبھی بتایا ہی نہیں شان۔۔۔

ایسے بتانے میں مزہ نہیں اتا فیری عمل کر کے بتاؤں اگر تم اجازت دو تو شایان نے بہکے انداز میں کہا تو میرب کی ہوائیاں اڑی تھیں۔۔

U r my princes۔۔

U r my breath----

U r my love----My life---- My everything ---

تم میری اتی جاتی سانسوں کی وجہ ہو میرب شایان شدت سے بولتے اس نے اس کے بالوں میں ہاتھ ڈالتے اس کا چہرہ اوپر کیا اور ہونٹوں پر ہونٹ رکھ دیا میرب نے شایان کی شرٹ کو مٹھی میں جکڑا اور اس کی شدت برداشت کرنے لگی جب میرب کو سانس لینے میں مشکل ہوئی تو میرب نے شایان کے کندھے پر مکے مارے لیکن وہ دور ہونے کے بجائے مزید شدت دکھا رہا تھا---

کچھ ٹائم بعد شایان پیچھے ہوا تو میرب اپنی غیر ہوتی حالت سدھارنے کے لیے سانس بحال کر رہے تھے اب پتہ چلا کہ کتنی محبت کرتا ہوں باقی جب تم مجھے اچھے سے مناؤں گی نا تب تمہیں عمل کر کے بتاؤں گا کہ کتنی محبت کرتا ہوں اور ائندہ اگر کبھی کہا کہ محبت کر کے دکھاو تو مجھ سے کنٹرول نہیں ہوتا پھر تم سے برداشت بھی نہیں ہو گی میری محبت جب کہ شیان کی بات سنتے میرب جلدی سے بیڈ کی طرف بھاگی تھی کے کہیں شایان اسے پھر سے نہ پکڑ لے اور اپنی محبت نہ دکھانے لگ جائے اس کی بھاگنے کی سپیڈ کو دیکھ کر کمرے میں شایان کا قہقہ گونجا تھا---

کہاں جا رہے ہو سقر ایلکس نے سقر سے پوچھا تو سقر نے انکھیں چھوٹی کر کے ایلکس کو دیکھا---

تم کب سے مجھ سے پوچھنے لگے ہو اور مجھے روکنے لگے ہو کہ میں کہاں جا رہا ہوں کہاں نہیں---

ارے بھئی ایسے ہی پوچھا جاؤ لیکن اپنی ان خطرناک انکھوں سے مجھے مت گھوروں---

یہی اچھا ہے کہ تم مجھے نہ روکو----

کتنے کھڑوس ہو تم اور میری یہی وش ہے کہ تمہاری لائف میں ایسی لڑکی ائے جو تمہیں نا سدھار سکے تمہارے اندر کے درندے کو سلا کر ایک اچھا انسان جو تمہارے اندر ہے نا وہ باہر نکال سکے---

تم جاتے ہو یا میرے ہاتھوں تمہارا قتل ہو گا تبھی تم یہاں سے جاؤ گے اور اس دنیا میں کوئی ایسی لڑکی نہیں بنی جو میرے اندر کے درندے کو ختم کر سکے کوئی بھی نہیں یہ کہتے سفر چلا گیا اور ایلکس بھی کندھے اچکاتے اپنے کمرے میں چلا گیا۔۔

جیک مجھے شاپنگ کرنے جانا ہے کیا تم میرے ساتھ چلو گے علینا جیک کے کمرے میں اتی ہوئی بولی تو جیک نے علینا کو دیکھا وہ ویسے بھی فری ہی تھا بور ہو رہا تھا تو اس نے بھی ہاں کر دی۔۔۔

او کے چلو چلتے ہے پھر دونوں تیار ہوتے شاپنگ کرنے چلے گئے تم نے لینا کیا ہے علینا جیک جو علینا کو کبھی جیولری کبھی چوڑیاں کبھی ڈریس دیکھ رہی تھی علینا کو دیکھ کر بولا۔۔

جیک اتنے سارے ڈریس ہے مجھے سمجھ نہیں ارہا کون سے لو تم میری مدد کرو نا پلیز۔۔

ہمم تو ایک کام کرتے ہے تم سارے دریس مجھے پہن کر دیکھاؤ جس بھی تم پر اچھا لگا وہ لے لینا۔۔۔

یہ اچھا آئیڈیا ہے چلو میں ایک ایک دریس پہن کر تمیں دیکھاتی ہو۔۔۔

سفر بھی وہاں ایا تھا اور اپنے سامنے شیشے میں اپنی صنم کا عکس دیکھ کر اس نے پیچھے دیکھا جہاں علینا نے ریڈ کلر کا شارٹ فراک پہن کر جیک کو دیکھا رہی تھی۔۔۔

نہیں۔۔۔ جیک نے نفی میں سر ہلایا تو علینا واپس چلی گی سفر کو نا جانے کیوں غصہ ارہا تھا کے اس کے صنم کسی لڑکے کے ساتھ تھی لیکن ابھی وہ اپنی صنم کو دیکھ رہا تھا۔۔

اب علینا وائٹ کلر کا ڈریس پہن کر ائی تھی جو علینا پر بہت سوٹ کر رہا تھا جیک نے او کے کہا علینا خوش ہوتی اندر چلی گی اب علینا نے کم سے کم دس ڈریس بدل بدل کر ائی تھی اور سفر نے اپنی صنم کی ہر ڈریس میں پیکچر لی تھی علینا جو ڈریس پہن کر خوش ہوتے الگ الگ پوز مار رہی تھی جس سے جیک کو ہنسی آتی

تھی لیکن سفر کو اپنی اس چھوٹی سی صنم کی بچوں جیسی حرکتیں دیکھ کر پیار ارہا تھا جیک نے ان میں سے چار ڈریس سلیکٹ کئے اقر جیک کس ہاتھ پکڑے چلی گی۔۔۔

افففف صنم یو آر سو کیوٹ مائے وائٹ کینڈی لیکن اس کینڈی کو سبق سکھانا پڑے گا اس کی ہمت کیسے ہوئی کسی اور کا ہاتھ پکڑنے کی یہ سوچتے سفر بھی چلا گیا۔۔

◈◈◈

میرب یونیورسٹی جانے کے لیے تیار ہو رہی تھی میرب نے وائٹ کلر کا شارٹ فراک اور نیچے بلیک پینٹ پہنی تھی گلے میں دوپٹہ ڈالے اپنے بال کھولے چھوڑے اپنی ہیزل انکھوں میں ہلکا سا کاجل ڈالے ہونٹوں پر ہلکا سا لپ گلوز لگائے وہ واقع میں ہی شایان کی فیری لگ رہی تھی۔۔

تم تیار ہو گئی فیری شایان بھی فریش ہوتا باہر نکلا تو میرب کو دیکھ کر کہنے لگا۔۔

جی ہو گئی میرب نے شایان کا دیکھتے کہا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

کیا ہوا ایسے کیوں دیکھ رہے ہے آپ کیا میں اچھی نہیں لگ رہی ہو اور تو تیار نہیں ہو گئی میرب اپنے آپ کو دیکھتے بولی۔۔۔۔

پیاری تو اتنی لگ رہی ہو کے دل کر رہا ہے نا اج تم جاؤ نا میں جاؤ ہم پیار کرے اس نے بات سنتے میرب ہڑ بڑائی تھی۔۔۔

نن۔۔ نہیں شان ابھی آپ بھی لیٹ ہو رہے ہے اور میرا ابھی پہلا دن ہے جانا ہے مجھے۔۔۔

شایان میرب کے پاس گیا اس کا چہرہ پکڑ کر اس کے ماتھے پر بوسہ دیا تو میرب نے بھی سکون سے نکھیں موندلی میری جان اس دفعہ دھیان سے رہنا وہاں میں اس دفعہ کوئی بھی کوتاہی غلطی معاف نہیں کرو گا

تم میری عزت ہو اب تمہیں ہی میری عزت کا خیال رکھنا ہے سمجھ گئی ناشایان نے میرب کی ہیزل انکھوں میں اپنی کالی آنکھوں سے دیکھتے کہا تو میرب نے ہاں میں سر ہلایا۔۔

گڈ گرل چلو اب یونیورسٹی سے سیدھا تم نے ہاسپٹل انا ہے میرے پاس باقی کا کام میں تمہیں سیکھا دو گا۔۔۔

او کے شان آپ چلیں نا دیر ہو رہی ہے میرب نے شایان کا ہاتھ پکڑا اور نیچھے لے گئی جہاں سے بیٹھے تھے لیکن ایشم ابھی بھی ان سب میں نہیں تھی۔۔

میرب سب سے پیار لیتی شایان کے ساتھ چلی گئی۔۔۔

تم باہر کیوں نہیں ائی ناشتہ کرنے مون لائٹ ایشم جو دکھی سی بیڈ پر بیٹھی تھی حدید کی پکارنے پر اس کی طرف دیکھا۔۔۔

مجھے یہاں نہیں رہنا تمیں ایک دفعہ بات سمجھ میں نہیں اتی قید مجھے پسند نہیں ہے نفرت ہے مجھے تم سے تم بہت برے ہو بہت برے ایشم تو اب ہچکیوں سمیت ہے رونے لگی تھی۔۔

ششش۔۔۔ میری جان مجھ سے نفرت کرنے کے بارے میں سوچنا بھی مت تم صرف مجھ سے محبت کر سکتی ہو صرف محبت یہ نفرت لفظ میرے لیے دوبارہ اپنی زبان پر مت لانا حدید نے اس کے بازو دبوچتا بولا تو ایشم کا دل تیزی سے دھڑکا تھا کیا کمی ہے میرے پیار میں ہاں بتاؤ کیا کمی ہے میرے پیار میں علی کا خیال رکھا جا رہا ہے علینا بے ہوش ہے تمہیں بھی خوش رکھنے کی کوشش کرتا ہوں پھر کیوں تم مجھ سے محبت نہیں کر سکتی ہو۔۔۔

مم۔۔۔ مجھے۔۔۔ خوف محسوس ہوتا ہے تم سے تم نے وہ قتل۔۔۔

ہاں میں جانتا ہوں قتل کیا تھا اور ہماری پوری فیملی ہی ایسی ہے مون لائٹ لیکن ہم بے گناہوں کو قتل نہیں کرتے اور یہ بات تمہیں سمجھنی ہو گی ورنہ اپنا طریقے سے سمجھاؤں گا تو یہ اچھی بات نہیں ہو گی نہ مجھے اچھا لگے گا اور نا یہ بات تمہیں پسند ائے گی اور ائندہ تمہیں کھانا کمرے میں نہیں دیا جائے گا اگر کھانا کھانا ہے تو باہر اکر سب کے ساتھ مل کر کھانا کھانا ہو گا ورنہ تم سارا دن بھوکی بھی رہ سکتے ہو سمجھی۔۔۔

ہہ۔۔ہاں ہیں ایشم اپنے انسو صاف کیے اور بغیر کچھ کہے باہر ہے چلی گئی کیونکہ اسے بہت بھوک لگ رہی تھی اس نے ناشتہ بھی نہیں کیا تھا اور اب تو اس کے بھوک سے پیٹ میں چوہے کود رہے تھے اس لیے وہ ناشتہ کرنا ہے باہر چلے گی۔۔

جیک اور علینا بھی واپس اگئے تھے رات کا وقت تھا سب لوگ باہر لان میں بیٹھے تھے اور میرب اور علینا تو لیو کے ساتھ کھیل رہی تھی لیو کبھی کسی کے پیچھے بھاگتا ہے تو کبھی میرب کے پیچھے بھاگتا سب بیٹھ کر ان کی شرارتیں دیکھ رہے تھے جیک بھی بیٹھا تھا اور ایما مسلسل جیک کو دیکھ رہی تھی وہ کتنی ہی دفعہ جیک سے معافی مانگ چکی تھی لیکن وہ تھا کہ مان ہی نہیں رہا تھا اب تو جیک کو علینا کی طرف جھکاؤ کرتے دیکھ ایما کے دل میں جیک کی محبت تو سر اٹھانے لگ گئی تھی اور وہ جیک کا مسلسل علینا کو دیکھنا ایما کے دل میں ایک جلن سے اٹھ رہی تھی۔۔۔

کھلتے کھیلتے اچانک سے لیو زمین پر بیٹھ گیا اور علینا اور میرب جلدی سے لیو کی طرف ائے کیا ہوا لیو علینا لیو کے سر پر پیار دینے لگی تمیں کہیں چوٹ لگی ہے کیا اور سب لوگ جانتے تھے لیو ڈرامے بازی کر رہا ہے روحا اور عرش اپنی ساری فیملی کو دیکھتے خوش تھے اور ایشم منہ بنائے بیٹھی تھی کیونکہ حدید اسے زبردستی باہر لے کر ایا تھا اور حدید اس سے باتیں کرنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن اس ایشم جواب ہی نہیں دے رہی تھی علی اور ماہم ایک دوسرے کے ساتھ کھیل رہے تھے۔۔۔

لیو نے میرب اور اعلینا کو دیکھا تو اٹھ کر ان کے بیچو بیچ سے گزرتا وہ ونر لائن پر بھاگ کر پہنچا تھا سب لوگ لیو کی شرارتوں سے ہنسے تھے دیکھیں نا عرش بھائی لیو کتنا تیز ہے مجھے لگا اسے چوٹ لگی ہے تو میں بس دیکھنی اگئی کہ کہیں جوٹ تو نہیں لگی مجھ سے کسی کی چوٹ برداشت نہیں ہوتی نا لیکن یہ تو ڈھو کے باز نکلا علینا منہ بناتے عرش کے پاس اکر بولی تو جیک اور سب کے چہرے پر مسکراہٹ ائی تھی۔۔

وہ تھی ہی اتنی کیوٹ سی معصوم سی پیاری سی کہ اس کی معصومت پر کسی کا بھی دل اجائے ویسے علینا جتنی تم معصوم ہو نا تمہارے لیے تو کوئی شہزادہ ہی انا چاہیے جو تمہیں پھولوں کی طرح رکھے تمہاری معصومیت کو وہ برقرار رکھے تم سے بے حد پیار کرے۔۔۔

ہاہاہاہا۔۔۔ عرش بھائی کوئی شہزادہ نہیں چاہیے مجھے مجھے تو وہ چاہیے جو میرا مجھ سے زیادہ خیال میرا رکھے مجھ سے پیار کر سکے میری تکلیف پر اسے بھی تکلیف ہو علینہ نے جیک کو دیکھ کر کہا تو ایما کو گھٹن محسوس ہونے لگی ایما کو کچھ کھٹکنے لگا تھا۔۔۔

عرش باہر جانے کے کیا ضرورت ہے اگر گھر میں لڑکا موجود ہے تو ایشم نے سب کی طرف دیکھ کر کہا تو عرش نے نا سمجھی نے ایشم کی طرف دیکھا۔۔

کیا مطلب تمہارا ایشم کے گھر میں لڑکا۔۔

ارے عرش میں تو جیک کی بات کر رہی ہوں کیوں جیک بھی تو ہے نا اس سے بہتر کوئی لڑکا نہیں ہو سکتا اگر وہ مسلمان ہو جائے تو ایشم کی بات سنتے ایما کا دل ایسے تھا جیسے کسی نے مٹھی میں جکڑ لیا ہو کہ جب کہ جیک نے بھی ایک نظر ایما کو دیکھا جس کی آنکھوں میں انسو تھے جیک نے پھر علینا کو دیکھا جو اسے کی طرف دیکھ کر مسکرا رہی تھی جیک کو ایما کے انسو دیکھ کر دل میں تکلیف ہوئی تھی۔۔۔

پہلی بات تو آج تم سب لوگوں کو بتانا چاہتا ہوں کہ جیک مسلمان ہے اور بچپن سے مسلمان ہیں اس کا ریل نیم جیک نہیں اکاش ملک ہے یہ سنتے سب کے حیرت کے مارے منہ کھلے تھے سب نے جیک کی طرف دیکھا جیک کی یہ سچائی بس میں ہی جانتا ہوں اور یہ سچائی جیک نے ہی چھپانے کے لئے کہا تھا۔۔

واؤ تو اس سے بہتر پھر کیا ہو سکتا ہے کے جیک بھی مسلمان ہے اور علینا بھی مجھے لگتا ہے پھر کسی کو کوئی مسئلہ نہیں ہو گا علینا نے ایشم کو اپنی پسند کے بارے میں بتا دیا تھا اسی لئے اب وہ علینا کے لئے سب کے سامنے بول رہی تھی جبکہ روحا نے ایما کو دیکھا روحا ایما کے دل کا حال سمجھ رہی تھی وہ بھی جانتی تھی کے ایما اب جیک کو پسند کرنے لگی ہے۔۔

نہیں ایما تم ایسے ہار نہیں مان سکتی تمہیں ابھی جیسے جیک نے سب کے سامنے پیار کا اظہار کیا تھا تمہیں بھی کرنا ہے کیا پتا جیک مان جائے ایما یہ سوچتی کرسی سے اٹھی اور جیک کے سامنے جا کر گھٹنوں کے بل بیٹھ گئی سب نے خیرت سے ایما کو دیکھا۔۔

جیک میں مانتی ہو تم نے ہمیشہ میرا ساتھ دیا ہے مجھے سنبھالا ہے لیکن میں نے تمہیں ہمیشہ ہرٹ کیا ہے تمہارے رنگ کا مزاق بنایا ہے میں مانتی ہو میں نے اس دن سب کے سامنے تمہیں تھپر مار کر تمہاری اور تمہارے پیار کی بے عزتی کی تھی لیکن آج انہی سب کے سامنے بیٹھ کر میں تم سے معافی مانگتی ہو اور پتا نہیں کب سے جیک مجھے خود پتا نہیں چلا کب میں تم سے پیار کرنے لگی ہو مجھ سے برداشت نہیں ہوتا ہے تمہارا نام کسی اور کے ساتھ۔۔

جیک میں تم سے بہت پیار کرتی ہو میں تمہارے لیے مسلمان بھی ہو جاؤ گی تم بس میرا ہاتھ تھام لو اور سب منہ کھولے ایما کی باتیں سن رہے تھے اور علینا کا دل دھڑک رہا تھا کیونکہ وہ بھی جانتی تھی جیک ایما کا پسند کرتا ہے اگر جیک نے ایما کا ہاتھ تھام لیا تو۔۔۔

جیک نے علینا کو دیکھا پھر ایما کو سب لوگوں کو سب جیک کے جواب کا انتظار تھا جیک اٹھا اور اٹھ کر علینا کے پاس چلا گیا جو ایما نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا تھا وہ خالی رہ گیا تھا ایما نے خیرت سے جیک کو دیکھا جو اس کی طرح سب کے سامنے اس کی محبت سے انکار کر گیا تھا۔۔

مجھے ایما سے نہیں علینا سے شادی کرنی ہے سب نے ایما کو دیکھا جس کی انکھوں سے انسو نکل رہے تھے علینا نے مسکراتے جیک کو دیکھا لیکن کسی نے بھی جیک کو کچھ نہیں کہا کیونکہ یہ جیک کی زندگی تھی اسے ہی فیصلہ لینا تھا ایما روتے ہوئے اندر چلی گئی۔۔۔

دیکھو الینا تمہیں تو تمہارا شہزادہ مل گیا ہے نا ایشم نے پیار سے علینا سے کہا تو علینا نے ہاں میں سر ہلاتے شرما کر سر جھکا دیا۔۔۔

ڈیول سر غلطی ہو گئی مجھ سے معاف کر دیں ایک ادمی گر گراتے ڈیول کے سامنے اپنی زندگی کی بھیک مانگ رہا تھا معافی مانگ رہا تھا تمہاری وجہ سے میرے ہاتھ سے نکل گیا ڈیول ہنٹر سے اسے مار رہا تھا اس ادمی کی چیخیں سقر ڈیول کے گھر میں گونج رہی تھی۔۔۔

سقر ریلیکس کیا ہو گیا ہے اتنا بڑا نقصان نہیں ہوا جو تم اس بیچارے کو مار رہے ہو ایلکس نے باہر سے اتا ہی سقر سے ہنٹر چھینا تھا ایلیکس نے ادمیوں کو اشارہ کیا اس ادمی کو لے کر جائے تا کے اس ڈیول کے ہاتھوں اس کی موت نہ ہو جائے۔۔۔

کیا ہو گیا ہے تمہیں اتنا اور ریکٹ کیوں کر رہے ہو سقر۔۔۔

اہہ۔۔۔ ایلکس میں اسے مار دوں گا مار دوں گا وہ میرے حواسوں پر چھا رہی ہے اسے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا۔۔۔

سفر کس کی بات کر رہے ہو ایلکس نے حیرت سے پوچھا سفر نے اپنے چہرے پر آیا پسینہ صاف کیا اور گہرے سانس لیتا صوفے پر بیٹھا اور اپنا سر صوفے کی پشت پر ٹکا دیا۔۔

بتاؤ تو سہی سفر کون ہے وہ کون تمہارے حواسوں پر چھا رہی ہے۔۔

کوئی نہیں تم جاؤ یہاں سے ایلیکس دماغ نہ خراب کرو میرا۔۔

دماغ تو تمہارا خراب ہو گیا ہے کل میٹنگ ہے اس میٹنگ کے فورا بعد یہاں سے چلتے ہیں اس سے پہلے تمہارا دماغ مزید حراب ہو جائے۔۔۔

تم دفع ہوتے ہو یا نہیں ایلکس یا تمہیں میں اپنے طریقے سے یہاں سے دفعع کروں۔۔

تم ایک ڈیول ہو ڈیول پتا نہیں کس معصوم لڑکی پر نظر پڑ گئی ہے تمہاری گاڈ اسے تم سے دور ہی رکھے ورنہ تم اس کی زندگی عذاب کر دو گے۔۔۔

اس سے پہلے کہ ایلیکس کچھ اور بولتا سفر نے وہاں سے ہنٹر اٹھایا تھا اور ایلکس پر وار کرتا ایلکس وہاں سے بھاگا تھا سفر نے گہرا سانس خارج کرتے انکھیں بند کی اور اپنی صنم کو اپنی وائٹ کینڈی کو سوچا۔۔

یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا ہے صنم تمہیں میری نظروں میں نہیں انا چاہیے تھا تم سے سو گنا خوبصورت لڑکیاں میرے ارد گرد گھومتی ہے مجھے حاصل کرنا چاہتی ہے تم کون سی پری ہو جو میں تمہارے لیے مروں لیکن تمہارا وہ ہاتھ میرے دل پر انا اور میرے اس پتھر دل کا دھڑکنا۔۔۔ہ

ا۔۔اا۔۔۔ نہیں نہیں چھوڑوں گا تم نے اچھا نہیں کیا ہے مجھ جیسے ڈیول کے سامنے اکر تمہیں تو میں مار ہی دوں گا کہانی ہی ختم کر دوں گا تا کے تم میرے کمزوری نا بنو نہ تم میرے سامنے اؤں گی کیونکہ سفر سلطان کبھی اپنی کمزوری نہیں بناتا نہ ہی اپنے دشمنوں کو موقع دیتا ہے کہ وہ میری کمزوری پر ہاتھ ڈال کر مجھے ہرا سکیں تمیں تو میں ایسا سبق سکھاو گا وائٹ کینڈی تمیں میرے پاس انا ہو گا تمیں میں سزا دو گا تم

میری ہو۔۔دوسری طرف علینا اپنے شہزادے جیک کے بارے میں سوچ کر خوش ہو رہی تھی کہ اس کی زندگی میں شہزادہ انے والا ہوں اسے کیا پتہ تھا شہزادہ تو ائے گا لیکن اس کے لیے شہزادیوں جیسی زندگی نہیں ہو گی۔۔۔

اج کا دن سب کے لیے خاص ہونے والا تھا اج کا دن کس کس کا سامنا ہونا تھا کون کس کے سامنے ڈٹے گا کون بازی جیتے گا اور کون لے گا بدلہ کون ائے گا امنے سامنے۔۔۔

ارمانڈو تم کیوں اپنا کام ٹھیک نہیں کر رہے میں دیکھ رہا ہوں تمہارا دھیان اج کل کام میں بالکل نہیں ہے تمہیں ایک کام کہا تھا کہ دی گینگ کے کسی بھی فرد کی لاش مجھے چاہیے تاکہ میں اپنے بیٹے کی لاش کو بھول سکوں جب تک ڈی گینگ کے کسی فرد کی لاش میرے سامنے نہیں ائے گی مجھے سکون نہیں ائے گا روبرٹ غصے سے ارمانڈو سے بول رہا تھا۔۔۔

غصہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے اور اونچی اواز میں وہ کسی کی بھی برداشت نہیں کرتا اور رہی کام کی بات تو اج میٹنگ ہے اج میرا اور ڈی گینگ کے عرشان شاہ عرف کو برا کا امنا سامنا ہو گا اور مجھے پیٹھ پیچھے وار کرنا اچھا نہیں لگ رہا اس لیے میں اس کے سامنے جاؤں گا تو پتہ چلے گا ان پر وار کر کون رہا ہے کھیل اب امنے سامنے ہی شروع ہو گا تبھی تو مزا آئے گا۔۔

اور اج رات میٹنگ ہے اپ اور روز بھی تیار رہی ہے کیونکہ ہم سب ملکوں کے گینگ اور ان کی فیملی وہاں شامل ہو گی۔۔۔

ہم ٹھیک ہے چلو یہاں اتنا انتظار کیا ہے وہاں تھوڑا اور سہی روبرٹ یہ کہتے ہونٹوں سے سگار لگا گیا اور ارمانڈو اسی بات سے خوش تھا کہ اج پھر وہ اپنی ریڈ زور سے ملے گا۔۔۔

سفر تم تیار ہونا عرشان کا سامنا کرنے کے لیے آج رات میٹنگ ہے۔۔

اسی میٹنگ کے لیے تو میں ریشین سے آیا ہوتا کے عرشمان سلطان شاہ سے مل سکو کیا میر سلطان آئے گا میر کا نام لیتے سقر کے لہجے میں نفرت تھی بدگمانی تھی۔۔۔

نہیں وہ اپنی فیملی کے ساتھ ورلڈ ٹور پر ہے۔۔۔

ہم اوکے جب اسے اپنے بیٹے کی لاش ملے گی تو خود بھاگتا ہوا اۓ گا جاؤ تیاری کرو کوئی بھی کمی نہیں رہنی چاہیے۔۔

دوسری طرف حدید شایان عرش بھی میٹنگ کے بارے میں بات کر رہے تھے عرش ہم سب تو ریڈی ہے کیا تمہیں یقین ہے کے تمہیں میر انکل کی جگہ مل جائے گی۔۔۔

حدید میرے باپ کی جگہ میری ہی ہے اور میری ہی رہے گی کیسی میں اتنی ہمت نہیں کے وہ میرے سامنے کھڑا ہو سکے مقابلہ کرنا تو دور کی بات ہے کہ جگہ میری ہے اور سب کو بتا دیا ہے نارات کو تیار رہنا ہے عرش نے شایان کو کہا تو شایان نے ہاں میں سر ہلایا بتا دیا ہے سب تیار ہو جائے گی۔۔۔

سب سے پہلے ارمانڈو جس نے تھری پیس ڈریس پہنا تھا جس میں وہ بے حد خوبصورت لگ رہا تھا روز نے بھی ارمانڈو کو دیکھتے بلیک کلر کی مکسی پہن لی تھی۔۔۔

سقر نے بھی بلیک کلر کا تھری پیس سوٹ پہنا تھا اور بالوں کو اچھے سے سیٹ کئے اپنی گرین انکھوں میں آج ایک الگ ہی چمک لئے وہ کوئی شہزادہ ہی لگ رہا تھا ایلکس نے بھی وائٹ کلر کا تھری پیس ڈریس پہنا تھا۔۔۔

اب آتے ہے ہماری سلطان فیملی کی طرف۔۔۔

شاہ جی میں تیار ہو گئیں کب جانا ہے لیکن شاہ جی میں کبھی باہر نہیں نکلی تو ایسی پارٹیز کو تو میں نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا روحا کو عرش نے ریڈ کلر کو لونگ فراک لا کر دیا تھا جس میں وہ بے حد خوبصورت لگ رہی تھی کے عرش کی نظریں تو آپنی بے گرل پر ہی تک گئی تھی۔۔۔

ایسے کیا دیکھ رہے ہے شاہ جی روحا نے شرماتے کہا۔۔۔

میں دیکھ رہا ہو بے بی گرل مجھ سے اب اور برداشت نہیں ہوتی تم سے دوری جیک اور علینا کی شادی کے بعد میری ہونے کے لیے تیار رہنا میں کوئی بہانہ نہیں سنو گا۔۔

شاہ جی اپ بھی نا ابھی جس کام کے لیے جا رہے ہے وہاں چلے مجھے بھی پارٹی دیکھنی ہے کیسی ہوتی ہے روحا نے عرش کا بازو پکڑا اور باہر کے گئی۔۔

ایما نے بھی لڑکیوں جیسا تو ڈریس نہیں پہنا تھا ایما نے بلیک جینز اوپر بلیک شرٹ پہنے اوپر بلیک لیڈر کی جیکٹ پہنے آپنے بالوں کا کھولا چھوڑے وہ آج واقع ڈی گینگ کی لیڈی بوس لگ رہی تھی وہ بھی باہر اکر عرش لوگوں کے ساتھ کھڑی ہو گئی۔۔۔

جیک نے بھی بلیک پینٹ اوپر وائٹ شرٹ پہنے بلیک ہی جیکٹ پہنے بہت دلکش لگ رہا تھا۔۔

علینا نے وہی وائٹ کلر کا لانگ فراک پہنے بالوں کو جوڑے میں قید کئے گلے میں چھوٹا سے لاکٹ ڈالے وہ آج اپنے ڈیول کی وائٹ کینڈی لگ رہی تھی جیسے آج ڈیول دیکھ کر اسے کھانے کو ہی دل کرنے لگے گا۔۔۔۔

میرب کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی اس نے جانے سے منع کر دیا تھا شایان نے بھی زیادہ فورس نہیں کیا تھا ایشم بھی میرب کے ساتھ ہی رک گی تھی وہ تو ویسے ہی خوفزدہ تھی حدید کو غصہ تو بہت ایا تھا لیکن عرش نے اشارے سے روک دیا کے رہنے دو اسی لیے حدید بھی رک گیا تھا۔۔

اب آتے ہے لاسٹ پر ارمانڈو کی ریڈ روز جس نے اج پرپل کلر کی میکسی پہنے بالوں کو کرل کیئے وہ بھی بے حد پیاری لگ رہی تھی سب تیار ہو گئے تھے اب وہاں جانے کے لئے نکل پڑے تھے۔۔۔

اٹلی کے مشہور کلب وینگس جہاں ہر پانچ سال بعد گینگسٹر کی میٹنگ رکھی جاتی تھی اور پیچھلے دس سالوں سے میر سلطان ہی ان کا بادشاہ تھا اور آج میر نے اپنی جگہ اپنے بیٹے عرشمان شاہ کو بیجھا تھا سب لوگ کلب میں پہنچ گئے تھے۔۔۔

کلب میں ہر ملک کے گینگسٹر اور ان کی فیملیز ائی تھی اور اس کلب میں پارٹی کا تھیم ماسک تھیم رکھا گیا تھا جو بھی باہر سے اتا تھا ان کو ماسک دیا جاتا تھا وہ پہن کر ہی اندر جاتے تھے عرش نے تو لینے سے منع کر دیا تھا لیکن روحا علینا اور ابہیا کو ماسک پہنا دیا تھا۔۔

ارمانڈو اندر ایا تو وہ ماسک پہن کر ایا تھا کیونکہ وہ سبھی عرش کے سامنے نہیں انا چاہتا تھا نا ہی وہ بیا کی سامنے انا چاہتا تھا کے اسے پتا نس لگے کے اس کا تعلق بھی گینگسٹر سے ہے لیکن ارمانڈو کی اندر اتے ہی اپنی ریڈ روز پر نظر پڑی تھی جس نے پرپل کلر کی میکسی پہنی تھی۔۔

میں پانی پی کر اتی ہوا ابہیا یہ کہتے روحا لوگوں سے تھوڑا دور ہو گئی عرش شایان حدید جیک ایما تو اندر چلے گئے تھے جہاں میٹنگ تھی باہر بس روحا ابہیا اور علینا ہی رہ گئی تھی ساتھ میں گارڈز تھے۔۔

ابہیا پانی پے رہی تھی ارمانڈو اپنی ریڈ روز کے پاس سے گزرتا گہری سانس لیتا اس کی خوشبو کو اپنے اندر اتارا تھا ابہیا کو اپنے پیچھے کسی کی سانسیں محسوس کوئی تو اس نے ڈر کر پیچھے دیکھا لیکن وہاں سب کوئی نہیں تھا اس سے پہلے کی آبہیا وہاں سے جاتی وہاں ابہیا کے پاس اک چالیس سال کا آدمی ایا جو شاید کسی گینگ کا ہی حصہ لگ رہا تھا۔۔۔

ہیلو بیوٹیفل لیڈی آدمی نے ابیہا کے بازو پر اپنا ہاتھ پھیرتے کہا تو ابیہا ڈر گئیں اور دو سبز انکھیں یہ منظر دیکھتی شعلے برسانے لگی تھی لیکن وہ برداشت کر رہا تھا ابیہا نے اس ادمی کا ہاتھ جھٹکا اور بھاگتی ہوئی روحا لوگوں کے پاس چلی گئی خود کو نارمل کیا تاکے کوئی پریشان نا ہو۔۔

روزروار مانڈو کے اگے پیچھے گھوم رہی تھی لیکن وہ تھا کے اپنی ریڈ روز کو ہی دیکھ رہا تھا۔۔

سفر نے بھی اپنے قدم کلب کے اندر رکھے تھے کئی لڑکیوں نے مڑ مڑ کر اس خوبصورت انسان کو دیکھا تھا جو ایلکس کے ساتھ داخل ہوا تھا سفر کی نظر جب سامنے اٹھی تو بس وہاں تک گئی تھی اپنی وائٹ کینڈی کو دیکھنے لگا تو تم بھی اگئی کہا تھا میں نے آئندہ میرے سامنے آئیں تو تمہیں ماردوگا لیکن تمہیں سکون ہی نہیں بار بار میرے سامنے اجاتی ہو تمیں میرے ہاتھوں ہی مرنا ہے تو ٹھیک ہے اپنی طریقے سے ماروگا لیکن پہلے اپنے دشمن سے نمٹ لو تم سے بعد میں ملاقات کروگا میری صنم یہ کہتے سفر نے ایلکس کو اشارہ کیا اور وہ اندر چلے گئے۔۔۔۔۔

◈ ◈ ◈

شروع کرتے ہے میٹنگ۔۔۔۔

ایک بڑا سا ہال جس میں کوئی سو کے قریب کرسیاں لگی تھی اور ان کے بیچ بڑا سا میز رکھا تھا

عرشمان شاہ حدید شاہ شایان مرزا جیک اور ایما اندر داخل ہوئے تو کئی گینگسٹر گروپ پہلے ہی اندر بیٹھے تھے ڈی گینگ کو دیکھ کر سب ہی کھڑے ہوئے تھے چاہے وہ دوسرے ملکوں کے گینگسٹر تھے لیکن وہ اس ٹائم ڈی گینگ کے انڈر کنٹری میں بیٹھے تھے اور اس ٹائم عرشمان شاہ ان گینگز کا لیڈر تھا سو سب کی عزت دینا بنتا تھا۔۔

عرشمان سب کا ایک نظر دیکھتا سربراہی کرسی پر جا کر بیٹھ گیا عرشمان کا بیٹھنا تھا کے سب لوگ بھی بیٹھ گئے عرش کے ساتھ حدید شایان جیک اور ایما بھی بیٹھ گئی ایما نے جیک سے بات کرنا بند کر دی تھی۔۔۔

عرش اور حدید آپس میں باتیں کر رہے تھے کے کے ان کی نظر اندر آنے والے انسان پر پڑی تھی جو کے البرٹ تھا جسے دیکھتے عرشمان کو بے حد غصہ ایا تھا اور البرٹ نے بھی کھا جانے والی نظروں سے عرشمان کو دیکھا تھا دونوں ہی نظروں ہی نظروں میں ایک دوسرے کو چیلنج کر رہے تھے لیکن البرٹ سے پیچھے آنے والے انسان کو دیکھا تو ایک دفعہ تو عرش کو لگا اسے دھوکہ ہوا ہے۔۔

سامنے سے آتے ارمانڈو نے اپنا ماسک اتارا تھا عرش کو اپنی جانب تکتا پا کر ارمانڈو کے لبوں پر مسکراہٹ ائی تھی۔۔

ہیلو عرشمان شاہ ارمانڈو عرش کے پاس اتا بولا اور اپنا ہاتھ آگے کیا عرش کیا حدید شایان سب ہی اسے ابھی بھی خیرانگی سے دیکھ رہے تھے۔۔۔

ارمانڈو نے اپنا ہاتھ آگے کیا تو عرش نے اس سے اپنا ہاتھ ملایا پہچان تو گئے ہو گے مجھے عرش ارمانڈو نے تھوڑا سا جھک کر عرش کے کان کے پاس کہا اور عرش کا ہاتھ دبایا لیکن عرش کو ابھی بھی یقین نہیں ارہا تھا کے یہ اس کا دوست مانڈو ہے جو بچپن سے ان سے کھو گیا تھا ارمانڈو نے اپنا ہاتھ چھڑوایا اور البرٹ کے ساتھ جا کر بیٹھ گیا حدید نے عرش کے کندھے پر ہاتھ رکھا اور اسے ریلیکس رہنے کا کہا تو عرش نے بھی خود کو ریلیکس کر لیا لیکن نظریں ارمانڈو پر تھی جو البرٹ کے ساتھ جا کر بیٹھ گیا تھا۔۔۔۔

اب باری آتی ہے سقر کی جو اندر انٹر ہوا تھا اور ساتھ میں ایلکس بھی تھا سقر نے اندر اتے ہی عرش کو غصے سے دیکھا لیکن عرش نے ایک نظر اسے دیکھا کیونکہ عرش نا تو اسے جانتا تھا نا ہی کوئی کام تھا وہ اسے عام گینگسٹر کے طور پر ہی ظاہر کر رہا تھا لیکن سقر نے ایک جلن ایک بدلے کی آگ انکھوں میں لئے بھسم کر

دینے والے انداز سے پورے ڈی گینگ کو دیکھا تھا لیکن بغیر کچھ کہے وہ عرش کے سامنے والی چئیر پر بیٹھ گیا۔۔

اب آہستہ آہستہ سب گینگسٹر اپنا اور اپنی کنٹری کا انٹرو کروانے لگے تھے جب البرٹ کی باری آئی تو ارمانڈو نے بولنا شروع کیا۔۔۔

البرٹ جرمنی کا ڈان اور میں ارمانڈو البرٹ کا رائٹ ہینڈ ارمانڈو نے ایک دل جلا دینے والی مسکراہٹ عرش کی جانب اچھالی عرش نے اپنی مٹھیاں زور سے میںچھی اور وہاں رکھی پسٹل کو اٹھا کر اپنے ہاتھوں میں دبا دیا عرش کو یہ دیکھ کر غصہ آرہا تھا کے ارمانڈو وہ بھی البرٹ کا رائٹ ہینڈ لیکن ابھی خاموشی ہی بہتر تھی ارمانڈو سے بعد میں بات کرنے کا سوچ کر وہ سقر کی طرف متوجہ ہوا۔۔

میں سقر سلطان ریشیا کا ڈیول نام تو سنا ہوگا عرشمان شاہ تم نے سقر نے بھی ایک سائیڈ سمائل پاس کرتے عرشمان کی طرف اچھالی تو عرش کو سقر کا ایٹیٹیوڈ کچھ ہضم نا ہوا۔۔

میٹنگ شروع ہو چکی تھی عرش نے بولنا شروع کیا تھا کوئی ہے جو میرا مقابلہ کر سکے اور میری جگہ پر آکر بیٹھ سکے عرش نے اپنی نیلی آنکھیں اٹھا کر سب کو دیکھا جو خاموشی سے بیٹھے تھے کسی کو بھی اس کو برا سے بھڑنا نہیں تھا انہیں پتا تھا اگر وہ مقابلہ کرنے اٹھے تو موت ہی نصیب ہو گی اسی لیے کوئی اٹھا ہی نہیں تھا اور سقر سب کو دیکھتا مسکرایا تھا میں بہت جلد تمہارے سامنے آؤں گا لیکن ابھی نہیں سقر عرش کو دیکھتے سوچتا ہوا بولا۔۔۔۔۔۔

-----Five---four--three---- Two----One

یہاں ڈن ہوا ہے اج سے میر سلطان کی جگہ ان کو بیٹا عرشمان شاہ اٹلی کا نیا گینگسٹر سربراہ ہے عرشمان شاہ نے اٹھ کر پسٹل سے ایک گولی چلائی تو سب اٹھ کر عرش کے ساتھ کھڑے ہو گئے اور جھک کر مبارک

دینے لگے یہ ان میں خاص طریقہ تھا ارمانڈو بھی اٹھا تھا اور سفر بھی لیکن یہ جھکے نہیں تھے اچانک سے ارمانڈو کی نظر سامنے اٹھی اس گینگسٹر پر جس نے اس کی ریڈ روز کا چھوا تھا ارمانڈو نے چہرے پر مسکراہٹ ائی تھی اسے اس کا بدلہ بھی لینا تھا۔۔۔۔

عرشمان شاہ بیٹھا تو سب بیٹھ گئے کیا کوئی اور کسی کنٹری کو اپنے قبضے میں کرنے کے لیے کسی سے مقابلہ کرے گا عرش ایک ٹانگ پر ٹانگ رکھے بیٹھے اب سب کو دیکھ کر کہنے لگا۔۔۔

تو ارمانڈو اٹھا اور اپنی پسٹل نکالے اس گینگسٹر آدمی کے دماغ کے بیچو بیچ گولی چلائی تھی اور سب منہ کھولے ارمانڈو کے اس حرکت کو دیکھنے لگے۔۔

اج سے میں لندن کا ڈان ہوا اگر کسی میں ہے ہمت تو آئے میرے سامنے ارمانڈو نے اپنی وخشت ناک سبز آنکھوں سے سب کو دیکھ کر چیلنج کیا تو سب سکون سے بیٹھے رہے عرش نے خیرت سے اپنے اس بچپن والے معصوم دوست کو دیکھا جو ایسا تو بالکل نہیں تھا ارمانڈو نے بھی ایک نظر عرش کو دیکھا اور اپنی سیٹ پر بیٹھ گیا ارمانڈو نے اپنی بیا کو ہاتھ لگانے کا بدلہ بھی لے لیا تھا اب جو اس لندن کے گینگسٹر کے ساتھ ائے تھے وہ اب ارمانڈو کے پیچھے اکر کھڑے ہو گئے تھے البرٹ نے بھی غصے سے ارمانڈو کو دیکھا جو اس ہمیشہ اپنے انڈر رکھنا چاہتا تھا اسے لندن کا ڈان بنتے دیکھ غصے سے مٹھیاں میچنے لگا۔۔۔

چلے میٹنگ ہوتی ہے ختم اب سب باہر جا کر اپنی اپنی فیملیز کے ساتھ ٹائم سپینڈ کرے عرش اس سے پہلے آٹھ کر جاتا سفر اس کے پاس ایا تھا۔۔

تم واقعی میں بہیت بہادر ہو عرشمان شاہ لیکن یہ جگہ میری تھی جہاں آج تم ہو اور میں اپنی جگہ واپس لے کر رہو گا میرے وار کا انتظار کرنا عرشمان شاہ تمہیں تباہ نا کیا تو میرا نام سفر سلطان نہیں۔۔

ہے ے ے ے کون ہو تم تمہاری ہمت کیسے ہوئی کے تم عرش کو ایسے دھمکی دو حدید نے غصے میں اتے سقر کا گریبان پکڑا تو ایلکس نے پسٹل نکال کر حدید پر تان لی سب آہستہ آہستہ نکل گئے تھے۔۔

گن نیچے کرو ایلکس سقر نے سختی سے کہا تو ایلکس نے گن نیچے کی۔۔۔

اور تم لوگ آیندہ میرے گریباں تک پہنچنے سے پہلے مجھے اچھے سے جان لینا سقر نے غصے سے حدید سے کہا تو عرش کو غصہ ایا۔۔

تم ہوتے کون ہو مجھے دھمکی دینے والے سقر سلطان۔۔

میں جو بھی ہوتا ہو بہت جلد تمہیں پتا چل جائے گا جب تم سے سب کچھ چھینوں گا میں اور بہت جلد تمہاری کوئی چیز تم سے دور کے جاؤ گا اور تم کچھ کر بھی نہیں پاؤ گے جسٹ سیٹ اینڈ واچ مسٹر عرشمان شاہ یہ کہتے سقر باہر چلا گیا۔۔

عرش۔۔

حدید گھرنا کر بات کرتے ہے ابھی باہر چلو سب باہر ہی ہے یہ کہتے عرش سب کا اشارہ کرتے باہر چلا گیا باقی بھی سب اس کی پیچھے چلے گے۔۔

سب اب پارٹی انجوائے کرنے لگے تھے ارمانڈ و تو چاہ کر بھی اپنی ریڈ روز کے ساتھ ڈانس نہیں کر سکتا تھا کیونکہ عرش بھی یہاں تھا اور وہ اپنا راز ابھیا کے سامنے ابھی نہیں کھولنا چاہتا تھا اسی لیے وہ چکا گیا تھا۔۔

سب ہی پارٹی میں ایک دوسرے کے ساتھ ڈانس کر رہے تھے سب ماسک میں موجود تھے کوئی کسی کو پہچان نہیں پا رہا تھا لیکن سقر نے اپنی وائٹ کینڈی کو پہچان لیا تھا عرش نے جیک کو کچھ ضروری کام کے لئے بھیجا تھا ایما بھی کسی کام سے سلطان مینشن واپس چلی گیں تھی جس کی وجہ سے علینا اکیلی ہی کھڑی

تھی کے اچانک سے اس کے سامنے ایک ہاتھ آیا علینا نے چونک کر ہاتھ کرنے والے کو دیکھا اور سامنے اس پارک والے آدمی کو دیکھ کر خیران ہوئی کے یہاں کیا کر رہا ہے۔۔

Will you dance with me---??

علینا نے ادھر ادھر عرش لوگوں کو دیکھنے کی کوشش کی لیکن سقر نے زبردستی علینا کا ہاتھ پکڑ کر کھینچ کر اس کی کمر میں ہاتھ ڈالے اس کے ساتھ ڈانس کرنے لگا اور علینا سامنے والے کی اس جرات سے دنگ رہ گئی جو اس کی اجازت کے بنا ہی ڈانس کرنے لگ گیا تھا۔۔

You r so beautiful girl Sanam----

سقر گھمبیر لہجے میں یہ کہتے علینا کو خوفزدہ کر گیا تھا علینا نے اپنی کمر سے سقر کا ہاتھ ہٹا کر دور جانا چاہا لیکن سقر کو اس کا ارادہ جان کر مزید اسے اپنے قریب کر گیا میرے ساتھ ڈانس کرو صنم جو میرے اندر غصہ ہے نا اسے دور کرو۔۔۔

پپ۔۔۔لیز اپ جو کوئی بھی ہے مجھے چھوڑے مم۔۔ میں اپ کی صنم نہیں ہو مم۔۔۔ میں کیسے اپ کا غصہ ٹھنڈا کرو علینا کو اپنے ساتھ ڈانس کرتے ادمی سے اب خوف آنے لگا تھا علینا نے زور سے سقر کا دھکا مارا تو جلدی سے دور ہو گئی لیکن علینا کا جو اس نے لاکٹ پہنا تھا وہ گر گیا تھا جیس کی علینا کو خبر نا ہوئی لیکن علینا نے دور جانے سے سقر کو غصہ ایا تھا سقر کی نظر نیچے گئی جہاں اس کی صنم کو لاکٹ گرا تھا سقر نے وہ اٹھایا اور مسکراتے اس لاکٹ کو دیکھا اپنے ہونٹوں سے لگا کر اپنی پاکٹ میں رکھ دیا۔۔

تم یہاں کیا کر رہے ہو کہاں بھی تھا آئندہ میرے سامنے مت انا ورنہ برا پیش آؤ گی روز ایلکس کو دیکھ کر بولی۔۔۔

جیسے تم یہاں ائی ہو ویسے میں بھی پیروں سے چل کر یہاں آیا ہو کیوں تمیں کوئی تکلیف ہے کیا ایلکس اس کا مزاق اڑاتا بولا۔۔

تم نا بھاڑ میں جاؤ تم تو اس لائق نہیں ہو کے میں تم سے بات کرو تمہارے منہ ہی کیوں لگ رہی ہو میں۔۔

اووو ہیلو میڈم تم جیسی کے منہ لگنا بھی کون چاہتا ہے اپنی اتنی تذلیل سن کر روز کا چہرہ سرخ ہوا تھا تمہیں تو میں دیکھ لو گی اسے وارن کرتی وہ اپنے باپ کے پاس چلی گئ۔۔

اب سب اپنے اپنے گھر کے لئے نکل پڑے تھے۔۔

اگلے دن عرش حدید شایان اپس میں بیٹھے سب ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے ارمانڈو اتنے سال سے یہاں ہے اور ہمیں معلوم تک نہیں کی وہی وہ انسان کے جس نے شایان اور جیک پر حملہ کروایا تھا حدید نے عرش کو دیکھتے کہا جو خود کسی گہری سوچ میں ڈوبا ہوا تھا عرش میں تم سے بات کر رہا ہو کہاں کھوئے ہوئے ہو۔۔۔

ا۔۔ہاں سن رہا ہو وہ پندرہ سال پہلے اچانک سے غائب ہو گیا تھا تو کیو وہ روبرٹ کے ساتھ۔۔۔

اس کی ساتھ کام کر کے ہمیں نقصان پہنچا رہا ہے کہ بات مجھے کچھ ہضم نہیں ہو رہی۔۔

عرش وہ اب ہمارا دوست نہیں دشمن ہے اس نے ہن سب پر حملہ کروایا ہے یہ بات ہمیں ماننی پڑے گی اور وہ سفر کس بدلے کی بات کر رہا تھا عرش۔۔

اس کے بارے میں بھی پتا کرواتے ہے کے وہ کیا چاہتا ہے لیکن پہلے مجھے ارمانڈو سے ملنا ہے اس سے بات کلئر کرنی ہے کے وہ ایسا کیوں ہو گیا ہے جن انکھوں میں موصومیت ہوا کرتی تھی ان آنکھوں میں اتنی وحشت کیسے اگئی۔۔

عرش تو کیا وہ بیا تک بھی پہنچ۔۔۔۔

نہیں اسے بیا سے دور رہنا ہو گا حدید وہ ایک کرسچن ہے اور بیا ایک مسلمان اور اب تو وہ ایک گینگسٹر بھی بن چکا ہے اور ہماری بیا نے حد معصوم ہے وہ بچپن سے ہی ان کاموں سے دور رہی ہے تو ابھی بھی اسے دور ہی رہنا ہے۔۔۔

ہمممم۔۔۔کچھ سوچتے ہے اس بارے میں بھی ابھی ناشتہ کرنے جاتے ہے سب ویٹ کر رہے ہے گے ہمارا۔۔۔

اوکے چلو۔۔۔۔

سقر بھی مسلسل علینا کا لاکٹ ہاتھ میں لئے اپنی صنم کو سوچ رہا تھا جو کل اتنی پیاری لگ رہی تھی کے اس کا دل کر رہا تھا کے وہ آج ہی اسے اپنی قید میں لے آئے لیکن سقر کو ابھی انتظار کرنا تھا۔۔۔

اوئے ہوئے بھابی کا لاکٹ ہاتھ میں پکڑے اسے یاد کیا جا رہا ہے ایلکس اس کے پاس بیٹھتے بولا ڈیول ویسے مجھے خیرانگی ہو رہی ہے تم جیسے پھتر دل انسان کو کیسے کسی سے محبت ہو سکتی ہے مجھے یہ بات اس دن سے تنگ کر رہی ہے۔۔۔۔

تم غلط کہہ رہے ہو ایلکس وہ میری محبت نہیں ہے وہ میری ضد میرا جنون بنتی جا رہی ہے اور مجھ جیسے پتھر دل انسان کا جنون اس کے لیے کتنا نقصان دہ ہو گا وہ خود بھی نہیں جانتی سقر یہ کہتے اس لاکٹ کو دیوانہ وار دیکھنے لگا۔۔۔

میرب اب شایان کے ساتھ ہاسپٹل بھی جانے لگ گئی تھی شایان کے ساتھ ہی وہ کام سیکھتی تھی لیکن شایان ایک سرجر تھا لیکن میرب ایک سرجر نہیں بننا چاہتی تھی اسی لیے اس کا کام الگ تھا اس کی ٹریننگ کسی اور ڈاکٹر کے پاس رکھی گئی تھی۔۔۔

ہیلو میرب کیسی ہے آپ میرب اپنے کیبن میں بیٹھی کام کر رہی تھی کے ایک نوجوان ڈاکٹر جو میرب کی ساتھ ہی کام کرتا تھا اس کے پاس ایا۔۔۔

ہیلو ڈاکٹر عثمان میں ٹھیک ہو اپ کیسے ہے میرب نے مسکراتے کہا تو عثمان کو تو جیسے چھوٹ مل گئی تھی وہ جلدی سے میرب کے سامنے والی کرسی پر بیٹھا۔۔

آپ نے لینچ کر لیا؟؟؟؟

نہیں میں وہ شایان کے ساتھ کرو گی شایان جو میرب کے پاس ہی ارہا تھا میرب کو کسی اور سے بات کرتے دیکھ اسے غصہ ایا تھا۔۔۔

میرب شایان نے اسے پکارا تو میرب کے ساتھ ساتھ عثمان نے بھی شایان کو دیکھا۔۔۔

جج۔۔جی شان۔۔۔میرب نے شایان کے چہرے کی جانب دیکھا جس کا چہرہ سنجیدہ تھا۔۔

چلو آؤ کھانا کھانے چلتے ہے۔۔

کیا میں بھی آپ لوگوں کو جوائن کر سکتا ہو میرب کو اٹھتا دیکھ عثمان بولا تو شایان نے انکھیں سکیڑ کر اسے دیکھا۔۔۔

نہیں تمہارا کیا کام ہزبنڈ وائف کے بیچ ہڈی بننے کا۔۔

اوو پسسس۔۔سوری میں نے تو ایسے ہی پوچھا تھا انجوائے یور ٹائم جی کہتے عثمان چلا گیا تو شایان نے میرب کا ہاتھ پکڑا اور اسے لے گیا۔۔

یہ کیوں تمہارے پاس بیٹھا تھا شایان نے میرب سے پوچھا تو میرب کو شایان کی جیلسی دیکھ کر ہنسی ارہی تھی۔۔۔

وہ ایسے ہی آئے تھے لینچ کا پوچھنے اگر پوچھ بھی لیا تو کیا ہو گیا میرے سینئر ہے میرب نے مزید شایان کو تپانا چاہا تو شایان تپ بھی گیا تھا۔۔۔

خبردار آیندہ تم مجھے اس کے آس پاس بھی نظر آئی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا چلو کھانا کھاؤ میرب نے مسکراتے ہاں میں سر ہلاتے کھانا کھانے لگی۔۔۔

◈◈◈

علینا کی شادی کی تیاریاں شروع ہو چکی تھی تو اب ایشم اور علینا دونوں شاپنگ پر چلی گئی تھی حدید نے خاص طور کر گارڈز بیجھے تھے تاکے ایشم بھاگ نا سکے علینا اور ایشم نے کافی ساری شاپنگ کی تھی جو جو علینا کو پسند آتا جا رہا تھا وہ لیتی جا رہی تھی علینا سارا سامان پکڑے گاڑی کی پاس گئی تو اسے یاد آیا کے ایک ڈریس والا بیگ تو اندر ہی رہ گیا ہے وہ ایشم کو لانے کا کہتی اندر چلی گئی اور بیگ لے آئی۔۔۔

رات کا ٹائم ہو گیا تھا ایشم بھی اپنے کمرے میں چلی گئی اور علینا بھی اپنے کمرے میں اگئی علینا نے اپنی شاپنگ دیکھنا شروع کی تو ایک بیگ کے اندر سے اسے ایک پرچی ملی علینا نے خیرت سے وہ پرچی نکالی اور اسے اوپن کر کے پڑھا تو علینا کی خوف سے انکھیں پھٹی تھی وہ انکھیں پھلائے اسے پڑھنے لگی۔۔۔

I am watching you my Sanam and very soon you will with me white candy....

یہ۔۔۔ یہ کون ہے اور میرے پاس یہ پرچی کیسے ائی مم۔۔ میں کسی کی صنم نہیں ہو پھر یہ انسان۔۔۔۔

کئی سوال علینا کے دماغ میں گردش کرنے لگے ڈر کے مارے علینا نے وہ پرچی پھاڑ کر ڈسٹ بن میں پھینک دی اور سونے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔

ایمار وحا کے پاس کمرے میں ائی تو روحا نماز پڑھ رہی تھی روحا کو نماز پڑھتے دیکھ روحا کے چہرے پر سکون دیکھ کر ایما کو شدت سے یہ احساس ہوا کے کاش اس کے پاس بھی اتنا سکون ہو جتنا اس وقت روحا کے چہرے پر نظر ارہا ہے روحا نے سلام پھیر کر دروازے کی طرف دیکھا جہاں ایما کھڑی تھی۔۔

او ایما وہاں کیوں کھڑی ہو روحا نے جائے نماز اٹھا کر رکھا تو ایما کو اندر آنے کا کہا۔۔

ایما اندر داخل ہوئی اور روحا کا دیکھا روحا تم اتنی پر سکون کیسے ہو مجھے سکون نہیں ملتا روحا ایما نے روحا کا ہاتھ پکڑا۔۔

ادھر آؤ بیٹھو روحا نے ایما کو اپنے پاس بیٹھایا۔۔۔

دیکھو ایما ہم مسلمان ہے اور ہم مسلمانوں کا سکون صرف آللہ کے ذکر میں ہے اور تم کیوں پریشان ہوتی ہو۔۔۔

اگر تمہیں اپنی محبت پر اتنا یقین ہے تو تم ہمت کیوں ہار رہی ہو کیا تم ایسے ہی اپنی محبت کو کسی اور کا ہوتا ہوا دیکھ لو گی۔۔

نہیں روحا میں سچ میں محبت کرتی ہو جیک سے میں اسے کسی اور کو ہوتا ہوا نہیں دیکھ سکتی۔۔

تو پھر کیوں چپ کر کے بیٹھ گئی ہو میں نے تو سنا تھا تم بہت ہمت والی ہو کبھی ہمت نہیں ہاری تم اگر چاہو تو ابھی بھی جیک کو حاصل کر سکتی ہو لیکن ہمت کرنی ہو گی۔۔

تم ٹھیک کہ رہی ہو روحا میں ایسے اپنی محبت کو جانے نہیں دے سکتی مجھے ہی ہمت کرنی ہو گی اگر سب کچھ غلط میں نے کیا ہے تو اسے ٹھیک بھی میں ہی کرو گی اب ایما نے سوچ لیا تھا کے وہ واپس اپنے لیڈی بوس روپ میں واپس آئے گی۔۔۔

اگلے دن عرش نے جیک کو کسی کام سے آفس میں بھیجا تھا ایما نے سنا تو اس نے بھی جلدی سے شاپنگ کا بہانہ بنایا کے اسے بھی شاپنگ پر جانا ہے۔۔

اس سے پہلے کے جیک گاڑی چلاتا ایما بھی اس کے ساتھ اکر بیٹھ گئ۔۔۔

تم کہاں جیک حیران ہوتے ہوئے کہا۔؟

جہاں تم وہاں میں ایما پر سکون لہجے میں بولی۔۔۔

ایما ابھی میرا موڈ مزید بحث کرنے کا نہیں ہے پلیز تم جاؤ اندر جہاں کہیں جانا ہے تو الگ سے جاؤ۔۔۔

جیک بھولو مت تم ڈی گینگ کی لیڈی بوس سے بات کر رہے ہو جو ضدی بھی ہے اور اپنی بات منوانا بھی جانتی ہے اور تمہارے ساتھ تو میں کچھ بھی کر سکتی ہوں کیونکہ مجھے تم سے محبت ہے اور میں تمہاری ہیروئن اور تم میرے ہیرو۔۔۔

اور شادی بھی تمہاری مجھ سے ہی ہو گی یہ بھی تم دیکھ لینا ایما نے اپنے خوبصورت بال جھٹکتے ہوئے کہا تو جیک کو غصہ ایا تم حد پار کر رہی ہو ایما میں ایک مسلمان ہوں پتہ تو تمہیں چل گیا ہو گا تمہیں اور تم ایک کرسچن۔۔

تو کوئی بات نہیں میں اسلام قبول کر لوں گی مجھے بھی سکون چاہیے جیسے روحا کے چہرے پر ہوتا ہے اس کی زندگی میں ہے اور یہ سکون مجھے مسلمان ہو کر اور تمہاری لائف میں اکر ہی ملے گا یہ بات میں جان گئ ہوں۔۔۔

تم پچھتاؤ گی ایما اور دفع ہو جاؤ میں تم سے نہیں علینا سے شادی کروں گا۔۔۔

افففف میں تو ڈر گئی۔۔ فلاپ ڈرامے باز چلو ابھی مجھے شاپنگ کر جانا ہے میں عرش سے پوچھ کر آئی ہو ایک چیز لینی ہے بس اور تمہیں باہر ہی ویٹ کرنا ہے جیک بھی غصے میں اتنے گاڑی سٹارٹ کر چکا تھا وہ مزید اس سے بحث کر کے ٹائم ضائع نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔

شاپنگ مال میں جس کر ایما گاڑی سے اتر کر اندر چلی گئی جبکہ جیک باہر ہی ویٹ کرنے لگا۔۔

اس سے پہلے کے ایما باہر آتی جیک کے ارد گرد لوگ اکھٹے ہوئے تھے اور کچھ لوگ گٹار بجاتے سونگ بھی سنگ کر رہے تھے جیک نے خیرت سے ان سب کو دیکھا یہ اچانک سے کہاں سے اگئے۔۔

ابھی جیک انہیں ہی دیکھ رہا تھا کے اپنے پیچھے مڑ کر دیکھا جہاں ایما اس کی پیچھے زمین پر بیٹھی انگوٹھی ہاتھ میں پکڑے اسے پرپوز کر رہی تھی۔۔۔

جیک تو یہ سب دیکھ کر خیران تھا کے اسے ایک دفعہ منع بھی کر چکا ہے پھر بھی وہ سب لوگوں کے سامنے کیسے پرپوز کر سکتی ہے ایما نے جیک کے تاثرات دیکھے تو جیک کے کچھ کہنے سے پہلے ہی ایما اٹھی اور جیک کا ہاتھ پکڑ کر زبردستی انگوٹھی پہنا دی جیک نے اپنا ہاتھ چھڑوانا چاہا لیکن ایما نے زور سے جیک کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا سب لوگ تالیاں مارنے لگے تھے اور جیک نے غصیلی نظروں سے ایما کو دیکھا اور ایما نے مسکراتے جیک کو دیکھا۔۔۔

آپ سب کا بہت شکریہ آپ لوگ آئے ایما نے سب کو کہا تو اب لوگ وہاں سے آہستہ آہستہ چلے گئے۔۔۔

یہ کیا حرکت ہے ایما جیک نے انگوٹھی اتارنے کی کوشش کی لیکن وہ اتر ہی نہیں رہی تھی۔۔۔

یہ تمہاری ایما نے انگوٹھی پہنائی ہے اتنی جلدی نہیں اترے گی جلدی کیا کبھی نہیں اترے گی ایما نے دل جلانے والی مسکراہٹ سے مزید جیک کو تڑپایا تھا۔۔۔

تمہیں تو میں دیکھ لو گا۔۔

میں تو چاہتی ہو تم مجھے دیکھو جیک ہر طرح سے دیکھو ایما نے بے شرمی سے جیک کے چہرے پر ھاتھ لگایا تو جیک کس چہرہ سرخ ہوا تھا۔۔۔

بے شرمی کی بھی حد ہوتی ہے ایما جیک یہ کہتے غصے سے چلا گیا۔۔

شاہ جی اپ کیا کر رہے ہے روحا نہا کر واش روم کے دروازے کے پیچھے سے بولی عرش جو ابھی ابھی باہر سے ایا تھا روحا کی اواز سنتے اس کی طرف دیکھا۔۔

کیا ہوا روحا تم ٹھیک تو ہو نا۔۔۔

شاہ جی مم۔۔ میں ٹھیک ہو وہ۔۔

وہ کیا بے بی گرل میں اندر او کیا۔۔۔

نن۔۔ نہیں نہیں شاہ جی اندر نہیں انا۔۔۔

پھر بتاؤ کیا ہوا ہے۔۔۔

شاہ جی وہ میری قمیض باہر رہ گئی مجھے وہ پکڑا دے عرش نے یہ سنتے بیڈ کی طرف دیکھا جہاں روحا کی قمیض پڑی تھی عرش نے دانتوں تلے لب دبائے میں تو نہیں پکڑانے والا خود آ کر لے لو۔۔۔

یہ کیا کہہ رہے ہے آپ شاہ جی میں کیسے۔۔

جیسے بھی لے لو۔۔

پلیز شاہ جی۔۔

نو بے بی گرل میرے ھاتھ فری نہیں ہے۔۔۔

اوکے تو آپ باہر جائیے پھر میں لے لیتی ہوا کر۔۔۔

ہاں اوکے ویسے بھی میں باہر جا رہا ہو مجھے ضروری کام ہے روحا کو دروازے بند ہونے کے آواز آئی تو روحا نے اپنے گرد تولیہ لپیٹا اور باہر ائی جلدی سے قمیض اٹھانے لگی تو اپنے پیچھے اسے کسی کے کھڑے ہونے کا احساس ہوا اس سے پہلے وہ پچھے مڑتی عرش نے روحا کی کمر پر ہاتھ ڈالے اسے اپنی طرف کھینچا۔۔۔

شش۔۔۔ شاہ جی اپ گئے نہیں آپ نے جھوٹ بولا نا روحا کو اپنی حالت دیکھتے شرم ا رہی تھی۔۔۔

اگر میں چلا جاتا تو اپنی بیوی کو کیسے دیکھتا اس کا رخ اپنی طرف کرتے عرش نے روحا کو اوپر سے نیچے تک گہری نظروں سے دیکھا تو روحا کا چہرہ سرخ ہوا تھا۔۔۔

مجھے جانے دے شاہ جی وہہ۔۔

تھورا سکون لینے دو نا اپنے شاہ جی کو بھی عرش نے روحا کی بھیگی گردن کر اپنے لب رکھے تو روحا تڑپ سی گئی تھی اپنے کندھے پر گردن کر عرش کے کب محسوس کرتے روحا کی جان ہوا ہونے لگی تھی۔۔۔

عرش کا ہاتھ باتھ روب کی ڈوریوں پر جاتا دیکھ داحا پیچھے ہوئی تو عرش کے غصے سے روحا کو دیکھا بے بی گرل کتنی دفعہ کہا ہے کے مجھے خود سے دور مت کیا کرو سمجھ نہیں آتا عرش نے روحا کا ہاتھ روب کھینچ کر اپنے پاس کیا تو روحا نے سہم کر عرش کو دیکھا۔۔۔

اپنے شاہ جی کو تھورا سکون دو بے بی گرل ورنہ میں سکون لینے پر ایا تو یقین کرو تمہارا سکون برباد کردو گا عرش نے روحا کی گردن پکڑ کر اپنے لب روحا کے لبوں پر رکھے تھے اور روحا نے بھی عرش کا ساتھ دیتے اسے سکون دیتے اس کی سانسیں انہیل کرنے لگی یہ دیکھتے عرش کی شدت مزید زیادہ ہوئی تھی اور

عرش کے ہاتھ روحا کے ہاتھ روب کے اوپر سے ہی روحا کے سینے پر چل رہے تھے جیسے محسوس کرتے روحا کے جسم میں سنسنی ڈوری تھی۔۔۔

عرش روحا سے دور ہوا تو اسے دیکھا جو وائٹ کلر کے ہاتھ روب میں گہرے گہرے سانس لیتی عرش کے جذباتوں کا امتحان لے رہی تھی۔۔۔

جاؤ بے بی گرل جلدی سے یہاں سے چلی جاؤ ورنہ آج میں نے اپنا ضبط کھو دیا تو تمہیں یہ کپڑے پہننے کی بھی ضرورت نہیں ہو گی یہ سنتے روحا تو کپڑے پکڑے جلدی سے باتھ روم بھاگی تھی اور عرش اپنی بے بی گرل کی اس شرماہٹ سے گہری سانس بھر کر رہ گیا۔۔

مون لائٹ کیا کر رہی ہو حدید کمرے میں اتے ایشم جو دیکھ کر بولا جو ٹی وی دیکھ رہی تھی ایشم کو موبائل یوز کرنے کی اجازت تھی لیکن ایشم نے اس موبائل سے کتنی ہی دفعہ پولیس کو رابطہ کرنے کی کوشش کی تھی لیکن وہ کال یا میسج ہمیشہ حدید کو چلا جاتا تھا جس سے اسے کئی دفعہ ڈانٹ بھی پڑی تھی اسی لیے اس نے موبائل یوز کرنا ہی بند کرا دیا تھا۔۔۔

نظر نہیں آ رہا ڈرامہ دیکھ رہی ہو ایشم نے تنگ کر کہا تو حدید اس کے سامنے اکر کھڑا ہو گیا۔۔۔

جب تمہارا ہیرو یہاں پر ہے تو کہی اور کیوں دیکھ رہی ہو۔۔۔

بکواس نا کرو زیادہ سائیڈ پر ہو مجھے ڈرامہ دیکھنا ہے۔۔۔

مون لائٹ تمیز سے بات کیا کرو کتنی دفعہ کہا ہے حدید نے ایشم کا منہ دبوچ کے غصے سے کہا تو ایشم نے حدید کا ہاتھ جھٹکا۔۔۔

ڈرتی نہیں ہو میں تم سے اتنے سمجھ ایک دفعہ یہاں سے بھاگ گی تو ساری زندگی تمہارے ہاتھ نہیں آنے والی۔۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔۔۔

مون لائٹ حدید نے ایشم کا بازو پکڑ کر اپنے اوپر کھینچا تو ایشم اس کے سینے سے ٹکرائی تھی ایشم پیچھے ہونے لگی تو لیکن ایمشم کے بال حدید کی شرٹ کے بٹن میں پھنس گئے تھے۔۔۔

اہہہ۔۔۔ایشم نے زور لگایا تو اسے اپنے بال ٹوٹتے ہوئے محسوس ہوئے۔۔۔

رکو ایشم میں نکالتا ہو۔۔

ہاں آرام سے نکالنا درد ہو رہا ہے سب تمہاری وجہ سے ہوا ہے۔۔۔

اب بس کرو میں نے جان بوجھ کر نہیں کیا۔۔۔

تمھیں ہی شوق ہے مجھے اپنے پاس کھینچنے کا۔۔۔

حدید نے اس کی بال نکالے تو ایشم نے حدید کو غصے سے گھورا۔۔

میری جان بات سنو مون لائٹ میں تم سے بے حد پیار کرتا ہو میری جان تم یہ بات سمجھتی کیوں نہیں ہو۔۔۔

لیکن میں تم سے پیار نہیں کرتی میں وہ بھول نہیں سکتی جیسے تم نے مجھ سے شادی کی ہے میں وہ درد نہیں بھول سکتی سمجھے ایشم نے پھولتی سانسوں سے بولا تو حدید نے ایشم کا ہاتھ پکڑا اور اسے بیڈ پر لٹایا اور حدید اس کے اوپر جھک گیا۔۔

میں واقع تم سے محبت کرتا ہو مون لائٹ یہ کہتے حدید ایشم کے چہرے پر بوسے دینے لگا اور اس کی اس حرکت سے ایشم کا دل ایسے تھا جیسے ابھی پسلیاں توڑ کر باہر نکل آئے گا وہ ساکت سی اس نے حصار میں پڑی تھی۔۔

حدید نے ایشم کا ہاتھ اپنے دل پر رکھا۔۔

دیکھو مون لائٹ اس دل کو تمہارے کیے پاگل ہے یہ دل ایک درندے کا دل تھا لیکن تمہارے آنے سے یہ دھڑکنے لگا ہے اس درندے دل کو اس کی مون لائٹ چاہئے اب پلز مجھ سے دور مت جانا ہے مون لائٹ ورنہ میں خود بھی نہیں جانتا میں کیا کر گزرو گا میری جان ایشم نے ہاتھ اپنے لبوں سے لگاتے گھمبیر آواز میں بولتے ایشم کا دل دھڑکا گیا۔۔۔

مجھے ایک موقع دو مون لائٹ ہمیشہ تم سے پیار کرو گا اپنا چہرہ اس کی گردن میں دیتے بولا۔۔۔

نہیں تم ایک قاتل ہو میں تم پر یقین نہیں کر سکتی مجھے یہاں سے جانا ہے ایشم نے سوچ کر حدید کی طرف دیکھا اور مسکرا دی۔۔۔

ہم ایک موقع دے سکتی ہو تمہیں یہ سنتے حدید خوش ہوتا ایشم کے ہونٹوں پر جھکا تھا اور ایشم تو اس کے اس طرح فری ہونے پر ضبط سے مٹھیاں ہی بھینچ گئی تھی۔۔۔

ٹھینکیو سوووو مچچچ مون لائٹ تم نہیں جانتی تم ھے مجھے خوشی دی ہے میں تمہارا خیال رکھو گا علی کا بھی۔۔۔

اوکے مجھے سونا ہے ابھی حدید نیند آئی ہے۔۔۔

اوکے سو جاؤ یہ کہتے حدید نے ایشم کو اپنے پاس لٹایا تو ایشم بھی ڈر کے مارے آنکھیں موند گئی۔۔۔

◈◈◈

اگلے دن بیا پھر سے ارمانڈو سے ملنے گئیں تھی ان کے بیچ ملاقاتیں جاری تھی جو کے عرش لوگوں کو خبر نہیں ہو رہی تھی ادھر ابیہا کے دل میں ارمانڈو کے لئے پیار بڑھتا جا رہا تھا ارمانڈو یہی تو چاہتا تھا کے ٹائم انے پر ابیہا اس کا ساتھ دے نا کے اپنے بھائیوں کا۔۔۔

ارمانڈو تم مجھے ہر ملاقات پر میری کوئی نا کوئی وش پوری کرتے ہو تو آج کون سی وش پوری کرو گے ابیہا ایکسائٹڈ ہوتے بولی تو ارمانڈو ہنسا تھا۔۔۔

ہاہاہاہا۔۔۔ بیا جان آج اپ کے لئے ایک بہت ہی اچھا سرپرائز ہے یقیناً آپ کو دیکھ کر خوشی ہو گی اور یہ سرپرائز میں نے خود تیار کروایا ہے۔۔۔

ایسا بھی کیا ہے۔۔۔

تو چلے ارمانڈو نے بیا کے اگے ہاتھ کیا تو بیا نے بھی اج ہچکچاتے ہاتھ پکڑ لیا ارمانڈو نے اسے گاڑی میں بیٹھایا اور اس کی انکھوں پر پٹی باندھی۔۔۔

مان۔۔۔

بیا ریلکس ابھی آپ کے سرپرائز کے پاس پہنچ کر آپ کی پٹی کھول دو گا یہ سنتے بیا خاموش ہو کے بیٹھ گی تھوری ہی دیر میں ارمانڈو نے ابیہا کا ہاتھ پکڑ کر گاڑی سے باہر نکالا۔۔

اور اس کی انکھوں سے پٹی اتاری تو سامنے دیکھا جہاں ارمانڈو نے سپیشل بیا کے کئے اس کی فیورٹ چاکلیٹ ہاؤس بنوایا تھا۔۔۔

اوو مائے گوڈ مان یہ اصلی چاکلیٹ ہاؤس ہے کیا ابیہا نے اگے جا کر گھر کو ہاتھ لگایا تو وہ رئیل چاکلیٹ ہاؤس ہی تھا۔۔

جی بیا سپیشل آپ کے لئے بنوایا ہے ابھی یہ دھوپ کی وجہ سے پگل جائے گا اس سے پہلے ہی آپ ان کے ساتھ پیکس وغیرہ بنوالے۔۔۔

افف فف مان یہ کتنے کیوٹ ہے میرا تو دل کر رہا ہے کھا جاؤں ان کو یہ کہتے ابیہا خود ہی ہنسنے لگی ابیہا اپنی پکچر بنا رہی تھی ارمانڈو اپنی ریڈ روز کو ایسے ہنستا مسکراتا دیکھ خود بھی ہنس رہا تھا۔۔۔

تو ہی حقیقت خواب تو۔۔۔

دریا تو ہی پیاس تو۔۔۔

ارمانڈو خیالوں میں ہی ابیہا کے ارد گرد گھوم رہا تھا اسے دیکھتا جا رہا تھا۔۔

تو ہی دل کی بے قراری۔۔۔

تو سکون تو سکون۔۔۔

جاؤ میں اب جب جس جگہ۔۔

پاؤ میں تجھ کو اس جگہ۔۔۔

ارمانڈو نے ابیہا کا ہاتھ پکڑا اور اس کی ہاتھ کی پشت کو چوم لیا تو ابیہا نے شرما کر اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے چھڑوانا چاہا۔۔

ساتھ ہو کرنا ہو تم روبرو روبرو۔۔۔

تو ہمسفر تو ہمقدم تو ہمنواہ میرا۔۔۔

تو ہمسفر تو ہمقدم تو ہمنواہ میرا۔۔۔

ہیلو مان کہاں کھو گئے میں کب سے آوزیں دے رہی ہو ارمانڈو اپنی بیا کو دیکھنے میں اتنا کھویا ہوا تھا کے بیا کی اواز ہی نہیں سنائی دی۔۔۔

ہاں ہاں کیا ہوا۔۔

کہاں کھوئے ہوئے ہو۔۔۔

کہی نہیں آپ بتائے کیا ہوا۔۔۔

ہوا تو کچھ نہیں لیکن یہ پھگل رہی ہے تم بھی اجاؤ پکس بنا لو بیانے ارمانڈو کا ہاتھ تھام کر اس کے پاس لے گئیں اور تصویروں بنانے لگی تو ارمانڈو نے بھی مسکراتے تصویریں بنوائی اور ارمانڈو کے آدمی تو غش کھا کر گرنے والے تھے کے یہ انسان کب سے ہنسنے لگ گیا ہے تھوری دیر بعد ابھیا کو عرش کی کال ائی تو لیبھا گھبرا گئیں۔۔۔

ریلکس ابھیا کچھ نہیں ہوتا چلے میں اپ کو گھر چھوڑ دیتا ہو پھر ارمانڈو نے ابھیا کو گھر چھوڑا اور خود اپنے محل چلا گیا۔۔

چلو آؤ مون لائٹ اج میں تمہیں باہر گھما کر لاتا ہو تھورا تم بھی ریلکس فیل کرو گی ایشم جو باہر لان بیٹھی اپنے کریئر کے بارے میں سوچ رہی تھی حدید کی آواز سنتے اس کی طرف دیکھا۔۔۔

نہیں میرا دل نہیں ایشم نے یہ کہ حدید کی طرف سے رخ موڑ لیا۔۔

میں تم سے پوچھ نہیں رہا ہو بتا رہا ہو چلو اٹھو تیار ہو کر آؤ اگر تیار نہیں ہونا تو میں تمہیں ایسے بھی کے لے جا سکتا ہو مجھے تو کوئی مسئلہ نہیں ہے۔۔۔

ہر کام میں زبردستی لازمی ہوتی ہے کیا ایشم نے چڑ کر کہا۔۔۔

ہاں تم جیسی بیوی اگر بات نا مانے تو زبردستی لازمی ہوتی ہے تا کے تم سیدھے طریقے سے بات مان جاؤ سب اٹھو ٹائم نا ویسٹ کرو تیار ہونا ہے کہ نہیں۔۔

رکو ریڈی ہو کراتی ہو صبح سے سہی سے منہ بھی نہیں دھویا اور تم مجھے ایسے ہی اٹھا کر لے کر جا رہے ہو۔۔۔

جاؤ میں ویٹ کر رہا ہو تمہارا۔۔۔

ارمانڈو تم کب اپنا وعدہ پورا کرو گے روبرٹ نے گہری نظروں سے ارمانڈو کو دیکھ کر بتایا اج جس روبرٹ کے آدمیوں نے اسے بتایا تھا اسے یقین نہیں ہو رہا تھا کے ارمانڈو کسی لڑکی کے ساتھ پہلے وہ اپنا شک دور کرنا چاہتا تھا تبھی وہ ارمانڈو سے بات کرتا۔۔

اج پھر کوشش کرو گا کے ڈی گینگ کے کسی ایک ادمی کی لاش اپ تک پہنچ جائے۔۔۔

پہنچ جانی چاہئے ارمانڈو ورنہ اگلی دفعہ میں خود جاؤ گا جو کے نا تو تمہارے لئے اچھا ہو گا نا ہی عرشمان کے لیے یہ کام تم پر چھوڑا ہے تو اسے پورا کرو۔۔

زیادہ غصے میں بات مت کرو روبرٹ میں کسی کا غصہ برداشت نہیں کرتا یہ تم جانتے ہو اور رہی بات کام کی تو وہ ہو جائے گا مجھے کسی کا حکم ماننے کا کوئی شوق نہیں اگر تمہارے مجھ پر احسانات نا ہوتے تو کب کا یہ کام چھوڑ کر جا چکا ہوتا۔۔

ارمانڈو کا غصے میں دیکھ روبرٹ کا غصہ جھاگ کی طرح بیٹھا تھا وہ جانتا تھا اگر ارمانڈو چلا گیا تو جو کے اس کا رائٹ ہینڈ ہے ارمانڈو کے بنا تو روبرٹ کچھ بھی نہیں ہے۔۔

ارمانڈو میں نے غصہ نہیں کیا بس تمہیں کام کا کہا ہے کے ہو جانا چاہئے۔۔۔

ہمم ہو جائے گا یہ کہتے ارمانڈو باہر چلا گیا تا کے ایک وار اور کر سکے ارمانڈو نے اپنے ادمی کو کال کی اور ایک کام کرنے کا کہا اور کام کہ کر کال بند کر دی ایک اور وار مبارک ہو عرشمان شاہ۔۔

حدید اور ایشم باہر گھومنے چلے گئے یہ کہاں لے آئے ہو مجھے حدید ایشم سامنے سجے ہوئے بیچ پر کاٹیج کو کے دیکھ کر بولی۔۔۔

میں نے سوچا اج ایک ساتھ لینچ کر لیا جائے گا کے ایک دوسرے کے ساتھ ٹائم گزار سکے حدید نے ایشم کا ہاتھ پکڑا اور کاٹیج کے اندر لے گیا۔۔

ایشم نے اندر جا کر دیکھا جہاں کا ٹیچ بہت ہی خوبصورت سجایا گیا تھا کا ٹیچ کے ایک طرف بیڈ لگا تھا ایک طرف میز رکھا تھا جس کے اوپر پھولوں سے سجاوٹ کروائی گئی تھی اور اس کے گرد دو کرسیاں رکھی تھی ایشم تو اتنا رومینٹک ماحول دیکھ کر دنگ رہ گئی تھی۔۔۔

او پیٹھو مون لائٹ حدید نے ایک کرسی کھینچ کر ایشم کو بولا تو ایشم جھجکتی ہوئی بیٹھ گئی۔۔۔

کیسا لگ رہا ہے تمہیں مون لائٹ یہ سرپرائز حدید نے ایشم کا ہاتھ پکڑ کر اس کی پشت پر اپنا انگوٹھا سہلایا تو ایشم کی دھڑکنیں تیز ہوئی تھی۔۔۔

بب۔۔ ہہ۔۔ بہت اچھا ہے لیکن یہ کیوں۔۔

کیوں کا کیا مطلب اپنی وائف کے لئے اتنا تو میں کر ہی سکتا ہو نا تم کب مجھ سے پیار کرو گی جیسے میں کرتا ہو۔۔

ایشم نے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے چھڑوانا مم۔۔ میں ابھی اس سے پہلے کے وہ کچھ کہتی باہر سے گولیوں کی آوازیں آئیں تھی۔۔۔

ی۔۔ یہ کیا ہو رہا ہے گولیاں ایشم نے ڈر کے مارے سہمی نظروں سے حدید کو دیکھا جو اپنی پسٹل لوڈ کر رہا تھا جب تک میں نا بولو باہر نہیں انا سنا تم نے جب تک میں نا بولو۔۔۔

ہاں ہاں حدید نے ایشم کو میز کے نیچے بیٹھا دیا تو کے کوئی گولی اندر آئے بھی تو ایشم کو نقصان نا ہو۔۔۔

حدید باہر گیا تو اپنی پسٹل سے جاتے ہی گولیوں کی برسات کر دی تھی تم لوگوں کی اتنی جرات کے ڈی گینگ کے سنائپر پر حملہ کرو دونوں ہاتھوں سے گنز پکڑے وہ دشمنوں کی گردنیں اڑاتا ہوا جا رہا تھا لیکن وہ لوگ تھے کے بڑھتے جا رہے تھے اندر بیٹھی ایشم گولیوں کی آوازیں سنتی چیخیں مار رہی تھی اسے حدید کی بات بھول گی وہ مزید گولیوں کی آوازیں سنتی بغیر ادھر ادھر دیکھیں باہر کو بھاگی تھی۔۔۔

حدید ایشم کی چیخیں سنتا اس کی طرف متوجہ ہوا تو اسے ایشم پر بے حد غصہ ایا جو اسے بول کر گیا تھا کے باہر نہیں نکلنا اب وہ دشمنوں کی طرف دھیان دے یا ایشم کی طرف۔۔۔

ایشم رک جاؤ آگے نہیں جاؤ حدید گولیاں چلاتے ہی ایشم کی جانب ڈور رہا تھا ایک ادمی نے ایشم کا نشانہ لیا تھا گولی چل چکی تھی جو ایشم کے بازو پر جا کے لگی تھی وہ کراہ کر نیچھے گری تھی حدید جلدی سے ایشم کی طرف گیا اور دوسری ایک طرف سے اور بھی گولیاں برسائی گئی تھی اور وہ برسانے والا کوئی اور نہیں (S۔ K) تھا۔۔۔

حدید نے اپنی پیچھے اس شخص کو دیکھا جو فل بلیک ڈریس پہنے ہڈی پہنے ہاتھوں میں گلفز پہنے وہ گولیاں چلا رہا تھا اور لوگوں کو مار رہا تھا۔۔۔

تمہیں میں نے کہا بھی تھا اندر ہی رہنا باہر کیوں ائی۔۔۔

مجھے ڈانٹو مت ائی سمجھ مجھے درد ہو رہا ہے حدید نے غصے سے ایشم کو دیکھا اسے اٹھا کر گاڑی میں لا کر بیٹھا دیا باقی لوگوں کو ایس کے سنبھال رہا تھا حدید ایشم کے بازو پر کپڑا باندھ کر واپس آیا تو ایس کے کافی لوگوں کو مار چکا تھا۔۔۔

تم کون ہو جب سب لوگ مر گیے تو حدید نے ایس کے سے پوچھا۔۔

تمہیں یہ جاننے کی ضرورت نہیں ہے حدید شاہ اس وقت تمہاری وائف کو تمہاری ضرورت ہے جاو ہاسپٹل لے کر جاؤ یہ کہتے ایس کے تو ایسے غائب ہوا تھا جیسے وہ تھا ہی نہیں ایشم کا خیال اتے ہی حدید جلدی سے گاڑی میں بیٹھا اسے ہاسپٹل لے گیا وہاں سے پٹی کرواتے وہ اسے گھر لے آیا گولی چھو کر ہی گزری تھی۔۔۔

یہ کیس ہوا ہے حدید یہ گولی رات کو سب ہی کھانا کھانے بیٹھے تو حدید اور ایشم کو ایسی حالت میں دیکھا تو پوچھنے لگے۔۔۔

کھانا کھا کر کمرے میں او سب بتاتا ہوں اور بھابھی آپ ایشم کے لیے ہلدی والا دودھ بھیج دے یہ کہتے حدید ایشم کو لے کر کمرے میں چلا گیا۔۔۔۔

عرش لوگ بھی کھانا کھا کر اب پانچوں ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے ارمانڈو نے یہ اچھا نہیں کیا ہم پر دوبارہ سے حملہ کروا کر وہ ہمارے سامنے تو آگیا ہے سب کھل کر وار کرنا چاہتا ہے کھل کر دشمنی نبھانا چاہتا ہے۔۔

لیکن یہ ارمانڈو ایسے کر کیوں رہا ہے۔۔۔۔

یہ بھی میں اس سے ملوں گا تو پوچھوں گا ایک ملاقات تو کرنی بنتی ہے۔۔

تو یہ ایس کے کون ہے جو ہماری مدد کرنے اجاتا ہے حدید نے پوری بات بتادی تھی۔۔۔۔

جی ایس کے اتا ہے اور چلا جاتا ہے اس کا پتا کیسے کروائے یہ بھی ہو جائے گا ایک دفعہ ہاتھ اجائے تو اس سے بھی سارے حساب چکتا کر لے گئے۔۔۔۔

شادی کی تیاریاں زور و شور سے جاری تھی ایشم اب گولی لگوا کر بیٹھ گئی تھی جیک نے بہت کوشش کی تھی کے وہ انگوٹھی انگلی سے اتر جائے لیکن وہ اترنے کا نام نہیں لے رہی تھی۔۔۔۔

جیک باہر کتنا اچھا موسم ہو رہا ہے چلو نا کہی چلتے ہے بسیرا گھوم پھر کر آتے ہے علینا جیک کے پاس اتی کہنے لگی تو جیک بھی ایما کی یادوں سے دور جانے کے لیے علینا کے ساتھ چل پڑا ایمانے یہ سن لیا تھا کے دونوں باہر جا رہے ہے ایما اپنا غصہ ضبط کرتے اپنی مٹھیاں زور سے میچی تھی بس کچھ ٹائم گزار لو خوشیاں منالو بعد میں جیک صرف میرا ہو گا تمہیں دیکھنے بھی نہیں دوگی۔۔

چلونا سقر باہر دیکھو موسم کتنا اچھا ہو رہا ہے کہی گھومنے چلتے ہے اج باہر سے اچھا سا کھانا کھاتے ہے اک تو یہ تم پتا نہیں کس کے لئے یہاں بیٹھ گئے ہو۔۔۔۔

زیادہ باتیں نا کرو کچھ دن بعد تو ہم چلے جائے گے زرہ عرشمان شاہ کو اپنے ہونے کا احساس تو دلوایا جائے۔۔

لیکن ابھی چلو میرا موڈ بھی اچھا ہے تمہیں ان اچھے سے ریسٹورنٹ میں کھانا کھلاتا ہو وہ دونوں بھی چلے گئے روز بھی اج اپنی فرینڈز کے ساتھ کھانا کھانے ائی تھی جیک اور علینا ایک دوسرے سے باتیں کر رہے تھے کے علینا نے جیک کا ہاتھ پکڑ لیا جیک ائی ایم سو ہپی کے تم نے مجھے چنا ہے شادی کرنے کے لئے جیک نے علینا کی طرف مسکرا کر دیکھا تو علینا بھی مسکرائی اور یہی مسکرائٹ کسی کا خون جلا رہی تھی سقر نے ہاتھ میں پکڑا گلاس اس کی مسکراہٹ دیکھتے زور سے دبایا تو گلاس ٹوٹ کر چکنا چور ہوا تھا اور شیشہ سقر کا ہاتھ بھی زخمی کر گیا تھا۔۔۔۔

سقر تمہارا ہاتھ۔۔

ایلکس ایک کام کرو جلدی سقر نے کچھ کہا تو ایلکس نے خیرانگی سے سقر کی جانب دیکھا۔۔۔۔

لیکن سقر۔۔۔۔

میں نے جو کہا ہے ہو کرو سقر ہلکا سا دھاڑا اس کا چہرہ اپنی صنم کو دیکھ دیکھ کر سرخ ہو رہا تھا جس کا ہاتھ کسی اور کے ہاتھ میں تھا۔۔۔

ایلکس تو جلدی سے اس کی ڈھاڑ سنتے بھاگا گیا تھا۔۔اس کی سزا تمہیں ملے گی صنم تمہاری ہمت کیسے ہوئی میرے ہوتے ہوئے کسی اور کا ہاتھ تھامنے کسی اور کے ساتھ ہنسنے کی ہمت کیسے ہوئی تمہاری۔۔

جیک اور علینا تو کھانا کھانے لگ گئے تھے اور ایلکس بھی وہ پھول لے ایا تھا جو پھول سقر نے کہا تھا جیسے کہا ہے وہ کام کیا ہے نا۔۔۔

ہمم ایلکس نے سقر کو دیکھتے کہا۔۔

سقر نے ایک ویٹر کو بلایا اور اسے پیسے دے کر کچھ کہا تو ویٹر بھی پیسے لے کر چلا گیا اور جیک کے پاس جاتے جان بوجھ کر اس کے اوپر جوس گرا دیا۔۔

سوری سوری سر۔۔۔

اٹز اوکے میں صاف کراتا ہو یہ کہتے جیک اٹھ کر چلا گیا پیچھے علینا وہاں ہی اکیلی بیٹھی رہ گئی جیک کے جاتے ہے علینا کے پاس ایک بچہ ایا انٹی یہ اپ کے لیے وہ بچہ بغیر علینا کی بات سنے وہاں سے بھاگ کر باہر چلا گیا تھا۔۔

یہ پھول کہی جیک نے تو نہیں علینا نے شرماتے پھول پکڑے لیکن جیسے ہی علینا نے پھول پکڑے ایک زوردار چیخ علینا کے منہ سے نکلی تھی۔۔

جیک جو آپ اپنی شرٹ صاف کر کے باہر ارہا تھا جلدی سے علینا کے پاس اکر پوچھنے لگا جیک یہ دیکھو جیک نے علینا کے ہاتھوں کو دیکھا جو اہستہ اہستہ نیلے پڑ رہے تھے۔۔

یہ یہ کیسے ہوا علینا تم ٹھیک تو ہو نا۔۔

میں میں نے کچھ نہیں کیا میں نے تو بس پھول پکڑے تھے اور سقر اپنی صنم کو تکلیف دے کر بھی خوش تھا کے انہی ہاتھوں سے اس نے جیک کا ہاتھ پکڑا تھا اف یہ پھول کانٹے جیک نے وہ ٹشو سے اٹھا کر نیچے پھینکے تھے۔۔

جیک جلدی سے علینا کو ڈاکٹر کے پاس لے گیا یہ تم نے کیا کیا ہے سفر ایلیکس نے سفر کو دیکھتے ہوئے کہا تو سفر نے ایلکس کو خاموش رہنے کا کہا اور اٹھ کر باہر جانے لگا ایلیکس بھی باہر جانے لگا کہ روز بھی نکل کر باہر جانے لگی تھی اس کی ٹکر ایلکس سے ہوئی تھی۔۔۔۔

تم تم پھر اگئے روز نے غصے سے کہا کہی تم میرا پیچھا تو نہیں کر رہے روز نے اپنی انگلی اٹھا کر ایلکس کو کہا تو ایلکس کا دل کیا کے وہ قہقہ لگا کر ہنسے۔۔۔۔

تمہاری شکل ہے ایسی کے میں تمہارا پیچھا کر و جاؤ جا کر پہلے شیشہ دیکھو آئی بڑی پیچھا کرنے والی چھپکلی 🦎 کہی کی۔۔

کیا یو بلڈی تم نے مجھے لیز رڈ کہا تمہاری اتنی ہمت میں تمہارا خون پی جاؤ گی مینڈک 🐸 کہی کے۔۔۔۔

اووووتو تم خون پینے والی چڑیل ہو ایلکس نے مزید تپانے کے لیے کہا۔۔۔۔

دیکھنا اب اپنے پاپا سے کہ کر تمہاری قبر نا کھدوائی تو میرا نام روز روبرٹ نہیں۔۔

ہاہاہاہا۔۔ جاؤ چپکلی جاؤ جا کے اپنے پاپا سے بولوائی بڑی آیندہ میرے سامنے بھی ائی تو یہی زمین میں زندہ گاڑدو گا۔۔۔۔

دونوں ہی غصے سے ایک دوسرے کو دیکھتے باہر چلے گئے۔۔

جیک علینا کو ڈاکٹر کے پاس لے گیا تھا ڈاکٹر یہ کیا ہوا ہے اس کا ہاتھ نیلا کیوں ہو رہا ہے۔۔۔

یہ کوئی عام پھول نہیں تھے اس کے کانٹوں پر زہر لگا ہوا تھا جو خطرناک تو نہیں لیکن جہاں جہاں پر یہ کانٹے چبے ہیں دو تین تک ان ہاتھوں میں سوجن اور درد رہے گا پھر خود ہی اہستہ ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔۔

یہ تم نے اچھا نہیں کیا سفر وہ بیچاری کتنی معصوم ہے اور تم نے اسے کتنا درد دے دیا ہے اس کو تکلیف بھی پہنچائی اسے تو پتہ بھی نہیں کہ اس کا قصور کیا ہے جو دو سے تین دن تک وہ درد سہے گی اور اس بیچاری کو یہ بھی نہیں پتا کے اس کے پیچھے کون ساڈیول پڑ گیا ہے۔۔۔

لیکن سفر ریلیکس سا بیٹھا موبائل پر بزی تھا اسے اپنی کیے پر کوئی بھی پچھتاوا نہیں تھا۔۔

یار میں تم سے بات کر رہا ہوں وہ بہت معصوم ہے۔۔۔

وہ معصوم ہے ایلکس وہ بہت معصوم ہے لیکن وہ میری ہے میری میری اس کی ہمت کیسے ہوئی دوسرے لڑکے کا ہاتھ پکڑنے کی اور اس کے ساتھ ہنس کر بات کرنے کی میرا تو دل کر رہا تھا اسے اسی وقت اپنے پاس لے کر آؤ اور اسے قید کر دوں کہ کوئی بھی اسے دیکھ نہ سکے کوئی اسے چھو نہ سکے اور تم اسے تکلیف دینے کی بات کر رہے ہو میں تو اسے ایسی سزا دینے کا سوچ رہا تھا کہ اس کی روح کانپ جائے گی لیکن پھر مجھے اس کے معصومت کا خیال اگیا اسی لیے چھوٹی سی سزا دی ہے سفر کے لہجے میں اتنی جنونیت دیکھ کر ایلکس بھی کانپ گیا تھا۔۔

تمہیں ایک راز کی بات بتاؤں وہ میرے دشمن عرشان شاہ کے گھر سے ہیں یعنی اب وہ میری محبت کے ساتھ ساتھ میرا بدلہ بھی ہو گی اور اسے میں بہت جلد اپنے پاس لے اؤں گا ایلیکس معصوم لڑکی مجھے پاگل کر رہی ہے۔۔

ایلکس چپ چاپ اس کی سن رہا تھا۔۔۔

اگر میرے فیس کا ایکسرہ ہو گیا ہے تو جاؤ یہاں سے اور اج کل جس لڑکی سے جھگڑا کر رہے ہوں کیوں پنگے لے رہے ہو۔۔۔

تم میری بات چھوڑو سفر۔۔۔

مجھے مزید کچھ نہیں کہنا ایلکس اب کچھ کہنے کا نہیں کچھ کرنے کا ٹائم ہے سقر نے اپنی سبز انکھوں سے ایلکس کو گھورا تو ایلکس گھبرا کر چپ کر گیا۔۔۔

کہاں ہے وہ لڑکی جگہ جگہ اس ادمی کے چہرے پر تھپڑوں کے نشان تھے جسم پر جگہ جگہ کٹ کے نشان جس سے خون رس رہا تھا بتاؤ اور کہاں ہے وہ لڑکی عرش کی کرخت اواز میں بولتا اگلے بندے کا سانس رو گیا تھا۔۔

مجھے نہیں پتہ وہ لڑکی کہاں ہے وہ بس میرے پاس ائی تھی نوکری کے لیے میں نے اسے نوکری بھی دے دی تھی۔۔۔۔

ہمم تو تم نے اسے نوکری کے جھانسے میں لا کر اس کا ریپ کر کے اسے مار ڈالا عرش کے کہنے پر اس ادمی نے خوف سے انکھیں پھلائے عرش کو دیکھا لیکن وہ اپنا گناہ قبول کر کے بری موت نہیں مرنا چاہتا تھا۔۔۔۔

کوبرا میں سچ کہہ رہا ہوں مجھے مجھے نہیں پتہ وہ لڑکی کہاں ہے وہ وہ میں نے نوکری دی تھی اور وہ خوشی خوشی میرے افس سے چلی گئی تھی۔۔

پورا اٹلی میرا ہے میرا اور تم لوگوں کو کہا تھا کہ جتنے بھی گینگ ہیں سب کو وارن کیا تھا کہ یہاں اسمگلنگ تو ہو گی لیکن اسلحے کی لیکن لڑکیوں کی اس اسمگلنگ اور عزت ان پر کبھی انچ نہیں انی چاہیے۔۔۔

ابھی بھی وقت ہے بتاؤ کہاں مارا تھا اسے اگے کہیں بھیج دیا ہے یا مار دیا ہے گوبرا نے اپنا چاقو نکال کر اس ادمی کے سامنے لہرایا جس سے دیکھ وہ ادمی کا سانس اوپر کے اوپر نیچے کا نیچے رہ گیا تھا۔۔

بتاتاہوں بتاتاہوں مجھے مار نامت کو برس مجھے مار نامت میں میں ایک گینگ سے ہوں اور مجھے اسمگلنگ کے لیے لڑکیاں چاہیے اسی لیے میں نے یہ کام شروع کیا مجھے معاف کردو مم۔۔ ججے معاف کرادو میں یہ آیندہ کام کبھی نہیں کروں گا وہ اپنے گناہ قبول کرتے ہی کو برا سے معافی مانگنے لگا تھا۔۔

کو براکا غصہ اسمان سے باتیں کرنا شروع ہو گیا تھا ٹائیگر۔۔کو برانے ٹائیگر کو اواز دی تو ٹائیگر مسکراتا ایک بڑا سا ابلتے ہوئے پانی کا برتن لئے عرش کے پاس ایا وہ پہلے ہی اس ادمی کی سزا سوچ چکے تھے وہ ادمی ٹائیگر کو اپنے پاس اتے ہوئے چیھا تھا کیا کرنے والے ہو مجھے چھوڑ دو مجھے معاف کردو پلیز میں معافی مانگتا ہوں لیکن کو برا کہاں چھوڑنے والا تھا۔۔

کو برانے اس ادمی کو بالوں سے پکڑا کر اس کا چہرہ گرم ابلتے ہوئے پانی میں ڈالا اور اس ادمی کی چیخیں پانی میں ہی نکلنے لگی تھی اس ادمی کا سانس بند ہوتے دیکھ کبرانے اس ادمی کا سر اٹھایا تو اس ادمی کا چہرہ جلس گیا تھا وہ ادمی تڑپ کر خود کو چھڑوانے کی کوشش کر رہا تھا لیکن کو برانے دوبارہ سے اس ادمی کا چہرہ پانی میں ڈالا اور اس دفعہ جب نکالا تو پورے چہرے کی جلد گھل چکی تھی کو برا اس ادمی کی سانسیں چیک کی تو وہ مر چکا تھا چینک اوا سے باہر لیو کے پاس اج لیو کی دعوت کی میری طرف سے یہ کہتے کو برا اٹھ کر باہر چلا گیا اور آج ایک اور گنہگار موت کے حوالے ہوا تھا۔۔

تم ٹھیک تو ہو نا مون لائٹ ایشم کو اپنے بازو پر درد محسوس ہو رہا تھا اور اسے پانی بھی پینا تھا۔۔۔

ٹھیک ہو پانی پینا ہے مجھے ایشم نے روکھے انداز میں کہا۔۔

یہ لو پانی حدیدا سے پانی پلانے لگا تو ایشم نے گلاس پکڑ لیا میرا بازو زخمی ہوا ہے ہاتھ نہیں ٹوٹا کے میں پانی بھی نا پی سکو ایشم نے گلاس کھینچ کر پکڑا تو ادھا پانی ایشم کے کپڑوں پر گر گیا تھا۔۔

افففف یہ بھی ابھی ہی گیلے ہونے تھے سب کچھ تمہاری وجہ سے ہوا ہے ناتم مجھے باہر لے کر جاتے درندے کہی کے ناہی وہ ہم پر حملہ کرتے نا مجھے گولی لگتی۔۔۔

جانِ من حدید نے ایشم کی کمر پکڑ کر بیڈ پر لیٹ کر اسے اپنے اوپر گرایا تو ایشم کے بال حدید کے چہرے پر گرے تھے۔۔

جانِ من تمہیں میں نے کہا تھا باہر مت انا تم کیوں باہر ائی تھی میری وجہ سے نہیں تمہاری غلطی ہے ورنہ میں سب کچھ سنبھال لیتا۔۔

پہلے چھوڑوں مجھے تم ٹھرکی چھچھورے تمہیں تو بہانہ چاہیے مجے چھونے کا ایشم نے پیچھے ہوتے کہا۔۔۔

میری مون لائٹ میرا تم پر حق ہے جب چاہے جیسے چاہے چھو سکتا ہو تم مجھے روک نہیں سکتی ایشم کو بیڈ پر لٹا کر اس کے اوپر جھکتے کہا تو ایشم نے آنکھیں پھلائے اسے دیکھا تم زیادہ ہی پھیل رہے ہو۔۔۔

تم پھیلنے دو تو میں پھیلوں نا جب بھی کچھ کرنے لگتا ہو روک دیتی ہو میرے بھی کچھ جذبات ہے کچھ خواہشیں ہے جس کا تن خیال نہیں رکھتی۔۔

تم نے کون سا میری خواہش کا خیال رکھا تھا زبردستی نکاح کر لیا تھا ایشم نے رش موڑ کر کہا تو حدید کو اس کا رخ موڑنا پسند نہیں آیا۔۔

جتنی بھی ناراضگی ہو میری جان آئندہ مجھ سے رخ نہیں موڑنا ورنہ یہ جو تمہاری گردن ہے نامڑوڑ دوگا حدید نے ایشم کی گردن پر اپنے ہاتھوں کو دباؤ دیتے کہا تو ایشم نے خوف سے اسے دیکھا۔۔۔

مجھ۔۔ مجھے نیند ائی ہے درد بھی ہو رہا ہے حدید نے اس کی بات سنتے ہاں میں سر ہلاتے پیچھے ہوا اور اس نے ساتھ لیٹ گیا اور اس کا سر اپنے بازو پر رکھتے اسے دیکھنے لگا ائی لو یو مون لائٹ میں تم سے عشق کرتا ہو کبھی مجھ چھوڑ کر نت جانا ندیڈ نے ایشم کے ماتھے پر بوسہ دیا اور سکون سے انکھیں موند لی۔۔

◈◈◈

اٹھ جاو فیری یونی نہیں جانا تم نے کیا شایان نے میرب کو اٹھانا چاہا جو فل نیند کے مزے لے رہی تھی میرب نے اپنی موندی موندی انکھیں کھولی اور پھر شایان کو دیکھتے ہوئے دوبارہ سے آنکھیں بند کر لی جیسے اس کا کوئی ارادہ نا ہو جانے کا۔۔۔

فیری اٹھو ورنہ اپنے طریقے سے اٹھاؤں گا یہ سنتے ہی میرب نے جھٹ سے اٹھ کر اپنی انکھیں کھولتی شایان کو اپنے خوبصورت ہونٹ نکالے باہر دیکھنے لگی جیسے رونے کی تیاری پکڑنے لگی مجھے نہیں جانا شان۔۔۔

چلو اٹھو کوئی بہانہ نہیں چلے گا مجھے بھی ہاسپٹل جانا ہے اس کے بعد تم نے ہاسپٹل بھی میرے پاس انا ہے تا کہ میں تمہیں ٹرینگ دے سکوں۔۔۔

اچھا اٹھتی ہوں بس دو منٹ اس سے پہلے میرب دوبارہ سے لیٹ کر سوتی شایان نے میرب کو اپنے بازو میں اٹھایا اور واش روم لے ایا اور اسے کھڑا کر کے شاور ان کر دیا میرب کو تو سمجھ ہی نہیں ایا کہ یہ ایک منٹ کے اندر اس کے ساتھ ہوا کیا ہے۔۔۔

جب ٹھنڈا ٹھنڈا پانی اس کے اوپر پڑا تو میرب کی انکھیں پوری کی پوری کھلی تھی دونوں ہی پانی کی نیچے کھڑے تھے میرب نے ناراضگی سے شایان کو دیکھا لیکن شایان تو میرب کے چہرے پر پڑنے والے پانی کو دیکھ رہا تھا جو اس کے چہرے کو اور خوبصورت بنا رہا تھا۔۔۔

تمہارا یونی جانے کا دل نہیں کر رہا نا میرب شایان نے گھمبیر لہجے میں پوچھا تو میرب نے نفی میں سر ہلایا اور پانی بند کرنا چاہا لیکن شایان نے اس کا ہاتھ روک دیا۔۔

چلو نا تم یونی جاؤ نا میں ہاسپٹل جاتا ہو کیوں نا آج ہم یہاں ہی اپنا رومینس شروع کرتے ہے شایان نے میرب کی گیلی گردن پر اپنا ہاتھ پھیرتے کہا تو میرب کی سٹی پٹی گم ہوئی تھی۔۔۔

نن۔۔ نہیں یونی جانا ہے مجھے میرب نے پیچھے کھسکتے کہا پانی ابھی بھی دونوں پر گر رہا تھا شایان نے میرب کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے اپنے قریب کیا اور اس کو دیکھنے لگا لیکن اب میرا کوئی ارادہ نہیں ہے یہ کہتے شایان میرب کے ہونٹوں پر جھکا تھا اور میرب کے ہونٹوں پر پڑا پانی اپنے ہونٹوں سے چننے لگا میرب نے شایان کی شرٹ کو مضبوطی سے پکڑا کچھ پانی گرنے کی وجہ سے کچھ شایان کی وجہ سے میرب کا سانس بند ہونے کا تھا میرب نے شایان کے کندھے پر مکے مارے تو شایان کو ہوش ایا تھا۔۔

پپ۔۔ پانی بند کر دے میرب گہرے گہرے سانس لیتی شایان کو کہنے لگی تو شایان نے جلدی سے شاور بند کیا جس سے میرب کو تھورا سکون ملا تھا۔۔۔

اب کیا ارادہ ہے یونی جانا ہے یا میرے ساتھ۔۔۔

مجھے یونی جانا ہے میرب کی انکھوں سے انسو نکلے تھے۔۔

تم تو ابھی سے ڈر رہی ہو ڈر پھوک ایک کس سے جب تم میری شدتیں برداشت کرو گی تو تمہارا کیا حال ہو فیری شایان نے خمار الود لہجے میں کہتے پھر سے بہکتے میرب کی گردن پر اپنے لب رکھے تو میرب کانپ سی گئی تھی۔۔۔

ششش۔۔ شان دیر ہو رہی ہے۔۔

میں تمہیں چھوڑ آؤں گا فیری جان ابھی مجھے خود کو تھوڑا محسوس کرنے دو شایان نے میرب کی گردن میں ہاتھ ڈالے اپنے قریب کیا میرب کے کندھوں پر اس کی گردن پر اپنے دہکتے لب رکھے دونوں ہی فل گیلے ہو چکے تھے میرب کو سمجھ نہیں ارہا تھا وہ شایان کو آگے بڑھنے سے کیسے روکے اچانک سے میرب کو شایان کے ہاتھ اپنے سینے پر محسوس ہوئے تو میرب کا سانس رک گیا۔۔

اور میرب کا سانس روکا دیکھ شایان نے اپنی سرخ ہوتی آنکھوں سے میرب کو دیکھا جس کا چہرہ بھی سرخ ہو رہا تھا سانس لو فیری جان ورنہ میں سانسیں دینے پر آیا تو اچھا نہیں ہو گا شایان کے ہاتھ ابھی بھی میرب کے سینے پر تھے میرب نے شایان کی بات سنتے گہرا سانس لیا جس سے شایان کے لبوں پر مسکراہٹ ائی تھی۔۔

میری جان یقین کرو تمہیں بتا نہیں سکتا ابھی کس قدر خود کو روکا ہے ہر خد پار کرنے سے وہ بھی تمہاری حالت دیکھ کر ورنہ دل کر رہا تھا کے آج ساری حدیں پار کر جاؤ لیکن پھر اپنے سالوں کا بھی خیال آیا کے اگر تمہیں کچھ ہو گیا تو عرش تو میرا قیمہ بنا دے گا۔۔

تم سے دوری اب نا ممکن ہے میری جان جتنا جلدی ہو سکے خود کو تیار کر لو اور مجھے منانے کی کیونکہ ابھی بھی میں ناراض ہو۔۔۔

ابھی تم ناراض ہو تو یہ حال ہے رومینس کا تو اگر مان گے تو کیا ہو گا میرب نے شایان کا دیکھتے ہوئے سوچا۔۔

میں ناراض رہو ہاں اں رہو لیکن میں رومینس کرنا نہیں روک سکتا یہ سوچ کبھی بھی اپنے زہن میں مت لانا کے میں ناراض ہو تو تم مجھ سے بچ سکتی ہو چلو اب جلدی سے تیار ہو جاؤ لیٹ ہو رہے ہے شایان میرب کو حقہ بقا چھوڑے واش روم سے باہر چلا گیا۔۔۔

فیری جان ابھی بھی وہاں ہی سٹل کھڑی ہو تو میں اندر راواس کے اندر رانے کا سن کر میرب نے جلدی سے واش روم کا دروازہ بند کیا اور اپنا چہرہ آئینے میں دیکھا جو شایان کی باتوں سے سرخ پر چکا تھا لیکن ابھی وہ اور شایان کا رومینس برداشت نہیں کر سکتی تھی اسی لیے جلدی سے تیار ہوتی ہو نیچے گئی جہاں سب ہی بیٹھے ناشتہ کر رہے تھے۔۔۔۔

میرب تم نے اپنا بہت سارا خیال رکھنا ہے کوئی بھی مسئلہ ہو تو مجھے کہنا ہے ڈرنا نہیں او کے نا میرا بچہ۔۔۔۔

جی بھائی سمجھ گئیں پھر ناشتہ کرتے شایان نے میرب کو یونی چھوڑا اور خود ہاسپٹل چلا گیا۔۔۔۔

روحا بات سنو۔۔۔

جی شاہ جی۔۔۔۔

جیک آج بزی ہے تو تم لیو کو کھانا کھلا دینا ویسے بھی کافی دن ہو گئے لیو کچھ اداس اداس ہے پتا نہیں کیا ہوا ہے اسے۔۔۔۔

شاہ جی مجھے لگتا ہے لیو کی بھی ہمیں شادی کروا دینی چاہیئے شاید وہ خود کو اکیلا فیل کرتا ہے اسی لئے۔۔۔

نہیں روحا وہ میرا بچہ ہے میں اس کی شادی نہیں کرواؤ گا میں نہیں چاہتا اس کا دھیان مجھ سے ہٹ کر کسی اور کی طرف جائے۔۔۔۔

شاہ جی اپ اس کے لئے بھی اتنے ہی پوزیسو ہے۔۔۔

میں نے اسے بچپن سے پالا ہے روحا اور وہ میرے ساتھ ہی رہے گا ہمیشہ ویسے بھی میں نے اٹلی میں کہی بھی اس کی فیمیل پینتھری نہیں دیکھی۔۔۔

دیکھا کہی نا کہی تو مل ہی جائے گی اور مجھے اس کی شادی کروانی ہے بس روحا ضدی انداز میں بولی۔۔۔

وہ کوئی انسان کا بچہ نہیں کے جو تم سے اس کی شادی کروانی ہے ویسے بھی اگر کوئی ملی تو دیکھ لے گے عرش کو یہ تھا کے اٹلی میں کہی بھی نہیں ہو گی لیکن اس کی یہ غلط فہمی بہت جلد دور ہونے والی تھی۔۔

اچھا شاہ جی میں کھلا دیتی ہو لیو کو کھانا یہ کہتے روحا نے گوشت پکڑا اور ماہم کو لیتی لیو کے پاس چلی گئیں روحا نے لیو جو دیکھا جو اپنا چہرہ نیچے کیے سکون سے بیٹھا تھا۔۔۔

کیا ہوا ہے میرے بچے کو روحا نے لیو کے سر پر ہاتھ پھیرا تو لیو نے سر اٹھا کر روحا کو دیکھا جو اس کے پاس نیچے بیٹھ چکی تھی لیو نے اپنا چہرہ اٹھا کر روحا کی گود میں رکھ دیا روحا نے پریشان ہوتے لیو کے چہرے پر ہاتھ لگایا تو اس کا چہرہ گرم ہو رہا تھا یعنی اسے بخار تھا۔۔۔

لیو تمہیں تو بخار ہے میرا بچہ میں ابھی شاہ جی کو بتاتی ہو روحا نے اٹھ کر جانا چاہا لیکن لیو نے اپنا سر نہیں اٹھانے دیا ماہم جاؤ پاپا کو بلا کر لے کر آؤ ماہم روحا کی بات سنتی جلدی سے اندر گئی۔۔

پاپا پا ماہم اندر جاتی بولی۔۔۔

جی پاپا کی جان کیا ہوا عرش پیار سے بولا۔۔۔

پاپا ماما باہر بلا رہی ہے وہ لیو کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے لیو کی طبیعت خرابی کا سن کر عرش جلدی سے باہر کو بھاگا تھا اور لیو کے پاس بیٹھا تھا۔۔۔

لیو میرا بچہ کیا ہوا ہے عرش نے بھی لیو کے سر پر پیار دیا لیکن لیو نے آنکھیں نہیں کھولی تھی عرش نے جلدی سے ڈاکٹر کو کال کی دس منٹ کے اندر اندر ڈاکٹر یہاں موجود تھا۔۔

ڈاکٹر نے لیو کو انجکشن لگایا لیکن لیو نے کوئی حرکت نہیں کی وہ ایسے ہی بے سدھ پڑا تھا۔۔۔

کیا ہوا ہے ڈاکٹر لیو کو روحا نے پریشانی سے پوچھا۔۔

کچھ نہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے موسمی تبدیلی کی وجہ سے تھورا بخار ہو گیا ہے جلدی ہی ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔

پکا ٹھیک ہو جائے گا نا ڈاکٹر میرا بچہ۔۔

ڈاکٹر روحا کے میرا بچہ کہنے پر مسکرایا تھا وہ خیران تھا کے کوئی کسی جانور سے اتنا پیار کیسے کر سکتا ہے۔۔۔

جی جی ٹھیک ہو جائے گا بس یہ میڈیسن دیتے رہیے گا اور کھانے میں ہلکی غذا دینی ہے۔۔۔

ہلکی غذا مطلب۔۔۔

روحا بس کرو مجھے پتا ہے میں دے دو گا تھینکس یو سو مچ ڈاکٹر۔۔۔ڈاکٹر بھی مسکراتے چلا گیا۔۔۔

شاہ جی لیو ٹھیک تو ہو جائے گا نا۔۔۔

جی میری جان ہو جائے گا ٹھیک چلو اندر چلی جاؤ میں لیو کے پاس بیٹھتا ہو روحا بھی سر ہاں میں ہلاتی اندر چلی گیں۔۔۔

عرش کیا ہوا ہے لیو کو حدید شایان جیک اور ایما بیٹھے اگلے آنے والے پروجیکٹ کے بارے میں بات کرنے کے لیے جمع ہوئے تھے تو حدید عرش سے پوچھنے لگا۔۔۔

ٹھیک ہو جائے گا تھورا بخار ہے اسی لئے تم لوگ بتاؤ روبرٹ کب تک اس ہتھیار کی دیکنگ کر دیا ہے کچھ پتا لگا یا تم لوگوں نے شایان تمھیں کام کہا تھا۔۔۔

میں نے پتا لگا لیا ہے عرش کل تک ساری انفارمیشن تم کو مل جائے گی اور یہ ارمانڈو کا کیا کرنا ہے۔۔۔

اس سے بھی ملنا پڑے گا اور وہ جو روبرٹ کے ساتھ مل کر ہمیں نقصان پہنچا رہا ہے نا یہ وہ ٹھیک نہیں کر رہا۔۔۔

عرش اور وہ ایس کے۔۔

ایس کے۔۔۔ عرش نے ایس کے بارے میں سوچتے گہرا سانس لیا وہ آتا ہے ہماری مدد کر کے چلا جاتا ہے وہ کون ہے اسے کیسے پتا چلتا ہے کے اس ٹائم ہم پر حملہ ہو گا کیا وہ ہم سب پر نظر رکھ رہا ہے عرش نے سب کو دیکھ کر سوال کیا۔۔

عرش کیا پتا ہمارے گھر میں کوئی جاسوس ہو جو اس تک ساری خبریں پہنچا رہا ہے ایمانے عرش کو دیکھتے کہا تو عرش نے سب کی طرف دیکھا۔۔۔

جتنے بھی لوگ ہے ہمارے پاس سب پر یقین ہے ہمیں کونکہ وہ جانتے ہے مجھ سے غداری کرنے کا مطلب ہوتا ہے صرف موت تو کوئی ایسی غلطی نہیں کر سکتا چلو اس ایس کے کے بارے میں بھی پتا کرواتے ہے ہوپ سو جلدی ہی پتا چل جائے چلو رات کا کھانا تیار ہو گیا ہے جب سے تم لوگوں کی بھابی نے کہا ہے عرش کی بات سنتے سب نیچے کھانا کھانے چلے گئے۔۔

شاہ جی اپ لوگوں نے نکاح کے بارے میں کیا سوچا میں تو بہت خوش ہو کے جیک اور علینا کی شادی ہو گی روحا خوش ہوتے ہوئے بولی۔۔

جیسا تم بولو بے بی گرل ویسا کر لے گے اور سب کے عرش کے منہ سے بے بی گرل سن کر دبی دبی ہنسی ہنسنے لگے تھے اور روحا کا سب کے سامنے بے بی گرل سن کر چہرہ سرخ ہوا تھا۔۔۔

شاہ جی اپ بھی سب کے سامنے مت شروع ہوا کرے۔۔۔

بے بی گرل میں نے کون سا سب کے سامنے رومینس کیا ہے جو تم ایسے شرما رہی ہو عرش نے بے باکی سے کہا تو روحا کو کھانا کھاتے گلے میں اٹکا تھا۔۔

کیا ہوا روحا ایمانے جلدی سے پانی دیا تو روحا نے نم آنکھوں سے عرش کو دیکھا۔۔

مجھے نہیں کھانا کھانا روحا اٹھ کر جانے لگی تو عرش نے روحا کا ہاتھ پکڑا بیٹھو شادی کی بات تو کرتے ہے نا۔۔۔

تو میں نے یہ دیسائڈ کیا ہے کے دو دن بعد علینا اور اکاش کا نکاح ہو گا سب لوگ یہ سب کر خوش ہوئے تھے لیکن اینا کا تو غصے اور جیسلی کے مارے برا حال تھا ایما کی انکھوں میں انسوائے تھے وہ بنا کسی سے بات کیے اٹھ کر کمرے میں چلی گئی سب نے ایما کی پشت کو دیکھا لیکن کوئی کچھ کہ نہیں سکتا تھا سب خاموشی سے کھانا کھانے لگے۔۔۔

رات کو عرش لوگ باہر کسی کام سے گئے تھے اور روحا نماز پڑھ رہی تھی ایما کا بھی دل گھبرا رہا تھا وہ اس ٹائم کسی سے بات کر کے اپنا دل کا بوجھ ہلکا کرنا چاہتی تھی اسی لیے وہ روحا کے پاس اگئی لیکن روحا کو نماز پڑھتے دیکھ اس کے چہرے کا سکون دیکھ ایما کا نا جانے کیوں حسرت ہوئی کے کاش اسے بھی ایسا سکون ملے وہ دروازے سے لگ کر کھڑی ہو کر روحا کو دیکھنے لگی روحا نے سلام پھیرا تو ایما کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہی تھی روحا سمجھ گئیں تھی کے لوہا گرم ہے اگر اسے سونا بنانا ہے تو مزید اسے گرم کرنا پڑے گا۔۔۔

او ایما بیٹھو وہاں کیوں کھڑی ہو روحا نے جائے نماز اٹھا کر الماری میں رکھا اور وہاں سے قرآن پاک اٹھا لائی اور اسے پڑھنے لگی۔۔۔

یہ کیا ہے روحا ایما نے قرآن پاک کا دیکھ کر کہا تو روحا نے بتایا کہ ان کی کتاب ہے اسے پڑھ کر ہی تو سکون ملتا ہے چلو میں تمہیں پڑھ کر سناتی ہو تم محسوس کرنا تمہیں بھی سکون ملے گا۔۔۔

اس سے پہلے ایما منع کرتی روحا نے سورت رحمان پرھنا شروع کی تھی جیسے جیسے وہ پڑھتی جا رہی تھی ایما کا دل زوروں سے دھڑک رہا تھا ایک عجیب سا احسان محسوس ہو رہا تھا ایما کو روحا پڑھتی جا رہی تھی اور

ایما کا محسوس ہوا جیسے اس کے چہرے پر کچھ گیلا گیلا سا ہے ایما نے اپنے چہرے پر ھاتھ لگا یا تو وہ دیکھ کر خیران رہ گئیں کے وہ رو رہی ہے اس کی انکھوں سے انسو نکل رہے تھے۔۔

رر۔۔۔روحا۔۔۔۔ایما کا دل گھبرانے لگا تھا اس نے ماتھے پر پسنہ انے لگا تھا روحا جانتی تھی یہ سب ہو گا یہ سب ہو گا تو اس کے دل کر گرد جمی دھول صاف ہو گی۔۔۔۔

ببب۔۔۔بس کرو روحا میرا دل ایما کا نا جانے کیا ہو گیا تھا انسو تھے کے رک ہی نہیں رہے تھے مم۔ میں جارہی ہوتت۔۔تم مجھ پر جادو کررہی ہو روحا ایما یہ کہتے کمرے سے بھاگی تھی اور روحا کے چہرے پر مسکراہٹ ائی تھی بہت جلد تم مجھے اکر بولو گی کے مجھے بھی یہ کتاب پڑھنی ہے روحا اب دوبارہ سے قرآن پاک پڑھنے لگی تھی۔۔

ایما کمرے میں آئی تو ابھی بھی اس کا دل زوروں سے دھڑک رہا تھا یہ کیا ہو رہا مجھے مجھے پسنہ کیوں ارہا ہے ایسا کیا تھا اس کتاب میں ایما بیڈ پر بیٹھی اپنا چہرہ صاف کرنے لگی لیکن میرے دل کو ایک سکون سا ملا ہے تو کیا اس کتاب کی وجہ سے ایما سب اس بارے میں سوچنے پر مجبور ہو چکی تھی۔۔۔

ارمانڈو کمرے میں بیٹھا بیا کی تصویریں دیکھ رہا تھا کے اس کے کمرے میں روبرٹ ایا تھا اور اپنے کمرے میں بنا اجازت کے روبرٹ کو دیکھ کر ارمانڈو کا غصہ ایا تھا اس کے کمرے میں بنا اجازت انا کسی کو بھی اجازت نہیں تھی وہ روبرٹ ہی کیوں نا ہو۔۔

ارمانڈو تم نے کہا تھا اس دفعہ ضرور کچھ ہو گا لیکن جب بھی میرے ادمی انہیں مارنے جاتے ہے الٹا ہمارے آدمی کیوں مر کر آجاتے ہے کبھی تمہارا نشانہ نہیں چونکا اب کی بار ہر دفعہ کیوں تمہیں ہار نصیب ہو رہی ہے کیا تم یوز لیس ہو چکے ہو یا تن ایک لڑکی کے پیچھے۔۔

روبرٹ۔۔۔ارمانڈو روبرٹ کے منہ سے بیا کا نام سنتے چیخا تھا۔۔

اووووو تو اس کا مطلب کے میرے لوگ ٹھیک کہ رہے تھے کے ایک لڑکی نے تمہیں نکما کر دیا ہے کے تمہیں دیا گیا کام تم پورا نہیں کر پا رہے ہو ارمانڈو تمہیں میں نے شیر بنایا ہے شیر اور تم ایک لڑکی کے پیچھے لگ کر گیڈر بنتے جا رہے ہو۔۔۔

روبرٹ ہمارے کام کے بیچ میں اس لڑکی کو لے کر مت او ورنہ میں بھول جاؤ گا تم کون ہو اور ہمارا کیا رشتہ ہے یہ نا ہو کے ڈی گینگ کی موت کو چھوڑ کر میرے ہاتھوں تمہاری موت ہو جائے ارمانڈو نے سخت لہجے میں کہا تو روبرٹ کا بھی ایک دفعہ چپی لگ گی تھی ارمانڈو روبرٹ کو دیکھ کر غصے سے گھر اس باہر نکل گیا اور گاڑی لے کر چلا گیا پیچھے روبرٹ نے غصے سے مٹھیاں میچی تھی

تم میرے پالتو کتے ہو ارمانڈو پالتو کتے اور تمہیں میں اتنی جلدی ہاتھوں سے نکلنے نہیں دو گا اس لڑکی کا تو کچھ کرنا ہو گا۔۔۔۔۔

ارمانڈو غصے سے باہر نکل کر سڑکوں پر گاڑی ڈورا رہا تھا ایک سنسان جگہ پر جا کر ارمانڈو نے اپنی گاڑی روکی تھی اور گاڑی سے باہر نکل کر سیگرٹ نکال کر وہ گاڑی سے ٹیک لگائے وہ پیا اور عرش کے بارے میں سوچنے لگا۔۔

بچاو بچاؤ۔۔۔بچاو بچاؤ ایک لڑکی کی اواز سن کر ارمانڈو نے اس آواز کی طرف دیکھا جہاں ایک لڑکی بھاگتی ہوئی ارہی تھی اور اس کے پیچھے کچھ ادمی لگے ہوئے تھے وہ لڑکی بھاگتی ہوئی ارمانڈو کے پاس اگئی تھی ارمانڈو نے اس لڑکی کو دیکھا جس کی حالت بری تھی اس نے چہرے پر جگہ جگہ زخموں کے نشان تھے کپڑے ایک حد تک پھٹے ہوئے تھے۔۔۔

اے چھوڑوں لڑکی کو یہ ہمارا مال ہے وہ ادمی خباثت سے کہتے اس لڑکی کو دیکھنے لگے وہ لڑکی اس آدمیوں کی بات سن کر ارمانڈو کے بازو پکڑ کر اس کے پیچھے ہو گی جیسے اسے مضبوط پناہگاہ مل گئی ہو ارمانڈو نے اس لڑکی کو دیکھا اور اپنی جیکٹ اتار کر اس لڑکی کو پہنائی اور اسے گاڑی میں بیٹھایا۔۔۔

اے بے لڑکے تجھے بولا ہے یہ لڑکی ہمارے حوالے کر و تم اسے گاڑی میں بیٹھا رہے ہو وہ ادمی گاڑی کا دروازہ کھلو لنے لگے تو ارمانڈو نے اس ادمی کو بازو پکڑ کر زور سے مڑورا کے اس سنسان جگہ پر اس کی ہڈی ٹوٹنے کی اواز گونجی تھی۔۔۔

اہہہہ۔۔۔وادمی کراہ کر پیچھے ہوا تھا۔۔

ایک دفعہ جو چیز ارمانڈو کی حفاظت میں اجائے اسے ارمانڈو کی اجازت کے بغیر کوئی ہاتھ کیا اسکے بارے میں کوئی برا سوچ بھی نہیں سکتا ارمانڈو نے اس لڑکے کو زور دار مکہ مارا وہ لڑکی خیرانگی سے یہ سب دیکھ رہی تھی اب وہاں لڑائی شروع ہو چکی تھی اور تھوری دیر میں ہی وہاں ان ادمیوں کی کٹی پھٹی لاشیں پڑی تھی اور ارمانڈو کے ہاتھ خون سے تر تھے ان کو مارنے کے بعد ارمانڈو گاڑی میں بیٹھا تو وہ لڑکی بھی ارمانڈو کے ہاتھوں پر لگا خون دیکھ کر ڈر گئی تھی۔۔

ڈرو نہیں تمہیں کھانے نہیں لگا اور یہ بتاو اس ٹائم یہاں کیا کر رہی ہو اس کا زخمی جسم دیکھ کر ارمانڈو نے پوچھا۔۔

اس لڑکی کی درد کی وجہ سے کراہ نکلی تھی اسنے ارمانڈو کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

بتاؤ اب تمہارا گھر کہاں ہے میں تمہیں تمہارے گھر چھوڑ دو ارمانڈو سامنے دیکھ کر گاڑی چلاتے ہوتے کہنے لگا لیکن اس لڑکی کی طرف سے کوئی جواب نہیں آیا تو ارمانڈو نے اس کی طرف دیکھا جو بے ہوش ہو چکی تھی۔۔۔

بس اس کی کمی باقی تھی افففف ارمانڈو اسکی مدد کرنا تو نہیں چاہتا تھا لیکن ایک انسانیت کے ناتے اسنے مدد کرنے کا سوچا ورنہ اس کا دل تو پھتر کا تھا لیکن جب سے اس کی زندگی میں بیا واپس آئی تھی اس کا دل دھڑکنے لگا تھا احسان کرنے لگا تھا۔۔۔

افففف اب اسے کہاں چھوڑوں محل بھی نہیں لے کر جا سکتا اپنے گھر ہی لے چلتا ہو صبح ہوتے ہی اسے اس کے گھر بھیج دو گا یہ سوچتے ارمانڈو اپنے پرسنل محل چلا گیا جو ارمانڈو نے اپنے لئے سپشل بنوایا تھا جب بھی اسے تنہائی کی ضرورت ہوتی وہ وہاں ہی جاتا تھا وہاں جانے کی اجازت تو روبرٹ کو بھی نہیں تھی۔۔

◈◈◈

روحا کمرے میں بیٹھی اپنے شاہ جی کا انتظار کر رہی تھی عرش کمرے میں داخل ہوا تو اپنی بے بی گرل کو دیکھا جو اسے ہی اندر اتے ہوئے دیکھ رہی تھی اج عرش کی طبیعت کچھ ٹھیک نہیں لگ رہی تھی عرش چلتے ہوا روحا کے پاس ایا۔۔۔

کیا ہوا شاہ جی اپ ٹھیک تو ہیں نا روحا نے عرش کا تھکا تھکا ہوا چہرہ دیکھا تو اس سے پوچھنے لگی عرش روحا کے پاس اکر بیٹھا اور اسے دیکھنے لگا میں تمہیں زور سے ہگ کر سکتا ہوں بے بی گرل مجھے اس ٹائم سکون کی ضرورت ہے جو صرف تم سے مل سکتا ہے روحا۔۔۔

روحا نے عرش کو اپنے سینے سے لگایا شاہ جی اپ پوچھ کیوں رہے ہے مجھ پر آپ کا حق ہے شاہ جی جب چاہے آپ مجھے ہگ کر کے سکون لے سکتے ہے عرش نے یہ سنتے روحا کو زور سے ہگ کیا اور اپنی آنکھیں بند کر لی روحا نے پیار بھری نظروں سے اپنے شاہ جی کو دیکھا جو اسے ہگ کیے بہت ہی پر سکون لگ رہا تھا روحا کی نظر عرش کے ہونٹوں پر گئی جو خشک ہو رہے تھے۔۔۔۔

اپنے ہونٹوں پر کب سے وہ اپنی بے بی گرل کی نظریں محسوس کر کے عرش نے اپنی آنکھیں کھولی۔۔

میری بے بی گرل میرے ہونٹوں کو دیکھ رہی ہے کیا ٹیسٹ کرنے ہے کیا جبکہ عرش کی بات سنتے روحا نے ہڑبڑا کر اپنی نظریں بدلیں تھی نہیں شاہ جی اپ کے ہونٹ خشک ہو رہے ہے ایک منٹ رکے روحا نے یہ کہتے ساتھ والے سائڈ ٹیبل سے اپنی لپ گلوز نکالا اور عرش کے سامنے کیا۔۔۔

یہ لے شاہ جی یہ لگا لے اپنے ہونٹوں پر آپ کے ہونٹ ٹھیک ہو جائے گے۔۔۔

میں لڑکا ہو بے بی گرل میں یہ نہیں لگاؤ گا۔۔

افففف شاہ جی اپ تو ایسے شرما رہے ہے جیسے پتا نہیں میں کیا دے رہی ہو اپ کو لگانے کے لئے۔۔۔

اچھا تو زرہ مجھے لگا کر دیکھاؤ کیسے لگاتے ہے پھر لگاتا ہو میں۔۔

روحا نے لپ گلوز کو اپنے ہونٹوں پر لگایا اور عرش کو دیکھا یہ لے شاہ جی ایسے لگاتے ہے روحا نے لپ گلوز دیتے کہا تو عرش نے وہ لپ گلوز پکڑتے پھینکا اور روحا کی گردن میں ہاتھ ڈالے وہ وہ اس کے لبوں پر جھکا تھا اور روحا اس اچانک افتاد پر بوکھلا کر رہ گئیں تھی لیکن روحا نے اس دفعہ مزاحمت نہیں کی تھی وہ اپنے شاہ جی کو محسوس کرنے لگی تھی تھوڑی دیر بعد عرش پیچھے ہوا تو روحا نے اپنے سرخ چہرے کے ساتھ عرش کو دیکھا۔۔۔

اب میرے ہونٹ ٹھیک ہو جائے گے کیوں کے میں نے اپنی فیورٹ لپ گلوز لگا لی ہے عرش نے بہکے ہوئے انداز میں کہا تو روحا نے شرما کر عرش کے سینے میں منہ دیا تھا۔۔

بے بی گرل جیک اور علینا کی شادی کے بعد ہنی مون کے لئے تیار رہنا میری جان پھر میں تم سے سکوں حاصل کرو گا جو میں پیچھلے تین مہینوں سے حاصل نہیں کر سکا اور تم مجھے اپنے قریب آنے سے نہیں روکوں گی نا ہی مجھ میں اور ہمت ہے کے کے اب تم سے دور رہ سکو روحا نے شرماتے عرش کے سینے میں رضامندی کے طور پر اس کے سینے میں منہ چھپایا میں بھی آپ سے بے حد محبت کرتی ہو شاہ جی مجھ پر آپ کا حق ہے میں آپ کو مزید نہیں روکوں گی عرش نے مسکراتے روحا کو اپنے ساتھ لٹایا اور سونے کے لیے لٹ گئے۔۔

ارمانڈو اس لڑکی کو گھر لے آیا تھا اور کمرے میں لٹا دیا تھا اور خود دوسرے کمرے میں چلا گیا تھا ارمانڈو اپنے کمرے میں جا کر اپنی ریڈ روز کی تصویر نکال کر دیکھنے لگا اس کا دل کر رہا تھا اپنی بیا سے بات کرنے کو ارمانڈو نے ابیہا کو کال کی۔۔

کیا ہوا مان تم ٹھیک تو ہو نا اس ٹائم کال کی تم نے ابیہا بھی سو گئی تھی مان کی کال اتے دیکھ جلدی سے کام اٹھائی تھی۔۔۔

میں ٹھیک ہو بیا بس دل کر رہا تھا آپ سے بات کرنے کو اسی لیے کال کر دی میں نے اپ کو ڈسٹرب تو نہیں کر دیا نا بیا۔۔۔

نہیں مان تم مجھ سے بات کرو میں ٹھیک ہو اب بتاؤ کیا ہوا ہے۔۔

بیا اپ مجھ سے کبھی دور تو نہیں جائے گی نا جیسے بچپن میں چلی گئیں تھی اور عرش۔۔۔

مان مجھے یہ سب نہیں پتا لیکن تم مسلمان نہیں ہو میں کیسے تم سے شادی کر سکتی ہو۔۔۔

تو میں آپ کے لئے مسلمان کو جاؤ گا بیا۔۔۔

مان مسلمان انسان کے لئے نہیں اللہ کے لئے ہوا جاتا ہے اللہ کو دل سے ماننا پڑتا ہے مان تب جا کر آپ کے دل میں اللہ آپنے لئے جگہ بناتا ہے اور اپ کو سکون دیتا ہے۔۔۔

لیکن بیا میں بتا رہا ہو اس دفعہ میں آپ کو خود سے دور نہیں جانے دو گا چاہے ہمارے بیچ اس دفعہ عرش ہی کیوں نا آ جائے۔۔۔

ہمم مان دیکھتے ہے ایک دفعہ تمہیں عرش سے بھی ملوانا پڑے گا پتا نہیں اس کا کیسا ریکشن ہو گا اپنے بچپن کے دوست کو دیکھ کر ویسے تم ابھی تک ملے کیوں نہیں ہو مان۔۔۔

آپ کو پتا تو ہے بیا کے ہمارا کیسا جھگڑا ہوا تھا بس اسی وجہ سے لیکن بہت جلدی ملو گا اور آپ کے بارے میں بھی بات کرو گا چلے بیا بہت رات ہو گئی ہے اپ بھی سو جائے۔۔۔

او کے مان کافی ٹائم ہو گیا ہے مجھے بھی نیند آ رہی ہے گڈ نائٹ بیا۔۔۔

گڈ نائٹ مان یہ کہتے بیا نے کال کٹ کر دی اور سنے کے لیے لیٹ گی ارمانڈو بیا کی تصویریں دیکھنے لگا نہیں بیا اس بار میں نہیں ہارو گا اپ میری ہی رہے گی کوئی ب آپ کی مجھ سے چھین نہیں سکتا کوئی بھی نہیں۔۔۔

صبح اس لڑکی کی انکھ کھلی تو خود کو ایک انجان کمرے میں پایا یہ میں کہاں آ گئی میں تو کل رات اس لڑکے کے ساتھ تھی اس لڑکے کے ساتھ گاڑی میں ابھی کچھ اور سوچتی کہ ارمانڈو کمرے میں داخل ہوا تھا ارمانڈو اپنے کمرے میں لگے کیمرے کی مدد سے دیکھ چکا تھا اس لڑکی کو ہوش اگیا ہے اس لڑکی نے بھی ارمانڈو کو دیکھا لڑکی کے جسم پر زخموں کی وجہ سے ابھی بھی درد ہو رہی تھی۔۔۔

ٹھیکیو سو مچ آپ نے میری مدد کی اس لڑکی کی آنکھوں میں انسو ائے تھے آپ بہت اچھے ہے اللہ آپ کو خوش رکھے۔۔

نہ تو میں اچھا ہوں اور نہ ہی مجھے تمہارے رب کی دعا کی ضرورت ہے ائی سمجھ نہ ہی مجھے یقین ہے ان سب پر اس لڑکی نے حیرت سے ارمانڈو کو دیکھا تو اپ مسلمان نہیں ہیں تو کیا کرسچن ہے۔۔۔ ارمانڈو نے ہاں میں سر ہلایا۔۔

جو بھی ہے میرے اللہ نے تو اپ کو میرے لیے مسیحا بنا کر بھیجا ہے نا اسی لیے اپ نے میری جان بچائی ہے۔۔۔۔

اور اگر میں ہی ان لڑکوں کی جگہ تمہاری عزت لوٹ لوں اور تمہیں کاٹ کر پھینک دوں تمیں پتہ بھی نہیں چلے گا نا ہی تمہارے گھر والوں کو پتہ چلے گا کے تم کہاں گئی اور کہاں نہیں اور تمہارا خدا کچھ بھی نہیں کر پائے گا ارمانڈو کے لہجے میں ایک چیلنج تھا۔۔

ہاں مجھے اپنے خدا پر یقین ہے اگر کچھ غلط کرنا ہوتا تو کل ہی میرے ساتھ کر لیتے آپ لیکن مجھے اپ کے ذریعے میرے خدا نے مجھے بچایا ہے تو مجھے ابھی بھی یقین ہے کہ اپ مجھے نقصان نہیں پہنچا سکتے۔۔۔

ہم تو تم اس وقت تم بالکل میرے ساتھ اکیلی ہو ارمانڈو نے اپنے قدم اس لڑکی کی طرف بڑھائے تو اب تمہارا یقین ہے تو تمہیں کون بچائے گا تم خود یا تمہارا خدا۔۔۔

ایک پل کو اس لڑکی کی انکھوں میں خوف ایا تھا لیکن نہ جانے کیوں وہ لڑکی دل سے اندر ہی اندر مطمئن تھی کہ جو ساری رات کچھ نہ کر سکا ایک لڑکی دیکھ کر وہ ابھی بھی کیا کرے گا وہ لڑکی سمجھ چکی تھی کہ اس انسان کو علم کی ضرورت ہے اسلام کی ضرورت ہے وہ لڑکی ہلکا سا مسکرائی تھی۔۔

سامنے لڑکی کے چہرے پر مسکراہٹ اور سکون دیکھ کر ارمانڈو کو غصہ ایا تھا۔۔

اپ مجھے کبھی نقصان نہیں پہنچا سکتے کوشش کر کے دیکھ لیں ارمانڈو سامنے والی لڑکی کو اپنے خدا پر اتنا یقین کرتے دیکھ حیران ہوا تھا۔۔

مجھے ان باتوں پر یقین نہیں ہے۔۔

جس دن اپ ہمارے خدا سے اپنے لیے کچھ مانگیں گے نا وہ اپ کو عطا کرے گا تو اپ کو یقین ائے گا وہ بھی صرف اللہ کی طرف سے ہی ہو گا۔۔۔

تو اج میں بھی دیکھتا ہوں تمہیں مجھ سے کون بچاتا ہے ارمانڈو نے اپنا ہاتھ اس لڑکی کی جانب بڑھایا تو وہ لڑکی اپنی آنکھیں بند کیے مسلسل کچھ پڑھنے لگی ارمانڈو نے حیرت سے اس لڑکی کو دیکھا نہ تو ڈری تھی نا ہی چیخی تھی نہ ہی بھاگنے کی کوشش کی تھی۔۔

لیکن اپنے اللہ کو پکار رہی تھی ارمانڈو نے طنزیہ مسکراہٹ لئے اپنے اپنا ہاتھ اس لڑکی کے چہرے کے پاس لے کر جانا چاہا لیکن اسے لگا جیسے اس کا ہاتھ ہوا میں ہی کسی نے روک دیا ہو ارمانڈو نے بہت زور لگایا اس کا ہاتھ اس لڑکی کی جانب چلا جائے لیکن اپنا ہاتھ اس لڑکی کی جانب بڑھتا نا دیکھ ارمانڈو نے اپنے ہاتھ کو دیکھا جو اس کی طرف جا ہی نہیں رہا تھا اس لڑکی کو چھو ہی نہیں پا رہا تھا۔۔۔

بند کرو یہ پڑھنا بند کرو نہیں چھور رہا ہو تمہیں ارمانڈو کے چہرے اور گردن پر پسینہ اگیا تھا وہ گھبراہٹ کے مارے دو قدم پیچھے لے گیا تو اس لڑکی نے انکھیں کھولی اور مسکرا کر ارمانڈو کو دیکھا اپ نہیں اپ کو میرے اللہ نے مجھ تک آنے سے روکا ہے اور اپ اچھے انسان ہیں میں جانتی ہوں بس اپ کو کسی معجزے ہونے کا انتظار ہے جو اپ خود اسلام کی طرف ائیں گے خود میرے اللہ کی طرف ائیں گے خود ہی اسلام قبول کریں گے اپ میں ابھی بھی انسانیت باقی ہے جو میں کل اور اج دیکھ چکی ہوں۔۔

نہیں ہے مجھ میں انسانیت باقی تم مجھے جانتی نہیں ہو درندہ ہو میں درندہ ارمانڈو زور سے چیخا تھا۔۔۔

تو اللہ نے درندوں کے بھی تو دل رکھے ہیں وہ لڑکی اب ارمانڈو کو زچ کر رہی تھی۔۔

تمہارا گھر کہاں ہے مجھ سے زیادہ بولو مت تم تمہارے گھر چھوڑ آتا ہو میری جان چھوڑو۔۔۔

میرا کوئی گھر نہیں اب مجھے کوئی دارالامان چھوڑیں۔۔۔

مطلب کوئی گھر نہیں ہے۔۔

مجھے بیٹھنے تو دے پہلے ہی زخموں میں درد ہو رہا ہے اب کھڑا کیا ہوا ہے وہ لڑکی ارمانڈو کو پیچھے کرتی بیڈ پر جا کر بیٹھ گی۔۔۔۔

میں ایک کلب سے بھاگ کر آئی ہو۔۔۔۔

کلب سے کیوں۔۔۔۔

میں اپنی چچی کے ساتھ رہتی تھی اور میں ایک ہوٹل میں کام کرتی تھی آنہوں نے مجھے وہاں دیکھا تو مجھے گدنیپ کرنے لگے تو کسی بھی طرح کر کے گھر بھاگ گئی لیکن ان ظالموں نے میری چچی کو مار کر مجھے گدنیپ کر کے لے گئے اور اج مجھے کلب میں میری بولی لگانے والے تھے مجھے اگے بیچنے والے تھے تو میں وہاں سے بھاگ ائی تو آگے آپ مجھے مل گئے اسی لئے میرا کوئی گھر نہیں ہے اپ مجھے کسی دارلامان چھوڑ دے۔۔۔۔

تو تمہارا کوئی گھر نہیں ہے ارمانڈو نے اس لڑکی کو دیکھا جس کے چہرے پر بازوں پر ٹانگوں پر زحم تھے تمہیں زحم بھی ہیں اسی لیے تمہیں دارلمان بھی نہیں چھوڑ سکتا کیونکہ یہاں اس طرح کے درندے جگہ جگہ گھوم رہے ہیں تو جب تک تمہارے ذخم ٹھیک نہیں ہو جاتے تم یہاں رہ سکتی ہو ارمانڈو کو نہ جانے کیوں یہ لڑکی اچھی لگی تھی اس پر ترس اگیا تھا تو اس نے اسے یہاں رہنے کی اجازت دے دی۔۔

نہیں میں ایک مسلمان ہوں ایک کافر کے گھر کیسے رہ سکتی ہیں جس کے گھر میں نا نماز پڑھی جا سکتی ہے نہ ہی قران پاک اس لڑکی نے ارڈمانڈو کے دل پر وار کیا تھا۔۔

تمیں سب کچھ یہاں مل جائے گا جیسے چاہو گی ویسے ہی تم رہ سکتی ہو ارمانڈو نے نظریں چراتے ہوئے کہا۔۔۔

مجھے یہاں کیوں رکھنا چاہتے ہیں۔۔۔۔

نام کیا ہے تمہارا۔۔۔

میرا نام جنت ہے۔۔۔

تو جنت وہ کیا ہے نادار لاامان میں بھی لڑکیاں سیف نہیں ہیں اج کل تمہاری طبیعت بھی ٹھیک نہیں ہے جب تک چوٹیں ٹھیک نہیں ہو جاتی یہاں رہ سکتی بعد میں تمہیں جہاں چاہوں گی وہاں چھوڑاؤں گا۔۔۔

جس دن اپ اللہ کے لیے مسلمان ہوں گے نا مجھے بہت خوشی ہو گی اس دن میں اپ کو اپنا بھائی بناؤں گی۔۔

اور وہ دن کبھی نہیں ائے گا زیادہ پھیلو مت ذرمانڈو چڑتا ہوا باہر چلا گیا۔۔۔

جنت کے چہرے پر مسکراہٹ ائی تھی اپ بہت اچھے انسان ہیں اپ کا نام جو بھی ہے لیکن میں اپ کو جلد سے جلد ہی مسلمان کروں گی اسلام کی طرف لے کراؤں گی یہ میرا وعدہ ہے۔۔

جنت کے پاس سے ہو کر ارمانڈو اپنے کمرے میں ایا غصے سے ضبط سے مٹھیاں بھیچیں کہ اس کے خدا نے اسے بچا لیا تھا کیوں کیوں وہ اسے چھو نہیں پایا تھا کیا اس کا خدا اتنا طاقتور ہے لیکن میرے خدا نے تو میرے باپ کو نہیں بچایا تھا مجھے نہیں بچایا تھا میری ماں سے الگ کر دیا اپنا ماضی سوچتے ارمانڈو کی انکھوں میں انسوائی تھی بابا اپ کہاں ہیں ائی مس یو بابا مجھے اپ کی بہت ضرورت ہے پلیز کم بیک ارمانڈو انکھوں میں انسو لیے بیڈ کے پاس گھٹنوں کے بل بیٹھ کر رونے لگا۔۔

اج پھر میرب ہاسپٹل میں موجود تھی لیکن شایان کے کمرے میں جاتے ہی میرب کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھی کیونکہ ایک لڑکی شایان کے اوپر جھکی ہوئی تھی۔۔۔

ایہمم اہمم۔۔۔۔ میرب نے گلا کنگار کر دونوں کو اپنی طرف متوجہ کرنا چاہا تو میرب کی اواز سن کر شایان نے جلدی سے اس لڑکی کو اپنے سے دور کیا۔۔۔

یہ کیا ہو رہا ہے ہاں میرب کے اندر تو جیلسی کے بھانپر جلنے لگے تھے میرب کا سرخ چہرہ دیکھتے شایان کے شرارتی دماغ نے کچھ سوچا۔۔۔

وہ کیا ہے نا میرب یہ ڈاکٹر زارہ ہے وہ میری آنکھ میں کچھ چلا گیا تھا تو یہ وہی نکال رہی تھی۔۔۔

ارے ڈاکٹر شایان آپ انہیں اتنی وضاحت کیوں دے رہے ہے زارہ نے خیرانگی سے کہا یہاں ہاسپٹل میں صرف عثمان کو ہی پتا تھا کے شایان اور میرب ہسبڈ وائف ہے کیونکہ عثمان کا ان کی فیملی میں انا جانا تھا باقی ہاسپٹل والوں سے یہ بات چھپائی گئی تھی شایان اور میرب یہاں سینئر اور جونیئر کے طور پر ہی کام کرتے تھے ان کے کئی دشمن تھے وہ نہیں چاہتے تھے کے شایان کے ساتھ ساتھ میرب بھی ان کی نظروں میں ائے کے یہ سلطان فیملی سے ہے۔۔

ڈاکٹر شایان شاید آپ بزی ہے میں بعد میں آتی ہو یہ کہتے میرب پیر پٹکتی کمرے سے باہر چلی گئیں شایان اس کی جیلسی دیکھ کر مسکرایا تھا اب آئے گا نا مزہ اب تم خود اوگی میرے پاس میرب شایان مرزا ڈاکٹر زارہ آپ بھی جائے مجھے بھی کچھ کام ہے میں وہ کر کے آتا ہو۔۔۔۔

جی سر یہ کہتے زارہ بھی چلی گیں۔۔۔

میرب جو تو بس نہیں چل رہا تھا وہ اس لڑکی کا خشر نشر کر دے لیکن پہلے وہ شایان کو مزہ چھکانا چاہتی تھی تمہاری تو اب خیر نہیں شایان ویسے مجھے کہتے ہے کے میں لڑکوں سے دور رہو اب تم خود۔۔ میرب غصے میں ہاتھ میں پکڑی پینسل کو زور زور سے ٹیبل پر مار رہی تھی۔۔

◈◈◈

ایشم پورے گھر کو دیکھتی دیکھتی باہر چلی گئی تھی جہاں لیو بیٹھا ہوا تھا لیو کو دیکھ کر ایشم کو وہ دن یاد ایا تھا جب وہ بھاگی تھی اور اس نے بھاگنے نہیں دیا تھا اج تو لیو اکیلا تھا اسے مزہ بھی چکھا سکتی تھی ایشم لیو کے پاس گئی تو لیو نے ایشو کو دیکھا لیکن ایسے دیکھتے پھر سے چہرہ نیچے کر کے بیٹھ گیا اس کی طبیعت اب پچھ سے پہلے سے بہتر تھے لیکن پھر بھی وہ ایشم کو نہ پسند ہی کرتا تھا۔۔۔

تم بہت بد تمیز ہو لیو تمہاری وجہ سے میں اس دن نہیں بھاگ سکی اگر تم نہ ہوتے تو میں اس ٹائم اپنے گھر میں ہوتی ازاد ہوتی اس طرح اس گھر میں قید نہ ہوتی اور اگر اس دفعہ میں بھاگی اور تم نے مجھے بھاگنے سے روکا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا ائی سمجھ لیو کو اپنے اپ کو دی گئی دھمکی پسند نہیں ائی تھی لیو نے ایشم کو دیکھ کر زور سے غرایا تو ایشم جو پنجوں کے بل بیٹھی ہوئی تھی نیچے گرے تھی لیو اٹھ کر ایشم کے پاس ایا اور اپنا منہ کھول کر ایشم کے قریب ہوا۔۔

اہہ۔۔۔مجھے مت کھانا مجھے مت کھانا ایشم تو لیو کو دھکا مارتے بھاگی تھے اور اب لیو پورے گراؤنڈ میں ایشم اگے اگے اور پیچھے لیو تھا نہیں میں اب تم کو دھمکی نہیں دوں گی بھاگوں کی بھی نہیں پلیز میرا پیچھا نہ کرو ایشم تو لیو کو اپنے پیچھے اتے دیکھ ڈر کے مارے بول رہی تھی۔۔۔

ایشم سے اب بھاگا بھی نہیں جا رہا تھا ایشم نے ایک جگہ رک کر گہرے گہرے سانس لیتے لیو کو دیکھا تو لیو بھی اپنی نیلی انکھوں سے دیکھنے لگا اپنی ان نیلی انکھوں سے مجھے مت گھوروں میں نہیں ڈرتی تم سے ایشم نے پھر سے ہمت کرتے کہا۔۔

تو لیو یہ سنتے ہوئے ایک جمپ لگائی اور ایشم کو پکڑا اور نیچے زمین پر گرا دیا ایشم کی خوف سے چیخیں نکلی تھی۔۔۔

حدید بھی ایشم کی چیخیں سنتا جلدی سے باہر ایا تو دیکھا لیو ایشم کو اپنے شکنجے میں لیے زمین پر گرائے ہوئے تھا اور اسے چاٹ رہا تھا بچاؤ مجھے بچاؤ مجھے حدید ایشم حدید کو دیکھ کر کہنے لگا حدید ایشم کو دیکھ کر جلدی سے لیو کے پاس ایا اور لیو کو ایشم سے ہٹایا۔۔۔

لیو کیا کر رہے ہو پیچھے ہٹو یہ بھی چاچی ہے تمہاری حدید نے لیو کو دیکھتے کہا لیو نے حدید کو دیکھا اور پھر ایشم کو دیکھا اور پھر پلٹ کر اپنے پنجرے کے پاس جا کر بیٹھ گیا۔۔۔

حدید نے ایشم کو اٹھایا تو ایشم کو دیکھ کر حدید کی بھی ہنسی چھوٹی تھی ایشم کے چہرے پر مٹی لگی ہوئی تھی بال بکھر کر گھونسلا بن گئے تھے۔۔

ہاہاہاہاہاہا حدید کی ہنسی ہی بند نہیں ہو رہی تھی۔۔۔

کیا مسئلہ ہے تمہیں حدید اب تم کیوں ہنس رہے ہو۔۔۔

حدید نے ایشم کا ہاتھ پکڑا اور کمرے میں لے گیا اور شیشے کے سامنے جا کر کھڑا کیا تو ایک دفعہ تو ایشم خود کو دیکھ کر ڈر گئی تھی۔۔۔

یی۔۔۔ یہ کون ہے یہ میں ہوں ایشم ایک فیمس ایکٹر تھی ایک سٹار تھی اپنی حالت ایک جانور کی وجہ سے ایسی دیکھ کر اسے لیو پر بے حد غصہ ایا تھا تمہیں تو میں نہیں چھوڑوں گی لیو ایشم نے غصے سے سوچا۔۔

جاؤ جا کر فریش ہو جاؤ ورنہ تمہیں میں ایسے دیکھتا رہا تو میری ہنسی نہیں رکے گی۔۔۔

تم تم بہت بدتمیز ہو یہ سب کچھ تمہاری وجہ سے ہوا ہے اور اس جانور کی وجہ سے تم دونوں کو میں دیکھ لوں گی ایشم حدید کے پیر پر اپنے پیر مارتے فریش ہونے چلی گی تو پیچھے حدید اپنے پیر کو لے کر کراہ کر رہ گیا۔۔

رات کا وقت تھا عرش لیو کو لے کر ایک جگہ مسلسل چہل قدمی کر رہا تھا اور وہ کر رہا تھا ارمانڈو کا انتظار عرش نے خود کال کر کے ارمانڈو سے ملنے کے لیے اسے خود بلوایا تھا اور اتی دفعہ وہ لیو کو بھی ساتھ لے کر اگیا تھا۔۔۔

ہیلو عرشان شاہ وہ جو سامنے کھڑے دو بچوں کو دیکھ رہا تھا جو کھیل رہے تھے وہ اپنا اور ارمانڈو کا بچپن یاد کر رہا تھا لیکن اپنے پیچھے سے اتی اواز پر لیو اور وہ مڑے تھے عرش نے غور سے ارمانڈو کو دیکھا وہ کتنا بدل گیا تھا لیکن جو اس کی پہچان تھا وہ تھا اس کا کٹ جو آنکھ پر تھا ارمانڈو بھی عرش کو دیکھ رہا تھا لیکن ایک کی آنکھوں میں اپنے دوست کو لے کر عجیب سے جزبات تھے اور ایک کی نظروں میں بچپن سے کی گئی غلط فہمی اور نفرت۔۔۔

اور ارمانڈو کے ساتھ آئی امانی کو دیکھ کر تو ہمارے لیو کی انکھیں چمکی تھی لیو نے اپنی نیلی چمکتی آنکھوں سے امانی کو دیکھا جو سامنے خونخوار نظروں سے عرش کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

کیسے ہو مانڈو۔۔۔۔ عرش نے وہی بچپن والا نام پکارا تھا۔۔۔

یہ نام سن کر ارمانڈو تنزیہ مسکرایا تھا مانڈو نہیں ارمانو نام ہے میرا عرشان شاہ اور میں کوئی تمہارا دوست نہیں ہوں اس ٹائم میں تمہارا صرف دشمن ہوں صرف اور دشمن۔۔۔

لیو نے اپنے ڈیڈی کو دیکھا اور پھر امانی کو۔۔۔

(لو جی میری پیار کی نیا چلنے سے پہلے ہی ڈوب گئی یہ تو میرے ڈیڈی کے دشمن کی پالتو نکلی)

لیو امانی کو دیکھ کر سوچ رہا تھا لیکن امانی نے خونخوار نظروں سے لیو کو گھورا تھا جیسے اسے پسند نا آیا ہو لیو کا خود کو دیکھنا۔۔۔

لیکن میں نے تو کبھی تمہیں دشمن نہیں مانا تھا ارمانڈو۔۔۔

لیکن تم میرے دشمن ہو عرشمان شاہ عرف کوبرا میں جس کے پاس کام کرتا ہوں نا وہ تمہارا دشمن ہے اور میں بھی میں اس کا وفادار ہوں تمہاری طرح نہیں ہوں جس نے بچپن میں میرے ساتھ بہت غلط کیا ہے اور اب تم مجھے اپنا دشمن نہیں دوست مانتے ہو۔۔

نہیں تم میرے دوست ہو عرشمان نے ارمانڈو کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا اور رمانڈو نے عرش کا ہاتھ جھٹکا۔۔۔

تم اس دن بچپن میں میری محبت سے دور نہ کرتے نہ میں وہاں جاتا اور نہ میں اج یہاں اس حالت میں کھڑا ہوتا اور نہ ان لوگوں کے ہاتھ اتا میری بربادی میں سب سے زیادہ ہاتھ تمہارا ہے عرش تمہارا کاش تم اس وقت مجھے وہاں سے نہ بھیجتے پہلے تم نے میرا سکون چھینا ہے میں بھی تمہارا سکون چھین لوں گا عرشمان شاہ۔۔

(ایسے نہ دیکھو جانے من ورنہ تمہیں بھی پیار ہو جائے گا لیوامانی کو دیکھ کر سوچ رہا تھا جو اسے ایسے ہی غصے سے دیکھ رہی تھی لیو کو تو اپنی ہی محبت کی پڑی تھی وہ تو پیار بھری نظروں سے امانی کو دیکھ رہا تھا۔۔

لیو نے ارمانڈو کو دیکھا۔۔۔

تم تو میرے پیار کے بھی دشمن تھے اب ڈیڈی کے بھی اسی لیے میں تو ڈیڈی کا ساتھ دوں گا پیار تو پھر مل جائے گا لیو نے اداسی سے کہا اور ایک دفعہ امانی کو دیکھا اور پھر ایک دفعہ اپنے ڈیڈی کو۔۔

تم مجھ سے دشمنی نبھانا چاہتے ہو تو نبھالو ارمانڈو لیکن میری بہن بھائیوں سے سپشل ابیہا سے دور رہنا عرش کو بھی غصہ آگیا تھا عرش نے ارمانڈو کا غریبان پکڑ کر کہا تو ارمانڈو نے بھی عرش کا گریبان پکڑا تھا۔۔۔

ابہیامیری بچپن کی محبت ہے عرش ابھی تو وہ میرا عشق بن چکی ہے میرا جنون بن چکی ہے تم سب انہیں مجھ سے دور نہیں کر سکتے ارمانڈو نے غصے سے کہا۔۔۔

لیوارمانڈو جو اپنے ڈیڈی کے ساتھ لڑتے دیکھ غرایا تھا اور لیو کے غراتے سے امانی بھی غرائی تھی لیو اور امانی نے غصے سے ایک دوسرے کو دیکھا تھا اس دفعہ لیو کی انکھوں میں امانی کے لیے پیار نہیں تھا امانی بھی لیو کو دیکھ کر غصے سے غرائی تھی اس سنسان جگہ ہر دو پینتھروں کے غرانے کی اواز خوفناک منظر پیش کر رہی تھی ارمانڈو اور وعرش نے اپنے اپنے بچوں کو دیکھا۔۔

خبر دار ارمانڈو اگر تم ابہیا کے آس پاس بھی مجھے نظر آئے ورنہ جان سے مار دوگا اگر تم سائیکو میں ہو تو میں بھی کو برا ہو نام تو سنا ہو گا اگر تم دشمن بن کر ملو گے تو میں بھی دشمن بن کر ملو گا یاد رکھنا اور میری فیملی سے دور رہنا جس دن میری فیملی کو کوئی نقصان ہوا تو تم میرے ہاتھوں ہی مرو گے یہ یاد رکھنا یہ کہتے عرش جانے لگا تو ارمانڈو نے عرش کو آواز دی۔۔

ایک دفعہ اپنی بہن سے بھی پوچھ لینا کے وہ بھی میرے بغیر رہ سکتی ہے یا نہیں ارمانڈو نے منہ سے آبہیا کے بارے میں سن کر عرش کو جھٹکا بھی لگا اور غصہ بھی ایا تھا۔۔۔

تم ایک غیر مسلم ہو جو بھی ہو جائے جب تک مسلم نہیں ہو گے شادی کا سوچنا بھی مت اور میری بہن سے دس فٹ کی دوری پر رہو ورنہ اچھا نہیں ہو گا ارمانڈو یہ کہتے عرش لیو کو کے کر جانے لگا تو لیو نے امانی کو دیکھا اور امانی نے بھی لیو کو دیکھا اور پھر دونوں ہی اپنے اپنے راستے پر چلے گئے۔۔

ارمانڈو کو بے حد غصہ ارہا تھا وہ پھر سے پھر سے بچپن کی طرح اسے اس کی محبت سے دور کر رہا تھا اس دفعہ نہیں عرش اس دفعہ نہیں بیا میری ہے اور میری ہی رہے گی یہ سوچتے ارمانڈو ایگل محل چلا گیا جہاں روبرٹ کے سامنے ایک ادمی بیٹھا تھا سر جھکائے۔۔۔

اواوارمانڈورو برٹ نے غصے سے ارمانڈ وجود یکھا۔۔

کیاہوارو برٹ یہ کون ہےاور تم مجھے غصے سے کیوں دیکھ رہے ہو۔۔

ارمانڈو تمہیں میں نے کہا تھاکے اسمگلنگ کامال صیح سلامت پہچاناہے تمہارادھیان کہاں ہے اس ادمی اس کے ساتھیوں نے حملہ کیا تھاوہ تواچھاہواہمارے آدمی زیادہ تھےاور سب کومار کران کے لیڈر کو لے کر آئے ہےاور تمیں پتاہے یہ کس گینگ سے ہے یہ بی گینگ سے ہے ہمارے دشمن۔۔

ہمارامال چوری کر کے بیچناچاہتے تھے اب تم انہیں سزادے کے سن نے جسم کے حصوں کواس گینگ میں بھیجو گے تب انہیں عقل آئے گی۔۔۔

وہ آدمی ارمانڈو کودیکھ کر ہی خوف سے تھر تھر کانپنے لگا تھانہیں نہیں ارمانڈو مجھے معاف کردوارمانڈو تو پہلے ہی عرش کی وجہ سے غصے میں تھااسے اپناغصہ فسٹریشن نکالنے کے لیے۔۔۔

لے آؤاسے ارمانڈو یہ کہتے اپنے ٹارچر روم میں چلا گیارو برٹ نے اپنے آدمیوں کواشارہ کیاتواس کے ادمی اس ادمی کو لے کر چلے گئے۔۔۔

ارمانڈو نے اس ادمی پر زرہ بھی رحم نہیں کھایا تھااسے ایک پل کواپنی ریڈ روز کاخیال آیا تھالیکن پھر عرش کی باتیں یاد کر کے اسے غصہ ایاتھااور وہ ادمی چیختارہامعافی مانگتارہالیکن ارمانڈو کو رحم نہیں آیا تھا اور پھر اس ادمی کی کے جسم کے ٹکرے کرتے اپنے ہاتھوں کو خون سے رنگے تھے انہیں دیکھنے لگاارمانڈو کو سب اس کام سے وحشت آنے لگی تھی اسے ڈر تھاکے سفر بیا کو پتا چلاکے وہ ایک قاتل ہے تو پھر۔۔

پھر کیا بیامیری ہےاور جو بھی ہو جائے انہیں میراہی رہناہے جیسے بھی کر کے ارمانڈو فریش ہوتاسکون لینے کے لیے اپنے محل چلاگیاجہاں اس نے جنت کو بھی رکھا تھا۔۔۔

جنت جو ابھی نماز پڑھ کر فری ہوئی تھی زخم اس کے اہستہ اہستہ ٹھیک ہو رہے تھے نماز پڑھ کر وہ قرآن پاک لے کر بیٹھی تھی اس نے سب کچھ منگوا لیا تھا۔۔۔

ارمانڈو ابھی گھر میں داخل ہوا تھا کے اسے اپنے کانوں میں جنت کی اواز سنائی دی تھی جنت سورت رحمن کی تلاوت کر رہی تھی ارمانڈو نا چاہتے ہوئے بھی اپنے قدم جنت کے کمرے کی طرف بڑھائے تھے۔۔۔۔۔

وہ دروازے کے ساتھ کھڑا ہو کر جنت کی اواز میں تلاوت سننے لگا تھا اسے دل میں ایک عجیب سا سکون محسوس ہو رہا تھا وہ جو گناہ ایک قتل کر کے آیا تھا یہ تلاوت سنتے اس کے دل کی بے چینی ختم ہو رہی تھی آنکھوں میں انسو ارہے تھے اسے سمجھ نہیں ارہا تھا کے اس کے ساتھ کیا ہو رہا ہے ارمانڈو لڑ کھڑاتے ہوئے چہرے سے پسینہ صاف کرتے اپنے کمرے میں چلا گیا اور دھڑام کر کے بیڈ پر گرا تھا اور سوچنے لگا کے کے اس پاپا بھی تو مسلم تھے پھر وہ کیوں نہیں بن سکا کیوں سکون حاصل نہیں کر سکا یہی سوچتے سوچتے ارمانڈو کی انکھ لگ گئی۔۔۔

عرش نے ارمانڈو سے ملنے کے بعد ابیہا کو بلایا تھا ابیہا عرش کے پاس ائی تھی۔۔۔

عرش تم نے مجھے بلایا تھا ابیہا عرش کے پاس اتی ہوئی بولی۔۔۔

جی ابیہا بیٹھے مجھے س سے ایک ضروی بات کرنی ہے۔۔۔

کیا ہوا عرش سب ٹھیک ہے نا۔۔۔۔

بیا اپ کو پتا ہے کے ارمانڈو یہاں ہے۔۔؟؟

ارمانڈو کا نام عرش کے منہ سے سن کر ابیہا اک پل کو گھبرائی تھی۔۔۔۔

نن۔۔نہیں عرش ارمانڈو وہ یہاں کیسے میں نہیں جانتی عرش کا سرخ چہرہ دیکھ کر ابیہا کو جھوٹ بولنا پڑا۔۔۔

اچھی بات ہے ابہیا وہ ایک غیر مسلم ہے اور اپ کے کئے اس کے لیے بہتر ہے کے اپ دونوں ایک دوسرے سے دور ہی رہے۔۔۔

کوئی بات ہوئی ہے عرش تم ملے ہو ارمانڈو سے ابیہا نے نظریں چراتے کہا تو عرش نے گہری نظروں سے ابیہا کو دیکھا۔۔

ملا ہو تو کہا ہے چکے اپ جائے سو جائے کوئی بھی بات ہوئی یا ارمانڈو آپ سے ملا تو آپ نے مجھے ضرور بتانا ہے۔۔

اوکے عرش یہ کہتے ابیہا چلی گیں ابیہا آپ سب لوگوں کی آنکھوں میں تو دھول جھونک سکتی ہے لیکن کوبرا کی انکھوں میں نہیں آپ ملتی بھی ہے اور جانتی بھی ہے لیکن آپ نے جھوٹ کیوں بولا لیکن قصور آپ کا بھی نہیں اس ارمانڈو کا ہے پھر سے ملنا پڑے گا اس سے عرش اب روحا کا انتظار کرنے لگا تھا نا جانے وہ کہاں تھی کہاں بزی تھی۔۔

◈◈◈

اج جیک اور الینا کی شادی تھی یہ شادی الینا کی خواہش پر بیچ کے پاس ہی رکھی گئی تھی کیونکہ علینا کو بیچ پر شادی کرنے کا بہت شوق تھا اس کی خواہش کو مد نظر رکھتے ہوئے شادی کا سارا انتظام وہاں ہی رکھا گیا تھا سب لوگ تیاری میں مصروف تھے اور ایما خاموشی سے سب دیکھ رہی تھی۔۔

سقر کیا پلان ہے اب واپس جانے کا اب تو میٹنگ بھی ختم ہو چکی ہے واپس کب جانا ہے ایلیکس سقر کے پاس اکر بیٹھتے ہوئے بولا۔۔۔

ابھی مجھے ایک نہیں دو دو دھماکے کرنے ہیں جس میں عرش کو بتانا چاہتا ہوں کہ مجھے ہلکے میں نہ لیں میں یہاں سے جانے سے پہلے عرشان شاہ کو اس قدر تڑپانا چاہتا ہوں کہ وہ میرے بارے میں سوچنے پر مجبور ہو جائے۔۔

ایسا کیا کرو گے تم۔۔۔

میں نے تمہیں نظر رکھنے کو کہا تھا کہ ان کے ممبرز پر نظر رکھو۔۔۔

رکھ رہا ہوں نظر اج ان کی فیملی میں کسی کی شادی ہے وہ انہوں نے بیچ کے پاس ہی انتظام سارا کیا ہے۔۔۔

شادی۔۔ سقر یہ سنتے ہی جو صوفے پر ٹانگیں پھلائے بیٹھا تھا سیدھے ہو کر بیٹھا کس کی شادی ہے۔۔۔

ڈی گینگ کے ایک فرد جیک اور ان کے گھر میں ایک لڑکی ہے علینا اس کی۔۔۔

علینا۔۔۔ واٹ یوار میڈ اس کی شادی یہ سنتے سقر کا غصے کے مارے چہرہ سرخ ہونے لگا تھا۔۔۔

وہ میری ہے صرف میری اس کی ہمت کیسے ہوئی کسی اور کی ہونے کی وہ میری ہے سقر نے اٹھ کر سامنے پڑے شیشے کے میز کو اٹھا کر نیچے پھینکا تھا کہ ایلیکس بھی سقر کے جنون سے ڈر گیا تھا اور شیشے ٹوٹنے سے اس کے گھر میں اس قدر خاموشی سے چھناکے اواز سے خوفناک اواز پیدا ہوئی تھی۔۔۔

سقر ریلیکس۔۔

کیسے کیسے ریلکس ایلکس میری ہے سمجھے وہ میری ہے وہ ابھی پتہ کرواو وہ کہاں ہے مجھے ابھی ملنا ہے اس سے۔۔

تم اسے یہاں لے کر اؤ گے سقر لیکن ابھی۔۔۔

میں نے کہا ابھی ملنا ہے مجھے لے کر نہیں اؤں گا بس ملوں گا۔۔۔

لیکن سفر وہ ڈر جائے گی وہ تم سے کیسے ملے گی سفر پلیز۔۔۔

شٹ اپ شٹ اپ جتنا میں نے کہا ہے اتنا کرو۔۔

اوکے اوکے سفر غصہ مت کرو میں پتہ کرواتا ہوں کہ ابھی وہ کہاں ہے ایلکس نے ایک بندے کو کال کی اور علینا کے بارے میں پتہ کروانے کو کہا تو تھوڑی ہی دیر بعد اسے کال آئی اور وہ پارلر گئی ہے سفر یہ سنتا ہے گاڑی میں بیٹھا اور پارلر کی طرف چلا گیا جس بندے نے اسے لوکیشن سینڈ کی تھی۔۔۔

عرش روحا ماہم حدید ایشم میرب شیان ایما سب تیار ہو گئی تھی ایما نے آج سپیشل ریڈ کلر کا فراک پہنا تھا اور تیار ہوئی تھی ایما نے پہلی دفعہ ایسا ڈریس پہنا تھا سب حیران ہو کر اسے دیکھ رہے تھے بس ریلیکس تھی تو ایما اور روحا ایما کو دیکھ کر تو ایک پل کو جیک بھی دنگ رہ گیا تھا وہ لگ ہی اتنی خوبصورت رہی تھی کہ جیک کی نظریں ہی نہیں ہٹ رہی تھی ایما نے جیک کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا ایما کے دیکھنے سے جیک نے جلدی سے نظریں ہٹائی تھی جیک کو ایسا کرتے دیکھ ایما کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی علینا پالر میں گاڈز کے ساتھ ہی گئی تھی اب وہ بالکل تیار ہو چکی تھی بھاری کامدار لہنگا پہنے تیار ہوئے وہ بھی بے حد خوبصورت لگ رہی تھی۔۔

اس سے پہلے کہ علینہ کمرے سے باہر جاتی اپنے پیچھے سفر کو دیکھ علینا کی چیخ نکلتے نکلتے رہ گئی تھی سفر نے جلدی سے علینا کے ہونٹوں پر ہاتھ رکھا اور اپنی سبز آنکھوں سے علینا کو دیکھنے لگا جو بالکل اس کی وائٹ کینڈی ہی لگ رہی تھی۔۔۔

You looking sooo beautiful mine white candy 🍭-----

علینا تو خوف سے پھٹی پھٹی آنکھوں سے سفر کو دیکھنے لگی علینا نے اپنی سانس بالکل روک لی تھی خوف سے پیلا پڑتا چہرہ دیکھ سفر نے علینا کے ہونٹوں سے ہاتھ ہٹائے تو اسے دیکھنے لگا سانس لو صنم اگر سانس نہ

لی تو میں اپنے طریقے سے تو میں سانس دوں گا اور وہ طریقہ تمیں پسند نہیں ائے گا اور جو سزا میں تمہیں دوں گا وہ بھی تم جھیل نہیں پاؤں گی۔۔۔

اس کی دھمکی سنتے علینا نے گہرا سانس لیا اور اسے دھکہ دے کر باہر بھاگنا چاہا لیکن سقر نے علینا کی کمر پر ہاتھ ڈالے اسے کھینچ کر اپنے قریب کیا اور اس کی پشت کو اپنے سینے سے لگایا صنم ڈر کیوں رہی ہو مجھ سے میں تمہیں نقصان پہنچانے نہیں ایا ہو تمہیں پتہ ہے تم صرف میری ہو صرف میری اور یہ شادی کا جوڑا کسی اور کے لیے پہنا ہے نا بالکل اچھا نہیں لگ رہا دل کر رہا اس لہنگے کے ساتھ ساتھ نا تمہیں بھی جلا دوں لیکن کیا ہے نا تم نے میرے ہوتے ہوئے کسی اور کا ہاتھ تھامنا چاہا ہے اس کے لیے اتنی چھوٹی سزا تمہیں نہیں دوں گا تمہیں سزا ملے گی اور بہت جلد ملے گی جب تم میرے پاس اؤ گی سمجھ رہی ہوں تم سقر اپنی گھمبیر اواز میں علینا کے کانوں میں بولتا اسے خوف سے ساکت کر گیا۔۔

Plzzz let me go----

میں آپ کو نہیں جانتی کیوں کر رہے ہے آپ میرے ساتھ ایسا علینا نے انکھوں میں نمی لائے کپکپاتے ہونٹوں سے سقر کو کہا۔۔۔

🍭 Don't cry white candy-----

جلد ہی ملو گا تم سے صنم تمہیں تو میں اپنے ساتھ لے کر جاؤ گا چاہئے شادی ہو یا نا ہو میرے پاس اور بھی بہت طریقے ہے تمہیں اپنانے کے شادی مبارک میری جان یہ کہتے سقر چلا گیا تو علینا تو اس کے جانے کے بعد وہاں رکھی کرسی ساکت ہو کے بیٹھی تھی۔۔۔

عرش بھائی کو بتاتی ہو یہ کون ہے۔۔

اگر انہوں نے پوچھا کے یہ کون ہے تو میں تو جانتی بھی نہیں پھر کیا بتاؤ گی۔۔۔

نہیں نہیں ایک دفعہ شادی ہو جائے پھر بتاؤ گی جیک کو علینا جلدی سے اپنے انسو صاف کرتے خود کا نارمل کرتے باہر چلی گئی۔۔

سب لوگ پیچ کے پاس بنے کاٹیج ہال میں چلے گئے تھے جیک سامنے بیٹھا تھا اور پھر کاٹیج میں علینا داخل ہوئی تھی جس کے ساتھ ایشم تھی ایشم اور علی تو بے حد خوش تھے علینا کو لا کر جیک کے ساتھ بیٹھا دیا گیا تھا علینا نے مسکرا کر جیک کو دیکھا جیک نے بھی مسکرا کر علینا کو دیکھا اور پھر سامنے کھڑی ایما کو جو آج جیک کے دل کر تار بار بار ہلا رہی تھی۔۔۔

ایما نے روحا کو دیکھا روحا نے بیسٹ آف لک کا اشارہ کیا تو ایما نے بھی مسکرا کر روحا کو دیکھا۔۔

نکاح شروع کرے عرش نے جیک سے پوچھا تو جیک نے ہاں میں سر ہلایا تو ایما اگے ہوئی۔۔۔

اتنی بھی کیا جلدی ہے عرش پہلے دلہن سے تو پوچھ لو ایما نے کہا تو سب نے ایما کی طرف دیکھا کیا مطلب دلہن تو علینا ہے وہ راضی بھی ہے تو کیا مسئلہ۔۔۔۔

دلہن علینا نہیں میں ہو تمہیں کیا لگا میں میں یعنی کے ڈی گینگ کی لیڈی بوس ایما اپنی محبت کو ایسے ہی کسی اور کا ہوتا ہوا دیکھ لے گی۔۔۔

افففف معصوم سے اکاش ملک تم اپنی محبت سے دستبردار ہو سکتے ہو لیکن میں نہیں تم مجھے چھوڑ سکتے ہو لیکن میری محبت تم جیسی نہیں ہے کے میری غلطی کی وجہ سے تم نے اپنی محبت چھوڑ دی وہ بھی اپنی بچپن کی اور مجھے تو تم سے محبت کا احساس ہوئے بھی کچھ دن ہوئے ہے لیکن مجھ میں یہ حوصلہ نہیں ہے کے میں تمہیں کسی اور کے ساتھ دیکھ سکو اکاش ملک تم صرف میرے ہو۔۔

کیا بکواس ہے یہ ایما یہ جیک کی زندگی ہے اسے فیصلہ کرنے دو وہ کس کے ساتھ زندگی گزارنا چاہتا ہے۔۔۔۔

توٹھیک ہے یہ فیصلہ اب اکاش ہی کرے گا یہ کہتے ایمانے گن نکالی اور آپنے اوپر تان لی اگر اکاش میرا نا ہوا ابھی اس نے مجھ سے شادی نا کی تو میں اسی وقت اپنے آپ کا مار لو گی۔۔۔

ایما تم پاگل ہو گی ہو کیا نیچھے کرو گن عرش نے گن چھیننی چاہی لیکن ایما پیچھے ہو گی۔۔۔

نہیں عرش پلیز تم بیچ میں مت او مجھے آج دیکھنا ہے کے اکاش مجھ سے محبت کرتا ہے یا وہ ضد میں اکر علینا سے شادی کر رہا ہے۔۔

تم پہلے یہ گن نیچھے کرو گولی نا چکا دینا حدید بھی آگے ایا تو ایمانے اپنی کنپٹی پر پسٹل رکھ دی کوئی اگے نا ائے ورنہ میں گولی چلا دو گی۔۔۔

او کے او کے ایما کوئی تمہارے پاس نہیں آئے گا حدید بھی پیچھے ہوا تھا جیک تو غصے سے ایما کو دیکھ رہا تھا چلاو گولی میں بھی دیکھتا ہو کیسے چلاتی ہو گولی کیا کرتی ہو جیک نے اٹھ کر غصے سے کہا علینا تو بس سب کو دیکھتی جا رہی تھی کے ہو کیا رہا ہے پہلے وہ سقر اب یہ سب۔۔۔

تو یہ بات ہے تم میری محبت آزمانا چاہتے ہو تو یہ لو ایمانے کہتے ساتھ ہی گن کو اپنے بازو پر رکھا اور کسی کے روکنے سے پہلے ہی وہ گولی چلا چکی تھی ایما۔۔

ایما۔۔سب کی منہ سے ایک ساتھ ایما کا نام نکلا تھا جیک نے ایما کو دیکھا جو اپنے بازو کو نہیں جیک کو ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔

ایما تمہارے بازو سے خون نکل رہا ہے عرش نے ایما کے پاس جانا چاہا تو روحا نے عرش کا ہاتھ پکڑ لیا عرش نے خیرانگی سے روحا کو دیکھا تو روحا نے ریلکس رہنے کا اشارہ کیا۔۔

یہ کیا کیا تم نے ایما جیک نے ایما کے پاس جانا چاہا تو علینا نے جیک کا ہاتھ پکڑ لیا اور نفی میں سر ہلایا۔۔

میں جسٹ اس کا دماغ ٹھکانے لگانے جارہا ہوآتا ہو جیک نے اپنے ہاتھ سے علینا کا ہاتھ چھڑوایا سقرا یما کے پاس چلا گیا جبکہ علینا اپنا خالی ہاتھ دیکھتی رہ گئی۔۔۔

جیک نے جاتے ہی ایما کے منہ پر رکھ کر زور سے تھپڑ مارا تھا ایما کے بازو سے خون بل بک بہہ رہا تھا لیکن اسے کوئی پرواہ نہیں تھی ایما نے چہرے پر تکلیف کے اثار لیے جیک کو دیکھا۔۔۔

تم یہ کیا کررہی ہو پاگل ہوگئی ہو تم کیا سمجھتی ہو یہ سب ڈرامے کر کے تم مجھے حاصل کرلو گی تو یہ تمہاری بھول ہے سمجھی میں علینا سے شادی کرنے والا ہو اسی سے کروگا۔۔۔

میں بھی دیکھتی ہو تم میرے علاوہ کیسے کسی اور سے شادی کرتے ہو ایما نے جیک کا خون بھرے ہاتھوں سے اس کا گریبان پکڑا تو جیک نے اس کے ہاتھ کو جھٹکا تم نے میری محبت کو سب کے سامنے تماچہ مار کر ختم کیا تھا۔۔۔

وہ میری غلطی تھی لیکن اب میں ہر بار غلطی نہیں کرتی۔۔۔

تمہارے لئے میرے دل میں کوئی جگہ نہیں ہے اب۔۔۔

تم ایک دفعہ شادی کرلو جگہ میں خود بنالو گی۔۔

تمہیں غلط فہمی ہے یہ اب تمہاری آنکھوں کے سامنے ہی شادی ہو گی دیکھتی جاؤ یہ کہتے جیک دوبارہ سے علینا کے پاس جا کر بیٹھ گیا نکاح شروع کرے۔۔

تمہارے نکاح ہونے سے پہلے میرے موت ہو گی یہ کہتے ایما نے گن کو اپنی کنپٹی پر رکھا اور اپنی آنکھیں بند کرلی اور گولی چلادی۔۔۔

تھاہ۔۔۔۔۔ گولی کی اواز سے وہاں ایکدم سناٹا ہوا تھا سب اپنے اپنے منہ پر ہاتھ رکھے جیک کو دیکھ رہے تھے جس نے عین ٹائم پر اکر گن کا رخ اوپر کیطرف کر دیا تھا وہ جانتا تھا ایما جزباتی ہے وہ کچھ بھی کر دے گی۔۔۔۔

ایما نے طنزیہ مسکراہٹ سے جیک کو دیکھا اگر محبت نہیں تھی تو مر جانے دیتے مجھے کر لیتے شادی کیوں بچایا مجھے۔۔۔۔

تم ایک بد دماغ لڑکی ہو ایما جیک کا چہرہ غصے سے سرخ ہو رہا تھا۔۔

اب بتاؤ شادی کرو گے یا۔۔۔۔

اوکے کرلیتا ہو شادی تم سے لیکن یہ مت سمجھنا کے میرے دل میں تمہارے لیے محبت پیدا ہو جائے گی۔۔۔۔

وہ میں خود محبت پیدا کرلو گی ایما خوش ہوتے ہوئے بولی علینا اور سب حقہ بقا جیک کا فیصلہ سن رہے تھے۔۔۔۔

جیک۔۔۔علینا نے صدمے سے بولا۔۔

ایم سوری علینا میں وہ جیک کو کچھ سمجھ نہیں ارہا تھا وہ علینا نے کیا بولے کیسے اس سے معافی مانگے۔۔

رہنے دو جیک مجھے کچھ بھی سننے اور سمجھانے کی ضرورت نہیں ہے میں سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھ چکی ہو علینا نے کرب زدہ مسکراہٹ چہرے پر لائے جیک ہو دیکھا تو جیک کا دل کیا اس ایما کا منہ نوچ لے علینا اٹھ کر ایشم کے پاس جا کر بیٹھ گی۔۔

یہ کیسے ہو سکتا ہے حدید جیک میری بہن کے ساتھ ایسا نہیں کر سکتا اس کا دل نہیں توڑ سکتا کیا کھلونا سمجھا ہے کیا ہمیں ایک بھائی نے مجھ سے زبردستی شادی کر لی اور ایک بھائی نے میری بہن کو شادی والے دن چھوڑ دیا ایشم کا خوبصورت چہرہ غصے کی وجہ سے سرخ ہو رہا تھا۔۔۔

یہ جیک کی زندگی ہے مون لائٹ اس نے کچھ سوچ سمجھ کر ہی فیصلہ کیا ہو گا۔۔۔

اوہو وووو سوچ سمجھ کر تم لوگوں کی ہی سوچ ٹھیک ہے باقی تو اب یہاں فضول آئے ہے نا اب میں اور میری بہن یہاں نہیں رہے تھے سمجھے ایشم نے علینا کا ہاتھ پکڑا اور اٹھ کر باہر جانے لگی تو حدید نے ایشم کا ہاتھ پکڑا۔۔۔

حدید اپنی بیوی کو سمجھا دو کے یہاں اونچی آواز کسی کی بھی برداشت نہیں کی جاتی اگر کوئی اونچی آواز میں بولے تو اس کی زبان دوبارہ بولنے کے لیے نہیں رہتی عرش نے غصے سے حدید کو دیکھ کر کہا تو حدید نے ہاں میں سر ہلایا۔۔۔

چھوڑو مجھے حدید۔۔

یہاں سے ایک قدم بھی باہر نہیں جاؤ گی سمجھی اور تمہاری اس زبان کا علاج میں گھر جا کر کرتا ہو جہاں ہی چپ چاپ بیٹھی رہو ورنہ لیو کا پتا ہے نا پیچھے لگوا دو گا اور کوئی بچانے بھی نہیں آئے گا علینا نے ایشم کا ہاتھ پکڑا اور اشارہ کیا کے رہنے دو ایشم بھی منہ بناتے بیٹھ گئی۔۔۔

ایما شادی سے پہلے تمہیں مسلمان ہونا ہو گا۔۔

میں مسلمان ہو ایما نے کہا تو سب نے خیرت سے اسے دیکھا کیا مطلب تم مسلمان ہو تم تو کرسچن ہو۔۔۔

مطلب یہ کے میں مسلمان ہو چکی ہو اور یہ بات صرف مجھے اور روحا کو پتا ہے عرش نے روحا کو دیکھا تو روحا نے ہاں میں سر ہلا یا۔۔

میرے مسلمان ہونے کے پیچھے روحا کا ہاتھ ہے میرا سکون ہے جب جب میں روحا کو نماز پڑھتا دیکھتی تھی تو مجھے سکون ملتا تھا اسی لیے میں نے سوچا کے میں مسلمان ہو جاؤ اور شادی بھی تو کرنی تھی نا۔۔۔

نام کیا رکھا ہے جیک نے پوچھا۔۔۔

ایمان۔۔۔۔

مبارک ہو ایمان اللہ تمہیں مسلمان ہونے کی برکتیں دے آمین سب نکاح کرتے ہے اس سے پہلے بازو پر کچھ باندھو عرش نے ڈاکٹر کو کال کر دی تھی ڈاکٹر ابھی چکا تھا عرش کے کہنے پر ڈاکٹر نے جلدی سے پٹی کی اور اب علینا کی جگہ ایمان کو بیٹھا دیا گیا تھا۔۔

نکاح شروع ہو چکا تھا اور کچھ ہی وقت میں ایمان سے ایمان اکاش ملک بن چکی تھی سب نے مبارک باد دی جیک نے علینا کو دیکھا جس کی انکھوں میں انسو تھے۔۔۔

نکاح مبارک ہو بہی جان ایمان نے اکاش کے کان میں کہا تو اکاش نے غصے سے ایمان کو دیکھا تم گھر چلو پھر بتاتا ہو تم کو۔۔۔

تم نے مجھے بتایا کیوں نہیں کر ایما مسلمان ہو چکی ہے۔۔۔

شاہ جی اس نے خود ہی منع کیا تھا سب میں کرتی تمہیں تو میں گھر جس کر بتاؤ ہو عرش نے روحا کی ناک دباتے کہا تو روحا ہنسنے لگی۔۔

اکاش اور ایما کی شادی ہو چکی تھی اور علینا کا دل ٹوٹ چکا تھا۔۔

حدید تم سب کو گھر لے کر جاؤ میری بیوی کا دل کر رہا ہے کچھ دیر سمندر کے پاس بیٹھنے کا تو ہم کچھ دیر میں اجائے گے۔۔۔

لیکن عرش گارڈز۔۔

اب میں اتنا بھی کمزور نہیں ہو حدید کے کوئی میرے سامنے آجائے تو میں مقابلہ نا کر سکو تم میری فکر نا کرو لیو ہے میرے پاس۔۔۔

او کے ٹھیک ہے ہم چلتے ہے حدید بھی سب کو لے کر گھر کی طرف چلا گیا اور اب پیچھے عرش روحا اور لیو رہ گئے تھے۔۔۔۔

◈◈◈

اج میری بے بی گرل کا دل یہاں رکنے کا کیوں کر رہا تھا۔۔۔

بس ایسے ہی شاہ جی اپ کے ساتھ ٹائم سپینڈ کرنے کو دل کر رہا تھا ویسے شاہ جی ایمان نے تو اج اپنی محبت حاصل کر لی نا۔۔۔

اور تم نے تم نے جو مجھ سے یہ ایما والی بات چھپائی ہے اس کی اب تمہیں سزا ملنی چاہیے نا۔۔۔

پہلی بات تو شاید جی وہ اب ایما نہیں ایمان ہے اور ایمان نے ہی مجھے منع کیا تھا وہ سب کو سرپرائز دے گی تو وہ سب کو سرپرائز دینا چاہتی تھی تو میں بھلا کیوں اس کا سرپرائز خراب کرتی لیو بھی وہیں سمندر کے قریب بیٹھا بیچارہ اپنی محبوبہ کے بارے میں ہی سوچ رہا تھا۔۔

لیکن آج تک مجھ سے پوچھے بغیر کسی نے کوئی کام نہیں کیا اس سلطان مینشن میں تم واحد بندی ہو جس نے مجھ سے پوچھے بغیر یہ کام کیا ہے۔۔۔

تو کیا ہوا اب میں آپ کی بیوی ہو عرشمان شاہ کی تو اتنا تو میں کر ہی سکتی ہو نا۔۔

لیکن اس کی سزا بھی بنتی ہے تو اب میری بے بی گرل بھی خوش ہے تو اب اس کی سزا تو یہ بنتی ہے کہ اب میں اپنا حق لوں گا تم اپنا حق دو گی نا مجھے۔۔۔

شاہ جی اپ بھی نہ میں تو اپ سے بے حد محبت کرتی ہوں میں نے کب روکا ہے اپ کو اپنے قریب انے سے روحا نے عرش کے کندھے سے سر ٹکائے کہا۔۔۔

تو پھر تیار رہنا تمہارے جسم پر اپنے پیار کی بارش کر کے تمیں احساس دلاؤں گا کہ میں کتنا پیار کرتا ہوں تم سے۔۔۔

شاہ جی بس کرے نا مجھے شرم ارہی ہیں ابھی چلے گھر کافی ٹائم ہو گیا ہے ہم اکیلے ہیں یہاں۔۔

ہم چلو گھر جا کر جیک اور ایمان کو بھی دیکھنا ہے پھر کل انشاءاللہ ہم ایک دوسرے کے ساتھ ٹائم سپینڈ کریں گے یں ہت سارا پیار بھی کرے گے۔۔۔

عرش نے روحا کو گاڑی میں بٹھایا اور ریو کو بھی گاڑی میں بٹھایا۔۔۔

اوہو روحا تم یہاں بیٹھو میرا موبائل وہاں رہ گیا ہے میں لے کر اتا ہو۔۔۔

جی ٹھیک ہے شاہ جی۔۔۔

عرش وہی سمندر کے کنارے گیا لیکن وہاں اس کا موبائل نہیں تھا عرش پھر کاٹیج میں گیا وہاں ڈھونڈنے سے عرش کو ایک کونے میں اپنا موبائل پڑا مل گیا عرش جیسے ہی موبائل لے کر باہر نکلا سامنے اتنے سارے لوگوں کو گنز تھامے دیکھ عرش نے جلدی سے اپنی گاڑی کی طرف دیکھا جس میں روحا اور ریو تھے لیکن ان لوگوں کو دھیان اس گاڑی کی طرف نہیں تھا اور ان لوگوں کو دیکھ کر عرش کو بہت کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا تھا۔۔۔

جیک اور ایمان گھر آ گئے تھے علینا تو روتے ہوئے اپنے کمرے میں چلی گئی تھی ایمان سب اکاش کے کمرے میں موجود تھی اور ایمان کو اپنے کمرے میں دیکھ کر اکاش کو رہ رہ کر غصہ آ رہا تھا اور مسلسل ایمان کو گھور رہا تھا۔۔

کیا ہے ایسے کیوں گھور رہے ہو اکاش ایمان کے منہ سے پہلی شادی کے بعد اپنا نام سن کر اکاش کا دل زوروں سے دھڑکا تھا لیکن پھر جلدی سے خود کو سنبھالا۔۔۔

تم میرے منہ مت لگو ایما۔۔

اہاں۔۔۔ ہی جی پہلے تو میرا نام ٹھیک کرو میرا نام اب ایما نہیں ایمان ہے اور میں نے تمہیں کہا تھا کے میری شادی تم سے ہی ہو گی ایمان اکاش کے پاس جاتی اس کے گلے میں باہیں ڈالے بے باکی سے بولی۔۔۔

اکاش نے غصے سے اس کے بازو اپنی گردن سے نکال کر جھٹکے اور ایمان سے دور ہوا۔۔

تھوڑی شرم کر لو بیوی کو گولی لگی ہے۔۔۔

لگی نہیں ہے خود ماری ہے۔۔

ماری بھی تو تمہارے پیار میں ہے نا بے بی ایمان نے مزید تنگ کرنا چاہا۔۔

زبردستی کی بیوی ہو تم میری اور مجھ سے پیار تو تمیں کبھی نہیں ملے گا۔۔

میں خود لے لوں گی اپنا پیار اپنا حق مجھے لینا آتا ہے جیسے شادی کر لی اور حق بھی لے لوں گی۔۔

تمہارا تو میں جینا حرام کر دوں گا ایمان۔۔

اور میں تمہاری زندگی خوشیوں سے بھر دوں گی اکاش۔۔۔

میرا نام جیک ہے۔۔

وہ ڈی گینگ کے لیے ہے لیکن اب ہمارا رشتہ الگ ہے تو میں تمہیں اکاش ہی بلاؤ گی۔۔۔

اکاش بھی اس سے مزید بحث کیے بغیر اس کی بات کا جواب دیئے بغیر ہی واش روم چلا گیا اور فریش ہو کر وضو کر کے باہر ایا تو ایمان اکاش کے چہرے پر وضو کے پانی کی بوندیں دیکھ ایمان کو اس وقت اکاش کا حسن دیکھ کر ایمان کو اپنی خوبصورتی ماند پڑتی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔۔

اکاش نے ایمان کو بنا دیکھے جائے نماز پھیلائی اور نماز پڑھنے کے لئے کھڑا ہو گیا۔۔۔

اکاش میں بھی نماز پڑھو گی کیا تم سیکھاؤ گے مجھے ایمان اکاش کے قریب آتے ہوئے بولی۔۔

اکاش نے گہرا سانس لیا اب وہ نماز کے لئے تو منع نہیں کر سکتا تھا سو اس نے سرہاں میں ہلایا وضو کرنا رو حانے ایمان کو پہلے ہی سیکھا دیا تھا ایمان بھی وضو کر کے ائی اور اکاش کے پیچھے کھڑی ہو گی اکاش نے ایک ایک لفظ پڑھنا شروع کیا اور پیچھے پیچھے مشکل سے ایمان بھی پڑھنے لگی ایمان کے لیے مشکل تھا لیکن اکاش اسے سیکھا دے گا۔۔۔

نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو اکاش نے باہر جانا چاہا تو ایمان نے اکاش کا ہاتھ پکڑ لیا اج کی رات ہماری رات ہے اکاش تم میرے ساتھ ہی رہو ورنہ سب لوگ کیا کہیے گے۔۔۔

سب لوگوں کو پتا ہے کے مجھے تمہارے ساتھ نہیں رہنا۔۔

رہنا نا رہنا بعد کی بات ہے ابھی تم میرے پاس ہی رہو۔۔۔

اکاش بھی اس کی ضد سے ہارتے بیڈ سے تکیہ اٹھایا اور صوفے پر اگیا اور سونے کے لیے لیٹ گیا ایمان بھی مزید بحث کیے بغیر وہ بھی سونے کے لیے لئٹ گئی۔۔

کون ہو تم لوگ کیا چاہتے ہو اتنے سارے لوگوں کو دیکھ کر عرش کو شدت سے غلطی کا احساس ہوا تھا کے اس نے گارڈز کو بھیج کر غلطی کر دی ہے اس کے پاس اک اپنی ایک ہی پسٹل اور چاقو تھا جس اس کے پس ہمشہ رہتا تھا۔۔

ہم جو بھی ہے صرف تیری موت چاہتے ہے۔۔

ہاہاہاہاہا۔۔ عرش کس قہقہ سمندر کی سنسان جگہ پر گونجا تھا او ومائے گاڈ ہاہاہا پہلے مجھے ہنس لینے دو تم لوگوں کا مطلب ہے کو برا کی موت تم لوگ جانتے بھی ہو میں کون ہو اور تم لوگ کون سے طوفان سے گزرنے کی کوشش کر رہے ہو یہ کہتے عرش نے بنا سوچ سمجھے آپی پسٹل نکالی اور پھر عرش کی گن آگ اگلنے لگی تھی۔۔۔

روحا تو آپنے شاہ جی کو اتنے لوگوں میں اکیلا اور لڑتا دیکھ اس نے باہر جانا چاہا لیکن لیو نے اپنا پاؤں دروازے پر رکھ دیا جیسے وہ روحا کو باہر جانے سے روک رہا ہو۔۔۔

لیو لیو وہ دیکھو شاہ جی شاہ جی مشکل میں ہے وہ کون لوگ ہے وہ میرے شاہ جی کو مار دے گے مجھے جانے دو روحا نے روتے ہوئے عرش کو دیکھ کر کہا لیکن عرش کو ایک ماہر فائٹر کی طرح لڑتے اور لوگوں کی پسٹل اور اپنے چاقو سے لوگوں کی گردنیں اڑاتے دیکھ روحا نے پھٹی پھٹی آنکھوں سے اپنی شاہ جی کو دیکھا اس وقت تو روحا کو اپنا شاہ جی نہیں لگ رہا تھا وہ تو کوئی درندہ ہی لگ رہا تھا جو لوگوں کو چیر پھاڑ رہا تھا ایسے قتل کر رہا تھا جیسے اس کا روز کا کام ہو روحا کو تو اپنا وجود بے جان ہوتا ہوا محسوس ہوا تھا عرش اپنے چاقو سے اپنی گن سے ان ادمیوں کے ڈھیر الگ کر رہا تھا کے اچانک سے ایک گولی عرش کے پیٹ ہو چیرتی ہوئی نکلی تھی عرش کراہ کر نیچھے گرا تھا دشمن سائڈ سے بھی کافی لوگ مارے گئے تھے۔۔

شاہ جی۔۔ عرش کو گرتا دیکھ روحا چیخی تھی لیو بھی غراتا ہوا جلدی سے گاڑی سے باہر نکلا تھا اور بھاگ کر غراتے ہوئے اپنے ڈیڈی کے اگے جا کر کھڑا ہو گیا تھا اور مسلسل غرا رہا تھا اور سامنے کھڑے لوگوں کو

اپنے پنجے مارتے عرش سے دور کر رہا تھا ایک دفعہ تو وہ لوگ بھی اپنے سامنے اتنے بڑے پینتھر کو دیکھ کر ڈر گئے تھے۔۔۔

لیو عرش کے سامنے بالکل ڈھال بن کر کھڑا ہو گیا تھا عرش کے پیٹ سے مسلسل خون بہ رہا تھا عرش نے اٹھنا چاہا لیکن سامنے اتنے لوگوں سے اب وہ مقابلہ نہیں کر پا رہا تھا۔۔

مار واسے آج تو بوس ہم سے خوش ہو جائے گے اس سے پہلے کے وہ لوگ عرش اور لیو کو مارتے دوسری طرف سے گولیاں چلی تھی اور ایس کے وہاں گولیاں چلاتے ان ادمیوں کو اپنی طرف متوجہ کرتے اپنے دونوں ہاتھوں میں گنز پکڑے ان ادمیوں کی دھجیاں اڑا رہا تھا اور عرش نے اپنی بند ہوتی انہوں سے اس ماسک پہنے آدمی کو دیکھا جا اس کی جان بچانے کے لیے ایا تھا اب سب عرش کو چھوڑے ایس کے کی طرف متوجہ ہو گئے تھے ایس کے کے آتے ہی جو باقی کے لوگ رہ گئے تھے وہ ایس کے نے مار دیے تھے۔۔

روحا بھی گاڑی سے نکل کر بھاگ کر عرش کے پاس ائی تھی ایس کے چلتا ہوا عرش کے پاس ایا لیو اس نقاب پوش کو اپنے ڈیڈی کے پاس آتے دیکھ غرایا تھا اور ایک پنجہ بھی مارا تھا۔۔۔

ایس کے نے لیو کے سر پر ہاتھ رکھا تو لیو نے اس کی خوشبو کو محسوس کیا اور پھر عرش کے سامنے سے ہٹ گیا لیو کے پیچھے ہٹنے سے ایس کے ماسک کے پیچھے چھپے ہونٹ مسکرائے تھے۔۔۔

عرش نے اپنی بند ہوتی انکھوں سے آخری دفعہ ایس کے کو دیکھا جس اسے اٹھائے گاڑی میں ڈال دیا تھا اور پھر عرش کی آنکھیں بند ہو گئی تھی روحا بھی اپنے شاہ جی کو دیکھتے مسلسل رو رہی تھی۔۔

روحا نے سب کو کال کر کے ہاسپٹل بلا لیا تھا عرش کو کمرے میں لے جایا گیا تھا سب لوگ پریشان تھے۔۔۔

میں نے اسے کہا تھا کے گارڈز اپنے پاس رکھ کے لیکن اس نے سب کو بیج دیا پتا بھی ہے کے اتنے دشمن ہے ہمارے لیکن اس نے میری بات نہیں مانی۔۔۔

غلطی ہماری بھی ہے ہمیں ہی خیال رکھنا چاہیے تھا اکیلے نہیں چھوڑنا چاہیے تھا شایان نے بھی حدید کے کندھے پر ہاتھ رکھتے کہا۔۔

روحا تم پریشان نا ہو عرش بھائی ٹھیک ہو جائے ہے ایشم نے روحا کو سنبھالنا چاہا تو روحا ایشم کے گلے لگ رونے لگی شاہ جی ٹھیک ہو جائے گے نا ایشم۔۔

ہاں ٹھیک ہو جائے گے تم پریشان نا ہو۔۔

بہت انتظار کرنے کے بعد ڈاکٹر باہر آئے تو انہوں نے عرش کو خطرے سے باہر بتایا سب نے شکر ادا کیا تھوڑی دیر بعد عرش کو دوسرے کمرے میں شفٹ کر دیا گیا تھا۔۔

اب لوگ اب عرش کے ہوش میں آنے کا انتظار کر رہے تھے لیو بھی روحا کے پاس بیٹھا اپنے ڈیڈی کو دیکھ رہا تھا عرش نے اپنی مندی مندی انکھیں کھولی تو سب سے پہلے لیو نے عرش کو دیکھا اور بھاگ کر عرش کے پاس گیا اور اس کے گلے لگا تھا۔۔۔

سب لوگ ہی لیو کا پیار عرش کے ساتھ دیکھ رہے تھے روحا بھی اپنے انسو صاف کرتی عرش کے پاس گیں تو روحا یہ دیکھ کر خیران ہو گئی کے لیو کی انکھوں سے بھی انسو نکل رہے ہے۔۔۔

للل۔۔لیو میرا بچہ میں ٹھیک ہو عرش نے دھیمی آواز میں کہا تو لیو نے عرش کو دیکھا اور اپنی زبان نکال کر عرش کے منہ پر چاٹا تو عرش نے گندا سا منہ بنایا جیسے دیکھتے لیو نے پھر چاٹا تق عرش ہنسا تھا۔۔

لیو بے بی پاپا ٹھیک ہے روحا نے عرش کو نم ہوتی آنکھوں سے دیکھا عرش جانتا تھا لیو کو تو وہ حوصلہ دے رہی ہے لیکن خوف کتنی پریشان ہو گی۔۔۔

لیو بھی روحا کی بات سنتے ایک سائڈ پر ہو کر بیٹھ گیا عرش کہی درد تو نہیں ہو رہا ہے ناحدید بھی رش کے پاس اتا ہوا بولا ررخ نے نفی میں سر ہلایا باری باری سب ہی اب عرش کے پاس آنے لگ تھے۔۔

اگلے دن کی عرش نے تنگ آکر ہاسپٹل سے چھٹی لے لی تھی عرش کی طبیعت کی وجہ سے کسی نے بھی حملے کے بارے میں نہیں پوچھا تھا وہ گھر جاہے اب سکون سے بات کرنا چاہتے تھے۔۔

سقر تم نے عرش پر حملہ تو کروا دیا ہے اور وہ بچ بھی گیا ہے اب کیا کرنا ہے تم واپس کیوں نہیں چلتے۔۔۔

میں اپنی چیز لئے بغیر نہیں جاؤ گا۔۔۔

وہ کوئی چیز نہیں ہے انسان ہے۔۔

لیکن ہے تو میری نا اسے لئے بغیر نہیں جاؤ گا۔۔۔

تو انتظار کس بات کا ہے اٹھوا لو اسے اور لے چلو ساتھ یار ادھر ہمارا سارا کام رکا پڑا ہے وہاں جا کر ابھی ہمیں ڈیکنگ بھی کرنی ہے۔۔۔

اس بات کے جواب میں سقر کچھ نہیں بولا بس اپنی صنم کو سوچ رہا تھا جلدی ہی تم میرے پاس ہو گی اور ہم دور چلے جائے گے تمہاری شادی نہیں ہوئی یہ سن کر اچھا لگا لیکن اس کی سزا تو تمہیں ملے گی میری جان سقر یہ سوچتے صوفے کی ٹیک سے سر لگا کر لیٹ گیا۔۔

شاہ جی اپ کو درد ہو رہا ہے نا عرش گھر تو آ گیا تھا اور روحا عرش کو دھیان بھی اچھے سے رکھ رہے تھی لیکن اپنے شاہ جی کا وہ روپ یاد کر کے روحا عرش سے ڈر بھی جاتی تھی کے کیسے وہ آدمیوں کو مار رہے تھے لیکن روحا اپنے شاہ جی کو اس حالت میں بھی نہیں دیکھ سکتی تھی۔۔۔

عرش نے روحا کو کھینچ کر اپنے سینے سے لگایا میری جان میری بے بی گرل میرے اس درد کی دوا صرف تم ہو میری زندگی عرش نے یہ کہتے روحا کے لب سہلائے تھے۔۔۔

شاہ جی اپ نے کیسے آں لوگوں کو مارا تھا میں تو ڈر گئیں تھی شاہ جی اپ کیا کام کرتے ہے روحا نے عرش کا دھیان بھٹکانے کے لئے اپنی پریشانی بھی ظاہر کی۔۔۔

میرا کام تو تمیں پتا ہے بس آفس جاتا ہو اور کچھ چیزیں وغیرہ ادھر ادھر بھیجنا عرش نے روحا کے بال سہلائے۔۔۔

بے بی گرل تم بس مجھے ان لوگوں کو مارتے دیکھ کر ڈر گئیں ہو تو اگر تم نے مجھے بے رحمی سے قتل کرتے دیکھ لیا تو تو تم تو مجھ سے دور ہو جاؤ گی تم مجھ سے ڈرنے لگو گی نہیں نہیں تمہیں مجھ سے دور کوئی نہیں کر سکتا اگر تم نے مجھ سے دور جانا چاہا تو ایسی سزا دوگا کے نا تم مر کر مجھ سے دور جا سکو گی نا زندہ رہ کر مجھ سے دور جانا چاہو گی عرش نے روحا کو دیکھتے سوچا۔۔

شاہ جی تو وہ لوگ کون تھے آپ کو کیوں مارنا چاہتے تھے۔۔۔

وہ لوگ انہوں نے میرے پیسے دینے تھے کچھ تو میں نے مانگے تھے تو انہوں نے دینے کی بجائے مجھے مارنا چاہا۔۔۔

لیکن شاہ جی کتنے بتمیز ہے وہ میرے شاہ جی کے پیسے کھا گئے اور پھر مارنے اگئے۔۔۔

بس کرو سوال بے بی گرل مجھے درد ہو رہا ہے۔۔۔

کہاں شاہ جی روحا سو سو کرتی بولی۔۔

ادھر پیٹ پر دل پر مجھے اتنا پیار کرو اتنی کسسز دو کے مجھے میرا درد بھول جائے۔۔۔

شاہ جی اپ کو درد ہو گا روحا رونے لگی روحا کی انسو عرش کو تکلیف دے رہے تھے۔۔۔

بے بی گرل پینے رونا بند کرو مجھے ایسے تمہارے رونے سے تکلیف ہوتی ہے جلدی سے مجھے پیار کرو ورنہ میں نے پیار کیا تو پھر شرمانے لگی جاؤ گی ویسے بھی ہماری گولڈن نائٹ باقی ہے کل کے کئے تیار رہنا۔۔

شاہ.جی پہلے آپ ٹھیک۔۔

اس سے پہلے کے روحا کچھ کہتی عرش نے روحا گگ ہونٹوں پر اپنے ہونٹ رکھے تھے اور پھر روحا بھی اب کچھ بھولتی اپنے شاہ.جی کے بس میں ہوتی گئی۔۔

◈◈◈

میرب اور شایان ہاسپٹل چلے گئے تھے شایان تو اپنے کیبن میں بیٹھا تھا اسے عرش کافی دنوں سے کہہ رہا تھا کے اس ہاسپٹل میں کچھ غیر قانونی ہو رہا ہے جس کی خبر عرش کو ملی تھی اور عرش نے شایان کو اب میرب کا اور ان لوگوں کا دھیان رکھنے کے لئے کہا تھا شایان کافی دیر سے انتظار کر رہا تھا اس نے میرب کو کہا بھی تھا کے اس کے روم میں انا ساتھ مل کر کھانا کھائے گے شایان نے خود ہی اٹھ کر میرب کے پاس جانا چاہا۔۔

ہیلو میرب کیسی ہے آپ عثمان میرب کے پاس اتا بولا جو شایان کے پاس جانے کے لیے اٹھی تھی لیکن عثمان کے آنے کی وجہ سے رک گیں۔۔

ہیلو عثمان میں تو ٹھیک ہو اپ کیسے ہے۔۔۔

میں بھی ٹھیک ہو۔۔۔

آپ کہی جارہی تھی۔۔۔

جی وہ شایان نے بلایا تھا اسی کے پاس جارہی تھی۔۔۔

اووواو کے چلے اپ جائے بعد میں بات ہو جائے گی۔۔۔

میرب نے سرہاں میں ہلایا اور جیسے ہی جانے کے لیے مڑی میرب کا پاؤں وہاں رکھے میٹس پر اٹکا تھا اس سے پہلے کے وہ گرتی عثمان نے اسے پکڑا تھا اور اسی لمحے شایان بھی کمرے میں داخل ہوا تھا اور میرب کو عثمان کی باہوں میں دیکھ تو شایان کے انگ انگ میں آگ لگی تھی۔۔۔

یہ کیا ہو رہا ہے یہاں شایان نے ضبط کرتے کہا تو شایان کی اواز سنتے میرب جلدی سے عثمان سے دور ہوئی۔۔۔

کچھ نہیں شان وہ میں گرنے لگی تھی تو عثمان نے مجھے بچایا۔۔۔

اور تم عثمان تم بھی شادی کر لو تو دوسروں کی بیوی کو بچانے کی بجائے اپنی بیوی کو اپنی باہوں میں لو شایان میرب کے قریب آتا اس کی کمر میں ہاتھ ڈالے اسے اپنے قریب کر گیا۔۔۔

تم جیلس نا ہو مجھے پتا ہے تم اس کے لئے کتنے پوزیسو ہو مجھے عرش نے سب کچھ بتایا ہے اور بچپن میں سب دیکھ بھی چکا ہو میرب میری دوستوں جیسی ہے اور پتا نہیں مجھ غریب کی کب باری آئے گی میرے نصیب میں کوئی خوبصورت سی چاند سی لڑکی ائے گی عثمان خیالوں میں ہی لڑکی کو سوچ کر شرمانے لگا تھا۔۔

بس بس عثمان جیسی تمہاری شکل اور حرکتیں ہے نا کوئی پیاری نہیں جلی ہوئی کالی لڑکی ہی ملے گی تم کو۔۔۔

انہہ۔۔۔جیلسی انسان دیکھنا تمہارے سامنے ہی کوئی چاند جیسی لڑکی سے شادی کرو گا۔۔۔

انہہ دیکھ لے گے۔۔۔

تم دونوں لڑنا بند کرو گے شان مجھے بھوک لگی ہے چلو کھانا کھانے چلتے ہے۔۔۔

جاو جاؤ عرش کے مجھ پر احسانات نا ہوتے تو میں تم کو بتاتا شایان صرف عرش کی وجہ سے ہی چپ ہو میں۔۔

تو کیا کرتے تم شایان نے بھی اترا کر کہا۔۔۔

میں عرش کو بتاؤ گا اور تم لوگ جاؤ ابھی مجھ جیسے سنگل انسان کو جیلس نا کرو میں اکیلے ہی کھانا کھانے چلا جاتا ہو۔۔

ارے اکیلے کیوں عثمان تم کوئی غیر تھوری ہو تم بھی ہمارے ساتھ چلو کیوں شایان میرب نے مسکراتے شایان نے طرف دیکھ کر کہا لیکن شایان کا سرخ چہرہ دیکھ کر چپ کر گئیں۔۔۔

اپنے بندے کا چہرہ دیکھو جل جل کر سرخ ہو رہا ہے رہنے دو میرب میں اکیلا ہی چلا جاتا ہو یہ کہتے عثمان چلا گیا۔۔۔

تمہیں بہت احساس ہے عثمان کا خیر ہے نا۔۔۔

اففف شان تم بھی نا میرب نے شایان کے بازو میں اپنے بازو ڈالے اور اس کے بازو پر اپنا سر رکھ دیا۔۔۔

وہ کون سا غیر ہے شایان بچپن میں ہمارے ساتھ ہی رہا ہے وہ کچھ سال ہی ہوئے ہے وہ الگ رہنا شروع کیا ہے سب لوگ ہی جانتے ہے عثمان کو کتنا اچھا ہے۔۔۔

ہاں ہاں ٹھیک ہے زیادہ تعریف نا کرو اس کی شایان نے منہ بناتے کہا تو میرب کو ہنسی آئی تھی۔

چلو نا اب چلتے ہے۔۔۔

اوکے یہ کہتے دونوں۔ آ کر چلے گئے۔۔

عثمان ایک بہت ہی پیارا معصوم اور ستائیس سالا لڑکا ہے جب وہ پندرہ سال کا تھا تب وہ اپنے ماں باپ کے ساتھ کہی جا رہا تھا تو ان کا ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا وہاں سے میر اور عرش انمول بھی گزر رہے تھے میر ان لوگون کو ہسپٹل لے کر گئے تھے لیکن عثمان کے ماں باپ زندہ نہیں بچ سکے تھے تب عرش اور میر انمول نے عثمان کو سنبھالا تھا۔۔۔

اسے سکول میں داخل کروایا تھا اسے پڑھایا لکھایا تھا اور پھر عثمان جب ڈاکٹر بنا تھا تو اس نے کہا تھا کے اب وہ اپنا کما کر الگ رہنا چاہتا ہے۔۔

سب نے بہت روکا لیکن اس کا کہنا تھا اس کے باپ نے ہمیشہ محنت کرنا سکھایا تھا خودداری سیکھائی تھی عثمان کے باپ کی بھی کافی جائیداد تھی عثمان بھی کافی امیر تھا اب وہ اپنے گھر اکیلا ہی رہتا تھا۔۔۔

کبھی کبھی وہ مگر انمول اور سب سے ملنے اجاتا تھا لیکن اسے ابھی تک اپنی پسند کی لڑکی نہیں ملی تھی نا جانے کب ملنی تھی اسے اس کی چاند جیسی بیوی۔۔۔۔۔

علینا تو کسی سے بات ہی نہیں کرتی تھی بس ایشم کے ساتھ ہی اپنا دکھ سکھ شئر کر لیتی تھی اور ایشم سن لیتی تھی اب علینا جیک اور ایمان کے سامنے بھی بہت کم جاتی تھی اسے سفر والی بات تو بھول ہی گئ تھی۔۔

اکاش اور ایمان بس آپس میں ایک دوسرے سے لڑتے ہی رہتے تھے ان کا تو سب ہی دیکھتے تھے کے اکاش کا رویہ کیسا ہے ایمان کے ساتھ۔۔

اج عرش نے روحا کے لئے سرپرائز پلین کیا تھا عرش نے روحا کو کال کی۔۔

جی شاہ جی۔۔

بے بی گرل تمہارے لئے ایک سرپرائز ہے جلدی سے اپنی الماری کھولو سامنے ہی ایک پیکٹ پڑا ہو گا جو بھی اس میں ہو گا وہ پہن لینا اور ایک گاڑی کھڑی ہو گی مجھے کال کر کے اس ڈرائیور سے بات کروانا پھر اس کے ساتھ انا۔۔

شاہ جی سنے تو۔۔

میں نے جو کہا ہے وہ کرو روحا کی سنے بغیر ہی عرش کال کاٹ چکا تھا روحا نے نفی میں سر ہلاتے الماری کھولی اور سامنے ہی پیکٹ پڑا تھا روحا نے وہ کھول کر چیک کیا تو اس میں بے حد لال رنگ کی ساڑھی تھی روحا نے تو اتنی خوبصورت ساڑھی پہلے کبھی نہیں دیکھی تھی روحا نے جلدی سے خود کو تیار کیا اور ایک دفعہ اپنے آپ کا آئینے میں دیکھا تو ایک دفعہ تو ہو خود بھی شرما گئی تھی وہ لگ ہی اتنی پیاری رہی تھی پتا نہیں عرش کا کیا حال ہونے والا تھا۔۔

روحا باہر گی ڈرائیور پہلے ہی روحا کے انتظار میں کھڑا تھا۔۔

ائے میڈم سر نے کہا ہے اپ کا لے کرانا ہے ڈرائیور نے مودبانہ انداز میں آنکھیں نیچے کیے کہا تو روحا نے عرش کو کال کی شاہ جی یہ لے بات کرے روحا نے موبائل ڈرائیور کو دیا تو ڈرائیور نے عرش سے بات کی تو روحا بھی ریلیکس ہو کر گاڑی میں بیٹھ گئیں۔۔۔

ڈرائیور اسے اسی گھر میں لے کرایا تھا جس گھر میں عرش نے روحا کو پہلے رکھا تھا۔۔

ڈرائیور روحا کو اتار کر چلا گیا تھا روحا گھر کے اندر اینٹر ہوئی تو سب سے پہلے اس نے نیچے دیکھا جہاں پھول ہی پھول تھے روحا ان پھولوں پر چلتی ہوئی اندر گئی ایک جگہ جا کر کھڑی ہو گی۔۔

شاہ جی اپ کہاں ہے روحا تو یہ سب تیاری دیکھ کر اس کا دل زوروں سے دھڑک رہا تھا اسے سب سمجھ میں ارہا تھا کے یہ تیاری کس لیے ہے اج اس کا شاہ جی اسے چھوڑنے والا نہیں تھا۔۔

اچانک سے لائٹ بند ہوئی تھی پورے ہال میں اندھیرا ہو گیا تھا روحا تو ایک دم سے گھبرا گئی تھی۔۔۔

ششش۔۔۔ شاہ جی کہاں ہے آپ یہ لائٹ کیوں بند ہو گئی روحا کو اپنی آنکھوں کمر پر کسی کے ہاتھ محسوس ہوئے تو رحس نے بدک کر پیچھے ہونا چاہا لیکن عرش نے روحا کی کمر کو اپنے سینے سے لگا یا۔۔

میں ہو میری جان کسی اور میں ہمت نہیں کے وہ عرشمان شاہ کی ملکیت کو ہاتھ لگا سکے۔۔۔

شش۔۔ شاہ جی مجھے ڈر لگ رہا ہے۔۔۔

ڈر لگنا بھی چاہے میری بے بی گرل کیونکہ آج تم نے مجھے برداشت کرنا ہے عرش کی باتیں سن کر روحا کا جسم کپکپانے لگا تھا جیسے محسوس کرتے عرش نے ہونٹ مسکرائے تھے۔۔۔

عرش نے روحا کو اپنے بازو میں اٹھایا اور اسے اٹھاتے ہوئے کمرے میں لے گیا روحا کو بہت سارے پھولوں کی خوشبو محسوس ہو رہی تھی۔۔۔

عرش نے روحا کو نیچے اتارا اور لائٹ جلائی تو روحا نے پورے کمرے کو دیکھا جس بے حد خوبصورتی سے سجا ہوا تھا پورا کمرہ پھولوں سے سجا ہوا تھا۔۔

اور لائٹ میں روحا کا حسن دیکھ تو عرش کو بتا حال تھا عرش نے روحا کو اوپر سے نیچے تک دیکھا جو اس کی لائی ہوئی ساڑھی میں غضب ڈھا رہی تھی۔۔

میری بے بی گرل پر تو ساڑھی بہت خوبصورت لگ رہی ہے عرش نے میرب کی ساڑھی سے جھلکتی ہوئی کمر پر اپنی انگلیاں پھیری تو روحا کو کرنٹ لگا تھا روحا نے دور ہونا چاہا اور عرش کو دیکھا جو اسے خمار آلود سرخ آنکھوں سے روحا کو ہی دیکھ رہا تھا آج کی رات میرا ضبط مت آزمانا میری جان ورنہ تمہاری اس ننھی سی جان کے لئے بالکل بھی اچھا نہیں ہو گا۔۔

عرش نے ایک ریموٹ پکڑ کر سپیکر ان کیا اور سونگ لگا دیا۔۔

کیسے کہوں عشق میں تیرے کتنا بے تاب ہو۔۔

آنکھوں سے آنکھیں ملا کر چرالو تیرے خواب میں۔۔

عرش نے روحا کو کھینچ کر گھومایا روحا گھوم کر عرش کے سینے سے الگی تھی اور شرمائی انکھوں سے عرش کو دیکھنے لگی تھی۔۔۔

کیسے کہوں عشق میں تیرے کتنا ہو بے تاب میں۔۔۔۔

آنکھوں سے آنکھیں ملا کر چرالو تیرے خواب میں۔۔۔

عرش نے روحا کے کندھے پر اپنے لب رکھے تو روحا مزید عرش میں سمٹی تھی۔۔

میں جو جی رہا ہو۔۔۔۔۔

وجہ تم ہو۔۔۔۔ عرش نے روحا کی گردن پر اپنے ہونٹ رکھے اور اسے اپنے بازو میں اٹھایا اور بیڈ تک لایا۔۔

میں جو جی رہا ہو۔۔۔

وجہ تم ہو۔۔۔۔۔

ہے یہ نشہ ہے یا اثر۔۔

اس پیار کو ہم کیا نام دے۔۔

عرش نے روحا کو بیڈ پر لٹایا اور اپنی شرٹ اتار کر پھینک دی تو روحا نے ڈر سر جلدی سے آنکھیں بند کر دی عرش کے ہونٹوں پر مسکراہٹ ائی۔۔

ہے یہ نشہ ہے یا اثر۔۔۔

اس پیار کو ہم کیا نام دے۔۔۔۔

کب اسے ادھوری ہے ایک داستان۔۔۔

اجا اسے اب انجام دے۔۔۔۔

تمیں بھولوں کیسے میں۔۔۔

میری پہلی خطا تم ہو۔۔۔

عرش نے روحا کی ساڑھی کو پلو ہٹایا اور اس کے پیٹ پر اپنے ہونٹ رکھے تو روحا نے اسکے کے عرش کے بالوں میں اپنے ہاتھ دئے۔۔۔

میں جو جی رہا ہوں۔۔۔۔

وجہ تم ہو۔۔۔۔

عرش نے سارے پردے گراتے روحا کو اپنی شدتوں سے روشناس کروایا تھا۔۔۔

صبح ہوتے ہی عرش روحا سے دور ہوا تھا اور روحا ابھی بھی عرش کی باہوں میں سمٹی انکھیں بند کیے اپنے شاہ جی کی محبت کو محسوس کر رہی تھی ساری رات اپنی محبت کی شدتیں نچھاور کی تھی عرش نے۔۔۔۔

شاہ پلیز چھوڑ دیے نا اب مجھے نماز بھی پڑھنی ہے روحا نے عرش کو روکنے کی کوشش کی لیکن عرش کے ہونٹ اس کے چہرے سے سرک کر اب گردن پر اگئے تھے۔۔

میری جان ابھی سے تھک گئی ہوں ابھی تو میرا دل بھی نہیں بھرا ابھی مجھے خود کو اور محسوس کرنے دو روحا نے منہ بسور کر عرش کو دیکھا تو عرش کو روحا کا چہرہ دیکھتے ہنسی ائی تھی اوکے میری اج ترس کھا رہا ہوں ائندہ ترس نہیں کھاؤں گا عرش کو پیچھے ہٹتے دیکھ جلدی سے واش روم بھاگی تھی روحا فریش ہو کر

باہر ائی تو ہلکا گرین کلر کا سوٹ پہنیں اور وہ باہر ائی اور دوپٹے کو حجاب کی طرح لے کر وہ نماز پڑھنے لگے عرش بھی اٹھ کر فریش ہونے چلا گیا تا کہ وہ بھی نماز پڑھ سکے۔۔۔

عرش اور روحا گھر واپس چلے گئے تھے جیک اور ایمان کی لڑائیاں ایسے ہی چل رہی تھی ایمان ہر ممکن کوشش کرتی تھی کہ اکاش اس سے خوش ہو جائے لیکن اکاش نے تو قسم کھائی تھی کہ وہ ایمان کو ذلیل کرے گا جب بھی ایمان اکاش کا کوئی کام کرتی تھی اکاش الٹا اس کے بے عزتی کر دیتا تھا ایمان تو بڑے ضبط سے اپنی بے عزتی کو ہضم کرتی تھی اکاش کی جگہ کوئی اور ہوتا ہے تو اب تک وہ اسے زمین پر گاڑ چکی ہوتی ہے لیکن اکاش تو اس کی محبت تھا نا اسے کئے برداشت کر رہی تھی۔۔۔

ارومانڈو کو پتہ چل چکا تھا کہ عرش پر حملہ ہوا ہے لیکن یہ حملہ اس نے نہیں کروایا تھا تو کس نے کروایا تھا ابھی وہ بیٹھا یہیں میں سوچ رہا تھا کہ جنت اس کے پاس ائی کہ ہوا ہے اپ کو کچھ پریشان لگ رہے ہیں جنت چائے لاتی ارمانڈو کو پکڑاتے ہوئے بولی اور مانڈوں نے بھی چائے پکڑلی کچھ نہیں تم بتاؤ یہاں کوئی مسلہ تو نہیں ہے نا تمہیں سب کچھ تو مل رہا ہے نا ارمانڈو نے چائے پیتے ہوئے جنت کو دیکھتے ہوئے کہا جو فل بلیک سوٹ پہنے سر پر دوپٹہ لئے ارمانڈو کو بہت پرکشش لگی تھی کتنا نور تھا جنت کے چہرے پر ارمانڈو سوچ رہا تھا۔۔

مجھے بھلا کیا مسئلہ ہو سکتا ہے جہاں اپ جیسے رحم دل لوگ ہو میرا خیال رکھنے کو تو مجھے کوئی مشکل پیش نہیں اسکتی۔۔۔

کیا تمہں مجھ سے ڈر نہیں لگتا اب میں تو مسلم بھی نہیں ہوا اور ایک گینگسٹر بھی ہوں۔۔

پانچ دن ہو گئے مجھے اپ کے ساتھ رہتے ہوئے اپ نے میرا بہنوں کی طرح خیال رکھا ہے تو کیا اپ کو لگتا ہے کہ مجھے ڈرنا چاہیے جنت کے ایک ابرو آچکا کر پوچھا تو جنت کی اس حرکت سے ارمانڈو کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ ائی تھی۔۔۔

ویسے ایک بات بتائیں اپ کسی سے پیار کرتے ہیں جنت نے گہری نظروں سے ارمانڈو کو دیکھتے کہا تو ارومانڈو نے جنت کو دیکھا تمہیں ان معاملوں میں پڑنے کی ضرورت نہیں ہے گھر میں رہنے کی اجازت دی ہے نہ کہ زندگی میں دخل اندازی کرنے کی ارماڈو نے سخت لہجے میں کہا تو جنت مسکرادی۔۔۔

میں نے تو بس ایسے ہی پوچھ لیا تھا مان جنت نے چائے کا سپ لیتے ہوئے کہا۔۔۔

مجھے مان مت کہو جنت یہ حق صرف بیا کو کہنے کا ہے ارمانڈو جلدی سے بولا تو کمرے میں جنت کا قہقہ گونجا تھا پتہ تھا مجھے کوئی لڑکی کا چکر ہے۔۔۔

تم کوئی جادو گرنی ہو کیا ارمانڈو بھی ہلکا سا مسکرایا تھا۔۔۔

جادو گرنی ہوتی تو جو میرے ساتھ ہوا ہے ناوہ نہ ہوتا۔۔۔

تمہارے گنہگاروں کو سزا میں دوں گا کل تک تمہارے گنہگار تمہارے سامنے ہوں گے جیسے چاہو سزا دے سکتی ہو۔۔۔

اپ بہت اچھے ہیں مان۔۔۔ ارمانڈو نے آنکھیں نکالی تو جنت ہلکا سا مسکرائی نہیں نہیں میں اپ کو آر کہہ کے بلاؤں گی اور اپ جب مسلمان ہوں گے تو پھر اپ کا نام بھی میں ہی رکھوں گی۔۔۔

تم زیادہ پھیلو مت جاؤ جہاں سے مجھے ڈسٹرب نہ کرو تمہاری یہ خوائش کبھی پوری نہیں ہو گی کہ میں مسلمان ہوں گا۔۔۔

دیکھتے ہیں اور چائے جلدی پی لیجیے گا میری فیوچر بھابھی کے خیالوں میں مت کھوئے رہیے گا جنت ہنستے ہوئے باہر کو بھاگی تھی پیچھے ارمانڈو بھی ہنسا تھا ہم اس کے اس ویران محل میں جیسے جنت کے انے سے رونق سی اگئی تھی۔۔

اگلا دن۔۔۔ ✨

ایمان شیشے کے سامنے کھڑے ہو کر تیار ہو رہی تھی ایمان نے بہت ہی پیارا فراک پہنا ہوا تھا اور ہونٹوں پر لپسٹک لگا رہی تھی کہ اس کے پیچھے کاش اکر کھڑا ہو گیا۔۔۔

جتنا مرضی تیار ہو جو لیکن لگو گی پھر بھی بھوتنی ہی عکاش نے تنگ کرتے ہوئے کہا۔۔۔

کیا کہا تم نے بھوتنی اسی بھوتنی پر تم مرتے تھے ایمان کو اپنے اپ کو بوتنی کہنا کچھ خاص پسند نہیں ایا تھا۔۔

یہ بھی لگاؤ سمیل ارہی ہے تم سے اکاش نے اسے مزید تنگ کرتے ہوئے ایمان پر پرفیوم کا کافی سارا چھڑکاؤ کرتے ہوئے کہا۔۔۔

یہ کیا کہہ رہے ہو تم ایمان نے اکاش کو دیکھا اچھا تو یہ بات ہے ایمان نے وہاں سے اپنی لپ اسٹک اٹھائی تو بنا اکاش کو موقع دیے سنبھلنے کا اس کے چہرے پر لگا دی۔۔۔

یہ کیا کیا تم نہیں ایمان اکاش نے غصے سے کہا۔۔۔ جیسے تم نے فائدہ اٹھایا ہے میری مجھ پر پرفیوم لگایا میں نے بھی لپسٹک لگا دی سمپل۔۔۔

بدلے لینے تمہیں خوب اتے ہیں۔۔

ابھی میں نے تم سے بدلہ لیا ہے ہی کب ہے۔۔۔

تو کیسے لو گی تم بدلہ مجھ سے کاش نے اپنے سینے پر ہاتھ باندھ کر کہا تو ایمان کی سبز انکھیں چمکی تھی۔۔۔

ایسے۔۔۔ ایمان نے سوچے سمجھے بغیر اکاش کی گردن میں اپنی باہیں ڈالے اس کے ہونٹوں پر اپنا ہونٹ رکھے تھے کہ اکاش کی بھی انکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھی اسے ایمان سے اس قدر بے باک انداز کی حرکت کی امید نہیں تھی اکاش نے ایمان کو پیچھے کرنا چاہا لیکن ایمان نے عکاش کے ہونٹوں میں اپنے دانت گھاڑے جس سے اکاش کی سسکی نکلی تھی۔۔

ایمان پیچھے ہوئی تو اکاش کو مسکرا کر دیکھا ایسے لیتی ہو میں بدلا آئندہ مجھ سے بدلے کی بات مت کرنا ورنہ اس سے بھی زیادہ بولڈ انداز میں بدلہ دوں گی کہ تم خود ہی شرما جاؤ گے۔۔

تم کتنی بے شرم ہو ایمان لائک سریلی کوئی بیوی اتنی بے باک کیسے ہو سکتی ہے۔۔۔۔

بیوی اپنے شوہر کے ساتھ ہی ایسی بے باکیاں کرتی ہے کوئی مسئلہ نہیں ہونا چاہیے تمہیں اکاش کا دل بھی ایمان کی اس حرکت سے تھم سا گیا تھا۔۔۔

تت۔۔ مم۔۔۔ تم میرے قریب مت آیا کرو اپنے کام سے کام رکھا کرو مجھ پر اپنا جادو نہیں چلا سکتی۔۔۔

۔

میں جادو چلا کر کیا کروں گی۔۔۔

دیکھ لو گا تمہیں بھی میں اکاش ایمان کو کہتے کمرہ سے باہر چلا گیا ارے ارے کاش رکو تو سہی لیکن وہ پھر ایمان کی سنتے بغیر ہی باہر چلا گیا پیچھے سے ایمان کا کمرے میں کھکا گونجا تھا۔۔

اور باہر حال میں ہی عرش حدید روحا ایشم اور علینا بیٹھے تھے اکاش کو آتا دیکھ سب اسے حیرت سے دیکھ رہے تھے۔۔۔

ایسا کیا دیکھ رہے ہو سب اکاش نے بھی حیرت سے پوچھا۔۔

اکاش لگتا ہیں کمرے میں لپسٹک لپسٹک کی لڑائی ہوئی ہے تم میں اور ایمان میں اور ایمان جیت گئی ہے اسی لیے چہرے پر اتنی زیادہ تم لپ اسٹک لگا رکھی ہے عرش نے ہنستے ہوئے کہا۔۔

اوشٹ اکاش نے اپنے چہرے پر ہاتھ لگایا تو الٹے قدموں بھاگتا ہوا اپنے کمرے میں گیا تھا کمرے میں جا کر دیکھا تو ایمان ابھی بھی وہاں کھڑی ہنس رہی تھی۔۔۔

تم نے مجھے بتایا کیوں نہیں۔۔۔

میں نے تو تمہیں اواز دی تھی تم ہی نہیں رکے۔۔

تمہیں تو میں بعد میں دیکھ لوں گا۔۔

ہاں دیکھ لینا میں نے کب روکا ہے تم مجھے دیکھتے جاؤ اور میں تمہیں دیکھتی جاؤں پورے کا پورا دیکھ لو بیوی ہوں تمہاری حق ہے تمہارا ایمان نے بھی اکاش کے پاس اکر بے باکی سے بولی۔۔

یہ ہر وقت چپکا چپکی مت کیا کرو اکاش نے چڑتے ہوئے کہا اور واش روم چلا گیا۔۔

علینا اکاش کو ایمان کے ساتھ دیکھ کر اندر ہی اندر دکھی ہو رہی تھی کہ یہ اس کا نصیب تھا تو ایمان کو مل گیا تھا علینا بغیر کسی کو دیکھے اپنے کمرے میں چلی گئ تھی سب ہی علینا کی حالت سے واقف تھے سب نے معافی بھی مانگ لی تھی لیکن کچھ کر نہیں سکتے تھے۔۔

ٹھیک ہے روبرٹ کام ہو جائے گا تم بھی عرش کے دشمن اور میں بھی دشمن دونوں ہاتھ ملا لیتے ہیں اور پھر کل کا انتظار کرتے ہیں عرش پر ایک دھماکے دار حملہ کرنے کے لیے اس طرف سقر بھی اپنا پلان کرنے لگا اور دوسری طرف روبرٹ بھی سقر کو اپنے ساتھ ملا کر خوش تھا کے اس کے ساتھ عرش کا ایک اور دشمن مل گیا ہے اب دیکھتے ہیں یہ دونوں عرش کا کتنا نقصان کرتے ہو اور کیا کرتے ہے۔۔

دن کا کھانا کھاتے وقت ایمان اور اکاش باہر ائے تو اکاش نے ایمان کو پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ اسے علیینا سے معافی مانگنی ہے تو ایمان کو بھی علینہ سے کوئی ذاتی دشمنی نہیں تھی کھانا کھانے باہر ائے تو ایمان نے علینہ سے معافی مانگی تھی کہ اس نے سمجھایا تھا کہ وہ اکاش سے محبت کرتی ہے اس لیے وہ کسی اور کو اس کے ساتھ نہیں دیکھ سکتی تھی علینہ بھی خاموش ہو گئی تھی اس نے بھی ایمان کو معاف کر دیا تھا اور سکون سے کھانا کھا کر اٹھ کر اپنے کمرے میں چلے گئ تھی وہ اب کسی سے خاص بات ہی نہیں کرتی تھی ایمان کو بھی

دکھ تھا کہ اس نے علینا کے ساتھ غلط کیا ہے لیکن وہ اپنی محبت کسی اور کے لیے چھوڑ نہیں سکتی تھی اسی لیے وہ بھی سکون سے کھانا کھانے لگی۔۔۔

سفر تم کیا کرنے والے ہو عرش کے ساتھ ایسا کچھ مت کرنا کہ وہ علینہ بھابھی تمہیں نہ دے۔۔۔۔

ہاہا ایلیکس کیا تمہیں لگتا ہے کہ میں اپنی صنم کو عرش سے مانگوں گا اپنے دشمنوں سے مانگوں گا واٹ آ جوک تم جانتے ہو الیکس جو چیز مجھے چاہیے ہوتی ہے نا وہ میں چھین لیتا ہوں میں شیر ہوں اپنی سلطنت کا مانگتا نہیں چھینتا ہوں میں سفر ایلکس کی انکھوں میں اپنی سبز انکھیں ڈال کر کہنے لگا۔۔

اگر مجھے میری صنم نہ ملی تو پوری دنیا کو اگ لگا دوں گا وہ صرف میری ہے صرف میری۔۔۔۔

اف سفر تم ایک وحشی درندہ ہو تم اس سے پیار نہیں اذیت دو گے صرف اپنے پاس لا کر۔۔

ابھی وہ میرے پاس رہے گی نا تو میرا روپ دیکھے گی اگر پھر بھی اس نے مجھ سے دور جانے کی کوشش کی تو تم بہتر جانتے ہو میں کیا کر سکتا ہوں۔۔

مجھے تو اس معصوم پر ترس ارہا ہے۔۔۔۔

انا بھی چاہیے ترس کیونکہ وہ سفر کی قید میں انے لگی ہے ایلکس بس اسے دیکھ کر ہی رہ گیا تھا وہ سفر سے اور اس کی باتوں سے کبھی جیت نہیں سکتا تھا۔۔۔۔۔

◈◈◈

اج کل زارہ شایان کے اگے پیچھے گھوم رہی تھی میرب شایان کے قریب زارہ کو دیکھ کر بس کلس کر ہی رہ جاتی تم خود تو زارہ کے ساتھ ہوتے ہو اور مجھے منع کرتے ہو اب دیکھو میں تمہارے ساتھ کیا کرتی ہو میرب نے شایان سے بدلہ لینے کے بارے میں سوچا اور دونوں ہی گھرا گئے۔۔۔

رات کے وقت شایان اپنا لیپ ٹاپ لے کر بیڈ پر بیٹھا ہی تھا کے اسے جھٹکا لگا شایان نے بیڈ سے اٹھ کر خیرت سے بیڈ جو دیکھا اور بیڈ پر ہاتھ لگایا جو کے فل گیلا تھا۔۔

یہ گیلا کیسے ہو گیا شایان نے خیرت سے سوچا پھر میرب کا خیال آیا تو شایان نے ہونٹوں پر مسکراہٹ ائی اووووتو میرب جان نے یہ کیا ہے لیکن کیوں۔۔

فیری فیری۔۔۔شایان نے میرب کو آواز دی تو وہ جو دروازے کی پیچھے چھپ کر یہ سب دیکھ رہی تھی شایان کے بلانے پر جلدی سے اندر آگئی۔۔

کیا ہوا شان۔۔۔۔میرب سارے جہاں کی معصومیت اپنے چہرے پر لاتے آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے بولی۔۔۔

کچھ نہیں میرو جان بس میں تھک گیا ہوں نا تو چلو آؤ سوتے ہے شایان نے میرب کی کمر پکڑ کر اپنی طرف کھینچا میرب نے ہڑبڑا کر پہلے شایان اور پھر بیڈ کو دیکھا۔۔۔

نہیں شان میرا دل کر رہا ہے صوفے پر سونے کو تم یہاں سو جاؤ میرب نے شایان کے ہاتھ اپنی کمر سے ہٹاتے بولی تو شایان نے میرب کو اٹھا کر بیڈ پر پٹخا تھا اور میرب کے بھی کپڑے گیلے ہوئے تھے آج میرا بھی دل کر رہا ہے تم نیچے سو جاؤ اور میں تمہارے اوپر۔۔

نہیں میں وہ۔۔۔

کیا وہ فیری جان۔۔۔۔

کچھ نہیں میرب نے گیلے کپڑے برداشت کرتے مسکراتے کہا تو شایان کو بھی ہنسی آئی تھی تم سائڈ پر بھی تو سو سکتے ہو نا۔۔۔

نہیں تمہارے اوپر کی سونا ہے وہ میرب کو زچ کرتے اسے تپاتا اس کے اوپر ہی لیپٹ کر جان بوجھ کر آنکھیں موند گیا جبکہ میرب اپنے ہی کھودے کوئیں میں گر گئی تھی۔۔

ارمانڈو میں یہ کیا سن رہی ہو کے تم آج کل کسی لڑکی سے مل رہے ہو روز آپنا سرخ چہرہ لاتے ارمانڈو سے پوچھنے لگی۔۔۔

تمہیں کتنی دفعہ کہا ہے کے میرے کمرے میں بنا اجازت کے مت ایا کرو۔۔

یہ چھوڑو جو میں نے پوچھا ہے وہ بتاؤ روز نے ارمانڈو کی شرٹ اپنی مٹھیوں میں جکڑتے غصے سے کہا۔۔

جبکہ روز کے ہاتھ اپنے گریبان تک آتے دیکھ ارماڈو کا غصے کے مارے برا حال تھا ارمانڈو نے روز نے ہاتھ اپنے گریبان سے چھرواتے ایک زوردار تھپڑ روز کے منہ پر مارا تھا۔۔۔

چٹاخ۔۔۔زوردار تھپڑ کھاتے روز زمین پر گری تھی اور اپنے چہرے پر ہاتھ رکھے وہ خیرانگی سے ارمانڈو کو دیکھنے لگی کے اس کے باپ نے آج تک اس پر ہاتھ نہیں اٹھایا اور ارمانڈو نے اٹھا دیا۔۔

یہ تھپڑ تمہیں یاد رہے گا تاکے آئندہ تم مجھ سے بات کرنے اور میرے گریباں تک آنے سے پہلے ہزار بار سوچو۔۔

تتتت۔۔۔تم نے مجھ پر ہاتھ اٹھایا ارمانڈو میں تمہیں جان سے مار دوگی روز ہزیانی ہوتی چیخی تھی۔۔۔

اواز نیچے رکھو روز اور دفعہ ہو جاو میرے کمرے سے۔۔

دیکھ لوگی تم کو بھی اور اس لڑکی کو بھی اب تو تم میرہ ضد اور بدلہ دونوں بن گئے ہو یہ کہتے روز کمرے سے باہر چلی گئی اور کلب جا کر شراب پی کر باہر سڑک پر اکر بیٹھ گئی۔۔۔

ابھی وہ سڑک پر بیٹھی لگاتار شراب ہی پی رہی تھی اور ایبا اور ارمانڈو کے بارے میں سوچ رہی تھی نہیں ارمانڈو میں تمہیں اپنا بنا کر چھوڑوں گی تم اس لڑکی کے نہیں ہو سکتے اس لڑکی کو مرنا ہو گا ابھی وہ یہ سب سوچ ہی رہی تھی کے اس کے پاس کچھ لڑکے آئے تھے۔۔۔

ائے ہائے کیا لڑکی ہے کیا مال ہے وہ لڑکے روز کو حوس سے دیکھتے ہوئے کہنے لگے روز نے بھی شراب پیتے ان لڑکوں کو دیکھا۔۔

اے ے کیا چاہتے ہو تم لوگ جاؤ دفعہ ہو جاو میرا دماغ پہلے ہی بہت خراب ہے تم لوگ بھی اگئے دماغ کھانے روز نے چڑتے ہوئے بولی۔۔۔

ارے تیرا دماغ خراب ہے تو ہمارے ساتھ رات گزار تیرا دماغ ایسے سیٹ کرے گے نا کے تو خوش ہو جائے گی ایک لڑکے نے روز کا ہاتھ پکڑتے کہا تو روز نے بھی غصے سے اس لڑکے کو تھپڑ مار دیا۔۔۔

سنا نہیں کتوں دفعہ ہو جاو روز لڑکھڑاتے ہوئے بولی۔۔۔

تیری تو تو نے مجھے تھپڑ مارا سارے رات تجھے کتوں کی طرح نوچے گے تو تجھے سزا ملے گی اس لڑکے نے روز کے بال پکڑتے کہا تو روز نے اپنے بال چھڑوانے چاہے چھوڑوں مجھے۔۔۔

ایکس بھی سقر رسے کافی زیادہ بحث کرنے کے بعد اپنے اپ کو پر سکون کرنے کے لیے باہر اگیا تھا اس نے دیکھا کچھ لڑکے ایک لڑکی کو تنگ کر رہے تھے ایلکس گاڑی سے نیچے اترا اور اگے جا کر دیکھا تو وہ روز تھی اف ایک تو یہ ہمیشہ پھستی ہی رہتی ہے ایلکس اس کو بے حد غصہ ایا وہ اس وقت یہاں لڑکوں کے بیچ میں کیا کر رہی ہے وہ بھی شراب بھی کر اف ایک تو یہ لڑکی کبھی نہیں سدھر سکتی۔۔۔

اے دور ہو رہو مجھ سے ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا روز نے اٹکتے ہوئے لڑکھڑاتے ہوئے کہا تو وہ لڑکے ہنسنے لگے ایلکس اگے گیا اور ان لڑکوں کو روز سے پیچھے کرنے لگا دور رہو اس لڑکی سے ایلکس نے

غصے سے کہا روز نے ایلکس کو دیکھا تو ہنسنے لگی ہاہا تم پھر سے آ گئے مجھے بچانے کے لئے تم کیوں اجاتے ہو ہمیشہ مجھے بچانے کے لیے مجھے جس کی ضرورت ہوتی ہے وہ تو اتا نہیں ہے اور تم اجاتے ہو روز وہاں ہی سڑک کے کنارے ٹانگیں پھیلا کر بیٹھ گئی۔۔۔

تم کون ہو ہٹو یہاں ہمارے راستے سے ان لڑکوں میں سے ایک لڑکا بولا تو ایلکس نے غصے سے مکہ اس لڑکے کے منہ پر مارا میں نے کہا نا دور رہو اس سے۔۔۔

یہ ہمارا مال ہے اسے تو ہم ہی لے کر ہی جائیں گے اا ایک لڑکا اور اگے بڑھا اور روز کو پکڑنے لگا تو ایلکس نے اس کا ہاتھ پکڑ کر مروڑ دیا اہہہ ایک چیخ اس لڑکے کے منہ سے نکلی تھی۔۔۔

کافی دیر مار کھانے کے بعد وہ لڑکے تو روز کو بنا دیکھے بھاگ گئے تھے ایلکس غصے سے روز کی طرف بڑھا جو اسے ہی دیکھ رہی تھی تم کیوں ائی ہو اس وقت یہاں وہ بھی شراب پی کر۔۔

تم کتنے پیارے اور ویسے بندر لیکن میرے ارمانڈو سے کم ہی پیارے ہو وہ مجھ سے پیار کیوں نہیں کرتا میں تو اسے اتنا پیار کرتی ہوں وہ میرا دل توڑتا رہتا ہے ہمیشہ روز کی انکھوں سے انسو بہنے لگے تھے ایلکس نے اسے دیکھا اسے آج وہ مغرور لڑکی نہیں لگ رہی تھی تمہیں پتہ ہے وہ کسی اور لڑکی سے پیار کرتا ہے اس نے اج مجھے پہلی بار تھپڑ مارا ہے۔۔۔

نہیں نہیں ارمانڈو صرف ہیں را ہے صرف میرا میں اس لڑکی کو مار دوں گی روز لڑکھڑاتے ہوئے اٹھی تو گرنے لگی ایلکس نے جلدی سے پکڑ لیا۔۔

پہلے خود کو تو سنبھالو میڈم پھر دوسروں کو مارنا۔۔۔

تم میرا مذاق مت اڑاؤائی سمجھ اور گھر چھوڑ تو تم ٹرسٹ کے قابل ہو اس لیے میں تمہیں کہتی ہوں روز یہ کہتے گاڑی میں بیٹھ گئی تو ایلیکس نے روز کو اس سے گاڑی سے نکال کر اپنی گاڑی میں بٹھایا اور گھر کی طرف چلا گیا۔۔۔

ایلکس بار بار اسے ہی دیکھ رہا تھا جس نے گھٹنوں تک اتی سکرٹ پہنی تھی براؤن کھلے بال وہ بے حد خوبصورت لگ رہے تھے اف ایلکس تم ایسے ایسے کیوں دیکھ رہے ہو شرم کرو ایلکس نے خود کو دبٹا اور اسے گھر تک اتار کر خود چلا گیا۔۔

اگلے دن۔۔۔

روز نے اگلے دن روبرٹ سے بات کرنے کے لیے روبرٹ کے کمرے میں گئی ڈیڈ مجھے آپ سے بات کرنی ہے۔۔

بولو روش کیا کہنا ہے۔۔

ڈیڈ مجھے ارمانڈو نے بارے میں بات کرنی ہے روز روبرٹ کے ساتھ بیٹھتے بولی۔۔۔

ارمانڈو نے تمہیں کچھ کہا ہے کیا۔۔

ڈیڈ آپ کو پتا ہے میں ارمانڈو سے پیار کرتی ہو لیکن مجھے پتا چلا ہے کے وہ کسی اور سے پیار کرتا ہے ڈیڈ آپ نے کہا تھا کے میری شادی ارمانڈو سے ہی ہو گی پھر یہ سب کیوں روز انکھوں میں انسو لاتی بولی جو کے روبرٹ کی کمزوری تھے۔۔

تم پریشان مت ہو میری جان ارمانڈو کی شادی تمہارے ساتھ ہی ہو گی تم ریلکس رہو اور ابھی اس لڑکی کا پتا کرواتا ہو کے وہ کون ہے جس نے میری بیٹی کی جگہ لینے کی کوشش کی ہے۔۔

پکا نا ڈیڈ آپ اس لڑکی کو ارمانڈو کی زندگی س نکال سے گے نا۔۔۔

ہاں نکال دو گا اور تمہیں پتا ہے کسی کو مارنا میرے لئے چیونٹی مسلنے کے جیسا ہے تم فکر نا کرو۔۔۔

ٹھنکیو ڈیڈ بس آپ اس لڑکی کو ہم دونوں کے بیچ سے نکال دے روز روبرٹ کے گال پر کس کرتے اٹھ کر چلی گئی پیچھے روبرٹ نے کچھ آدمیوں کو کال کی اور ارمانڈو کا پیچھا کرنے کو کہا تو کے پتا چل سکے وہ لڑکی کون ہے۔۔۔

روبرٹ نے بعد میں ارمانڈو کو بلایا تو کے کل کی میٹنگ کے بارے میں بات کر سکے ارمانڈو آ گیا تھا۔۔

کل کی میٹنگ کا کیا سوچا ہے ارمانڈو سب کچھ ٹھیک ہونا چاہئے جو جیسا ہم نے سوچا ہے سب ویسا ہی ہونا چاہے کل ڈی گینگ اگر وہاں ایا کیونکہ یہ کبھی ایسا ہو نہیں سکتا کے ہماری ڈیکنگ ہو اور وہ بھی کوئی باہر کی ٹیم ارہی ہو تو ڈی گیننگ وہاں نا ہو یہ کبھی نہیں ہو سکتا۔۔

ارمانڈو نے مسکراتے روبرٹ کو دیکھا اگر وہ لوگ کل ائے تو یقیناً ہم سے بچ نہیں پائے گے اور میں اپنے ادمی بھی تیار کرواتا ہو جو کے سن کا مقابلہ کر سکے یہ کہتے ارمانڈو چلا گیا دوسری طرف سقر بھی کل کی ڈیلکنگ کس انتظار کر رہا تھا سقر نے روبرٹ کو کال کی تا کے کل کے پلان کے بارے میں بات کر سکے۔۔۔۔

عرش بھی بالکل ٹھیک ہو چکا تھا عرش کل کے کئے تیار ہو نا حدید عرش کے پاس آتے بولا پانچوں جیک ایمان عرش حدید شایان بیٹھے آپس میں اب کل کے بارے میں بات کرنے لگے تھے شایان نے وہاں کے کیمرے بھی ہیک کرنے تھے جس کی تیاری وہ آج سے ہی کر رہا تھا۔۔

عرش جو وہ ہتھیار لے کر ارہا ہے وہ سکاٹ لینڈ کا ٹائیگر ہے جس کا نام رولیکس ہے۔۔۔

ہمم آگے رولیکس کا تو کوئی مسئلہ تو نہیں ہے نا۔۔؟؟؟

نہیں وہ کسی کے ساتھ نہیں ملا ہوا وہ اپنا ہتھیار ہی بیچنے ارہا ہے کیونکہ اس کے پاس پیسوں کی قلت اگئی ہے پیسے ختم ہونے کی وجہ سے دوسرے ممالک اس سے اس کی حکمرانی چھیننا چاہتے ہے۔۔۔

ہمم آگے۔۔۔

باقی جو چھ گینگ ہے جو کل آئے گے جتنی انفورمیشن مجھے ملی ہے ایک تو روبرٹ کا گینگ ہے۔۔۔۔

اور دوسرے الگ الگ ممالک سے ارہے ہے۔۔

جرمنی سے آسٹریلیا سے ایک اٹلی سے ہی ہے اور باقی جو دو لڑکیاں گینگ چلا رہی ہے۔۔۔۔

ہے ے ے لڑکیاں ایمان خیرت سے بولی۔۔

تم میں ہی قابلیت نہیں ہے کوئی چیز کو سنبھالنے کی ورنہ لڑکیاں تو دیکھو اتنا بڑا گینگ سنبھال رہی ہے اکاش طنز کرتا بولا جو کے ایمان کو آگ لگا گیا تھا۔۔

مجھ میں بہت سارے قابلیت ہے ہبی جی اپ سے شادی کرلی زبردستی یہ سب سے بڑی قابلیت اور دوسری قابلیت دیکھنا چاہتے ہے تو وہ میں سب کے سامنے دیکھا سکتی ہوا گر تم ناشر ما جاؤ تو ایمان بھی اکاش کو کرارہ جواب دیتی سب کو قہقہ لگانے پر مجبور کر گی تھی جبکے اکاش ایمان کی بات سنتا سرخ چہرہ لیے خجل ہوتا چپ کر گیا وہ بھی سب کے سامنے شرمندہ ہو کر رہ گیا تھا اور پھر سب پلان ڈسکس کرنے لگے تھے۔۔۔

ارمانڈو پھر سے ابہیا سے ملنے آیا تھا ابہیا بھی ان عرش لوگوں سے چھپ کر پی ملنے آتی تھی کیسے ہو مان۔۔۔

میں ٹھیک ہو اپ کیسی ہے بیا۔۔

میں تو بہت کیوٹ پیاری ابہیا یہ کہتے ہنسنے لگی۔۔

یہ تو سچ ہے آپ تو بچپن سے ہی بہت کیوٹ اور پیاری ہے اسی لیے تو ہم بچپن سے ہی آپ کی دیوانے ہو گئے تھے ارمانڈو نے بچپن کی بات یاد دلائی تو بیا کو بھی شرم آئی تھی اچھا مان تمہیں یاد ہے ہمارے سکول کے پاس ایک گھر ہوا کرتا تھا اس گھر میں ایک ادمی رہا کرتا تھا۔۔

ہاں یاد ہے شاید وہ ادمی ہمارے سکول میں کام بھی کرتا تھا اور کام کم سارا دن اپنی محبت کے بارے میں سوچتا رہتا تھا۔۔۔

ہاہاہاہاہا۔۔مان وہ آدمی پچاس سال کا تھا اور اس نے کبھی شادی ہی نہیں کی تھی ان کا کہنا تھا کے ان کی محبت انہیں چھوڑ کر کسی اور کے ساتھ شادی کر کے چلی گئی ہے۔۔۔

ہاں لیکن وہ کہتے تھے اکی شادی زبردستی ہوئی ہے مان نے بھی یاد کرتے کہا۔۔

اور ہم نے وعدہ کیا تھا کے ان کی محبت کو ڈھونڈ کر لائے گے اور ان کے ساتھ شادی کروائے گئے اگے سے وہ ہنس دیتے تھے کہتے تھے پتا نہیں اب وہ کہاں ہو گی لیکن میں تو سچی محبت کرتا ہو ساری زندگی انتظار کروں گا پتا نہیں اب ہو انکل زندہ بھی ہو گے یا نہیں انہوں سے شادی بھی کی ہو گی یا نہیں انہیں محبت ملی ہو گی یا نہیں میری سب سے بڑی وش تھی کے ان کی شادی ان کی محبت کے ساتھ کرواؤ لیکن ہمیں تو پتا ہی نہیں ابہیا اداس ہوتے ہوئے بولی۔۔۔

بیا اداس نا ہو اس بات کو چھوڑے چلے ابھی آپ کی ایک اور وش پوری کرتے ہے کے آپ خوش ہو جائے گی۔۔

کون سی وش ابہیا خیرانگی سے بولی۔۔

اٹھے تو سہی نا بتاتا ہو ارمانڈو ابہیا کو اپنی کار میں بٹھاتا لے گیا پیچھے روبرٹ کے چھوڑے لوگوں نے روبرٹ کو تصویریں سینڈ کر دی تھی۔۔

ارمانڈو یہ مجھے کہاں لے آئے ہو۔۔

آپ کو سکائے ڈراوینگ کرنے کا شوق تھانا۔۔

اووووومائے گاڈ ارمانڈو مطلب سکائے ابہیا کو تو خوشی کے مارے بولنے بھی نہیں ہو رہا تھا۔۔۔

ارمانڈو نے سامنے کھڑے ہیلی کاپٹر کی طرف اشارہ کیا ہے اس پر بیٹھ کر ہم چھلانگ لگائے گئے۔۔۔

لیکن مان مجھے بہت ڈر بھی لگ رہا ہے۔۔

میں ہونااپ کے ساتھ تو آپ کیوں ڈر رہی ہے بیااپ کا مان ہمیشہ آپ کے ساتھ ہے جب تک میں آپ کے ساتھ ہو آپ کو ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔

ارمانڈو نے اپنا ہاتھ آگے کیا تو بیا نے بھی ڈرتے ڈرتے ارمانڈو کا ہاتھ پکڑ لیا اور ہیلی کاپٹر کے پاس چلی گیں

ارمانڈو نے بیا کو اندر بیٹھایا اور اسے سامان پہنانے لگا اور خود بھی پہنا۔۔۔

آپ تیار ہے بیا ارمانڈو نے گھبراتی ہوئی بیا سے پوچھا جو نیچھے گہرائی دیکھ کر ڈر رہی تھی۔۔۔

بیااپ یہ گہرائی دیکھ کر ڈر رہی ہے ابھی تو ہیلی کاپٹر نے اڑنا ہے اور اونچا جانا ہے۔۔۔

تم ساتھ ہونا میرے پھر کیا درنا بیا نے ارمانڈو کا ہاتھ پکڑا تو ارمانڈو نے اشارہ کیا تو ہیلی کاپٹر اڑان بھرنے لگا ہیلی کاپٹر کافی اونچا چلا گیا تھا۔۔

تیار ہے اپ بیا۔۔

ہاں بیا نے گہرا سانس لیتے کہا۔۔۔

ارمانڈو نے بیا کا ہاتھ پکڑا اور چھلانگ لگا دی۔۔

اہہہ۔۔ایک چیخ بیا کے منہ سی نکلی تھی اور بیا نے اپنی آنکھیں سختی سے بند کر دی تھی۔۔۔

ارمانڈو نے جلدی سے بیا کو کھینچ کر اپنے ساتھ لگالیا جس سے بیا کا چہرہ ارمانڈو کے چہرے سے ٹچ ہوا تھا۔۔۔

ابہیا کو تو کوئی ہوش نہیں تھی وہ تو بس ڈر رہی تھی۔۔۔۔

بیا اپنی آنکھیں کھولے اور دیکھیں اپنا خواب پورا ہاتے ہوئے ارمانڈو نے کہا تو بیا نے آہستہ آہستہ اپنی آنکھیں کھولی اور نیچے دیکھا جہاں پر وہ آہستہ آہستہ نیچے جارہے تھے بیا نے واپس ارمانڈو کی طرف دیکھا تو اچانک سے بیا کے ہونٹ ارمانڈو کی ہونٹوں سے ٹچ ہوا تھا۔۔۔۔

ابہیا اور ارمانڈو تو اسی حرکت سے ایک دوسرے کا دیکھ رہے تھے کئی لمحے وہ ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔۔۔۔

سس۔۔۔ سوری مان وہ بیا شدت شرمندہ ہوتے کہنے لگی اور مانڈو نے مضبوطی سے بیا کی کمر پر ہاتھ ڈالے بیا کو اپنے ساتھ چپکایا ہوا تھا تھوڑی ہی دیر میں وہ دونوں نیچے کھڑے تھے بیا بھی جلدی سے ارمانڈو سے دار ہوئی اور گہرے گہرے سانس لینے لگی۔۔۔

آپ ٹھیک تو ہے نا بیا ارمانڈو نے اپنی ہنسی دباتے کہا ارمانڈو تو بس ابھی بھی اپنے لبوں پر اپنی ریڈ روز کے لبوں کا لمس محسوس کر رہا تھا۔۔۔۔

ہاں میں ٹھیک ہو مان بس تھورا ڈر گئی تھی لیکن اب ٹھیک ہو واپس چلتے ہے۔۔۔

ہاں چلتے ہے واپس اتنی دیر میں ان کے پاس ہیلی کاپٹر بھی اکر کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔۔

مان یہ ہیلی کاپٹر تمہارا ہے تمہارے پاس اتنے پیسے کہاں سے آئے تم تو جاب کرتے ہو نا ماسی کمپنی میں۔۔۔۔

جی بیا یہ میرا نہیں ہے میں نے کرائے پر لیا ہے آج کے دن ارمانڈو نے جھوٹ بولا۔۔۔۔

افففف تم نے میرا خواب پورا کرنے کے لئے پوتے منتھ کی سیلری لگادی تم بھی ناپاگل ہو۔۔

کوئی بات نہیں بیا اپ کے لیے تو میں کچھ بھی کر سکتا ہو۔۔۔

تو تم میرے لیے پھر مسلمان بھی ہو جاؤ بیا ہیلی کاپٹر کے اندر بیٹھتے ہوتے بولی۔۔

وہ جب مجھے آپ کے خدا پر یقین ہو گا تب ہی ہو گا مسلمان اور میں جانتا ہوا ایسا کچھ بھی نہیں ہونے والا ہے۔۔

تو پھر تم مجھے بھول جانا عرش ہماری شادی کبھی نہیں ہونے دوگا۔۔

مجھے عرش کی دھمکی نا دے بیا اب چاہے جو بھی ہو جائے آپ کو مجھ سے کوئی الگ نہیں کر سکتا ہے بیا بھی چپ کر گئیں لیکن ارمانڈو تو آج بہت خوش تھا اپنی ریڈ روز کے ساتھ ٹائم سپینڈ کر کے اور وہ یہ خبر گھر میں جا کر جنت کو دینا چاہتا تھا اپنی خوشی شئر کرنا چاہتا تھا۔۔۔

◈◈◈

ابہیا سے ملنے کے بعد ارمانڈو وایگل محل گیا آج تو ارمانڈو بہت خوش تھا اس نے امانی کو بھی اپنے ساتھ لیا اور اپنے گھر چلا گیا جہاں اس نے جنت کو رکھا تھا آج وہ امانی کو بھی جنت سے ملوانا چاہتا تھا ارمانڈو گھر میں داخل ہوا تو سامنے ہی جنت کیچن سے نکل رہی تھی جنت نے نظریں اٹھا کر دیکھا پہلے تو وہ ارمانڈو کا دیکھ کر خوش ہوئی تھی لیکن ارمانڈو کے ساتھ وائٹ کلر کی پینتھری کو دیکھ کر جنت نے جو چائے کا کپ پکڑا تھا وہ ٹھاہ کر کے نیچے گرا تھا۔۔۔

اہہہی۔۔۔۔ یہ یہ آر کس کو لے آئے ہو۔۔۔۔

ریلکس جنت یہ میری پالتو ہے کچھ نہیں کہے گی تمہیں تم کیوں ڈر رہی ہو میں ہو نا۔۔

تمہاری پالتو ہے میری تو نہیں ہے نا اگر مجھے کھا گئی تو۔۔۔

ہاہاہاہاہا تم پاگل ہو جنت جب میں ساتھ ہو تو تمہیں کچھ نہیں کہے گی ویسے بھی پہلے تم امانی سے ملو پھر مجھے تمہیں بہت ساری باتیں بتانی ہے جاؤ امانی یہ بھی بہت اچھی ہے اور اچھے سے مل کر آنا او کے ناار مانڈو نے امانی کے سر پر پیار کیا تو امانہ چلتی ہوئی جنت کے پاس گیں اس کے پاؤں چاٹنے لگی جنت تو اپنے اتنا قریب اسے دیکھ کر سانس روکے کھڑی تھی۔۔

جنت اسے پیار کرو ارمانڈو نے آنکھیں نکال کر کہا تو جنت بے بھی ڈرتے ڈرتے اس کے سر پر پیار کیا تو امانی نے بھی جنت جو دیکھا اور اس کے سامنے بیٹھ گئ امانی کو جنت پسند آئی تھی اور جنت بھی امانی کے کچھ نا کہنے سے ریلکس ہو گئ تھی۔۔

تم بیٹھو آر اب مجھے دوبارہ سے چائے بنانی پڑے گی تم پیئو گے جنت ارمانڈو سے پوچھنے لگی۔۔۔

مجھے کافی پینی ہے ارمانڈو کافی حد تک جنت کے ساتھ فری ہو گیا تھا جنت کو بھی ارمانڈو اچھس لگتا تھا۔۔

اچھا تم بیٹھو میں بنا کر لاتی ہو تھوڑی دیر میں جنت اپنے لیے چاہے اور ارمانڈو کے لئے کافی بنا کر لائن اور اس کے سامنے رکھ دی اچھا اب تم بتاؤ آج بہت خوش لگ رہے ہو کیا بات ہے۔۔

بات ہی کچھ ایسی ہے ان میں نے ابہیا کے ساتھ کافی دونوں بعد ٹائم سپینڈ کیا ہے نا تو مجھے خوشی ہو رہی ہے۔۔۔

اووو وہ یہ تو بہت اچھی بات ہے مجھے بھی کچھ بتاؤ نا ابہیا کے بارے میں وہ کیسی ہے آپ کو پیار کب ہوا۔۔

یہ مت پوچھو کے وہ کیسی ہے جنت۔۔

وہ ایسی ہے جیسے میرے لئے زندگی جیسے سانس ہو وہ ایسی ہے ان کی آنکھیں اتنی پیاری ہے کے جیسے سمندر ہو اور میرا ان کی انکھوں میں ڈوب جانے کو دل کرتا ہے۔۔۔

اور تمہیں پتا ہے مجھے ان میں کیا چیز پسند ہے ان کی ٹھوڑی پر تل ان کا وہ تل دیکھ کر میرا دل ایسے دھڑکتا ہے جیسے باہر آجائے گا۔۔۔

افففف اتنی تعریفیں بھی نا کرو مجھے اب اس سے ملنے کا دل کر رہا ہے کسی دن ملواو نا اپنی پیا سے۔۔

ملواو گا ضرور کسی دن لے کر آؤ گا انہیں یہاں اور مجھے ان سے پیار جب میں دس سال کا تھا تب ہوا تھا۔۔۔

تم تو بچپن سے ہی ٹھرکی نکلے ہاہاہاہا جنت نے ہنستے ہوئے کہا تو ارمانڈو نے بھی ہنستے ہوئے جنت کے سر پر چپت لگائی جنت کے قہقہ لگانے سے ارمانڈو کو ایسے لگا جیسے اس کے ویران محل میں رونق آگئی ہو۔۔

یہ ایک میٹنگ روم کا منظر تھا جہاں دیوار پر ایک طرف بہت بڑی سکرین لگی تھی جہاں پوری دنیا کا نیٹ ورک ڈیٹا شو ہو رہا تھا تو کہی گرین، بلیو، ریڈ رنگ کی لائنز میں کوڈ نظر آرہے تھے تو ایک طرف دوسری دیوار پر مختلف قسم کے ماسک پڑے تھے جو ہر عمر کے آدمی اور عورتوں کے مختلف شکلوں پر بنے تھے انکے ساتھ ہر رنگ ہر لمبائی اور ہر طرح کے سٹائل کی وگز پڑی تھیں اور ایک طرف کچھ حصے میں ہر برینڈ کی سٹائلش ہیلز پڑی تھیں جنکی لمبی نوک دار ہیل میں زہر موجود تھا اگر ایک بار اس ہیل کی نوک کسی جاندار انسان کو لگ جاتی تو سکینڈز میں اسکا کام تمام ہو جاتا تھا ایک دیوار پر جدید قسم کا اسلحہ پڑا تھا ہر طرح کی سنائپر موجود تھی اسکے سامنے والی مین دیوار پر بڑا سا کوبرا کا سائن بنا تھا جو سونے کے بنے ڈی۔ گینگ کے حروف کے ارد گرد رینگتا نظر آرہا تھا عرشمان سمیت سارا ڈی گینگ بیٹھا مختلف چیزیں دیکھ رہا تھا

یقین نہیں ہوتا یہ رابرٹ جیسا مکھی سوری میرا مطلب مکھا اتنا بڑا کارنامہ کرنے جا رہا ہے شایان سب کو سنجیدہ دیکھتے مسکراہٹ دباتے بولا تو عرشمان نے اسے گھورا تھا

ہم یہ ڈیل نہیں ہونے دے سکتے اگر نیوکلیئر سے بنا وہ ہتھیار انکے کتوں کے ہاتھ لگ گیا تو یقیناً سب مافیاز سمیت عام لوگوں کی زندگیاں بھی خطرے میں آجائیں گی عرشمان سنجیدگی سے بولا

ٹھیک ہے کیا پلین ہے باس حکم کریں ہم حاضر ہیں حدید سنجیدگی سے اپنی سنائپر صاف کرتے بولا

شایان نے انکا سارا سسٹم ہیک کیا ہے اور وہ لوگ ابھی یہ بات نہیں جانتے رابرٹ نے یہ جال ڈی گینگ کو ختم کرنے کے لیے بچھایا ہے سب چھوٹے بڑے گینگ وہاں پر اس ہتھیار کو حاصل کرنے کے لیے آئیں گے کوبرا سنجیدگی سے بولا تو سب اسکی بات سے متفق ہوئے تھے انہیں ہر حال میں رابرٹ کو روکنا تھا۔۔

کوبرا مجھے تو لگتا ہے تم لومڑی سے شرت لگا کر پیدا ہوئے ہو جو اتنا تیز دماغ ہے تمہارا شایان دانت نکالتے بولا تو عرش کے ہونٹوں پر بھی ہلکی سے مسکراہٹ ائی تھی جس سے اس کے دونوں ڈمپل شو ہوئے تھے۔۔۔

یہ باتیں بعد میں کی جاسکتی ہے ابھی پہلے پلین دیکھتے ہے تو ٹھیک ہے جیسے ہم پہلے پلین کرتے تھے ویسے ہی کرتے ہیں ہم وہاں جاتے اور سب کو اڑا دیتے ہیں جیک نے کوبرا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو ایمان اپنی رولنگ چیئر پورا گھماتے اسکی طرف مڑی

ڈیئر ہسبنڈ آپکا آئیڈیا اچھا ہے لیکن میرے خیال سے اس بار پچھلی بار سے کچھ بڑا کرنا چاہیے ایمان مسکراتے ہوئے اپنی سبز آنکھیں اسکی سیاہ رات جیسی آنکھوں میں ڈالتے بولی تو جیک نے منہ بناتے سامنے دیکھا تھا

ایمان ٹھیک کہہ رہی ہے ہمارے بہت سے دشمن سر اٹھا رہے ہیں اس لیے انکا سر کچلنا ضروری ہے شایان نے پانچ گینگ ڈھونڈ نکالے ہے جو ہم پر چھوٹے موٹے وار کرتے رہتے ہیں لیکن آج تک

کامیاب نہیں ہوئے وہ لوگ بھی اس ڈیل کے لیے جانے والے ہیں وہ لوگ بھی پانچ ہیں اور ہم بھی اس لیے یہاں اصل کام جیک کا ہے یہ مشن کا اہم حصہ ہے کوبرا نے سنجیدگی سے ان سب کی طرف دیکھا تو سب نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا تھا

شایان نے کی۔بورڈ پر ٹائیپنگ کرتے سکرین پر تصویر چلائی

کوبرا یہ جون ہے۔۔۔

یہ جرمنی کا گینگ کا لیڈر ہے اس نے کچھ مہینے پہلے ہی کوبرا تم پر حملہ کیا تھا شاید تمیں یاد ہو۔۔۔

ہاں یاد ہے مجھے اور پھر بزدلوں کی طرح بھاگ گیا تھا چلو اس سے بھی بدلہ لے لیا جائے گا۔۔۔

باقی تھومس ہے۔۔۔۔

یہ اٹلی کا ہے اس کے گینگ کا نام بی گینگ ہے یہ تو ہمارے ہی ملک کا ہے چھوٹی موٹی رکاوٹیں ڈالتے ہی رہتے ہے لیکن کل کے بعد رکاوٹیں ڈالنے کے لائق نہیں رہے گا۔۔۔

تیسرے نمبر پر ہے البرٹ یہ آسٹریلیا کا گینگ کا لیڈر ہے اس کے گینگ کا نام چنگائی گینگ ہے اس نے کچھ سال پہلے ہمارے مسکینوز کر حملہ کروایا تھا جس سے ہمارے دو میکیسنوز تباہ ہوئے تھے عرش کو وہ دن یاد آیا جب وہ اپنی فیملی کے ساتھ تھا اسے یہ بری خبر ملی تھی کے اس کے فیورٹ مسکینوز تباہ ہو گئے ہے پتا کروانے پر انہیں معلوم ہوا تھا کے آسٹریلیا کے گینگ نے انہی سے بدلہ لینے کے لئے تباہ کئے ہے وہ سین یاد کرتے عرش کی آنکھیں سرخ ہوئی تھی۔۔۔

فور نمبر پر ہے المیناٹائس۔۔۔۔

یہ بہت ہی چلاک اور تیز سکاٹ لینڈ کی گینگ کو لیڈ کر رہی ہے اس نے ابھی تک ہمیں کوئی نقصان نہیں پہنچایا لیکن کل وہ یہ ہتھیار حاصل کرنے ارہی ہے۔۔۔

پانچویں اور لاسٹ پر آتی ہے ایڈرائل نام ہے وہ لندن کے گینگ کے لیڈ ہے اور یہ بھی اپنے گینگ کو مضبوط بنانے کے لیے یہ ہتھیار حاصل کرنا چاہتی ہے اور میں نے سنا ہے کے اس پر ایک دفعہ ریڈ نوٹس بھی جاری ہو چکا تھا لیکن پھر سے بچ گئیں تھی۔۔

ہاہاہاہایہ بھی سہی ہے ہمارے لئے پہلے بچ گئی تھی لیکن کل نہیں بچ پائے گی۔۔

یہی پانچ گینگ ہے جو کل انے والے ہے۔۔

اوکے تو جیک تم ان پانچ لوگوں کے ماسک بناؤگے وہ ہتھیار ایک بریف کیس میں اسکاونر کل پانچ بجے تک اٹلی لے آئے گا لیکن اسکی ڈیگنگ ایک کیسینو میں رات 12 بجے ہونے والی ہے جہاں بولی لگے گی تو کرنا ہمیں یہ ہے کہ ہم ان پانچ لوگوں کے بھیس میں وہاں جائے گے بریف کیس حاصل کریں گے اور پولیس کی نظروں میں آتے وہاں سے بیک دروازے سے ایک سیکرٹ ایگزٹ ہے وہاں سے ہم نکل جائیں گے تو تم لوگوں کے پاس کل پانچ بجے تک کا وقت ہے جیک تم ماسک بناؤ گے

شایان تم وہاں کے سب کیمرے اور نیٹ ورک ہیک کروگے

حدید اور ایما جاکر اس بلڈنگ کے سارے انتظامات دیکھے گے اور کوئی راستے میں آئے تو اسی ختم کر کے آنا کیونکہ میں کل کے مشن میں کوئی گڑبڑ نہیں چاہتا کو برا نے سنجیدگی سے بولا تو سب نے ایک سر ہلاتے جواب دیا تھا۔۔۔

ارمانڈو کا ماضی۔۔۔🔥

شیر خان شیر خان کہاں ہو بیٹا تبریز خان اپنے بیٹے شیر خان کو آوازیں دیتا اپنی خویلی کے ہال میں ایا تھا جہاں ان کی زوجہ محترمہ زوبیہ خان بھی بیٹھی تھی۔۔۔

خان کیا ہو گیا ہے شیر کو کہا کہنا ہے۔۔

ارے خانم میں اپنے بیٹے کے لیے ایک گفٹ لایا ہو وہ ماسٹر میں پاس ہوا ہے نا پہلی پوزیشن لی ہے میرے شیر خان نے۔۔

ماشاءاللہ ماشاءاللہ میرا شیر خان نے یہ خوشخبری ہمیں کیوں نہیں دی وہ ہے کہاں اور آپ نے کیا گفت لیا ہے شیر کے لیے۔۔

وہ تو آئے گا میں اسے دوں گا تو خانم آپ کو بھی پتا چل جائے گا۔۔

یہ ہے ایک گاؤں میں رہنے والے تبریز خان جو کے اس گاؤں کے جگیر دار بھی ہے اچھی خاصی عزت اور ایک نام تھا تبریز خان کا اس گاؤں میں تبریز خان کی شادی ان کی مرضی سے ان کی کلاس فیلو زوبیہ سے ہوئی تھی جس کے بے حد خوبصورت لڑکی تھی وہ ایک اچھی شریک حیات ثابت ہوئی تھی لیکن پانچ سالوں تک ان کے ہاں کوئی اولاد نہیں ہوئی تھی بہت علاج کروائے دم کروائے تب جا کر پانچ سالوں بعد اللہ نے ان کے گھر شیر خان کو پیدا کیا تھا اس نے بعد پھر کوئی اولاد نہیں ہوئی تھی زوبیہ اور تبریز خان کا کہنا تھا کے شیر خان ہی ان کی زندگی ہے اب اور وہ ان کا لاڈلا بیٹا تھا ان کا کیا پورے گاؤں کا لاڈلا بیٹا تھا سب ہی اس سے بہت پیار کرتے تھے۔۔۔

ابھی وہ باتیں کر ہی رہے تھے کے شیر خان گھر میں داخل ہوا تھا۔۔

او وہ میرا شیر آیا تبریز خان کا سینہ فخر سے چوڑا ہوا تھا شیر خان بھی خوشی سے اپنے باپ کے گلے لگا تھا شیر خان ایک بہت ہی اچھا اور سلجھا ہوا فرما بردار بیٹا تھا۔۔

مبارک ہو بیٹا تم نے ہمارا سر فخر سے اونچا کر دیا ہے۔۔۔

بابا یہ سب آپ اور میری پیاری سی ماما کی دعائیں ہی ہے جو مجھے کامیاب بناتی ہے زوبیہ نے اپنے اس شاندار اور خوبصورتی کے مجسمے بیٹے کو دیکھا۔۔

کالی آنکھیں کھڑی ناک براون بال اونچا قد سرخ وسفید رنگت زوبیہ نے بے ساختہ ہی اپنے بیٹے کو دیکھ کر ماشاللہ کہا اور اپنے بیٹے کو بلا کر اس کا ماتھا چوما۔۔۔

پاپا مجھے آپ سے اجازت چاہیئے۔۔۔۔

کسی اجازت شیر تبریز نے شیر کا کندھا تھپتھپاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

پاپا سب میرے دوست جرمنی جا رہے کے گھومنے تو مجھے بھی جانا ہے۔۔۔۔

تبریز نے زوبیہ کی طرف دیکھا۔۔

شیر تم اکیلے کیسے۔۔

پاپا میں اکیلا نہیں ہو میرے دوست بھی تو ہے نا ہم کچھ دونوں تک واپس اجائے گے پلز نا پاپا مان جائے نا میرے پیارے پاپا ہے نا شیر نے تبریز کے گال پر کس کی تو تبریز نے شیر خان کا ماتھا چوما۔۔

شرم کرو شیر تمہاری ماں سامنے بیٹھی ہے اور یہاں کس کرنے کا حق ہماری خانم کا ہے یہ سنتے وہاں بیٹھی زوبیہ کو چہرہ سرخ ہوا تھا۔۔۔

ہاہاہاہا ماما تو شرما گئی پلز نا پاپا۔۔

اوکے اوکے لیکن وعدہ کرو جلدی واپس اجاؤ گے تمہیں پتا ہے نا ہمارا ابھی دل نہیں لگتا ہے تمہارے بغیر تم ہماری واحد اکلوتی اولاد ہو کل کائناتِ ہو۔۔۔۔

میں جانتا ہو پاپا اور وعدہ میں جلدی ہی واپس اجاؤ گا یہ کہتے شیر جلدی سے کمرے میں گیا اور دوستوں کو بتایا اور ایک ہفتے کے اندر اندر ہی وہ ویزہ لگوا کر جرمنی کے لیے روانہ ہو چکے تھے۔۔

شیر خان کے دوسے بھی اچھے تھے وہ جانتے تھے وہ ایک سلجھا ہوا لڑکا ہے اور اب ہی تبریز خان کی عزت کرتے تھے جرمنی جا کر سب ہی بہت خوش تھے کافی دن ہو گھومتے رہے ایک دن شیر اور اس کے

دوست ایک ریسٹورنٹ میں بیٹھے کھانا کھا رہے تھے کے وہاں بیٹھی جنیفر کب سے یک تک شیر کو دیکھ رہی تھی۔۔

شیر وہ دیکھو وہ لڑکی کب سے تمہیں دیکھ رہی ہے شیر نے بھی دوستوں کے کہنے پر ادھر دیکھا جہاں جنیفر بیٹھی تھی شیر کے دیکھنے پر جنیفر نت مسکرا کر شیر کو دیکھا لیکن شیر نے جلدی سے اپنا رخ موڑ لیا اور شیر کا رخ موڑنا اور اپنے آپ کو اگنور ہوتا دیکھ جنیفر کو غصہ تو بہت ایا لیکن وہ ضبط کر گی کیونکہ وہ اپنے آپ کو بہت خوبصورت سمجھتی تھی وہ سوچتی تھی کوئی بھی اسے اگنور نہیں کر سکتا لیکن یہ کام شیر نے کیا تھا اور یہ جنیفر کو ہضم نہیں ہوا تھا۔۔۔۔

◈◈◈

اٹلی کے سب سے شاندار کسینو میں لوگ شاندار گاڑیوں سے اتر رہے تھے۔

کوبرا جون کے بھیس میں ہاتھ میں سگار لیے اپنی Mercedes Benz SL class سے اترا تھا اولیو ڈارک گرین رنگ کا فور پیس پہنے ہاتھ میں برینڈڈ گھڑی لمبے بال جو کانوں تک آتے تھے گارڈز کے ہمراہ وہ کسینو میں بڑھا۔۔۔

اسکے بعد جیک جو تھامس کے بھیس میں ہاتھوں میں کئی طرح کی بین اور گلے میں چین پہنے جینز اور شرٹ لبوں میں سگریٹ دبائے کسینو میں داخل ہوا تھا۔۔

اسکے بعد بلیک لامبورگینی میں ایما جو المینا ٹائس کا روپ لیے ہوٹ ریڈ میکسی میں ہاتھ میں سگریٹ پکڑے اپنے بالوں کو ایک ادا سے جھٹکتے جہاں سے گزرتی لوگ مڑ مڑ کر دیکھتے تھے۔۔

انکے بعد حدید البرٹ کے روپ میں بلیک جینز بلیک شرٹ اور بلیک ہی جیکٹ پہنے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے کسینو میں داخل ہوا انکے بعد کئی لوگ داخل ہوئے

سب موجود ہیں کو برا نے اپنے کان میں لگے ائیر پیس کو ٹچ کرتے بولا تو سب نے ہاں میں جواب دیا لیکن شایان کی آواز نا آئی۔۔۔

ٹائگر کہاں رہ گیا یے کو برا کی آواز ائیر پیس میں گونجی تو سب نے ایک نظر دروزے کو دیکھا جہاں بلیک میکسی میں ایڈرائل کے روپ میں شایان چلتا ہوا آرہا تھا۔۔

سب نے معنی خیز نظروں سے ایڈارائل کو دیکھا۔۔

کچھ ہی دیر میں لوگ ہاتھوں میں شراب لیے ڈانس کرنے لگے۔۔۔۔

مس کیا آپ میرے ساتھ ڈانس کرنا پسند کریں گی البرٹ نے مسکراتے ہوئے ایڈارائل کی طرف ہاتھ بڑھایا تو شایان نے دانت پیس کر اسے دیکھا۔۔۔

جی ضرور شایان نے دانت پیستے ہوئے کہا تو حدید کے ساتھ ساتھ باقی سب کی بھی دبی دبی ہنسی نکلی تھی حدید نے شایان جس نے ایڈرائل کا بھیس بدلا ہوا تھا اس نے حدید کا ہاتھ پکڑا تو حدید نے شایان کی کمر پر ہاتھ رکھا شایان کو گدگدی سی فیل ہوئی تھی۔۔

حدید نے شایان کو گھمایا تو شایان نے جو میکسی پہنی تھی وہ بھی گھومی تھی شایان گھوم کر حدید جی باہوں میں آیا تھا شایان نے اپنی ٹانگ حدید جو مارنی چاہی تو حدید شایان کے وار کو کور کرتا اس نے اوپر جھک گیا جیسے کس رہا ہو یہ سین دیکھ کر سب نے ایک دوسرے کو دیکھا اور پھر سب ہی ہنسنے لگے تھے۔۔

شایان نے حدید کو دھکا دیا اور جلدی سے دور کھڑا ہو گیا۔۔

واٹس ہیپنڈ ایڈرائل حدید نے ہنسی کنڑول کرتے کہا تو شایان نے غصے سے اسے دیکھا۔۔۔

البرٹ وہ کیا ہے نا آپ کے ساتھ ڈانس کرنے میں مزہ نہیں ارہا تھا آپ ڈانس کرنے سے زیادہ مجھے ٹچ کر رہے ہے جو کے مجھے پسند نہیں۔۔

لیکن اس البرٹ کو تو آپ پسند س گئی ہے ایڈ رائل کیا آپ مجھ سے شادی۔۔

اہم اہم اہم۔۔۔ائیر پیس سے کوبرا کی آواز آئی دوحدید کی زبان کو بریک لگا تھا جو کام کرنے آئے ہو وہ کرو حدید شادی تمہاری میں گھر جا کر کروگا۔۔

کوبرا کی وارننگ سنتے دونوں ہی سیدھے ہوئے تھے اور اپنے اپنے ٹارگٹ کو دیکھنے لگے۔۔۔

میوزک بند ہوتے ہی ان سب کو کسینو کی بیسنٹ میں جانے کا کہاں گیا کچھ ہی دیر میں وہ سب وہاں موجود الگ الگ ٹیبل پر کھڑے ہو گئے یہاں ہر چھوٹا بڑا گینگسٹر آیا تھا روبرٹ کی بے تاب نظریں دروازے پر تھیں

کیا بات ہے مسٹر روبرٹ آپ کسی کا انتظار کر رہے ہیں المینا ٹائس اسکی دروازے پر جمی ہوئی نظریں دیکھتے اپنے لمبے ناخنوں کو اسکے کوٹ پر پھیرتے ہوئے بولی تو روبرٹ مسکرایا۔۔

ارے نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے روبرٹ مسکراتے ہوئے اپنا دھیان دوسری طرف کرتے بولا

وہ یقیناً کوبرا کا انتظار کر رہا ہے تھامس کی آواز ائیر پیس سے گونجی تو سب کی چہرے پر دھیمی مسکراہٹ اُبھری تھی

ہاہاہاہا بیچارہ معلوم ہی نہیں اسکا باپ اسکے سامنے کھڑا ہوا ہے البرٹ کی مسکراتی ہوئی آواز ائیر پیس میں گونجی تو سب مسکرائے تھے کوبرا یعنی کہ جون بالکل روبرٹ کے سامنے کھڑا تھا

کچھ ہی دیر میں ہتھیار کی نیلامی شروع ہو گئی تھی

لیڈیز اینڈ جینٹل مین میں آپ سب کا تہہ دل سے مشکور جو اس موقع پر سب آئے آئے ویلکم کرتے ہیں مسٹر ہینری چارلی کا جو آج کے مہمانِ خصوصی ہیں روبرٹ کی سیکرٹری نے بلایا تو ایک ساٹھ سال کی عمر کا شخص سٹیج پر آیا تھا اسکے ہاتھ میں ایک بلیک بریف کیس تھا

البرٹ ہمارا ٹارگٹ سامنے ہے کوبرا کی سنجیدہ آواز ائیر پیس میں گونجی توسب ایکٹیو ہو گئے

جی تو آپ سب جانتے ہینری چارلی کے بنائے ہوئے نیوکلئیر ہتھیار جو دنیا کا سب سے خطرناک ترین ہتھیار ہے نیلامی کے لیے آپ سب کے سامنے پیش کیا جاتا ہے روبرٹ نے کہاں توسب نے تالیاں بجاتے سکرین پر ہتھیار کی تصاویر دیکھی تھیں۔۔

جی تو جس کے سب اکٹھا ہوئے ہیں بنا کسی دیر کے ہم نیلامی سٹارٹ کرتے ہیں ہوسٹ نے بولا تو ایک آدمی نے بیس کروڑ کی قیمت لگائی۔۔

تیس کروڑ پھر سے قیمت لگائی گئی۔۔

کوبرا نے تھامس کو اشارہ کیا تو تھامس نے اشارہ ملتے پچاس کروڑ کی قیمت لگائی سب کے منہ ایک دم کھلے تھے

زبردست مسٹر تھامس کی طرف سے پچاس کروڑ ہوسٹ نے بولا۔۔

ساٹھ کروڑ البرٹ نے ہاتھ اٹھاتے بولا سب نے متاثر کن نظروں سے البرٹ کو دیکھا

پینسٹھ کروڑ ایک آدمی نے قیمت لگائی اس سے پہلے ہوسٹ کچھ بولتی ایک اور آواز وہاں گونجی

ستر کروڑ المیناٹائس نے سگریٹ کا کش لیتے بولا توسب نے حیران کن نظروں سے حسن کی دیوی کو دیکھا جو سب کی نظروں سے بے نیاز سگریٹ کے کش لے رہی تھی

مس المیناٹائس کی طرف سے ستر کروڑ

ستر کروڑ ایک۔۔۔

ستر کروڑ دو۔۔۔

کوبرا نے پھر سے اشارہ دیا

اسی کروڑ ایڈرائل نے جتاتی نظروں سے المیناٹائس کو دیکھا تو المیناٹائس نے خون خوار نظروں سے دیکھتے اپنے بال جھٹکتے سامنے دیکھا

اسی کڑوڑ ایک۔۔۔

اسی کڑوڑ دو۔۔۔

اسی کڑوڑ۔۔۔ تین

نوے کڑوڑ المیناٹائس نے اپنے بال جھٹکتے ایڈرائل کو جتاتی نظروں سے دیکھا ڈارک ورلڈ میں مشہور تھا یہ دو عورتیں ایک دوسرے کی جانی دشمن تھی

سب لوگ دلچسپی سے ان دونوں عورتوں کو دیکھ رہے تھے جو خون خوار نظروں سے ایک دوسروں کو دیکھ رہی تھیں

سو کڑوڑ ایڈرائل نے اپنے ناخنوں پر پھونک مارتے طنزیہ نظروں سے المیناٹائس کو دیکھتے بولا تو سب حیران ہوئے سب لوگ المیناٹائس کے منتظر تھے کہ وہ اب کیا کرے گی لیکن وہاں ایک اور آواز گونجی جس سے سب کو سانپ سونگھ گیا

ایک سو پچاس کروڑ جون نے اپنی آنکھوں پر بلیک گلاسز لگاتے سگار کا کش لیتے دھواں چھوڑتے بولا تو سب نے مڑ کر جون کو دیکھا جس کے لبوں سے سگار کا دھواں نکل رہا تھا

ایک سو پچاس کروڑ ایک۔۔۔۔

ایک سو پچاس کروڑ دو۔۔۔۔

ایک سو پچاس کروڑ تین۔۔۔۔

اتنی قیمت سنتے سب کی زبانوں کو تالے لگ گئے تھے

ڈیل لاک مبارک ہو یہ نیو کلئیر ہتھیار مسٹر جون آپکا ہوا ہوسٹ مبارک دیتے ہوئے بولی تو روبرٹ کے سینے پر تو سانپ لوٹنے لگے وہ یہ ہتھیار کسی طرح بھی کسی اور کے ہاتھ میں جانے نہیں دینا چاہتا تھا اس لیے اس نے اپنے آدمیوں کو اشارہ کر دیا تھا اسکا ارادہ سب کو مار کر یہ ہتھیار لوٹنے کا تھا

جون سٹیج پر گیا تو ہینری چارلی نے مسکراتے ہوئے ہاتھ ملانا چاہا تو جون نے مسکراتے ہوئے اسکا ہاتھ پکڑا

قیمت دیں اور یہ ہتھیار آپکا ہوا ہینری چارلی نے مسکراتے ہوئے بولا

بالکل میں آدھار نہیں رکھتا اس لیے قیمت تو ابھی دونگا جون نے مسکراتے ہوئے کہاں اور سکینڈ میں پسٹل نکالتے ہینری چارلی کی کھوپڑی پر سکینڈ میں اڑا گیا سب لوگوں کے رنگ ایک دم اڑ گئے جب کئی لوگوں نے جون پر گن تانی جن میں سے روبرٹ اور اسکے آدمی بھی تھے

ہتھیار ابھی کہ ابھی میرے حوالے کر و جون ورنہ تم اپنی جان سے جاؤ گے روبرٹ نے چلاتے ہوئے کہا تو جون نے آئی برو آچکا کر سب کو دیکھا

ہاہاہاہا۔۔۔ میں تو بہت آرام سے جاؤ گا لیکن تم لوگ اپنا سوچ لو جوں نے ہنستے بریف کیس پکڑا اور روبرٹ کے ایک بندے پر گولی چلائی تو

المینا ٹائس ،ایڈرائل ،البرٹ اور تھامس نے اسی پل رابرٹ کے کچھ بندوں کی کھوپڑیاں اڑائی تو جو جون کا نشانہ لیتے گولیاں چلانے لگے تھے لیکن اسی پل کیسینو میں ایف۔بی۔آئی داخل ہوئی سب گینگسٹرز ایف۔بی۔آئی فورس کو دیکھتے بوکھلا اٹھے تھے روبرٹ بھی اپنی جان بچاتے بھاگنے لگا کئی لوگ گولیاں چلاتے وہاں سے نکلنے کی کوشش کرنے لگے کئی لوگ ایف۔بی آئی کی حراست میں آچکے تھے

جبکہ جون سب کو بوکھلاتے اِدھر اُدھر بھاگتے دیکھتے سٹیج سے اترتے سٹیج کے پیچھے گیا جہاں المیناٹائس، ایڈرائل، البرٹ، تھامس دروازہ کھولتے اسکا ہی انتظار کر رہے تھے کو برا کے آتے ہی سب نے وہ سیکرٹ دروازہ بند کیا جو بند ہونے کے بعد دیوار ہی لگتی تھی وہ لوگ لمبی سرنگ سے باہر نکلے جہاں انکی گاڑیاں پہلے ہی تیار کھڑی تھیں ان لوگوں نے ابھی ماسک اتارے ہی تھے کہ ایک گولی چلنے کی آواز آئی سب نے مڑ کر کو برا کو دیکھا جو اپنے بازو پر ہاتھ رکھتے سامنے دیکھ رہا تھا۔۔

سب نے خیران نظروں سے کو برا کی نظروں کی سمت دیکھا جہاں سفر کھڑا تھا سفر کو دیکھتے سماں کے ائبرو تنے تھے۔۔۔

اووووتو یہ بات ہے کے بھیس بدل کر ہتھار چوری کیا جارہا ہے سفر نے سب جو دیکھ کر کہا سب لوگوں کے ہاتھوں میں ابھی بھی گنز تھی جو کے انہوں نے سفر اور اس کے لوگوں پر تان ڈی تھی۔۔۔

تم یہاں کیا کر رہے ہو سفر اور تم اس معاملے سے دور رہو کو برا اپنے بازو سے نکلتا خون کو اگنور کرتے بولا۔۔۔

جہاں تم ہو گے عرشان شاہ وہاں میرا ہی معاملہ ہو گا اور تمہیں پتا ہے یہ جو گولی لگی ہے نا تمہاری کھوپڑی پر بھی مار سکتا تھا لیکن کیا ہے نا تمہیں تڑپا تڑپا کر مارنے میں جو مزا ہے وہ ایسے کہاں آئے گا۔۔۔

تم آخر چاہتے کیا ہو کو برا نے سفر اور اس کے آدمیوں کو دیکھا جا بہت زیادہ تھے وہ ابھی ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے تھے۔۔

تمہاری بربادی تمہاری ہار اور یہ ہتھیار۔۔۔

ہاہاہاہا۔۔۔ یہ ہتھیار تو تمہیں نہیں مل سکتا لے سکتے ہو تو لے کو کو برا نے بھی کھلا چیلنج کیا تھا۔۔۔

تو ٹھیک ہے چیلنج ایکسپٹ کرتا ہو یہ کہتے ہے سقر نے اپنے آدمیوں کو کہا تو وہاں اب پھر سے ایک دفعہ جنگ چھڑ چکی تھی سقر کے آدمی شایان حدید جیک ایما سنبھال رہے تھے اور سقر اپنی گن اپنی پاکٹ میں ڈالے اپنے ہاتھوں سے ہی عرشمان کا مقابلہ کر رہا تھا سقر اس سے ہتھار چھیننے کی کوشش کر رہا تھا عرشمان بھی بھرپور طریقے سے مقابلہ کر رہا تھا۔۔۔

ایما تو اپنی زہریلی ہیل کی نوک سے آدمیوں کے نازک حصوں پر مارتی جا رہی تھی وہ ایک ماہر فائٹر تھی اس سے پہلے کے ایک گولی جیک کو چھوتی ایمان نے جیک کو پیچھے کیا اور اپنی گن سے گولی مارتے اس آدمی کی کھوپڑی اڑائی تھی جیک نے ایمان کو دیکھا اور اسے آنکھوں ہی آنکھوں سے جتایا کے وہ اچھی فائٹر بن گئی ہے۔۔۔

ہی جی ایسے نا دیکھیں ورنہ یہاں ہی بہت پیار اجائے گا آپ پر پھر آپ شرما جائے گے ایمان لڑتے لڑتے کہنے لگی تو جیک اپنا سر جھٹکتے لڑنے لگا۔۔

سقر نے جیسے ہے عرش سے وہ ہتھیار چھیننے کی کوشش کی ایک طرف سے گولی آتی سقر کے بازو پر لگی تھی تھوری بہت چوٹیں حدید اور شایان کو بھی اگئی تھی۔۔۔

ایس کے اپنے دونوں ہاتھوں سے گولیاں برساتے اکیلے ہی سب کا مقابلہ کرتے سقر کے آدمیوں کو مار رہا تھا جیک کر سر پر چوٹ لگ گئی تھی (ایس کے) کے انے سے سقر کے آدمی ختم ہوئے تھے اور جیسے ہی سقر نے عرش سے وہ ہتھیار چھیننا چاہا انہیں دور سے ہی ایف بی آر کی گاڑیوں کے ہارن سنائی دیئے تھے سب نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا کوئی بھی ایف بھی آر کے ہاتھ نہیں سنا چاہتا تھا ورنہ سب کا پلان چوپٹ ہو جاتا۔۔

یہ بدلہ میری طرف سے ادھار رہا عرشمان شاہ میں واپس آؤ گا اور کل تمہارے لیے ایک سرپرائز تیار رہنا یہ کہتے سقر وہاں سے چلا گیا تھا۔۔

اس سے پہلے کے ایس کے وہاں سے جاتا عرش نے ایس کے کا بازو پکڑا تھا کون ہو تم۔۔

یہ جاننا تمہارے لیے ضروری نہیں ہے عرشمان شاہ بس یہ جان لو ایس کے ہمیشہ تمہارے ساتھ ہے جب جب تم مشکل میں ہو گے یہ کہتے ایس کے بھی جن کی طرح غائب ہوا تھا پھر بھی ڈی گینگ نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور تھوری ہی دیر میں جہاں جنگ لگی تھی وہ جگہ سنسان تھی۔۔۔۔

سب لوگ تو ہاسپٹل چلے گئے تھے جو زخم آئے تھے تاکے علاج کرواسکے گھر میں تو کسی کو پتا تک نہیں تھا کے یہ سب کیا ہو گیا ہے اتنی چوٹیں تو نہیں آئی تھی پانچوں ہی ایک ساتھ ہاسپٹل سے واپس س کر گھر میں داخل ہوئے تھے اکاش اور ایمان تو اپنے کمرے میں چلے گئے تھے آج کا دن کافی تھکا دینے والا تھا اکاش آور ایمان تو جاتے ہی اپنے اپنے بستر میں گھس کر سو گئے تھے۔۔

حدید کو بھی کافی چوٹیں آئی تھی ایشم تو حدید کے جسم پر پٹیاں دیکھ کر پریشان ہو گئیں تھی یہ کیا ہوا ہے دید ایشم پریشانی سے پوچھنے لگی۔۔

کچھ نہیں ہوا تمہیں تو پتا ہے ہمارا کیا کام ہے بس راستے میں ہم پر حملہ ہو گیا تھا تو حملے میں تھوڑا زخمی ہو گیا۔۔۔

ایسے کام کرو گے تو ایسا ہی ہو گا نا ایشم طنزیہ کہتے بیڈ پر جا کر بیٹھ گی۔۔۔

شوہر گھر آیا ہے یہ نہیں ہے تھوری خدمت کر دو بس باتیں سنوا لو تم سے حدید بھی بیڈ ہر جاتے ایشم کا اپنے حصار میں لیتے ہوئے کہنے لگا۔۔

پیچھے ہو جاؤ یہ نا ہو میں تمہاری خدمت کرتے کرتے تمہیں اور زخمی کر بیٹھو پھر کبھی نہیں بولو گے کے خدمت کروانی ہے بیوی سے ایشم حڈید جو پیچھے کرتے ہوئے بولی۔۔۔

تم میری جیسے چاہے خدمت کرو مجھے سب کچھ منظور ہے لیکن شرط یہ ہے کے وہ خدمت میرے قریب ا کر کرنی ہے حدید نے اپنی آنکھیں ایشم کی انکھوں میں ڈالتے کہا تو ایشم گھبرائی تھی۔۔۔

اس حالت میں بھی ٹھرکی پن سے باز نہیں آتے کبھی تو شرم کر لیا کرو مجھے بھی نیند ارہی ہے سونے دو تمہاری خدمت بعد مشبھی ہو جائے گی ایشم دوسری طرف اپنا چہرہ کیے لیٹی تو حدید بھی ٹھکا ہوا تھا مزید بحث کیے بغیر وہ بھی سونے کے لیے لیٹ گیا۔۔

اگلے دن ایمان ناشتہ کرنے کے لیے اکاش کو بلانے کے لیے آنے لگی جیسے ہی ایمان نے دروازہ کھولا اکاش وہ بھی باہر ہی آنے والا تھا دروازہ کھولتے ہے ایمان اکاش کے گلے کا ہار بنتی دونوں ڈھرام سے نیچے گرے تھے اور اکاش کو اپنے اوپر لیٹی اپنی بیوی کو دیکھا جو کے کل کس حد تک خطرناک جلاد بنی ہوئی تھی۔۔

دور ہٹو ایمان اکاش اس کا کل والا روپ بھولتے غصے سے بولا۔۔۔

کیوں دار ہٹو اپنے ہی ہبی جی کے اوپر گری ہوئی ہو کوئی غیر تو نہیں ہے ایمان جان بوجھ کر اکاش کو تنگ کرنے کے لیے اکاش کے سینے پر اپنے لب رکھ گیں اور پھر اکاش کو دیکھنے لگی اس حرکت سے اکاش نے اپنے لب بیچے اور اپنے اوپر اپنی بولڈ بیوی کو اور اس کی اپنے سینے پر اس کی نازکی کو محسوس کرتے اکاش کے دل کے اندر جذبات ابھرنے لگے اور پھر اوپر سے ایمان کی حرکتیں اکاش سے ضبط کرنا مشکل ہو رہا تھا۔۔۔

سنا نہیں تم نے اٹھو لیکن ایمان ڈھیٹ بنی اس کے سینے پر ہاتھ رکھے اپنی سبر آنکھوں سے اکاش کو دیکھنے لگی بالکل نہیں سنا میں نے اگر پیار سے بولو گے تو پھر شاہد میں سن لو ایمان اکاش کو مزید غصہ دلاتے ہوئے بولی۔۔۔

تم۔۔۔۔اکاش نے ایک جھٹکے سے اسے پیچھے کرتا ہوا اٹھا تھا اور اٹھتے ہی اکاش نے ایمان کو زور سے دیوار کے ساتھ لگایا ایمان تو اپنی کمر کو دیوار کے ساتھ لگتے ایمان کا درد محسوس ہوا تھا لیکن پھر بھی وہ آپنی سبز انکھوں سے اپنے پیار کو دیکھنے لگی۔۔

تم چاہتی کیا ہو ایمان اکاش نے ایمان کا بازو پکڑ مڑوڑ کر کہا یہاں کوئی عام لڑکی ہوتی تو اب تک درد کی وجہ سے رونے بیٹھ چکی ہوتی۔۔۔

مشرف تمہیں چاہتی ہو اکاش ملک تمہارا پیار ایمان نے اکاش کی ڈارھی پر ہاتھ پھیرتے کہا تو اکاش نے ایمان کی آنکھوں میں دیکھا جہاں اکاش کو اپنے کیے پیار ہی پیار نظر آیا تھا اور وہاں اپنے لئے پیار کے ساتھ ساتھ چاہت جنونیت سب کچھ ہی تھا اس کی آنکھوں کو دیکھ کر اکاش نے اپنی نظریں چرائی تھی۔۔۔

نظریں مت چڑاو مجھ سے اکاش میں تمہاری بیوی ہو خق ہے میرا۔۔۔

تم نے علینا کا خون چھینا ہے علینا کا نام مت لو میرے سامنے ایمان نے اکاش کا گریبان پکڑ کر اسے اپنے قریب کیا تمہاری زبان سے صرف ایمان نام نکلنا چاہے اکاش نا کے کسی اور لڑکی کا۔۔۔

تم میرے منہ مت لگو۔۔۔

میں تو لگو گی جب چاہے لگو گی۔۔۔

بھاڑ میں جاؤ۔۔۔

تمہیں ساتھ لے کر جاؤگی پہلے ناشتہ کرنے او سب انتظار کر رہے ہے یہ کہتے ایمان چلی گیں۔۔۔

ناشتے کے بعد سب سقر کے بارے میں بات کر رہے تھے کے وہ وہاں کیوں آیا تھا کیا دشمنی ہے اس کی عرش کے ساتھ کیونکہ آج تک عرش نا ہی سقر کو دیکھا تھا پہلے نا ہی کوئی ڈیل ہوئی نا کوئی نقصان جس کا بدلہ سقر لیتا سب اب باتیں کر رہے تھے علینا کا دل گھبرا رہا تھا وہ اٹھ کر باہر چلی گئیں وہ اس سارے

ماحول سے دور جانا چاہتی تھی اسی لیے وہ جیک کے بارے میں سوچتے سوچتے گیٹ پار کر گئیں اور کہی دور چلی گئی اور پارک میں جا کر بیٹھ گی کافی دیر وہ وہاں بیٹھی اپنی زندگی کے بارے میں سوچتی رہی کے پہلے ماں باپ چلے گئے پھر ایشم کے ساتھ کام کرنے لگ گئی پھر جیک کو پسند کرنے لگی لیکن اسے بھی اس سے چھین لیا گیا یہی سب سوچتے سوچتے اسے کافی دیر ہو گئی تھی رات بھی ہونے والی تھی علینا نے اٹھ کر جانا چاہا جیسے ہی اس نے سڑک پار کرنے کی کوشش کی اس کے سامنے ایک گاڑی آکر رکی اور اسے گاڑی میں گھسیٹ لیا۔۔۔

کلک۔۔۔ کون ہے علینا نے خود کو چھڑوانا چاہا لیکن اس کے کچھ اور کہنے سے پہلے ہی سامنے بیٹھے سقر نے اسے بے ہوش کر دیا تھا اور وہ بے ہوش ہو گئی تھی۔۔

رات کافی ہو گیں تھی لیکن علینا گھر نہیں آئی تھی علی نے اکر ایشم کو بتایا تو ایشم بھی پریشان ہوئی تھی کیونکہ علینا پہلے کبھی اتنی دیر باہر نہیں رہی تھی نا ہی وہ اٹلی کے راستوں سے انجان تھی کے گم ہو جاتی ایشم جلدی سے باہر گئی جہاں ہال میں سب بیٹھے تھے۔۔۔

کیا ہوا ایشم تم اتنی پریشان کیوں ہو حدید نے اس کا چہرہ دیکھتے کہا۔۔۔

علینا ابھی تک گھر نہیں آئی پہلے وہ کبھی اتنی دیر باہر نہیں رہی۔۔۔

ریلکس ہو جاؤ ایشم اجائے گی گھر یہی کہہ گئی ہو گی روحا نے بھی سمجھانا چاہا۔۔۔

نہیں وہ کبھی نہیں گئی وہ ہمشہ سے میرے ساتھ رہی ہے اس کا پتا کرواؤ ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا حدید ایشم کو تو غصہ اگیا تھا کیوں وہ لاگ علینا کی زندگی کے بارے میں سیریس نہیں ہوتے تھے۔۔

ٹھیک ہے ٹھیک ہے ہم اپنے لوگ بیجھتے ہے وہ لوگ علینا کو ڈھونڈ لائے گے ایشم غصے سے گہرے گہرے سانس لیتی صوفے پر بیٹھ گیں۔۔۔

ریلکس ہو جاؤ ایشم۔۔۔۔

نہیں جب تک علینا نہیں ملے گی مجھے سکون نہیں اۓ گا عرش کے کہنے پر ان کے ادمی علینا کو ڈھونڈنے کے لیے نکل گئے تھے۔۔

کافی دیر ہو گئی تھی دو سے تین گھنٹے گزر چکے تھے عرش کی بیجھے ہوۓ لوگ بھی واپس اگئے تھے لیکن علینا کا کہی پتا نہیں چلا تھا۔۔

کہاں جا سکتی ہے علینا کہی اسے کچھ ہو تو نہیں گیا ایشم تو بس روتی ہی جا رہی تھی ایسے ہی سب کو بیٹھے بیٹھے صبح ہو گئی تھی۔۔۔

سر یہ کوئی دے کر گیا ہے ایک گارڈ اندر اتے عرش کو ایک خط دیتے ہوۓ بولا عرش نے وہ خط پکڑا اور اسے کھولنے لگا گارڈ چلا گیا تھا عرش نے جیسے ہی خط کھولا علینا کا پہنا لاکٹ اس خط سے نیچے گرا تھا۔۔۔

ایشم نے جلدی سے وہ لاکٹ اٹھایا یی۔۔۔یہ۔تو۔۔۔عع۔۔۔علینا کا ہے وہ کہاں ہے کیا لیکھا ہر خط میں ایشم نے وہ لاکٹ پکڑتے ہوۓ کہا۔۔

میں اپنی پسند کی چیز لے کر جا رہا ہو عرش لیکن یہ مت بھولنا کے میرا تم سے بدلہ پورا ہو گیا میں واپس آؤ گا تم سے بدلہ لینے اپنی محرومیوں کو بدلہ لینے لیکن علینا میری محبت ہے اور میں اسے لے کر جا رہا ہو تم لوگوں سے دور ہو ہمشہ ہمیشہ کے لیے یہ لاکٹ بھیجا ہے تا کہ تم لوگوں کو پتا چل سکے میں پیٹھ پیچھے وار کرنے والا نہیں ہو چھڑوا سکتے ہو تو چھڑوا لینا۔۔۔

تمہارا پیارا دشمن سقر سلطان۔۔۔۔

عرش نے اونچی آواز میں پڑھا تھا تا کے سب سن لے۔۔۔

ہہہہ۔۔ یہ سقر کون ہے وہ کہاں لے گیا ہے علینا کو او مائے گاڈ علینا وہ کہاں ہو گی کس حال میں ہو گی یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا ہے حدید نا سب تمہاری وجہ سے نا تم ہمیں یہاں لے کر آتے نا تم لوگوں کی دشمنوں کی نظر ہم پر پڑتی اہہہ۔۔۔ ایشم بھی اب تو روتے روتے بے ہوش ہو گئی تھی۔۔۔

عرش کو تو غصے کے مارے برا حال تھا اس کا بس نہیں چل رہا تھا کے سقر سامنے ہو اور وہ اس کا قتل کر دے تمہیں تو کل ہی مار دینا چاہیے تھا سقر لیکن تم بچ گئے کوئی نہیں بہت جلد تمہاری موت میرے ہاتھوں ہو گی جسٹ ویٹ اینڈ واچ عرش نے وہ خط غصے سے مٹھیاں میں جکڑا تھا سب ہی اب علینا کی وجہ سے پریشان ہو گئے تھے۔۔۔

◈◈◈

ایشم کمرے میں آئی تو حدید نے ایشم کے چہرے پر پانی ڈال کر اسے ہوش میں لایا ایشم نے اپنی آنکھیں کھولی اور حدید کو دیکھا اور جھٹ سے اٹھ بیٹھی۔۔

یہ صرف تمہاری وجہ سے ہوا ہے تم لوگوں کی وجہ سے ہوا ہے مجھے علینا واپس چاہئے ورنہ میں تم لوگوں کو کبھی معاف نہیں کروں گی اور یہاں سے بھی بھاگ جاؤں گی میں نہیں چاہتی تم لوگوں کی وجہ سے مجھے یا میرے بھائی کو سب کوئی مسئلہ ہو ایشم چیختی ہوئی بولی تھی۔۔۔

ایشم کے بھاگنے کا سن کر حدید کی انکھیں سرخ ہوئی تھی حدید نے اگے جاتے ایشم کے بال پکڑے خبر دار خبر دار مون لائٹ تم نے یہاں سے ایک قدم بھی باہر نکالا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا حدید نے اپنا غصہ مشکل سے ضبط کرتے کہا تھا۔۔۔

ایشم نے اپنے بال چھڑوانے چاہے چیچ۔۔۔ ھھ۔۔ چھوڑوں مجھے درد ہو رہا ہے ایشم سسکتے ہوئے بولی۔۔

تم صرف میرے پاس ہی رہو گی سمجھی مجھ سے دور جانے کے بارے میں سوچا بھی تو تمہاری ٹانگیں کاٹ کر چلنے کے قابل نہیں چھوڑوں گا میری جان تم یہ اچھے سے جانتی ہو کے میں درندہ ہوا اور یہ سب کر

سکتا ہو حدید نے ایشم کے بال چھوڑ کر اس کے گال تھپتھپائے تو ایشم نے غصے سے اس کے ہاتھ جھٹکے اور رونے لگی۔۔

حدید بھی ایک نظر ایشم کو دیکھ کر باہر چلا گیا انہیں اب علینا کے بارے میں بھی بات کرنی تھی۔۔

شاہ جی علینا کو کون لے گیا ہے یہ سفر کون ہے روحا عرش کے پاس بیٹھ کر بولی۔۔۔

پتا نہیں کون ہے روحا کیا دشمنی ہے اس کی میرے ساتھ جلدی ہی پتا لگوا لو گا تم بس ایشم کا خیال رکھنا اسے دلاسہ دینا۔۔۔

اوکے شاہ جی میں سنبھال لو گی آپ یہ سب مجھ پر چھوڑ دے۔۔۔

ارمانڈو کا ماضی۔۔۔ 🔥🔥

کچھ دن گزرنے کے بعد جنیفیر پھر سے شیر خان کے سامنے تھی وہ بھی ایک ریسٹورنٹ میں ہی بیٹھے تھے یار وہ لڑکا کتنا پیارا ہے نا جنیفر کی دوستوں نے شیر خان کی طرف دیکھتے کہا تو جنیفر نے اپنی دوستوں کو گھورا اسے ایسے مت دیکھو وہ میرا ہے جنیفیر نے اپنے بال جھٹکتے ہوئے کہا تو اس کے دوستیں ہنسنے لگی تمہیں لگتا ہے وہ تمہارا ہے لیکن وہ تو تمہیں دیکھتا تک نہیں جنیفیر کی دوستوں نے اس کا مزاق اڑاتے ہوئے کہا تو جنیفیر کو غصہ ایا۔۔

میں تم لوگوں سے شرط لگاتی ہو دو دن کے اندر اندر میں اس سے دوستی کر کے دیکھاو گی۔۔۔

چلو تم شرط جیت گئی تو جو تم بولو گی ہم تمہیں وہ گفٹ دے گی اس کی دوستیں بولی۔۔۔

شیر خان اکیلا ہی باہر ایا تھا جنیفر نے ایک پلان بنایا اسے اپنی دستوں کو بتایا تو اس کی دستوں نے بھی خامی بھر لی شیر خان اٹھ کر باہر گیا ابھی وہ سڑک پار کرتا کے دور سے اتی گاڑی اسے ہٹ کرتی جنیفر نت شیر خان کو کھینچ کر پیچھے کیا جس سے شیر خان کی جان بچ گئی۔۔

شیر نے جینی کو دیکھا جس نے اسے بچایا تھا ٹھینکیو سو مچ آپ نے میری جان بچائی ورنہ آج تو مجھے کچھ ہو ہی جاتا۔۔

اٹس اوکے ہیلو مائے نیم از جنیفیر پیار سے لوگ مجھے جینی کہتے ہے جینی نے اپنا ہاتھ آگے کرتے کہا تو شیر نے بھی اس سے ہاتھ ملا لیا۔۔۔

شیر ایک دفعہ پھر ٹھینکو کہتا دوبارہ سے ملنے کا کہہ کر چلا گیا تو پیچھے کھڑی جینی نے اپنی دوستوں کو شاباشی کا اشارہ کیا۔۔۔

ایسے ہی جینی اور شیر کی دوست تین دفعہ ملاقات اچھے سے ہوئی تو دوستی مزید گہری ہوئی گئی شیر خان کو بھی جینی اچھی لگی تھی ایسے ہی دوستی اگے بھڑھتی گئی اور شیر خان کو بھی جرمنی میں آئے ایک مہینہ ہو گیا تھا اور سب شیر کو بار بار گھر سے کال ارہی تھی کہ وہ گھر واپس اجائے تو شید کا بھی گھر واپس جانے جا ارادہ بن گیا تھا شیر نے جنیفر کا بتایا تو جینی کو صدمہ ہوا وہ تو اس خوبصورت لڑکے کو حاصل کرنا چاہتی تھی اسے پسند کرنے لگی تھی جینی نے کچھ سوچتے ہوئے شیر کو ایک ریسٹورنٹ میں بلایا شیر بھی خیران ہوا تھا کہ کیا بات کرنی ہے جیسے ہی شیر خان ریسٹورنٹ میں داخل ہوا اس کے اوپر پھولوں کی بارش ہوئی تھی شیر نے خیرانگی سے منظر دیکھا لیکن سامنے ہی جینی کو دیکھا جو خوشی سے کھڑی تھی۔۔۔

یہ سب کیا ہے جینی۔۔

جینی شیر کر سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھی اور اسکے سامنے رنگ کی کیا تم مجھ سے شادی کروگے شیر خان ائی لو یو جینی نے مسکراتے کہا تو شیر خان کا جھٹکا لگا تھا۔۔

یہ کیا کہہ رہی ہو تم جینی تم پاگل تو ہو ہم صرف دوست ہے میں نے تمہیں صرف دوست مانا ہے اور ویسے بھی تم نان مسلم ہو ہماری شادی نہیں ہو سکتی شیر نے تحمل سے سمجھانا چاہا۔۔

لیکن میں تم سے پیار کرتی ہو شیر ویسے بھی میں مسلم ہو جاؤ گی تم ایک دفعہ ہاں تو کرو نا۔۔۔

نہیں جینی میری پاکستان میں میری کزن کے ساتھ منگنی ہو چکی ہے اور یہاں سے جاتے ہی میری اس کے ساتھ شادی ہے میں تمہارے ساتھ نہیں کر سکتا ہو۔۔۔

اگر تم نے میرے ساتھ شادی نا کی تو میں مر جاؤ گی دیکھنا شیر جینی کا خود کا ٹھکرایا جانا غصہ دلا گیا تھا اس کی عزت پر بات بن ائی تھی۔۔

تم نے جو کرنا ہے کرو اس میں میرا قصور نہیں ہے میں نے نہیں کہا تھا کے مجھ سے محبت کرو یہ کہتے شیر واپس چلا گیا اور جینی کا غصے کے مارے برا حال تھا تمہیں تو میں ایسے نہیں جانے دو گی تمہیں حاصل کر کے رہو گی دیکھتی ہو تم کیسے جاتے ہو جنینی نے وہ رنگ وہاں ہی پھینکی اور خود بھی باہر چلی گیں۔۔۔

شیر کی دو دن کے بعد فلائٹ تھی وہ بھی تیاریوں میں مصروف تھا شیر نے اپنے دوستوں کو کچھ نہیں بتایا تھا اگلے دن ہی شیر خان کو جینی کی کال ائی تھی۔۔

ہیلو شیر پلیز مجھ سے ایک دفعہ ملنے اجاؤ پھر تم نے کل چلے ہی جانا ہے تو آخری بار مجھ سے ملنے اجاؤ میری اتنی سی خواہش تو پوری کر سکتے ہو نا جینی نے روتے ہوئے کہا۔۔۔

تو کچھ سوچتے شیر نے ملنے کی ہامی بھر لی اور رات کو۔ ملنے کا کہا اور کام بند کر دی اب جینی کو بس رات کے ہونے کا انتظار تھا۔۔

رات ہوتے ہی شیر جینی کے گھر میں موجود تھا جینی نے بھی اچھے سے ویلکم کیا اور کل کے بارے میں کوئی بات نہیں کی تھی شیر بھی ریلکس تھا کے چلو جینی سمجھ گئیں ہے اس نے بھی کل کے بارے کوئی بات نہیں کی تھی۔۔

جینی نے شیر کے سامنے جاس لاکر رکھااور اس سے باتیں کرنے لگی شیر نے بھی جوس پی لیا تھا جوس پینے کے بعد تھوڑی ہی دیر میں شیر کا سر چکرانے لگا تھا۔۔۔

ت۔۔۔تم نے کیا ملایا ہے میرے جوس میں شیر نے اپنا چکراتا ہوا ڈر پکڑ کر کہا۔۔۔

میں نے کہا تھا تم صرف میرے ہو شیر تم نے میری محبت کو مزاق سمجھا اور اسے انکار کر دیا۔۔۔

ہی۔۔۔ہہ۔۔۔یہ کیس کہی رہی ہو تم جینی مجھے جانا ہے ابھی شیر نے اٹھ کر جانا چاہا تو اسے چکر ایا اس سے پہلے کے وہ گرتا جینی نے اسے پکڑ لیا تمہیں اج میرا ہونا ہی ہو گا شیر جینی نے شیر کا پکڑا اور کمرے میں لے گئی شیر کو ہیوی سازدی گئی تھی جس کی وجہ سے اسے نشہ ہوتا جا رہا تھا۔۔

جینی نے شیر کو بیڈ پر لٹایا اور موبائل پر کیمرہ اون کر کے سامنے رکھ دیا۔۔

پلیز جینی نہیں کرو مجھ سے یہ گناہ نا کرواؤ لیکن جینی تو خود غیر مسلم تھی اسے کیا لینا دینا گناہ سے پھر جینی اپنی حوس پوری کرتی رہی تھی اس کا کہنا تھا کے اس نے اپنی محبت حاصل کر لی تھی۔۔

۔۔۔۔حال۔۔۔۔۔

جی تو آپ کو بتاتے چلے کے کل نیوکلیئر ہتھیار کی ڈیل کی گیٔ وہاں پر حملہ کیا گیا اور اس حملے کی مکبری ہیمیں پہلے ہی ڈی گینگ دے چکا تھا ڈی گینگ کی وجہ سے کل صیح ٹائم پر ایف بی آئی اس جگہ پہنچ پائی اور سب کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔۔

نیوز اینکر چلا چلا کر یہ خبر دے رہی تھی اور یہ خبر بھی عرشمان شاہ نے ہی کہا تھا چلانے کو تا کے روبرٹ کو بھی پتا چل سکے۔۔

یہ نیوز سنتے ڈی گینگ کے سب افراد بیٹھے اپنی جیت کی خوشی منا رہے تھے ویسے عرش تمہارا پلان بہت اچھا تھا بہت مزہ آیا شایان نے کہا تو سب اس کی طرف دیکھ کر ہنسنے لگے۔۔۔

تمہیں تو البرٹ نے پرپوز بھی کر دیا تھا کیا خیال ہے شادی کر وادوں تمہاری عرش نے شرارت سے کہا تو شایان نے حدید کو گھورا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

عرش سب سقر کا کیا کرنا ہے وہ علینا کو لے گیا ہے۔۔۔

کرنا کیا ہے حدید اس نے ڈی گینگ کو بہت کمزور سمجھ لیا ہے تم فکر نہیں کرو پلین بناتے ہے علینا کو تو واپس لے کر ہی آئے گے وہ ہمیں ایسے ہرا نہیں سکتا۔۔۔

ہمم۔۔۔ حدید نے بھی ہامی بھری۔۔

علینا کو ہوش آچکا تھا علینا نے اپنی مندی مندی انکھیں کھولی تو اپنے آپ کو انجان کمرے میں پایا اہستہ اہستہ سارا منظر اس کی انکھوں کے سامنے چلنے لگا ایک جھٹکے سے وہ اٹھ بیٹھی اور پورے کمرے میں دیکھنے لگی پورے کمرے کو دیکھتے علینا کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھی کیونکہ پورے کمرے میں علینا کی مختلف اینگلز کی تصوریں لگی تھی کبھی وہ پارک میں بیٹھی ہے کسی میں وہ علی کے ساتھ کھیل رہی ہے اپنی اتنی زیادہ تصویریں وہ بھی ایک انجان کمرے میں دیکھ علینا خوف سے ادھر ادھر دیکھنے لگی اور جلدی سے اٹھ کر دروازے کے طرف بھاگی لیکن دروازہ لاکڈ تھا۔۔۔

کوئی ہے کوئی ہے کھولا پلیز علینا چیختے ہوئے کہنے لگی اسے کیا پتا تھا وہ تو اب اپنے ملک بھی نہیں ہے۔۔۔

کافی دیر دروازہ بجانے کے بعد بھی کوئی نا آیا تو تھک ہار کر وہ بیڈ پر جس کر بیٹھ گئی ابھی دو منٹ ہی گزرے تھے کے دروازہ کھولنے کی اواز پر علینا نے سامنے دیکھا تو علینا کا سانس اوپر کا اوپر ہر نیچھے کا نیچے رہ گیا تھا کیونکہ سامنے سقر کھڑا تھا۔۔

ااا۔۔۔اپ۔۔۔علینا نے اٹکتے ہوئے کہا۔۔۔۔

صنم۔۔۔ سفر چلتا ہوا علینا کے پاس ایا تو علینا بیڈ پر ہی پیچھے کو کھسکی۔۔

صنم۔۔۔ میں نے تمہیں کہا تھا تم میری ہونا اور تمہیں بہت جلد میں اپنے پاس کے آؤ گا تو دیکھو سفر اپنے وعدے کا پورا ہے تمہیں اپنے پاس لے آیا۔۔

کیوں مجھے اپنے گھر جانا ہے پیچھے ہٹے علینا نے سفر کو دھکا دینا چاہا اور خود ہی دو قدم دور ہو گیا علینا نے باہر جانا چاہا تو سفر نے علینا کا بازو پکڑ لیا صنم یہی اب تمہارا گھر ہے تمہیں یہاں ہی رہنا ہے ویسے بھی تم اب اٹلی میں نہیں رشیا میں ہو۔۔۔

ریشیا۔۔۔علینا تو اس ملک کا نام سنتے ہی بے ہوش ہونے والی تھی وہ تو بس پارک گئی تھی اور اب ریشیا کیوں لے کر آئے ہے اپ مجھے یہاں نہیں رہنا پلیز مجھے جانے دے علینا روتے ہوئے کہنے لگی تو سفر نے علینا کے انسو صاف کرنے چاہے۔۔۔۔

تم جو بھی کرو صنم مائے وائٹ کینڈی تمہیں اب اس سفر کی قید میں ہی رہنا ہے۔۔۔۔

نہیں میں یہاں نہیں رہو گی۔۔۔۔

ابھی تو تم کھانا کھاؤ اس بارے میں بعد بات کرتے ہے ایک میڈ کھانا دے کر چلی گیں تو سفر بھی باہر چلا گیا علینا نے بھی باہر جانا چاہا لیکن سفر دروازہ بند کر گیا۔۔۔

افففف خدایا یہ کیا ہو گیا پتا نہیں عرش بھائی لوگوں کو پتا ہے یا نہیں ایشم بھی پریشان ہو رہی ہو گی میں کیا کرو علینا نے کھانے کی طرف دیکھا تک نہیں تھا وہ اب وہی بیٹھ کر سوچنے لگی تھی۔۔۔۔۔

یہ ایک کمرہ کا۔ منظر ہے جہاں پر بی گینگ جس کا لیڈر تھامس ہے جس کا بھیس جیک نے لیا تھا وہ کسی طرح سے پولیس والوں سے بچ گیا تھا اور اب نیوز میں سن کر اسے اب ڈی گینگ سے بدلہ لینا تھا خاص کر عرش سے اسی نے انہیں پھنسایا تھا۔۔۔

تو کیسے بدلہ لو گے تم تھامس۔۔۔

اس کی قیمتی چیز چرا کر اور اس کی قیمتی اور اس کمزوری ہے اس کی بیوی اس کی بیوی کو گدنیپ کرنا ہے۔۔۔

یہ بہت خطرے والا کام ہو گا تھامس اگر کو برا کو پتا چل گیا اور تم پکڑے گئے تو بہت بری موت مرو گے۔۔۔

جو بھی ہو مجھے اس سے بدلہ لیا ہے اگر میں مرو گا تو اس کی بیوی کو بھی مار کر مرو گا۔۔۔

ایک دفعہ پھر سوچ لو تھامس۔۔

میں نے اچھے سے سوچ لیا ہے بس تم ان پر نظر رکھو جیسے ہی موقع ملا اسے یہاں لے انا۔۔

اوکے یہ کہتے تھامس کے ساتھی بھی چلے گئے۔۔

میرب اپنے کیبن کی طرف جا رہی تھی جب شایان نے میرب کو کھینچ کر اپنے کمرے میں لایا اور دیوار کے ساتھ پن کیا میرب اس اچانک افتاد کے لئے تیار نہیں تھی وہ سیدھا دیوار کے ساتھ لگی دو تین دن سے شایان نے میرب کو تنگ نہیں کیا تھا اسے سکون نہیں ارہا تھا۔۔

یہ کیا حرکت ہے شان اپ کو شرم نہیں اتی ہاسپٹل میں بھی شروع ہو گیے۔۔۔

تم میری بیوی ہو میں کہیں بھی شروع ہوں تمہیں اس سے کیا مسئلہ ہے۔۔۔

لیکن ہاسپٹل میں ہم سینیئر جونیئر ہیں میاں بیوی نہیں۔۔۔

ہاسپٹل میں ہے لیکن کمرے میں نہیں شایان مزید میرب کے قریب ہو کر اس سے پہلے وہ میرب پر جھکتا ہے شیان کے کمرے کا دروازہ کسی نے بجایا تھا شایان جلدی سے میرب سے دور ہوا۔۔

میرب جلدی سے جا کر واش روم میں بند ہو گئی سو شایان نے دروازہ کھولا اور اپنے چہرے کے تاثرات سنجیدہ ہی رکھے سامنے زارہ کھڑی تھی۔۔۔

جی مس زارہ آپ یہاں آپ کا کوئی کام تھا شایان واپس پلٹتا اپنی کرسی پر جا کر بیٹھ گیا۔۔

نہیں شایان کوئی کام تو نہیں تھا بس اسیے ہی میں نے سوچا فری ہو تو آپ سے باتیں کراتی ہو زارہ شایان کے سامنے کرسی پر بیٹھتے ہوئے بولی جبکے واشروم میں بند میرب تو زارہ کا شایان کے ساتھ باتیں کرنا میرب کا آگ لگا گیا تھا شایان میرب کی حالت جانتا تھا وہ بھی جان بوجھ کر اب اسے تنگ کرنے کے لیے زارہ سے باتیں کرنے لگا اور اندر میرب کی کھڑی ہو کر ٹانگیں درد کرنے لگ گئیں تھی۔۔۔

تھوڑی دیر بعد زارہ چلی گی تو میرب باہر ائی اور غصے سے شایان جو دیکھ کر چلی گئی شایان کا قہقہ کمرے میں گونجا تھا۔۔۔

ارمانڈو بیٹھ کر جنت سے باتیں کر رہا تھا کے اچانک سے جنت کی ناک سے خون آنے لگا تھا جنت نے اپنی ناک پر ہاتھ لگا کر دیکھا تو خون تھا جنت نے ایک نظر ارمانڈو کا دیکھا اور جنت کی آنکھیں بند ہونے لگی تھی۔۔۔

جنت جنت کیا ہوا ہے ارمانڈو صوفے سے اٹھتا جنت کے پاس ایا لیکن وہ تو بے ہوش ہو چکی تھی ارمانڈو تو جنت کی ایسی حالت دیکھتے پریشان ہو گیا تھا اسے نے جنت جو اٹھایا اور ہاسپٹل کے لئے نکل گیا جنت کو کمرے میں لے جایا گیا تھا ارمانڈو اسی ہاسپٹل میں لے کر ایا تھا جہاں شایان اور میرب تھے اور جنت کا علاج عثمان کر رہا تھا۔۔۔

لیکن ارمانڈو کا اندر راتے اس کی باہوں میں کسی لڑکی کو دیکھ کر شایان بھی خیران ہوا تھا لیکن ارمانڈو نے شایان کی طرف دھیان نہیں دیا تھا ارمانڈو پریشانی نے کاریڈور میں چکر لگا رہا تھا شایان بھی ماسک پہنے اندر چلا گیا تھا تا کے ارمانڈو نا دیکھ سکے۔۔۔

تھوڑی دیر بعد عثمان باہر ایا تو اس نے بتایا کے جنت کے کچھ ٹیسٹ کروانے پرے گے ارمانڈو نے بھی ٹائم دے دیا شایان ارمانڈو کو اس لڑکی کے لیے پریشان ہوتا دیکھ کر خود بھی خیران تھا کے یہ لڑکی کون ہے نام سے اور صورت سے تو مسلمان لگتی ہے پھر ارمانڈو کا کیا تعلق اس سے لیکن پھر خاموش ہی رہا۔۔۔

جنت ابھی بھی بے ہوش ہی تھی رپوٹس انے کے بعد جو خبر ارمانڈو کو ملی تھی وہ کسی صدمے سے کم نہیں تھی کے جنت کو برین ٹیومر ہے لیکن ابھی وہ سٹارٹ ہی ہے اس کا علاج ہو سکتا ہے۔۔۔

ارمانڈو بے ہوش پڑی جنت کے پاس گیا تو عثمان نے جنت کو دیکھا گورا رنگ تیکھی ناک گھنی پلکیں عثمان کو وہ لڑکی بہت اٹریکٹو لگی تھی۔۔۔

جنت کو ہوش آیا تو اس نے ارمانڈو کو دیکھا اور نظریں جھکا دی۔۔

تمہیں پتا ہے تمہیں کیا بیماری ہے اور تم نے مجھے بتایا نہیں ارمانڈو نے غصے سے کہا۔۔۔

ہاں مجھے پتا ہے اور یہ پچھلے پانچ مہینوں سے پتا ہے بتا کے بھی کیا کرتی مجھے جینا ہی نہیں تھا جو کچھ میرے ساتھ ہو چکا تھا جنت رونے لگی۔۔۔

اس کا مطلب تم نے مجھے غیر ہی سمجھا۔۔۔

نہیں آر بس وہ۔۔۔

چلو ٹھیک ہے جو بھی ہے گھر چل کر بات کرتے ہے جنت کو ڈسچارج کیا گیا تھا عثمان نے کچھ میڈیسن لیکھ کر دی جنت نے بھی عثمان کو دیکھا سور پھر چلی گئی۔۔۔

پتا چلا کون تھی یہ اس کی کیا لگتی ہے شایان اس کے پاس اتا بولا۔۔۔۔

نہیں لیکن لگتا ہے بیت گہرا رشتہ ہے دونوں کا لڑکے کی فکر سے تو ایسا ہی لگ رہا تھا۔۔

ہمم۔۔۔شایان اتنا کہتے گہری سوچ میں پڑ گیا۔۔۔

رات کا وقت تھا دن کے بعد سقر علینا کے پاس نہیں ایا تھا علینہ نے تو خوف کے مارے کھانا تک نہیں کھایا تھا وہ ایسے ہی کمرے میں قید تھی سقر سب کچھ کیمرے میں دیکھ رہا تھا کہ سقر پھر سے کھانا لے کر خود علینہ کے پاس گیا سقر نے دروازہ کھولا تو علینا نے خوف سے سقر کو دیکھ کر اور رونے لگی۔۔

Don't cry Sanam۔۔۔۔۔

کھانا کیوں نہیں کھایا صنم۔۔۔۔

میں میں اپ کے صنم نہیں ہوں پلیز مجھے جانے دیں مجھے یہاں نہیں رہنا۔۔۔۔

صنم کتنی دفعہ کہا ہے تمہیں اب یہاں ہی رہنا ہے یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا ہے نا تم اس دن میرے سامنے اتی نہ میرے خیال میں خوابو میں اتی یہ سب تمہارے غلطی ہے اور اس کی سزا تمہیں میں دوں گا کیونکہ ڈیول کسی کی غلطی کی سزا ادھار نہیں رکھتا تمہیں سزا مل چکی ہے کہ تم میرے پاس میری قید میں ہو ابھی فی الحال کھانا کھاؤ انسو کل نکل علینا کی انکھوں سے نکل کر گالوں پر بہ رہے تھے سقر اس کے سامنے بیٹھ گیا اور غور سے الینا کو دیکھنے لگا۔۔۔

وہ بالکل کوئی وائٹ سی کینڈی ہی لگتی تھی بالکل سفید سے ہی اس کی وائٹ کینڈی تمہارے انسو نہیں گرنے چاہیے وائٹ کینڈی ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا اس کے گمبھیر اواز سنتے الینا نے حقہ بکا اسے دیکھا۔۔

میں میں نہیں رو رہی وہ خود گر رہے ہیں انسو علینا مزید روتے ہوئے مشکل سے بولی تو سقر کے لب مسکراہٹ میں ڈھلے تھے۔۔۔

تھوڑی دیر میں ہمارا نکاح ہے تیار رہنا الینا نے اپنی انکھیں اٹھا کر سقر کو دیکھا اور کچھ بولنا چاہا۔۔۔

میں نے کہا نکاح ہے تو بغیر کوئی چوں چرا کئے ہاں بول دینا رہنا تمہیں یہاں ہی اور تم مسلمان ہو بغیر نکاح کے تم میرے ساتھ میرے کمرے میں رہنا پسند نہیں کرو گی ہے نا صنم سقر علینا کے کان کے پاس جھکتے ہوئے بولا ہے تو علینا نے جلدی سے ہاں میں سر ہلایا۔۔۔

گڈ گرل ایسے ہے میری بات مانتے رہنا ورنہ تمہارے لیے اچھا نہیں ہو گا چلو کھانا کھاؤ کچھ دیر میں تمہیں تیار کرنے کے لیے اجائے گی سقر علینا کے بالکل تھپتھپاتے چلا گیا۔۔۔

کوئی آدھے گھنٹے بعد ہی ایک لڑکی کمرے میں داخل ہوئی تھی علینا کو ایک بہت ہی پیارا وائٹ کلر کا فراک دیا گیا تھا علینا نے بھی کچھ بولے بغیر ہی وہ پہن لیا اور وہ لڑکی تیار کر کے چلی گیں۔۔۔

نکاح کا ٹائم ہو گیا تھا۔۔۔

سقر ایک دفعہ پھر سوچ لو وہ بہت معصوم ہے یہاں نہیں رہ سکتی ہے وہ ایلکس نے اسے سمجھانا چاہا۔۔۔

سوچنا کیا ہے وہ میری ہے اور رہی عادت کی بات تو عادی ہو جائے گی میرے ساتھ رہنے کی تم اس بات کی فکر نہیں کرو۔۔

علینا سڑھیوں سے اترتی ہوئی ارہی تھی وائٹ فراک میں وہ بالکل پری ہی لگ رہی تھی علینا نے روتے ہوئے سقر کو دیکھا لیکن سقر کی آنکھوں میں کسی قسم کا بھی کوئی تاثر نہیں تھا علینا بھی چپ چاپ کر کے بیٹھ گی۔۔

تھوڑی ہی دیر میں علینا اور سقر کا نکاح کو چکا تھا سقر نے علینا کو اپنے بازو میں اٹھایا اور کمرے میں لے گیا علینا نے تو سقر کو دیکھا تک نہیں تھا علینا مسلسل روئی جا رہی تھی رونے کی وجہ سے علینا کو چکر انے لگے تھے۔۔۔

وائٹ کینڈی نکاح مبارک ہو سقر نے علینا کی کمر کو پکڑ کر اپنے سینے سے لگایا علینا تو تھر تھر کانپنے لگی تھی۔۔۔

کانپ کیوں رہی ہو صنم ابھی تو میں نے کچھ کیا ہی نہیں۔۔۔

لیکن علینا نے کوئی جواب نہیں دیا تھا سقر نے اسے دیکھا جو بے۔ہوش ہو چکی تھی اففف ننھی سی صنم ابھی سے بے ہوش ہو گی اگے تمہارا کیا حال ہو گا سقر نے علینا کو اٹھا کر بیڈ پر لٹایا اور خود باہر نکل گیا۔۔۔

۔۔ارمانڈو کا ماضی۔۔۔

شیر خان کو صبح ہوش آیا تو اس کا سر چکرا رہا تھا اسے کچھ بھی یاد نہیں ارہا تھا کے کل کیا ہوا تھا اسے اچانک سے کسی لڑکی کی رونے کی آواز آئی تو اس طرف دیکھا جہاں جینی نا قابل قبول کپروں میں بیٹھی دو رہی تھی۔۔

شیر کو سب یاد آتا گیا کیسے جینی نے اس کے ساتھ زبردستی کی ہے۔۔۔

تم بے خیا لڑکی تم نے۔۔

میں نے نہیں تم نے میری عزت خراب کی ہے جینی بھی چیخی تھی۔۔۔

بکواس بند کرو اپنی ابھی وہ کچھ اور کہتا کے کمرے میں شیر خان کے دوست داخل ہوئے تھے اور شیر اور جینی کو اس حالت میں دیکھتے سب نے خیران ہوتے شیر جس دیکھا شیر یہ کیا کیا۔۔

منم۔۔ مم۔۔ میں نے کچھ نہیں کیا اسامہ علی یہ سب اس کی چال ہے مجھے پھسانے کی۔۔۔

میں کیوں ایسا کروگی اپنی ہی عزت خراب کروگی جینی نے روتے ہوئے کہا میرے پاس ثبوت ہے یہ دیکھو کیسے یہ میری عزت جینی زور زور سے رونے لگی ویڈیو میں صاف ایسے ہی لگ رہا تھا جیسے شیر ہی جینی کے ساتھ غلط کر رہا ہے۔۔

نہیں نہیں یہ جھوٹ ہے جینی یہ سب کیوں کر رہی ہو۔۔

چلو شیر اج رات کی ہماری واپسی کی فلائٹ ہے اسمہ اور علی یہ کہتے باہر چلے گئے تو جینی نے مسکراتے اپنے انسو صاف کئے۔۔۔

جینی یہ سب کیوں کر رہی ہو۔۔۔

یہ تمہیں بہت جلد پتا چل جائے گا یہ سب میں نے کیوں کیا۔۔

یہ سنتے شیر بنا کچھ کہے باہر چلا گیا اور دوستوں نے شیر سے کوئی بات نہیں کی تھی شیر نے بات کرنے کی کوشش بھی کی تھی لیکن انہوں نے نہیں کی تھی۔۔۔

شیر خان پاکستان اگیا تھا خان اور خانم دونوں ہی خوش تھے ایسے ہی ٹائم گزرتا چلا گیا جینی نے بھی کوئی رابطہ نہیں کیا تھا جس سے شیر ریلکس تھا ٹائم گزرتے پتا بھی نہیں چلا اج شیر اور اس کی کزن انعم کے ساتھ شادی تھی دونوں ہی بہتر خوش تھے دوسری طرف جینی کو بھی آٹھوں مہنہ لگ گیا تھا وہ شیر کے بچے کی ماں بننے والی تھی اور آج جینی نے شیر کا کام کرنے کا سوچا۔۔۔

اتنے مہینوں بعد جینی کی کال اتے دیکھ شیر کا دھچکا لگا تھا لیکن اس نے اٹھا ہی لی تھی۔۔۔

کیوں کال کی ہے مجھے جینی۔۔

تم تو مجھے بھول ہی گئے ہو گے شیر تو میں نے سوچا تمہیں یاد کروا دوں کے آٹھ مہینے پہلے تم نے میرے ساتھ کیا کیا تھا۔۔

شٹ اپ جینی میں نے کچھ نہیں کیا تھا۔۔۔۔

لیکن میرے پاس تو ثبوت ہے اور ویسے بھی میں تمہارے بچے کی ماں بننے والی ہو۔۔۔۔

بچے کی بات سنتے شیر تو سکتے میں ہی چلا گیا تھا کیا بکواس ہے یہ جینی۔۔۔۔

بکواس نہیں ہے میرے پاس ثبوت ہے کے یہ بچہ تمہارا ہے۔۔

تو میں کیا کرو بھاڑ میں جاؤ تم۔۔۔۔

اگر میں اس بچے کو مار دوں تو یا بیٹی پیدا ہوئی تو اسے بھی غلط راستے چلوا دو گی۔۔۔۔

تم کیسی گھٹیا عورت ہو شرم آتی ہے مجھے یہ کہتے ہوئے کے میں نے تم سے دوستی کی۔۔۔۔

چلو جو بھی ہے لیکن اگر اس بچے کو بچانا چاہیے ہو تو مجھے کچھ پیسے بیج دو ورنہ کچھ دونوں تک بچہ پیدا ہو جائے گا تو میں اسے بیچ دو گی مجھے پیسوں کی ضرورت ہے۔۔۔۔

ٹھیک ہے بیج دو گا کل تک لیکن بچے جو کچھ نہیں ہونا چائے شیر کا اس معصوم بچے ہر ترس اگیا تھا وہ ابھی تک اس دنیا میں ہی نہیں ایا تھا اس کی ماں اس کے لیے کتنا غلط سوچے بیٹھی تھی۔۔

جینی کو سب لالچ پر گیا تھا ایک کے بعد ایک کر کے سب وہ شیر سے پیسے منوا گنے لگی تھی اور شیر بھیج بھی دیتا تھا۔۔

حال۔۔۔۔۔۔

کیا مسئلہ ہے تمہیں ٹھرکی صبح ایشم اٹھی تو اپنے نیچے حدید کو لیٹے دیکھا۔۔

اس میں ٹھرک والی کیا بات ہے مون لائٹ میری اپنی بیوی ہی اوپر لیٹی ہوئی ہے کوئی اور تو نہیں لیٹی ہوئی۔۔۔

لیکن میں تمہارے اوپر لیٹی کیسے میں میں تو سائڈ پر لیٹی ہوتی ہوں تمہارے اوپر کیسے اگئی اٹھنے دو بے شرم درندے کہیں کے۔۔

میں نے نہیں ہٹانا تم خود ہی ہٹو میرے اوپر سے اور یہ دیکھو ادھر تمہارا لپسٹک کی نشان میری پوری گردن پر ہے جو رات کو تم نے میرے ساتھ کیا نہ اف میں بتا نہیں سکتا ایشم کی انکھیں وہ لپ اسٹک کے نشان دیکھتے ہوئے پھیلی تھی۔۔۔۔

رات کو میں نے کیا کیا میں نے کچھ نہیں کیا تم نے ہی کچھ کیا ہو گا ایشم نے حدید کے سینے پر دیکھا جہاں واقعی ہی لپسٹک کے نشان تھے۔۔۔۔

کلک۔۔ کی۔۔۔ کیا ہوا تھا رات کو مجھے اچھی طرح یاد ہے میں ارام سے سوئی ہوئی تھی۔۔

دیکھو مون لائٹ انسان نیند میں ادھا مرا ہوتا ہے تو وہ کچھ بھی کر سکتا ہے لیکن پتہ نہیں تم کیا ہی کھا کر سوئی تھی کہ تمہارے جذبات ہی جاگ رہے تھے میں نے نہیں روکا پھر تم اور پھر تم نے اف کیا کیا تم نے میرے ساتھ۔۔۔۔

کک۔۔۔ کیا۔۔۔ لیکن میں تو نہیں نہیں میں نے کچھ نہیں کیا ایشم چیخی تھی۔۔۔

دیکھو میں نے کچھ نہیں کیا جو کیا ہے نا تم نے ہی کیا ہے مون لائٹ۔۔۔

میں نے کچھ نہیں کیا ضرور میرے کھانے میں تم نے کچھ ملایا ہوگا تم بہت برے ہو ایشم رونے لگی تھی۔۔

ایشم نے تو اپنے کپڑوں پر اپنی حالت پر دھیان ہی نہیں دیا تھا کہ جیسے وہ سوئی ہوئی تھی

ویسے ہی وہ اٹھی تھی اور حدید کے کہنے پر اس کے گلے پر نشان دیکھ کر ہی رو رہی تھی۔۔۔

ہاہاہا ٹلی کی فینس سٹار ایشم ملک میرے ایک ہی مزاق سے رونے لگی تھی حدید نے ایشم کے دونوں کلائیاں پکڑتے بیڈ پر لٹایا اور اس کے اوپر آ گیا۔۔

ایشم کو حدید کی بات سمجھ ائی تو ایشم کا چہرہ غصے سے لال ہو رہا تھا تم ایک درجے کے ٹھرکی بدتمیز درندے ہو تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھ سے یہ جھوٹ بولنے کی۔۔۔

میری جان تمہارے ساتھ اور بھی بہت کچھ کرنے کی ہمت رکھتا ہوں ایک دفعہ اجازت دو۔۔

پلیز حدید پیچھے ہو تو میرے اوپر سے ایشم بے بسی سے بولی تھی۔۔

پہلے مجھے ائی لو یو بولو مون لائٹ حدید بہکے ہوئے انداز میں ایشم کی گردن پر جھکتے ہوئے بولا۔۔

میں پیار ہی نہیں کرتی تو لو یو کیوں بولوں۔۔۔

بولو ائی لو یو حدید غصے اسے اس کی کلائیوں پر زور دیتے اور اس کے ی گردن پر دانت گاڑتے بولا تو ایشم کے منہ سے سسکی نکلی تھی۔۔۔

ائی لو یو ایشم روتی ہوئی بولی تھی۔۔۔

دوبارہ بولو میری جان نے ایشم کی گردن پر دوبارہ سے اپنے دانت گاڑے کہا۔۔۔

ائی لو یو ایشم روتے ہوئے بولی۔۔۔

گڈ میری جان تمہارے منہ سے میرے لیے پیار ہی نکلنا چاہیے ورنہ تمہارے جان نکالنے میں میں دیر نہیں لگاؤں گا سمجھ ائی اایشم نے ہاں میں سر ہلایا تو حدید بھی اٹھ کر واش روم چلا گیا۔۔۔

◈◈◈

عرش روم میں بیٹھا ہوا تھا کے اس کے پاس شایان ایا عرش مجھے تم سے ایک بات کرنی ہے۔۔۔

کیا ہوا شایان سب ٹھیک تو ہے نا۔۔۔

ہاں سب ٹھیک ہے لیکن مجھے ارمانڈو کے بارے میں بات کرنی ہے۔۔۔

ارمانڈو کے بارے میں کیا مطلب۔۔۔

اج ہاسپٹل میں ارمانڈو کسی لڑکی کو لے کر ایا تھا۔۔۔

لڑکی مطلب سیدھی طرح بات بتاؤ۔۔۔

پھر شایان نے عرش کو ساری بات بتائی۔۔۔

ہمم تو یہ بات ہے اگر وہ کسی لڑکی کے ساتھ رہ رہا ہے تو پھر ہماری ابیہا کے ساتھ کیوں پیار کا ناٹک کر رہا ہے۔۔۔

یہ تو اب ارمانڈو ہی بتا سکتا ہے ابیہا جو عرش سے ہی ملنے ارہی تھی شایان کی بات سنتے اسے ارمانڈو پر غصہ ایا تھا اسے اب ارمانڈو پر شک ہونے لگا تھا وہ غصے سے کمرے میں گئی اور ارمانڈو جو کال کی۔۔۔

ہیلو ابیہا کیسی ہے آپ آج آپ نے خود یاد کر لیا اس ناچیز کو۔۔۔

ارمانڈو مجھے تم سے ملنا ہے ابھی ابیہا کی اواز میں غصہ محسوس کرتے ارمانڈو کو خیرت ہوئی۔۔۔

کیا ہوا ابیہا سب ٹھیک ہے نا۔۔۔

یہ میں مل کر بتاؤ گی میں تمہارا انتظار کر رہی ہو اسی پارک میں۔۔۔

او کے بیا میں آتا ہو یہ کہتے ارمانڈو نے کال کٹ کی اور تیار ہونے لگا۔۔۔

سقر ناشتہ کرنے ڈائنگ ٹیبل پر آیا اور تو اس نے ملازمہ کو بھیجا ہے وہ علینا کو بلا کر لائے سقر کے کہنے پر اس کے ہاس کھڑے ملازموں کی فوج میں سے ایک لڑکی علینا کو بلانے چلی گیں۔۔۔

علینا تو سقر کے خوف کے مارے اتو گئی تھی علینا نے سقر کی ہی پسند کا وائٹ کلر کا فراک پہنا ہوا تھا انکھوں میں موٹے موٹے انسو کئے وہ سقر جو خوف سے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

او صنم بیٹھو ناشتہ کرو۔۔۔۔

علینا نے نفی میں سر ہلایا کے اسے نہیں کھانا۔۔۔

سقر نے سب ملازموں کو دیکھا جو سر جھکائے کھڑے تھے کسی میں اتنی ہمت نہیں تھی کے سقر سلطان کو منع کر سکے یہ اس کی ٹڈی سی وائٹ کینڈی ہمشہ اسے منع ہی کرتی تھی۔۔۔۔

تو میری صنم یہ چاہتی ہے کے آج سارا دن یہاں کے کسی ملازم کو اور تمہیں بھی کھانا نا ملے سارا دن جب بھوکے رہو گے تو اس ٹائم بھی کھانا نہیں ملے گا اور اگر کسی نے کھانا کھانے کی کوشش کی تو میرے ہاتھوں زندہ نہیں بچے گا۔۔۔۔

سقر کی بات سنتے سب نے جھٹ سے سر اٹھائے التجائی نظروں سے علینا کو دیکھا۔۔۔

یہ کیا کہہ رہے آپ علینا نے گھبرا کو سقر جو دیکھا۔۔۔۔

تم ابھی کھانا کھاؤ گی تو سب کو کھانا مل جائے گا اس ضدی اور بے رحم انسان کی ضد سے علینا کی انکھوں سے انسو مزید بہنے لگے تھے۔۔۔

میں کھاتی ہو کھانا آپ کسی کو بھو کا مت رکھئے گا علینا سو سو کرتی بولی تو سقر کے ہونٹ مسکرائے تھے وہ جانتا تھا اس کی صنم کتنی رحم دل ہے اسی لیے اس نے یہ بات کہی تھی سب ملازموں نے شکریہ ادا کرتے سر جھکائے تھے سقر نے علی اجا خیال رکھنے کے لیے ایک چالیس سالہ عورت کو رکھا تھا وہ ہمیشہ علینا کے پاس ہی رہتی تھی اس سقر نے محل سے کوئی بھاگ تو نہیں سکتا تھا لیکن پھر بھی ہر ٹائم وہ عورت جس کا نام مالن تھا ایک حبشین تھی وہ علینا کے پاس ہی رہی تھی۔۔۔

گڈ وائٹ کینڈی ایسے ہی میری ہر بات مان جایا کرنا تو تمہارے لئے اچھا ہو گا ورنہ تم نے ابھی میرا ڈیول روپ نہیں دیکھا اور کوشش کرنا کے کبھی دیکھ بھی نا سکو علینا چپ چاپ سر نیچھے جھکائے اس سقر کی باتیں سن رہی تھی سقر ناشتہ ختم کرتے اٹھا اور علینا کے گال تھپتھپاتا ہوا چلا گیا پیچھے سارے ملازم اپنی اس معصوم سی میڈم کو دیکھ رہیے تھے جو اس جلاد کے قبضے میں اگئ تھی۔۔۔

ارمانڈو ابھیا سے ملنے کے لیے پارک تو چلا گیا تھا بیا کیا ہوا آپ ٹھیک تو ہے نا۔۔

ہاں میں ٹھیک ہو یہ جنت کون ہے بیا نے لال ہوتے چہرے کے ساتھ پوچھا تو پہلے تو بیا کی زبان سے جنت کا نام سنتے خیران ہوا تھا لیکن پھر بیا کا جیلسی میں لال ہوتا چہرا دیکھا کر ارمانڈو کو مزا بھی آیا تھا اور ہنسی بھی آئی تھی۔۔۔

مان تم ہنس رہے ہو میں سیریس ہو۔۔

نہیں نہیں بیا میں ہنس نہیں رہا ہو لیکن آپ کو جنت کے بارے میں کس نے بتایا۔۔

جس نے بھی بتایا ہو لیکن یہ لڑکی کون ہے بتاؤ مجھے ورنہ جان سے مار دو گی۔۔۔

ہاہاہاہا میری بیا جیلس ہو رہی ہے۔۔۔

ہاں ہو رہی ہو جیلس اب بتاؤ کون ہے وہ۔۔۔

چلے اپ کا یہ شک بھی دور کرتے ہے چلے میرے ساتھ میرے گھر۔۔۔

گھر کیوں کہی تم نے اسے اپنے گھر تو نہیں رکھا ہوا۔۔

ہمم چلے تو سہی نا۔۔۔

او کے چل کے دیکھتے ہے یہ کہتے بیا ارمانڈو کے ساتھ چلی گئی۔۔۔

بیا اس گھر میں پہلی دفعہ آئی تھی اتنا بڑا گھر دیکھ کر خیران رہ گئی مان یہ تمہارا گھر ہے کیا اتنا بڑا بیا پورا گھر دیکھتے ہوئے بولی۔۔

جنت جس کی طبیعت خراب تھی اپنے کمرے میں لیٹی ہوئی تھی آئے بیا ارمانڈو بیا کو لے کر کمرے میں چلا گیا جہاں جنت تھی۔۔۔

بیا نے جنت کو دیکھا جس کا چہرہ مرجھایا ہوا تھا لیکن پھر بھی وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی بیا کو ایک دفعہ پھر سے جیلسی محسوس ہوئی۔۔۔

جنت بھی اٹھ کر بیٹھ گئی آر یہ بیا ہے نا جنت نے مسکراتے ہوئے کہا تو ارمانڈو نے بھی ہاں میں سر ہلایا۔۔۔

واوووو یہ تو بہت خوبصورت ہے جیسا میں نے سوچا تھا اس سے بھی زیادہ خوبصورت ادھر آؤ بیا جنت نے اپنے پاس بیٹھنے کا کہا تو بیا بھی بیٹھ گئی۔۔

بیا یہ ہے جنت پھر ارمانڈو نے جنت کے ملنے کی ساری کہانی بتائی تو بیا کو تھوڑا سکون ملا لیکن پھر بھی وہ ایک لڑکی تھی ارمانڈو کے ساتھ رہ رہی تھی اچھا آر تم جاؤ نا کچھ لے کر آؤ بیا کے لیے پہلی دفعہ آئی ہے میری تو طبیعت خراب ہے ورنہ میں لے آتی۔۔۔

بیا اپ جنت سے باتیں کرے میں آپ کے لئے جوس لے کر آتا ہو یہ کہتے ارمانڈو چلا گیا۔۔۔

بیا تم کیوں پریشان ہو رہی ہو تمہارے چہرے سے لگ رہا ہے کے مجھے یہاں دیکھ کر تم جیلس ہو رہی جو تمہیں اچھا نہیں لگ رہا لیکن میرے یہاں رہنے کا ایک مقصد ہے۔۔۔

مقصد کیسا مقصد۔۔۔۔

آر کا مسلمان کرنا وہ بہت اچھا انسان ہے کبھی مجھ پر غلط نظر نہیں رکھی اور میں چاہتی ہو وہ ایک اچھا انسان ہونے کے ساتھ ساتھ مسلمان بھی ہو جائے تو تمہاری اور اس کی شادی ہو سکے میرا تو وہ بھائی ہو گا اسی لیے پریشان نا ہو۔۔

نہیں میں تو پریشان نہیں ہو رہی بیا کو شرمندگی محسوس ہوئی تھی۔۔۔

چلے مجھے تو آپ بہت اچھی لگی آپ کو میں کیسی لگی۔۔۔

تم بھی بہت اچھی ہو اب تمہاری طبیعت کیسی ہے۔۔۔

اب تو ٹھیک ہو بس علاج شروع ہے سب دیکھو کیا ہوتا ہے تب تک اعماڈو بھی اگیا تھا یہ لو بیا اپ کے لیے جوس اور یہ تمہارے لیے جوس ایک گلاس بیا کو ایک گلاس جنت کو دیتے ہوئے کہا اب وہ تینوں ہی باتیں کرنے لگے تھے۔۔۔

سوری مان مجھے شک نہیں کرنا چاہیے تھا۔۔۔

کوئی بات نہیں بیا پیار میں ایسے ہی ہوتا ہے۔۔۔۔

مم۔۔میں نے کب کہا مجھے تم سے پیار ہے بیا نے ہر بڑا کر بولا۔۔

ہاہاہاہاہا۔۔مجھے پتا ہے اپ کو مجھ سے پیار ہے یک عرش لوگوں کی وجہ سے ڈر رہی ہے چلے ایک دن آپ خود ہی پیار کا اظہار کرے گی۔۔۔

وہ دن تب ہو گا جب تم مسلمان ہو گے۔۔۔

ہمم دیکھتے ہے یہ لے اپ کا گھر اگیا اور کبھی بھی مجھ پر شک نے کیجئے گا یہ بندہ آپ سے بہت پیار کرتا ہے۔۔۔۔

دیکھ لے گے کتنا پیار کرتا ہے جس دن مجھے کچھ ہو گیا تو مجھے کیسیے بچاؤ گے بیا ہنستے ہوئے کہتے گاڑی سے اتر گیں تو ارمانڈو نے بھی کچھ سوچتے گاڑی گھر کی طرف موڑ لی۔۔

روبرٹ نے جو آدمی ارمانڈو کے پیچھے لگائے تھے انہوں نے روبرٹ کو جا کر بتایا کے ارمانڈو ایک لڑکی سے ملا تھا اسے گاڑی میں بیٹھا کر کہی کر گیا تھا بہت خوش بھی لگ رہا تھا روز اور روبرٹ کو تو یہ سن کر بہت غصہ ایا تھا روز کا تو بس نہیں چل رہا تھا کے اس لڑکی کا قتل کر دے اور روبرٹ بھی یہی سوچ رہا تھا اسی لیے تو ارمانڈو کا آج کل کام پر دھیان نہیں ہے جو کام بولو وہ ٹھیک سے کرتا بھی نہیں ہے روبرٹ کو بھی رہ رہ کر اعماڈو اور اس لڑکی پر غصہ ارہا تھا۔۔۔

ڈیڈی کچھ کرے ناروز نے روتے ہوئے کہا۔۔۔

تم فکر نا کرو جلد ہی کچھ کرتے ہے ارمانڈو کی شادی تمہارے ساتھ ہی ہو گی۔۔

چلو روحا مجھ کچھ شاپنگ کرنی ہے چلو چلتے ہے ایشم روحا کے پاس اتی ہوئے بولی۔۔۔

ایشو پہلے شاہ جی سے پوچھ لو۔۔۔

افففف یار روحی عرش نے تو منع کر دینا ہے مجھے پتا ہے کھڑوس سے ہے تمہیں کہی جانے نہیں دیتے چلو آؤ آج اکیلے چلتے ہے مزے کر کے آتے ہے۔۔

لیکن شاہ جی غصہ کرے گے۔۔

ہم جلدی واپس اجائے گے۔۔۔۔

پکانا جلدی واپس اجائے گے۔۔۔

ہاں ہاں جلدی واپس اجائے گے۔۔۔

روحا تیار ہوئی اور ایشم نے ساتھ چلی گیں ساتھ میں گارڈز بھی گئے تھے۔۔۔

ایشم اور روحا نے کافی ساری شاپنگ گی کافی ٹائم باہر گزار کر وہ لوگ آ بھی مال سے نکلے ہی تھے اس سے پہلے کے وہ گاڑی تک جاتے راستے سے ہی انہیں بی گینگ کے لوگوں نے کڈنیپ کر لیا تھا۔۔

روحا اور ایشم نے اپنے آپ کو چھڑوانے کی کوشش کی گارڈز جو بچانے ائے تھے انہیں بھی گولیاں مار کر وہ زخمی کر کے روحا اور ایشم کو لے جا چکے تھے۔۔۔

گارڈز جلدی سے گھر آئے عرش اور حدید ابھی ابھی گھر داخل ہوئے تھے کے گارڈز کی ایسی حالت دیکھتے آنہیں کچھ کھٹکا۔۔

کیا ہوا ہے تم لوگوں کو۔۔۔

سر روحا میم اور ایشم میم ہمارے ساتھ شاپنگ پر گئی تھی انہیں کسی نے کڈنیپ کر لیا ہے ہم نے بچانا چاہا تو ہمیں بھی زخمی کر دیا۔۔۔

کیا روحا۔۔

ایشم۔۔۔دونوں کے زبانوں سے اپنی اپنی بیوی کا نام نکلا تھا

یو باسٹرڈ تم لوگوں کو میں نے کس لئے رکھا ہوا ہے عرش غصے میں اتے ان گارڈز کو مارنے لگا تھا اور وہ بیچارے اپنی غلطی مانتے ہوئے چپ چاپ مار کھا رہے تھے۔۔

دفع ہو جاؤ تم لوگ میری نظروں کے سامنے سے ورنہ آج تم۔ کو گوں کا قتل کر دوگا عرش ڈھارا تھا

حدید جلدی سے شایان کو بلاؤ روحا اور ایشم کی لوکیشن ٹریس کرواو حدید نے جلدی سے شایان کو بلایا اور لوکیشن ٹریس کروائی۔۔۔

یہ تو بی گینگ اڈے پر لوکیشن شو ہو رہی ہے۔۔۔۔

عرش کا تو غصے کے مارے چہرہ لال ہو رہا تھا۔۔۔

اس کی ہمت کیسے ہوئی میری بیوی میری روحا کو ہاتھ لگانے کی۔۔۔۔

لگتا ہے اس نے بدلہ لیا ہے تم سے عرش حدید بھی غصے سے بولا۔۔

اج اس کا کام تمام کر ہی آتے ہے شایان جلدی سے ٹیم ریڈی کرواؤ شایان بھی سر ہاں میں ہلاتے اٹھ کر ٹیم تیار کرنے چلا گیا۔۔

روحا اور ایشم کو ایک کرسی پر ایک کی کمرے میں باندھا گیا تھا روحا کو ہوش آیا تو اس نے مندی مندی انکھیں کھول کر دیکھا پہلے تو اسے کچھ سمجھ نہیں آیا لیکن سامنے دیکھنے پر اسے جھٹکا لگا جہاں ایشم بھی کرسی سے بندھی ہوئی تھی۔۔۔۔

ااا۔۔ایشو۔۔۔۔روحا اٹکتے ہوئے بولی۔۔۔۔

ایشو روحا نے اپنے ہاتھ چھڑوانے چاہئے جو مظبوطی سے بندھے تھے ایشو ایشو اٹھو روحا زور سے چیخی تھی جس سے ایشم بھی ہوش میں ائی تھی ایشم نے بھی اٹھ کر روحا کو دیکھا۔۔۔

روحی یہ سب کیا کون لے کر ایا ہے ہمیں۔۔۔۔

مجھے کیا پتا کون لے کر ایا ہے افففف مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے ایشو روحا روتے ہوئے بولی۔۔۔

روحا چپ کر جاؤ پلیز ایسے رومت عرش اور حدید ہمہ بچانے اجائے گے پہلے یہاں دیکھتے ہے کے کون ہے کوئی ہے کوئی ہے ایشم اونچی آواز میں اوازیں دینے لگی تا کے کوئی تو اکر بتائے کون لے کر ایا ہے۔۔۔۔

ایشم کی اواز سنتے دروازہ کھلا اور ایک ادمی اندر ایا روحا تو اس ادمی کو دیکھ کر ڈر ہی گئی تھی لیکن ایشم ہمت والی تھی بس اس کی زبان حدید کے سامنے ہی نہیں کھلتی تھی باقیوں کی دفعہ وہ شیرنی ہی تھی۔۔۔۔

کون ہو تم لوگ اور کیوں لے کر آئے ہو ہمیں۔۔

وہ آدمی چلتا ہوا ایشم کی بات کا اگنور کرتے روحا کی طرف آیا دیکھو روحی سے دور رہو ورنہ میں تمہیں جان سے مار دوں گی یہ سنتے ہی وہ ادمی تیزی سے پلٹا اور ایک زوردار تھپڑ ایشم کے منہ پر مارا خاموش رہو ورنہ تمہیں جان سے مار دو گا وہ آدمی جو بی گینگ کا ہی لیڈر تھا مس تھا تھپڑ کھا کر تو ایشم کا دماغ ہی گھوم گیا تھا۔۔۔

پپپ۔۔۔لل۔۔پلیز ہمیں چھوڑ دے روحا دوتے ہوئے بولی۔۔۔

ویسے کوبرا کی بیوی تو کمال کی ہے اچھا خاصا حسن رکھا ہوا ہے اس نے اپنے پاس تھامس نے روحا کو ہاتھ لگانا چاہا تو روحا نے اپنا چہرہ دوسری طرف کر لیا جس سے تھامس کو غصہ ایا اس نے روحا کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں دبوچا اور اپنی طرف کیا۔۔۔

چچ۔۔ھھ۔۔چھوروں مجھے شش۔۔شاہ جی آئے گے تو تمہیں مار دے گے روحا اپنا چہرہ چھرواتے ہوئے بولی تو تھامس کا غصہ مزید بڑھا تھا۔۔۔

آنے دو اس کوبرا کو اس نے سامنے تجھے ماروں گا تب اسے احساس ہو گا۔۔

خبر دار میرے شاہ جی کو کچھ کہا تو روحا بھی بولی تھی اور پھر ایک زوردار تھپڑ روحا کے منہ پر بھی چھپ گیا تھا کے روحا کے ناک سے خون بہنے لگا تھا۔۔

اور روحا کا سر پھر سے چکرانے لگا تھا روحا نے ایشم کو دیکھا جو خود بھی رو رہی تھی وہ ادمی دونوں کو ایک نظر دیکھتے چلا گیا۔۔۔

حدید عرش شایان جیک اپنی ٹیم کے ساتھ بی گینگ کے اڈے پر اچکے تھے گولیوں کی آواز ہر طرف سے آرہی تھی عرش اپنے چاقو سے سب کے ڈھر الگ کر رہا تھا۔۔

جیک ایک ایک کمرے میں دیکھو روحا اور ایشم کو کے کر آؤ جلدی یہ تمہاری زمہ داری ہے جیک بھی سر ہلاتے کمروں کی جانب چلا گیا۔۔۔

حدید شایان عرش باہر کے لوگوں کو مار رہے تھے کے سامنے دیکھا جہاں تھامس بھاگنے کی کوشش کر رہا تھا عرش نے اپنا چاقو کا نشانہ لیتے اس کی ٹانگ پر مارا جو اس کی ٹانگ پر جا کر لگا اور تھامس نیچھے گرا تھا عرش نے جاتے اسے گریبان سے پکڑا۔۔۔

تمہاری ہمت کیسے ہوئے میری بیوی کو ہاتھ لگانے کی بتا تیری ہمت کیسے ہوئی عرش لگاتار تھامس کو مکوں سے ماری جا رہا تھا تھامس کا چہرہ تو خون سے بھر گیا تھا۔۔

جو تم نے کیا اس کا بدلہ لینا تھا مجھے اسی لیے تجھے بھی تڑپانا چاہتا تھا تھامس کو پتا تھا مر تو اس نے اب جانا ہے اسے لیے وہ بھی بے خوف ہو کر بولا تھا۔۔

تجھے تو میں ایسی موت دو گا تیری روح کانپ جائے گی عرش نے وہاں سے ایک رسی اٹھاتے تھامس کو باندھا تھا اور اس کے جسم پر اپنا چاقو چلانے لگا جس سے تھامس کی چیخیں وہاں گونجی تھی۔۔

جیک بھی ایشم اور روحا کو لے کر باہر آیا تھا کے اچانک سے روحا اور ایشم کی ایک ساتھ نظر عرش کی جانب اٹھی تھی دونوں کی سانسیں ایسے تھی جیسے بند ہو جائے گی روحا اور ایشم کو وجود تو ساکن ہو گیا تھا دونوں خوف سے پھٹی آنکھوں سے سامنے دیکھ رہی تھی جہاں عرش اپنے چاقو اس ادمی کے جسم پر نشان لگا رہا تھا عرش پر تو اس وقت ایک جنون سوار تھا۔۔۔

وہاں آدمی تڑپ رہا تھا تم نے میری روحا کو ہاتھ لگایا عرش نے زور سے چاقو اس کے پیٹ کے اندر گونپا تھا کے خون کا فوارہ اس کے پیٹ سے نکلا تھا روحا تو پہلی دفعہ اپنے شاہ جی کا یہ روپ دیکھ کر یقین کرنا چاہ رہی

تھی کے یہ اس کے شاہ جی ہے حدید تو ایشم کے ساتھ اکر کھڑا ہو گیا تھا لیکن ایشم کی نظریں بھی عرش کی جانب ہی تھی۔۔۔۔

وہ آدمی تو کر چکا تھا لیکن عرش کو سکون نہیں ارہا تھا عرش نے اس ادمی کے سینے پر چاقو گھونپا اور اس کا دل باہر نکال دیا۔۔۔۔

تم نے اس دل کی کہنے پر میری روحا کا چھوا جس پر میں کسی کی نظر برداشت نہیں کر سکتا تم نے اسے چھوا عرش اس دل کو دیکھتے ہوئے ڈھارا تھا عرش کی وحشت بھری اواز سے روحا کا پور پور کانپا تھا وہ میری روحا ہے میری عرش نے پیچھے مڑ کر دیکھا جہاں روحا اسے ہی دیکھ رہی تھی وہ آج عرش کا وہ روپ دیکھ رہی تھی جو اسے ہر گز نہیں دیکھنا چاہئے تھا اور ایشم ایشم تو پہلے کی حدید کو یہ روپ دیکھ چکی تھی لیکن عرش کا روپ دیکھتے وہ بھی کانپ اٹھی تھی عرش چلتا ہوا روحا کے پاس ایا عرش کے چہرے پر مسکراہٹ تھی جیسے وہ جانتا تھا اب اس کی بے بی گرل اس سے ڈرے گی لیکن عرش کو اس وقت بس اس ادمی سے بدلہ لینا تھا۔۔

عرش کو اپنی طرف آتا دیکھ دونوں کا چہرہ سفید ہوا تھا اور یہ خوف عرش کا تھا اس کے ہاتھ میں پکڑے انسانی دل کا جو ابھی بھی عرش کے ہاتھ میں ڈھڑک رہا تھا عرش کے پورے کپڑے خوں سے بھرے ہوئے تھے۔۔

دیکھو بے بی گرل جس نے تمہیں ہاتھ لگایا ہے نا اس کا دل میرے ہاتھ میں ہے تمہارے طرف کوئی آنکھ اٹھا کر دیکھے تو اس کا بھی یہی حال ہو گا عرش نے وہ دل اپنے پیروں میں پھینکا اس اپنے جوتوں سے کچل دیا یہ دیکھنا تھا کے روحا اپنے ہوش خواس کھوتی عرش کی باہوں میں جھول گئی تھی۔۔۔۔

ایشم نے بھی حدید کو دیکھا جو اسے کی طرف دیکھ رہا تھا چلو نوں لائٹ گھر چلے لیکن ایشم نے ہمت کرتے وہاں سے بھاگنا چاہا حدید نے اس کا بازو پکڑ لیا۔۔۔۔

چھوڑوں مجھے درندے سب درندے ہو جنہوں سے ہمیں گدنیپ کیا تھاان سے بڑے درندے تو تم لوگ ہو مجھے جانے دو میں سب کو بتاؤ گی۔۔۔

زبان چپ کرواو حدید ورنہ اس کا بھی دل نکالنے میں ٹائم نہیں لگاؤ گا یہ سنتے ایشم کی چلتی زبان کو بریک گی تھی عرش نے تورو حا کا اٹھائے چلا گیا تھا حدید نے بھی ایشم کو بے ہوش کیا اور اٹھا کر لے گیا۔۔

◈◈◈

ارمانڈو کا ماضی۔۔۔۔

جینی کے گھر بیٹا ہو گیا تھا اس نے شیر کو بھی بتادیا تھا کے بیٹا پیدا ہوا ہے لیکن جینی نے بیٹے کا نام ارمانڈو ہی رکھا تھا شیر بھی اس بچے کے نام پر بلیک میل ہونے پر جینی کو پیسے بھجتا رہتا تھا جینی نے دھمکی دی تھی کے وہ پاکستان اکر اس کے گھر اس کی نازیبا ویڈیوز دیکھا دے گی اسی دھمکی اور عزت کی وجہ سے شیر خان چپ تھا ٹائم گزرتا چلا گیا شیر کی بیوی انعم کے گھر بھی اولاد نہیں ہو رہی تھی بہت علاج کروایا لیکن اولاد نہیں ہو رہی تھی ٹائم گزرتے گزرتے پانچ سال گزر گئے تھے۔۔

پانچ سالوں تک شیر جینی کو پیسے بھجتا رہا تھا ایک دن انعم کی بھی طبیعت خراب ہو گئ تھی ڈاکٹر کے پاس لے جانے پر پتا چلا کے وہ بھی ماں بننے والی ہے سب لوگ ہی بہت خوش ہوئے تھے سارے گاؤں میں میٹھائی بانٹی گئ تھی لیکن ارمانڈو کا خرچہ ایسے ہی شیر بھیجتا گیا تھا۔۔۔

انعم کے گھر بھی آولاد ہونے والی تھی انعم کو بھی آٹھواں مہینہ چل رہا تھا ایک دن انعم تبریز خان اور خانم انعم کو لے کر ہاسپٹل جارہے تھے کے راستے میں سامنے سے آتے ٹرک کو تبریز خان دیکھ ناسکے اور ایکسیڈنٹ ہو گیا اور تینوں ہی موقع پر دم توڑ گئے تھے شیر خان پر تو جیسے قیامت سی ٹوٹ گئ تھی اس کی تو پوری دنیا ہی اجڑ گئ تھی پل بھر میں ماں باپ اور بیوی اور ہونے والا بچہ بھی اسے چھوڑ کر چلے گئے تھے اب شیر خان اکیلا رہ گیا تھا۔۔

دوسری طرف ارمانڈو بھی اپنی ماں اسے بہت محبت کرتا تھا لیکن جینی ہمیشہ اسے نوکرانی کے حوالے کر کے اسے چھوڑ جاتی تھی۔۔

موم۔۔۔پانچ سالہ ارمانڈو جینی کے پاس ایا جو بیٹھی اپنے بوائے فرینڈ سے باتیں کر رہی تھی۔۔۔

کیا مسئلہ ہے تمہیں مانڈو۔۔۔

موم۔۔۔ بھوک لگی ہے ارمانڈو معصومیت سے بولا۔۔۔

جیکی جیکی۔۔ جینی چیختی ہوئی نوکرانی کو بلانے لگی جس کو ارمانڈو کے لئے رکھا تھا۔۔۔

جیکی بھاگتی ہوئی ائی تھی جی میم۔۔

کھانا کیوں نہیں دیا اس کو جو میرے سر پر اکر بیٹھ گیا ہے لے جاؤ اسے یہاں سے جینی اونچی آواز میں بولی تو ارمانڈو نے سہم کر اپنی ماں کی طرف دیکھا جس نے کبھی پیار ہی نہیں کیا تھا۔۔۔

موم آپ کے پاس بیٹھ جاؤ۔۔۔

مانڈو ایک لگاؤ گی تھپڑ دفع ہو جاؤ۔۔۔

ارمانڈو نے اپنی سبز انکھوں سے روتے ہوئے جینی کو دیکھا اور اپنے کمرے میں بھاگ گیا۔۔

ہاں پیٹر بولو کچھ نہیں یار اس بچے نے تنگ کیا ہوا ہے اب اس کا کچھ کرنا پڑے گا اب میں اس کو اور نہیں پال سکتی اب مجھے تم سے شادی کرنی ہے اپنی زندگی جینی ہے۔۔

اووہو وو پیٹر پیسوں کی فکر نا کرو اس کا باپ ہے نا وہ دے گا پیسے اور اسے لے جائے گا ہم کچھ کرتی ہو یہ کہتے جینی نے کال کاٹ دی اب وہ شیر سے پیسے لینے کے لیے کچھ سوچنے لگی۔۔

کافی دن ہو گئے تھے جینی نے شیر کو کال نہیں کی تھی شیر نے بھی زیادہ دھیان نہیں دیا تھا لیکن آج جینی کی کال اتے دیکھ شیر نے اسے سنانے کے لئے خود کو تیار کر لیا تھا کے اب وہ اور پیسے نہیں بھیج سکتا۔۔

ہیلو کیسے ہو شیر خان۔۔۔

جیسا بھی ہو لیکن اب پیسوں کی امید مت رکھنا مجھے اب کسی کا کوئی خوف نہیں ہے۔۔۔

جینی تو پہلے پریشان ہوئی کے اب وہ کیا کرے گی لیکن پھر اس نے بات شروع کی۔۔

چلو ٹھیک ہے تم پیسے نہیں دے سکتے ہو مجھے بھی اب اس بچے کو پالنے کا شوق نہیں ہے مجھے بھی شادی کرنی ہے اسے میں بیچ دیتی ہو کیونکہ مجھے پیسوں کی ضرورت ہے۔۔

کتنی گھٹیا ماں ہو تم۔۔۔

ہاہاہاہاہا۔۔۔ تم بھی تو اس کے باپ ہو تو لے جاؤ اس کو نہیں تو بیچ دو گی چاہے میری بلا سے مر جائے مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔۔

اگر تین دن کے اندر اندر تم نے مجھے جواب نہیں دیا تو پھر اس بچے کا کسی کو پتا نہیں چلے گا کہاں گیا ہے کہاں نہیں۔۔

یہ سنتے شیر نے غصے سے کال کاٹ دی اور ارمانڈو کے بارے میں سوچنے لگا تین دن وہ لگاتار سوچتا رہا تھا آخر تک اس نے سوچ لیا کے وہ اپنے بیٹے کو اپنے پاس کے آئے گا وہ رہتا بھی اکیلا تھا اس کا کوئی نا کوئی سہارا بن جائے گا اور اس بچے کا مستقبل بھی بچ جائے گا تبھی شیر نے خود کال کر کے ارمانڈو کا اس کے حوالے کرنے کو کہا تھا اور جینی نے اس کے بدلے ایک کروڑ مانگا تھا شیر کی پاس کافی ساری جائیداد تھی وہ بھی مان گیا۔۔

تھوڑے ہی دنوں میں شیر جرمنی چلا گیا تھا۔۔

ماما مجھے آپ کے ساتھ رہنا ہے ارمانڈو جینی کے پاس بیٹھتے ہوئے بولا۔۔

میں نے کہا ناوہ بھی تمہارے پاپا ہے تم اب ان کے پاس رہو گے جینی نے سامنے بیٹھے اپنے بوائے فرینڈ کو دیکھتے مسکراتے ہوئے ارمانڈو کو کہا۔۔

تب جینی کے گھر میں شیر داخل ہوا تھا جینی نے شیر کو دیکھا جو پہلے سے بھی زیادہ خوبصورت لگ رہا تھا جینی کا دل تو ایک دفعہ پھر سے شیر پر آ گیا تھا شیر نے نفرت سے جینی کی طرف دیکھا اور پھر اس کے بوائے فرینڈ کی طرف۔۔۔

تو تم اہی گئے ہو شیر ویسے تم پہلے سے بھی زیادہ خوبصورت ہو گئے ہو جینی نے آنکھ مارتے کہا تو شیر نے نخوست سے جینی کو دیکھا۔۔۔

تم جیسی گھٹیا عورت میں نے کبھی نہیں دیکھی۔۔

ہاہاہاہا کبھی دیکھو گے بھی یہ رہا تمہارا بیٹا لے جاو۔۔

شیر نے ارمانڈو کو دیکھا جو اسی کی طرح کا سرخ و سفید رنگت والا سبز انکھوں والا بچہ تھا شیر نے ارمانڈو کا پکڑا چلو بیٹا اب تم اپنے پاپا کے پاس رہو گے۔۔

نہیں انکل چھوڑے مجھے۔۔۔ مجھے اپنی ماما پاس رہنا ہے ارمانڈو نے اپنا ہاتھ شیر خان کے ھاتھ سے چھڑاوایا اور جینی کے ساتھ جا کر لپٹ گیا۔۔۔

ماماماما مجھے نہیں جانا مجھے آپ کے ساتھ رہنا ہے۔۔

جاؤ تم جان چھوڑوں میری اتنی مشکل سے تو تم سے جان چھوٹنے والی ہے جینی نے اسے دھکا دیا تو ارمانڈو نیچھے گرا تھا ارمانڈو زور زور سے رونے لگا۔۔

بیٹا۔۔۔شیر نے اگے بڑھتے ارمانڈو کو پکڑا لیکن وہ پھر بھی جینی کے پاس گیا اور ایک ٹانگ پکڑ لی ماما مجھے نہیں جانا انکل کے ساتھ۔۔۔

جینی کو یہ سنتے اسے غصہ ایا تو اس نے ایک زوردار تھپڑ ارمانڈو کے منہ پر مارا تھا اور جینی کی انگلی میں پہنی انگوٹھی کی نوک ارمانڈو کے چہرے پر زخم دے گئی تھی ارمانڈو اپنے چہرے پر ہاتھ رکھ کر رونے لگا تو شیر نے دیکھا اس نے ہاتھ پر خون لگا ہے شیر اگے بڑھا اور جلدی سے ارمانڈو کو اٹھایا اور غصے سے ایک زوردار تھپڑ جینی کے منہ پر مارا۔۔۔

لانت ہو تم پر تم جیسی عورت پر اور یہ تھپڑ جو کچھ بھی آج تک بھی تم نے کیا میں تو تمہیں اس سے بھی زیادہ ہی سزا دیتا لیکن ابھی میرے بیٹے کو میری ضرورت ہے تمہیں بعد میں دیکھ لوگا ارمانڈو تو بے ہوش ہو چکا تھا شیر جلدی سے ارمانڈو کو ہسپتال لے کر چلا گیا تھپر پڑنے کی وجہ سے جینی کا غصے کے مارے چہرہ لال ہو رہا تھا تمہیں تو میں نہیں چھوڑوں گی تم نے مجھے یعنی جینی کو تھپر مارا۔۔

ارے چھوڑوں ناڈارلنگ ہمارا کیا ہے ہمارا کام تو ہو گیا پیسے مل گئے اب ہم دونوں شادی کرے گے پیٹر کے کہنے پر جین نے مصنوعی مسکراہٹ سے اسے دیکھا اور سرہاں میں ہلا دیا۔۔۔

شیر ارمانڈو کو لے کر ہاسپٹل چلا گیا تھا پھر جب اس کا چہرہ صاف کیا گیا تو اس کے چہرے پر انکھ کے اوپر سے لے کر انکھ کے تھوڑا سا نیچھے زخم تھا شیر کو اس بچے کو دیکھ کر افسوس ہو تھا خیر شیر پھر وہاں کی کاروائی ساری مکمل کرتے ارمانڈو کا لے کر پاکستان اگیا تھا ارمانڈو اتو نہیں رہا تھا لیکن شیر نے پیار سے سمجھا کر لے آیا تھا۔۔۔

ارمانڈو پاکستان اکر بیمار ہو گیا تھا شیر نے اس کا بہت خیال رکھا تھا اپنے ہاتھوں سے کھانا کھللاتا اس کے ساتھ کھیلتا اور ایک بچے کو اور کیا چاہیے ہوتا ہے ارمانڈو نے جو سب کچھ اپنی ماں سے مانگا تھا وہ اسے نہیں ملا تھا اسے اس انکل سے مل رہا تھا تو ارمانڈو بھی اب شیر کے کہنے پر اسے پاپا کہنے لگے گیا تھا اور شیر کے

ساتھ کافی کمفرٹیبل کو گیا تھا ارمانڈو اب چھ سال کا ہو گیا تھا اپنی ماں کو یاد کر کے روتا تھا لیکن جب آپنے چہرے پر نشان دیکھتا تھا تو چپ کر جاتا تھا ارمانڈو کا بہتر ماحول دینے کے لیے شیر ارمانڈو کو لے کر گاؤں سے شہر شفٹ کو گیا تھا۔۔۔۔۔

حال۔۔۔۔۔

اگلا دن۔۔۔۔

صبح روحا کو جا کر ہوش ایا تھا ساری رات تو وہ خوابوں میں ہی اپنے شاہ جی کو درندے کے روپ میں دیکھتی ہوئی کانپتی رہی تھی۔۔۔

اٹھ گئی میری بے بی گرل عرش نے روحا کو اٹھتے دیکھا تو جلدی سے اس کے پاس ایا روحا ڈر کے مارے اچھل کر عرش سے دور ہوئی تھی کیا ہوا میری جان ڈر کیوں رہی ہو عرش کو روحا کے دور جانے سے غصہ تو ایا تھا لیکن وہ جانتا تھا وہ ابھی اس سے ڈری ہوئی ہے وہ اس پر غصہ کر کے اسے اور ڈرانا نہیں چاہتا تھا۔۔۔

دور دور رہیں اپ ایک قاتل ہیں وہ بھی اتنے بے رحم روحا نے روتے سسکتے ہوئے کہا۔۔

میری جان وہ تمہیں گڈنیپ کر کے لے گئے تھے ہم تو کیا میں ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھتا کیا میں انہیں زندہ چھوڑ دیتا بالکل بھی نہیں اس نے تمہاری طرف گندی نظروں سے دیکھا ہے میرا دل تو تھا اسے زمین میں زندہ گاڑ دوں لیکن ابھی میں نے اسے چھوٹی سزا دی ہے تا کہ میری جان ڈر نہ جائے ورنہ وہ سزا دیتا کر اسکی روح کانپ جاتی۔۔۔

اپ۔۔۔اپ۔۔۔نے اسے کیسے شاہ جی اس۔۔۔ک۔۔۔۔کا۔۔۔۔دل اس۔۔۔کا دل اپ اپ کے ہاتھوں میں تھا روحا نے روتے ہوئے اٹکتے ہوئے کہا۔۔

کیونکہ یہیں میری پہچان اور میرا کام ہے کہ تمہارا شوہر ایک درندہ ہے اور میری جان تمہیں یہ سب قبول کر کے میرے ساتھ رہنا ہوگا روحا نے عرش کو دیکھا کیسے بے شرمی سے وہ اس کے سامنے اپنی درندگی کا اعتراف کر رہا تھا انہیں تو کوئی افسوس بھی نہیں تھا۔۔

اپ ایک قاتل ہیں اپ نے مجھے دھوکہ دیا ہے مجھ سے جھوٹ بولا ہے کہ اپ ایک بزنس مین ہیں مجھے اپ کے ساتھ نہیں رہنا میں ایک قاتل کے ساتھ نہیں رہ سکتی ہوں روحا نے بیڈ سے اٹھ کر جانا چاہا تو عرش کو روحا کے بات سنتے غصہ ایا تھا عرش نے اگے بڑھ کر روحا کے بال جکڑے بے بی گرل تمہاری یہ بھول ہے تو تم مجھ سے دور جا سکتی ہو تمہیں ہی سب قبول کر کے میرے ساتھ رہنا ہوگا ورنہ میں کسی کی جان لے سکتا ہوں تو تمہاری جان بھی لے سکتا ہوں لیکن خود سے دور نہیں جانے دے سکتا۔۔۔

روحا نے اپنے بال چھڑوانے چاہے تو عرش نے روحا کے چہرے پر تکلیف کے اثار دیکھے تو جلدی سے اس کے بال چھوڑیں بے بی گرل تم ضد مت لگایا کرو نا دیکھو تمہیں تکلیف ہو رہی ہے نا چلو جلدی سے فریش ہو کر اؤ ناشتہ کرتے ہیں مجھے کوئی ڈرامے بازی نہیں چاہیے جیسے پہلے رہ رہی تھی نا ویسے ہی رہو میں تمہارا شاہ جی بن کر رہوں گا تم میری پیاری سی بے بی گرل جو اپنے شاہ جی کے سب باتیں مانتی ہے ہے نا عرش نے روحا کے گال تھپتھپائے تو روحا نے عجیب نظروں سے عرش کو دیکھا۔۔

بے بی گرل مجھے ایسے مت دیکھو انکھیں نیچی کرو مجھے ایسے مت دیکھو مجھے تم اپنے اپ پر غصہ کرنے پر مجبور مت کرو لیکن روحا اسے ویسے ہی دیکھتی جا رہی تھی عرش نے وہاں سے جانا ہی بہتر سمجھا چلو شاباش جلدی سے فریش ہو کر اؤ یہ کہتے عرش چلا گیا۔۔۔

روحا بھی عرش کی بات سنتے واش روم کی طرف بھاگی تھی اور واش روم جا کر اور بلک بلک کر رونے لگی کہ وہ ایک قاتل کے درندے سے محبت کرتی رہی ہے عرش کا وہ روپ روحا کو اندر تک توڑ چکا تھا وہ کتنی ہی دیر واش روم میں بیٹھ کر اپنے انسو بہاتی رہی۔۔۔

عرش اپنے پرائیویٹ روم میں گیااور وہ روم ساؤنڈ پروف تھا عرش کا دماغ روحا کی باتوں سے گھوم گیا تھا اس کے سامنے تو ضبط کرتا رہا لیکن روحا کے چھوڑ جانے کا سوچ کر ہی عرش کا دل کر رہا تھا کے وہ روحا کو کہی قید کر لے۔۔۔

اااآ۔۔۔۔۔ہہہہہہہ۔۔۔۔وہ ڈھارا تھااور سامنے پڑا میز اٹھا کر سامنے گلاس وال پر مارا دیکھتے ہی دیکھتے وہ پورا گلاس وال ٹکڑوں میں تقسیم ہو گئی تھی۔۔

ایسے کیسے بے بی گرل تم مجھے چھوڑنے کی بات کر سکتی ہو تم مجھ سے دور نہیں جاسکتی تم صرف میری ہو صرف میری وہ چیزیں اٹھا اٹھا کر دیواروں پر مار رہا تھا عرش کی جنونیت نہ کسی سے دیکھی تھی اور نا ہی روحا نے اب عرش کی جنونیات دکھانے کا ٹائم آگیا تھا اف میری معصوم معصوم سی بے بی گرل تھک ہار کر وہ صوفے پر بیٹھا تو مسکرانے لگا آگ سے کھیلنے کی کوشش مت کرنا بے بی گرورنہ جل جاوگی اور آگ کو ذرا برابر بھی پروا نہیں ہوگی اور وہ آگ میں ہو تمہیں ساری زندگی مجھے ایک کمرے میں باندھ کر بھی رکھنا پڑا تو میں رکھوگا لیکن اب دور جانے کی بات کی تو وہ سزا دوگا کے کمرے سے باہر نکلنے سے پہلے ہزار بار سوچوگی۔۔۔

ایشم کو بھی ہوش آیا تھا ایک دم سے وہ اٹھی اور ادھر ادھر دیکھنے لگی حدید جو ابھی فریش ہو کر واشروم سے نکلا تھا اسے دیکھ ایشم بھی ڈر گئی تھی۔۔۔

مون لائٹ بہت دیر سے اٹھی ہو لگتا ہے کل کا جھٹکا کچھ زیادہ ہی لگ گیا ہے حدید مسکراتے ہوئے بولا وہ جاں بوجھ کر اسے تنگ کر رہا تھا۔۔۔۔

ویسے تم لوگوں کو شرم کیوں نہیں آتی ہے لوگوں کو قتل کرتے ہوئے انہیں مارتے ہوئے تن لوگوں کے ہاتھ نہیں کانپتے ایشم چبا چبا کر لفظ ادا کرتے ہوئے بولی۔۔۔

اممممم۔۔۔۔مون لائٹ حدید چلتا ہوا ایشم کے پاس ایا ویسے ہمیں تو کسی کو مارتے ہوتے بھی شرم نہیں آتی نا ہی ہمیں ترس آتا ہے اگر تم نے اپنی زیادہ زبان کھولی تو زبان کاٹ کر ہاتھ میں دے دوگا حدید نے ایشم کے گلے پر کاٹنے کا نشان بناتے دھمکاتے ہوئے کہا تو ایشم نے آنکھوں میں خوف لئے تھوک نگلتے حدید جو دیکھا۔۔۔۔

مون لائٹ تمہارے لئے میں نے اپنا درندہ چھپا کر رکھا ہوا ہے اور کوششیں کرنا کے چھپا ہی رہے ورنہ اگر باہر آگیا تو یقین کرو کے تمہارے لئے اچھا نہیں ہوگا حدید ایشم کے کپکپاتے ہونٹوں کو دیکھتے اپنا ضبط کھوتے اس کے ہونٹوں پر جھکا تھا ایشم تو اس اچانک افتاد سے گھبرا کر پیچھے ہونے لگی تو حدید نے ایشم کو کھینچ کر مزید اپنے قریب کیا اور اس کے ہونٹوں پر جھکا رہا تھوری دیر بعد وہ پیچھے ہوا تو ایشم نے گہرے گہرے سانس لیتے اسے دیکھا کتنے بتمیز ٹھرکی ہو تم۔۔

تم سامنے ہوتی ہو تو میرے اندر کا درندہ سو کر ٹھرکی بندہ باہر نکل آتا ہے حدید نے ایشم کا انکھ مار کر کہا تو ایشم بھی منہ بناتی اٹھ کر واش روم چلی گئی۔۔۔۔

روحا بھی فریش ہو کر باہر ناشتہ کرنے چلی گیں تھی اور ایشم بھی اگئی تھی دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا لیکن کچھ بولی نہیں وہاں بھی کوئی نہیں بولا تھا میرب اور ابہیا نے بات کرنا چاہی لیکن روحا اور ایشم سب سے ہی ناراض تھی خاص کر روحا وہ سب سے ناراض تھی کیونکہ سب نے اسے دھوکہ دیا تھا سب نے چھپایا تھا ابہیا نے روحا کو بلایا۔۔۔۔

روحی اب تمہاری طبیعت کیسی ہے دوحا نے ایک نظر آبیہا کو دیکھا پھر عرش کو لیکن کچھ بولی نہیں ابہیا نے بھی عرش کو دیکھا تو عرش کو بہت غصہ ایا کیونکہ آج تک ان کی ہمت نہ ہوئی تھی ابہیا کا ایسے اگنور کرنے کی۔۔

روحا۔۔اس سے پہلے کے ابہیا کچھ اور بولتی عرش نے چپ کروا دیا۔۔۔۔

ابی اپ ناشتہ کرے کوئی بات نہیں کر رہا تو مجھے اسے سیدھا کرنا آتا ہے عرش نے غصے سے روحا کو دیکھا تو روحا کے ناشتہ کرتے ہوئے بھی ہاتھ کانپے تھے۔۔۔

ویسے بھابی پہلے تو ہم سے اتنی ساری باتیں کرتی تھی چپ ہی نہیں ہوتی تھی اب کیوں نہیں بول رہی شایان نے شرارتی لہجے سے کہا تو عرش نے شایان کو گھورا۔۔

پہلے مجھے آپ لوگوں کی اصلیت کا پتا نہیں تھا کے میں آپ جیسے لوگوں قاتلوں کے ساتھ رہتی ہو روحا بنا ڈرے بولتی عرش کو دیکھا جس کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھی روحا نے تو وہاں بیٹھنا اب فضول سمجھا تھا عرش کی انکھوں کو دیکھتے وہ ناشتے چھوڑے کمرے میں بھاگی تھی شایان بھی چپ کر گیا تھا۔۔۔

عرش نے اٹھ کر کمرے میں جانا چاہا جب آبیہا نے روک دیا عرش۔۔

جی آبی۔۔۔

ہم بچپن سے ایسے ماحول میں رہتے ہوئے ارہے ہے اسی لیے ہمیں عادت ہے لیکن ایشم اور روحا کے لیے یہ سب نیا ہے تم لوگ ان پر زیادہ سختی مت کرو پیار سے سمجھاؤ۔۔۔

اگر آبی یہ پیار سے نا سمجھے تو حدید بھی ایشم کو دیکھ کر بولا تھا۔۔

اتنی اچھی بھابھیاں ہے میری کیوں پیار سے نہیں سمجھے گی تم لوگوں کو سمجھانا نہیں آتا میں خود سمجھا لوگی ابہیا مسکراتے ہوئے ایشم کو دیکھا تو ایشم بھی آبیہا کو دیکھتے اٹھ کر بغیر کچھ بولے چلی گیں۔۔

تم دونوں بھی سنبھل جاؤ اہستہ اہستہ سمجھ جائے گی اور عرش میں جانتی ہو تم زیادہ غصے والے ہو خبر دار دوحی کو کچھ بولا تو۔۔۔

ہمم۔۔۔ آبی پوری کوشش کروگا یہ کہتے عرش اٹھ کر روم میں چلا گیا جہاں اب وہ عرش کے خطرناک تیودیار کرتی بیڈ کے نیچے چھپ گئی تھی۔۔۔

عرش روم میں آیا تو پورا روم چیک کیا لیکن اسے روحا نظر نہیں آئی پہلے تو خیران ہوا کے وہ تو روم میں ہی آئی تھی لیکن بیڈ کے نیچے سے روحا کے دوپٹے کا کپڑا دیکھا تو عرش کا اتنے غصے میں بھی روحا کی اس بچوں جیسی حرکت پر بھی ہنسی آئی تھی۔۔۔

بے بی گرل کہاں ہو تم عرش جان بوجھ کر زور زور سے بولنے لگا اور بیڈ کی نیچے چھپی روحا نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھے اپنی سسکیوں کو گلا گھونٹا تھا۔۔

بے بی گرل مجھے پتا ہے تم یہاں کہیں ہی چھپی ہو چلو باہر اوا گر میں نے ڈھونڈ لیا تو میں جیت جاؤ گا تمہیں سزا ملے گی عرش بیڈ کے پاس جاتے ہوئے بولا تو روحا اور ڈر کے مارے اپنی ٹانگیں سمیٹ کر بیٹھ گئی اور مضبوطی سے آنکھیں بند کر لی۔۔

میں نے ڈھونڈ لیا عرش ایک دم سے نیچھے بیٹھا اور روحا کا بازو پکڑ کر کھینچا جس سے روحا کی چیخ نکلی تھی روئی روئی سرخ آنکھوں سے وہ اپنے شاہ جی کو دیکھ رہی تھی۔۔

عرش نے کھینچ کر باہر نکالا اور روحا کو دیکھا نیچے کیوں چھپی تھی عرش نے روحا کے چہرے پر جو رونے کی وجہ سے بال چپکے تھے وہ ہٹانے لگا۔۔۔

ممم۔۔۔ میں میں وہ مجھے آپ سے ڈر لگتا ہے روحا ہچکیوں سمیت کہنے لگی۔۔

ڈرنا بھی چاہے میری جان آور تمہیں بات کرنے سے پہلے بھی سوچنا چاہیے عرش نے روحا کا چہرہ دبوچا روحا نے خوف سے عرش کو دیکھا تمیں آبی سے ایسے بات نہیں کرنی چاہیے تھی۔۔۔

سسس۔۔۔ سسوری روحا اپنا چہرہ چھڑواتے ہوئے بولی۔۔۔۔

نہیں ایسے معافی نہیں ملے گی اس کی سزا تو تمہیں ملے گی یہ کہتے عرش روحا کے ہونٹوں پر جھکا تھا اور شدت سے اس کے ہونٹوں کو سزا دینے لگا جس سے اس نے ابھیا سے بتمیزی کی تھی۔۔۔۔

روحانے عرش کی کندھے پر مکے مارے تو عرش پیچھے ہوا روحانے دور ہونا چاہا جب عرش نے روحا کو مزید اپنے قریب کیا میری جان میری بات کی نفی مت کیا کرو آیندہ آپی سے کوئی ں تمیزی نہیں کرنی اور جو مجھ سے دور جانے کا خیال بھی تمہارے دماغ میں آیا تو یہی دماغ نکال کر لیو تمہارے بچے کو ہی کھلا دوگا سمجھی عرش اپنا لہجہ سخت بناتے ہوئے بولا تو روحانے بھی جلدی سے سرہاں میں ہلا یا۔۔

تم چاہئے ڈر کے رہو جا اپنی مرضی سے لیکن تمہیں میرے پاس ہی رہنا ہے بے بی گرل یہ بات یاد رکھنا عرش یہ کہتے چلا گیا پیچھے روحا بیڈ پر بیٹھ کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔۔۔

عرش کی جانے کے بعد روحا رو رہی تھی کے اس کے پاس ایشم ائی۔۔۔۔

ایشو یہ سب قاتل ہے۔م۔۔ مجے اب شاہ جی سے ڈر لگتا ہے۔۔۔

یہی میں تمہیں کہا کرتی تھی کے سب ایک جیسے ہے تم اس ٹائم میری بات کو سمجھیں نہیں تھی مجھے بھی یہاں نہیں رہنا ہے روحی مجھے ابھی اپنا کیریئر بنانا تھا سب سب حدید ٹھرکی نے خراب کر دیا میرا کیریئر تباہ کر دیا ایشم کو رہ رہ کر حدید ہر غصہ ا رہا تھا اس کا دل کر رہا تھا وہ حدید کا گلا دبا دے۔۔۔۔

اب تم بتاؤ یہاں سے جانا کیسے ہے مجھے اب ان سب سے ڈر لگنے لگا ہے روحانے ایشم کا ہاتھ پکڑتے کہا۔۔

تمہیں۔ کیا لگتا ہے روحا اور ایشو تم لوگ یہاں سے بھاگ جاؤ گی چلو بھاگ بھی جاؤ گی تو کیا اس اٹلی کا کوبرا اور سکارپیو جس کے حکم کے بغیر اس اٹلی میں کچھ نہیں ہوتا وہ تم دونوں کو ڈھونڈ نہیں پائے گے روحا کی بات سنتے کمرے میں اتی ایمان نے دونوں جو کہا۔۔

تم بھی ہم سے بات نا کرو ایمان تم نے بھی ہمیں دھوکہ دیا ہے تم بھی ان ہی جیسی ہو۔۔۔

ہاں میں ہوں ان جیسی روحا اور مجھے فخر ہے میں ان جیسی ہو تم لوگوں جیسی نہیں کے اپنی حفاظت نا کر سکو میں ان جیسی ہو اور عرش حدید اکاش شایان نے مجھے اپنے جیسا بنایا ہے تا کے میں اپنی حفاظت خود کر سکو۔۔

ہمیں کوئی شوق بھی نہیں ہے تم جیسوں درندے بننے کا ایشم نے بھی الٹا جواب دیا۔۔۔

دیکھو روحا ایشو تم لوگ یہاں سے بھاگنے کا جو پلان کر رہی ہو رک جاؤ اگر تم لوگوں نے ایسا کیا تو تم لوگوں کو وہ روپ دیکھنا پڑ سکتا ہے ایمان نے تو عرش اور حدید کے جلادی روپ سے بچانا چاہا تھا اسی لیے سمجھا رہی تھی۔۔

تم بس اپنا منہ بند رکھنا ہم کیا کرے گے کیا سہنا پڑے گا ہم دیکھ کے گے ایشم پھر غصے سے بولی۔۔۔

روحا۔۔پلیز ایمان تم جاؤ مجھے تم سے بھی اب کوئی بات نہیں کرنی ایمان نے ایک بے بس نگاہ دونوں پر ڈالی اور چلی گئی۔۔۔

◈◈◈

جنت سب تمہاری طبیعت کیسی ہے ارمانڈو جنت کے کمرے میں آیا جو پہلے تو صبح ہی اٹھ جاتی تھی لیکن آج وہ اٹھی ہی نہیں تھی اس کی نماز بھی قضا ہو گئی تھی جو کے ارمانڈو کے لئے حیرت کس باعث تھی۔۔

جنت۔۔۔ارمانڈو نے دو سے تین دفعہ پکارا لیکن جنت نے کوئی ریسپانس نہیں دیا تھا ارمانڈو نے جنت کا بازو ہلایا اسے بے سدھ پڑا دیکھ ارمانڈو کے چہرے کی ہوائیاں اڑی تھی۔۔

ارمانڈو نے جلدی سے جنت کو اٹھایا اور گاڑی میں لٹایا اور ہاسپٹل کے لیے نکل گیا۔۔

ہاسپٹل جاتے ہی جنت کو کمرے میں لے گئے تھے عثمان پھر سے جنت کو یہاں آتے دیکھ جلدی سے وہ بھی جنت کے کمرے میں گیا۔۔

ارمانڈو کوریڈور میں بے چینی سے چکر لگا رہا تھا عثمان اندر جنت کا چیک اپ کر رہا تھا جنت کمزوری کی وجہ سے بے ہوش ہو گئی تھی۔۔

عثمان باہر آیا تو ارمانڈو بھی اس کی طرف گیا۔۔۔

ڈاکٹر کیا ہوا ہے جنت کو سب کیسی ہے۔۔۔

دیکھیے ان کا آپ کو بہت خیال رکھنا ہو گا کمزوری کی وجہ سے ابھی تو بے ہوش ہوئی ہے لیکن ان کا معاملہ سیریس ہوتا جا رہا ہے تو آپ ان کا خیال رکھیے گا ابھی ہوش میں آ جائے گی تو آپ انہیں لے کر جا سکتے ہے عثمان نے ارمانڈو کے تاثرات دیکھتے ہوئے کچھ اخذ کرنا چاہا وہ جاننا چاہتا تھا کے جنت اس لڑکے کی کیا لگتی ہے کیونکہ جب سے عثمان نے جنت کو دیکھا تھا تب سے وہ اسے بے چین کئے ہوئے تھی لیکن آج پھر سے اس کی خراب طبیعت کو دیکھ کر ارمانڈو کے ساتھ ساتھ عثمان بھی پریشان ہو گیا تھا۔۔

تھوڑی دیر بعد جنت کو ہوش آیا تو ارمانڈو اور عثمان دونوں جنت کے پاس گئے۔۔

ہیلو جنت کیسی ہے آپ کیسا فیل کر رہی ہے آپ عثمان نے مسکراتے پوچھا تو جنت نے ارمانڈو جو دیکھا جو عثمان کو ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

جی میں کچھ بہتر فیل کر رہی ہو جنت نے تھکے لہجے میں کہا۔۔۔

آپ اپنا خیال رکھا کرے اتنی اچھی لڑکی ہے آپ سمجدار بھی لگتی ہے پیاری بھی ہے عثمان جنت کو دیکھتے ہوئے کہنے لگا تو جنت بھی گھبرائی تھی۔۔۔

اہم اہم۔۔۔اپ ڈاکٹر ہے تو علاج کرے یہ مت بتائے کے یہ پیاری ہے یا نہیں ارمانڈو نے غصے سے کہا اسے پسند نہیں آیا تھا عثمان کا جنت کے ساتھ فری ہونا۔۔

میں تو بس ویسے ہی کہ رہا تھا کے سب کا دماغ فریش ہو جائے گا اپنی تعریف سن کر کیونکہ لڑکیاں اپنی تعریف سن کر خوش ہی ہوتی ہے تو میں بھی انہیں خوش ہی کرنا چاہتا تھا عثمان اپنے دانت دیکھاتا ہوا بولا۔۔

میں خود ہی جنت کو خوش کرلوگا اس کا خیال رکھو گا آپ جا کے ڈسچارج پیپر تیار کروائے۔۔

جی اوکے عثمان نے ایک نظر جنت کو دیکھا اور چلا گیا۔۔

کیسے چیکو ڈاکٹر ہے ویسے ارمانڈو نے جنت جو دیکھتے ہوئے کہا۔۔

چیکو تو نہیں ہے اچھا ہے اور اپنی تعریف سن کر مجھے اچھا لگا جنت بھی ہنستے ہوئے کہا تو ارمانڈو نے اسے گھورا۔۔۔

ایسے نا گھوروں مجھے گھر جانا ہے۔۔۔

تم نے بتایا کیوں نہیں کے تمہاری طبیعت خراب ہے۔۔۔

مجھے لگا ویسے ہی سر درد کر رہا ہے صبح تک ٹھیک ہو جاؤ گی مجھے کیا پتا تھا بے ہوش ہی ہو جاؤ گی۔۔۔

آئندہ ایسا کچھ بھی ہو تو سب سے پہلے مجھے بتانا۔۔

اچھا اوکے آر بتادو گی۔۔

صبح سے رات ہو چکی تھی لیکن الینا کمرے سے باہر نہیں ائی تھی سقر بھی باہر کسی ضروری کام سے چلا گیا تھا ابھی وہ واپس ایا تھا اور جو اس نے مالن کو رکھا تھا اس علینا کے بارے میں پوچھنے لگا ویسے تو وہ کیمرے میں سب دیکھتا رہا تھا۔۔

سراپ کی بیوی نے صبح سے کچھ نہیں کھایا ہے وہ بہت ضدی ہے کمرے سے باہر بھی نہیں ائی مالن کی بات سنتا سفر کمرے کی جانب چلا گیا جتنا وہ اپنا غصہ کنٹرول کرنے کی کوشش کرتا تھا یہ لڑکی اس کے غصے کو بڑھا ہی دیتی تھی سفر نے کمرے کا دروازہ کھولا اور اندر دیکھا جہاں علینا بیڈ پر لیٹی سو رہی تھی۔۔۔

علینا نے تو سفر کے جانے کے بعد پورا کمرہ چیک کر لیا تھا لیکن اس کے بھاگنے کا کوئی راستہ نظر نہیں ایا تھا اور وہ بیچاری اب تھک ہار کر سوئی ہی تھی میری صنم نے سارا کمرہ چیک کر لیا سفر نے علینا کے کان کے پاس جھکتے ہوئے کہا تو علینا جو کمرے کا دروازہ کھولنے پر ہی اٹھ گئی تھی لیکن انکھیں سختی سے میچی لیٹی رہی وہ سفر کا سامنا نہیں کرنا چاہتی تھی لیکن سفر کے اتنے پاس سے بولنے پر علینا بدک کر دور ہوئی اور سفر کو دیکھنے لگی۔۔۔

میری صنم یہاں سے بھاگنے کی کوشش کر رہی تھی کیا سفر نے اپنی سبز آنکھوں سے علینا کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

علینا نے جلدی سے نفی میں سر ہلایا۔۔

صنم اگر تم نے اس پیلس سے باہر قدم بھی رکھا یا تم نے یہاں سے جانے کی ضد کی تو تمہیں اتنی سخت سزا دوں گا نا کے تمہاری یہ ننھی سی جان برداشت نا کرتے کیا پتا تمہاری روح کی نکل جائے۔۔۔

علینا تو بیچاری خوف کے مارے انکھیں پھاڑے خاموشی سے سفر کو سن رہی تھی۔۔۔

اور کھانا کیوں نہیں کھایا میری صنم نے سفر نے پیار سے الینا کا ہاتھ پکڑا تو علینا نے اپنا ہاتھ کھینچا سفر نے اپنی سبز انکھوں سے علینا کو غصے سے گھورا اور اس کا ہاتھ پکڑ کر زور سے مروڑ دیا کے علینا کی درد کے مارے چیخ نکلی تھی انکھوں سے آنسو نکلنے لگے تھے۔۔۔

شوہر کا ہاتھ پکڑنے پر شرم ارہی ہیں تو اپنے اس یار کا کیا نام تھا جیک نام تھا اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے شرم نہیں اتی تھی تمہیں۔۔۔

آہ۔۔۔۔علینا کے منہ سے کراہ نکلی تھی۔۔۔

چھچھ۔چھوڑے مجھے علینا سسکتے ہوئے بولی۔۔۔

آئندہ میرے ہاتھ سے کبھی اپنا ہاتھ مت چھڑوانا ورنہ ہاتھ توڑ دو گا۔۔

ہاں مجھے اس کا ہاتھ پکڑتے شرم نہیں اتی تھی کیونکہ جیک اپ کی طرح درندہ نہیں وہ مجھے ایسے ٹریٹ نہیں کرتا مجھے تکلیف نہیں پہنچاتا تھا علینا روتے ہوئے بولی۔۔۔

سفر کی توانکھیں علینا کے منہ سے جیک کا نام سنتے ہیں سرخ ہوئی تھی سفر نے علینہ کا ہاتھ چھوڑ کر اس کے بالوں کو جکڑا اور اس کا چہرہ اپنے قریب کیا۔۔۔

خبر دار خبر دار آئندہ تمہارے منہ سے اس جیک کا نام سنا تو ورنہ اس جیک کی کاش کہاں گئی کسی کو پتا تک نہیں چلے گا علینا نے اپنے بال چھڑوانے چاہے۔۔۔

لو گی آئندہ اس کا نام علینا نے سفر کو دیکھا جس کا چہرہ غصے کے مارے سرخ ہو رہا تھا بولو لو گی اس کا نام۔۔

نن۔۔۔ہہ۔۔۔نہیں لو گی میرے بال چھوڑے۔۔۔۔

سفر نے علینا کو روتے ہوتے دیکھا تو خود کو مشکل سے ریلکس کیا اور علینا کے بال چھوڑے لیکن ایک جنونی کی طرح علینا کے بالوں کی خوشبو محسوس کرنے لگا۔۔

صنم تمہیں پتا ہے تمہارے بال مجھے بہت پسند ہے سفر کے لہجے میں اس وقت وہ غصہ کہی نہیں تھا ایک پیار تھا ایک جنون تھا علینا نے اس سائیکو انسان کو دیکھا۔۔۔

چلو ایسے نا دیکھو اٹھو کھانا کھالو سفر نے ملازم جو کاؤنٹر پر کال کر کے کھانا منگوایا اور تھوڑی ہی دیر میں کھانا ان کے سامنے خاضر تھا۔۔۔

سفر کا ایک دم سے دل گھبرا لے لگا تھا سفر نے بنا علینا کو دیکھے کمرے سے ڈور لگائی تھی اور اپنے پرائیویٹ روم میں چلا گیا سفر نے اپنے سینے پر ہاتھ رکھا اور گہرے گہرے سانس لینے لگا اور خود کو ریلیکس کرنے لگا لیکن سفر کے ہاتھ کانپنے لگے تھے سفر نے مشکل سے ایلکس کو کال کی اور اسے کمرے میں بلایا ایلکس جلدی سے کمرے میں آیا سفر کو سنبھالنے لگا تھوڑی ہی دیر بعد سفر کی حالت کچھ بہتر ہوئی تھی تو سفر کی آنکھیں لال ہو رہی تھی آہستہ آہستہ وہ نارمل ہونا شروع ہوئی تھی۔۔

علینا بھی ڈر کے مارے کھانا کھا کر پھوٹ پھوٹ کر رہ رہی تھی کتنی اچھی زندگی گزر رہی تھی وہ کہاں اگئی تھی وہ اپنی زندگی کے بارے میں سوچنے لگی۔۔

عرش بھی کسی کام سے باہر گیا تھا اور اب رات کو وہ واپس آیا تھا واپس اکر دیکھا جہاں روحا کھڑکی کے پاس کھڑی تھی اور عرش کو کمرے میں آتے دیکھ وہ بنا عرش کو دیکھے اور بنا بات کیے بیڈ پر جا کر لیٹ گی۔۔۔

بے بی گرل۔۔۔ عرش نے روحا کو پکارا تو روحا کی روتے ہوئے سسکی نکلی تھی وہ ابھی بھی رو رہی تھی۔۔۔

بے بی گرل رو مت تمہیں پتا ہے نا تمہارے آنسو مجھے تکلیف دیتے ہے مجھے غصہ آتا ہے۔۔۔

کیوں نا رو وہاں کیوں نا رو آپ نے مجھے دھوکہ دیا ہے آپ نے کہا تھا آپ آفس جاتے ہے بزنس کرتے ہے اور آپ اچھا کام کرتے ہے لیکن آپ تو ایک قاتل ایک درندے۔۔۔

میری جان میں اچھا کام ہی کرتا ہو۔۔۔

میں آپ کی جان نہیں ہو۔۔

روحاایسامت کرو تم نے ابھی میرااچھاروپ دیکھا ہے میرا کو براروپ دیکھنے کی کوشش بھی مت کرنا ورنہ اچھا نہیں ہو گا۔۔۔

مم۔۔جج۔۔مجھے نیند آئی ہے روحا یہ کہتے لیٹ گئی عرش نے بھی زیادہ فورس نہیں کیا تھا وہ بھی چپ کر کے لیٹ گیا سب وہ ایشم کے ساتھ یہاں سے بھاگنے کا پلان سوچنے لگی تھی وہ بس یہاں سے جانا چاہتی تھی بھاگنے کے بعد کہاں جانا تھا کہاں نہیں وہ ایشم کی زمہ داری تھی آپ نے مجھے دھوکہ دیا ہے شاہ جی میں آپ سے دور چلی جاؤ گی۔۔۔

تم مجھ سے کہی دور نہیں جا پاؤ گی روحا یہ میرا شہر ہے میرا یہاں چڑیا بھی پڑ مارتی ہے تو مجھے پتا ہوتا ہے یہ مت سمجھنا کے تم بھاگ جاؤ گی اور مجھے پتا نہیں ہو گا عرش بھی روحا کو دیکھتے ہوئے سوچنے لگا۔۔۔

۔۔۔ارمانڈو کا ماضی۔۔۔۔

شیر ارمانڈو کو لے کر شہر تو آ گیا تھا ارمانڈو بھی شیر کے ساتھ کافی کمفرٹیل کو گیا تھا اب باری تھی ارمانڈو کا سکول اڈمیشن کی جس کا انتخاب شیر خان نے بہت اچھا سکول کا کیا تھا پہلے دن تو ارمانڈو بہت رویا تھا کے اسے سکول نہیں جانا لیکن شیر نے کافی سمجھا بجھا کر اسے سکول بھیج دیا ارمانڈو بہت ڈرا سہا سکول میں داخل ہوا تھا۔۔

اوئے وہ دیکھو نیا شکار آیا ہے کتنا ڈرا ہوا ہے اس کی آنکھ کے پاس دیکھو کیسا نشان ہے وہاں کچھ بچے کھڑے ارمانڈو کو دیکھ کر کہنے لگے چلو آؤ اسے تنگ کرتے ہے۔۔۔وہ سب بچے ارمانڈو کے سامنے جا کر کھڑے ہو گئے ارمانڈو تو انہیں دیکھ کر ڈر ہی گیا تھا۔۔۔

کیا نام ہے تمہارا ایک بچہ بولا لیکن ارمانڈو نے کوئی جواب نہیں دیا وہ تمتا رونے لگا تھا۔۔۔

دیکھو کتنا ڈر پھوک ہے ابھی سے رونے لگا ہے ویسے یہ نشان کتنا پیارا ہے ایک بچے نے وہ نشان چھونا چاہا تو ارمانڈو پیچھے ہو گیا تو اس بچے کو بھی غصی آیا اس نے ارمانڈو کو دھکہ دیا جس سے ارمانڈو نیچے گرا تھا اور زور زور سے رونے لگا تبھی ارمانڈو نے سامنے دیکھا جہاں اس کے سامنے کسی کا ہاتھ آیا تھا ارمانڈو نے اوپر دیکھا جہاں ایک نیلی آنکھوں والا بچے نے اس کے سامنے ہاتھ کیا ہوا تھا۔۔

عرش نے ارمانڈو کو اٹھایا اور دوسرے کھڑے بچوں کو غصے سے دیکھا وہ بچے بھی عرش کو دیکھ کر ڈر گئے تھے پورے سکول میں عرش اور اس کے بھائیوں کا گروپ مہشور تھا سب ان سے ڈرتے بھی تھے۔۔۔

وہ جو سامنے تین بچے کھڑے تھے وہ عرش کو دیکھتے ہوئے بھاگ گئے تھے۔۔

کیا نام ہے تمہارا عرش نے ارمانڈو سے پوچھا اور اس کی نشان کو دیکھنے لگا جو واقع میں ہی ارمانڈو کے خوبصورت چہرے پر بہت اچھا لگتا تھا۔۔۔

ڈرو نہیں تم مجھے اپنا دوست ہی سمجھو عرش نے ارمانڈو کو ریلکس ہونے کہا۔۔۔

پاپا مجھے مان کہتے ہے ارمانڈو ہلکی آواز میں بولا لیکن میرا نام ارمانڈو ہے۔۔۔

اب عرش کے ساتھ حدید اور شایان بھی اکر کھڑے ہو گئے تھے عرش نے بچے کو تنگ کرنے والی بتائی تو وہ بھی ارمانڈو کو دلچسپی سے دیکھنے لگے۔۔

کیا تم ہمارے دوست بنو گے شایان نے ارمانڈو کی ساتھ جا کر کھڑے ہوتے کہا اور اس کے گال پر ایک کس کر دی ارمانڈو نے جلدی سے اس کی طرف دیکھا۔۔۔

شان۔۔ عرش نے شان کو باز رہنے کا کہاں۔۔۔

ارمانڈو چھ سال کا تھا اور عرش سات سال کا تھا حدید اور شایان بھی چھ سال کے تھے۔۔۔

آپ مجھے مارو گے تو نہیں ناارمانڈو نے معصومیت سے پوچھا۔۔۔

نہیں ہم تمہارے دوست ہے نہیں مارے گے یہاں سے ہوئی تھی ارمانڈواور عرش شایان حدید کی دوستی کا سفر شروع۔۔

اب ارمانڈو کو بھی اپنے جتنے بچے اچھے لگنے لگے تھے کبھی کبھی عرش ارمانڈو کا کچھ کھانے کو دے دیتا کبھی حدید کبھی شایان ایک ساتھ کھیلنا ایک ساتھ ہی بیٹھنا ان تین کے گروپ میں اب ارمانڈو بھی شامل ہو گیا تھا لیکن ارمانڈو عرش حدید شایان جتنا ہوشیار نہیں کو سکا تھا وہ ویسا ہی تھا معصوم اور کم بولنے والا۔۔

مانڈو اب عرش اسے مانڈو کہ کر بلانے لگا تھا۔۔۔

مانڈو اس سے ملو یہ ہماری بہن ہے ابی۔۔

آبیہا جو نو سال کی تھی اسے بھی ارمانڈو بچہ کیوٹ سے اچھا لگا تھا آبیہا بھی ان کے ساتھ مل کر کھیلتی تھی آبیہا ارمانڈو کا مان کہ کر بلاتی تھی۔۔۔

کچھ مہینوں تک سب ایک دوسرے کو اچھی طرح جان گئے تھے دوست بن گئے تھے۔۔

ٹائم گزرتا چلا گیا ارمانڈو آٹھ سال کا ہو گیا تھا عرش نو سال ہو گیا تھا ابہیا گیارہ سال کی ہو گئی تھی یہ سب ایک دوسرے کی ہمیشہ مدد کرتے تھے۔۔۔

اور شایان تو ارمانڈو کو بہت ہی تنگ کرتا تھا اس کے ساتھ ہی چپکا رہتا تھا اور کے گال شایان جو بہت کیوٹ لگتے تھے اور کس ہی لیتا رہتا تھا ارمانڈو رو پڑتا تھا پھر عرش شایان جو ڈانٹنے لگ جاتا تھا شایان ہنس پڑتا تھا۔۔۔

ارمانڈو گھر جا کر سب کچھ اپنے پاپا کا بتاتا تھا شیر بھی اپنے بچے کے لیے سکول ایا تھا عرش حدید شایان سے ملا تھا اسے بھی یہ بچے اچھے لگے تھے اسی لیے شیر نے بھی ارمانڈو کو نہیں روکا تھا عرش کی برتھ ڈے

پر شیر بھی ارمانڈو کے ساتھ میر لوگوں کے گھر گیا تھا اور وہاں شیر کی بھی میر کے ساتھ اچھی خاصی دوستی ہو گیں تھی اب ان کا انا جانا ہو گیا تھا۔۔۔

میں زرہ واز روم سے ہو کر آتا ہو عرش نے سب سے کہا اور اٹھ کر جانے لگا مجھے بھی جانا ہے اپنی کلاس میں میں پانی پی کر آتا ہو ارمانڈو بھی عرش کے ساتھ چلا گیا۔۔۔

کچھ دن پہلے وہی بچے ارمانڈو کو تنگ کر رہے تھے عرش نے انہیں مارا تھا اب وہ عرش سے بدلہ لینے کے لیے اس کے پیچھے پیچھے تھے۔۔۔

جیسے کی عرش واش روم سے نکلا تھا ساتھ ہی ریلنگ تھی ان میں سے ایک بچے نے عرش کو دھکا دیا تھا اور خود بھاگ گیا تھا وہ تو عرش نے جلدی سے ریلنگ کو پکڑ کیا ورنہ وہ نیچے گر جاتا ارمانڈو جو اپنی کلاس میں سے نکل رہا تھا عرش کو ریلنگ کے ساتھ لٹکے دیکھ جلدی سے اس کے پاس آیا اور اس کا ہاتھ پکڑا۔۔۔

عرش چھوڑنا نہیں میں ہو نا۔۔۔

میرا ہاتھ پکڑو مانڈو عرش چیخا تھا۔۔

ارمانڈو نے جلدی سے عرش جو ہاتھ پکڑا ارمانڈو ابھی خود چھوٹا تھا اس میں تو اتنا زور بھی نہیں تھا کے وہ عرش کو اوپر کھنچتا۔۔۔

ہاتھ نہیں چھوڑنا عرش ارمانڈو نے زور سے عرش کا ہاتھ پکڑا اور شور مچانے لگا ہیلپ ہیلپ ارمانڈو کی آواز سنتے وہاں سے گزرتے ہوئے باقی بچوں نے جلدی سے ٹیچرز کو بلایا تو انہوں نے عرش کو اوپر کھنچا عرش تو اوپر آتے ہی سب سے پہلے ارمانڈو نے گلے لگا تھا اور رونے لگا تھا۔۔۔

ٹھیکیو مانڈو تم نا ہوتے تو میں نیچے گر جاتا۔۔۔

ہم دوست ہے نا عرش ہم ہمیشہ ایک دوسرے کی مدد کرے گے تم نے بھی تو میرے کئی دفعہ ہیلپ کی ہے میں تمارا دوست ہو۔۔۔۔

حدید شایان اور ابیہا بھی اکر عرش سے ملے سب نے ارمانڈو کا شکریہ ادا کیا شایان نے جلدی سے پھر سے ارمانڈو نے گال پر کس کی تم بہت کیوٹ ہو مانڈو جب بڑے ہو جاؤ گے تو میں تم سے شادی کرو گا شایان نے اپنا ننھا سا دماغ چلاتے کہا تو ابیہا اور عرش کی ہنسی چھوٹی تھی۔۔۔

عرش دیکھو نا شان تنگ کرتا ہے ارمانڈو نے اپنا گال صاف کرتے کہا۔۔

ٹھیکیو مان تم نے میرے بھائی جو بچایا ابیہا نے کہا تو ارمانڈو بھی مسکرایا۔۔۔۔

۔۔حال۔۔۔

عرش حدید شایان آکاش ایمان سب بیٹھے اب علینا کو بچانے کی پلاننگ کر رہے تھے کے کیسے اسے بچایا جائے کیونکہ ریشیا سقر کا ملک تھا وہاں اس کے پاس جا کر اس پر حملہ کرنا کوئی آسان کام نہیں تھا لیکن انہیں علینا کو واپس لانا تھا۔۔

یار روحی میں نے سنا ہے کہ سب لوگ کل کسی مشن پر جا رہے ہے تو کہا خیال ہے کل بھاگ چلتے ہے دور چلے جائے تھے ان کو پتا بھی نہیں چلے گا۔۔

اگر کسی نے دیکھ لیا سور ہمیں پکڑ لیا تو روحا ڈرتے ہوئے بولی۔۔۔

اووہوو تم تو ایک ڈرتی ہی رہتی ہو کل جب یہ سب جائے گے تو ہم بھاگے گے کوئی بھی نہیں ہو گا جب تک یہ آئے گے ہم بھاگ جائے گے دور کہی۔۔۔

ہمم لیکن ڈر لگ رہا ہے۔۔۔

ساری ٹیم تیار کرو اسلحہ بھی زیادہ ہی رکھنا کسی بھی حال میں ہمیں علینا کا واپس لانا ہے عرش نے اپنا ہاتھ آگے کیا تو سب نے باری باری اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں رکھ کر جیتنے کا کہا۔۔۔

کم ٹھیک ہے میں بھی تیار رہو گی تم بھی تیاری کر لیا علی اور ماہم کو بھی ساتھ لینا ہے ڈن ہو گیا ایشم نے ہاتھ آگے کیا تو روحا نے بھی اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا۔۔

اگلے دن سب لوگ تیار ہو گئے تھے اپنی ٹیم کو تیار کرے وہ روحا اور ایشم کا بھاگنے سے خبر دار کرتے اور لیو کو دھیان کا کہتے علینا کو بچانے چلے گئے تھے۔۔۔۔

ان کے جانے کے کچھ دیر بعد ہی روحا اور ایشم ماہم اور علی کو لے کر باہر نکلنے لگی کے ان کے سامنے لیوا گیا۔۔۔

لیو میرا بچہ ہم بس گھومنے جس رہے ہے لیکن لیو نے انہیں جانے نا دیا اور غرانے لگا ایشم نے غصے سے ایک تھپڑ لیو کر سر پر لگایا تو لیو کو تو غصہ اگیا تھا وہ غراتے ہوتے ایشم کے پیچھے لگا تھا اور ایشم نے اپنے کمرے میں جا کر ہی دم لیا تھا روحا نے لیو کا دیکھا اور کچھ سوچا۔۔۔

سوری میرا بچہ لیکن مجھے یہ کرنا ہو گا روحا اندر گی اور لیو کے لیے گوشت تیار کرنے لگی جس میں اس نے بے ہوشی کی دوا مکس کر دی تھی۔۔۔

روحا لیو کے پاس آئی تو اس کے سر پر پیار دیا لیو روحا کے پاؤں چاٹنے لگا جیسے اسے اپنی ممی کا پیار کرنا بہت پسند آیا ہو۔۔۔

لیو سامنے رکھے گوشت کو کھانے لگا سوری میرا بچہ لیکن تمہارے پاپا نے مجھے دھوکہ دیا ہے نا اسی لیے مجھے ان کے ساتھ نہیں رہنا تم اپنا اور اپنے پاپا کا خیال رکھنا روحا آہستہ آہستہ باتیں کرتی لیو کے سر پر پیار کر رہے تھی۔۔۔

روحا اٹھ کر اندر ایشم کے پاس چلی گیں۔۔

جو تم نے کہا وہ میں نے ملا کر کھلا دیا ہے ایشم نے کھڑکی سے باہر دیکھا جہاں لیو شاید سب گہری نیند سو گیا تھا روحا اور ایشم باہر ائی اور دیکھا کے اب انہیں روکنے والا کوئی نہیں ہے وہ سیدھے راستے سے تو نہیں کیونکہ وہاں گارڈز کھڑے تھے وہ جہاں لیو کو رکھا تھا وہاں پچھلے گیٹ سے وہ باہر نکل گئی تھی۔۔

اپنے پرائیویٹ جیٹ سے وہ تین گھنٹوں کے اندر اندر روہ ریشیا میں موجود تھے اور اب وہ اپنی ٹیم کے ساتھ ڈیول محل کے سامنے کھڑے تھے۔۔

سقر باہر عرشمان شاہ اور ان کی ٹیم آئی ہے۔۔

ہاہاہاہاہا۔۔ سقر کا قہقہ ہال میں گونجا تھا او و مائے گاڈ اس کا مطلب وہ مجھ سے مجھ سے مقابلہ کرنے میرے ہی گھر میں ہاہاہاہا اسی لمحے سقر کے موبائل پر کال ائی تھی جو کے عرش کی ہی تھی۔۔۔

آخر اہی گئے تم یہاں سقر نے مغرور لہجے میں کہا۔۔۔

سقر علینا کو ہمارے حوالے کر دو عرش نے بھی چیلنجنگ انداز میں کہا۔۔

وہ میری بیوی ہے عرشمان شاہ میری بیوی کسی میں اتنی ہمت نہیں ہے کے اسے مجھ سے چھین سکے تمہاری بھی نہیں۔۔

سقر مجھ سے مت الجھو سقر سلطان ورنہ اچھا نہیں ہو گا۔۔

چلو میں بھی دیکھتا ہو کیا اچھا نہیں ہو گا رہا ہو تمہارے سامنے سقر نے یہ کہتے کال بند کی اور ایلکس کو ٹیم تیار کرنے کا کہا باہر جو علینا سب سن رہی تھی اس کا دل کیا وہ بھاگ کر عرش لوگوں کے پاس چلی جائے لیکن پہلے وہ جلدی سے اپنے کمرے میں گی تا کے سقر اسے دیکھ نا سکے۔۔۔ تھوڑی ہے دیر میں سقر اور عرش آمنے سامنے تھے۔۔

علینا کو ہمیں دے دو سقر تم نے اچھا نہیں کیا اسے یہاں لے آئے ہو۔۔

میں نے کہا تھا وہ میری ہے اور میں اپنی چیزیں کسی کو نہیں دیتا سقر بھی ڈھارا تھا۔۔

وہ تمہاری نہیں ہے سمجھے تم تم نے اسے زبردستی اپنے پاس رکھا ہوا ہے جیک بھی گرجا تھا۔۔۔

اووووااوووااوووتم بھی آئے ہو میری صنم کے عاشق تمہاری زبان سے علینا کا نام بھی نکلا تو اچھا نہیں ہو گا ویسے ٹیم تو کافی تیار کی ہے تم نے عرش لیکن یہ میرا ملک ہے میرا ملکیت یہاں تم مجھ سے جیت نہیں سکتے ہو سقر نے طنزیہ انداز میں کہا۔۔۔

یہ سنتے ہی عرش نے اپنے لوگوں کو حکم دیا تھا اب وہاں ایک جنگ شروع ہو چکی تھی عرش کے بھی کافی لوگ مارے گئے تھے اور سقر کی بھی لوگ مارے گئے تھے۔۔۔

اتنے میں علینا بھی باہر بھاگتی ہوئی آئی تھی علینا جو باہر آتے دیکھ دونوں طرف کے لوگوں نے اپنے اپنے لوگوں کا رک جانے کا کہا تھا کے علینا کو کچھ نا ہو علینا نے جیک کی طرف جانا چاہا کے رستے میں سقر نے علینا کے بالوں سے جکڑ کر علینا جو روکا۔۔۔

علینا جیک بھی بولا تھا۔۔

ججج۔۔۔جیک۔۔۔علینا نے اپنے بال چھڑواتے ہوئے بولی۔۔۔

صنم کہا تھا نا آئندہ تمہاری زبان سے جیک کا نام نکلا تو اسے ایسی موت دو گا کے یاد رکھے گا۔۔۔

چھوڑ دو علینا کو سقر ورنہ یہاں لاشیں بچھ جائے گی اور میں چاہتا ہو یہاں خون خرابہ نا ہو عرش نے اپنی بندوق کا رخ سقر کی طرف کرتے کہا تو سقر کا قہقہہ گونجا تھا۔۔۔

یہ ڈرانے والا کام کہی اور کرنا عرشمان شاہ میں ایسی دھمکیوں سے نہیں ڈرتا اور تم اندر جاؤ سقر نے علینا کے بالوں کو جھٹکا تو علینا کی چیخ نکلی تھی علینا نے نم آنکھوں سے جیک جو دیکھا جیک نے بھی علینا جو دیکھا اور ایمان نے جیک جو دیکھا ایمان کی بھی آنکھیں نم ہوئی تھی۔۔۔

علینا نے سقر کے ہاتھوں اپنے بال چھڑوائے اور جیک کی طرف بھاگتی اس سے پہلے ہی علینا کو بازو سے پکڑ کر زور بنا سوچے سمجھے جیک پر گولیاں چلا چکا تھا تین گولیاں ایک ساتھ جیک کو لگی تھی ایک سینے پر اور دو ٹانگوں پر اور ایمان نے بھی سوچے سمجھے بغیر سقر پر گولیاں چلائی تھی سقر کو ایک بازو پر گولی لگی تھی۔۔۔

پر جیک نے ایمان کو دیکھا اور نیچے گرتا چلا گیا علینا کی بھی چیخیں نکلی تھی جیک کو دیکھ کر۔۔

یہ تم نے اچھا نہیں کیا سقر اگر جیک کو کچھ ہوا تو تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گا عرش دھارا تھا۔۔

اگر آیندہ میری صنم کو مجھ سے دور کرنا چاہا تو زندہ میں بھی نہیں چھوڑوں گا ایک ایک چیز کا بدلہ لوگا بدلہ تو میں اب بھی لے سکتا ہو لیکن صیح وقت آنے کا انتظار کر رہا ہو اب نکلو میرے محل سے سقر نے علینا کا بازو پکڑا اور اندر لے گیا عرش لوگ بھی جیک کا خون بہتا دیکھ جلدی سے جیک کو اٹھایا اور جیٹ پر لے گئے شایان نے جلدی سے جیٹ میں ہی جیک کا علاج شروع کر دیا تھا جیٹ میں ہر چیز رکھی تھی تا کے مشکل وقت میں کام اسکے ایمان تو لگاتار روتی جا رہی تھی اسے رہ رہ کر پھر سے علینا پر غصہ ا رہا تھا اس کی وجہ سے پھر سے جیک کی زندگی مشکل میں تھی۔۔۔

ریلکس ایمان کچھ نہیں ہو گا جیک کو میں نے اتنا کمزور نہیں بنایا اسے کے اتنے زخم نا سہ سکے عرش نے ایمان کو تسلی دیتے کہا لیکن ایمان کو کہاں سکون انے والا تھا۔۔۔

شایان کیا کنڈیشن ہے۔۔

کنڈیشن ابھی خراب ہی ہے جلدی سے ہاسپٹل لے کر جانا ہو گا وہاں جا کر ہی ٹھیک سے ٹریٹمنٹ ہو گا کچھ گھنٹوں میں ہی جیک جو کئے وہ لوگ اٹلی کے ہاسپٹل میں موجود تھے۔۔۔

علینا تو اب ڈر کے مارے اپنے کمرے میں چھپ کر بیٹھی تھی ڈر کے مارے تھر تھر کانپ رہی تھی اسے رہ رہ کر جیک کی حالت کا سوچتے روتی جا رہی تھی اسے اب سقر کے ریکشن سے ڈر لگنے لگا تھا وہ اب پچھتا رہی تھی کے وہ جیک کے پاس کیوں گیں۔۔

نیچے ہال میں سقر کا بازو سے نکلتا خون ٹپ ٹپ نیچے گر رہا تھا لیکن اسے کہاں سکون تھا اس کی صنم نے اس سے دور جانا چاہا تھا اس نے گیٹ پر کھڑے گارڈز کو بلایا جسے گیٹ پر رکھا تھا کے علینا جو باہر نہیں آنے دینا۔۔۔

ریلکس سقر علینا بھابھی تمہارے پاس ہی ہے ایلکس نے سقر کا غصہ ٹھنڈا کرنا چاہا لیکن سقر نے اپنی سبز وخشت بھری آنکھوں سے ایلکس کو دیکھا اس کی آنکھیں دیکھ کر ہی ایلکس کو چپ لگ گیں تھی۔۔۔

سر معاف کر دے ہم نے میم کو روکا تھا لیکن وہ ہمیں چکما دے کر بھاگ گیں۔۔

یو باسٹرڈ تم لوگوں کو کیوں رکھا ہے سقر اب اپنے ڈیول روپ میں آ چکا تھا سقر نے اپنا ہنٹر اٹھایا اور اس گارڈز کو مارنے لگا کے اس گارڈز کی چیخیں پورے محل میں گونجی تھی اور اس کی چیخیں سنتے اوپر بیٹھی علینا زور زور سے رونے لگی علینا نے کمرے سے نکل کر چھپکے سے باہر دیکھا جہاں سقر گارڈز کو لگاتار ہنٹر سے مار رہا تھا علینا نے اپنے کانوں پر ہاتھ رکھا اور زور زور سے چیخنے لگی۔۔۔

بس کرو سقر وہ مر جائے گا ایلکس نے سقر کا ہاتھ پکڑا تو سقر نے خون آشام آنکھوں سے ایلکس کو دیکھا اور پھر گارڈز کو جو آدھ مرا ہو گیا تھا۔۔۔

لے جاؤ اسے یہاں سے اور پھینک آؤ باہر یہ مجھے سب یہاں نظر نا آئے ورنہ میرے مر جائے گا سقر کی غصے سے نسیں پھول گئی تھی سقر نے اوپر اپنے کمرے کی جانب دیکھا اور ہنٹر کو اپنے ہاتھ پر لپیٹا اور کمرے میں جانے لگا۔۔

سقر بھابی۔۔

جسٹ شٹ اپ ایلکس بکواس بند کرو اپنی سقر دھارے ہوتے بولا تو ایلکس کا چپ ہونا پڑا سقر بھی اوپر کمرے میں گیا۔۔

◈◈◈

سقر کمرے میں گیا تو علینا سامنے ہی زمین پر گھٹنوں میں چہرہ چھپائے رو رہی تھی دروازہ کھلنے پر علینا نے سہم کر سقر کی طرف دیکھا جو اپنی سرخ آنکھوں سے علینا کی طرف دیکھتا اس کی طرف بڑھ رہا تھا اور اپنے ہاتھ میں لپٹے ہنٹر کو اتار رہا تھا۔۔

نن۔۔۔ نننننن۔۔۔۔ نہیں سقر وہ۔۔۔۔

سقر نے آگے بڑھ کر علینا کے بالوں سے پکڑا اور اسے کھڑا کیا کیا کہا تھا تمہیں۔۔۔

اہہہ۔۔۔۔۔

میں نے بولا کیا کہا تھا تمہیں میں نے سقر نے بالوں ہر زار دیا تو علینا درد سے تڑپ اٹھی تھی بولو۔۔

ججججج۔۔جیک کے پاس نہیں جانا علینا سسکتے ہوئے بولی۔۔۔

تو صنم کیوں گی تھی پھر بولو سقر دھاڑا تھا اور علینا کو نیچھے پھینکا تھا اور ہنٹر سے مارنے لگا تھا۔۔۔

نہیں نہیں سقر پپپ۔۔اہہہہہ۔۔۔۔۔۔

سقر نے زور سے ہنٹر علینا کے جسم پر مارا تھا کے ایک چیخ علینا کے منہ سے نکلی تھی اور پھر سقر غصے میں علینا کے وجود کو ہنٹر سے مار کر زخمی کرتا رہا کے اسے آپنا پیار اپنا عشق علینا کی چیخیں کچھ یاد نہیں رہا تھا اسے یاد تھا تو بس کے علینا نے اسے چھوڑ کر جیک کر پاس جانا چاہا اتنے میں ایلکس نے اکر سقر کے ہاتھ سے ہنٹر چھینا تھا اور علینا کی حالت دیکھی تھی جو کے ادھ مری ہو گیں تھی جگہ جگہ سے کپڑے پھٹ گئے تھے جہاں سے خوں رس رہا تھا۔۔

پاگل ہو گئے ہو جا سقر جان سے مار دو گے کیا بھابی کو ایلکس بھی غصے سے بولا۔۔

ہاں مار دو گا اگر اس نے دوبارہ مجھ سے دور جانا چاہا تو سقر بنا علینا کو دیکھے چلا گیا ایلکس کی ہمت نہیں تھی کے وہ علینا کو اٹھا کر سقر کے حکم کے بغیر اسے بیڈ پر لٹا سکے وہ سقر کے ہاتھوں قتل نہیں ہونا چاہتا تھا۔۔۔ دوسری طرف جیک کا آپریشن چل رہا تھا سب پریشانی سے چکر لگا رہے تھے ایمان کا تو رو رو کر برا حال تھا اسے ابھی تو اپنی محبت ملی تھی ابھی پھر سے ایمان نے جلدی سے نماز ادا کی اور اپنے آکاش کے لیے دعائیں مانگنے لگی اس کی دعائیں سن لی گیں تھی اور آکاش کا آپریشن کامیاب ہوا تھا لیکن۔۔۔

لیکن کیا عرش کیا ہوا ہے بتاؤ مجھے آکاش ٹھیک تو ہے نا ایمان اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے بولی۔۔

ایمان تمہیں حوصلے سے سننا ہو گا عرش بھی غمگیں لہجے میں بولا۔۔

ہوا کیا ہے مجھے ابھی آکاش سے ملنا ہے ایمان اندر جانے لگی تو عرش نے ایمان کا ہاتھ تھام لیا وہ ابھی بے ہوش ہے لیکن کچھ عرصے کے لیے آکاش کی ٹانگیں ضائع ہو گیں ہے۔۔

کیا۔۔ کیا مطلب عرش تمہارا ٹانگیں کک۔۔ کیا ایمان نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کر عرش کو دیکھا پھر سب کو کہ دو کے یہ سب جھوٹ ہے۔۔

دیکھو ایمان کچھ عرصے کے لیے تم اس کا خیال رکھو گی تو وہ ٹھیک کو جائے گا۔۔۔

اسے ہوش کب آئے گا عرش ایمان روتے ہوئے بولی۔۔۔

کچھ دیر تک اجائے گا۔۔۔

عرش کو گھر سے کال ائی تو اس نے حدید کو اشارہ کیا کے ایمان کو سنبھالے عرش نے کال اٹھائی اور جو اسے آگے سننے کو ملا تھا عرش کو دل کیا دنیا تہس نہس کر دے۔۔

تم لوگوں تو میں اکر دیکھتا ہو جلدی سے ڈاکٹر کو بلا کر لیو کو چیک کرواو میں ارہا ہو یہ کہتے عرش نے کال بند کی عرش کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھی۔۔۔

کیا ہوا ہے عرش حدید بھی اس کے پاس آتے ہوئے بولا۔۔

گھر چلو لیو کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے باقی راستے میں بتاتا ہو۔۔۔

اب ٹھیک ہو ہے نا عرش۔۔۔

تم چلو میں بتاتا ہو۔۔۔

شایان تم ایمان کے ساتھ رہو ہم زرہ گھر سے ہو کر آتے ہے۔۔

سب ٹھیک تو ہے نا عرش۔۔

ہمم آتے ہے ہم یہ کہتے عرش اور حدید دونوں چلے گئے عرش نے حدید کو راستہ میں سب بتا دیا تھا جیسے سنتے حدید کا بھی غصے کے مارے برس حال ہوا تھا افففف اففففف ایشم تم میرے ہاتھوں مروں گی حدید نے اپنے ہاتھ کا مکہ بناتے ڈیش بورڈ ھر مارا تھا۔۔۔

عرش اور حدید گھر تو اگئے تھے تب تک ڈاکٹر بھی لیو کو چیک کر چکا تھا۔۔۔

سب ٹھیک تو ہے نا لیو کا کچھ ہوا تو نہیں۔۔۔

نہیں عرشمان آپ کا لیو ٹھیک ہے بس اسے بے ہوشی کی دوا دی گئی ہے جو اس کے لیے اچھی نہیں تھی لیکن اتنا ٹائم نہیں ہوا اسی لیے زیادہ نقصان نہیں ہوا کچھ میڈیسن دی ہے میں نے انجکشن بھی لگا دیا ہے کچھ دیر میں ہوش اجائے گا یہ کہتے ڈاکٹر چلا گیا۔۔۔

یہ اچھا نہیں کیا بھابھی اور ایشم نے حدید کی غصے سے رگیں پھول رہی تھی۔۔

کہا بھی تھا روحا کوئی ایسی غلطی نے کرنا کے تمہیں کو برا روپ دیکھنا پڑے لیکن ان لڑکیوں کو پیار کی زبان کہاں سمجھ میں آتی ہے انہیں تو بعد میں دیکھ لے گے ابھی ہمیں جانا ہے ہاسپٹل ایمان بھی اکیلی ہے۔۔۔۔

ہم مجھے آکاش کے لئے بہت برا لگ رہا ہے۔۔۔۔

وہ جلدی ہی ٹھیک ہو جائے گا حدید ہم سب ہے نا اس کا خیال رکھنے کے لیے اسے کبھی اکیلا نہیں چھوڑے گے۔۔

انشاللہ۔۔

ایشم تو پیسے بھی لے گئی تھی اسے اٹلی کے بارے میں سب پتا بھی تھا اسی لئے اب وہ روحا کو لے کر ایک ہوٹل چلی گیں جہاں اس نے ایک کمرہ لیا اب وہ وہاں رہنے لگی تھی۔۔۔۔۔

اگلے دن۔۔۔۔

آکاش کو ہوش آ گیا تھا اور ایمان اس کے پاس بیٹھی اسے دیکھ رہی تھی۔۔

آکاش۔۔۔ایمان نے آکاش کا ہاتھ پکڑا تو آکاش نے ایمان کو دیکھا آکاش کی آنکھوں میں انسو دیکھ ایمان تڑپ گئی تھی۔۔۔۔

تم کیوں پریشان ہوتے ہو میں ہو نا تمہارے ساتھ تم مجھے تنگ کرتے ہوئے ہی اچھے لگتے ہو ایمان نے نم آواز میں کہا۔۔

میری ٹانگیں۔۔

اووہو تم بھی نا کون سا ساری زندگی کے لئے گیں ہے ڈاکٹر نے کہا ہے کے کچھ مہینوں تک ٹھیک ہو جائے گی تب تک میں تمہارا سہارا بن کر تمہارے ساتھ ہو اس سے پہلے کے آکاش کچھ کہتا عرش حدید شایان اندر آئے تھے۔۔۔

جیسے ہو میرے شیر عرش نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

دیکھ لو کیسا ہو تمہارے سامنے ہو اب تو تمہاری ٹیم کے لیے بھی بیسٹ پارٹنر نہیں رہا۔۔۔

اوئے بکواس نا کرو تم ہمارے ساتھ تھے اور ہمیشہ رہو گے ہم سب تمہارے ساتھ ہے تم کیوں پریشان ہوتے ہو بہترین سے بہترین علاج کروائے گے تمہارا پورا گھر ڈاکٹروں سے بھر دے گے عرش نے آکاش کے کندھے پر ہاتھ رکھتے کہاں۔۔

ویسے بھی آکاش سہی ہے نا اب ایمان نے زبردستی شادی کی ہے تو اسے بھی تمہاری ذمہ داری سنبھالنی چاہے اسے بھی پتا چلے کے پیار میں کیا کیا جاتا ہے شایان نے شرارتی لہجے میں کہا تو سب ہی ہنسے تھے۔۔۔

میں تو ہزار بار کہا ہے کے میں پیار کرتی ہو ایک دفعہ خود کو مجھے سونپ کر تو دیکھے ساری زندگی خیال رکھو گی اچھی طرح ایمان نے آنکھ مار کر کہا تو آکاش نے ایمان کو گھورا۔۔۔

یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا ہے ایمان نا تم اس دن مجھ سے زبردستی شادی کرتی نا ہی علینا کو وہ کمینا کے کر جاتا آکاش نے غصے سے کہا تو ایمان کا مسکراتا چہرہ سمٹ گیا تھا۔۔۔

تم اس کی فکر نا کرو آکاش اسے تو ہم لے ہی آئے گے تم بس اپنا خیال رکھو ایمان کی آنکھوں میں انسو آئے تھے کے اس کا شوہر ابھی بھی اس کا ساتھ دینے کی بجائے علینا کے بارے میں بات کر رہا ہے ایمان بھی خاموش ہو گیں تھی پھر اگلے دن آکاش کو دسچارج کر دیا گیا تھا اور وہ گھر اگیا تھا۔۔۔۔

۔۔۔۔ارمانڈو کا ماضی۔۔۔۔

نو سال بعد۔۔۔

آٹھ سال کا وقت گزر گیا تھا ارمانڈو عرش پندرہ سال کے ہو گئے تھے حدید شایان چودہ سال کے ہوے گئے تھے اور ابہیا اٹھارہ سال کی ہو گیں تھی اور ان سب کی دوستی ٹائم گزرنے کے ساتھ ساتھ بڑھتی ہی چلی گیں تھی جب کے ارمانڈو کا ابہیا کے ساتھ لگاؤ اب پیار میں بدلنے لگا تھا ابہیا کا ارمانڈو جا خیال رکھا اس کا ساتھ دینا اس کے ساتھ چیزیں شئر کرنا ابہیا کو بھی اچھا لگتا تھا اور ارمانڈو کو بھی۔۔۔

مان تمہارا یہ نشان مجھے بہت پسند ہے لیکن آٹھ سال گزر گئے یہ نشان تمہارے چہرے پر بہت اچھا پیارا لگتا ہے لیکن تم اسے کسی کو چھونے کیوں نہیں دیتے ایک جگہ بیٹھ کر بیا نے ارمانڈو سے پوچھا۔۔

بیا اسے بس آپ ہی چھو سکتی ہے آپ کا چھونا مجھے اچھا لگتا ہے ارمانڈو نے آنکھوں میں چمک کیے بیا کو دیکھا۔۔

تو کیا میں اسے ابھی چھو لو پھر سے۔۔

بیا چھو لے میں نے کب منع کیا ہے آپ کو ارمانڈو نے ہنستے ہوئے کہا۔۔

بیا نے وہ نشان چھوا تو ارمانڈو نے ابھی آنکھیں بند کی اسے بے حد سکون محسوس ہوا تھا۔۔۔

تم یہ نشان کبھی کسی کو چھونے نے دینا مان کیوں کے اسے چھونا مجھے پسند ہے۔۔۔

جیسے آپ کہے بیا مان نے آپ کا کہا کبھی نہیں ٹالا یہ سن کر ابیہا کے دل کی دھڑکن تیز ہوئی تھی اسے ارمانڈو سے یہ سب سن کر اچھا لگتا تھا ابیہا کا لال چہرہ دیکھ ارمانڈو بھی شرمایا تھا چلو ابھی میں چلتی ہو عرش ویٹ کر رہا ہو گا ابیہا جلدی سے وہاں سے جانا چاہتی تھی جلدی سے بیگ اٹھایا اور چلی گی اور جلدی میں اپنی ویشیز کی ڈائری وہاں ہی بھول گی جو کے ارمانڈو نے اٹھالی تھی اور کھول کر دیکھی تو ابیہا کی معصوم ویشیز دیکھ کر مسکرایا ایک دن میں آپ کی ساری ویشز پوری کرو گا ارمانڈو نے وہ ڈائری اٹھائی اور بیگ میں ڈال کر گھر کے گیا۔۔

اگلے دن ارمانڈو ابیہا کے لئے پھول لے کر آیا تھا اس نے سوچا تھا وہ بیا جو پھول دے گا ابیہا کو اکیلی بیٹھے دیکھ ارمانڈو اس کے پاس گیا۔۔

بیا میں آپ کے لئے کچھ لے کر آیا ہو ارمانڈو نے پھول اپنے پیچھے چھپاتے ہوئے کہا۔۔

کیا لے کر آئے ہو ابیہا ایکسائٹڈ سی بولی۔۔۔

پہلے اپنی آنکھیں بند کرے پھر دیکھاتا ہو۔۔

اس کی کہنے پر ابیہا نے اپنی آنکھیں بند کی تو ارمانڈو نے اس کے سامنے پھول کیا آنکھیں کھولے۔اپنی بیا۔۔

بیا نے اپنی آنکھیں کھولی تو سامنے پھول دیکھ کر خیران ہوئی کیونکہ ارمانڈو نے پہلے کبھی اسے پھول نہیں دیا تھا۔۔

عرش نے دور سے یہ دیکھا تو اسے غصہ آیا عرش پندرہ سال کا تھا کوئی چھوٹا بچہ تو نہیں تھا اکثر میر اس کے سامنے انمول کا پھول دے کر اس سے پیار کا اظہار کرتا تھا اور عرش کو یہ دیکھ غصہ اگیا تھا۔۔

عرش جلدی سے اس کے پاس گیا اور اس کے ہاتھ سے پھول لے کر نیچے پھینکا تم نے یہ آپی کو پھول کیوں دیا ہے۔۔۔

کیوں کے بیا مجھے اچھی لگتی ہے اسی لیے ارمانڈو بھی بولا تھا۔۔۔

لیکن وہ تمہاری بہن ہے جیسے ہم سب کی بہن ہے۔۔۔

نہیں بیا میری بہن نہیں ہے وہ آپ لوگوں کی بہن ہے ابیہا دونوں جو ہی بحث کرتا ہوا دیکھ رہی تھی۔۔۔

عرش کیا ہو گیا اگر اس نے پھول دے دیا ہے تو کوئی بات نہیں ابیہا نے عرش کو پیار سے سمجھانا چاہا۔۔

نہیں آپی یہ اچھی بات نہیں ہے۔۔

تم گندے دوست ہو ہمارے عرش نے ارمانڈو کا دھکا دیا تو ارمانڈو نیچے گرا تھا ارمانڈو نے عرش کو دیکھا اسے دکھ ہوا تھا کے عرش نے اسے دھکا دیا تھا ارمانڈو ایک نظر ابیہا کو دیکھے اور عرش جو دیکھے جلدی سے باہر بھاگا تھا۔۔

ارمانڈو روتے روتے سکول سے کافی دور نکل آیا تھا اسے پتا ہی نہیں چلا وہ ایک سنسنان جگہ پر آ گیا تھا اور وہاں بیٹھ کر اکیلے ہی رونے لگا عرش کی باتیں یاد کر کے اسے دکھ ہوا تھا کے عرش نے اسے اچھا دوست نہیں سمجھا تھا۔۔

یہ تم نے اچھا نہیں کیا عرش وہ تو اتنا اچھا ہے ہم سب کا اتنا خیال رکھتا ہے تمہارا تو دوست تھا تم نے اسے ہرٹ کیا ہے عرش تمیں اس سے معافی مانگنی چاہیئے۔۔

آپی ابھی گھر چلتے ہے کل سوری کر لو گا اس سے عرش نے منہ بناتے کہا تو بیا بھی عرش حدید شایان کے ساتھ گھر چلی گیں۔۔۔

ارمانڈو کو وہاں بیٹھے بیٹھے رات ہونے والی تھی اس سے پہلے کے وہ وہاں سے جاتا کچھ آدمی اس کے سامنے آئے تھے ارمانڈو کے سمجھنے کا موقع دیے بغیر ہی اسے بے ہوش کر کے لیے گیے تھے ارمانڈو کو تو سمجھ ہی نہیں آیا تھا اس کے ساتھ ہوا کیا ہے۔۔۔

شیر خان رات کو میر ہاؤس گیا اور عرش سے پوچھا تو عرش نے لاعلمی کا اظہار کیا کے اسے کچھ نہیں پتا عرش بھی پریشان ہوا تھا کے ارمانڈو کہاں چلا گیا ہے اسے اب افسوس ہوا تھا کے اس نے ارمانڈو کو برا دوست کیوں بولا کیوں اس پر غصہ کیا پتا نہیں اب وہ کہاں چلا گیا ہے۔۔

پھر شیر خان نے میر سلطان نے سب نے ارمانڈو کو ڈھونڈا تھا لیکن نا اس نے ملنا تھا اور نا ہی وہ ملا تھا۔۔

۔۔۔۔حال۔۔۔۔

اگلا دن۔۔۔۔۔

سفر ساری رات گھر نہیں آیا تھا صبح وہ گھر آیا تو علینا وہاں ہی زمین پر زخمی حالت میں پڑی تھی سفر جلدی سے اس کے پاس گیا علینا کی تو یہ حالت دیکھتے سفر کے ہاتھ پاؤں پھول گئے تھے صنم صنم اٹھو سفر علینا کے گال تھپتھپاتا ہوا بولا لیکن علینا کو کہاں ہوش انا تھا ساری رات زمین پر پڑے رہنے اور زخموں سے خون نکل نکل کر اب تو وہ بھی خشک ہو گیا تھا سفر نے علینا کو اٹھایا اور بیڈ پر لٹایا اور اس کے اوپر کمبل دیا تو کے کوئی اس کے زخم نا دیکھ سکے اور ڈاکٹر کو کال کی۔۔

کبھی ہی دیر میں ڈاکٹر کمرے میں موجود تھا سفر علینا کے ساتھ ہی بیڈ پر لیٹا ہوا تھا ڈاکٹر نے علینا کو چیک کیا علینا کو تو تیز بخار تھا اس کا جسم آگ کی طرح تپ رہا تھا ڈاکٹر نے سفر کو علینا کی پٹیاں کرنے کو کہا اور خود انجکشن لگایا اور میڈیسن دے کر چلا گیا سفر نے علینا جو دیکھا اور اٹھ کر دروازہ بند کیا اور لائٹ آف کر کے علینا کے کپڑے چینج کرنے لگا۔۔

کپڑے چینج کر کے سفر نے لائٹ جلائی تو علینا کو دیکھا جس کے چہرے پر بے ہوشی میں بھی تکلیف کے آثار تھے ایم سوری صنم سفر نے علینا کے تپتے ماتھے پر اپنے لب رکھے اور پھر ٹھنڈا پانی منگوا کر اس کی پٹیاں کرنے لگا۔۔

سوری صنم جو میں نے تمہیں مارا لیکن تمہیں بھی میرے بات ماننی چاہیئے تھی نا جیک کے پاس نہیں جانا چاہے تھا یہ تم نے غلط کیا تھا جب جب تم مجھ سے دور جاؤ گی تمہیں ایسے ہی سزا ملے گی سفر نے علینا کے ماتھے پر دوبارہ سے اپنے لب رکھے اور پھر علینا کو اپنی باہوں میں لیتے سو گیا سفر کو بھی تھوڑا سکون چاہئے تھا جس صرف اس کی صنم کے پاس تھا۔۔

لیو کی طبیعت بھی کچھ بہتر ہو گیں تھی لیکن وہ ابھی بھی کچھ کھا نہیں رہا تھا۔۔۔

اب کیا کرنا ہے عرش وہ دونوں کہاں جاسکتی ہے۔۔

تمہیں لگتا ہے حدید کے وہ میرے ملک میں ہو کر میری نظروں سے دور رہ سکتی ہے رہینے دو انہیں خوش فہمی میں جی لینے دو کچھ دن آزادی کے اس کے بعد تو انہیں قید ہی ملے گی اور ایسی سزا دے گئے کے آئندہ کبھی دور جانے کا سوچے گے بھی نہیں ابھی بس جیک کی ٹینشن ہے ہمیں اس کا ساتھ دینا ہے۔۔۔

جیک بھی گھر آ گیا تھا لیکن وہ وہیل چئر پر بیٹھا تھا اسے وہیل چیئر پر بیٹھ کر بہت عجیب لگ رہا تھا لیکن اب یہ اس کی مجبوری تھی اور ایمان پر غصہ آ رہا تھا وہ یہی۔ سمجھ رہا تھا کے یہ سب اس کی وجہ سے ہوا ہے اس کے دل میں ایمان کے لیے اور بدگمانی پیدا ہو گئی تھی۔۔۔

ایمان اس کی خدمت کرنے کا کوئی بھی موقع نہیں جانے دیتی تھی جب جب اسے ضرورت ہوتی ایمان اس کے پاس ہوتی تھی لیکن آکاش کا رویہ ایمان کے ساتھ برا ہی تھا۔۔۔

---۔ارمانڈو کا ماضی۔--

دس سال بعد۔۔۔۔

ان دس سالوں میں بہت کچھ بدل گیا تھا ارمانڈو اب وہ معصوم بچہ نہیں رہا تھا وہ ایک سائیکو کیلر بن گیا تھا جس کے اندر رحم نام کی کوئی چیز نہیں تھی۔۔۔

نہیں نہیں ارمانڈو مجھے معاف کردو ایک آدمی اس کے سامنے گڑگڑا رہا تھا لیکن ارمانڈو کو کب رحم آنے والا تھا اس نے اس آدمی کی سنے بغیر ہی اپنے قاتل ہتھیار سے اس کا سر تن سے الگ کیا تھا۔۔

واہ واہ میرے شیر کیا بات ہے ایسی ہی تو تمہیں میں شیر نہیں کہتا مجھے تم میں وہ جزبہ نظر آتا ہے جو میں اپنے خاص آدمی میں دیکھنا چاہتا تھا روبرٹ ارمانڈو کا کندھا تھپتپاتے ہوئے بولا تو ارمانڈو نے اپنی سبز آنکھیں جو وخشت سے بھری ہوئی تھی ان آنکھوں سے روبرٹ کو دیکھا اور اس کا ہاتھ ہٹایا مجھے کسی کی تعریف کی ضرورت نہیں ہے روبرٹ اپنی حد میں رہو یہ کہتے ارمانڈو اپنے کمرے میں چلا گیا۔۔۔

ہاہاہاہاہاہا۔۔ارمانڈو تمہیں میں ایسا انسان بناوگا کے تم میرے حکم پر چلو گئے تم میرے بہت کام آنے والے ہو اسی لیے تو بچپن میں ہی تمہیں اٹھالایا تھا اور دیکھو میرا فیصلہ غلط نہیں تھا روبرٹ نے اس مرے ہوئے انسان کو دیکھ کر کہا۔۔۔

ارمانڈو کمرے میں گیا تو کھڑکی کے پاس جاکر کھڑا ہو گیا اور اپنا ناضی سوچنے لگا۔۔

جب اسے پندرہ سال کی عمر میں اٹھا کر لائے تھے تب وہ معصوم تھا روتا تھا چلاتا تھا وہ جرمنی میں آ گئے تھے لیکن اب بے رحموں کو رحم نہیں آتا تھا جب جب ارمانڈو روتا تھا اسے مارتے تھے اسے عجیب عجیب سے ہتھیار دیتے تھے ارمانڈو نے کئی دفعہ بھاگنے کی بھی کوشش کی تھی لیکن ہر دفعہ پکڑا جاتا تھا اور پھر

اسے سخت سزا دی جاتی تھی وہ اپنی تکلیف میں اپنے باپ اور بیا کو یاد کرتا تھا اور عرش سے نفرت کرنے لگا تھا کے اس کی وجہ سے وہ وہاں گیا تھا اور اسے اٹھا لائے تھے۔۔۔

ایسے کی ٹائم گزرتا گیا پھر ارمانڈو جو بھی اس دنیا میں مزا آنے لگا تھا وہ قتل پر قتل کرنے لگا تھا جرمنی میں ہی اسے اپنی ماں نظر آئی تھی اور اسے اپنا بچپن میں دیا گیا زخم یاد آیا تھا۔۔۔

ارمانڈو نے جینی کے گھر میں ہی گھس کر اسے مارا تھا اپنی ماں کا قتل اپنے ہاتھوں سے کیا تھا اور پھر پاکستان بھی گیا تھا لیکن نا تو وہاں اس کا باپ تھا نا ہی بیا اور بجا کے گھر والے پھر جرمنی آ گیا تھا تب سے وہ یہاں ہی تھا اب ایسی ہی زندگی گزار رہا تھا ارمانڈو کا ماضی آج ختم ہو گیا تھا آپ لوگ بتائے گا کیسا لگا۔۔

◈◈◈

اگلے دن۔۔۔

اگلے دن علینا کو ہوش آیا تو اس نے اپنی آنکھیں کھولی اس کی آنکھوں میں جسم میں نے انتہا درد تھا اپنے جسم پر اسے کسی چیز کا وزن محسوس ہوا تو علینا نے اپنی سائڈ پر دیکھا اپنے ساتھ سقر کو دیکھ کر علینا کو ایک بار پھر سے خوف محسوس ہوا تھا اپنے جسم میں مزید درد محسوس ہوا تھا درد سے علینا کی آنکھوں سے آنسو نکلنے لگے تھے علینا کے رونے سے سقر کی بھی آنکھ کھلی تھی۔۔۔

کیا ہوا صنم کچھ چاہئے کہی درد ہو رہا ہے کیا سقر نے بے تابی سے پوچھا تو علینا نے ڈر کے مارے سقر سے دور ہونا چاہا۔۔۔

دور کیوں ہو رہی ہو صنم۔۔۔

مم۔۔ج۔مجھے واش روم جانا ہے علینا نے ڈرتے اٹکتے کہا کہی پھر سے غصہ نا آجائے۔۔۔

چلو آؤ میں تمہیں لے کر چلتا ہو فریش ہو جاؤ پھر ناشتہ کرتے ہے تمیں میڈیسن بھی کھانی ہے اپنے ہاتھوں سے ناشتہ کرواو گا۔۔۔

سفر نے علینا کو اپنے بازؤں میں اٹھایا کے علینا کی نظر اپنے کپڑوں پر گئ تھی یہ کپڑے تو کل اس نے نہیں پہنے تھے اور وہ پھٹ بھی گئے تھے پھر یہ علینا کی نظر اپنے کپڑوں پر دیکھ کر سفر مسکرایا تھا۔۔۔

تمہارے شوہر نے ہی بدلے ہے کسی میں اتنی ہمت نہیں ہے کے میرے علاوہ کوئی تمہارے قریب ا سکے تمہیں چھو سکے علینا کا چہرہ شرم سے سرخ ہوا تھا سفر نے علینا جو واش روم میں کھڑا کیا اور خود باہر ا گیا علینا بھی مشکل سے فریش ہو کر خود ہی باہر اگئی تھی۔۔۔

تم کیوں باہر آئی مجھے بلا لیتی سفر نے پھر سے علینا کو اٹھایا اور بیڈ پر لٹا دیا تب تک ں اشتہ بھی اچکا تھا علینا بالکل خاموش تھی سفر کو دیکھ رہی تھی علینا نے فیصلہ کر لیا تھا وہ اب یہاں نہیں رہے گی کسی بھی طریقے سے وہ یہاں سے بھاگ جائے گی اس اس درندے کے ساتھ نہیں رہنا تھا لیکن اس کے لئے پہلے اسے ٹھیک ہونا پڑے گا۔۔۔

سفر نے علینا کے سامنے نوالہ بنا کر اس نے سامنے کیا تو علینا نے سفر کو دیکھا پھر اس کا سنجیدہ چیری دیکھ کر جلدی سے وہ نوالہ کھالیا۔۔۔

صنم ایک بات یاد رکھو تمہاری ہر ایک سانس مجھ سے جڑی ہے تم مجھ سے شروع ہو کر مجھ پر ہی ختم ہوتی ہو تم مجھ سے کبھی دور نہیں جاسکتی ہو یہ بات ہمیشہ یاد رکھنا جس دن تن نے مجھ سے دور جانے کی کوشش کی تو یاد رکھنا بہت برا ہو گا سفر کی دیوانگی دیکھ کر اس کی جنونیت دیکھ کر علینا کانپ کر رہ گئ تھی سفر نے علینا کو کھانا کھلایا پھر خود بھی اس کے ساتھ کھاتا اسے میڈیسن دے کر ارام کا کہ کر خود باہر چلا گیا۔۔۔

آکاش لیٹا ہوا تھا اسے پیاس لگی تو ساتھ والے ٹیبل سے پانی پینا چاہا لیکن اس کا ہاتھ نہیں جا رہا تھا افففف کیا مصیبت ہے یہ آکاش نے اپنے آپ کو گھسیٹ کر وہاں کے جانا چاہا تب تک ایمان بھی یخنی بنا کر کے آئی تھی۔۔۔

کیا ہوا ہے آکاش کچھ چاہئے ایمان جلدی سے اس اس کے پاس گی۔۔

تم یہاں سے دفعہ ہو جاؤ ایمان آکاش نے غصے سے کہا۔۔۔

ایمان کا دل ڈوب کر ابھر تھا آکاش کے اس رویے سے لیکن ایمان کو اس ٹائم اپنے دل کی نہیں آکاش کی پرواہ تھی۔۔

میں کیوں دفع ہو میں تمہاری بیوی ہو اور تمہارے ساتھ ہی رہو گی میں کہی نہیں جانے والی آئی سمجھ اور یہ لو یخنی بنا کر لائی ہو تمہارے لئے ایمان نے پہلے پانی پلایا پھر اپنے ہاتھوں سے یخنی پلانے لگی۔۔۔

یہ ڈرامے بازی میرے ساتھ نہیں کرو تم آئی سمجھ تمہاری وجہ سے میری ٹانگیں گیں ہے لیکن میرے ہاتھ ہے میں خود بھی پی سکتا ہو آکاش نے یخنی کا باول اس کے ہاتھ سے چھینا تو ایمان کی سبز آنکھوں میں انسو آئے تھے ایمان اٹھ کر باہر نکل گی اور رونے لگی ایک دن تمہیں احساس ہو گا آکاش کے مجھے تم سے کیا ہی محبت ہے۔۔۔

میرب ہاسپٹل گئی تو اس نے دیکھا جہاں شایان بیٹھا تھا میرب کے تاثرات سخت ہوئے تھے کیونکہ شایان کے ساتھ ساتھ زارہ بیٹھی تھی اور شایان اس کی کسی بات سے ہنس رہا تھا دونوں کو ہنستا دیکھ میرب کو غصہ آیا تھا پہلے تو اس نے اگنور کرنا چاہا لیکن چاہ کر بھی میرب سے اگنور نا ہوا تو ان کے پاس چلی گئی۔۔۔

ڈاکٹر زارا اور ڈاکٹر شایان یہ ہاسپٹل ہے کوئی آپ کا گھر اور پارک نہیں ہے جہاں آپ اسے کھلکھلا کر ہنس رہے ہے میرب دونوں کو مصنوعی مسکان سے دیکھتی انہیں یاد دلا رہی تھی۔۔

شایان نے میرب کے تاثرات دیکھے تو اپنے لب دبائے تھے ایسے ہی تم میرے قریب آؤ گی ایک دن تم خود میرے پاس آؤ گی یہ رشتہ مکمل کرنے بس اب دیکھتی جاؤ۔۔

ڈاکٹر میرب یہ رہی آپ کی فائل جا کر کمرہ نمبر دو میں پیشنٹ کو دیکھے میں بھی ارہا ہو میرب تو شایان جا نکھرہ ہی دیکھتی جا رہی تھی اور ناک چڑھاتے غصے سے شایان کو دیکھتی چلی گئی۔۔۔

یہ ڈاکٹر میرب جو جب بھی میں آپ سے بات کرتی ہوا نہیں اتنا غصہ کیوں آتا ہے زارا نے کہا تو شایان کو ہنسی آئی تھی۔۔۔

پتا نہیں اب میں ہو ہی اتنا کیوٹ تو کوئی بھی خوبصورت لڑکی مجھ پر عاشق ہو سکتی ہے یہ بھی ہو گئی ہو گی۔۔۔

اوو اچھا یہ تو ہے آپ بہت کیوٹ ہے زارہ بھی مسکرائے تھی۔۔۔

پتا نہیں یہ زاراہ چاہتی کیا ہے شایان کے آگے پیچھے کیوں گھومتی رہتی ہے جب چھوڑے گی یہ میرے شوہر کی جان میرب کمرے میں ادھر ادھر ٹہلتے ہوئے بولنے لگی پھر ڈاکٹر عثمان کی اینٹری ہوئی تھی۔۔۔

ہیلو میرو کیسی ہو۔۔۔۔

ڈاکٹر عثمان میں ٹھیک ہو آپ کیسے ہے۔۔۔۔

میں تو بالکل ٹھیک ہو آپ اتنی غصے میں کیوں لگ رہی ہے کچھ ہوا ہے کیا۔۔۔۔

ہونا کیا ہے وہ چڑیل زاراہ شایان کا پیچھا ہی نہیں چھوڑتی جب دیکھو شایان کے ساتھ چپکی ہوتی ہے۔۔

ہاں ویسے میں نے بھی دیکھا ہے اس کا بھی کوئی حل نکالتے ہے میرے پاس ایک ایڈیا ہے عثمان نے کہا تو میرں خوش ہوئی پھر جو عثمان نے بتایا میرب خوش ہوئی تھی چلو جاؤ ابھی بھی وہ شایان کے ساتھ بیٹھی ہے۔۔۔۔

اوکے میں بھیجتا ہو یہ کہتے عثمان چلا گیا۔۔۔

یہ لے میم آپ کے لئیے کافی ایک لڑکا نے زاراہ کی کافی دی تو زاراہ نے پکڑلی تھینکس۔۔۔

وہ لڑکا بھی چلا گیا زاراہ نے شایان کو دیکھتے کافی کا ایک سپ لیا جیسے ہی اس نے سپ لیا زاراہ کا ایسے لگا جیسے اس کا گلا کسی نے مرچی میں ڈبو دیا ہو زارہ جو زور سے کھانسی کا دورہ پڑا تھا۔۔۔

کیا ہوا ہے زراہ تم ٹھیک تو ہو نا اسے مزید کھانستے شایان بھی خیران ہوا تھا شایان کی نظر سامنے اٹھی تو سامنے عثمان اور میرب کو ہنستے دیکھ شایان سمجھ گیا تھا کے یہ ان کی کارستانی ہے شایان نے جلدی سے زراہ کو پانی دیا کچھ دیر بعد زاراہ کو کچھ بہتر محسوس ہوا تو زاراہ اٹھ کر اندر چلی گی عثمان اور میرب بھی دونوں ہنستے ہوئے اندر چلے گے۔۔۔

رات کا وقت تھا ایشم اور روحا بیٹھ کر آپس میں باتیں کر رہے تھی انہیں پتا ہی نہیں چلا کے ماہم کیسے فلیٹ سے باہر نکل گئی۔۔۔

علی ماہم کہاں ہے جاؤ اسے بلا لاؤ اکر کھانا کھالے۔۔۔۔

آپی وہ تو تھوری دیر پہلے باہر گیں تھی۔۔۔

کیا باہر کب کیسے کب گیں وہ باہر روحا تو پریشانی سے بکھلا گیں تھی روحا جلدی سے باہر بھاگی تا کے ماہم کو ڈھونڈ سکے لیکن باہر ماہم نہیں تھی روحا مزید آگے جاتے ہوئے ماہم کے بارے میں لوگوں سے پوچھتی جارہی تھی۔۔۔

پیچھے ماہم سامنے پارک میں بلی کے بچے کو پکڑنے گی تھی وہ تو واپس گھر آگئی تھی لیکن روحا ماہم کا ڈھونڈے ڈھونڈتے کافی آگے اگئی تھی روحا روتے روتے ماہم کو ڈھونڈتے سنسان جگہ پر اگئی تھی روحا کو احساس ہوا کے وہ اکیلی بہت دور اگیں ہے روحا نے واپس مڑنا چاہا لیکن اپنے پیچھے ایک شرابی انسان جس نے شراب کی بوتل پکڑی ہوئی تھی وہ شکل سے ہی کوئی لوفر لگ رہا تھا وہ روحا کی طرف بڑھنے لگا اسے اپنی طرف آتا دیکھ روحا کی خوف سے آنکھیں پھیلی تھی۔۔ روحا بھاگنے لگی کے اس ادمی نے روحا کا ہاتھ پکڑا تھا۔۔۔

اہہہ۔۔ نن۔ چھوڑو مجھے روحا چلائی تھی روحا روتے ہوئے اپنا ہاتھ اس آدمی کے ہاتھ سے چھڑوانے لگی روحا کو چلاتے دیکھ اس آدمی کو غصہ آیا تھا اس آدمی نے ایک تھپڑ روحا کے منہ پر مارا تھا۔۔

روحا نے منی سے چیخ نکلی تھی روحا نیچے گری تھی وہ آدمی آگے آیا اور روحا کے بالوں سے پکڑ کر روحا کا رخ اپنی طرف کیا۔۔۔

روحا روتے ہوتے اپنے بال چھڑوانے لگی پلیز پلیز چھوڑو روحا کے رونے میں مزید روانی آئی تھی وہ آدمی خباثت سے روحا پر جھکنے ہی والا تھا کسی نے اس آدمی کو پیچھے سے پکڑ کر نیچے گرایا تھا اور بنا سوچے سمجھے لاتوں گھونسوں سے مار رہا تھا روحا تو وہاں ہی بیٹھ گی تھی اور سامنے اپنے شاہ جی کو دیکھ کر پہلے سے بھی زیادہ خوفزدہ ہو گئے تھی عرش تو اس آدمی کو مارتا ہوا کوئی درندہ ہی لگ رہا تھا عرش نے اپنی پسٹل نکالی اور اس آدمی کے سینے پر چھ کی چھ گولیاں اتار دی تھی۔۔۔

ہمت کیسے ہوئی میری میری بے بی گرل کو ہاتھ لگانے کی خون پوری زمین پر پھیل چکا تھا روحا خوف سے چیخیں مارنے لگی تھی وہ میری ہے میری اب عرش اپنا چاقو نکالے اس آدمی کا ہاتھ کاٹنے لگا تھا اسی ہاتھ سے چھونا چاہا تھا نا میرہ بے بی گرل کو روحا کو تو اس وقت کوئی دیوانہ درندہ ہی لگ رہا تھا روحا خوف سے

چیخیں مارتے آٹھ کر بھاگنے لگی عرش نے روحا کو دیکھتے اس کی طرف قدم بڑھاتے روحا کا بازو پکڑا اور اس کے بال جکڑے۔۔۔

بے بی گرل۔۔۔ عرش سرد لہجے میں بولا تو روحا کا کانپتا وجود تھم سا گیا تھا۔۔

کیسی ہو میری جان۔۔۔ اپنے شاہ جی کو یاد کیا عرش نے روحا کے گال پر ہاتھ رکھا۔۔

ایہہ۔۔۔ اہہہ۔۔ پلیز نو مجھے مت مارنا مت مارنا روحا ہزیانی ہوتی چیخی تھی عرش نے اپنی نیلی آنکھوں سے روحا کو گھورا لیکن روحا وہی بے ہوش ہوتی اپنے ہاش حواس کھوتی عرش کی باہوں میں جھول گئی۔۔۔

میری بے بے گرل تم اب اپنے شاہ کا کو برا روپ دیکھو گی یہ کہتے وہ روحا کو اٹھاتے گھر کی طرف چل پڑا۔۔۔

افففف پتا نہیں روحا کہاں رہ گیا ہے ایشم ماہم اور علی کے ساتھ بیٹھی پریشانی سے کہنے لگی تبھی باہر گھنٹی بجی تھی لگتا ہے روحا میڈم اگئی ایشم جلدی سے جاتی دروازہ کھولا۔۔

اگئی تم روحا کہاں۔۔۔۔۔

لیکن سامنے حدید کو دیکھ کر ایشم نے جلدی سے دروازہ بند کر چاہا لیکن حدید نے دروازہ کو دھکہ دیتے دروازہ کھول دیا کے ایشم نیچے گری تھی ایشم اپنے ہاتھوں سے پیچھے ہونے لگی کے حدید پنجوں کے بل اس کے پاس بیٹھا تھا۔۔

میری مون لائٹ نے سوچا تھا کے وہ مجھ سے یعنی کے سکارپیو سے دور بھاگ جائے گی تم صرف دو دن دو دن مجھ سے دور رہی ہو میری جان میرا دل کر رہا تھا میں ساری دنیا کو آگ لگا دو لیکن ہم نے سوچا چلو دونوں کو اپنی زندگی انجوائے کرنے دے پھر آنا تو اسی قید میں ہے تو چلو اب واپس اپنی قید میں اور سزا

بھی ملے گی کے تم تڑپو گی وہ کیا ہے نا تمہیں حدید کا پیار راس نہیں آیا تو اب تمہیں سکار پیو کو جنون دیکھنا ہو گا حدید نے ایشم کے بال پکڑتے سرد لہجے میں کہا۔۔

اس کی ایسا کہنے سے ایشم کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا تھا اسے نے حدید کو خود سے دور کرنا چاہا لیکن وہ ایک انچ بھی دور نہیں ہوا تھا۔۔۔

تم بہت ظالم ہو درندے ہو نہیں رہنا مجھے تمہارے ساتھ۔۔۔

میری جان ابھی تو تمہیں درندوں والے کام کر کے دیکھاؤ گا اور تم بھی بگڑی ہوئی ہو ضدی ہو اور تم جیسی کو مجھے سدھارنا اچھے سے آتا ہے اس کے بالوں کی گرفت میں مضبوطی کرتے ماہم اور علی کا خیال کرتے حدید سرگوشی میں بولا تو ایشم کی بھی خوف سے آنکھیں پھیلی تھی۔۔۔

I hate you۔۔۔۔۔

ایشم نم آواز میں بولی۔۔

آج کے بعد پیار بھی مجھ سے ہی کرو گی حدید اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا حدید نے ایشم کی مخصوص نس دبائی جس سے ایشم حدید جی باہوں میں جھول گیں تھی پیچھے گارڈز کے ماہم اور علی جو اٹھایا اور حدید ایشم کو اٹھاتے گھر کی طرف چلا گیا۔۔

اگلے دن۔۔۔

صبح آکاش نے اٹھ کر نماز پڑھنی تھی لیکن اس سے اٹھا بھی نہیں جا رہا تھا وہ وضو کرنے جیسے جاتا ایمان کی بھی آنکھ کھل گئی تھی کیونکہ وہ بھی اب نماز پڑھنے لگی تھی ایمان نے آکاش کو کچھ نا بولا خاموشی سے اٹھی اور آکاش کا سہارا دے کر اس نے وہیل چیئر پر بیٹھایا واش روم کے گئی وہاں سے فری ہوئی تو ایمان

نے آکاش جو وضو کروایا ایمان کو چپ چپ دیکھ کر آکاش کو خیرت بھی ہوئی کے یہ چپ کیوں ہے لیکن کچھ بولا نہیں۔۔۔

میری طرف سے نا بولے خاموش ہی اچھی ہے آکاش نے بھی سوچا اور پانی لے کر وضو کرنے لگا ایمان نے بھی آکاش کا دیکھا۔۔۔

میں ہمیشہ تمہارے ساتھ ہو آکاش جب بھی تمہیں میری ضرورت ہوئی اور میں اب سے تمہیں کچھ نہیں بولو گی تمہیں خود ہی احساس ہو گا میرے محبت کا ایمان ناک منہ چڑھاتے ہوئے بولی لیکن یہ تو بعد میں پتا چلنا تھا کیونکہ ایمان چپ رہ جائے یہ کبھی نہیں ہو سکتا تھا۔۔۔

پھر دونون نے ایک ساتھ نماز ادا کی تھی ایمان ہمیشہ آکاش کے پیچھے کھڑی ہو کر نماز ادا کرتی تھی ایمان نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے تو سب سے پہلے اس نے آکاش کے لئے دعا مانگی ایمان کی آنکھوں سے آنسو نکل رہے تھے اور آکاش سب سن کر بھی اگنور کر رہا تھا۔۔

روحا کو صبح ہوش آیا تو روحا نے اپنی ہلکی ہلکی آنکھیں کھولی اور چھت کو گھورنے لگی پہلے تو اسے سمجھ نا آیا کے وہ کہاں ہے لیکن آہستہ آہستہ کل کا منظر کسی فلم کی طرح اس کے دماغ میں چلنے لگا دو حا ڈر کر ایک جھٹکے سے اٹھی تھی اور گہرے گہرے سانس لینے لگی لیکن جب نظریں سامنے اٹھی تو سامنے کی صوفے پر بیٹھے عرش کو دیکھ کر روحا کا سانس سینے میں ہی اٹک گیا تھا۔۔

میری بے بی گرل اٹھ گی۔۔۔ عرش نے سرد لہجے میں مسکراتے ہوئے کہا تو روحا رونے لگی۔۔۔

ارے ارے میری بے بی گرل رو کیوں رہی ہو ابھی تو میں نے تمہیں کچھ کہا ہی نہیں تم ابھی سے رونے لگ گئی ہو ابھی تو مجھ سے دور جانے کے سزا تمہیں ملنی ہے عرش چلتا ہوا روحا کے پاس آیا تو روحا پیچھے کو کھسکنے لگی اور روحا کو پھر سے اپنے سے دور ہوتے دیکھ عرش کے اندر کا کو برا جاگنے لگا تھا۔۔۔

عرش نے روحا کے بال اپنی مٹھیوں میں جکڑے کے روحا کی چیخ نکلی تھی عرش نے روحا کا چہرہ اپنے قریب کیا۔۔

تمہاری ہمت کیسے ہوئی میری جان مجھ سے دور جانے کی مجھے دھوکہ دینے کی۔۔

مم۔۔ مممیی۔۔۔ میں نہیں رہنا چاہتی آپ

ک۔۔۔ کلک۔۔ کے۔۔۔ ساا۔۔۔ ساتھ۔۔۔ ااا۔۔پپپہ۔۔۔اپ ایک قاتل ہے

ااا۔۔اور۔۔۔ااا۔۔۔ااااپ۔۔نے کل بھی مم۔ میرے سامنے مار دیا مم۔۔ جج۔۔ مجھے

ڈر۔۔للک۔۔۔ لگتا ہے۔۔۔اپپپپ۔۔۔سے۔۔ مجھے نہیں رہنا روحا ہمت کرتے ہوئے بولی۔۔

میری معصوم سی چڑیا کی تو دو دن میں زبان لگ گیں کے وہ میرے سامنے بولنے لگی ہے ہمممم۔۔۔اس کا بھی کچھ کرنا پڑے گا شاید کاٹنی پڑ جائے یہ زبان جو میرے سامنے چل رہی ہے عرش روحا کو دیکھتے ہوئے بولا تو روحا تو عرش کی بات سنتے جھٹپٹانے لگی تھی۔۔۔

عرش نے روحا کے بال چھوڑ کر اس کا جبڑا دبوچا تمہیں ہمیشہ اپنے اس شاہ جی کی قید میں رہنا ہے آخری سانس تک تم چاہو یا نا چاہو میں چاہو تو تمہاری اپنے ہاتھوں سے جان لے لو اور یقین کرو مجھے زرہ برابر بھی دکھ نہیں ہو گا عرش کی بات سنتے روحا کا چہرہ سفید پڑا تھا۔۔۔

بے بی اب تم چوائس کرو کے تمہیں پہلے ناشتہ کرنا ہے یا سزا بھگتنی ہے عرش روحا کا چہرہ چھوڑتے ہوئے بولا۔۔۔

سزا کا سن کر روحا تھر تھر کانپنے لگی تھی۔۔۔

مم۔۔ معمم۔ معاف کر دے روحا سسکتے ہوتے بولی۔۔۔

میری جان معاف کر دیا تو آئندہ بھی تم بھاگ جاؤ گی جو میں نہیں چاہتا میں تمہیں ایسی سزا دینا چاہتا ہو کے تم مجھ سے دور یہاں سے بھاگنے کا خیال لانے سے پہلے بھی ہزار بار سوچو۔۔

اب نہیں بھاگو گی روحا عرش کے سامنے اپنے ہاتھ جوڑنے لگی لیکن عرش سنجیدہ نظروں سے روحا کو دیکھ رہا تھا پھر عرش نے روحا کو بازو سے پکڑا اور کھڑا کیا۔۔۔

سوری بے بی لیکن معافی میری ڈکشنری میں نہیں ہے دھوکے بازی کی کوئی معافی نہیں چاہئے وہ تم ہی کیوں نا ہو یہ کہتے عرش روحا کو کھینچتا ہوا لے گیا روحا چیختی رہی راستے میں ایمان میرب شایان ابیہا سب ہی کھڑے تھے لیکن کسی میں بھی عرش کو روکنے کی طاقت نہیں تھی روحا سب کو مدد طلب نظروں سے دیکھ رہے تھی لیکن کسی نے بھی روحا کی مدد نہیں کی تھی اور عرش نے تو جیسے کان بند کر لیے تھے۔۔

ایشم کو بھی ہوش آ چکا تھا سفر اب وہ حدید کے سامنے کھڑی تھی لیکن وہ ڈر نہیں رہی تھی۔۔۔

کیا سوچا تھا تم نے مون لائٹ کے مجھ سے اتنی جلدی چھٹکارا پا لو گی اتنا آسان ہے تم نے مجھے سمجھ کیا رکھا ہے حدید ایشم کے گرد گھومتا ہوا پوچھنے لگا۔۔۔

ایشم نے حدید کو دیکھا جو اسی کی طرف دیکھ رہا تھا اس کی آنکھوں کو دیکھ کر ایشم کو ایک پل کے لیے خوف محسوس ہوا تھا۔۔۔

میں اب بھی یہی کہتی ہو کے مجھے تمہارے ساتھ نہیں رہنا ایشم بھی ہمت کرتے ہوئے بولی۔۔

افففف میری جان جو سزا تمہیں آج ملے گی نا اس کے بعد تم بھاگنے کا سوچو گی بھی نہیں حدید نے بھی ایشم کا بازو پکڑا اور کھینچتا ہوا لے گیا۔۔

عرش روحا کو ایک کمرے میں لے گیا تھا جس کمرے میں ایک گلاس وال کا چھوٹے سے دو کمرے بنے تھے لیکن دونوں کمروں کی لائٹ اف تھی عرش نے روحا کو اس کمرے میں دھکا دیا اور کمرے کا دروازہ بند کر دیا روحا نے ڈرتے ڈرتے اندھیرے میں ہی پورا کمرے کو دیکھا لیکن اسے کچھ خاص محسوس نہیں ہوا تھا۔۔۔

آتنے میں حدید بھی اسی کمرے میں ایشم کو بھی لے آیا تھا اور دوسرے کمرے میں ایشم کو پھینکا۔۔۔

کھولو مجھے حدید ورنہ میں تمارا قتل کر دو گی ایشم اندھرے کمرے میں ہی چلانے لگی۔۔

تم دونوں کی یہی سزا ہے تم دونوں اس کمرے میں رہو گی یہ کہتے عرش نے دونوں کمروں کی لائٹ ان کی تو روحا نے ایشم کو دیکھا اور پھر ایشم کے کمرے کو جہاں رنگ رنگ کے بچھو تھے ایشم ان کے بیچ کھڑی تھی روحا تو چیخیں مارنے لگی تھی ایشم نے روحا کی طرف دیکھا اور پھر اپنے پاؤں کی طرف اور پھر اس کمرے میں ایشم کی چیخیں گونجی تھی۔۔

روحا بھی ایشم کو ہی دیکھ رہے تھی اسے بھی ایسے لگا جیسے اس کے جسم پر کچھ چل رہا ہے روحا نے اپنے پیٹ کی جانب دیکھا جہاں ایک بڑا سا سانپ اس نے گرد لپٹ رہا تھا۔۔

اہہییی۔اہہہ۔۔۔ ششخ۔۔۔شاہ جی۔۔۔ سسس۔۔سانپ سانپ دوحا نے سانپ کو دیکھا لیکن وہ ڈر پھوک اسے ہٹا بھی نہیں پا رہی تھی وہ بس عرش کو آوازیں لگا رہی تھی لیکن وہ دونون ان کی چیخوں کو اگنور کرتے کمرے سے باہر چلے گئے پیچھے دونوں کی چیخوں کی آواز باہر بیٹھے عرش حدید شایان ابہیا تک آ رہی تھی۔۔

عرش روحا چیخ رہی ہے تمہیں پتا بھی وہ چھوٹے دل کی کے اسے کچھ ہو گیا تو۔۔۔

ششش۔۔۔شاہ جی شاہ جی مجھے بچائے یہ کاٹ لے گا مجھے شاہ جی معاف کر دے اہہہہ ایہہ۔۔

آبی مجھ سے زیادہ آپ روحا کو پیار نہیں کرتی اسے اپنے پاس رکھنے کے لیے مجھے یہ سب کرنا ہو گا وہ چاہے ڈر کر رہے میرے ساتھ لیکن اسے میرے ساتھ رہنا ہے۔۔۔

حدید بچاو یہ مجھے کاٹ رہے ہے ایہہ اب کی باری ایشم کی تھی روحا اور ایشم تو ایک دوسرے کو بھی اور خود کی حالت دیکھتے دونوں کی جان نکلنے والی تھی لیکن وہاں سب کان بند کیے بیٹھے رہے ایہا سے اور ان کی چیخیں نا سنی گئی تو وہ اٹھ کر چلی گیں تھوڑی دیر بعد دونوں کی آوازیں ہی انا بند ہو گئی تھی عرش اور حدید نے ایک دوسرے کو دیکھا اور کمرے میں چلے گئے جہاں ان کی محبتیں بے ہوش پڑی تھی بچھو کے زہر نکالے ہوئے تھے اسی لیے یہ کوئی نقصان نہیں پہنچاتے تھے اور کوبرا تو تھا ہی عرش کا پالتو جب تک عرش نا کہتا اس نے کسی کو کچھ نہیں کرنا تھا حدید نے ایشم کو اٹھایا اس کے اوپر سے بچھو اتارے اور کمرے میں لے گیا۔۔

عرش بھی روحا کی جانب گیا اور اس کے لپٹا اپنا کوبرا اتارا اور روحا کو اپنے بازو میں اٹھایا سوری بے بی گرل مجھے یہ کرنا پڑا قید مبارک میری جان۔۔۔

امید کرتا ہو کے اب مجھ سے دور جانے کی بات نہیں کرو گی۔۔۔

Welcome to the Kobra world 🌎...

دونوں ہی اپنی اپنی قیدیوں کو اپنے کمرے میں لے گئے تھے۔۔

◈◈◈

علینا سقر سے کافی خوفزدہ ہو چکی تھی وہ ارادہ کر چکی تھی کے اسے یہاں نہیں رہنا ہے پہلے سے اس کی طبیعت کچھ بہتر تھی اسی لیے اس نے کمرے سے نکل کر باہر جانا چاہا ابھی وہ باہر نکلتی کے مالن نے اسے روکا۔۔۔

میڈم آپ یہاں سے مت جائے میرا نہیں خیال آپ سفر سر کا ڈیول روپ دوبارہ سے دیکھنا چاہے گی مالن کی بات سنتے علینا کی آنکھوں سے آنسو نکلنے لگے تھے۔۔۔

مجھے یہاں نہیں رہنا ہے پلیز میری مدد کرے نا پلیز علینا مالن کے آگے ہاتھ جوڑنے لگی لیکن مالن جو اپنی زندگی پیاری تھی وہ علینا کو کچھ کہے بغیر ہی اس کا ہاتھ تھام کر اس کے کمرے میں بند کر کے دوبارہ سے کیچن میں چلی گی۔۔

علینا نے روتے ہوتے پھر سے سارا کمرہ دیکھا کہی سے تو بھاگنے کی جگہ مل جائے لیکن اسے بس ایک کھڑکی نظر آئی تھی لیکن وہ پچھلے گیٹ کی ظرف جاتی تھی اور اس کی اونچائی بھی زیادہ تھی۔۔۔

علینا کو بس یہاں سے بھاگنا تھا اس نے وہاں سے بڑا سا کپڑا اٹھایا اور وہاں باندھ دیا جس کی مدد سے وہ نیچے اتری تھی نیچھے اترتے اترتے عکینا کی ٹانگ پر کافی زخم اگیا تھا اسے اپنی چوٹ کی پرواہی کب تھی اسے تو بس اس جلاد سے دور جانا تھا بھاگ تو گئی تھی علینا اب اسے سمجھ نہیں ارہا تھا وہ کہاں جائے جہاں نہیں وہ تو اس ملک کے بارے میں جانتی تک نہیں تھی۔۔۔

سفر گھر آیا سید ھا وہ اپنے کمرے میں گیا لیکن کمرے میں علینا کو نا پا کر سفر کا غصہ بڑھنے لگا تھا سفر کھڑکی کی طرف گیا جہاں کپڑا بندھا ہوا تھا۔۔۔

میری صنم تو یہاں سے بھاگی ہے میری وائٹ کینڈی معصوم سی صنم تمہیں کیوں شوق ہے میرا ڈیول روپ دیکھنے کا سفر نے غصے سے اپنی مٹھیاں میچی وہ مشکل سے اپنا غصہ کنڑول کر رہا تھا نہیں تو اس کا بس چلتا تو وہ علینا کے ساتھ کچھ کر بیٹھتا سفر غصے سے باہر نکلا تو کے وہ علینا کو واپس لا سکے۔۔۔

علینا بس بھاگتی ہوئی جا رہی تھی بھاگ بھاگ کر اب تو وہ تھک گئی تھی تبھی وہ سڑک پر ایک فٹ پاتھ پر بیٹھ گئی تا کے تھوڑی دیر کے لئے سانس لے سکے وہ آتے جاتے لوگوں سے مدد مانگنے لگی تھی لیکن کسی نے اس کی مدد نہیں کی تھی علینا وہاں ہی بیٹھی اب گھٹنوں میں سر دیئے رونے لگی تھی۔۔۔

میری صنم بھاگ بھاگ کر تھک گئی جو یہاں بیٹھ گیں علینا جو سکون سے رو رہی تھی اپنے کانوں میں سفر کی آواز سنتے جھٹ سے سر اٹھایا اور سامنے علینا کی کالی آنکھیں سبز آنکھوں سے ٹکرائی تھی علینا کی رو رو کر آنکھیں لال ہو گئی تھی اب تو سامنے سفر کو دیکھ کر علینا کی بچی کچی سانسیں بھی تھم گئی تھی۔۔۔۔

کیا ہوا میری جان سفر نے جیسے ہی علینا کو پکڑنا چاہا علینا نے سفر کو دھکہ دیا اور پھر سے بھاگنے لگی تھی۔۔

سٹاپ صنم آئی سیڈ سٹاپ۔۔۔ سفر نے علینا کو پکڑا تو علینا جھٹپٹانے لگی عکینا نے سفر کو ٹانگ مارنی چاہی لیکن سفر نے پھرتی سے علینا کی ٹانگ کو قابو کیا تھا اور اگلے ہی پل علینا کو سمجھنے کا موقع دیے بغیر ہی اس کی گردن کی ایک سائڈ پر انجکشن لگا دیا تھا اور علینا سفر کو پھٹی آنکھوں سے دیکھتی پل میں بے ہوش ہوتی اس کی باہوں میں جھول گی تھی سفر اسے اٹھاتا گھر کی جانب چل پڑا۔۔

رات ہو چکی تھی روحا کو ہوش آیا وہ تو بہت زیادہ ڈری ہوئی تھی اپنے آس پاس روحا نے عرش کی موجودگی کو محسوس کرتے سسکی بھرتے مضبوطی سے اپنی آنکھیں بند کر لی وہ جو روحا کی ایک ایک حرکت دیکھ رہا تھا روحا کو ایسے کرتے دیکھ عرش کے لبوں پر مسکراہٹ آئی تھی۔۔۔

میری بے بی گرل تو ناٹک بھی بہت اچھے سے کرتی ہے لیکن میں نے دیکھ لیا ہے تم اٹھی ہوئی ہو اس نے روحا کے کان کے پاس اکر جھکتے ہوئے کہا تو روحا نے جھٹ سے اپنی آنکھیں کھولی تھی۔۔۔

نہیں نہیں پلیز مجھے نہیں مارنا نہیں مارنا روحا روتے ہوئے کہنے لگی۔۔۔

نہیں بے بی گرل اب کچھ نہیں بولو گا ریلکس روحا کی ایسی حالت دیکھ کر عرش کو بھی برا لگا تھا لیکن وہ کیا کرتا وہ کسی بھی قیمت پر روحا کو خود سے دور نہیں جانے دینا چاہتا تھا۔۔۔

آپ بہت برے ہے بہت برے آپ نے قتل کر دیا اور مجھے وہ سسس۔۔۔ سانپ کک۔۔ کاٹ لیتا میں نے میں نے آپ کو آوازیں دی تھی شاہ جی اپ آپ نہیں آئے ناوہ۔۔۔ وہ۔۔۔ کاٹ لیتا وہ ادھر ادھر میرے اوپر تھا روحا نے اپنے بازو کی طرف اشارہ کرتے ہوتے کہا میں مر جاتی مجھے مجھے یہاں سے دور لے جائے وہ اجائے گا پھر سے شاہ جی روحا پاگل ہوتے باہر بھاگنے لگی تھی کے عرش نے پھر سے روحا کو پکڑا تھا۔۔۔

بے بی گرل ریلکس وہ تو خود سے دور نا کرنے کی سزا دی تھی اب نہیں دو گا اب وہ تمہارے پاس نہیں آئے گا روحا نے عرش کی شرٹ کو مضبوط سے پکڑ لیا عرش نے روحا کو اپنے سینے میں چھپا لیا ایسے جسے اب اسے کچھ نہیں ہونے دے گا اب اسے کوئی تکلیف نہیں دے گا روحا تو کچھ بول ہی نہیں پا رہی تھی وہ تو بس عرش نے ساتھ لگی کانپ رہی تھی گھبرائی ہوئی تھی ڈر کے مارے کانپ رہی تھی دو حا ڈر کے مارے اس سے الگ ہی نہیں ہو رہی تھی جیسے وہ سانپ پھر سے اجائے گا تھوری دیر میں ہی روحا کی بھاری سانسیں عرش کو اپنے سینے پر محسوس ہوئی تو عرش نے روحا کو دیکھا جو سکون سے پھر سے اس کی سینے سے لگی سو گیں تھی عرش نے اسے اٹھایا اور بیڈ پر لٹا دیا اور خود بھی اس کو اپنے حصار میں لیے سو گیا۔۔۔۔

اگلے دن۔۔۔۔

علینا کو ہوش آیا تو وہ اٹھ کر بیٹھی اور رونے لگی تھی۔۔۔

Why are u crying Sanam۔۔۔۔

کمرے میں سقر کی بھاری آواز گونجی تو علینا نے سر اٹھا کر سامنے دیکھا جہاں سور بیٹھا اپنی سبز آنکھوں سے اسے ہی گھور رہا تھا۔۔۔

مم۔۔جج۔۔مجھے گھر جانا ہے علینا ہچکیاں لیتے ہوئے بولی۔۔۔

صنم شوہر کا گھر ہی بیوی کا گھر ہوتا ہے یہ ہی تمھارا گھر ہے۔۔

لیکن مجھے اپنے گھر جانا ہے چلو چلے جانا گھر پہلے تمہیں ایک چیز دیکھانی ہے چلو اٹھو سقر نے اسے اٹھایا اور باہر گارڈن میں لے گیا۔۔

یہ۔۔۔یہاں کیوں لے کر آئے ہے آپ مجھے علینا نے ڈرتے ہوتے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔

ابھی پتا چل جاتا ہے لے آؤ سقر کی آواز سنتے کچھ گارڈز مالن کو لے کر علینا کے سامنے آئے تھے۔۔

پلیز سر مجھے نہیں پتا تھا میم بھاگ جائے گی میں نے میم کو منع کیا تھا پلیز مجھے مت مارے مالن سقر کے سامنے گڑگڑانے لگی تھی۔۔۔

ہاں ہاں سقر مالن نے مجھے منع کیا تھا آپ اسے مت مارے علینا بھی مالن کی حالت دیکھتے ہوئے کہنے لگی۔۔۔

میں نے کہا تھا میری صنم کے معافی کی گنجائش میرے پاس نہیں ہے اس کو میں نے تمہاری حفاظت کے لیے رکھا تھا تمھارا دھیان رکھنے کے لیے اور تم اس کے ہوتے ہوئے بھاگ گی اس کی سزا تو اسے ملے گی سقر نے ایک گارڈ کا اشارہ کیا تو ایک گارڈ نے مالن کے ماتھے پر گن رکھی۔۔۔

نہیں سقر اسے مت مارے علینا نے مالن کی طرف جانا چاہا لیکن سقر نے علینا کو پکڑ لیا اور پھر ایک گولی کی آواز وہاں گونجی تھی گولی مالن کے ماتھے کے آر پار ہو گئی تھی۔۔

اہہہ۔اہہہ۔۔علینا وہاں ہی بیٹھے زمین پر چیخیں مارنے لگی تھی پاس کھڑے ایلکس کو علینا جو دیکھ کر ترش آنے لگا تھا۔۔

صنم۔۔۔۔سقر نے کچھ کہنا چاہا۔۔۔

سقر بھا بھی بہت زیادہ ڈر گئی ہے وہ یہاں نہیں رہنا چاہتی اسے جانے دو ورنہ وہ مر جائے گی ایلکس نے سقر کو سمجھانا چاہا۔۔

تم ہوش میں تو ہو ایلکس وہ مرے یا جیئے اسے میرے پاس یہاں ہی رہنا ہے علینا تو خوف سے آنکھیں پھاڑے مالن کی لاش کو دیکھ رہی تھی کاش وہ نا بھاگتی تو مالن آج زندہ ہوتی اپنے اوپر سقر کی غصیلی نظریں محسوس کرتے وہ مزید سہمی تھی اور زار و قطار رونے لگی تھی ایلکس کا تو علینا کو ایسے روتے دیکھ ترس ہی آیا تھا اور اس جلاد پر غصہ۔۔۔

پلیز پلیز مجھے جانے دے مجھے یہاں نہیں رہنا آپ لوگ قاتل ہے اسے بھی مار دیا مار دیا علینا روتے چلاتے بھاگنے لگی کے سقر نے اسے مظبوطی سے پکڑا۔۔

کہا نا تم آخری سانس تک یہاں ہی رہو گی کیون ضد کر کے اپنا نقصان کر رہی ہو ویسے بھی تمہیں بھاگنے کی سزا ابھی باقی ہے صنم بلوچ وہ پوری کرتے ہے سقر اس کا رو یا رو یا چہرہ دیکھ کر بولا۔۔

نہیں نہیں جانا مجھے آپ کو خدا کا واسطہ ہے مجھے جانے دے نفرت ہے مجھے آپ سے علینا سقر کی گرفت سے اپنا آپ چھڑواتے اسکی منتیں کرنے لگی لیکن سقر کے پھتر دل کو کہاں اثر ہو رہا تھا۔۔

سقر علینا کو کھینچتا ہوا کمرے میں لے گیا اور اسے بیڈ پر پیٹھا علینا نے خود سے سقر کی طرف دیکھا اب وہ کیا کرے گا۔۔

سلطان میشن میں سب ناشتہ کرنے اگئے تھے عرش اور حدید کے حکم پر روحا اور ایشم بھی ناشتہ کرنے ا گیں تھی اب ان میں سکت نہیں تھی کے وہ مزید سزا برداشت کر سکے جیسے ہی وہ ڈائینگ ٹیبل پر اکر بیٹھی دونوں کی نظریں جیک کر گیں تھی۔۔۔

ایمان آکاش کو کیا ہوا ہے۔۔

جب ہم لوگ علینا کو بچانے گے تھے تب وہاں آکاش کو گولیاں لگ گیں تھی اور کچھ مہینوں کے لیے پیرالایز کو گیے ہے لیکن انشاللہ جلدی ہے ٹھیک جو جائے گے ایمان نے آکاش کے سامنے ناشتہ رکھتے ہوتے بولی دونوں کو آکاش کی حالت دیکھتے افسوس ہوا تھا۔۔۔

افسوس تو شایان میرب ابہیا کا روحا اور ایشم کی حالت دیکھتے بھی ہو رہا تھا لیکن وہاں کسی نے کوئی ں ات نہیں کی تھی ایشم تو ناشتہ کرتے ہی کمرے میں اگئ تھی تو حدید بھی اٹھ کر کمرے میں چلا گیا۔۔۔

جاؤ روحا لیو کا ناشتہ کروا کر آؤ عرش نے روحا کو دیکھتے ہوئے کہا تو روحا نے ڈرتے عرش کو دیکھا ایک دم سے روحا کے دماغ میں لیو کا خیال آیا کے وہ اسے بے ہوشی کی دوا دے کر گئ تھی۔۔۔

تمہارے وجہ سے وہ دو دن بیمار رہا ہے اب تمہیں ہی اس کا خیال رکھنا ہے سمجھی عرش نے سخت لہجے میں کہا تو روحا نے تھوک نگلتے جلدی سے سرہاں میں ہلا یا۔۔۔

روحا لیو کے لئے کھانا لے کر گئ تھی لیکن روحا کو دیکھتے ہی لیو نے منہ پھیر لیا تھا۔۔۔

میرا بچہ روحا نے لیو کے سر پر ہاتھ پھیرنا چاہا لیکن لیو دور ہوتے ہی غرایا تھا جیسے اسے اپنی ماں سے ناراضگی ہوا سے میرا بچہ کہنا اچھا نا لگا ہو۔۔

لیو مجھے معاف کر دو ماما بالکل بھی اچھی نہیں ہے نا بچے کو تکلیف دی ہے روحا نے پھر سے ہاتھ لگانا چاہا لیکن لیو دور ہو گیا۔۔

اگر تم لیو کے ساتھ ایسے نا کرتی تو آج میرے ساتھ ساتھ میرا بچہ بھی تم سے ناراض نا ہوتے پیچھے سے عرش کی آواز سنتے روحا جھٹ سے اٹھی تھی اور نظریں جھکا دی تھی۔۔

سر اٹھاؤ اپنا روحا میرے سامنے کبھی سر کو جھکانا نہیں تم مجھ سے ڈرانا کرو روحا نے ایک نظر لیو کو دیکھا اور پھر عرش کو اور بغیر کچھ کہے اندر بھاگ گیں۔۔

ایشم جو ناشتہ کرتے شیشے کے سامنے کھڑے ہو کر خود کو دیکھ رہی تھی اپنے پیچھے حدید جو کھڑا دیکھ کر شیشے میں سے ہی حدید کو دیکھنے لگی۔۔۔

مون لائٹ۔۔۔ حدید کے کہنے سے ایشم پلٹ کر جلدی سے شیشے کے ساتھ لگی تھی حدید نے اپنے قدم ایشم کی طرف بڑھائے۔۔۔

دیکھو میرے پاس مت آنا ایشم نے خود کو دیوار میں گھسانا چاہا حدید نے ایشم کی دونوں طرف ہاتھ رکھ کر اس کے بھاگنے کے راستے کو بند کر دیا اور اس کی آنکھوں میں دیکھنے لگا اس کے ایسے دیکھنے سے ایشم کنفیوز ہوتی ڈر نیچھے جھکا گئی ایشم کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا۔۔

سوری میری جان مون لائٹ کل کے لیے میں جانتا ہو تم ڈر گی ہو لیکن تمہیں ایسے مجھ سے دور نہیں جانا چاہیئے تھا آئندہ بھی جب بھی دور جاؤ گی تو ایسے ہی سزا ملے گی اس سے بھی زیادہ سخت سزا اسی لیے بہتر ہے میرے ساتھ میری زندگی کو بھی قبول کر لو حدید نے ایشم کے جھکے بالوں کو اس کی جان کے پیچھے کرتا بولا تو حدید کی نظر ایشم کی گردن پر گیں۔۔۔

میسر ہوا گر تیری گردن۔۔

میں تجھ میں خون کا ایک قطرہ نا چھوڑوں۔۔۔

حدید کے اتنے بے باک انداز ہر ایشم کا پورا چہرہ سرخ ہوا تھا۔۔۔

ٹھر کی انسان اپنی یہ باتیں کہی اور جا کے جھاڑ وایشم بھی حدید کا نارمل رویہ دیکھتے ہوتے خود کو ریلکس کرتے ہوتے بولی۔۔۔

کسی اور کو کیوں کر وجب اپنے پاس بیوی ہے تو ویسے بھی دل کر رہا ہے تم سے اپنا حق لے کر تمہیں زنجیروں کے ساتھ باندھ دو تم چاہ کر بھی مجھ سے دور نا جاسکو آیندہ تم مجھ سے دور ہوئی تو میں ایسا کر بھی دو گا یہ بات یاد رکھنا حدید ایشم کی گردن پر جھک کر وہاں اپنے لبوں سے ایشم کا وجود کو کپکپانے ہر مجبور کر گیا ایشم بھی سانس روکے حدید کے عمل کو محسوس کر رہی تھی وہ تو حدید کے خود سے اسے منع بھی نہیں کر پا رہی تھی نا جانے کب تک حدید ایشم کے ساتھ اپنے آپ کو سکون دیتا رہا تھوری دیر بعد پیچھے ہوا تو ایشم نے حدید جو دیکھا جو اسے حماد آلود نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔

مجھے ابھی کسی کام سے جانا ہے ورنہ مون لائٹ یقین کرو دل کر رہا ہے تمہاری گہرایوں میں اتر کر خود کو سکون پہنچاؤ لیکن اس کام میں تمہارے ساتھ زبردستی نہیں کرو گا جب تم چاہو گی میں تمہارے پاس آؤ گا اپنا خیال رکھنا حدید ایشم کے گال پر اپنے لب رکھتا ایشم کو وہاں ساکت چھوڑے یہ جا وہ جا ایشم نے اپنے گال پر ہاتھ رکھا تو ہلکی سی شرمیلی مسکراہٹ ایشم کے یونٹوں پر ائی تھی۔۔

روحا اپنے کمرے میں بیٹھی تھی کے وہاں ایمان ائی۔۔۔

روحا۔۔۔ایمان نے اکر پکارا تو روحا ایمان کی طرف متوجہ ہوئی۔۔

ہمم۔۔۔روحا نے اتنا ہی کہا۔۔۔

روحا میں جانتی ہو تمہارے لئے یہ سب قبول کرنا مشکل ہے لیکن یہ بھی تو دیکھو نا عرش تم سے کتنا پیار کرتا ہے تمہارا اور تمہارے بیٹی کو کتنا پیار کرتا ہے ماہم کو کبھی باپ کی کمی محسوس نہیں ہونے دی پھر کیوں عرش سے دور جا کر اس جلاد کا غصہ برداشت کرتی ہو۔۔۔

ایمان میں کیا کرو جب جب میری نظروں کے سامنے وہ منظر آتا ہے جب شاہ جی نے اسے مارا تھا وہ خون وہ دل مجھے عجیب سا محسوس ہوتا ہے وہ کیوں مارتے ہے لوگوں کو کیا تم لوگوں کو ترس نہیں آتا روحا نے الٹا ایمان سے سوال کیا۔۔۔

ترس ان لوگوں پر کیا جاتا ہے روحا جو ترس کھانے کے لائق ہو یہ جو درندگی کرتے ہے معصوم بچیوں کے ساتھ زیادتی کرتے ہے لڑکیوں کو بچیوں کو گھروں سے اٹھا کر جا کے بیچ آتے ہے ان کا جسم بیچتے ہے تو کیا تم یہ سوچتی ہو کے یہ ترس کھانے کے لائق ہے۔۔۔

اگر آج ہم نے ان پر ان جیسے لوگوں پر ترس کھالیا تو ہمارے اس ملک پر راج کرنے کا کیا فائدہ جب ہم نے ان کر ترس کھانا تو ہم بھی اتنے ہی گنہگار ہوئے جتنے یہ ہوتے ہے اگر ہم نے انہیں نا مارا یہ ظلم نا روکا تو کل کو ہماری بیٹیاں بھی ہو گی ان کے ساتھ ہو تو کیا تم چاہتی ہو کے یہ سب کبھی ظلم ہمارے ساتھ بھی ہو۔۔۔

نہیں۔۔۔روحا نے تڑپ کر کہا۔۔۔

تو تم یہ جان لو روحا کے ہم معصوم لوگوں کا نہیں جو گہنگار ہوتے ہے انہیں مارتے ہے ایمان نے روحا کا ہاتھ پکڑ کر کہا تو روحا کو بھی احساس ہوا کے ایمان ٹھیک کہہ رہی ہے لیکن پھر بھی عرش کو خوف اس کے دل میں بیٹھ سا گیا تھا۔۔۔

ایمان تم تو بہت سمجھدار ہو گئی ہو اور مجھے آکاش کو دیکھ کت بہت افسوس ہوا۔۔۔

کیا کہی سکتے ہے روحا اللہ کی جو مرضی اور یہ سب تم نے ہی تو مجھے سکھایا ہے سیدھے راستے پر لے کر آئی ہو اور اب میں آکاش کا بہت خیال رکھو گی بس میں تمہیں سمجھانے آئی تھی۔۔۔

میں نے آکاش کا رویہ دیکھا ہے تمہارے ساتھ اچھا نہیں ہے ایمان۔۔۔

میں اس کا رویہ اپنے پیار سے ٹھیک کروں گی اسے اتنا تنگ کروں گی کے اسے میری عادت ہو جائے گی اور جب میں اس کے پاس نہیں ہوں گی تو ڈھونڈے گا مجھے ایمان نے نم آواز میں ہلکا سا قہقہ لگا کر کہا تو روحا کے ایمان کی آواز میں درد محسوس کیا ہم سب تمہارے ساتھ ہے ایمان جب بھی میری ضرورت ہے میں حاضر ہو جاؤں گی۔۔۔

تم بہت اچھی ہو روحا۔۔۔

تم بھی بہت اچھی ہو ایمان ٹھیکھو مجھے سمجھانے کے لیے میں خود کو اس خوف سے نکالوں گی۔۔۔

چلو میں چلتی ہو کہی آکاش کو میری ضرورت نا ہو ایمان نے آنکھ مار کر کہا تو روحا بھی ہنسی تھی۔۔

ایمان دوحا کے پاس سے ہو کر آکاش کے پاس گیں تو آکاش بیڈ پر بیٹھا موبائل یوز کر رہا تھا۔۔

کیا آکاش کر ٹایم اس کے ساتھ لگے رہتے ہو تمہاری ایک عدد بیوی بھی ہے اس کے ساتھ ٹائم سپینڈ کر لیا کرو۔۔۔

لیکن مجھے تو اپنی کی بیوی پسند ہی نہیں آکاش بھی ایمان کو دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔

بچپن سے تو پسند کرتے ا رہے تھے اب بھی پسند کر لو جب بیوی اپنے شوہر پر پوری طرح سے لٹو ہے ایمان نے آکاش کا موبائل چھینا اور آکاش کی گود میں بیٹھ کر اس کے گلے میں اپنی باہیں ڈالے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولی۔۔

لیکن مجھے پسند نہیں کرنا۔۔

تم حکم تو کرو ایسا پیار کروں گی کے خود کے پسند کرنے لگ جاؤ گے ایمان کا ارادہ اسے مزید تنگ کرنے کا تھا آکاش نے ایمان کے آنکھوں میں شرارت دیکھی تو آکاش نے بھی ایمان کی کمر میں ہاتھ ڈالے اسے اپنے قریب کیا کے آکاش کی اس عمل سے ایمان کی چلتی زبان کو بریک لگا تھا۔۔۔

ہاں تو بیوی کیا کہی رہی تھی کے میں اجازت دو تو چلو اجازت ہے کرو پیار آکاش نے بھی تنگ کرتے ہوتے ایمان کے گردن پر ہاتھ پھیرا تو ایمان کا گلا خشک ہوا تھا۔۔۔

یہ۔۔۔یہ کیا کر رہے ہو آکاش۔۔

پیار کر رہا ہوا اپنی بیوی سے اس سے پہلے کے آکاش ایمان کی گردن پر جھکتا ایمان جلدی سے اٹھی تھی۔۔۔

کیا ہوا بیوی کو پیار نہیں کرنا آکاش نے طنزیہ انداز میں کہا تو ایمان نے آکاش کو گھورا تم نے جان بوجھ کر کیا ہے یہ سب ایمان کے دل کی دھڑکنیں تیز ہویں تھی اس سے پہلے آکاش کبھی بھی اس کے اتنا قریب نہیں آیا تھا۔۔۔

جان بوجھ کر میں نہیں تم کر رہی ہو جب میں نے کہا کے میرے پاس مت آیا کرو تو کیوں آتی ہو مجھے بہکانے اپنا حق چاہتی ہو یا میری معزور ٹانگوں کا مزاق اڑانے آتی ہو کے میں اب تمہارے سامنے کچھ بھی نہیں ہوا آکاش کا لہجہ یکدم سخت ہوا تھا۔۔۔

تم ہوش میں تو ہو کیا بولے جا رہے ہو آکاش میں تمہارا مزاق کیوں اڑاؤ گی تم میرے شوہر ہو میرا پیار ایمان کا گلے میں انسو کا پھندا اٹکا تھا۔۔۔

جاؤ پلیز مجھے اکیلا چھوڑ دو اور اپنا یہ سو کالڈ پیار مجھے مت دیکھانا آئندہ ورنہ میں وہ کر جاؤ گا جو تم نے سوچا بھی نہیں ہو گا۔۔۔

ایمان نے اپنے آنسو صاف کیے اور آکاش کو دیکھا میں اب بھی تمہاری بیوی ہو اور تمہارے پاس ہی آؤ گی سمجھے تمہیں پتا ہے میں کتنی ضدہ ہوا نہہ۔۔۔ایمان اپنے پیر پٹختے باہر چلی گیں اور بھاگتی ہوئی باہر گارڈن میں جا کر اپنے رکے ہوئے آنسو بہانے لگی کیوں کیوں آکاش میرے کیے کی سزا اتنی تو نہیں بنتی

تھی جتنی تم سے رہے ہو میں نے تو صرف اپنا پیار حاصل کیا تھا لیکن مجھے کیا پتا تھا کے میں اسے حاصل تو کرلو گی لیکن دل میں دوبارہ جگہ بنانا اتنا مشکل ہو جائے گا ایمان کو روتے ہوئے دیکھ کر لیو بھی چلتا ہوا ایمان کے پاس ایا اس کی گود میں سر رکھ دیا ایمان لیو کے اس حرکت سے لیو پر ٹوٹ کے پیار آیا تھا میرا لیو کو کیا ہوا ہے ٹھیک تو ہے نا ایمان نے لیو کے سر پر پیار دیا تو لیو نے ایمان کو دیکھا اور اس کا چہرہ چاٹنے لگا جیسے اس کے آنسو صاف کرنا چاہ رہا ہو۔۔۔

ہاہاہا۔۔۔گندہ بچہ میرا ایمان نے لیو کے سر پر اپنے ہونٹ رکھے تو لیو بھی اس کی گود میں سر رکھ گیا۔۔۔

دوسری طرف سقر علینا کو کمرے میں لاکر بیڈ پر پیٹھا تھا لیکن اب اسے دیکھ رہا تھا کے اسے کیا سزا دے علینا خوف سے اسے ہی دیکھ رہی تھی پھر سقر نے علینا کو اٹھایا اور اس کا بازو پکڑتا ہوا گھستا ہوا ایک کمرے میں لے گیا علینا تو بس آنسو بہاتی اس نے ساتھ کھینچی چلی جارہی تھی سقر نے علینا کو ایک کمرے میں لایا وہ کمرہ کم اور قید خانہ زیادہ تھا علینا نے سامنے دیکھا جہاں ایک بڑا سے لکڑی کا پھٹار کھا ہوا تھا اور وہاں پر زنجیریں پڑی تھی۔۔۔۔

یہی۔۔یہ کیا کر رہے آپ سقر پیپ۔۔۔لل۔۔پلیز۔۔

ششششش میری جان یہ تمہاری سزا ہے مجھ سے دور جانے کی سقر نے علینا کا اٹھا کر اس پھٹے پر لٹایا علینا نے اٹھنا چاہا تو سقر نے اپنی سبز آنکھوں سے گھور کر دیکھا جن نظروں سے سقر نے دیکھا تھا علینا وہاں ہی تھم گئی تھی آنسو نکل نکل کر بہ رہے تھے۔۔۔

سب سے پہلے تو سقر نے علینا کے گلے میں پٹا ڈالا جیسے ایک جانور کا ڈالتے ہے اسے باندھ کر رکھنے کے لیے پھر ان زنجیروں سے علینا کے ہاتھ باندھے اور پاؤں کے علینا چاہ کر بھی ہل نہیں پا رہی تھی۔۔

سسس۔۔۔سقر۔۔۔ددد۔درد ہو رہا ہے علینا نے گلے سے آواز بھی اٹک اٹک کر نکل رہی تھی۔۔۔

مجھے بھی ہوا تھا درد جب تم مجھ سے دور گیں تھی میری صنم آئندہ خیال رکھنا مجھ سے دور جانے کی یہ چھوٹی سی سزا ہے علینا نے اپنے آپ کو چھڑوانا چاہا لیکن وہ ہل بھی نہیں پا رہی تھی اور یہ کوشش بے کار ہے یہ تم سے نہیں کھلے گا یہ سقر سلطان کی قید ہے جب تک میں نا چاہو یہ کبھی نہیں کھل سکتا آئی سمجھ۔۔۔

ہاں۔۔۔علینا نے مشکل سے سر ہاں میں ہلایا۔۔

گڈ گرل انجوئے یور ٹائم میری جان اب ساری رات یہاں ہی رہو گی تم یکدم سقر کو اپنا سر چکراتا ہوا محسوس ہوا تھا۔۔۔

نن۔۔نلک۔۔نہں سقر مجھے یہاں چھوڑ کر مت جائے مم۔۔ممیں مر جاؤں گی لیکن سقر کا علینا کی آواز کہاں سنائی دے رہی تھی اسے اپنا سر چکراتا ہوا محسوس ہوا وہ بس جلدی سے یہاں سے جانا چاہتا تھا سقر علینا کو چھوڑے اپنے کمرے میں گیا اور گہرے گہرے سانس لینے لگا۔۔۔

سقر کے دل کی دھڑکن تیز ہویں تھی اس پر بے ہوشی طاری ہونے لگی تھی اور پھر وہ وہاں کی بیڈ پر گر بے ہوش ہو گیا تھا اور علینا بچاری ساری رات وہاں ہی رہی تھی۔۔۔

◈◈◈

اگلے دن۔۔۔

سقر کو صبح ہوش آیا تو اس کے سر میں ابھی بھی درد ہو رہا تھا اور دل میں بھی سقر نے اپنے سر کو جھٹکا اور علینا کو دیکھنے کے لئے اس کی سائیڈ پر دیکھا لیکن وہاں علینا نہیں تھی۔۔۔

صنم کہاں گئی۔۔۔اووو شٹ سقر کو یاد آیا کے وہ تو کل رات اسے باندھ کر آیا تھا سقر کو ارادہ کچھ دیر ہی باندھنے کا تھا لیکن طبیعت خرابی کی وجہ سے سقر کو ہوش ہی نہیں رہا تھا سقر جلدی سے بیڈ سے اٹھا اور اس کمرے کی جانب بھاگا۔۔

سقر نے کمرے میں جا کر دیکھا علینا وہاں ہی پھٹے پر آکڑی ہوئی لیٹی ہوئی تھی اووو شٹ صنم صنم سقر علینا کے پاس جاتا اس کا چہرہ تھپتپانے لگا لیکن علینا تو بے ہوش ہو چکی تھی علینا کی ایسی حالت دیکھتے سقر کا چہرہ سفید پڑا تھا سقر نے جلدی سے علینا کی زنجیریں کھولی اور اسے اٹھاتا کمرے میں لے گیا۔۔۔

سقر نے علینا کے چہرے پر پانی کے چھینٹیں ماری تو علینا کے منہ سے سسکی نکلی تھی اس کی کمر اکڑ گئی تھی گلا بھی درد کر رہا تھا۔۔۔

منم۔ ھج۔۔مجھے گھر جانا ہے علینا کے منہ سے ہلکی آواز سے نکلا سقر دور تھا وہ علینا کی بات سن نہیں پایا تھا سقر نے علینا کے ماتھے پر ہاتھ رکھا تو علینا کو پھر سے تیز بخار ہو رہا تھا اور بخار کی وجہ سے علینا کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا سرخ چہرے کی وجہ سے علینا کا گول مٹول سا چہرہ بے حد کیوٹ لگ رہا تھا اور سقر کو اس پر بہت پیار ارہا تھا۔۔

صنم۔۔۔آنکھیں کھولو میری جان سقر علینا کے ہلتے ہونٹ دیکھ کر اس کے قریب ہوا تو کے سن سکے علینا کیا کہہ رہی ہے۔۔۔

جیک۔۔علینا نے دھیمی آواز میں کہا اور علینا کے منہ سے بے ہوشی میں بھی جیک ک نام سن کر سقر کا چہرہ جو تھوڑی دیر پہلے علینا کی فکر میں پریشان لگ رہا تھا جیک کا نام سنتے ڈور کو چہرہ بھی سرخ ہوا تھا سقر کے اندر کا ڈیول جاگ رہا تھا۔۔

کیا کہا تم نے جیک کے پاس جانا ہے سقر نے علینا کی حالت کی فکر نا کرتے اس کے بالوں سے پکڑ کر اسے جھنجھوڑا تو علینا کی ہر بڑاتے اپنی آنکھیں کھولنے کی کوشش کی تھی۔۔

کس کے پاس جانا ہے تم نے بولنا ذرہ وہ جس کو میں نے مارا تھا۔۔

علینا نے اپنی آنکھیں کھولتے سقر کو دیکھنا چاہا جس کا چہرہ غصے سے سرخ ہو رہا تھا۔۔۔

مم۔۔۔ میں نے ککک۔۔ کچھ۔۔ نن۔ نہیں۔ کہا۔۔۔ علینا نے اٹکتے ہوئے کہا۔۔

صنم تمہارے معاملے میں بہت شدت پسند ہو مجھے سقر ہی رہنے دو مجھے جانور بننے پر مجبور نا کرو تو تمہارے لئے بہتر یو گا سقر علینا کے بالوں کو چھوڑتا ہوا بولا اور علینا کی طبیعت کی فکر کئے بغیر ہی اس کے ہونٹوں پر جھک گیا تھا اور اپنا غصہ اس پر اتارنے لگا علینا تو بس سقر کی قید میں پھڑ پھڑا کر ہی رہ گئی تھی اور اس میں سقر کو پیچھے کرنے کی ہمت نہیں تھی۔۔

سقر کو جب علینا کی حالت کا خیال آیا تو پیچھے ہوا اور علینا کو دیکھنے لگا جو گہرے گہرے سانس لیتے نم آنکھوں سرخ چہرے کے ساتھ سقر کو ہی دیکھ رہی تھی اس میں کہاں ہمت تھی اس حیوان کی شدتیں برداشت کرنے کی وہ کر ہی نہیں سکتی تھی۔۔۔

آئندہ اس کا نام بھی تمہاری زبان پر آیا تو افسوس کے ساتھ کے مجھے تمہاری زبان کی کاٹنی پڑے گی علینا پر پھر سے غنودگی طاری ہو رہی تھی علینا نے ادھ کھلی آنکھوں سے سقر کو دیکھا اور اس کی باتیں سن رہی تھی اور پھر جلد ہی وہ ہوش و حواس سے بیگانہ ہوتی گئی۔۔۔

سقر نے بھی جلدی سے ڈاکٹر کو کال کی جب تک ڈاکٹر آیا سقر علینا کے پاس ہی بیٹھا رہا۔۔

سوری میری جان لیکن میں کیا کرو مجھے غصہ مت دلایا کرو نا تمہیں میں کسی اور کے ساتھ نہیں برداشت کر سکتا سقر نے یہ کہتے علینا کے ماتھے پر اپنے لب رکھے تھے میں پوری کوشش کروگا آئندہ میری وجہ

سے تمہیں کوئی تکلیف نا ہوا تتنے میں ڈاکٹر بھی اگیا تھا اس کی چیک اپ کیا اور میڈیسن دے کر چلا گیا اب سفر علینا کے ہوش میں آنے کا انتظار کر رہا تھا۔۔

ارمانڈو پھر سے ابیہا سے ملا تھا وہ دونوں بیٹھتے باتیں کر رہے تھے کے روز نے دونوں کو دیکھ لیا روز کو تو بس نہیں چل رہا تھا وہ ابیہا کا قتل کر دے دونوں کو ہنستے مسکراتے دیکھ روز کا دل جلنے لگا تھا۔۔

نہیں ارمانڈو نہیں اتنی آسانی سے تمہیں میں جانے نہیں دو گی میں نے کہا تھا تم صرف میرے ہوا گر کوئی ہمارے بیچ آیا تو اسے مرنا ہوگا اور اسے بھی اب مرنا ہوگا روز دور سے ہی ابیہا کو دیکھتے ہوئے سوچنے لگی اور اپنے گھر چلی گیں تو کے اپنے باپ سے بات کر سکے۔۔۔

کیا ہوا ہے روز تم رو کیوں رہی ہو روز کو روتے ہوئے دیکھ کر روبرٹ نے پوچھا۔۔۔

پاپا میں نے آپ کو کہا تھا میری ارمانڈو سے شادی کروا دے ابھی ابھی دیکھ کر ائی ہو وہ کسی اور لڑکی کے ساتھ بیٹھا تھا میں کیسے اسے کسی اور کے ساتھ دیکھ لو پاپا روز اپنے آنسو صاف کرتے ہوتے بولی۔۔۔

روبرٹ کو غصے کے مارے چہرہ سرخ ہوا تھا اسی لیے تو اس کا کام میں دھیان نہیں ہے روبرٹ نے اپنے آدمیوں کو بلایا۔۔۔

جی بوس آدمی اس کے آگے سر جھکاتے ہوئے بولے۔۔۔

تم لوگوں کو میں نے اس لڑکی کا پتا کرنے کے لیے کہا تھا کے وہ کون ہے کہاں سے ہے وہ۔۔

جی بوس اس لڑکی کا پتا چل گیا ہے وہ سلطان مینشن میں رہتی ہے۔۔۔

کیا سلطان مینشن میں روبرٹ خیران ہوتے ہوئے بولا۔۔۔

جی بوس اسے وہاں ہی جاتے دیکھا تھا۔۔۔

ہاہاہاہاہاہاہا۔۔۔روبرٹ کا قہقہ گونجا تھا او وومائے گاڈ ارمانڈو ہاہاہاہاہاہا۔۔۔

کیا ہوا پاپا آپ ہنس کیوں رہے ہے۔۔۔۔

بیٹا ارمانڈو نے اپنا دل بھی لگایا تو کہاں لگا یاد شمنوں کی بیٹی کے ساتھ یعنی کے وہ عرشمان شاہ کی بہن ہے اب آئے گا مزہ اور تم ارمانڈو تم نے مجھے دھوکہ دیا مجھے دشمنوں کے بہین کر ساتھ عشق لڑاتے رہے اور مجھے کہتے رہے کے انہیں ماردو گا تمہیں بھی اس کی سزا ملے گی اب ایک تیر سے دو شکار کروگا اس لڑکی کو مار کر عرشمان شاہ کا غرور بھی توڑوں گا اور ارمانڈو تمہیں بھی خوشی کبھی نصیب نہیں ہونے دوگا جاو جب بھی موقع ملا اس لڑکی کو اٹھالانا اب آیت گا کھیل کا مزا۔۔۔۔

جی بوس یہ کہتے آدمی بھی چلے گئے۔۔۔

پاپا ارمانڈو میرا ہو جائے گا نا۔۔

تم فکر نا کرو میرے بیٹی سب تمہارا ہو گا سب روبرٹ کچھ بڑا سوچتے ہوئے بولا۔۔۔۔

روبرٹ نے ارمانڈو کو چیک کرنے کے لیے اسے اپنے پاس بلایا اور ایک اپنے پاس ایک قیدی کو بلایا جس روبرٹ نے دشمنوں کے لوگوں کو قید کیا ہوتا تھا۔۔۔

کیا ہو روبرٹ اب اسے کیوں مار رہے ہو ارمانڈو وہاں آتے ہوتے بولا۔۔۔

پہلے تو تم نے مجھ سے کچھ نہیں پوچھا کبھی ارمانڈو اب کیوں پوچھ رہے ہو۔۔۔۔

ویسے ہی روبرٹ مجھے کیا لینا دینا ارمانڈو اپنے کندھے اچکاتے ہوئے بولا۔۔۔

تم اسے ماروگے ارمانڈو روبرٹ اپنی گن ارمانڈو جی طرف اچھالتا ہوا بولا۔۔۔

ارمانڈو نے وہ گن پکڑی اور اس آدمی کو دیکھا جا ارمانڈو کے سامنے ہاتھ جوڑ کر معافی مانگ رہا تھا ارمانڈو نے فن اس شخص کے ماتھے پر رکھی۔۔

مان کبھی ایسا کام نہیں کرو گے نا جس سے میرا یقین ٹوٹے تم بہت اچھے انسان ہو ہمیشہ ایسے ہی میرے معصوم سے مان رہنا۔۔

تم بالکل بھی نہیں بدلے مان وہی بچپن والے معصوم سے مان ہو جو اپنی بیا کی ساری باتیں مانتا ہے ارمانڈو کو اپنی بیا کی باتیں یاد آنے لگی تھی۔۔۔

کیا ہوا ارمانڈو چلاؤ گولی پہلے تو کبھی تم نے اتنا نہیں سوچا روبرٹ کو دل ہی دل میں غصہ ا رہا تھا۔۔۔

روبرٹ میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے خود ہی نمٹو تم اس سے ارمانڈو وہی گن روبرٹ کی طرف اچھالتا جلدی سے اپنے کمرے کی طرف چلا گیا۔۔۔

نہیں نہیں ارمانڈو تمہیں میں نے بچپن سے شیر بنایا ہے اپنا پالتو بنایا ہے ایسے کسی دو ٹکے کے لڑکی کے آجانے سے میری سالوں کی محنت برباد نہیں ہو سکتی اب تو اس لڑکی کو میں اپنے ہاتھوں سے مارو گا روبرٹ نے اس آدمی کو دیکھتے غصے سے گولی اس آدمی کے سر کے آر پار کی تھی وہ وہی ڈھیر ہو گیا تھا۔۔

آج پھر سے ہاسپٹل میں میرب نے شایان اور زارہ کو ایک ساتھ دیکھ لیا تھا اور اوپر سے اس کی دوست نے اس کے ذہن میں شک ڈال دیا تھا کے زارہ اور شایان ایک دوسرے کو پسند کرتے ہے تب سے میرب گھبرا کر رو رہی تھی روحا میرب کے کمرے کے باہر سے گزر رہی تھی کے اسے میرب دیکھائی دیں جو کے رو رہی تھی۔۔

کیا ہوا ہے میرو تم ٹھیک تو ہو نا رو کیوں رہی ہو روحا پریشانی سے کہتی جلدی سے میرب کے پاس گئی۔۔

جج۔ جی۔۔ بھابی سب ٹھیک ہے میرب نے جلدی سے اپنے آنسو صاف کیے۔۔۔

اب تم مجھے بھی نہیں بتاؤ گی مجھے اتنا تو پتا ہے کچھ ہوا ہے سب تم بتا نہیں رہی ہو مجھے۔۔۔

بھابی۔۔۔میرب پھر سے اپنا ضبط کھوتے روحا کے گلے لگی تھی۔۔۔۔

ارے ارے میری جان میرو کیا ہوا ہے کچھ بتاؤ تو سہی نا۔۔۔

پھر میرب نے ساری کہانی بتائی شایان کا ناراض ہونا اسے منانے کا کہنا شایان اور زارہ کا قریب ہونا۔۔۔۔

بس اتنی سی بات ہے میرو اور میں بھی سمجھو پتا نہیں کیا ہو گیا ہے۔۔۔۔

کیا مطلب بھابھی اتنی سی بات آپ کو اتنی سی بات لگ رہی ہے لیکن میرے لیے نہیں ہے۔۔

دیکھو میرو میں تمہیں سمجھاتی ہوا گر شایان تم سے اتنی محبت کرتا ہے تو اسے بھی اتنی ہی محبت تم سے چاہیے مرد کوئی بھی ہو چاہے وہ کتنا بھی پیار کیوں نا کرتا ہو لیکن اگر اسے کسی اور جگہ سے زیادہ محبت توجہ ملنا شروع ہو جائے تو وہ اپنی محبت چھوڑ کر اس کی طرف چلا جاتا ہے۔۔۔۔

ہے ے ے ے ے سچی بھابی تو کیا شایان مجھے چھوڑ دے گا میرب کو اب نئی پریشانی لگ گئی تھی۔۔۔

یہ تو مجھے نہیں پتا لیکن تم اور شایان شادی شدہ ہو میرو اس بات کو سمجھو کے ایک مرد کی بھی خواہشات ہوتی ہے اگر اسے اپنی بیوی سے نا ملے تو وہ کہی باہر سے ان خواہشات ہو پورا کرتے ہے۔۔

لیکن بھابی مجھے ڈر لگتا ہے۔۔

ڈرنے کی کیا بات ہے میرو اگر تم شایان جو خوش رکھو گی جتنی وہ محنت چاہتا ہے اسے دو گی تو وہ کاسہ اور کی طرف دیکھے گا بھی نہیں۔۔

بھابھی لیکن میں یہ سب کیسے کرو مجھے تو کچھ پتا نہیں۔۔

تو میں کس لئے ہو میرو جب بھی ضرورت ہوئی تمہاری مدد کر دو گی تمیں سمجھا دو گی۔۔۔۔

ٹھیکیو سو وپچ بھابھی مجھے اتنا سمجھانے کے لیے میرے مدد کرنے کے لئے اور میرے ٹینشن دور کرنے کے لیے۔۔۔

تم میری چھوٹی سی بہن ہو میں تمہارے کام نہیں آؤ گی تو کون آئے گا اب تم سوچو کیسے شایان کو سرپرائز دینا ہے ابھی میں چلتی ہو شاہ جی آنے والے ہوگے یہ کہتے روحا چلی گی اور پیچھے میرب اب شایان کے لئے سرپرائز کا سوچنے لگی تھی۔۔

سقر مسلسل علینا کی ٹھنڈی پٹیاں کر رہا تھا اس سے علینا کے بخار میں فرق آیا تھا اس سے علینا کو ہوش آنے لگا تھا علینا نے اپنی آنکھیں کھولی تو سقر کو دیکھا تو چہرے پر پریشانی کے تاثرات سجائے علینا کی پٹیاں کر رہا تھا۔۔

علینا کو اٹھے دیکھ سقر نے علینا کی کالی آنکھوں میں دیکھا جہاں خیرانگی تھی۔۔۔

سوری صنم ایک باغی آنسو سقر کی آنکھ سے نکلا تھا میں تمہیں تکلیف نہیں دینا چاہتا ہو صنم لیکن میں کیا کرو میرا دل جلتا ہے جب تم کسی اور کا نام لیتی ہو پلیز مجھے مجبور مت کیا کرو کے میں تمہیں تکلیف دو جب جب تمہیں تکلیف دیتا ہو مجھے خود بھی تکلیف ہوتی ہے سقر نے علینا کے ماتھے پر اپنے لب رکھے تو علینا نے اپنی آنکھیں بند کی علینا کی آنکھوں سے بھی آنسو نکلے تھے۔۔ سقر مزید علینا کے آنسو نہیں دیکھ سکتا تھا وہ جانتا تھا وہ تکلیف میں ہے اسے اپنے گھر والوں کی یاد آرہی ہے وہ علینا کو خود سے دور نہیں کر سکتا تھا وہ مزید علینا سے کچھ کہے بغیر باہر چلا گیا سقر کے جانے کے بعد علینا وہاں ہی لیٹے لیٹے سقر کے بارے میں سوچنے لگی۔۔۔

زندگی بھی کیا کھیل کھیلتی ہے کہاں انسان کو لا کر پھینک دیتی ہے جہاں اس کو وہم و گمان بھی نہیں ہوتا علینا کمرے کی چھت کو گھور کر سوچنے لگی۔۔۔

اس شخص نے اسے اپنوں سے دور کر دیا اس کی ہنستی بستی زندگی کو اجاڑ دیا اپنے پاس قید کر دیا آنسو نکل نکل کر تکیے میں جذب ہونے لگے تھے۔۔۔

میرے ساتھ ہی ایسا کیوں۔۔۔ کیوں اللہ جی علینا روتے ہوئے کہنے لگی ابھی وہ رو ہی رہی تھی ہے سقر پھر سے کمرے میں داخل ہوا تو اس دفعہ اس کے ہاتھ میں کھانا تھا۔۔۔

چلو اٹھو صنم کھانا کھا لو اور پلیز اب تو مت پہلے ہی طبیعت ٹھیک نہیں ہے تمہاری ایسے روگی تو اور طبیعت خراب ہو جائے گی سقر ٹیبل پر کھانا رکھتا علینا کو سہارا دیتے ہوئے بٹھاتے ہوئے بولا۔۔۔

مم۔۔ جج۔۔ مجھے بھوک نہیں ہے علینا نے ہچکی لیتے ہوئے کہا۔۔۔

صنم۔۔۔ سقر نے آنکھیں نکال کر کہا تمہیں بھوک نہیں ہے لیکن کھانا پھر بھی کھانا ہے اور میں اپنے ہاتھوں سے کھلاؤں گا اور تمہیں کھانا ہو گا اس کے سامنے کھانے کی ٹرے رکھتے ہوئے بولا تو علینا نے کھانا دیکھا جس میں مٹن بنا ہوا تھا اور علینا کو اس سے فوبیا تھا جب بھی کھاتی تھی حالت خراب ہو جاتی تھی لیکن وہ اب سقر کی خوف سے کچھ بولی ہی نہیں۔۔

سقر نے ایک نوالہ بنا کر اسے کھلایا جیسے ہی علینا نے کھایا اسے الٹی آنے لگی تھی لیکن سقر کو ڈر ہی اتنا تھا کے وہ کچھ بول ہی نہیں پا رہی تھی سقر اس کی حالت کو دیکھے بنا ہی اسے کھلاتا رہا اور ساتھ ساتھ پیار کی باتیں کرتا رہا تمہیں جیک کا نام نہیں لینا چاہئے تھا صنم کیونکہ تمہاری خیالوں میں تمہارے دل پر تمہاری روح ہر صرف اور صرف سقر کا حق ہے صرف میرا حق ہے مجھے شراکت بالکل بھی برداشت نہیں ہوتی ہے علینا زہر مار کر کھاتی اسے ہی دیکھ رہی تھی ابھی چار سے پانچ نوالے ہی کھلائے تھے کے علینا نے اٹھ کر جانا چاہا۔۔۔

کیاہوا صنم سفر اس کے قریب ہوا تو علینا نے سفر کو دھکہ دیا سفر کو بات سمجھ نہیں آئی وہ سمجھا کے علینا نے اس کی قریب آنے سے دھکہ دیا ہے۔۔۔

تمہاری اتنی ہمت کے مجھے دھکہ دو وہ مزید علینا کے قریب ہوا اور بس علینا کی یہاں تک کہ ہمت تھی ساری الٹی اس نے سفر کے اوپر کر دی۔۔

سفر نے پہلے تو خیر انگی سے اپنی شرٹ کو دیکھا تھا کے واقع کسی نے اس کی شرٹ گندی کر دی اور پھر علینا کو دیکھا جو زور قطار سے رہ رہی تھی۔۔۔

مجھے مارئے گا مت سفر وہ۔م۔وہ۔۔ مم۔۔ میں نے کہا تھا۔۔ کک۔۔ کھانا نہیں کھانا۔۔ پپل۔۔ لل۔۔ پلیز ماریے گا مت۔۔۔

ریلکس صنم رو کیوں رہی ہو میں نے کچھ کہا تو نہیں ہے نا۔۔

وہاا۔۔۔اپ کی شرٹ علینا ہچکیوں سمیت بولی۔۔۔

کوئی بات نہیں صنم تم یہاں بیٹھو آرام سے میں فریش ہو کر آتا ہو تب تک کمرے کی صفائی بھی ہو جائے گی سفر اسے پیار سے سمجھاتے ہوئے ملازم کو کمرہ صاف کرنے کا کہہ کر فریش ہونے چلا گیا۔۔۔

تھوری دیر بعد سفر باہر آیا تو کمرہ بھی صاف ہو چکا تھا اور علینا وہاں ہی بیٹھی تھی۔۔۔

جاؤ صنم تم بھی فریش ہو جاؤ پھر تم سے پوچھتا ہو۔۔

علینا بھی جلدی سے ہاں میں سر ہلاتی کپڑے لیتی واش روم چلی گیں۔۔۔

وہ بھی باہر ایک تو سفر کمرے میں ہی چکر لگا رہا تھا۔۔۔

کیاہوا تھا صنم اگر کھانا نہیں کھانا تھا تو بتا دینا تھا سفر علینا کو اٹھائے بیڈ پر لٹاتا ہوا بولا۔۔۔

مم۔۔میں نے بولا تھا آپ کو علینا نظریں جھکاتے ہوئے بولی۔۔۔

اووہاں سوری صنم۔۔۔

وہ مجھے مٹن بھی نہیں پسند اس سے الرجی ہے علینا ڈرتے ہوئے بولی کہی پھر سے نا کھلا دے۔۔

اووتو اچھا اسی لیے وامٹنگ کر دی کوئی بات نہیں تم ابھی ریسٹ کرو جب بھوک لگی تو مجھے بتانا پھر ساتھ مل کر کھانا کھائے گے سقر نے علینا کے ہاتھ کی پشت کو رب کرتے کہا تو علینا کے جسم میں کرنٹ سی ڈوری تھی۔۔۔

جج۔جی ابھی مجھے سونا ہے علینا اپنا ہاتھ چھڑواتے ہوئے بولی تو سقر بھی مسکراتے علینا جو دیکھنے لگا علینا نے پہلی دفعہ سقر کو مسکراتے دیکھا تھا جو کے مسکراتے ہوئے بہت ہی پیارا الگ رہا تھا۔۔۔

ایسے کیا دیکھ رہی ہو صنم سقر نے آنکھوں میں چمک لاتے بولا۔۔۔

کک۔کچھ نہیں علینا جلدی سے لیٹتی اپنے اوپر کمبل لیتی سقر کی نظروں سے خود کو چھپاتی لیٹ گی۔۔۔

روحا تو عرش سے بات ہی نہیں کر رہی تھی وہ ابھی بھی عرش سے خوفزدہ تھی بس چپ چاپ عرش کے کام کر دہتی تھی عرش بھی کتنے دنوں سے روحا کی بے رخی دیکھ رہا تھا لیکن عرش کی بس ہوئی تو اس نے روحا سے بات کرنے کا سوچا۔۔۔

روحا بیٹھی کمرے میں رو رہی تھی اسے ابھی تک عرش نے خود محسوس ہوتا تھا عرش کمرے میں آیا تو دیکھا روحا رو رہی ہے۔۔۔

بے بی گرل کیوں رو رہی ہو کیا ہوا ہے عرش روحا کے پاس جا کر بولا تو پیچھے کو کھسکی اسے عرش کو دیکھ کر وہ منظر یاد آجاتا تھا اور اسے مزید خوف محسوس ہوتا تھا روحا کی آنکھیں رو رو کر لال ہو گئی تھی۔۔۔

بے بی گرل چلو رونا بند کرو جتنے دن ہو گئے ہے ہمیں پیار کیے لیکن آج مجھے خود کو محسوس کرنے کی اجازت دے دو مجھ سے اب اور دور نہیں رہا جا رہا ہے تم سے عرش نے روحا کا ہاتھ پکڑا۔۔

۔نن۔۔۔ نہیں پلیز۔۔۔پہ۔۔ پھچھے ہو شاہ جی مجھے نیند آئی ہے۔۔۔۔

لیکن مجھے سکون دو پھر سو جانا۔۔۔

لیکن شاہ جی۔۔

عرش نے روحا کے کچھ بولنے سے پہلے ہی اس کے ہونٹوں پر جھکا تھا اور پھر روحا کے بھی ڈر کے مارے مزاحمت نہیں کی تھی اور پھر عرش روحا کو ساری سوچوں سے دور لے جاتا اپنی دنیا میں لے گیا۔۔۔

اگلے دن۔۔۔

آکاش اٹھو آج نماز نہیں پڑھنی ہے کیا ایمان فریش ہوتی باہر آئی تو آکاش کو دیکھا جو سویا ہوا تھا ایمان کے بلانے پر بھی آکاش نے کوئی حرکت نہیں کی تو ایمان آکاش کے پاس گیں جیسے کی ایمان نے آکاش کے ہاتھ کو ہاتھ لگایا آکاش کا ہاتھ اتنا گرم تھا جیسے جل رہا ہو۔۔۔

آکاش آکاش۔۔۔ تمہیں تو بہت تیز بخار ہے ایمان آکاش کی گردن پر اس کے ماتھے پر ہاتھ لگاتے ہوئے بولی صبح صبح کا ٹائم تھا ایمان کسی کا ڈسٹرب بھی نہیں کر سکتی تھی ایمان جلدی سے باہر گیں اور کیچن میں چلی گیں اسے سمجھ نہیں ار ہا تھا وہ کیا کرے۔۔۔

ایمان کیا ہوا ہے یہاں کیا کر رہی ہو روحا بھی پیچھے سے آتے ہوئے بولی روحا بھی نماز پڑھتی تھی وہ بھی صبح ہی اٹھ گیں تھی اور باہر آئی تو کیچن میں ایمان کو دیکھا۔۔۔

روحی آکاش کو بہت بخار ہو گیا ہے کیا کرو۔۔۔

تم پریشان مت ہو موسم چینج ہو رہا ہے نا اسی لئے بخار ہو گیا ہو گا ویسے بھی آج کل میڈیسن کھا رہے ہے تو اسی لئے تم ایسے کرو یہ ٹھنڈے پانی کی پٹیاں کرواور یہ بخار کی میڈیسن ہے۔جی دے دینا پہلے اگر آکاش کا ہوش آئے تو اسے چائے اور ساتھ میں کچھ ہلکی پھلکی چیز کھلا کر میڈیسن دے دینا۔۔

ٹھیکیو ٹھیکھو سوو مچ روحی میں ابھی پٹیاں کرتی ہو اور کچھ کھلا بھی دو گی یہ کہتے اب کچھ ایمان نے اٹھایا اور کمرے میں چلی گی۔۔

ایمان نے جا کر آکاش کی ماتھے پر پٹیاں کرنا شروع کی اور ساتھ ساتھ میں تھوری بہت جو آیتیں یاد تھی اور پڑھ کر آکاش پر دم کرنے لگی۔۔

اکاش نے تھوری سی حرکت کی لیکن پھر سے سو گیا اب ایمان نے ہاتھ لگایا تو تھورا بہت پہلے سے بہتر تھا ایمان نے اٹھ کر نماز ادا کی اور پھر آکاش کو بھی اپنی باہوں میں لیتی سو گیں۔۔۔

صبح آکاش کی آنکھ کھلی تو خود کے خصار میں ایمان کو دیکھا جو گہری نیند سوئیں تھی آکاش نے ایمان کو دیکھا جو سوئی ہوئی بہت ہی معصوم پیاری لگ رہی تھی آکاش کے لبوں نے مسکراہٹ کو چھوا تھا۔۔۔

انجانے میں ہی آکاش ایمان ہر جھکا تھا اور اسے کے ماتھے پر بوسہ دیا تھا تم میری وہی معصوم سی بٹر فلائی ہو آکاش ایمان کو دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔

کیا ہوا آکاش تن ٹھیک تو ہو نا کچھ چاہئے کیا ایمان کی یک دم آنکھ کھلی تو آکاش کو دیکھا۔۔۔

نہیں کچھ نہیں چاہے۔۔۔

ایمان نے اس کے ماتھے پر ہاتھ رکھ کر بخار چیک کیا جواب نہیں تھا اف شکر اب تمہیں بخار نہیں ہے صبح تو میں ڈر ہی گیں تھی چلو تم فریش ہو جاؤ میں تمہارے لیے کچھ ہلکا پھلکا سا لے کر آتی ہو ایمان اپنے

بال جوڑے میں قید کرتی جلدی سے باہر چلی گئی آکاش اسے دیکھتا ہی رہ گیا کبھی کبھی تو یہ لیڈی بوس بن جاتی ہے کبھی کبھی اتنی سوفٹ کے اسے کوئی سمجھ ہی نا پائے۔۔

بے بی گرل اٹھ جاؤ میری جاں نہیں تو تمہیں ایسے سویا ہوا دیکھ کر میری پھر سے نیت خراب ہو رہی ہے روحا کو ایسے معصومیت سے سویا دیکھ عرش کی نیت پھر سے خراب ہونے لگی تھی۔۔۔

شاہ جی نہیں کرے نا مجھے نیند آئی ہے روحا کروٹ بدلتے پھر سے سو گیں۔۔۔

بے بی گرل تھوڑا سے پیار کرنے دو نا پھر مجھے کسی کام سے جانا ہے سارا دن سوئی رہنا۔۔۔

شاہ جی۔۔۔

بے بی گرل عرش روحا کی گردن پر جھکتے ہوئے روحا کی نیند خراب کرنے لگا۔۔

آپ کبھی نہیں سدھر سکتے روحا نیند میں ہی عرش سے باتیں کر رہی تھی جیسے اسے کوئی خوف نا ہو۔۔۔

جب تم جیسی ہوٹ بیوی پاس ہو تو کون کمبخت سدھرنا چاہتا ہے عرش روحا کے سینے پر جھکا ور روحا کی سسکی نکلی تھی اور روحا کے ہاتھ عرش کے بالوں پر گئے تھے۔۔۔

عرش نے روحا کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہی تھی خمار آلود آنکھوں سے میری بے بی گرل کو پیار چاہئے نا اپنے شاہ جی کا۔۔

شاہ جی آپ بہت برے ہے روحا عرش کے بالوں کو کھینچتی کوئی بولی تو عرش کا قہقہ گونجا تھا اور پھر عرش نے صبح صبح پھر سے روحا کے ہوش ٹھکانے لگا دئے تھے۔۔۔

◈◈◈

عرش تو فریش ہو کر اپنے کسی کام سے باہر چلا گیا تھا ابیہا کا بھی دل کر رہا تھا آج شاپنگ پر جانے کو سو وہ بھی چلی گئی ابھی وہ شاپنگ کر کے مال سے باہر نکلی ہی تھی کے کچھ آدمیوں نے اس کے ناک پر کپڑا رکھا تھا ابیہا نے اپنے آپ کو چھڑوانے کی کوشش کی لیکن وہ ہمت ہارتی جلدی ہی ہوش و حواس سے بیگانہ ہو گئیں۔۔۔

رات ہونے والی تھی لیکن ابیہا گھر نہیں آئی تھی۔۔

روحا آبی کو بلا کر لاو آج وہ نہیں آئی کھانے پر ان کی طبیعت تو ٹھیک ہے نا۔۔

شاہ جی آبی تو گھر نہیں ہے۔۔۔

کیا مطلب گھر نہیں ہے رات ہونے والی ہے ابی گھر نہیں ہے عرش نے پریشان ہوتے ہوئے کہا اور موبائل نکال کر ابیہا کو کال کی لیکن ابیہا کا نمبر بند جا رہا تھا۔۔۔

شایان ہری آپ آبی کو ٹریس کر وہ کہاں ہے عرش نے شایان کو کہا اور خود بھی نمبر ٹرائے کرنے لگا۔۔

عرش ابی کا نمبر تو کسی مال کے آگے شو ہو رہا ہے۔۔۔

افففف پاگل ہو ان کے گلے میں لاکٹ ہے وہ ٹریس کرو جلدی عرش نے جھنجھلائے ہوئے کہا۔۔

اووہاں ہاں شایان بھی ٹریس کرنے لگا سب ہی پریشان ہو گئے تھے کیونکہ ابیہا کبھی پہلے گھر سے باہر نہیں رہی تھی روحا عرش کو حوصلہ دے رہی تھی شاہ جی آپ پریشان نا ہو آبی ٹھیک ہو گی۔۔۔

انشاللہ۔۔۔

عرش۔۔۔شایان نے خیرانگی سے ایک دفعہ لیپ ٹاپ کو دیکھا اور پھر عرش کو۔۔۔

کیا ہوا ہے شایان کہا ہے ابی جلدی بتاؤ۔۔۔

آبی کی لوکیشن ایگل محل میں شو ہو رہی ہے۔۔۔

واٹ۔۔۔حدید شایان ایمان تینوں ہی چیختے اٹھے تھے آبی وہاں کیا کر رہی ہے ایگل محل مطلب کے روبرٹ عرش نے اپنے ہاتھ کا مکہ بناتے ٹیبل پر مارا اگر اس باسٹرڈ نے ہماری آبی کو کچھ کیا تو یقین کرو قیمہ بنا کر کتوں کو کھلاو گا حدید جلدی سے ٹیم ریڈی کرو ہری اپ ایمان شایان اپنا اپنا بندوبست کرو کوئی بھی کمی نہیں ہونی چاہیئے حدید شایان ایمان تینوں سب ہی سر ہلاتے اپنے آپ کو تیار کرنے چلے گئے جیک بس سب کو دیکھتا ہی رہ گیا آج پہلی بار تھا جب وہ نہیں جا رہا تھا سب میشن کے لئے جا رہے تھے۔۔

کیا ہوا آر پریشان لگ رہے ہو جنت ارمانڈو کو دیکھتے ہوئے بولی جو پریشان لگ رہا تھا۔۔

پتا نہیں جنت ایسے لگ رہا ہے جیسے کچھ برا ہونے والا ہے۔۔۔

اوہو آر تم یونہی پریشان ہو رہے ہو کچھ نہیں ہوتا تم نے کھانا کھایا۔۔

نہیں جنت میرا دل نہیں کر رہا کھانے کو ارمانڈو نے اپنا سینہ مسلتے ہوئے کہا۔۔

اے۔۔۔ے اٹھ۔۔۔روبرٹ نے بے ہوش کرسی سے بندھی ایہا کے منہ پر پانی پھینکا تھا جس سے وہ ہڑبڑا کر اٹھی تھی اور سامنے دیکھا جہاں ایک اادمی کھڑا تھا۔۔

کک۔۔کون ہو تم لوگ اور مجھے کیوں یہاں لائے ہو ایہا کو بچپن والا واقعہ یاد آ گیا تھا جب وہ اٹھارہ سال کی تھی تو اسے کچھ لوگ اٹھا کر کے لے گئے تھے اور اس کی عزت اور پھر سے وہی سین۔۔

میں کون ہو تمہیں یہ جاننے کی ضرورت نہیں ہے بس اتنا جان لو کے تم میرے دشمن کی بہن ہو تم نے۔۔۔

اہہہہ۔۔۔روبرٹ نے ایہا کے بالوں سے پکڑا کے ایہا کے منہ سے چیخ نکلی تھی۔۔۔

تمہاری وجہ سے میرا شیر کتا بن گیا ہے کتا تیری جیسی دو ٹکے کی لڑکی کی وجہ سے۔۔

چیچ۔۔۔ چھوڑوں مجھے ابیہا کی آنکھوں سے آنسو نکلنے لگے تھے اسے کچھ سمجھ نہیں ارہا تھا یہ ادمی کس کی بات کر رہا ہے۔۔۔

جلدی کرو شایان حدید کہاں مر گئے ہو تم لوگ عرش ڈھارتے ہوئے بولا تھا۔۔۔

بس بس ہو گیا سب اب نکلتے ہے حدید ساری ٹیم اور اسلحہ تیار کرتا ہو بولا۔۔

جو بولا تھا وہ رکھے ہے نا کیونکہ آج ایگل محل کا نام و نشان مٹانا ہے ہم نے تو کے آئندہ کوئی ہم سے الجھ نا سکے اس وقت عرشان شاہ کی آنکھوں میں وخشت ہی وحشت تھی جیسے سامنے روبرٹ ہوتا تو اسے چیڑ پھاڑ دیتا۔۔۔

عرش ارمانڈو کو کال کر لینی چاہئے کیا پتا وہ ہماری کچھ مدد کر سکے۔۔۔

ہمم۔۔۔ حدید کر دو کال عرش یہ کہتے باہر چلا گیا ساتھ میں لیو کو بھی لے گیا تھا لیو بھی اج تازہ تازہ گوشت کھانے کے لیے تیار تھا۔۔

آپ کیا کہ رہے ہے مجھے کچھ سمجھ نہیں ارہا ہے کس بارے میں بات کر رہے ہے مجھے چھوڑ دے اگر عرشان اگیا تو آپ کو چھوڑے گا نہیں ابیہا جھٹپٹانے ہوئے بولی۔۔۔

ہاہاہاہاہا۔۔۔ چٹاخ۔۔۔ ایک زاردار تھپڑ ابیہا کے چہرے پر پڑا تھا کے ابیہا کے ہونٹ پھٹ گیا تھا اور ناک سے بھی خون آنے لگا تھا۔۔۔

میں تو چاہتا ہو وہ آئے میرے سامنے اور تیری موت اپنی آنکھوں سے دیکھے اور تیرا وہ عاشق بھی۔۔۔

جنت میرا دل گھبرا رہا ہے میں زرہ باہر سے ہو کر آتا ہو اتنے میں ارمانڈو کے موبائل پر کال ائی تھی ان نون نمبر دیکھ کر ارمانڈو نے کال اٹھائی۔۔

کون۔۔

ارمانڈو میں حدید بات کر رہا ہو آبیہا صبح سے غائب ہے اس کی لوکیشن ایگل محل میں شو ہو رہی ہے اگر ابیہا کا کچھ ہوا تو ہم تمہیں کبھی معاف نہیں کریں گے اور عرشمان کا پتا نہیں تمہیں اپنے ہاتھوں سے مار دے۔۔۔

کیا بکواس کر رہے ہو ابیہا وہاں کیسے پہنچ گیں۔۔۔

یہ وہاں جا کر پتا چلے گا تم نے انا ہے تو اجاؤ یہ کہتے حدید نے کال کاٹ دی۔۔۔

کیا ہوا ہے آر جنت نے بھی اسے پریشان ہوتے ہوئے پوچھا۔۔۔

جنت دعا کرنا میری بیا کو کچھ نا ہوا کر بتاتا ہو سب ابھی مجھے جانا ہے ارمانڈو بھاگتے ہوئے باہر نکلا تھا۔۔

چل کو برا کو کال کرتا ہو دیکھتے ہے وہ کہاں تک پہنچا ہے پتا تو اسے چل گیا ہو گا روبرٹ نے عرش کو کال کی تو عرش نے کال اٹھائی۔۔۔

کیسے ہو کوبرا روبرٹ کی چہکتی آواز سن کر عرش کے غصے سے رگیں پھولی تھی۔۔۔

روبرٹ یو باسٹرڈ اگر آبی کو کچھ ہوا تو تیرے اتنے ٹکڑے کرو گا تو کوئی گن بھی نہیں پائے گا۔۔۔

ہاہاہاہاہاہا۔۔۔پہلے اکر بچا تو لے اسے۔۔۔

عرش عرش ابیہا بھی چیخی تھی۔۔

چٹاخ۔۔۔ایک اور زوردار تھپڑ ابیہا کو پڑا تھا۔۔۔

اہہ۔۔۔ابیہا کی چیخ دوسری طرف بیٹھے عرش حدید شایان ایمان نے سنی تھی۔۔

کتے آبی کو ہاتھ مت لگا حدید بھی چیخا تھا۔۔

ایہا کا تھپڑ پڑنے کی وجہ سے اس کا سر کرسی کے ساتھ لگا تھا جس سے اس کے ماتھے سے بھی خون نکلنے لگا تھا۔۔۔

روبرٹ نے کال بند کی اور ایہا کو دیکھا جو اسے ہی خوف سے دیکھ رہی تھی روبرٹ اسے چھوڑے ایسے ہی باہر چلا گیا ایک طرف ڈی گینگ جا رہا تھا دوسری طرف سے ارمانڈو بھی نکل گیا تھا۔۔۔

سقر کمرے میں آیا تو علینا کو دیکھا جو سوئی ہوئی تھی سقر کو خیرت ہوئی کے علینا ابھی تک اٹھی نہیں لیکن سقر نے کچھ نہیں کہا اور جا کر علینا کے ساتھ لیٹ گیا سقر نے اپنا چہرہ موڑ کر علینا جو دیکھا لیکن اسے علینا کے جسم پر تھوری ہلچل سی محسوس ہو رہی تھی سقر نے غور سے دیکھا جہاں اس کی نظر علینا کے ہونٹوں پر گیں تھی جو کپکپا رہے تھے پھر اس کی نظر علینا کے ہاتھوں پر گیں علینا کے ہاتھ کانپ رہے تھے جس سے علینا نے کمبل جو مضبوطی سے تھاما ہوا تھا سقر کے آنکھوں میں چمک اور ہونٹوں پر مسکراہٹ آئی تھی۔۔۔

لگتا ہے کوئی مجھ سے ڈر کر سونے کی ناکام کوشش کر رہا ہے سقر نے شرارتی انداز میں کہا تو علینا نے اور مضبوطی سے آنکھیں میچ لی۔۔

صنم۔۔۔ سقر علینا کی کان کے پاس جھکتا ہوا بولا تو علینا نے جھٹ سے آنکھیں کھولی۔۔۔

مم۔۔ میں تو سو رہی تھی علینا جلدی سے بولی کہی سقر پھر سے غصہ نا کر جائے۔۔۔

اچھا سو رہی تھی تو اٹھی کیوں سقر نے ہنستے ہوئے کہا لیکن سقر کا ہاتھ دل پر گیا تھا سقر کے دل پر درد ہونا شروع ہوا تھا لیکن وہ پھر بھی اپنی صنم کے سامنے نارمل رہنے کی کوشش کر رہا تھا سقر کو ماتھے پر پسینہ آنے لگا تھا۔۔۔

صنم وہ پانی سقر نے اپنی آنکھیں بند کی تو علینا جلدی سے اٹھی اور سقر کی حالت دیکھتے ڈر گیں تھی۔۔۔

کیا ہوا ہے سفر آپ کو علینا جلدی سے پانی دیتی پوچھنے لگی۔۔۔

صنم مم۔۔میں ٹھیک ہو سفر نے منہ سے اٹکتے ہوتے الفاظ ادا ہوئے تھے لیکن سفر وہاں ہی درد کے مارے بیڈ پر گرا تھا۔۔

سفر سفر۔۔۔علینا کے تو سفر کی ایسی حالت دیکھتے ہاتھ پاؤں پھول گئے تھے علینا سفر کے چہرہ تھپتپا پانے لگی۔۔۔

سفر مم۔۔مین ابھی ڈاکٹر کو کال کرتی ہو ایلکس بھیا۔۔۔

اس سے پہلے کی علینا اٹھ کر جاتی سفر نے علینا کا ہاتھ پکڑ لیا میرے پاس رہو مجھے تمہاری ضرورت ہے سفر تڑپنے لگا تھا۔۔۔علینا اب اٹھ کر جا بھی نہیں سکتی تھی علینا نے سفر کے ہاتھوں کو مسلنا شروع کر دیا کبھی اس نے ماتھے پر آیا پسنہ اپنے ڈوپٹے سے صاف کرتی کبھی ہاتھوں کو مسلتی کبھی سفر کے دل والی جگہ پر ہاتھ لگاتی سفر کو کچھ سمجھ نہیں ارہا تھا اس کے ساتھ ایسا کیوں ہوتا ہے وہ سارا چیک اپ کروا چکا تھا ساری رپورٹس بھی کلئر آتی تھی لیکن کوئی آج تک سفر کی اس بیماری کو پکڑ نہیں پایا تھا۔۔۔

سفر نے علینا کے ہاتھ کو زور سے پکڑ لیا تھا اور اس کے ہاتھ کو اپنے سینے پر رکھا تھا علینا کو سفر اٹھنے بھی نہیں دے رہا تھا علینا پریشان ہوتی سفر کو دیکھ رہی تھی جس کی آنکھیں اب بند ہو رہی تھی علینا نے نا جانے کیسی فیلنگز کے تحت جھکتے سفر کے ماتھے پر اپنے لب رکھے تھے کے یہ حرکت کرنے کے بعد علینا بھی اپنی حرکت کر ہکا بکا تھی شکر کے سفر ہوش میں نہیں ہے علینا نے سفر کو دیکھا جواب شاید سو چکا تھا علینا کی اپنی طبیعت بھی ٹھیک نہیں تھی اس کی کمر میں بھی درد تھا علینا کو سفر کا اپنی گود میں سے اٹھانا بہتر نہیں لگا تھا اسی لیے وہ ایسے ہی بیڈ سے ٹیک لگاتی آنکھیں موند گئی۔۔۔

عرشمان لوگ ایگل محل پہنچ گئے تھے اب وہاں ایک جنگ کا سماں تھا اندر بیٹھا روبرٹ باہر چلتی گولیوں کی آواز سنتا اٹھ کر ابیہا کے کمرے میں گیا تھا۔۔

حدید ایمان تم دونوں پورے محل میں بمب فٹ کرو مجھے اس محل کی ایک ایک اینٹ گرانی ہے عرش روبرٹ کے آدمیوں کی گردنیں اڑاتا ہوا دونوں کو حکم دیتا ہوا بولا تو دونوں ہی سرہاں میں ہلاتے بمب پکڑتے الگ الگ جگہوں پر چلے گئے پیچھے شایان عرش اور لیو روبرٹ کے آدمیوں کو چیر پھاڑ رہے تھے کچھ عرش کے لوگ بھی مرے تھے کچھ زخمی ہو گئے تھے اس سے پہلے کے ایک گولی عرش کو لگتی ارمانڈو نے آتے عرش کو پیچھے کیا تھا جس سے گولی عرش کے پاس سے گزری تھی عرش نے ارمانڈو کو دیکھا لیکن ابھی یہ ٹائم ابیہا کو بچانے کا تھا دونوں کے کوئی بات نہیں کی تھی باہر کے آدمیوں کو مار کر سب اندر گئے تھے حدید اور ایمان بھی اپنا کام کرتے وہاں کی آ گئے تھے۔۔

جیسے ہی وہ اندر گے سامنے ہی روبرٹ ابہیا کو پکڑے کھڑا تھا ابیہا کی حالت دیکھتے عرش ارمانڈو نے اپنی اپنی مٹھیاں ضبط سے بند کی تھی۔۔۔

ماتھے سے نکلتا خون ہونٹ پھٹا ہوا تھا چہرے پر تھپڑوں کے نشان بال بکھرے ہوئے تھے ابیہا کی حالت قابل رحم تھی جیسے دیکھ سب کو ہی دل میں درد ہوا تھا ایک غصے کا ابال سب کے سینوں سے نکلا تھا۔۔۔

آؤ آؤ کوبرا اور ارمانڈو تم لوگوں کا ہی انتظار تھا روبرٹ ابہیا کی گردن پر اپنی گن رکھتے ہوئے بولا۔۔

اسے سے پہلے کے عرش آگے بڑھتا روبرٹ نے گن کا زور دیا وہاں ہی رک جاؤ کوبرا ورنہ اس لڑکی کو مار دوں گا۔۔۔

اے ے ے کتے خبردار آپی کو کچھ کیا تو کتے کی موت ماروں گا تجھے میں عرش ڈھارا تھا اور اس کی ڈھار سے ایک دفعہ تو روبرٹ اور اس کے پیچھے کھڑے لوگ بھی کانپ گیے تھے۔۔

اسے مار کر میں تم دونوں سے بدلہ لوگا اور ارمانڈو تم تمہیں تو میں نے شیر بنا کر پالا تھا بچپن سے تمہیں میں نے ایسا درندہ بنایا تھا کے تمہارے دل میں کسی کے لیے کوئی رحم نا آئے لیکن اس لڑکی اس دو ٹکے کی لڑکی کے لیے تم نے مجھے دھوکہ دیا۔۔

آبیہا خیرت سے ارمانڈو کو دیکھ رہی تھی کے یہ ادمی اسے کیا کہ رہا تھا درندہ شیر ابیہا کی آنکھوں میں شک خیرت دیکھ کر ارمانڈو کا دل کیا وہ سامنے کھڑے انسان کو زمین کے اندر گھاڑ دے۔۔

تمہیں میں نے کہا تھا مجھے ڈی گینگ کے ایک ایک آدمی کی لاش چاہیے لیکن جب جب تم نے ان پر حملے کیے ان کا نقصان پہں چایا لیکن مجھے تو لگتا تھا تم ہی دھوکہ دے رہے تھے تم ہی تھے جو انہیں بچا رہے تھے۔۔۔

بکواس بند کرو اپنی روبرٹ اگر بیا کو کچھ ہوا تو تیری موت میرے ہاتھوں ہی ہو گی جن ہاتھوں کو تو نے درندہ بنایا ہے انہی درندگی ہاتھوں سے ترے ٹکڑے کرو گا۔۔

عرش نے بھی خیرانگی سے ارمانڈو کی طرف دیکھا کہی یہ ہی تو نہیں ایس کے۔۔۔

ابیہا تو ارمانڈو کی سچائی سن کر اندر سے ٹوٹ گئی تھی تو یہ تھی اس کے مان کی سچائی وہ تو اس سے جھوٹ بولتا ہوا آیا تھا۔۔۔

میرا حال تو تم بعد میں کرو گے پہلے اپنے بیٹے کا بدلہ لو گا بہت شوق ہے نا لوگوں کی گردن اڑانے کا تو یہ لو کسی کو سوچنے سمجھنے کا موقع دیے بغیر ہی روبرٹ نے گولی چلائی تھی جو سیدھا ابیہا کی گردن پر لگی تھی۔۔۔

ابیہا جو ارمانڈو کو ہی نم آنکھوں سے دیکھ رہی تھی کٹی پتنگ کی طرح وہ نیچے گری تھی۔۔

بیابیا۔۔۔ابی آپی۔۔۔سب ہی ابیہا کی طرف بھاگے تھے ابیہا بس نم آنکھوں سے ارمانڈو کو دیکھ رہی تھی کتنی آسانی سے وہ اس سے جھوٹ بولتا ہوا تھا اسے دھوکہ دیتا آیا تھا۔۔

روبرٹ کی طرف کسی کا دھیان ہی نہیں گیا سب کو تو ابیہا کی پڑ گیں تھی روبرٹ سب کی حالت دیکھتا وہاں سے بھاگا تھا۔۔

جلدی سے ہاسپٹل لے کر چلو بیا کو ارمانڈو چیخا تھا۔۔۔

عرش نے ابیہا کو اٹھایا اور حدید اور ایمان کو دیکھا یہ محل مجھے یہاں نظر آیا تو تم لوگوں کی ٹکرے کر دوگا عرش لال ہوتی آنکھوں سے حدید اور ایمان کو وارن کرتا ابیہا کو لے کر باہر بھاگا تھا ارمانڈو بھی عرش کی ساتھ ہی بیٹھ گیا تھا۔۔

بیا بیا پلیز آنکھوں کھولے مجھے۔۔ مم۔ مجھ۔۔مجھے معاف کر دے بیا آیندہ آپ سے کچھ نہیں کہوں گا کوئی جھوٹ نہیں بولوں گا پلیز بیا ایک دفعہ معاف کر دے ارمانڈو کی سبز آنکھوں سے آنسو نکل نکل کر ابیہا کے چہرے پر گر رہے تھے۔۔

شایان تو ارمانڈو کو دیکھ رہا تھا بچپن کے بعد شایان آج ارمانڈو کو اتنے پاس سے دیکھ رہا تھا ارمانڈو نے تو شایان کی طرف دھیان ہی نہیں دیا تھا۔۔

وہ لوگ ہاسپٹل پہنچ گئے تھے ابیہا کو جلدی سے اندر لے گئے تھے حدید اور ایمان ایگل محل کو راکھ کا ڈھیر بناتے وہ بھی ہاسپٹل اگئے تھے۔۔۔

یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا ہے ارمانڈو عرش غصے سے آگے بڑھتا ارمانڈو کا گریبان پکڑتا ہوا ہاسپٹل میں ہی ڈھار کر بولا تھا ارمانڈو خود بھی ابیہا کی وجہ سے پریشان تھا اور رو رہا تھا ارمانڈو نے اپنی لال ہوتی آنکھوں سے عرش کو دیکھا اور پھر عرش کو دیکھا۔۔

یہ سب میری وجہ سے نہیں تمہارے وجہ سے ہوا ہے سب کچھ تمہارے وجہ سے ہوا ہے تم ہو اس کے زمہ دار سمجھے عرشان شاہ تم ہو اس سب کے زمہ دار ارمانڈو بھی سرخ چہرہ لیتے ہوئے بولا تھا ضبط سے ارمانڈو کا چہرہ بھی سرخ ہو رہا تھا۔۔

میں میں کیسے عرش ارمانڈو کے سامنے آتے بولا۔۔۔

مجھے اس بارے میں کوئی بات نہیں کرنی وہ میری بیا تھی میری رہے گی۔۔۔

مانڈو۔۔۔شایان نے ارمانڈو نے کندھے پر ہاتھ رکھا تو ارمانڈو نے شایان کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

شان۔۔۔ارمانڈو بھی بولا تھا۔۔

شان نے بولو میری بیوی بلاتی ہے مجھے میری مانڈو شایان آنکھوں میں انسو لئے بچپن کی طرح ارمانڈو کے گال پر کس کی تھی اور پھر ارمانڈو کے گلے لگتے پھوٹ پھوٹ کر رو دیا تھا ارمانڈو نے عرش کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ کر اپنا منہ موڑے کھڑا ہو گیا تھا ارمانڈو نے شایان کو خود سے الگ کیا اور بغیر کسی کو دیکھے چلا گیا۔۔

سقر اٹھا تو اس نے علینا کو دیکھا جو خود بے آرام ہو کر اس کے آرام کی فکر کرتے لیٹی ہوئی تھی سقر کتنی ہے دیر اپنی صنم کا معصوم سا چہرہ دیکھتا رہا تھا۔۔۔

کتنی معصوم ہو تم میری صنم تمہارے یہ گولو مولو سے گال سقر نے اپنی انگلیوں کے پوروں سے علینا کے نرم و نازک گالوں کو چھوا تھا۔۔

تمہارے یہ ہونٹ۔۔۔پھر سقر نے علینا کے ہونٹوں کو چھوا تھا دل کرتا ہے انہیں کھا ہی جاؤ بہت جلد تمہیں اپنا بنا کو گا صنم پھر کبھی مجھ سے دور نہیں جاسکو گی سقر نے علینا کا ہاتھ دیکھا جو ابھی بھی سقر کے ہاتھ میں تھا۔۔۔

سقر نے علینا کو سیدھا کر کے لٹایا اور اس پر کمبل اڑایا اور باہر چلا گیا۔۔

سقر ایک کمرے میں گیا اور سامنے دیکھا جہاں ایک لاغر وجود جو کومے میں تھا ایک چالیس سالا عورت جو سیدھی لیٹی ہوئی تھی۔۔۔

ماما۔۔۔سقر اس عورت کے پاس جاتا اس کے پاؤں کے پاس بیٹھ گیا آپ جلدی سے ٹھیک ہو جائے ناماما میں تھک گیا ہوں ماما اور مجھے آپ کی بہو سے بھی ملوانا ہے بہت پیاری ہے آپ کی بہو اور آپ جلدی سے ٹھیک ہو جائے پھر ہی ہم ایک ساتھ بدلہ لے گئے سقر کی اپنی ماں کی ایسی حالت دیکھتے آنسو آئے تھے ڈاکٹرز نے کہا تھا کے یہ سب جلدی ہے ہوش میں اجائے گی یہ خود کو ریکور کرنے کے بہت کوشش کر رہی ہے تب سے سقر کو اس دن کا انتظار تھا کے کب اس کی ماں ہوش میں آئے گی سقر اپنی ماں کے ماتھے پر بوسہ دیتے کمرے سے باہر چلا گیا۔۔۔

ارمانڈو غصے اور غم کی حالت میں اپنے گھر آگیا تھا جہاں جنت پریشانی سے ادھر ادھر چکر لگا رہی تھی۔۔۔

کیا ہوا ہے آر تم کہاں چلے گیے تھے اور یہ خون کس کا ہے تمہیں کیا ہوا ہے تم ٹھیک تو ہو نا ارمانڈو کی شرٹ پر ابیھا کا خون لگا تھا اسے دیکھتے جنت ارمانڈو سے پوچھنے لگی تھی۔۔۔

جنت ارمانڈو کا ضبط ٹوٹا تھا اور وہ صوفے پر بیٹھتے پھوٹ پھوٹ کر رو دیا تھا۔۔۔

آر کچھ بتاو کیا ہوا ہے تمہیں سب ٹھیک ہے نا۔۔۔

کچھ ٹھیک نہیں ہے جنت میری بیا میری وجہ سے وہ عرش کہتا ہے میری بیا میری وجہ سے اج زندگی اور موت کے بیچ میں کھڑی ہے۔۔۔

کیا کیا کہہ رہے ہو تم آر کیا ہوا ہے بیا کو وہ کہاں ہے۔۔۔

جنت وہ عرش کہتا ہے میری وجہ سے۔۔۔

کچھ تمہاری وجہ سے نہیں ہوا ہے آر تم مجھے بتاو پھر ارمانڈو نے ساری بات بتائی جیسے سنتی جنت بھی بے حد پریشان ہو گئی تھی۔۔

میں کیسے اپنی بیا کو ایسی حالت میں پہنچا سکتا ہو جنت وہ وہ عرش جھوٹ کہتا ہے نا۔۔ارمانڈو جنت کا ہاتھ پکڑتے روتے ہوئے بولا جنت نے تو پہلی دفعہ ارمانڈو کو اس حالت میں دیکھا تھا۔۔

تم دعا کرو نا کے تمہیں تمہاری بیا واپس مل جائے جنت نے بھی ارمانڈو کو کہا۔۔

مجھے یقین نہیں ہے کے گاڈ میری بات سنے گا جب اس نے میری بچپن میں بات نہیں سنی تھی مجھے میری ماں سے الگ کر دیا تھا جب میں خیوان بن رہا تھا تب بھی میں نے کہا تھا یہاں سے نکال دے تب بھی نہیں سنی تھی جب میں خیوان بن کر اپنے باپ کے پاس گیا میرا باپ وہاں بھی نہیں تھا میں نے گاڈ نے مانگا کے میرے پاپا مل جائے لیکن وہ بھی نہیں سنی اسی لیے مجھے یقین نہیں ہے۔۔۔

تو ایک دفعہ ہمارے خدا سے اپنی بیا کے خدا سے مانگ کر دیکھو جنت نے موقع دیکھتے وہ بات بول دی تھی۔۔۔

ارمانڈو نے جنت کو دیکھا لیکن کچھ سوچتے بغیر کچھ کہے آپنے کمرے میں چلا گیا۔۔

ابیہا ہاسپٹل میں ہے ایشو دعا کرو وہ ٹھیک ہو جائے۔۔۔

ہمم ایہا بہت اچھی ہے روحی ہمیشہ اس نے ہمیں اپنی بہنیں کی سمجھا ہے لیکن میں تو کہتی تو روحی آج بھی موقع ہے بھاگ چلتے ہے اس دفعہ اتنی دور جائے گے کے یہ لوگ ہمیں ڈھونڈ نہیں پائے گے۔۔۔

کیسی باتیں کر رہی ہو ایشو ایہا کی جان خطرے میں ہے شاہ جی کو میری ضرورت پر سکتی ہے وہ جیسے بھی ہے لیکن میں ان کی بیوی ہو ایشو اور میں انہیں ان حالات میں اکیلا چھوڑ کر نہیں جا سکتی انہوں نے بھی جب میں اور ماہم مشکل میں تھی انہوں نے سنبھالا تھا تو میں کیسے انہیں ان حالات میں اکیلا چھوڑ سکتی ہو اور میں تو تمہیں بھی کہتی ہو حدید کو تمہاری ضرورت ہو گی ایشو حدید بہت اچھے ہے تم سے پیار کرتے ہے اگر ہم انہیں پیار سے ٹریٹ کرے گے تو ہم سے بھی پیار کرے گے۔۔۔

ہمم۔۔۔ایشو بس اتنا ہی کہہ سکی کہ تو وہ ٹھیک ہی رہی تھی کے حدید نے ہمیشہ اسے پیار ہی دیا تھا ہاں جب دور جانے کا کہتی تھی تب ہی وہ سختی کرتا تھا لیکن پیار بھی تو کرتا تھا۔۔۔

کافی دیر بعد ڈاکٹر باہر آئے تو عرش ڈاکٹر کے پاس گیا۔۔

ڈاکٹر آپی ٹھیک تو ہے نا۔۔۔

دیکھے عرشان میں کوئی آپ کو حوصلہ نہیں دو گا گولی ان کی گردن پر لگی ہے یہ تو شکر ہے کے گردن کے ماس کو چھو کر گزری ہے ورنہ ابھی تک ان کی موت ہو چکی ہوتی لیکن یہ کوئی معجزہ ہی ہے وہ ابھی تک زندہ ہے ابھی ان کے 72 گھنٹے بہت کریٹکل ہے ان 72 گھنٹوں میں کچھ بھی ہو سکتا ہے آپ بس دعا کرے یہ کہتے ڈاکٹر تو چلا گیا تھا لیکن پیچھے عرش حدید شایان پر پہاڑ توڑ گیا تھا ایمان تو گھر چلی گیں تھی آکاش کو بھی ایمان کی ضرورت تھی۔۔۔

اگلے دن۔۔۔۔

روحا بھی ایمان کے ساتھ سب کے لیے ناشتہ بنا کر لائی تھی روحا اپنا فرض سمجھتی تھی کے وہ سب کا خیال رکھے روحا تو عرش کی حدید شایان کی حالت دیکھتے خود بھی رونے لگ گئی تھی رات بھر وہ سب جاگتے رہے تھے سب کی آنکھیں لال ہو رہی تھی لیکن کسی کو بھی سکون نہیں ارہا تھا۔۔

شاہ جی یہ لے کافی بنا کر لائی ہو آپ کے لیے روحا عرش نے سامنے کافی کا کپ کرتے ہوئے بولی۔۔۔

نہیں مجھے نہیں پینی روحا عرش نے اپنے آنسو صاف کرتے ہوہے کہا روحا نے عرش کو پہلی بار اسے روتے ہوئے دیکھا تھا وہ ٹھیک ہو جائے گی شاہ جی ہم سب مل کر دعا کرے گے نا۔۔۔

وہ ٹھیک ہو جائے گی نا روحا عرش نے روحا کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا پتا ہے تمہیں روحا انہوں نے بچپن سے ہی ہمیں بہت پیار دیا تھا جب بھی ہم کوئی غلط کام کرتے تھے ماما پاپا کی ڈانٹ سے بچانے کے لیے وہ آگے کھڑی ہو جاتی تھی شایان اور حدید بھی عرش کے پاس اکر بیٹھ گئے تھے۔۔۔۔

ہمیشہ پیار کیا ہے بڑی بہنوں کی طرح ساتھ دیا ہے اور جب ان کے ساتھ ایک حادثہ ہوا تھا اس وقت ہم چھوٹے تھے لیکن جب جب بڑے ہوتے گئے ہمیں اپی کی کمی محسوس ہوتی گئی جب وہ ہوش میں آئی تو ہم سب بہت خوش تھے لیکن اب پھر سے آپی کے ساتھ عرش بچوں کی طرح روحا کے کندھے پر سر رکھ کر رو دیا تھا اور حدید اور شایان بھی اپی کی باتیں یاد کرتے رو رہے تھے لیو بھی اپنے پاپا کا ایسے روتے دیکھ کر اس کی گود میں سر رکھ گیا تھا۔۔

رات ہونے والی تھی لیکن ابیہا کی طرف سے کوئی خبر نہیں تھی ڈاکٹر ابھی بھی کہ رہے تھے کے ان کی زندگی خطرے میں ہی ہے۔۔۔۔

عرش کو ارمانڈو پر ابھی بھی بے حد غصہ تھا وہ آخری بار ارمانڈو سے بات کرنا چاہتا تھا کے وہ ابیہا سے دور رہے یہی سوچ کر اس نے ارمانڈو کو کال کی اور اسے ملنے کے لیے بلایا ارمانڈو جو خود بھی عرش سے ملنا چاہتا تھا وہ بھی راضی ہو گیا اور دونوں نے ملنے کا پلان بنایا۔۔

◈◈◈

ارمانڈو ایک پل کے پاس کھڑا پل کے نیچھے سمندر کی لہروں کو دیکھ رہا تھا اور ابیہا کے بارے میں سوچ رہا تھا اتنے میں پیچھے سے عرش بھی آیا تھا۔۔۔

ارمانڈو۔۔ عرش نے ارمانڈو کو آواز دی تھی ارمانڈو نے مڑ کر دیکھا جہاں عرش بکھری ہوئی حالت میں کھڑا تھا۔۔۔

کیوں بلایا ہے مجھے عرش ارمانڈو بھی سیدھی بات پر آیا تھا۔۔۔

میں تم سے یہ بات کرنے آیا ہو کے اگر آبی ٹھیک ہو جاتی ہے تو تم اس سے دس فٹ کی دوری پر رہو گے یہ جو کچھ بھی ہوا ہے تمہاری وجہ سے ہوا ہے ارمانڈو اگر تم آبی سے نا ملتے نا ہی روبرٹ کو پتا چلتا نا ہی ابیہا اس کے پاس جاتی نا ہی ابیہا کی یہ حالت ہوتی عرش بڑی مشکل سے ضبط کرتے الفاظ ادا کر رہا تھا۔۔

عرشمان شاہ بیا میری وجہ سے نہیں تمہاری وجہ سے اس حالت میں ہے تمہاری بھی تو دشمنی تھی روبرٹ سے اور رہی بات بیا سے دور رہنے کی تو یہ تم بھول جاؤ کے میں اب بیا سے دور رہو گا عرش بچپن میں تو تم نے مجھے دور کر دیا تھا لیکن اب میں وہ معصوم بچہ نہیں ہو جو تم سے ڈر جائے گا۔۔۔

تمہیں بیا سے دور رہنا ہو گا مانڈو کیونکہ کے تم آبی کے لائق نہیں ہو اور نا ہی تم مسلمان ہو۔۔

میں بیا کے لائق ہو یا نہیں یہ وہی دیسایڈ کرے گی اور ویسے بھی میں بیا کو پسند کرتا ہو اور بیا بھی مجھے پسند کرتی ہے۔۔۔

بکواس بند کرو اپنی مانڈو عرش کو غصہ آیا تھا اس نے ایک مکہ ارمانڈو کے منہ پر مارا تھا ارمانڈو نے بھی جوابی کاروائی کرتے عرش کو مارنا چاہا لیکن عرش نے ارمانڈو کا ہاتھ پکڑ لیا۔۔۔

تم آبی سے دور رہو گے مانڈو عرش اسے مارتا ہوا بولا۔۔۔

میں بیا سے دور نہیں رہو گا عرش وہ میری ہے اور میری ہی رہے گی ارمانڈو بھی اسے مارتے ہوئے بولا۔۔۔

اگر اتنا ہی پیار ہے تو تمہیں مسلمان ہونا ہو گا اور یہ سب کام چھوڑنے ہو گئے تبھی ابی تمہارے ساتھ رہ سکتی ہے عرش نے ارمانڈو کی ٹانگ پر ٹانگ ماری تو ارمانڈو نیچھے گرا تھا۔۔۔

میں جیسا ہو ویسا ہی رہو گا ارمانڈو نے بھی عرش کو مارا تھا اب دونوں ہی گھتم گھتا ہو رہے تھے کے اچانک سے ارمانڈو کا اپنا ہی پاؤں لڑکھڑایا تھا اور وہ پل کے نیچھے کی طرف گرا تھا اس سے پہلے کے ارمانڈو گرتا عرش نے ارمانڈو کا ہاتھ پکڑ لیا تھا۔۔۔

ارمانڈو نے نیچھے دیکھا جہاں بہت ہی گہرا سمندر تھا پھر ارمانڈو نے عرش کو دیکھا اب ارمانڈو عرش کے سہارے ہی تھا اگر عرش چھوڑ دیتا تو ارمانڈو اپنی زندگی کی بازی ہار جاتا۔۔۔

عرش ہاتھ نہیں چھوڑنا ارمانڈو بولا تھا۔۔۔

(مانڈو ہاتھ نہیں چھوڑنا) ایک بچپن کی بات عرش کو یاد آئی تھی جیسے بچپن میں ارمانڈو نے عرش کو بچایا تھا ویسے ہی آج ارمانڈو عرش کے سہارے تھا۔۔

اوپر کھینچو عرش ارمانڈو نے اوپر آنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔۔

پہلے وعدہ کرو بیا سے دور رہو گے عرش نے ارمانڈو جو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

میں بیا سے دور نہیں رہ سکتا چاہئے تو تم میرا ہاتھ چھوڑ سکتے ہو ارمانڈو بھی اپنی ضد پر تھا۔۔۔

تو پھر تمہیں مسلمان ہونا ہوگا عرش نے ارمانڈو کو اوپر کھینچتے ہوئے کہا تو ارمانڈو سیدھا عرش کے گلے لگا تھا عرش کو بچپن کی دوستی یاد آئی تھی پھر ارمانڈو عرش سے دور ہوتا عرش نے خود ہی مضبوطی سے ارمانڈو کو اپنے سینے سے لگایا تھا کے ارمانڈو خود بھی خیران رہ گیا تھا پھر ارمانڈو بھی کہاں پیچھے رہنے والا تھا اس نے بھی آنکھوں میں انسولاتے عرش کو مضبوطی سے پکڑ لیا پھر دونوں ہی رونے لگے تھے۔۔

جب دونوں نے جی بھر کر رو لیا تو دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا پھر کھلکھلا کر ہنس پڑے تھے۔۔۔

مانڈو۔۔۔ عرش نے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔۔۔

عرش۔۔مانڈو نے بھی ہاتھ آگے کیا تو عرش نے بچپن کی طرح اس کے ہاتھ پر جاتے رکھا تھا۔۔۔

تم ہی ایس کے ہو نا مانڈو۔۔۔ عرش نے مانڈو کا بازو پکڑتے کہا جہاں ارمانڈو کے بازو پر ایگل کا ٹیٹو تھا۔۔۔

نہیں کون ایس کے میں نہیں جانتا ارمانڈو نے اپنا بازو چھڑواتے ہوئے بولا۔۔۔

تم مجھ سے یعنی کے اپنے دوست اور کو براسے جھوٹ نہیں بول سکتے جب تم مجھے بچانے آئے تھے تب ایس کے بازو پر یہی نشان تھا اس کا مطلب تن روبرٹ کے سامنے تو ہم پر حملہ کرتے تھے اور پھر خود کی بچاتے تھے شایان کو ہاسپٹل بھی تم ہی بچانے آئے تھے۔۔۔

ہاں تو کیوں نا بچانے آتا وہ میرا شان ہے اور میں اس کی مانڈو ہاہاہاہا کل بھی مجھے کس دے کر کہتا ہے میری مانڈو ارمانڈو کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی۔۔۔

اور جیک اور ایما کا بمب بھی تم نے ہی ڈیفیوز کیا تھا۔۔۔

تو کیوں نہیں کرتا چائے تمہیں میں اپنا دشمن ہی سمجھتا تھا لیکن دل سے کبھی بھی تمہاری دوستی نہیں گئی عرش تم اج بھی میرے بیسٹ فرینڈ ہو آج بھی ہماری دوستی پہلے دن جیسی ہے جب تم نے مجھے ان لڑکوں سے بچایا تھا ارمانڈو ایک دفعہ پھر عرش کے گلے لگا تھا۔۔۔

اب بس زیادہ ایموشنل نا ہو تم مسلمان ہو گئے تو اب آبی کے پاس آؤ گے۔۔

عرش مجھے کسی نے کہا ہے کے میں تم لوگوں کے خدا سے اپنی بیا مانگو گا تو وہ مجھے میری بیا دے دے گے تو میں ابھی ہی مسلمان ہونا چاہتا ہو تم لوگوں کے رب سے اپنی بیا کا مانگنا چاہتا ہو تم لوگوں کے رب کو بھی آزمانا چاہتا ہو معجزہ دیکھا چاہتا ہو۔۔

یہ تو بہت اچھا فیصلہ کیا ہے تم نے ارمانڈو ہمارا رب تو ایسا ہے کے ایک آنسو سے مان جاتا ہے اس نے سامنے ایک آنسو گراو تو وہ فوراً اپنے بندے کی مان جاتا ہے میرا رب اپنے بندے کو اپنی بارگاہ سے خالی ہاتھ کبھی نہیں لوٹاتا بے شک۔۔۔

چلو آج یہ نیک کام بھی کر لیتے ہے پھر ایک ساتھ اپنے رب سے دعا مانگے گے بیا کے لیے۔۔۔

لیکن مجھے تو تم لوگوں کے رب سے دعا مانگنا نہیں آتا عرش ارمانڈو عرش کے ساتھ چلتے ہوئے کہنے لگا۔۔

ہمارا رب تو دلوں کے حال بھی جانتا ہے مانڈو تم چپ چاپ اس کی بارگاہ میں ھاتھ پھیلا کر بھی بیٹھے رہو گے نا تو وہ سب جان جاتا ہے دلوں کے حال بھی جانتا ہے وہ تمہاری اور میرے سن لے گا ہمارے بیا ٹھیک ہو جائے گی عرش اور ارمانڈو گاڑی میں بیٹھے اور چلے گئے۔۔۔

علینا باہر پول کے پاس بیٹھی تھی اور سقر کے بارے میں ہی سوچ رہی تھی کے کل سقر کو کیا ہوا تھا پھر وہ کہاں چلے گیے تھے اٹھایا بھی نہیں تھا سقر کو رویہ پہلے سے کافی اچھا ہو گیا تھا۔۔۔

کیا سوچ رہی ہو صنم سفر دبے پاؤں علینا کے پاس آتا اس کے کان کے پاس جھکتا ہوا بولا تو علینا ڈر کے مارے اچھلی تھی جس سے وہ پول میں گری تھی۔۔۔

اہہہ۔۔۔ایک چیخ علینا نے منہ سے نکلی تھی۔۔۔

ہاہاہاہاہا۔۔۔ڈر کیوں گئی صنم میں نے تو کچھ کیا بھی نہیں سفر پنجوں کے بل پول کے پاس بیٹھتا ہوا بولا اور علینا کو دیکھنے لگا جو ڈوب رہی تھی خود کو باہر نکالنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن وہ نکل نہیں پا رہی تھی۔۔۔

بچاؤ بچاؤ سفر علینا اپنے ھاتھ سفر کے پاس کرتے ہوے بولی۔۔

جو حکم ملکہ عالیہ سفر مسکراتے ہوئے خود بھی پول کے اندر گرا تھا اور علینا کو پکڑا تھا علینا نے وائٹ کلر کا سفر کی پسند سے ہی فراک پہنا تھا اور گیلے ہونے کی وجہ سے اس کا وائٹ کلر کا فراک جسم کے ساتھ چپک گیا تھا۔۔۔

سفر نے علینا کو کمر سے پکڑ کر اپنے سینے کے ساتھ لگایا اور علینا کو دیکھا جو پوری کی پوری گیلی ہو چکی تھی علینا نے آنکھیں اٹھا کر سفر کو دیکھا سفر اسے ہی دیکھ رہا تھا علینا کا اپنے اوپر سفر کی نظریں محسوس ہو رہی تھی علینا کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا تھا علینا کا وجود کانپنے لگا تھا۔۔۔

میری وائٹ کینڈی کانپ کیوں رہی ہے سفر نے علینا کے بال پیچھے کرتے ہوئے کہا تم واقعی میں ہی وائٹ کینڈی ہو دل کر رہا ہے آج تمیں کھا جاؤ سفر علینا کے گردن پر جھکتے ہوئے بولا تو علینا کا سانس سینے میں اٹکا تھا۔۔۔

سس۔۔۔سسفر یہ کیا کر رہے ہے آپ۔۔

وہی جو ایک شوہر اپنی بیوی سے کرتا ہے پیار سفر علینا جو اٹھاتے پول کے کنارے پر بٹھاتا ہوا بولا سفر علینا کو اپنی گہری نظروں سے دیکھنے لگا علینا کا جسم وائٹ فراک میں واضح ہو رہا تھا علینا کو سفر کی نظروں سے شرم ارہی تھی۔۔۔

ا۔۔۔ای۔۔۔ایسے نہیں دیکھے سفر علینا اپنا گیلا دوپٹہ ہے اپنے سینے پر ٹھیک کرتے ہوئے بولی۔۔

تو کیسے دیکھو میرے جان چلو آج تم ہی بتادو سفر بھی آج شرارت کے موڈ میں تھا علینا کو تنگ کرنے لگا تھا۔۔۔

اا۔۔اپ نہیں دیکھے مجھے شرم آرہی ہے سفر علینا سے جھکاتے ہوئے بولی۔۔

میں تمہارا شوہر ہو مجھ سے کیسی شرم سفر نے علینا کا جھکا چہرہ اپنی انگلی سے اٹھایا تو علینا کی آنکھوں میں دیکھنے لگا اور پھر بے خود ہوتا علینا کی کمر میں ہاتھ ڈالتے اسے اپنے قریب کرتے اس کے لبوں پر جھکا تھا کے علینا اس اچانک افتاد پر بکھلا گئی تھی اور سفر کے کندھے کو مضبوطی سے پکڑا تھا سفر نے جب خود کو سیراب کر لیا تو پیچھے ہوا اور علینا کو دیکھنے لگا جس کا چہرہ شرم سے سرخ ہو رہا تھا۔۔

صنم چلی جاؤ یہاں سے ورنہ میں آج اپنا ضبط کھوتے تمہارے ساتھ کچھ کر جاؤ گا جو میں تمہارج مرضی کے بغیر نہیں چاہتا سفر خمار آلود آنکھوں سے علینا کو دیکھتے ہوئے بولا تو علینا کو تو جیسے موقع چاہے تھا وہ سفر سے دور ہوتے بھاگ کر کمرے میں گیں اور کمرے کا دروازہ بند کرے دروازے کے ساتھ کی بیٹھ کر سانسیں لینے لگی۔۔

افففف سفر کو کیا ہو گیا تھا ایک شرمیلی مسکراہٹ علینا کے لبوں کو چھوا تھا علینا نے اپنے گال ہر ہاتھ رکھا اور اٹھ کر شیشے کے سامنے گیں تو دیکھا جہاں اس کے گال شرم سے سرخ ہو رہے تھے افففف تم بھی نا علینا اپنے ماتھے پر ہاتھ مارتی کپڑے لیتی چینج کرنے چلی گیں۔۔

رات ہو گی تھی حدید بھی گھر اگیا تھا ابیہا کا سب سے زیادہ حدید کے ساتھ ہی پیار تھا اور حدید تو ابیہا کی حالت دیکھتے جیسے ٹوٹ سا گیا تھا اسے اس وقت کیسی اپنے کی کیسی مضبوط سہارے کی ضرورت تھی حدید کمرے میں آیا تو ایشم کو دیکھا جو بیڈ پر بیٹھی تھی ایشم بھی حدید جی حالت کو دیکھا جو بکھری ہوئی تھی۔۔۔

ایشم۔۔حدیڈ ایشم کے پاس جاتا اس کی گود میں سر رکھے لیٹ گیا۔۔۔

حدید۔۔۔ایشم گھبرا کر پیچھے ہونے لگی تو حدید نے ایشم کو دیکھا پلیز ایشم اج نہیں مجھے آج تمہارے ضرورت ہے تمہارے ساتھ کی ضرورت ہے حدید ایشم کا ہاتھ پکڑتے ہوتے بولا تو ایشم بھی چپ کر گیں اور حدید نے ایشم کی گود میں سر رکھ دیا۔۔۔

ایشم ابی ٹھیک ہو جائے گی نا ایشم کو اپنی گود میں کچھ گیلا سا محسوس ہوا تو ایشم نے حدید کو جھک کر دیکھا جس کے آنسو ہی ایشم کی گود میں گر رہے تھے ایشم کو آج حدید پر ترس آیا تھا۔۔۔

ہاں حدید آبیہا ٹھیک ہو جائے گی ایشم نے حدید کے آنسو صاف کیے تو حدید نے ایشم کے ہاتھ کو مضبوطی سے پکڑ لیا اور اپنے سینے پر رکھ دیا مجھے سکون چائے ایشم کچھ ایسا کرو کے مجھے سکون اجائے۔۔

تم اپنی آنکھیں بند کرو حدید ایشم نے حدید کی آنکھیں بند کی تو حدید نے بھی کر دی ایشم نے سر پرڈوپٹہ لیا اور سورتیں پڑھ کر حدید پر دم کرنے لگی۔۔۔

کہی مجھ سے دور جانے کے لیے مجھ پر دم تو نہیں کر رہی کے میں تمہیں جانے دو حدید ایشم کو دیکھتے ہوتے بولا۔۔۔

عزت تو راس ہی نہیں ہے نا تمہیں حدید میں تمہیں سکون دینے کے کوشش کر رہی ہو اور ایک تم ہو۔۔۔

اچھا اچھا سوری میری جان سفر ٹھینکیو سوچ حدید پھر سے ایشم کی گود میں سر رکھ گیا تو ایشم بھی ہلکا سا مسکرائی تھی حدید بھی سارا دن کا تھکا ہوا تھا سکون پاتے ہی وہ بھی سو گیا۔۔

عرش اور ارمانڈو مسجد میں پہنچ چکے تھے ارمانڈو پہلی دفعہ مسجد میں قدم رکھنے والا تھا اسے بہت عجیب لگ رہا تھا۔۔۔

چلو مانڈو کیا ہوا ہے۔۔

یہ تو مسجد ہے پاک لوگوں کی جگہ اور میں تو ارمانڈو سر جھکاتے ہوئے بولا۔۔

یہ سب کے لیے ہے اللہ کا گھر یہاں جو بھی آتا ہے سں ب کو سکون اجاتا ہے تمہیں بھی آئے گا اور یہ مت سوچو کے تم کتنے گنہگار ہو بس ہمارا رب سارے گناہ معاف کرنے والا ہے چلو اب عرش نے ارمانڈو کا ہاتھ پکڑا اور اندر لے گیا جیسے ہے ارمانڈو نے مسجد میں قدم رکھا اسے ایک الگ ہی سکون ملا تھا جیسے اس نے دل پر کسی نے ٹھنڈی پھوار پر گی ہو۔۔۔

اسلام وعلیکم باباجی عرش ایک باباجی کے پاس گیا جو مسجد کے ایک کونے میں بیٹھے تسبیح کر رہے تھے عرش نے بلانے پر باباجی نے آنکھیں کھولی اور دونو کو دیکھا۔۔۔

امام صاحب یہ میرا دوست ہے اور مسلمان ہونا چاہتا ہے ارمانڈو نے امام کو دیکھا جن کے چہرے پر الگ ہی قسم کا نور تھا ارمانڈو تو انہیں دیکھتا رہ گیا تھا۔۔"

لیکن کیوں۔۔؟امام صاحب کے سوال پر دونوں نے نگاہیں اٹھا کر انکی جانب دیکھا کیوں کے سوال کا جواب انہیں سمجھ نہ آیا۔۔"

ارمانڈو نے الجھ کر امام صاحب کو دیکھا جیسے پوچھ رہا ہوں میں کیا بولو۔۔"

مجھے رب پکار رہا ہے امام صاحب وہ کہہ رہا لوٹ آؤ میری طرف میں ہی ہوں۔۔"

سچے دل سے ہونا چاہتے ہوں۔۔؟امام صاحب نے اسکے کندھے تھپتھپاتے ہوئے پوچھا۔۔تو ارمانڈو نے ہاں میں سر ہلایا۔۔"

سب سے پہلے،اسے اسلام کے بنیادی عقائد کو سمجھنا اور دل سے قبول کرنا ہوگا، جیسے اللہ کی واحدیت، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت،۔۔۔"

ایک مسلمان بننے کے لیے،اسے کلمہ شہادت (لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ) کا دل سے اقرار کرنا ہوگا۔۔۔"

مسلمان ہونے کے بعد،اسے طہارت کے لیے غسل کرنا ہوگا تمھیں۔۔"

پھر تمھیں نماز، روزہ، زکات اور دیگر اسلامی عبادات کی پیروی شروع کرنی ہوگی۔۔"

یہ مراحل اختیار کر کے تم مسلمان ہو سکتے ہو۔۔"

دین میں کوئی زبردستی نہیں۔"

بیشک اللہ کے نزدیک دین اسلام ہے۔"

یہ آیات اس بات کی عکاسی کرتی ہیں کہ اسلام میں داخلہ ایک آزادانہ انتخاب ہے،اور اللہ کا دین ہر انسان کے لیے کھلا ہے۔ہندو افراد جو اسلام قبول کرنا چاہتے ہیں۔۔۔"

بیشک اللہ اپنے ساتھ شریک کرنے کو نہیں بخشتا۔۔"

اگر تم میری ان ساری ہدایتوں پر عمل ثانی کرو بیٹا تم مسلمان ہو سکتے ہوں لیکن ایمان سچے دل سے لانس ہوگا۔۔"

اے میرے بیٹے! اللہ کے ساتھ شرک نہ کرنا۔"

میں دل سے ایمان لانا چاہتا ہوں امام صاحب میں رب کو حاظر و ناظر رکھ کر یہ فیصلہ کرتا ہو مجھے کبھی اپنے اس فیصلے پر پچھتاوا نہ ہو گا۔۔ ارمانڈو ایک عزم سے بولا۔۔"

توامام صاحب مسکرا دیے۔۔"

چلو پھر بولو۔۔۔

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔۔

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں خضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم آللہ کر رسول ہے۔۔

جیسے جیسے ارمانڈو کلمہ پڑھ رہا تھا اسے ایک سکون سا احسان اپنے اندر محسوس ہوا تھا بعد شک اللہ نے فرمایا ہے میرے ذکر میں ہی سکون ہے۔۔

مبارک ہو بیٹا آج سے تم مسلمان ہو اور اگر سچے دل سے مسلمان ہوئے ہو تو کبھی بھی اپنے آپ کو اس فیصلے سے پچھتانے مت دینا آپنے اللہ کے ہو کر رہو گے تو وہ بھی تمہاری سنے گا بے شک وہ سب کی سنتا ہے۔۔۔

بیٹا تم اپنا نام کیا رکھنا چاہتے ہو امام صاحب نے پوچھا تو ارمانڈو نے عرش کو دیکھا۔۔

میری زندگی میں دو انسان اہم ہے ایک میری بیا اور ایک وہ لڑکی جو کچھ دن پہلے مجھے ملی تھی لیکن اس نے کبھی میرا ساتھ نہیں چھوڑا مجھے سنبھالا ہے۔۔۔

جنت مجھے آر کہتی ہے اور بیا مجھے مان تو دونوں کے نام کو ملا کر ارمان نام بنتا ہے اور آج سے میرا نام ارمان شیر خان ہے ارمان نے نم آنکھوں سے کہا تو عرش اور امام صاحب بھی مسکرا دیے۔۔۔

اللہ تمہیں اپنے فیصلے پر عمل کرنے کی توفیق دے آمین ثم آمین۔۔

امام صاحب میری بہن بہیمار ہے ہاسپٹل میں ہے۔۔۔

بیٹا تم اس اللہ کے گھر میں بیٹھے ہو اس نے گھر میں اس رب سے کچھ مانگو تو وہ ضرور دیتا ہے تم ایک دفعہ اس سے مانگ کر تو دیکھو۔۔۔

جی امام صاحب عرش اٹھا اور ارمان کو بھی اپنے ساتھ اٹھایا اور وضو کروانے لے گیا۔۔۔۔

لیکن عرش مجھے نہیں کرنا آتا۔۔۔۔

میں ہو نا میں سیکھاتا ہو جیسا بھی ہوا کر لو اور دعا مانگو۔۔۔۔

جیسے جیسے پھر عرش کرتا گیا ارمان کو مشکل تو ہو رہی تھی لیکن عرش کو دیکھتے اس نے وضو کر لیا۔۔۔

اب میں دعا کیسے مانگو عرش مجھے تو مانگنا نہیں آتا۔۔۔۔

میں نے کہا تھا ارمان کے ہمارا رب دلوں کی پکار بھی سنتا ہے تم بس اپنی زبان سے اپنی بیا کے لیے مانگو اللہ کا نام لینا اور اپنی بیا کو مانگ لینا بس پھر اللہ پر یقین ہے وہ ضرور ہماری دعا سنے گا عرش نے یہ کہتے نماز پڑھی لیکن ارمان عرش کو دیکھتا رہا جب عرش نے نماز ختم کی تو عرش نے اپنے ہاتھ اٹھائے ایسے ہی ارمان نے بھی اٹھائے بس پھر دونوں نے بیا کے لیے دعا مانگی تھی دعا مانگتے عرش اور ارمان کی آنکھوں میں انسو آ گئے تھے جب دعا میں انسو شامل ہو جائے تو رب اپنی بارگاہ میں ان آنسو کی لاج رکھ لیتا ہے بے شک رب سب کی سننے والا ہے۔۔ مسلمان ہو کر دعا مانگ کر عرش اور ارمان شیر خان اب ابیہا کے پاس گئے تھے سب ہی ارمانڈو کو مسلم ہوتا دیکھ خوش ہوئے تھے سب اسے مبارک دے رہے تھے لیکن ارمان کو بس اپنی بیا کے پاس جانے کی جلدی تھی اس کے پاس جس کر اس سے باتیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔

آبی کے پاس جانا چاہتے ہو عرش نے ارمان کے کندھے پر ہاتھ رکھتے کہا تو ارمان نے ہاں میں سر ہلایا۔۔۔۔

جاؤ مل آؤ عرش نے اجازت دیتے ہوئے کہا۔۔

ارمان اندر گیا تو بیا کا دیکھا جس کا وجود پٹیوں میں جکڑا ہوا تھا۔۔

بیا۔۔۔ارمان چلتا ہوا بیا کے پاس گیا جو اپنے مان سے ناراض آنکھیں بند کیے لیٹی تھی۔۔۔

بیا اٹھ جائے نا ارمان نے آنکھوں میں انسو لائے بیا کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا اپنے مان کو معاف کر دے نا بیا دیکھیں آپ کا مان آپ کے سامنے ہے لیکن جیسا آپ مجھے دیکھنا چاہتی تھی ویسے ہی میں آج آپ کے سامنے آیا ہو آنکھیں کھولے نا بیا دیکھیں آج آپ کے سامنے ارمان ڈو نہیں آپ کا مان مسلمان بن کر اپنے رب سے دعا سے مانگ کر آیا ہو۔۔۔

ب۔۔ب۔۔بیا آپ کو تو پتا ہے نا مم۔۔مجھے خداؤں ہر یقین نہیں ہے لیکن یاد یکھے آج میں بس آپ کی وجہ سے مسلمان ہوا ہو بیا اگر آپ مجھے مل گئی نا بیا میں اپنے رب کے آگے ہمشہ سجدہ کرو گا انہیں سچے دل سے مانو گا آپ نے کہا تھا نا آپ مجھے مسلمان دیکھنا چاہتی ہے آپ کی خواہش تھی کے میں آپ کے ساتھ اللہ کی عبادت کرو تو میں کرو گا جب اللہ آپ کا ٹھیک کر دے گا تب میں بھی دیکھوں اللہ کیسے معجزے کرتے ہے ارمان بیا کے ہاتھوں پر اپنا سر رکھے آج بچوں کی طرح رو رہا تھا۔۔۔

بیا اٹھ جائے نا بیا میں نہیں رہ سکتا ہو آپ کی بغیر بیا آپ کا مان بھی مر جائے گا۔۔۔

ارمان۔۔۔پیچھے سے عرش نے آتے ارمان کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا ارمان نے عرش کو دیکھا۔۔۔

زیادہ باتیں نا کرو ڈاکٹر نے منع کیا ہے چلو باہر چلتے ہے مجھے یقین ہے اللہ آپی کو ٹھیک کر دے گے ارمان نے ایک نظر بیا کو دیکھا پھر اس کے ہاتھ کی پشت پر بوسہ دیتے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے چھڑوایا تھا ارمان کا ہاتھ بیا کے ہاتھ سے چھوٹا چلا گیا تھا اور باہر چلا گیا پیچھے بیا کی ایک انگلی نے ہلکی سی حرکت کی تھی۔۔۔

اگلے دن۔۔۔

ابھی بھی ابیہا کے کمرے کے باہر ارمان عرش حدید شایان سب موجود تھے 48 گھنٹے ہو گئے ہے عرش سبھی تک بیا کا ہوش نہیں آیا ارمان عرش کو دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔

اس سے پہلے کے عرش کچھ کہتا ابیہا کے کمرے سے ایک نرس نکل کر بھاگتی ہوئی ڈاکٹر کے کیبن میں گیں تھی عرش ارمان حدید شایان بھی پریشان ہو گئے تھے ارمان نے اندر کمرے میں دیکھا جہاں ابیہا کے وجود کو جھٹکے کے رہے تھے۔۔۔

عرش عرش دیکھو وہ بیا کو کیا ہو رہا ہے عرش نے بھی اندر دیکھا عرش نے اندر جانا چاہا لیکن پیچھے سے ڈاکٹر نے آتے عرش کو روکا اور خود اندر چلا گیا۔۔۔

عرش ارمان حدید شایان پریشانی سے کوریڈور میں چکر لگا رہے تھے ارمان نے اندر دیکھا جہاں ڈاکٹر بیا کا چیک اپ کر رہے تھے بیا ٹھیک تو ہو جائے گی نا عرش ارمان نے عرش کو دیکھتے ہوئے کہا تو عرش نے بھی نم آنکھوں سے ارمان کو دیکھتے ہاں میں نے سر ہلایا تبھی ڈاکٹر باہر آیا سب نے ڈاکٹر کو دیکھا۔۔۔

کیا ہوا ڈاکٹر بیا ٹھیک تو ہے لیکن ڈاکٹر کا اترا چہرہ دیکھتے سب کا سانس رکا تھا۔۔۔

آپ نے بہت دعائیں کی ہو گی عرش اور آپ کی دعائیں رنگ لے آئیں ہے آپ کی پیشنٹ اب خطرے سے باہر ہے بہت بہت مبارک ہو ڈاکٹر عرش کے کندھے پر ہاتھ رکھے خوش ہوتے ہوئے بولا اور آپ کی پیشنٹ کو ہوش بھی اگیا ہے تھوری دیر بعد آپ ان سے مل سکتے ہے یہ کہتے ڈاکٹر چلا گیا۔۔۔

بیا کو ہوش اگیا ہوش اگیا ارمان خوشی کے انسو لائے عرش کے گلے لگا تھا عرش نے بھی ارمان کو گلے لگایا تھا دیکھا میں نے کہا تھا ہمارا رب سب کی سننے والا ہے وہ ہماری بھی ضرور سنے گا ہماری آپی کو ٹھیک کر دے گا۔۔۔

ہاں مجھے آج معجزوں پر یقین آگیا ہے اب بس شادی کی تیاری کرو۔۔

بہت جلدی نہیں ہو رہی تمہیں شادی کی شایان بھی پیچھے سے ارمان کے کندھے پر ہاتھ رکھتے شرارتی لہجے میں بولا۔۔

کیوں تم نے شادی کر لی ہے تو میں نا کروارمان نے بھی ائبر واچکاتے ہوئے بولا۔۔۔

میں تو کر لی لیکن تم تو میرہ مانڈو تھی ناا ب مانی تمہیں میں کیسے کسی اور کے ساتھ شئر کروگا شایان ڈرامے بازی کرتے ہوئے بولا۔۔۔۔

ہاں خود تو شادی کے مزے لے رہے ہو اور مجھے کہتے ہو کے میں شادی نا کرو۔۔۔۔

ابھی کہاں مزے لئے ابھی تو یہی سمجھو کنواروں والی زندگی گزار رہا ہو شایان دکھی لہجے میں بولا تو عرش نے آنکھیں نکالی۔۔

بس کرو شایان تم اور ارمان میں اس معاملے میں کچھ نہیں کر سکتا اب تم جانو اور آبی وہ تمہیں معاف کرے گی تو کر لینا شادی ورنہ بھول جانا عرش نے بھی ارمان کو تنگ کرتے کہا۔۔۔۔

تم لوگ نابیا کی ٹینشن نالو شادی تو میں کر ہی لو گا۔۔۔۔

ویسے ارمان ٹھینکیو سوچ تم ہی ایس کے تھے نا جس نے ہر دفعہ ہماری جان بچائی حدید بھی ارمان کو دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔۔

اور تم لوگوں کی جان بھی تو میں ہی خطرے میں ڈالتا تھا تو میرا ہی فرض بنتا تھا بچانا بھی ارمان بھی بولا تھا حدید نے ارمان کے پیٹ پر مکا مارا کے ارمان بھلبلا اٹھا تھا تیری تو ارمان نے بھی حدید کو مارا تو دونوں ہی پھر ہنستے ہوئے ایک دوسرے کے گلے لگے تھے۔۔۔۔

چلو اب سب چلتے کے بیا کے پاس مل کر آتے ہے سب پھر اندر چلے گئے تو بیا کو دیکھا جو نم آنکھوں کے ساتھ سب کو دیکھ رہی تھی۔۔

آبی کیسی ہے آپ عرش نے چوچھا تو بیانے تو بولنے ہونا نہیں تھا ہلکا سا سر ہلایا حدید شایان بھی اس کے بیا کے پاس آئے۔۔۔

آبی شکر ہے آپ ٹھیک ہو گئی نہیں تو آبی آپ کو کچھ ہو جاتا تو کچھ لوگ تو مجنوں بن کر گھومتے شایان نے پھر سے ارمان کو چھیڑا کے ایک مکہ شایان کی کمر پر پڑا تھا کے شایان بھی بھلبلا اٹھا تھا۔۔۔

ارمان بیا کے سامنے آیا لیکن بیا نے ناراضگی سے اپنا چہرہ موڑ لیا عرش نے ارمان کو اشارہ کیا تو ارمان بیا کے پاس گیا۔۔۔

بیا میں جانتا ہو آپ مجھ سے ناراض ہے میں نے آپ سے جھوٹ بولا ارمان نے بیا کا ہاتھ پکڑا تو بیا نے اپنا ہاتھ چھڑوایا چاہا۔۔۔

بیا آپ جانتی ہے میں نے وعدہ کیا تھا آپ کی ساری خواہشیں پوری کرو گا تو دیکھے میں آپ سے سچا پیار کرتا ہونا تو آپ کی یہ خواہش پوری کرنے کے لیے میں مسلمان ہو گیا ہو۔۔

بیا جو دوسری طرف منہ کئے تھی یہ سنتے جلدی سے ارمان کی طرف دیکھا اور پھر عرش کی طرف تو عرش نے ہاں میں سر ہلایا۔۔

مسلمان ہو کر رو رو کر اس نے اللہ سے دعا مانگی ہے تمہارے لیے اب تم ناراض رہو گی تو ہمارے مجنوں کا دل ٹوٹ جائے گا نا عرش نے بھی شرارت سے کہا۔۔۔

اتنے میں ایشم میرب روحا بھی اگئی تھی سب بیا کے پاس آئے سب نے حال چال پوچھا تو بیا بس سر ہی ہلا رہی تھی بیا نے ارمان کی طرف دیکھا اور اپنا ہاتھ آگے کیا جیسے وعدہ لینا چاہتی ہو۔۔۔

میں وعدہ کرتا ہو کبھی آپ سے جھوٹ نہیں بولو گا اور یہ سب کام بھی چھوڑ دو گا یہ سنتے ابیہا بھی ہلکا سا مسکرائی تھی۔۔۔

آئے ہائے میری مانی کی لیلہ مان گئی اب میرا کیا ہوگا میں تو ابھی تک کنوارہ ہو شایان نے میرب کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔

کنوارے ہو تم تو یہ کون ہے ارمان نے میرب کی طرف اشارہ کیا تو میرب نے آنکھیں نکال کر شایان کو دیکھا۔۔

یہ بیوی تو ہے میری لیکن ناہونے جیسی لیکن تم اب اگئے ہو نا شایان نے ارمان کے گال پر کس کی تو سب کا قہقہ گونجا تھا۔۔

تم کبھی نہیں سدھروں گے ٹھرکی شان ارمان نے اپنا گال صاف کرتے ہوئے کہا۔۔۔

تم بھی تو بچپن سے زیادہ پیارے ہو ہر آئے ہو میرے سامنے اب میرا دل اگیا ہے تم پر۔۔

میں صرف اپنی بیا کا ہو میری طرف سے نظریں ہٹاؤ ارمان بھی شرارت میں آتے بیا کا ہاتھ پکڑ لیا تو سب ہنسے تھے سب ہی بہت خوش تھے۔۔

کچھ دن ابیہا ہاسپٹل میں رہی تھی آج وہ گھر آنے والی تھی روحا میرب ایشم نے ہوتا گھر سجایا تھا ابیہا گھر آئی تو وہ بہت ہی خوش تھی سب نے بہت اچھے سے استقبال کیا تھا ابیہا کو کمرے میں لے جایا گیا۔۔۔

ایشم کو بھوک لگی تھی وہ اس ٹائم کیچن میں تھی روحا اور میرب ایک کمرے میں بیٹھ کر کوئی کھچڑی بنا رہی تھی روحا نے تو شایان کو کمرے سے باہر نکال دیا تھا کے اسے کچھ باتیں میرب سے کرنی ہے شایان بھی اپنی بھابھی کی بات سنتا چپ کر کے کمرے سے نکل آیا تھا ابھی وہ بور ہو رہا تھا کے اسے کیچن میں ایشم نظر آئی۔۔

چلو زرہ ان کو ہی تنگ کر لیتے ہے کیچن میں جاتا وہ ایشم کو دیکھنے لگا۔۔۔

کیا کر رہی ہے بھابھی جیی۔۔۔جی کولمس ہا کرتے شایان بولا تو ایشم نے پیچھے مڑ کر شایان کو دیکھا۔۔۔

ارے دیور جی اپ کی آنکھیں ہے ذرہ بتائے گا تا کے پھر میں بتاو کے میں کیا کر رہی ہوا یشم بھی تنک کر بولی۔۔۔

بری لمبی زبان ہے آپ کی بھابھی جی ویسے تو آپ کی زبان آپ کے ان کے سامنے نہیں چلتی شایان دانت نکالتے بولا۔۔۔

سب سے پہلے تو مجھے بھابی جی کہنا بند کرو میرا نام ایشم پر تم مجھے ایشو کہہ سکتے ہو اور میں حدید سے ڈرتی نہیں ہو آیا بڑا ڈرنے والا۔۔۔

دیکھو حدید بھابی جی کہہ رہی ہے کے یہ تم سے نہیں ڈرتی۔۔۔

نہیں حدید میں نے نہیں کہا ایشم نے پیچھے مڑ کر دیکھا جہاں شایان کھڑا دانت نکالتا ایشم کو ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

تم تم بہت بتمیز ہو شایان ڈرا دیا ایشم نے اپنے سینے پر ہاتھ رکھتے کہا۔۔

شایان آگے گیا اور ایشم کا بنایا ہوا سینڈوچ اٹھا لیا۔۔۔

یہ کیا کر رہے ہو شایان مجھے بھوک لگی ہے یہ میرا سینڈوچ ہے مجھے واپس کرو ایشم بولی۔۔۔

جب تک یہ آپ کے ہاتھ میں تھا آپ کا تھا سب میرے ہاتھ میں ہے یہ میرا ہے یہی دنیا کا اصول ہے بھابھی جی شایان وہ سینڈوچ کھاتا بولا بہت مزے کا بنا ہے ویسے سینڈوچ آپ کے ہاتھ میں ذائقہ ہے شایان نے ایشم کا دیکھا جو غصے اور رونے والی شکل بنا کر شایان جو دیکھ رہی تھی۔۔۔

تمہیں تو میں ابھی بتاتی ہو میرا ٹوسٹ کھا گئے تم ایشم نے وہاں سے بیلن اٹھایا اور شایان کو مارنے لگی لیکن قسمت سے شایان نیچے جھکا تھا اور وہ بیلن اڑتا ہوا وہ جو حدید باہر سے ارہا تھا ایشم کے لئے چاکلیٹس لے کر اس کے سر پر لگا تھا۔۔۔

افففففف۔۔۔۔حدید نے اپنا سر پکڑ لیا تھا۔۔

اوہئییی ماں۔۔۔شایان اور ایشم نے دونوں نے اپنے اپنے منہ پر اپنے ہاتھ رکھے تھے بھابھی جی اپ تو گیں۔۔

حدید نے تکلیف سے سر اٹھاتے دونوں کو دیکھا اور شایان جو دیکھا جس کے منہ میں سینڈوچ تھا اور اپنا ہاتھ آگے رکھا ہوا تھا۔۔۔

یہ کیا ہو رہا ہے یہاں حدید غصے سے بولا حدید کی غصے سے بھری آواز سن کر ایشم کا ننھا سا دل کانپا تھا۔۔

ویسے حدید بھابھی جی سینڈوچ بیت اچھے سے بناتی ہے میں نے تو کھالیا اب تم جانو اور بھابھی جی اگر وہ تمہیں کھلانا چاہتی ہے تو اچھی بات ہے اور بیلن کھانے کے بعد تم بھابی جی کو کچھ کھلانا چاہتے ہو تو یہ بھی اچھی بات ہے میں تو چلا یہ کہتے حدید جی سرخ آنکھیں دیکھتے شایان نو دو گیارہ ہوا تھا اب وہاں ایشم اور حدید ہی رہ گئے تھے۔۔

سس۔۔۔سوری حدید وہ میں نے جان بوجھ کر نہیں مارا ایشم حدید کے پاس جاتی بولی۔۔۔

تم نے جان بوجھ کر مارا ہے یا نہیں لیکن مارا تو ہے نا اس کی سزا ملے گی سزا کا سنتے ایشم کی آنکھوں سے آنسو نکلنے لگے تھے۔۔۔

تمہاری سزا یہ ہے کے مجھے بھوک لگی ہے اپنے کیے اور میرے لئے بھی سینڈوچ بنا کر کمرے میں لاو دونوں دونوں کھاتے ہے۔۔۔

اتنی چھوٹی سزا سنتے ایشم نے حدید کو دیکھا جو مسکرا رہا تھا ابھی بنا کر لاتی ہو ایشم نے بیلن اٹھایا اور کمرے میں چلی گیں حدید بھی کمرے میں چلا گیا۔۔۔

◈◈◈

آکاش بیڈ پر لیٹا ہوا تھا آج ایمان کا بھی دل کر رہا تھا وہ آج آکاش کو تنگ کرے آکاش نے ایمان کو دیکھا جو کمرے میں آئی تھی جس نے لال رنگ کی شارٹ قمیض پہنی تھی اور نیچے پینٹ پہنے وہ بہت پیاری لگ رہی تھی ایمان نے آکاش کو دیکھا تو آکاش نے جلدی سے نظریں پھیر لی اور موبائل کے ساتھ بزی ہو گیا۔۔۔

ابھی مزا چکھاتی ہو مجھے اگنور کر رہا ہے نا ایمان وارڈروب سے اپنی نائٹی نکالتی چینجنگ روم میں چلی گئی جب باہر ائی تو شیشے کے سامنے کھڑی ہو کر اپنے ہاتھوں پر لوشن لگانے لگی۔۔

ہمارا حال ہم کیا بتائے۔۔

پاس اوگے تو جان جاؤ گے۔۔۔

ایمان گنگنانے لگی تھی اور ایمان کی آواز سنتے آکاش نے ایمان کو دیکھا اور ایمان کو دیکھتے آکاش کی نظریں وہاں ہی سٹل ہو گی تھی گھٹنوں تک آتی نائٹی جو بلیک کلر کی تھی اس نائٹی سے ایمان کی سفید جھلکتی ٹانگیں دیکھ آکاش نے اپنے ہونٹوں پر اپنی زبان پھیری اور شیشے میں سے یہ دیکھتے ایمان کو ہنسی ارہی تھی۔۔۔

تڑپ دل کی ہم کیا بتائیں۔۔۔

پاس آؤ گے تو جان جاؤ گے۔۔۔

ایمان ابھی بھی گنگنا رہی تھی۔۔۔

ایمان شٹ اپ اپنا یہ گنگنا بند کرو اور آرام سے اکر سو جاؤ مجھے ڈسٹرب مت کرو آکاش جھنجھلاتے ہوئے بولا وہ ایمان کا روپ دیکھ کر بہک رہا تھا اسے ڈر تھا وہ کچھ کر ہی نا دے۔۔

ایمان پلٹی اور آکاش کے پاس جا کر بیڈ پر بیٹھی اور جان بوجھ کر آکاش کے پاس سے ہوتی دوسری سائڈ سے پانی کا جگ اٹھانے کے لئے جھکی۔۔۔۔

ہائے۔۔۔تم سے یہ کہنا ہے یہ شام ہمیں دے دو۔۔

کچھ بھی حطا کر لو الزام ہمیں دے دو۔۔

آکاش نے ایمان کے سینے کو دیکھا جو واضح نظر آتے آکاش کے جزبات بھڑکا رہا تھا آکاش نے اپنی آنکھیں بند کی ایمان نے اسے دیکھا تو اپنے منہ پر ہاتھ رکھتے اپنی ہنسی روکتے پیچھے ہوئی۔۔

تم رات بھر میری باہوں میں کھو جاؤ۔۔۔

بس میرے ہو جاؤ۔۔

ایمان نے جان بوجھ کر آکاش کے سینے پر ہاتھ رکھا اور اس نے دل والی جگہ پر اپنی انگلی چلانے لگی۔۔

یہ جو ایک رات سنگ جی لئے تو زندگی بھر نا بھول پاؤ گے ایمان نے آکاش کے سینے پر اپنے ہونٹ رکھے اور بس آکاش کے ضبط کے حد یہاں تک ہی تھی آکاش نے سیکنڈ کی دیری کیے بغیر ایمان کو پلٹا کر اسے نیچے کیا اور خود اس کے اوپر آگیا ایمان کو تو سمجھ ہی نہیں ایا کے یہ ہوا کیا ہے۔۔۔

اا۔۔اکاش ی۔۔یہ کیا کر رہے ہو تم ایمان تو بس آکاش کو تنگ کر رہی تھی لیکن آکاش کو ایسا کرتے دیکھ ایمان کی سٹی پٹی گم ہوئی تھی۔۔۔

وہی کر رہا ہو جو تم کرنے اور کرانے کی کوشش کر رہی ہو میری بٹر فلائی آکاش تو ایمان کا ایسا روپ دیکھتے پگل رہا تھا آکاش نے ایمان کو خمار آلود آنکھوں سے دیکھتے کہا تو ایمان گھبرائی تھی مم۔مجھے تو نیند آئی ہے آکاش۔۔۔

لیکن اس روپ کو دیکھا کر تم نے میری نیند اڑائی ہے اس کا کیا کرو۔۔۔

تم کون سے مجھ سے محبت کرتے ہو ایمان نے بھی آکاش کے گلے میں باہیں ڈالتے دکھی لہجے میں کہا۔۔

توتم نے بھی تو میرے ساتھ اچھا نہیں کیا تھا آکاش نے بھی ایمان کے سینے پر انگلی چلاتے کہا کے آکاش کی نظر ایمان کے سینے کے ایک سائڈ پر گیں تھی آکاش نے وہاں سے نائٹی ہٹا کر دیکھی تو وہاں آکاش نام کا ٹیٹو دیکھتے آکاش نے خیرت سے ایمان کی طرف دیکھا۔۔

یہ کب بنوایا تم نے۔۔۔

جب مجھے احساس ہوا تھا کے مجھے تم سے محبت ہے میں نے اسی دن اپنے دل کے اندر بھی اور باہر بھی تمہارا نام لکھوا دیا تھا ایمان آکاش کی ناک کے ساتھ اپنی ناک رگڑتے ہوئے بولی تو آکاش نے بے خود ہوتے اپنے لب اس ٹیٹو والی جگہ پر رکھے تھے کے ایمان کا سانس سینے میں اٹکا تھا کتنی ہی دیر آکاش اس ٹیٹو کو اپنے لبوں سے مہکا تا رہا تھا۔۔۔

ببب۔۔۔بس کرو آکاش ایمان نے اکاش کے بال پکڑے کھینچا تو آکاش نے ضبط کرتے ایمان کو دیکھا بہت بری ہو تم ایمان بہت بری اچانک سے آکاش کی آنکھوں میں انسو آئے تھے۔۔۔

جان ایمان معاف کر دو نا اپنی ایمان کو دیکھو تمہاری بٹر فلائی کان پکڑ کر سوری کرتی ہے ایمان نے اپنے کان پکڑے تو آکاش بھی جان بوجھ کر کچھ سوچتا ناراض ہوتا ایک سائڈ پر ہو گیا۔۔

کیا ہوا آکاش ایمان اسے سائڈ پر ہوتا دیکھ مایوسی سے بولی۔۔۔

کچھ نہیں ایمان تم سو جاؤ۔۔۔

ویسے آکاش تم پہلے سے کافی بہتر ہو گئے ہو پتا نہیں تم کب چلو گے کب تمہیں اپنے پاؤں پر چلتا ہوا دیکھو گی میں تو اس دن سو شکرانے کی نفل ادا کرو گی کے اللہ نے میرے آکاش کا ٹھیک کر دیا ہے بے شک اللہ سب کی سننے والا ہے۔۔

ہمم۔۔۔ٹھیک تو ہو گیا ہو اس اور یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا ہے تم نے بہت خیال رکھا ہے۔۔

ہاہاہا۔۔ تمہیں شکر گزار ہونا چاہے نا ایمان آکاش نے لازو پر اپنا سر رکھے اسے دیکھتے ہوئے بولی تم جلدی سے اپنے پیروں پر چلو یہ نا ہو میں مر جاؤ اور میری یہ خواہش پوری ہی نا ہو ایمان ہنستے ہوئے کہنے لگی اس نے تو مزاق کیا تھا لیکن آکاش کے دل پر یہ بات لگی تھی۔۔۔

بکواس بند کرو ایمان اور سو جاؤ تنگ نا کرو۔۔

او کے او کے سوتے ہے ایمان آکاش کے ماتھے پر بوسہ دیتے لیٹ گی یہ ایمان کی عادت تھی روز رات تو آکاش کے ماتھے پر بوسہ دیتے سوتی تھی ورنہ نا اب ایمان کو نیند آتی تھی نا ہی آکاش کو ایمان نے اپنی آنکھیں بند کی تو آکاش بھی سو گیا۔۔

وہ ڈریسنگ کے سامنے کھڑی خود کو دیکھ رہی تھی صبح سے وہ جس لمحے کا انتظار کر رہی تھی اب کچھ پل کی ہی دوری پر تھا۔ وہ رائل بیلو لانگ پاؤں تک آتی مون لائٹ کی میکسی میں بالوں کو سٹریٹ کیے ایسے ہی کمر پر کھولے چھوڑے لائٹ سے میک آپ پر ریڈ لپ اسٹک لگائے ہلکی سی جیولری پہنے غضب ڈھا رہی تھی۔ جیسے جیسے وقت قریب آ رہا تھا میرب کے دل کی دھڑکنیں تیز ہوتی جا رہی تھیں۔ اسے سب جتنا آسان لگ رہا تھا اب اتنا ہی مشکل لگ رہا تھا۔ آج وہ شایان سے اپنے دل کی بات کہہ دینا چاہتی تھی وہ اسے بتانا چاہتی تھی اس کی کیا اہمیت ہے اس کی زندگی میں۔ میرب نے خود کو ایک نظر دیکھتے کمرے میں نظریں دوڑائیں تھی کمرے کو بھی لال گلاب سے سجایا گیا دروازے سے گلاب کی پتیوں کی مدد سے راستہ بنایا گیا تھا۔ جبکہ بیڈ پر وائٹ بیڈ شیٹ پر پتیوں سے دل بنا ناکر اس میں ایس اور ایم لگا گیا تھا جگہ جگہ گلاب کے پھول رکھے گئے تھے جبکہ زمین پر کچھ لال غبارے بھی نظر آ رہے تھے ٹیبل پر موجود ایک ریڈ ویلوٹ کیک جس پر آئی لو یو شایان لکھا تھا اور اس پاس بھی گلاب کی پتیوں پر کینڈلز رکھی گئی تھی۔

میرب ایک نظر کمرے کو دیکھ صوفے پر بیٹھ اس کا انتظار کرنے لگی تھی۔ وہ اپنے فون پر شایان کی تصویریں دیکھ رہی تھی جو اس نے ایسے ہی بیٹھے بیٹھے لی تھیں۔

۔۔۔"بس آج میں آپ کو سب بتادو گی شایان جو بھی میرے دل میں ہے،،،" وہ اس کی تصویر کو دیکھتے مسکراتے بولی تھی۔

۔۔۔۔

وہ کسی ضروری کام سے گیا تھا جہاں پر اسے آج کچھ زیادہ ہی دیر کو گئی تھی جس وجہ سے اب اسے میرب کی فکر بھی ہو رہی تھی وہ بس جلدی گھر جانا چاہتا تھا کھانا بھی اس نے وہی کھا لیا تھا۔ راستے میں آج ٹریفک کچھ زیادہ ہی تھا جس پر اب شایان کو غصہ بھی آ رہا تھا۔

۔۔۔"کیا مصیبت ہے یہ سب بھی آج ہی ہونا تھا" شایان نے سٹیر نگ پر ہاتھ مارتے بولا تھا۔ جب گاڑیاں چل گیی تھی جس پر وہ بھی جلدی سے اپنی گاڑی بڑھا گیا تھا۔ کچھ ہی دیر میں وہ گھر میں موجود تھا جہاں گاڑی پارک کرتا اب وہ جلدی سے اندر کو آیا تھا رات ہونے کی وجہ سے وہاں پر کوئی بھی تھا جس پر وہ بالوں میں ہاتھ پھیرتا اپنے کمرے کی طرف بڑھا تھا۔

۔۔۔۔

وہ اس کی گاڑی کی آواز سن چکی تھی تبھی اٹھتی دروازے کے پیچھے کھڑی ہو گئی تھی جیسے جیسے اسے آہٹ تیز ہوتی محسوس ہو رہی تھی ویسے ویسے اس کے دل کی دھڑکن بھی تیز ہو رہی تھی جس پر میرب نے اپنا ہاتھ دل کے مقام پر رکھا تھا۔

شایان نے کمرے کے قریب آتے دروازے کے ہینڈل پر ہاتھ رکھتے ایک سانس ہوا کے سپرد کرتے دروازہ کھولا تھا مگر دروازہ کھولتے ہی اس کا اگلا سانس جیسے اٹک گیا تھا۔ کیونکہ دروازہ کھولتے اس پر پھولوں کی برسات ہوئی تھی۔ وہ کسی شاکٹ کی کیفیت میں مبتلا اندر آیا تھا جب پیچھے سے دروازہ بند ہونے کی آواز پر اسے ہوش آیا تو اس نے مڑ کر دیکھا مگر ایک بار پھر اس کے ہوش اڑے تھے کیونکہ

سامنے ہی میرب رائل بیلو لانگ مون لائٹ کی میکسی میں قیامت ڈھا رہی تھی۔ وہ اسے ایسے دیکھتے مسکراتے اس تک آئی تھی۔ میرب نے جھجھکتے شایان کے گلے میں باہیں ڈالی مگر وہ تو جیسے سٹیچو بن گیا تھا۔

۔۔۔"شا شایان،،،"اس کے پکارنے پر وہ ہوش میں آیا تھا۔

۔۔۔"ی یہ سب کیا ہے فیری ہے،،،"شایان نے کمرے میں نظر دوہراتے پوچھا تھا۔ جس پر وہ مسکراتی اس سے کچھ فاصلے پر ہوئی تھی۔

۔۔۔"وہ شایان مجھ مجھے وہ،،،"اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کیا بولے۔

۔۔۔"کچھ پوچھ رہا ہو تم سے میں،،،"شایان نے سنجدہ ہوتے پوچھا تھا۔ جس پر میرب نے ایک لمبا سانس لیا تھا۔

۔۔۔"تو کر سکتی ہے میرب آج نہیں تو کبھی نہیں،،،"میرب نے دل میں خود سے بولا تھا جب شایان نے اسے پکارا تھا۔

۔۔۔"فیری،،،"اس کی پکار پر وہ بولی تھی۔

۔۔۔"اوکے شایان مجھے نہیں پت پتا میں کی کیا بولوں اور نا ہی یہ پتا کہ یہ سب کیسا ہوا،،،"وہ بولتے بالتے روکی تھی جبکہ شایان اسے دیکھ رہا تھا۔

۔۔۔"پتا مجھے نا ایک بار کسی نے بولا تھا نکاح کے رشتے میں اتنی طاقت ہوتی ہے کہ وہ آپ کو آپ کے ہمسفر کی طرف مائل کر ہی دیتا ہے مگر مجھے یقین نہیں ہوتا ہے،،،"میرب پھر کچھ پل کے لیے روکی تھی۔

---"اور جب آپ کا میرا نکاح ہوا اس کے بعد مجھے لگتا تھا بس لوگ باتیں کرتے ہیں لیکن نہیں وہ سب تو سچ تھا شایان،،،" شایان کو اس کی باتوں سے کچھ کچھ سمجھ لگ رہا تھا مگر وہ اپنا وہم سمجھ رہا تھا۔

---"مجھے نہیں پتا کیسے لیکن آپ نے میرے دل میں جگہ بنا کی ہے شایان آپ کب میرب شایان کے لیے ضروری ہو گئے یہ اسے پتا ہی نہیں چلا،،،" میرب کی پوری بات میں شایان تو اس کے نام پر ہی اٹک گیا تھا۔

---"آپ سانسوں سے بھی زیادہ ضروری ہو گئے ہیں اب آپ پاس نا ہو ایسا لگتا جیسے مجھے سانس نہیں آئے گی،،،" میرب نے اس کی طرف دیکھتے بولا تھا۔

---"میں میرب شایان آج اپنے پورے ہوش و حواس میں اس بات کا اعتراف کرتی ہو کہ مجھے شایان سے محبت ہو گئی ہے،،،" میرب کے اظہار پر شایان ہوش میں آیا تھا اسے سمجھ ہی نہیں آ رہی تھی وہ کیا بولے۔

---"کی کیا بولا تم نے فیری ایک ایک بار پھر بولو،،،" شایان نے خوش ہوتے پوچھا تھا۔

---"ہاں شایان آپ کی فیری کو آپ سے محبت ہو گی ہے جان بن گئے ہیں آپ اس کی،،،" اس کا اظہار کرنا تھا جب شایان خوشی سے چیخا تھا۔

---"ہرےےےے فائنلی فیری ت تم نے،،،" اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی وہ کیا بولے۔

---"میں بتا نہیں سکتا کتنی بڑی خوشی دی ہے تم نے مجھے،،،" شایان نے کہتے اسے ذپنی طرف کھینچا تھا جس سے وہ اس کے سینے سے ٹکرائی تھی مگر وہ اسے اٹھاتا گول گول گھمانے لگا تھا۔

۔۔۔"یس یس،،، شایان بس کرے مجھے چکر آرہے ہیں،،،" وہ ہنستے بولی تھی جب وہ بس کرتا اسے کیے صوفے پر بیٹھا تھا جہاں سامنے ہی کیک بھی پڑا تھا جس پر شایان نے اسے دیکھا تو اس نے سر ہلایا تھا۔ پھر اس نے چھری پکڑا اس کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لیتے وہ کیک کٹ کر میرب کو کھلایا تھا۔

۔۔۔"مجھے نہیں کھلاؤ گی،،،" شایان نے اسے نظریں جھکائے دیکھ پوچھا تھا جس پر وہ اسے دیکھنے لگی مگر وہ کچھ کہتی اس سے پہلے ہی شایان بولا تھا۔

۔۔۔"چلو میں خود ہی کھالیتا ہوا ب،،،" اس نے بولتے کیک سے تھوری کریم لے میرب کے ہونٹوں پر لگائی تھی وہ کچھ سمجھتی اس سے پہلے ہی وہ اس کے ہونٹوں پر جھک گیا تھا جبکہ وہ حیران ہوتی اسے دیکھنے لگی تھی مگر پھر ہوش میں آتے اس کے گلے میں باہیں ڈال آنکھیں بند کر گئی تھی جس پر شایان کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی۔ وہ کچھ دیر بعد پیچھے ہٹا تو وہ اس کے سینے ہر سر رکھ گئی تھی۔ جس پر شایان نے اس کے بالوں پر لب رکھے تھے۔

۔۔۔"آج خود کو روکنا مشکل ہے فیری،،،" شایان کی بات پر میرب نے اس کے سینے سے سر نکال اسے دیکھا تو وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا جس پر وہ نظریں جھکا گئی تھی۔ جب شایان نے اس کے چہرے کو ہاتھوں میں بھرا تھا۔

۔۔۔"کیا آج میرب شایان اپنے سرتاج کو خود کی روح میں اترنے کی اجازت دے گی،،،" شایان کے پوچھنے پر میرب نظریں جھکا گئی تھی جس پر شایان مسکراتا اسے اپنی باہوں میں بھرتا بیڈ کی طرف آیا تھا۔ وہ اسے لیٹا خود لائٹ آف کرتا اپنی شرٹ سائیڈ پر رکھتے اس پر جھکا تھا۔

۔۔۔"تو پھر فیری اجازت ہے آج کی رات تمہاری گہرائیوں میں اتر تمہیں ہمشہ کے لیے اپنا بنانے کی،،،" شایان کے پوچھنے پر وہ اس کے سینے میں سر چھپاتی اسے اجازت دے گئی تھی جس پر وہ ہنستا اس کی گردن پر جھکا تھا۔ وہ کتنی ہی اس کی گردن پر اپنا لمس چھوڑتا رہا تھا۔

۔۔۔"آج تمہیں صحیح معنوں میں بتاؤ گا تم کیا ہو میرے لیے فیری،،،" وہ بولتے اس کے ہونٹوں پر ہونٹ رکھ گیا تھا جس پر میرب نے اس کے گلے میں باہیں ڈال خود کو اس کے سپرد کر دیا تھا۔شایان قطرہ قطرہ اس کی سانسیں چراتا اسے اپنی سانسیں دے رہا تھا۔میرب کو جب سانس لینا مشکل ہوا تو اس نے شایان کے کندھے پر ناخن مارے تھے جس پر وہ ہوش میں آتا پیچھے ہوا تھا مگر وہ اپنا سانس بحال کرتی اس سے پہلے ہی شایان اس کی روح کی گہرائیوں میں اترتا اسے چیخنے پر مجبور کر گیا تھا۔اس کی بلند ہوتی سسکیوں کو وہ اپنے ہونٹوں میں دباتا اسے اور خود کو آج ایک کر گیا تھا۔

ان دونوں کے ملن پر چاند بھی شرماتا بادلوں میں چھپ رہا تھا۔۔۔

اگلے دن میرب اٹھی تو خود کو شایان کے حصار میں پایا تھا میرب تو کل رات کے جنونی شایان کے آگے بے بس ہو گئی تھی لیکن وہ اس بات سے خوش تھی کے اس نے اپنے پیار کا اظہار کر دیا ہے اور اسے اپنا شان مل گیا ہے۔۔۔

فیری ایسے دیکھو گی مجھے تم تو یقین کرو پھر سے پیار آئے گا جو تم سے برداشت نہیں ہو گا شایان نے آنکھیں بند کئے ہی بولا تو میرب کس منہ بنا تھا۔۔۔

کوئی ضرورت نہیں ہے پیار کرنے کی پہلے ہی ساری رات نہیں دیا تم نے میرب شایان کو مکہ مارتے ہوتے بولی تو شایان پھر سے میرب کے اوپر آیا تھا۔۔

میری جان سونے تم نے نہیں دیا تمہارے اس خوش ربا حسن نے مجھے پاگل کر دیا تھا شایان پھر سے میرب کی گردن پر جھکا تھا میرب نے آنکھیں نکال کر میرب کو دیکھا۔۔۔

زیادہ مت پھیلو ہمیں تیاریاں بھی کرنی ہے آج ماما لوگوں نے انا ہے واپس پیچھے ہٹو میرب نے شایان کو پیچھے کیا تو شایان بھی مسکراتا پیچھے ہوا تھا اور میرب آٹھ کر واش روم چلی گئی۔۔۔

روحا اٹھی فریش ہو کر وہ باہر ائی تو روحا کی نظر عرش پر گیں سوتے ہوئے جتنے معصوم لگتے ہے روحا چلتے ہوئے عرش کے پاس گئی اور غور سے اپنے شاہ جی کا دیکھنے لگی۔۔۔

سرخ و سفید رنگ ہلکی ہلکی ڈارھی اور عرش کی نیلی آنکھیں جو سب سے پر کشش تھی اور کوئی بھی انہیں دیکھ کر دیوانہ ہو سکتا تھا بلا شبہ وہ بہت خوبصورت تھا لیکن عرش کی خوبصورتی کو چار چاند اس نے دونوں گالوں پر پڑنے والی ڈیمپل بناتے تھے جو کے روحا کو بہت پسند تھے وہ یک تک عرش کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

کتنے معصوم لگتے ہے آپ شاہ جی لیکن مجھے ابھی بھی آپ سے خوف محسوس ہوتا ہے کاش آپ وہ کام نا کرتے لیکن پیار میں اب بھی آپ سے بہت کرتی ہو شاہ جی روحا نے سوئے ہوئے عرش کے ماتھے پر ائگ بالوں کو پیچھے کیا اور پھر لبوں پر مسکراہٹ لاتے روحا نے اپنے ہونٹ عرش کی ناک پر رکھے اور جلدی سے اٹھ کر جانا چاہا کہی عرش اٹھ نا جائے لیکن اس سے پہلے کے وہ اٹھ کر جاتی عرش نے روحا کے بازو سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچا روحا اس اچانک افتاد کے لئے تیار نہیں تھی وہ کٹی ڈالی کی طرح عرش کے سینے پر گری تھی روحا نے نظریں اٹھا کر عرش کو دیکھا۔۔

شش۔۔شاہ جی اپ اٹھے ہوئے تھے روحا نے تھوگ نگلتے ہوئے کہا۔۔۔

جب میری جان میری بے بی گرل میرے پاس ہو تو اس دیوانے کو کہاں نیند اسکتی ہے اٹھ تو میں تب ہی گیا تھا جب تم میرے پاس آئی تھی بس میں دیکھنا چاہتا تھا کے تم کیا کرتی ہو عرش نے روحا کے بال اس کے چہرے سے پیچھے کرتے کہا تو روحا نے نظریں جھکائی تھی۔۔۔

بے بی گرل میرا دل کر رہا ہے اب ہمیں بے بی پلان کر لینا چاہیے مجھے تمہاری جیسی ایک اور بے بی چاہئے تا کے جب تم ناراض ہو تو میں آپنی پیاری سی بیٹی کے ساتھ کھیل سکو عرش کی بات سنتے روحا کا چہرہ لال ہوا تھا شش۔۔شاہ جی لیکن۔۔۔

لیکن ویکن کچھ نہیں روحا اپنے آپ کو تیار کر لو۔۔۔

پہلے تو آپ تیار ہو جائے اٹھ کر ماما لوگ آنے والے ہے ان کے لیے تیاریاں بھی کرنی ہے روحا نے عرش کی بات کو اگنور کرتے اٹھ کر کہا تو عرش کو بھی یاد آیا تھا اوشٹ ماما لوگ تو آنے والے ہو گے میں کیسے بھول گیا عرش بھی جلدی سے اٹھتا فریش ہونے چلا گیا۔۔۔

ایشم روحا میرب شایان ایمان گھر سجا رہے تھے آکاش اور ابیہا ایک صوفے پر بیٹھے سب کو دیکھ رہی تھی عرش اور حدید ایئر پورٹ گئے تھے میر لوگوں کو لینے۔۔۔

ویسے بھابھی جی رات کو پھر کیا ہوا تھا حدید نے آپ کو سینڈوچ کھلایا تھا یا آپ نے شایان وہاں سے ایک غبارہ پکڑتا دیوار پر لگاتا بولا تو ایشم کا دماغ گھوما تھا۔۔۔

سب تمہاری وجہ سے ہوا تھا نا تم میرا سینڈوچ کھاتے نا حدید جو بیلن لگتا ایشم ہاتھ میں پکڑی چھڑی کو شایان نے پھلائے غبارے پر مارتی بولی اور غبارہ پھٹ کر شایان کے منہ پر لگا تھا کے شایان ہڑ بڑا گیا تھا اور سب کا قہقہ گونجا تھا۔۔

تم ایشم کو چھوڑوں تم مجھے بتاو تمہاری رات کیسی گزری ہے میرب نے اچھا خاصا پلان بنایا تھا روحی بھی اب میرب کو اور شایان جو تنگ کرتے ہوتے ہوئے بولی۔۔۔

آئے ہائے بھابی مت پوچھے کیسا سرپرائز دیا تھا دل کی خوش کر دیا تھا شایان اپنے دل پر ہاتھ رکھتے کہا تو میرب کا شرم سے چہرہ لال ہوا تھا ایمان تو آکاش کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

ایمان اپنا کام کرو کیوں ہمارے آکاش کا نظر لگانی ہے اب شایان کا تیر ایمان کی طرف تھا ایمان جو آکاش کو محبت بھری نظروں سے دیکھ رہی تھی جلدی سے ادھر ادھر دیکھنے لگی تم اپنے کام سے کام کیوں نہیں رکھتے سب کر نظر ہے تمہاری ایمان بھی بولی۔۔

میرا تو یہی کام ہے سب پر نظر رکھنا اور اگر دیکھے یہ ہے ابی جو ہماری باتیں سب کر مسکرا رہی ہے لیکن خیالوں میں ارمان چھایا ہوا ہے شایان نے ابی کے پاس جاتے کہا تو سب نے ابیہا کو دیکھا سب کے دیکھنے پر ابیہا کا بھی چہرہ سرخ ہوا تھا کیونکہ وہ واقعی کی ارمان کو ہی سوچ رہی تھی۔۔۔

بہت بتمیز کو تم شایان ابیہا نے بھی ڈانٹا تھا۔۔

ایمان میرب ایشم روحا نے ایک دوسرے کو دیکھا پھر سب نے ہاتھ میں پکڑے غبارے کو اندر کے گئے اور اس میں پانی بھرنے لگے چاروں نے دونوں دونوں ہاتھوں میں پانی والے غبارے لا کر پہلے روحا نے پھینکا تھا۔۔

اوئیی ماں۔۔۔ یہ کیا شایان جس کی پیٹھ ان کی طرف تھی اپنی کمر پر زور سے والی والا غبارہ لگتے دیکھ پیچھے دیکھا تھا اور پھر شایان پر غبارہ کی بوچھاڑ ہوئی تھی ہم سب کو تنگ کرتے ہو نا اب تم بھی دیکھو ہم لیڈیز کے وار۔۔۔

بچاؤ بچاؤ کوئی تو بچاو شایان پورے ہال میں بھاگ رہا تھا پیچھے پیچھے باری باری سب غباروں میں پانی بھر کر لا رہی تھی کوئی تو مجھے ان چڑیلوں سے بچاؤ لیکن یہ چاروں کہا جان چھوڑنے والی تھی شایان جلدی سے ایک کمرے میں جاتا خود کو بند کر گیا۔۔۔

ہاہاہاہاہاہا۔۔۔سب کا قہقہے گونجے تھے۔۔

اب نہیں آئے گا باہر چلو ماما لوگ آنے والے ہو گیے تیاری کرتے ہے روحا بھی بولی تو سب واپس اپنی اپنی جگہ پر چلے گیے ابھی پانچ منٹ ہی گزرے ہو گئے کے ایمان ایشم روحا میرب پر اب پانی والے غباروں کی بوچھار ہوئی تھی سب نے پیچھے مڑ کر دیکھا جہاں شایان ھاتھوں میں غبارے لیے فتح مندی سے سب کو دیکھ رہا تھا تم لوگ کیا سمجھے ڈی گینگ کا ٹائیگر ہار گیا تم لوگوں کی غلط فہمی ہے۔۔۔

تیری تو ایمان اور ایشم اپنا اپنا بچاؤ کرتی سب بھاگ رہی تھی میرب روحا غبارے بھرنے چلی گیں اب حال میں جو تیاریاں ہو رہی تھی وہ کم تھی اور غبارے مارنے والی جنگ شروع ہو چکی تھی پورے حال میں پانی پانی ہو چکا تھا آکاش اور ابیہا ہنس ہنس کر لوٹ پھوٹ ہو رہے تھے۔۔۔

یہ کیا ہو رہا ہے یہاں عرش سامنے دیکھتے بولا جہاں سب ایک دوسرے کے پیچھے بھاگ رہے تھے عرش کی آواز سنتے سب ہی رکے تھے اور سب کے ہاتھوں میں پانی والے غبارے تھے سب نے سانس روک کر سامنے دیکھا جہاں عرش حدید اور ساتھ میں میر انمول ساحل ماہی زین اور زویا بھی خیرانگی سے دیکھ رہے تھے اور گھر کی حالت کو دیکھ رہے تھے جو بکھری ہوئی تھی جگہ جگہ پھٹے ہوتے غبارے اور پانی۔۔۔

میں نے کہا یہ کیا ہو رہا ہے عرش کا واقع غصہ ارہا تھا تیاری کرنے کے لیے کہ کر گیا تھا یہ کیا کر رہے تھے عرش غصے سے اندر آیا تھا اور پھر کیا تھا دھرام سے نیچے گرا تھا وہاں پھیلے پانی سے عرش پھسلا تھا اور گرا تھا۔۔

اہہہ۔۔۔ عرش کے منہ سے چیخ نکلی تھی اور ایک دفعہ تو سب نے عرش کو دیکھا تھا اور پھر سب کا ایک ساتھ قہقہہ گونجا تھا جس میں میر انمول ماہی ساحل زین زویا اور ساتھ میں سب بچے بھی شامل تھے۔۔۔

سب کو ہنستا دیکھ عرش کو غصہ ارہا تھا بس کرو تم لوگ کیوں ہنس رہے ہو حدید آنے آگے بڑھ کر عرش کو اٹھانا چاہا تھا لیکن وہ عرش کو کیا اٹھاتا وہ بھی سلپ ہو کر گرا تھا کیونکہ جو لاسٹ غبارے تھے ان میں پانی کے ساتھ ساتھ ان لوگوں نے صرف بھی ملا تھا جہاں جہاں صرف گرتی گیں وہاں وہاں پھسلن ہوتی گئی اب حدید کو بھی گرتے دیکھ ایک دفعہ پھر سب ہنسے تھے اس دفعہ ان میں عرش بھی شامل تھا پھر حدید

بھی ہنساتھا۔سب خوش تھے سب کے قہقے آنے والی قیامت سے بے خبر پورے گھر میں گونج رہے تھے۔۔

جلدی سے گھر کی صفائی کروائی گئی تھوری دیر تک سب فریش ہو کر اب حال میں جمع تھے۔۔۔

اب سب کی نظر ایشم پر گیں تھی آکاش کا تو انہوں نے پہلے ہی بتادیا تھا جیسے سب کر افسوس ہو تھا لیکن آکاش پہلے سے کافی بہتر تھا۔۔۔

یہ لڑکی کون ہے میرنے پوچھاتو ایشم نے حدید کو دیکھا میر کو سب پتا تو تھا کیوں کے ایک ایک چیز کی وہ خبر رکھتا تھا لیکن باقی سب کو پتا نہیں تھا۔۔۔

ماما یہ آپ کی بہو ہے حدید نے زویا کو کہا تو زویا نے اپنے دل پر ہاتھ رکھا ہائے میری بہو کب بنی کیسے بنی۔۔۔

پھر حدید نے شروع سے لے کر سارے کہانی بتائی۔۔۔

تم نے زبردستی شادی کی ہے اس بچی سے زویا نے ڈانٹا تو ایشم کو تو موقع مل گیا تھا۔۔

آنٹی جی آنہوں نے مجھ کر بہت ظلم کئیے ہے زبردستی شادی کی مجھے مارا بھی ایشم ڈرامے کرتی زویا کو شکایت لگا رہی تھی۔۔۔

تو کیا ہوا ماما پاپا نے بھی تو آپ سے زبردستی شادی کی تھی پھر آپ کو بھی تو پاپا سے پیار ہو گیا تھا میری مون لائٹ کو بھی ہو جائے گا حدید مون لائٹ کو آنکھ مارتے کہا تو ایشم نے زویا کو دیکھا یہ ساری فیملی ہی زبردستی شادی کرتی ہے کیا ایشم بس سوچ ہی سکی۔۔

ہاں تمہارے پاپا نے زبردستی شادی کی تھی لیکن مجھے پیار ہو گیا تھا کیا پتا ایشم کو نا ہوا ہو کیوں ایمشم تم بتاؤ ہوا کے کیا پیار رہنا چاہتی ہو حدید کے ساتھ زویا نے پوچھا تو ایشم نے حدیڈ کی ہدف دیکھا۔۔۔

اس کی طرف مڑ دیکھو اگر تم رہنا چاہتی ہو تو رہو گی ورنہ تمہیں بھیج دے گے اور حدید کچھ بھی نہیں کہے گا۔۔

لیکن پاپا ماما۔۔۔

سٹاپ حدید پتا ہے نا بڑے بات کر رہے ہے میر نے ٹوکا تو حدید نے ایشم کی طرف دیکھا اور سر جھکا دیا وہ چاہ کر بھی کبھی میر کے سامنے نہیں بول پاتے تھے۔۔۔

بولو بیٹا کیا رہنا چاہتی ہو انمول نے بھی پوچھا۔۔۔

میں نہیں جانتی تھی آنٹی کے پیار کیا ہوتا ہے فیملی کیا ہوتی ہے ہاں حدید نے مجھ سے زبردستی شادی کی تھی لیکن مجھے اب پیار ہوا ہے یا نہیں لیکن حدید کے ساتھ ایک شرط پر رہو گی کے کہ مجھے آئندہ ڈانٹے گا نہیں اور پیار ہی کرے گا مجھ سے اور میں کہی نہیں جانا چاہتی مجھے ایسی ہی فیملی چاہئے تھی ایشم نے حدید کو دیکھتے کہا تو حدید نے جھکے سر کو اٹھا کر ایشم کو دیکھا۔۔

حدید نے جلدی سے جاتے ایشم کو اٹھایا اور گول گول گھمایا مجھے پتا تھا تم بھی مجھ سے پیار کرتی ہو مجھے چھوڑ کر نہیں جاؤ گی۔۔۔

ارے ارے چھوڑو مجھے حدید سب دیکھ رہے ہے ایشم نے شرماتے کہا تو حدید نے بھی ایشم کو نیچے اتارا سب نے ایشم اور حدید جو دعا دی اور خوش رہنے کا کہا۔۔

◈◈◈

ارمان مسلمان ہو کر گھر گیا تھا تو جنت ب1 بھی بہت خوش ہوئی تھی اور اسے دعا بھی دی کے وہ ہمیشہ ایسے ہی خوش رہے ابھی جنگ اور ارمان بیٹھے تھے۔۔۔

جنت اب تم کب جاؤ گی بیا کے گھر میرا رشتہ لے کر ارمان نے جنت جو دیکھتے ہوئے کہا۔۔

میرے بھائی کو زیادہ ہی جلدی نہیں پر گیں شادی کی جنت نے ابرو اچکاتے شرارتی لہجے میں کہا تو ارمان نے جنت کو گھور کر دیکھا۔۔

تمہیں تو پتا ہے اب میں بیا سے دور نہیں رہ سکتا ہو تو جلدی کرونا۔۔۔

اچھا اچھا ٹھیک ہے کل ہی چلتے ہے زیادہ اتاولے ناہو جنت نے ارمان کے سر پر چپٹ لگائی ارمان نی نظر سامنے اٹھی تھی جہاں روز کھڑی تھی روز جو دیکھتے ارمان کو بے حد غصہ آیا تھا۔۔۔

تم یہاں کیا کر رہی ہو روز ارمان غصے سے ڈھارا تھا جنت نے بھی روز جو دیکھا اکثر ارمان نے جنت کو روز کے بارے میں بتایا تھا دیکھا آج پہلی دفعہ تھا۔۔

میں اور کہاں جاؤ ارمانڈو۔۔۔

سٹاپ روز میرا نام سب ارمانڈو نہیں ارمان ہے میں مسلمان ہو چکا ہو تمہارا اور میرا کوئی رشتہ نہیں ہے ارمانڈو کا ارمان بننے کا سن کر روز پر تو پہاڑ ٹوٹے تھے ایک نئ جنگ آئی ضد ایک نیا بدلہ اس کے دل میں ابھرا تھا۔۔

میں اور کہاں جاؤ ارمان میرے پاپا پتا نہیں کہا چلے گے ہے ہمارا گھر بھی تباہ ہو گیا ہے اگر مجھے پتا ہوتا کے پاپا ابیہا کے ساتھ ایسا کچھ کرے گے تو میں روک دیتی لیکن پاپا کی طرف سے میں معافی مانگتی ہو ارمان پلیز معاف کر دو اور مجھے اپنے پاس رہنے کی جگہ دے دو جب تک کوئی سور ٹھکانہ نہیں مل جاتا پھر میں خود ہی چلی جاؤ گی روز مگر مچھ کے آنسو بہاتی ارمان کو شیشے میں اتارنے لگی لیکن وہ کہاں اتنی جلدی باتوں میں آنے والا تھا۔۔۔

نہیں تم یہاں نہیں رہ سکتی کیونکہ تم اس انسان کی بیٹی جو جس کے خون میں ہی دھوکہ دینا شامل ہے۔۔۔

لیکن ارمان۔۔۔۔

میں نے کہا نا۔۔۔۔

ارمان رہنے دو نا لڑکی ہے وہ کہاں جائے گی اب کی بار جنت بولی تھی۔۔

لیکن جنت تم نہیں جانتی اسے اور اس کی کرتوتوں کو۔۔۔۔

میں اب ویسی نہیں رہی ارمان اب تو تم مسلمان بھی ہو چکے ہو اب میرا تمہارے ساتھ کیا لینا دینا روز روتے ہوئے بولی تو جنت کو ترس آیا تھا ارمان رہنے دو نا جب تک کہی اور نہیں چلی جاتی تمہاری اور بیا کی شادی میں بھی شامل ہو جائے گی۔۔۔

جنت تم بھی نا جانتی ہو تمہاری بات نہیں ٹال سکتا اوکے یہ یہاں رہ سکتی ہے لیکن اسے کہنا مجھ سے اور میری بیا سے دور رہے ورنہ اس کے باپ کو تو ڈھونڈ کر ایسی موت دوں گا نا کے یاد رکھے گا اور یہ بھی میرے ہاتھوں مرے گی۔۔۔۔

نہیں ارمان میں کچھ نہیں کروں گی روز آنسو صاف کرتے ہوتے بولی تو ارمان باہر چلا گیا۔۔۔۔

وہ سامنے والا کمرہ گیسٹ روم ہے تم وہاں رہ سکتی ہو جنت مسکراتے ہوئے کہا تو روز بھی مسکرائی ٹھینکیو سو مچ جنت روز یہ کہتے کمرے میں چلی گئی سامان تو تھا نہیں سب ارمان سے پی پیسے لے کر اپنے لیے کپڑے لے کر آنے تھے۔۔

روز کمرے میں ائی اور اپنے آنسو رگڑ کر صاف کیے نہیں نہیں ارمانڈ و یا جو ارمان جو بھی ہو تم نے میرے جزباتوں کو روندا ہے میری محبت کو مار دیا ہے اب نا تو تمہیں خوش رہنے دو گی نا ہی تمہاری اس سو کالڈ بیوی کو اس گھر میں میرا راج چلنا تھا اور میرا ہی چلے بس تم دیکھتے جاؤ تمہاری اس بیا کے ساتھ کیا کرتی ہو میں روز غصسے سے بیڈ پر بیٹھی سوچنے لگی۔۔۔

سفر چییئر کی پشت سے ٹیک لگائے آنکھیں موندے گہری سوچوں میں گم تھا۔۔

کوئی ہے میری مدد کرو کوئی ہے یہاں پر وہ بچہ دربدر بھٹک رہا تھا مدد کے لیے چلا رہا تھا اس کے کپڑے پھٹے ہوئے تھے جسم پر خراشوں کے نشانات تھے۔۔

اللہ جی میری مدد کریں وہ زمین پر گھٹنوں کے بل بیٹھتے بلند آواز میں چلایا تھا سجدے کی حالت میں زمین پر سر رکھتے پھوٹ پھوٹ کر رو دیا۔۔

اپنے پاس سے کچھ لوگوں کے گزرنے کی آہٹ محسوس کرتے جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھا ان کی طرف تقریباً بھاگتے ہوئے گیا تھا۔۔

میری مدد کردو، خدا کے لیے میری مدد کردو بے تحاشہ روتے ہوئے ان سب کے سامنے ہاتھ جوڑتے التجا کر رہا تھا۔۔

ارے یہ تو اسی انسان کا بیٹا ہے نا، بیچارے کا نہ باپ ہے نا ماں ایسے لوگوں کی کون مدد کرتا ہے یہ الفاظ اس بچے کا دل چیر گئے تھے۔۔

دفع کرو اسے چلو چلتے ہیں ہم اس آدمی نے ساتھ کھڑے اپنے ساتھی کو کہتے حقارت سے اس کی طرف دیکھتے چلا گیا۔۔

اللہ کیا تو نے اس دنیا میں رسوا ہونے کے لیے بھیجا ہے زمین پر گرنے والے انداز میں بیٹھتے آسمان کی طرف دیکھ کر اپنے خدا سے شکوہ کرنے لگا۔۔

بابا آپ کیوں مجھے چھوڑ کر چلے گئے دوبارہ سے زمین پر سجدے کی حالت میں جاتے ہچکیاں لیتے رونے لگا۔۔

بابا! اپنے بابا کو پکارتے وہ ہڑبڑا کر سیدھا ہو بیٹھا چہرہ پسینے سے تر تھا۔۔

سب مطلبی ہے دنیا میں ،اپنے مطلب کے لیے لوگوں سے میٹھے لہجے میں بات کرتے ہیں سفر نے ڈریسنگ ٹیبل پر پڑی سب چیزوں کو ہاتھ مار کر زمین پر بوس کیا تھا۔۔

میں اپنی بچپن کی محرومیوں کا بدلہ لوگا میر سلطان میں لوگا جو میرا تھا مجھے ملنا تھا وہ سب اس عرشمان شاہ کو ملا ہے جو میرا ابھی حق تھا سب بدلے لوگا میری ماں کا استعمال کر کے اسے ایسے ہی پھینک دیا تھا تم نے میر سلطان اب میں بتاوگا کے آسمان سے زمین پر کیسے گراتے ہے جسٹ ایٹ اینڈ واچ میر سلطان۔۔۔

وہ غصے سے نیم پاگل ہو رہا تھا خود پر ضبط کرنا اس کے لیے اس وقت سب سے مشکل ترین کام تھا۔۔

مجھے یہاں سے جانا ہے میں اپنی صنم سے غصے میں وحشی والا رویہ اختیار نہیں کر سکتا میری صنم ڈر جائے گی وہ پاگلوں کی طرح کمرے میں چاروں طرف دیکھ رہا تھا ہاتھوں میں کپکپاہٹ طاری تھی۔۔

خود پر کنٹرول کھوتے دیکھ سائیڈ ٹیبل پر پڑی کار کی چابیاں اٹھا کر گھر سے نکل کر گاڑی میں بیٹھتے رخ کلب کی طرف کیا۔۔

وہ ابھی کلب میں پہنچا ہی تھا کہ اسے ایک آدمی کی اپنے پیچھے سرگوشی کرنے کی آواز سنائی دی جس کے الفاظ کچھ یوں تھے " یہ میرے سامنے کچھ نہیں ہے چٹکیوں کی مار ہے یہ اپنے آپ کو بہت بڑا فائٹر سمجھتا ہے چند منٹوں میں اسے ہرا کے رکھ دوں گا میں "۔۔۔

ریسلنگ کرنا چاہتے ہو مجھ سے ، چلو تمہارا یہ شوق آج سفر پورا کر دیتا ہے کیا یاد رکھو گے تم سفر کی آنکھوں میں سفاکیت ، جنون وحشت تھی سب کچھ ختم کر دینے کی۔۔

کلب میں موجود سب لوگ پتھریلی نظروں سے بنا آنکھیں جھپکائے ان دونوں کی طرف دیکھ رہے تھے دو بڑے فائٹر ایک دوسرے کی آمنے سامنے کھڑے ہوئے تھے۔۔۔

سفر کے ذہن میں ماضی میں گزرے لوگوں کی باتیں اپنے سامنے کھڑے اس فائٹر کی باتیں گھوم رہی تھی جو اسے درندہ بننے پر اکسانے کا کام کر رہی تھی۔۔

ایک آدمی الٹی گنتی گننے لگا جیسے ہی اس نے گو بولا وہ دونوں بدن کی تمام تر قوت جمع کرتے ایک دوسرے کو مارنے لگے۔۔

سفر نے مار مار کر اس آدمی کے چہرے کا خلیہ بگاڑ دیا تھا پیشانی، ناک، لبوں حتیٰ کہ چہرے کے ہر اعضاء سے خون بہہ رہا تھا۔۔

"اس کا تو باپ ہی نہیں ہے" سفر کی سانسیں اکھڑنے لگی سامنے کھڑا فائٹر اسے کمزور پڑتے دیکھ اس کے چہرے پر اپنی تمام تر قوت اکٹھی کرتے مارنے لگا سفر کا دماغ سن ہو رہا تھا وہ ماضی کی باتوں میں الجھ کر رہ گیا۔۔۔

ہوش میں آتے سفر نے اس آدمی کی گردن پکڑ کر ٹیری کر دی ایک پل میں ہی اس کے جسم سے اس کی جان نکلی۔۔

فائٹر کو ٹھوکر مارتے لڑکھڑاتا ہوا ڈرنکس والی سائیڈ پر جا کے حرام اشیاء پکڑ کر پینے لگا۔۔

شراب کی دو بوتلیں وہ ختم کر چکا تھا نشہ حد سے زیادہ اس پر طاری ہوا۔۔

وائٹ کینڈی تم کہاں ہو سفر نشے میں جھولتا ہوا شراب کی خالی بوتل پکڑ کر اونچی آواز میں اپنی وائٹ کینڈی کو پکارنے لگا۔۔

وائٹ کینڈی اس درندے کو تمہاری ضرورت ہے!۔۔۔

وائٹ کینڈی تم کہاں ہو؟۔۔۔

صنم !

سفر گول گول گھوم رہا تھا اونچی آواز میں قہقہہ لگاتے اپنی وائٹ کینڈی کو بار بار پکارنے لگا۔۔

مجھے اپنی وائٹ کینڈی کے پاس جانا ہے لڑکھڑاتے گرتے ہوئے بمشکل کار تک پہنچا گھر جاتے ہوئے دو سے تین مرتبہ کار کو دوسری گاڑیوں کے ساتھ مارتے مارتے بچا کے خود کو سنبھالتے ہوئے گھر تک پہنچا۔۔

لاؤنج میں داخل ہوتے چاروں اور نظریں دوڑائیں اسے اس کی صنم،اس کی وائٹ کینڈی کہیں پر نظر نہ آئی جلد بازی میں قدم بڑھائے لڑکھڑا کر منہ کے بل زمین پر گرا تھا زخمی چہرہ جہاں کچھ پل پہلے خون بہنا رکا تھا پھر سے خون بہنے لگا۔۔

سفر آواز میں پاگلوں کی طرح قہقہہ لگا کر گرتے ہوئے کمرے تک پہنچ کر دروازہ کھولنے ہی لگا تھا جب علینا نے اندر سے دروازہ کھولا سفر جو دروازے کے سہارے کھڑا تھا لڑکھڑا کر علینا کے اوپر گرا علینا اگر دروازے کو نہ تھامتی اس کا سر بری طرح زمین کے ساتھ ٹکرانا تھا۔۔

میری صنم میری وائٹ کینڈی سفر نے جیسے ہی اپنے لبوں سے الفاظ ادا کیے تھے شراب کی بے حد بری سمیل علینا ناک سے ٹکرائی تھی۔۔

سفر کا چہرہ دیکھ کر علینا کی آنکھیں بے ساختہ نم ہوئیں۔۔

بامشکل سفر کو سنبھالتے ہوئے بیڈ پر بٹھایا علینا اس کے لیے فرسٹ ڈیٹ باکس لینے کے لیے جانے لگی جب سفر نے اسے کلائی سے پکڑتے کھینچ کر اپنی گود میں بٹھایا۔۔

مجھے چھوڑ کر مت جاؤ صنم سب مجھے چھوڑ کر چلے جاتے ہیں اس کے چہرے پر آئے بالوں کو پیچھے کرتے اپنے خون آلود لب اس کی پیشانی پر رکھے۔۔

سقر۔۔مجھے۔۔فرسٹ ایڈ باکس۔۔۔لانے دو تمہارے زخم۔۔صاف کرنے ہے علینا آنکھوں سے بہتے آنسوؤں کو صاف کرتی بے حد پیار سے بولی تھی اسے یہ بات سمجھ نہیں آرہی تھی اس کا رویہ سقر کے ساتھ اتنا نرم کیوں ہو رہا ہے۔۔

علینا نرمی سے اس کے ہاتھ اپنی کمر سے ہٹاتے فرسٹ ایڈ باکس لے کر اس کے پاس بیٹھ کر اس کی زخم صاف کرنے لگی زخم سقر کے چہرے پر تھے لیکن تکلیف اس کی صنم کو ہو رہی تھی۔۔

روتے ہوئے اس نے زخم صاف کیے تھے جیسے ہی اس نے فرسٹ ایٹ باکس رکھا تھا سقر سائڈ ٹیبل کا سہارا لیتے اسے کمر سے پکڑ کر اپنے اوپر گرا گیا۔۔

صنم میرے پاس رہو میرے قریب، مجھے سکون چاہیے سقر بہکے انداز میں اس کے چہرے پر ہاتھ پھیرتے گردن تک لے گیا اس کے ہاتھ کی بڑھتی بے باقیوں کو دیکھ علینا فوراً اس کا ہاتھ تھام گئی۔۔

تو میری زندگی

تجھے دیکھ کر ہم جیتے ہیں

اگر ایک پل تو مجھ سے دور ہوئی

روح جسم سے جدا ہو جائے گی

سقر کے الفاظ سن کر علینا نے نفی میں سر ہلایا۔۔

نشے میں ہے اس لیے یہ سب بول رہا ہے اپنے ذہن میں آتے الٹے سیدھے خیالات کو جھٹکتے دوبارہ نفی میں سر ہلایا۔۔

سفر کی سانسیں تمہیں دیکھ کر چلتی ہیں اگر ایک پل کے لیے تم دور ہوئی تمہارے سفر کی سانسیں رک جائیں گی سفر اسے بیڈ پر گراتے اس کے لبوں پر جھکا تھا علینا ساکت بے حس و حرکت لیٹی رہی اس میں ہمت نہ تھی وہ سفر کو روک سکے یا شاید اس کا اظہارِ محبت سن کے اس میں ہمت نہیں بچی تھی۔۔

میری باتیں سن رہی ہو نا تم اس سے دور ہوتے چہرہ ہاتھوں کے پیالوں میں تھام کر اس کے بے حد قریب ہو کر بولا۔۔

علینا کی زبان اس کا ساتھ چھوڑ گئی تھی بولنے کے لیے منہ کھولا لیکن حلق سے آواز نہیں نکل رہی تھی۔۔

مجھے انتظار رہے گا اس دن کا جس دن میری صنم خود میرے قریب آئے گی مجھ سے اظہار محبت کرے گی سفر علینا کو اپنے اوپر کیا۔۔

مجھے یہاں پر پیار کرو آنکھیں نشے کی وجہ سے بند ہو رہی تھی اس نے اپنے رخسار پر انگلی رکھتے کہا تھا۔۔

کرو نہیں تو پھر میں تمہارے یہاں پر پیار کروں گا علینا کی آنکھیں باہر نکلنے کو تھی سفر کی شہادت کی انگلی اپنے لبوں پر دیکھ کر۔۔

م۔میں ک۔کرتی ہ۔ہوں وہ اٹکتے ہوئے بامشکل بول کر نرمی سے سفر کے رخسار پر لب رکھ گئی۔۔

سفر کے لب مسکرائے تھے اس کا سر اپنے سینے پر رکھ کر سختی سے خود میں بھینچا تھا۔۔

کچھ پل میں ہی وہ نشے کی وجہ سے گہری نیند میں چلا گیا تھا علینا نے مزاحمت کرتے اس سے دور ہونا چاہا لیکن سفر کی گرفت اس قدر سخت تھی کہ علینا چاہ کر بھی اسے دور نہ ہو پائی۔۔

پوری رات اس کی سفر کے چہرے کو تکتے ہوئی گزری تھی۔۔۔

اگلے دن۔۔۔

جنت اور ارمان میر ہاؤس آئے تھے جنت ارمان کا رشتہ لے کر آئی تھی سب نے بہت اچھے سے استقبال کیا تھا میر تو ارمان سے مل کر بہت خوش ہوا تھا۔۔۔

کیسے ہے آپ انکل ارمان میر کے گلے لگا تھا۔۔۔

میں تو اچھا ہو تم بتاؤ ارمان کیسے ہو اور تمہارے مسلمان ہونے کا سن کر بہت اچھا لگا بیت خوشی ہوئی تھی۔۔۔

ایسے آنٹی کیا جادو کیا ہے آپ نے کے میر انکل اس عمر میں بھی اتنے ہی خوبصورت ہے جتنے پہلے تھے جب میں بچپن میں ملے تھے ارمان انمول کو دیکھتے کہنے لگا تو انمول نے میر جو دیکھا یہ تو میر کا پیار ہے جو مجھے بوڑھا نہیں ہونے دیتا اور میرا پیارا انہیں بوڑھا نہیں ہونے دیتا انمول میر کے کندھے پر سر رکھے کہنے لگی تو سب ہی مسکرائے تھے۔۔

بیٹا آپ کیسی ہو انمول نے جنت سے پوچھا تو جنت نے مسکراتے اس فیملی کو دیکھا جہاں سب کتنے پیار سے رہ رہے تھے جی آنٹی میں ٹھیک ہو اور اج میں اپنے بھائی کے لئے آپ کی بیٹی کا رشتہ لے کر آئی ہو جنت ارمان کو دیکھتے ہوئے کہنے لگی۔۔

یہ کیا بکواس ہے میر اٹھ کر غصے سے دھاڑا تھا کے سب نے خیرت سے میر کو دیکھا تھا جس طرح کا وہ ریکشن دے رہا تھا کسی نے سوچا نہیں تھا۔۔۔

کیا مطلب انکل میں بیا سے پیار کرتا ہو اور مجھے اس سے شادی کرنی ہے ارمان تحمل سے بولا۔۔۔

لیکن مجھے اپنی بیٹی کے لیے ارمان کا رشتہ میر نے سب کی طرف دیکھا جو اسی کی طرف دیکھ رہے تھے۔۔

منظور ہے میر ہنستے ہوتے بولا تو سب کی سانس میں سانس آئی تھی۔۔۔

ہاہاہاہاہا۔۔۔ڈر گئے نا سب میں نے سوچا سب کو تھوڑا ڈرایا جائے۔۔۔

انکل آپ نے توڈرا ہی دیا ارمان آٹھ کر میر کے گلے لگا تھا ایہا کو بھی وہاں لے آئے تھے ایہا کی بھی رضا مندی لی گئی تو رشتہ پکا ہو گیا تھا اور زیادہ ٹائم نہیں دیا گیا تھا سمپل ہی نکاح رکھا گیا تھا یہ ایہا کی ہی خواہش تھی کے سمپل ہی نکاح رکھا جائے اور تین دن بعد نکاح کی ڈیٹ رکھی گیں تھی سب نے کھانا کھایا اور جنت اور ارمان چلے گئے آب گھر میں شادی کی تیاریوں کا شور مچ گیا تھا۔۔

سقر کو صبح ہوش آیا تو اپنے اوپر ہی علینا کو سوئے دیکھا جو بچوں کی طرح سوئی ہوئی تھی سقر کے لبوں نے مسکراہٹ کو چھوا تھا سقر نے علینا کے بالوں کو پکڑ کر پیچھے کیا تو علینا کو چہرہ صاف دیکھائی دینے لگا۔۔

کتنی معصوم ہے میری صنم افف کل مجھے کیا ہو گیا تھا میری صنم تو ڈر گئی ہو گی نا مجھے تو اتنا کچھ یاد بھی نہیں کے میں نے کیا کہا تھا کیا نہیں ابھی وہ علینا کو دیکھتے ہوئے سوچ ہی رہا تھا کے علینا کی اں کھ کھلی تھی علینا نے سقر کو دیکھا۔۔

کیا ہوا سقر آپ ٹھیک تو ہے نا کچھ چاہئے کیا آپ کو علینا اٹھتے اپنی آنکھیں مسلتے ہوئے بولی۔۔

ہاں مجھے کچھ چاہئے اور وہ تم ہو سقر نے آنکھوں میں شرارت لاتے کہا تو علینا جلدی سے سقر سے دور ہوئی تھی وو۔۔۔ وہ میں۔۔۔ مجھے۔۔ بھوک لگی ہے علینا اپنے ہاتھوں کو مسلتے ہوئے کہنے لگی تو سقر کا قہقہہ گونجا تھا ہاہاہا میری صنم تم تو ڈر ہی جاتی ہو چلو جاؤ ناشتہ کی تیاری کرو میں بھی فریش ہو کر آتا ہو یہ کہتے سقر بھی اٹھ کر فریش ہونے چلا گیا تو علینا بھی ہنستے شرماتے باہر چلی گیں۔۔

ناشتہ کرنے کے سقر ابھی اٹھ کر باہر جاتا کے ایک آدمی سقر کے گھر میں داخل ہوا تھا جیسے دکھتے سقر نے ایبرو اچکاتے اسے دیکھا تھا او وو مارشل تم یہاں کیوں آئے ہو اب سقر علینا کو اشارہ کرتا کے وہ اندر چلی جائے مارشل کی طرف دیکھے بولا تو مارشل کی نظر علینا پر گئی جو بے حد پیاری اور معصوم لگ رہی تھی مارشل کی نظریں علینا پر دیکھ کر سقر کا دماغ گھوما تھا مارشل اپنی نظریں قابو میں رکھو ورنہ ابھی نکال کر

باہر رکھ دوگا اور جلدی کام بتاؤ کیا کرنے آئے جو یہاں سفر صوفے پر ٹانگ رکھے بیٹھتے ہوئے بولا تو مارشل بھی اس کے سامنے بیٹھ گیا۔۔۔

تم نے کل فائٹر کلب میں میرے بھائی کو مارا ہے وجہ جان سے سکتا ہو وہ اس وقت ہاسپٹل میں ہے۔۔۔۔

کیونکہ تمہارے بھائی نے میرے ہی فائٹر کلب میں مجھے ہی چیلنج کیا تھا کے وہ مجھے ہرا سکتا ہے تو میں نے بھی اسے بتا دیا کے سفر کو کوئی نہیں ہرا سکتا سفر سیگرٹ پیتے ہوئے بولا۔۔

تو مجھے تم سے وہ کلب چاہیئے مارشل بھی بنا خوف کے بولا تو سفر کو تھوڑے ٹائم کے لیے خیرانگی ہوئی کے مارشل کیا کہ رہا ہے پھر سفر کے لبوں کو مسکراہٹ بے چھوا تھا اچھا تو تمہیں تو کلب چاۓ اس کے کئے تو تمہیں اتنے پیسے دینے ہوگے کے جیتنے تم نے دیکھے بھی نہیں ہوگے۔۔۔

کتنے پیسے چاہئے مارشل نے پوچھا۔۔۔

اتنی تمہاری اوقات تو نہیں ہے چلو ایک ڈیل کرتے ہے پیسوں کو چھوڑوں چلو ایک گیم کھیلتے ہے۔۔۔۔

کیسی گیم مارشل خیران ہوتے ہوئے بولا۔۔۔

ڈیڈ گیم۔۔۔۔ سفر ہونٹوں میں سگاڑ لیتے بولا تو سفر کے پاس ایلکس آیا سفر تم پاگل ہو گئے ہو کیا تمہیں کچھ ہو گیا تو۔۔

ایلکس میں نے تمہیں بیچ میں بولنے کی اجازت نہیں دی ہے تمہیں پتا ہے یہ گیم مجھے بہت پسند ہے اور میں جیت بھی جاتا ہو۔۔

تو سنو مارشل اگر میں جیتا مر تو تم نے ویسے بھی جانا ہے مجھے تمہارا ریشیا میں جو کیسنو ہے مجھے وہ چاہیئے اگر تم جیت گئے تو یہ فائٹر کلب تمہارا کیا منظور ہے۔۔۔۔

منظور ہے مارشل بھی بولا تھا اور ایلکس بس سفر کو دیکھ کر ہی رہ گیا تھا اور کمرے کے دروازے کے پیچھے کھڑی علینا سفر کی باتیں سنتی ڈر گیں تھی۔۔۔

ٹیبل پر گن لا کر رکھ دی گئی تھی کھیم شروع ہوا تھا گن میں صرف ایک گولی تھی نا جانے وہ کس کی قسمت میں تھی پہلی باری مارشل کی تھی مارشل نے آنکھیں بند کر کے گولی چلائی تھی لیکن گن میں سے گولی نکلی نہیں تھی اب سفر کی باری تھی علینا نے خوف سے سفر کو دیکھا۔۔۔

سس۔۔۔ سفر علینا نے منہ سے ہلکی سی آواز نکلی تھی سفر نے مسکراتے گن اپنی کنپٹی پر رکھی گولی چلا دی علینا نے مظبوطی سے اپنی آنکھیں بند کر لی تھی لیکن گولی کی آواز نا سنتے علینا نے آنکھیں کھولی تو سامنے سفر سہی سلامت تھا علینا کو سفر پر بے حد غصہ ارہا تھا وہ کیوں اپنی زندگی داؤ پر لگا رہا تھا۔۔۔

مارشل نے پھر گن رکھی لیکن اس بار بھی خالی تھی اب سفر نے گن پکڑ کر رکھی علینا سے اب دیکھا نا گیا تو اس نے جلدی سے جاتے اس سے پہلے سفر گولی چلاتا علینا نے ہاتھ پکڑ کر سفر کو اوپر کی طرف کر دیا تھا اور گولی چل گیں تھی سفر نے خیرت سے علینا جو دیکھا جس نے اکرا سے روکا تھا کسی میں اتنی ہمت نہیں تھی لیکن علینا نے اکرا سے بچا لیا تھا مارشل کو اس لڑکی ہر غصہ بھی آیا تھا لیکن اس کی خوبصورتی دیکھ مارشل کی رال ٹپکنے لگی تھی۔۔

تم یہاں کیا کرنے آئی ہو صنم سفر نے علینا کے بازو جھنجھوڑتے ہوئے بولا تو علینا کی چہرے پر تکلیف کے آثار نظر آئے تھے۔۔۔

اگر میں نا آتی تو آپ مر جاتے سمجھے آپ مر جاتے دیکھے گولی چل گیں تھی نا پتا نہیں کیوں علینا کی آنکھوں سے آنسو نکلنے لگے تھے علینا کے آنسو دیکھتے سفر کو احساس ہوا تھا کے وہ زیادہ روڈ ہو گیا تھا چلو جاؤ اپنے کمرے میں صنم اکر بات کرتا ہو تم سے سفر نے غصہ ضبط کرتے جو اسے مارشل پر ارہا تھا جو کب سے علینا کو دیکھ رہا تھا علینا بھی سفر کی سرخ آنکھوں کو دیکھتے ڈر کر کمرے میں چلی گیں تھی۔۔۔

تم اپنی نظروں کو قابو میں نہیں رکھ سکتے ہو مارشل سقر نے ایک مکہ مارشل کے آنکھ پر مارا تھا کے مارشل بلھبلا اٹھا تھا آئندہ تم مجھے نظر آئے تو وہاں کی گھاڑ کے رکھ دو گا دفع ہو جاؤ سقر ڈھارا تھا تو مارشل بھی غصے سے بدلے کی آگ دل میں لئے چلا گیا۔۔۔

ٹھینک گاڈ بھابھی نے ٹائم سے اکر بچا لیا ورنہ اس ٹائم یہاں تمہاری لاش پڑی ہوتی چلو جاؤ بھابھی ڈر گئی ہے اب پیار سے جا کر سمجھاؤ۔۔۔

ہمم۔۔ سقر کمرے میں گیا تو علینا بیڈ پر بیٹھی رو رہی تھی ارے میری جان صنم رو کیوں رہی ہو سقر نے علینا کے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔۔۔

بات مت کرے مجھ سے آپ بہت برے ہے آپ علینا نے سقر کے ہاتھ جھٹک کر کہا تو سقر نے علینا کو دیکھا کیوں برا ہو میں۔۔۔

آپ باہر کیا کر رہے تھے اگر آپ کو کچھ ہو جاتا تو علینا سو سو کرتے بولی تو سقر کو علینا پر بے حد پیار آیا تھا۔۔۔

اووو ہو جب تک تم میرے ساتھ ہو سقر کو کچھ نہیں ہو سکتا سقر نے علینا کے ماتھے پر اپنے لب رکھے تو علینا کا احساس ہوا وہ سقر کے کتنا قریب ہے لیکن اب علینا کا سقر سے دور ہونا ناممکن تھا سقر نے علینا کو بیڈ پر لٹایا اور خود بھی لیٹ گیا اور علینا کا سر اپنے سینے پر رکھے لیٹ گیا تا کے علینا تھوری دیر آرام کر اسکے۔۔۔

مجھے تو پتا ہی نہیں تھا کے میری مون لائٹ بھی میرے ساتھ رہنا چاہتی ہے حدید ایشم کے پاس آتا اسے اپنی گود میں بیٹھاتے ہوئے بولا تو ایشم نے حدید جی گود سے اٹھنا چاہا لیکن حدید نے ایسا ہونے نہیں دیا۔۔

چھوڑوں حدید ورنہ ابھی جا کر آنٹی کو کہ دو گی مجھے نہیں رہنا اس ٹھرکی کے ساتھ ایشم اپنے ناک پر ایٹیٹیوڈ سے مکھی اڑاتے ہوتے بولی تو حدید نے ایشم کی بال پکڑ کر اس کا چہرہ اپنی طرف کیا اور اس کی آنکھوں میں دیکھنے لگا میری جان تم جس کو مرضی بولو لیکن تم کبھی بھی مجھ سے دور نہیں جاسکتی ہو مون لائٹ تم میری ہو حدید نے ایشم کی شہ رگ پر ہونٹ رکھے اس عمل سے ایشم کانپ سی گیں تھی جب کے ءڈیس مدہوش سا تھا اپنی محبت کی قربت میں ابھی ایشم حدید کو پیچھے کرتی کر حدید کی نظر ایشم کی سرخ ہونٹوں پر پڑی تھی اس سے پہلے کے حدید اس کے ہونٹوں پر جھکتا ایشم نے زور سے حدید کی گردن پر اپنے دانت گھوڑے تھے کے حدید کے منہ سے سسکی نکلی تھی

اہہ۔۔ جنگلی بلی کہی کی حدید نے ایشم کو دیکھا جو اس سے دور ہو کر اب ہنس رہی تھی۔۔۔

تم ہو گے جنگلی باگڑ بلا ایشم نے زبان نکالے حدید کو چڑھایا تو حدید نے اٹھ کر ایشم کو پکڑنا چاہا ایشم بھاگ کر بیڈ کی دوسری طرف ہو گیں اب حدید ایشم کو پکڑ رہا تھا اور ایشم بھاگ رہی تھی ایشم تھک ہار کر بیڈ پر بیٹھی تو حدید نے اسے پکڑ لیا اور اس کے پیٹ پر گگڈی کرنے لگا جس سے ایشم کے قہقہے کمرے میں گونجے تھے۔۔

کوئی تو کال رات سے میرے سے چھپ رہا ہے شایان میرب کی کمر پر ہاتھ ڈالتا اسے قریب کرتے بولا میرب جو کہ رات سے شایان کے سامنے آنے سے شرما رہی تھی اس کے پکڑنے میرب کی پشت شایان کی سینے سے لگی تھی۔۔

نہیں تو میں کیوں شرماؤ گی کیوں چھپو گی۔۔۔

تو پھر پیار کرنے دو نا اپنے اس دیوانے کو شایان میرب کے گال پر لب رکھتے بولا تو میرب شایان کے حطرناک ارادے دیکھ کر گھبرائی تھی نہیں شایان۔۔۔

نہیں تو میں اس زاراہ کے پاس چلا جاتا ہو پہلے ہی کال کر کے بلا رہی ہے شایان نے جان بوجھ کر میرب جو جیلس کرنا چاہا۔۔۔

خبردار شان آپ اس چڑیل کے پاس گئے تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا میرب شایان کا کالر پکڑتے بولی تو شایان مسکرایا تھا۔۔۔

برے کا تو پتا نہیں لیکن تم سے زیادہ ہاٹ نہیں ہے کوئی شایاں میرب کا اٹھاتا بیڈ پر لٹاتا اس کے اوپر جھکا تھا تو میرب نے بھی شایان کی گردن کے گرد باہیں ڈال دی پھر شایان اسے سب سوچوں سے دور لے جاتا اپنی دنیا میں لے گیا۔۔۔

◈◈◈

روحا کھڑکی کے پاس کھڑی نا جانے کیا سوچ رہی تھی کے پیچھے سے عرش نے آتے روحا کی کمر کے گرد ہاتھ ڈالا اور روحا کے کندھے پر سر رکھ دیا کیا سوچ رہی ہے میری بے بی گرل۔۔۔

کچھ نہیں شاہ جی روحا ابھی تک عرش سے ناراض تھی۔۔

ابھی تک ناراض ہو بے گرل کیا میں اتنا برا ہو کے مجھے معاف نہیں کر سکتی۔۔

نہیں شاہ جی آپ کو کس نے کہا آپ برے ہے روحا نے پلٹ کر عرش کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

تو پھر تم مجھ سے دور دور کیوں رہتی ہو مجھ سے پہلے جیسی باتیں اور شرارتیں بھی نہیں کرتی۔۔۔

اپ کبھی برے تھے ہی نہیں شاہ جی مجھے ماما نے بتایا کے پاپا بھی آپ جیسے ہی تھے اچھے لوگوں کو نہیں مارتے برے لوگوں کو مارتے ہے۔۔

تو کیا واقعی میں تمہیں برا نہیں لگتا عرش نے گھمبیر لہجے میں بولا۔۔۔

لگتے ہے شاہ جی تھورے تھورے روحا عرش کو دیکھتے ہوتے بولی۔۔

تھوڑا تھوڑا کیوں۔۔۔؟؟؟

وہ آپ جب مارتے ہے نا لوگوں کو میرے سامنے بھی مارا تھا تب مجھے آپ سے ڈر لگا تھا اور پھر تب اچھے لگے تھے جب مجھے اس گندے آدمی سے بچایا تھا پھر اسے میرے سامنے اتنے برے طریقے سے مارا تھا تب برے لگے تھے۔۔۔۔

ہمم اور بتاؤ عرش نے پوچھا وہ چاہتا تھا کے روحا اس سے کھل کر ایک دفعہ بات کر لے اپنے دل کا غبار نکال لے۔۔۔۔

جب آپ نے مجھے بھی مارا تھا اور ڈانٹا بھی تھا روحا لاڈ سے کہتی عرش کے کندھے پر سر رکھ گیں اور اس سانپ کے ساتھ بند کر دیا تھا آپ نے روحا کی آنکھوں سے آنسو نکلنے لگے تھے اور آپ نے میرے بال بھی پکڑے تھے روحا آج عرش کے سامنے اس کے ناپسندیدہ باتیں بتا رہی تھی جیسے عرش سکون سے سن رہا تھا۔۔۔

مطلب میری بے بی گرل کو اتنی ساری شکایتیں ہے مجھ سے عرش روحا کے چہرے پر تھوڑا سا جھکتے ہوئے بولا عرش کی سانسیں روحا کو اپنے چہرے پر محسوس ہونے لگی تھی۔۔۔۔

روحا نے عرش کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا شش۔۔۔ شاہ جی روحا نے اٹکتے ہوئے کہا۔۔۔۔

سوری میری جان لیکن میں کیا کروگے بی گرل جب جب تم مجھ سے دور جانے کی بات کرتی تھی تو مجھے غصہ آتا تھا میرے اندر کا کوبرا باہر آنے لگتا تھا اور جب تم مجھ سے دور ہوئی تو یقین کرو میرا دل کیا کے میں سارے دنیا کو آگ لگا دو لیکن تمہیں اپنے شاہ جی پر زرہ ترس نہیں آیا تھا کے تمہارا شاہ کیسے تمہارے بنا رہے گا۔۔۔۔

مم۔۔۔ جج۔۔۔ مجھے آپ سے ڈر لگتا تھا نا اسی لیے چلی گیں تھی روحا نے نظریں جھکاتے ہوئے کہا۔۔۔

میں وعدہ کرتا ہو آئندہ تمہارے سامنے یہ کام کبھی نہیں کروگا روحا لیکن یہ میرا کام ہے اور مجھے تم سے محبت ہے عشق ہے تو اپنے کام سے بھی عشق ہے انہی کاموں کی وجہ سے اج جو لڑکیاں اپنی عزت بچا کے بیٹھی ہے میں اس کام کو چھوڑ نہیں سکتا ہو جو لوگ لڑکیوں کے ساتھ غلط کرتے ہے انہیں دردناک موت دینا عرشان شاہ کا کام ہے اور تمہیں سانپ کے ساتھ بند کیا اس کے لیے بھی سوری میری جان آئندہ تمہیں بھی کوئی تکلیف نہیں دوگا۔۔

پکا ناشاہ جی کبھی نہیں مارے گے ناروحا نے عرش کے گال پر ہاتھ رکھتے ہوتے کہا تو عرش کے ڈیمپل واضح ہوئے تھے۔۔۔

افففف شاہ جی ایک تو آپ کی ڈیمپل مجھے اتنے پسند ہے وہ بھی دونوں طرف کے دل کرتا ہے کھا جاؤ روحا نے جلد بازی میں اپنے دانت عرش کے ایک گال کے ڈیمپل ہر گھارے تو عرش نے روحا جو دیکھا جو اب دانت گھاڑ کر عرش کو دیکھ رہے تھی۔۔

سس۔ سوری شاہ جی زیادہ زور کی لگی ہے کیا۔۔

مجھے تو نہیں خیر لیکن تم مجھے کھایا ہے تو اب میری باری اب میں تمہیں کھاؤ گا یہ کہتے عرش نے روحا کے کہنے سے پہلے ہی روحا کے لبوں پر اپنے لب رکھے تھے روحا تو مزاحمت بھی نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔

عرش پیچھے ہوا تو روحا نے منہ بناتے عرش کو دیکھا کیا شاہ جی آپ ہمیشہ میرے ہونٹوں کو نشانہ بناتے ہے۔۔۔

ہاہاہاہا میری جان میں ان ناول زادیوں کو بتانا چاہتا ہو کے عرشان شاہ عرف روحا کے شاہ جی نے ناولز میں ریکارڈ بنایا ہے اپنی بیوی سے کیسز کا عرش نے ہنستے ہوتے کہا۔۔۔

تو آپ کے اس ریکارڈ کی چکر میں کسی دن میرا سانس رک جائے گا۔۔۔

ایسا تو کبھی نہیں ہونے دوگا بے بی گرل اس کی فکر نا کرو ابھی تم میری فکر کرو عرش دوبارہ سے روحا کی گردن پر جھکا تھا شاہ جی نیچے چلے اب سب انتظار کر رہے ہے۔۔۔

کہا بھی ہے کے سب کو چھوڑوں میرا سوچو بس۔۔

لیکن شاہ جی۔۔ لیکن روحا کی کچھ بھی کہنے دئے بغیر عرش اس پر چھاتا گیا اور روحا کی بھی مزاحمت ختم ہوتی گیں۔۔۔

جائو یہ کپڑے پہن کر آئو۔۔! سقر نے کمرے میں داخل ہوتے علینہ سے کہا جو رخ موڑے کھڑکی کے پاس کھڑی تھی

اس نے نگاہیں بدلتے ایک نظر کپڑوں کو دیکھا وہ سفید مخملی لباس تھا ہلکا سا موتیوں کا کام کیا ہوا تھا وہ موتی چمک رہے تھے۔۔۔! وہ ہیرے تھے۔۔۔! ہاں وہ کوہِ نور کے ہیرے تھے جو اس لباس پہ جڑے ہوئے تھے۔۔" وہ سفید مخملی کپڑے کا لباس انتہائی خوبصورت تھا جس کو ایک نظر دیکھ کر تو علینہ بھی دنگ رہ گئی لیکن اگلے ہی لمحے اس نے اپنا رخ پھیر لیا کیونکہ اس ڈریس کا گلہ ڈیپ تھا وہ پیچھے سے ڈوریاں تھیں میں نہیں پہنوں گی۔۔" اس نے رخ واپس کھڑکی کی طرف کر لیا باہر کا موسم بہت خوبصورت ہو رہا تھا دور سے نظر آتے پرندے اب اپنے گھروں کو لوٹنے لگے تھے۔۔" جیسے اب تھک کر سکون چاہتے ہوں

صنم۔۔۔! یہ ڈریس پہن کر پانچ منٹ میں واپس آئو۔۔! سقر نے لبوں کو ایک دوسرے میں پیوست کرتے کہا

نہیں۔۔" وہ سرکشی پہ اتر آئی تھی۔۔

صنم میں آخری بار کہہ رہا ہوں ڈریس پہن کر آئو۔۔! سقر نے ڈریس پکڑ کر بیڈ پہ رکھتے سگریٹ جلائی اور اسے دائیں ہاتھ میں لیتے ڈریس کی طرف بڑھائی

رکیں۔۔! پہن رہی ہوں۔۔"اس نے دانت پیستے ڈریس کو دیکھا

اگر تم ایک بار میں ہی ہاں کر دیتی تو میری سگریٹ ضائع نا ہوتی۔۔"اس نے سگریٹ کو نیچے پھینکتے پیروں سے مسلا تھا

ہنہ۔۔! وہ منہ بسورتے ڈریس کو اٹھا کر باتھ روم کی طرف بڑھی

---🌸---🌸---🌸---

اتنا انتظار تو میں نے کبھی کسی کا نہیں کیا جتنا اپنی بیوی کا کرتا ہوں۔۔! سقر نے گھڑی پہ وقت دیکھتے منہ ہی منہ میں بڑبڑاتے کہا

قسم سے آج اندازا ہو رہا ہے مجھ سے ملنے والے لوگ کیسے میرا انتظار کرتے ہونگے۔۔"اس نے پھر سے بڑبڑاتے ٹہلنا شروع کیا تھا کہ اتنے میں دروازہ کھلنے کی آواز پہ اس نے نظریں باتھ روم کی طرف کیں تو وہ پری پیکر چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی کمرے میں داخل ہوئی۔

سفید مخملی لباس میں اس کی دودھیا رنگت مزید دمک رہی تھی ہلکے گیلے بالوں سے پانی کی ہلکی ہلکی بوندیں ٹپکتے لباس کو اس کے جسم کے ساتھ چپکا رہی تھیں

سرخ گلاب جیسے ہونٹ ہلکے ہلکے کانپ رہے تھے کیونکہ وہ ٹھنڈے پانی سے شاور لے کے آئی تھی

ڈیپ گلے میں اس کے سینے کا تِل واضع نظر آ رہا تھا جس پہ سے نظریں ہٹا پانا سقر کیلیے ناممکن ٹھہرا اس نے لمحوں کا فاصلہ ایک لمحے میں طے کر لیا اس کے قریب پہنچتے سقر نے اسے کھینچ کر اپنے قریب کیا

چچ چھوڑیں۔۔! اس نے اپنی کمر سے سقر کے ہاتھ ہٹانا چاہے

تمہارے وجود پہ یہ سفید لباس تمہیں ایک اپسرا کا روپ دے رہا ہے۔۔" بلکہ تم ایک نازک سی خوبصورت سی اپسرا ہی ہو صنم۔۔! وہ دھیرے دھیرے جیسے اس کے کان میں اپنی محبت کا رس گھول رہا تھا وہ اپنے لال ہوتے گالوں کو محسوس کرتے اپنی آنکھوں کو بند کرتے خود کو پر سکون کرنا چاہا۔۔

صنم۔۔؟! اس نے دھیرے سے اسکے گالوں کو اپنے لبوں سے چھوتے اسے پکارا

جج جی۔۔! وہ اسکی قربت کو محسوس کرتی جی جان سے کانپی اور اسکے کانپتے لبوں کو دیکھتے سقر نے اپنے دل کی آواز پہ لبیک کہتے ان کو شدت سے چومنا شروع کیا

وہ قطرہ قطرہ اسکی سانسوں کو خود میں انڈیل رہا تھا ایک ہاتھ سے اسکے کمر جکڑتے دوسرا ہاتھ اسکے بالوں میں پھنسایا تھا

سسس۔۔! وہ سسکی تھی جب سقر نے اسکے لبوں کے کنارے پہ دانتوں سے ہلکا سا کاٹا

اس کے چہرے کے نقش نقش کو چومتے سقر نے خود سا ہو رہا تھا اور وہ قطرہ قطرہ اسکی قربت کی چاہت کرنے لگی

صنم کے بالوں کی خوشبو خود میں اتارتے سقر نے ایک گہرا سانس لیا

بس سقر۔۔! صنم نے اپنی بے قابو ہوتی سانسوں اور دھڑکنوں پہ قابو پاتے اسے روکا ورنہ دل تو مچل مچل کے اس شخص کی قربت مانگ رہا تھا

آ کر یہیں سے کنٹینیو کریں گے بے بی گرل۔۔! اس نے آرام سے صنم کو خود سے دور کیا

اور ہاں یہ دوپٹہ۔۔! مجھے بلکل پسند نہیں کہ آج کی محفل میں موجود میں سب مردوں کی آنکھیں نکال لوں۔۔۔" اس نے ہلکا مخملی دوپٹہ علینہ کی طرف بڑھایا جسے تھامتے اس نے ایسے پن کیا جس سے اس کا وجود چھپ چکا تھا لیکن کوہِ نور کے ہیروں کی چمک صاف واضع تھی

چلیں۔۔؟ سقر نے اپنا بائیاں ہاتھ علینہ کی طرف بڑھایا

ہمم۔۔! اس نے جھجکتے ہوئے اپنا ہاتھ سقر کے ہاتھ میں دے دیا جسے تھامتے سقر نے اس پہ اپنی گرفت سخت کر لی

وہ اسے لیتا آرام سے کمرے کا دروازہ کھولتے باہر آیا

گرے کلر کے تھری پیس میں ملبوس وہ بکھرے بالوں والا شہزادہ اپنے ساتھ ایک پری کو لے کر چلتے وہ دونوں تمام ملازموں کو اپنی طرف دیکھنے پہ مجبور کر گئے

اسے آرام سے لیتے وہ باہر گاڑیوں کی جانب آیا سفید ویگو کو چوز کرتے اس نے صنم کے ہاتھ کی طرف دیکھا جو کہ اسکے ہاتھ میں بہت چھوٹا کے رہا تھا صنم نظریں جھکائے اس کے ساتھ چلتی ہوئی گاڑی میں بیٹھی تھی گارڈز نے اپنے نظریں انہیں دیکھتے ہی جھکالی تھیں

انکی گاڑی کے نکلتے ہی پیچھے گارڈز کی چار گاڑیاں نکلی تھیں۔۔

روشنیوں سے بھرا حال بہت خوبصورت منظر پیش کرتا تھا ہر طرف گولڈن کلر اور ریڈ لائٹ کا تھیم رکھا گیا تھا ہلکی ہلکی آواز میں بجتا پیانو دل جو سرور بخشنے کو تھا آہستہ آہستہ وہ سقر کے ساتھ قدم بڑھاتی ہال میں داخل ہوئی

کتنی ہی نگاہیں انکی طرف اٹھیں کئی نگاہوں میں حسد تھی تو کچھ نگاہوں میں حسرت سب لوگ ہی اس لڑکی کی قسمت پہ رشک کر رہے تھے

ہیلو سر۔۔۔! ایک آدمی فیلن مسکراتے ہوئے سقر کی جانب آیا

ہیلو۔۔اس نے ہلکا سا مسکراتے اس کی طرف دیکھا بلاشبہ اس کی ہنسی خوبصورت تھی علینہ نے دل میں سوچا

لٹس انجوائے سر۔۔اس نے ڈرنک کا گلاس ویٹر سے لیتے سقر کی طرف بڑھایا

سقر نے ایک نظر علینہ کو دیکھا جو اسے گھور رہی تھی اور اب کی بار علینہ کے ہاتھ کی گرفت سخت ہوئی

نو آئی ڈونٹ لائیک۔۔! اس نے جلدی سے کہتے سوفٹ ڈرنک اٹھالی تھی

بے اختیار علینہ کے لبوں پہ مسکان آئی ایک سونگ اس کے ذہن میں کلک کر کے آیا تھا

"ڈرتا جہاں ہم سے۔۔۔

ہم تم سے ڈرتے۔۔۔

یہ سب جانیں۔۔

میری دنیا۔۔۔"

اواو کے فیلن نے بھی ہلکی سی مسکراہٹ اچھالی

کین یو بوتھ ڈو ڈانس۔۔۔؟

اس نے سقر کو دیکھتے سوال کیا۔۔

یس وائے ناٹ۔۔

سقر نے ہامی بھری تھی علینہ تو حیران نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی

لٹس دو واٹ مائی وائفی۔۔! سقر نے اسے کمر سے تھام اپنے نزدیک کرتے اسٹیج کی طرف قدم بڑھائے۔۔۔

اپنے ساتھ ساتھ اس پری پیکر کے قدموں کو بڑھتا دیکھتے وہ دھیرے سے مسکرایا فوکس لائیٹ سے انکے کپل پہ لائٹ کی گئی۔۔

"Give me give me love n give me more

Thoda sa mujhse love le bhi aao

My lover gave you dounce

and I feelin’ low

Again and again and again

What’s danger, what danger, what danger

Take me down, down, down

کمر سے تھامتے صنم کو اپنے پاس کرتے اس نے اسکی لٹوں کو سنوارا

What danger, what danger, what danger

Take me down, down, down

Take me down, down, down

Track uploaded by

Take me down, down, down

اسے اپنے دائیں ہاتھ سے پکڑ کر گھماتے کمر سے جکڑتے سفر نے اسکی گردن پہ اپنے لب رکھے۔۔

اج دکھادے مجھے لو کر کے۔۔۔

او بے بی بانہوں میں بھر کے۔۔

او جو بھی سوچوں سپنوں میں۔۔

وہ اج دکھادے مجھے سب کر کے۔۔

سقر نے اسکے لبوں کے کنارے پہ اپنے لب رکھتے اسکی کمر کو مزید جکڑتے اپنے قریب کیا۔۔"

اج دکھادے مجھے لو کر کے۔۔

او بے بی باہوں میں بھر کے۔۔

جو بھی سوچوں سپنوں میں۔۔۔

وہ اج دکھادے مجھے سب کر کے۔۔

ایک ہاتھ کو اسکے پیٹ پہ پھیرتے دوسرا ہاتھ اسکے بالوں میں پھیرا تھا۔

تو عسق میرا تو۔۔

تو عسق میرا تو۔۔

سویا ہوا جسم جگا۔۔۔

تو عشق میرا تو۔۔۔

تو ہی میری رات۔۔

تو ہی میرا نشہ۔۔

تو عشق میرا تو۔۔

تو عشق میرا تو۔۔۔

علینہ کی گردن سے بالوں کو ہٹاتے سقر نے وہاں بھی اپنے لب رکھے

کالی راتوں میں کریزی انکھوں۔۔

نے چھوا کچھ مجھ کو کچھ میری سانسوں کو۔۔

کالی راتوں میں کریزی انکھوں۔۔

نے چھوا کچھ تیز اثر لیزی سانسوں کو ہوا۔

تو شک میں رکھوں تو اس شک میں رہتا ہوں سویا ہوا۔۔۔

جس نے جگہ تو عشق میرا تو۔۔۔

تو شک میرا تو تو ہی میری راتوں کا نشہ۔۔

تو عشق میرا تو سویا ہوا جسم جگہ۔۔

سردی میں گرمی ہے پوری بے شرمی ہے۔۔

جانم جائز جواب میں غلطی کی ہے۔۔

سردی میں گرمی ہے پوری بے شرمی ہے۔۔

جان و جائز جو ہم نے وہ غلطی کی ہے۔۔

اس کی کمر پہ ہاتھ پھیرتے سقر نے اسکے بالوں کی خوشبو کو خود میں اتارا

پلیز دکھادے تو غضب کرکے۔۔

لوگوں کے پاس نظر رکھ کے سوچا ہے۔۔

جو بھی سوچوں سپنوں میں۔۔۔

وہ اج دکھادے مجھے سب کر کے۔۔

تو عشق میں رہتا ہوں تو عسق میرا تو۔۔

تو عشق میرا تو۔۔۔

تو ہی میری راتوں کا نشہ سویا۔۔

ہوا جسم جگا۔۔تو عشق میرا تو۔۔

صنم کو گول گول گھماتے سقر نے اسے اپنے سینے میں مزید بھینچا تھا

گانا ختم ہوتے سب نے ہوٹنگ کی اور علینہ نے شرماتے سقر کے سینے میں ہی منہ چھپالیا اسے گھبراہٹ ہو رہی تھی۔

سس سقر۔۔؟اس نے آن ہوتی لائٹ کی وجہ سے آنکھیں سختی سے میچی

یس مائی وائف۔۔؟اس نے علینہ کے چہرے کو دیکھا جو گھبراہٹ سے سرخ بھبو ہو چکا تھا

مجھے گھبراہٹ ہو رہی ہے۔۔!سانس گھٹ گھٹ کے آرہی ہے۔۔"علینہ نے گھبراہٹ سے کہا

اچھا آئو باہر چلتے ہیں۔۔!وہ اسے اپنے ساتھ لیے باہر کی طرف نکلا

کہیں لانگ ڈرائیو پہ چلیں۔۔؟سقر نے علینہ کی طرف دیکھتے سوال پوچھا

ہاں۔۔!علینہ نے ہامی بھرتے اپنے ہاتھوں کو دیکھا جو اب بھی سقر کے ہاتھ میں تھا

لیکن آپ کے گارڈز۔۔!علینہ نے گاڑی کی طرف بڑھتے سوال کیا

ارے ہر پرسنل مومنٹ میں گارڈز کا ہونا لازمی ہے کیا؟سقر نے سر کو جھٹکتے علینہ کیلیے دروازہ کھولا

لیکن پھر بھی۔۔" سفر کو اسکی ہلکی سی منمناہٹ سنائی دی

پھر بھی کچھ نہیں۔۔! سفر نے دوسری طرف سے آتے گاڑی اسٹارٹ کرتے پارکنگ سے نکالی۔۔۔

گاڑی کو مین روڈ پہ ڈالتے سفر نے سونگ پلے کیا۔۔

"میں نے تم کو آتے دیکھا۔۔

اپنی جان کو جاتے دیکھا۔۔

جانے پھر کیا ہوا نہیں یاد۔۔۔ جانے پھر کیا یاد۔۔۔

گلی میں آج چاند نکلا۔۔

علینہ نے آنکھیں سکیڑتے سفر کو دیکھا جو ہلکا ہلکا سر خم دے رہا تھا

تم آئے تو آیا مجھے یاد گلی میں آن چاند نکلا۔۔

جانے کتنے دنوں کے بعد گلی میں آج چاند نکلا۔۔

علینہ کی یہاں برداشت کی حد ہوئی تھی اس نے فورن سے میوزک چینج کیا

"پوچھو زرا پوچھو۔۔۔

مجھے کیا ہوا ہے؟

کیسی بے قراری ہے یہ کیسا نشہ ہے۔۔۔

تم سے۔۔دل۔۔۔لگانے کی سزا ہے۔۔۔

راجا جی تم سے دل لگانے کی سزا ہے۔۔

اس نے سفر کو گھورتے سونگ پھر سے چینج کیا۔۔

کتنے گندے سونگ ہیں آپ کے پلیئر میں۔۔!اس نے ہلکی سی آواز میں کہا۔۔

"پھر زرے زرے میں دیدار آیا۔۔۔

پھر زرے زرے میں دیدار آیا ہے۔۔"سنگر کی آواز پورے جسم میں ایک عجیب سی لہر دوڑاتی تھی بے حد اور بے شمار آیا ہے۔۔!اور اس آواز نے سفر کو بے خود کر دیا تھا اس نے بے اختیار علینہ کو اپنے نزدیک کرتے پھر سے اپنے قریب کرتے اسکے ہونٹوں کو شدت سے چومتے آرام سے خود سے دور کیا۔۔"

جو گھبراہٹ تھوڑی ختم ہونے لگی تھی وہ پھر سے در آئی

علینہ نے جلدی سے ہاتھ بڑھاتے پلئیر بند کرنا چاہا لیکن اگلا سونگ پلے ہو گیا

"ڈارلنگ آنکھوں سے آنکھیں چار کرنے دو۔۔

روکو نا روکو نا مجھ کو پیار کرنے دو۔۔۔ 🙂 🌸 !

ڈارلنگ۔۔۔سوری تجھے۔۔۔سنڈے کے دن زحمت ہوئی۔۔۔

ڈارلنگ ملنا تیرا لیے میرے اک رحمت ہوئی رحمت ہوئی۔۔۔

علینہ نے بوکھلاہٹ سے پلئیر پہ زور سے مکا مارا۔۔۔سقر سے اپنی ہنسی کنٹرول کرنا مشکل ترین ہو چکا تھا اس کا زوردار قہقہہ گاڑی میں بلند ہوا

ہنہ۔۔!گندے گندے سونگ بھرے کے رکھے ہوئے ہیں ایسے لگتا ہے جیسے انیسویں صدی کے مافیا ہے ہنہ۔۔!اس نے لال ہوتے گالوں کے ساتھ رُخ کھڑکی کی طرف کر لیا

ٹھاہ۔۔۔!ایک گالی سامنے سے اچانک آئی تھی لیکن گاڑی کے شیشے بُلٹ پروف ہونے کی وجہ سے وہ گولی گاڑی سے ٹکرا کے نیچے گری

ٹھاہ۔۔دوسری گولی ٹائر پہ لگی۔۔ !

یااللہ خیر۔۔!علینہ نے بے اختیار کہتے تیزی سے سقر کی بازو کو جکڑا

میری جان ریلیکس رہو۔۔!میں ہوں نا ساتھ۔۔!سقر نے اسے حوصلہ دیا

ایک اور گولی سے ٹائر برسٹ ہو گیا اور گاڑی بے قابو ہو گئی تھی سقر نے جلدی سے گاڑی کو سنبھالا

سقر۔۔!گاڑی کے دوسرے شیشے سے گولی ماری گئی تھی جو شیشے کو چیرتے سیدھا سقر کی بائیں بازو میں پیوست ہوئی اس نے اختیار درد سے آنکھیں میچیں

اپنے پاکٹ سے گن نکالتے اور نے اندھیرے میں گھری ان چاروں میں سے ایک گاڑی کی طرف فائر کی

"وہ چاروں طرف سے حملے کی زد میں آگیا تھا"

سقر۔۔۔!چاروں طرف سے فائرنگ شروع ہوگئی علینہ کو گارڈز ساتھ نالانے پہ سخت ندامت ہورہی تھی۔

آہ۔۔!دوسری گولی بھی اسی بازو میں پیوست ہوئی۔۔

"علینہ نے دیکھا کہ جو ہاتھ اس شخص کے ہاتھ میں تھا اب وہ چھوٹ گیا ہے۔۔!اس کا دل مانو بند ہونے کا آگیا تھا وہ شخص اسکے ہاتھ کو رہائی دے گیا تھا علینہ کی سانسیں تو اب رکنے لگی تھیں"

سس سقر کچھ نہیں ہوگا آپ کو میں کچھ نہیں ہونے دوں گی۔۔!اس نے جلدی سے اسکا ہاتھ خود ہی تھام لیا

گاڑی کو بریک لگاتے اس نے اپنی طرف سے دروازہ کھولتے سفر کو باہر کی طرف کھینچا

سفر کو باہر کی طرف لیتے اس نے گاڑی کو کھائی کی طرف موڑ دیا تھا۔۔

گاڑی گول گول گھومتی نیچے گری تھی اور پھر ایک تیز دھماکے نے ان دشمنوں کے چہرے پہ مسکان در لائی۔

علینہ سفر کو سہارا دیے جنگل کی طرف بڑھ رہی تھی سفر کا ہاتھ مضبوطی سے اب علینہ نے تھاما ہوا تھا اپنا دوپٹہ کھولتے اس نے سفر کی بازو پہ باندھا جہاں سے خون تیز دھار میں بہہ رہا تھا

ہمت کریں سفر۔۔! اس نے اپنے ٹوٹے پھوٹے لہجے میں سفر کو ہمت دی جو تھوڑا سا ڈگمگایا لیکن وہ پھر سے سیدھا ہوتے علینہ کو کمر سے تھامے اپنے ساتھ لگائے اندر کی طرف بڑھ رہا تھا

صنم۔۔! کال کرو ایلکس کو کال کرو۔۔! سفر نے درد بھری آواز میں کہا

علینہ نے اس کے جیب سے فون نکالا لیکن سگنل ڈیڈ تھے ایک پرسنٹ بھی سگنل نہیں تھا

ڈیم اٹ۔۔! سفر یہاں سگنل نہیں ہیں علینہ نے اسکے ساتھ آہستہ آہستہ چلتے اسے بتایا اسکا کمر سے تھامنا بھی اب علینہ کو پر سکون کر رہا تھا اور اسے احساس دلا رہا تھا جیسے وہ محفوظ ہے۔۔!

کوئی بات نہیں تھوڑا آگے چلتے ہیں سفر نے اپنے قدموں کو بڑھاتے کہا اور علینہ نے ہاں میں سر ہلایا

تھوڑی دیر یہیں بیٹھیں پھر چلتے ہیں۔۔! علینہ نے درخت کے پاس اسے بٹھایا

چاند کی ہلکی سی چاندنی میں وہ علینہ کو دیکھ سکتا تھا

اسکا سفید لباس ابر آلود ہو چکا تھا بال بکھر گئے تھے آنکھوں سے کاجل بہہ رہا تھا وہ رو رہی تھی؟ ہاں وہ رو ہی تو رہی تھی۔۔! اپنی آنکھوں کو رگڑ رگڑ کے صاف کرتے اس نے اپنا کاجل مزید پھیلا دیا

میں ویسے ڈروں نا ڈروں تمہاری ان آنکھوں سے ضرور ڈر جائوں گا۔۔! سقر نے مسکراتے ہوئے کہا تو علینہ نے اسے گھورا تھا

اچھا اچھا غصہ مت کرو میرے پاس آئو۔۔! علینہ کو بھی اپنے پاس بٹھاتے اس نے اس کو اپنے نزدیک کر لیا جیسے وہ اسے ہر چیز سے محفوظ رکھنا چاہتا تھا۔۔

وہ بھاگتے بھاگتے اس جنگل میں بہت آگے نکل چکے تھے کہ اب تھکن سے دونوں کا برا حال تھا دونوں بے وہاں ایک درخت کے نیچھے بیٹھے تھے اور دونوں ہنی سانیس بہال کر رہے تھے جو بھاگنے سے پھول گئیں تھی۔۔۔

اچانک سے علینا کے پاؤں میں ٹیس سی ہوئی تھی۔۔۔

کیا ہوا صنم ٹھیک تو ہو نا سقر نے اپنے بازو سے خون نکلنے کی پرواہ کیے بغیر ہی علینا کی فکر کرتے ہوئے کہا۔۔۔

سسس۔۔ سقر پتا نہیں پاؤں میں درد میں درد ہو رہا ہے علینا نے آپنی آنکھیں میچتے کہا۔۔۔

لاؤ مجھے اپنے پاؤد کھاؤں اسنے اسکا پاوں پکڑتے کہا تھا۔۔

ن۔۔ نہی۔۔ نہیں۔۔ نہن مجھے درد ہو رہا ہے۔۔۔

اوہو یہ تو کانٹا چب گیا ہے اسی وجہ سے درد ہو رہا ہے۔۔

جب تک اسے نہیں نکالو گی تو درد ہی ہو گا پاگل لڑکی اس نے اسکا پاوں مظبوطی سے پکڑ کر کہا تھا جو چھڑانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔دیکھنے دو اب مجھے۔۔اس نے اسکے پاؤں پر گرفت مظبوب کی تھی اور اسکے پاؤں کو دیکھنا شروع کیا تھا اور کچھ سیکینڈ بعد اسے وہ کانٹا نظر آ چکا تھا اس نے آرام سے اپنا دوسرا ہاتھ آگے بڑھاتے اسکے پاؤں سے کانٹا نکالا تھا کہ اس نے ایک زوردار چیخ ماری تھی تکلیف سے۔۔

پاگل ہو گئیں ہو جنگلوں کے جانوروں کو اٹھانا ہے تم نے اس نے اپنے کانوں پر ہاتھ رکھتے کہا تھا۔۔۔

س۔۔سوری درد ہوئی تھی اس لیے وہ نظرے جھکا گئیں تھی

اگر اسے نہ نکالتے تو انفیکشن ہو جانا تھا کیوں کہ ہمیں نہیں معلوم جہاں کونسے کانٹے کتنے زہریلے ہے پھر تمھاری ٹانگ کاٹنی پڑی جاتی پھر تمہیں اور تکلیف ہونی تھی اس نے اسے مصنوعی سنجیدگی سے کہا تھا۔۔کہ وہ ڈر گئی تھی۔۔

کیا زہر تو نہیں پھیلا ہو گا اچھے سے چیک کرے سفر آپ دیکھے میں ابھی چچ۔۔چلنا چاہتی ہو دیکھے کوئی اور کانٹا تو نہیں ہے نہ پاؤں میں اس نے ڈرے سہمے لہجے میں کہا تھا کہ سفر کا قہقہ بلند ہوا تھا

نہیں اور کوئی کانٹا نہیں ہے جو تھا میں نے نکال دیا ہے۔۔۔

ہنس کیوں رہے ہے آپ۔۔۔اس نے منہ بناتے پوچھا تھا۔۔۔

تمھاری بیوا قعفی پر خیر چھوڑوں۔۔۔

اب ہم یہاں سے نکلے کیسے رات بھی ہو گیں ہے اور خون نکلنے کی وجہ سے مجھے غنودگی ہو رہی ہے صنم مجھے اپنی نہیں تمھاری ٹینیشن ہے تم میرے ساتھ ہوا گر تمہیں کچھ ہو گیا تو۔۔

سس۔۔سفر آپ یہاں بیٹھے م۔۔۔میں جاتی ہو کہی تو سنگنل اجائے گے نا۔۔۔۔

لیکن تم اکیلی کیسے جاؤ گی صنم اگر وہ لوگ یہاں ہی ہوئے تو سقر نے علینا کو دیکھا جس کا وائٹ فراک جو سقر نے اتنے پیار سے دیا تھا گندا ہو گیا تھا بال بکھر گئے تھے سقر کو اب بچھتاوا ہو رہا تھا وہ گارڈز کیوں نہیں ساتھ لے کر آیا۔۔

سقر کیا آپ میرے ساتھ چل سکتے ہے۔۔۔

سقر نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن سقر پر بے ہوشی طاری ہو رہی تھی اسے پہلے کے وہ اٹھتا سقر بے ہوش کر نیچھے گرا تھا۔۔

سقر۔۔۔ایک زوردار چیخ علینا کے منہ سے نکلی تھی کچھ دیر پہلے دونوں کتنے خوش تھے لیکن ابھی یہ کیا ہو گیا تھا۔۔۔

علینا سقر کو ایک درخت کے ساتھ لٹا کر سقر کا موبائل لیتی جنگل کے باہر جانے لگی تھی علینا کو مختلف جنگلی جانوروں کی آوازیں بھی ارہی تھی لیکن اسے ہمت کرنی تھی اسے سقر کو اکیلے نہیں چھوڑنا تھا ابھی وہ تھوڑی ہی دور گیں تھی کے موبائل پر ہلکے سے سگنلز شو ہوئے تھے اس نے جلدی سے ایلکس کو کال کی۔۔۔

ہیلو سقر کہاں ہو تم کافی دیر ہو گیں ہے گھر نہیں آئے۔۔۔

ایلکس بھائی۔۔۔ووو۔وہ ہم پر حملے ہو گیا تھا۔۔ سس۔ سسقر کو گولی لگی ہے آپ پلیز اجائے علینا روتے ہوئے بولی۔۔۔

بھابی آپ کہاں ہے ابھی ایلکس پریشانی سے بولا۔۔۔

ہم کسی جنگل میں ہے سقر بے ہوش ہو گئے ہے جلدی اجائے نا ایلکس بھائی۔۔۔

بھابھی آپ فکر نا کرے سقر کا خیال رکھے میں دس منٹ میں آپ کے پاس ہوتا ہے یہ کہتے ایلکس نے کال کاٹ دی علینا پھر سے سقر کے پاس گی اور سقر کو دیکھتے ایک دفہ پھر سے علینا کے منہ سے چیخ نکلی تھی کیونکہ سقر کے اوپر سانپ تھا اور سانپوں سے تو علینا کو ویسے بھی بہت ڈر لگتا تھا۔۔۔

علینا نے ادھر ادھر دیکھا تو ایک لکڑی کا بڑا سا ٹکڑا اٹھا کر سانپ کو مارا تو علینا کا دیکھ کر سانپ پھنکارا تھا علینا نے ہمت کرتے زور زور سے سانپ کو مارنا شروع کیا تو سانپ بھی سقر کے اوپر سے اتر کر چلا گیا علینا جلدی سے سقر کے پاس گیں جو ابھی بے ہوش تھا تبھی جنگل میں کافی قدموں کی آوازیں سنائی دی۔۔

سقر کہاں ہو تم یہ آواز ایلکس کی تھی۔۔

ایلکس بھائی ہم یہاں ہے علینا بھی چیخ کر بولی تھی اور ایلکس بھی سقر لوگوں کے پاس آیا تھا سقر کو دیکھا جس کے بازوں سے خون نکل نکل کر کافی بہہ چکا تھا ایلکس نے جلدی سے سقر کو اٹھایا اور گارڈز کو لیتا علینا کو ساتھ لیتا باہر نکل گیا۔۔

گھر جا کر جلدی سے ڈاکٹر کو کال کی وہ بھی اچکا تھا ڈاکٹر سقر کی پٹی کر چکا تھا اور سقر کو انجکشن بھی لگا چکا تھا۔۔

خون کافی بہہ چکا تھا انہیں ہوش آنے میں ٹائم لگے گا لیکن خطرے والی بات نہیں ہے ان کا خیال رکھیے گا ڈاکٹر ایلکس اور علینا کو کہتے چلا گیا بھابھی آپ بھی چینج کر لے آپ بھی ریسٹ کرے ایلکس بھی کہتے چلا گیا علینا نے ایک نظر علینا نے ایک نظر سقر کو دیکھا اور پھر فریش ہوتی باہر آئی اور سقر کے ساتھ لیٹتی وہ بھی انکھیں موند گیں۔۔۔

◈◈◈

اگلی صبح سقر کو ہوش آیا تو پہلے سے کافی بہتر تھا سقر نے علینا کو دیکھا جو اسے کے ساتھ چپک کر سوئی ہوئی تھی علینا کو ایسے بچوں کی طرح اپنے ساتھ چپک کر سوئے دیکھ کر سقر کے لبوں پر مسکراہٹ آئی تھی میری چھوٹی سی بچی سقر نے علینا کے ماتھے پر لب رکھے سقر کے ہلنے سے سقر نے بازو میں درد اٹھا تھا جس سے سقر کے منہ سے سسکی نکلی تھی۔۔

کک۔۔ کیا ہوا سقر آپ ٹھیک تو ہے نا علینا سقر کی آواز سنتے اٹھی تھی اپنی آنکھیں مسلتے ہوئے وہ سقر کو بولی۔۔۔

میری صنم میں ٹھیک ہو بس تھورا سا درد ہوا تھا تم ٹھیک ہو نا تمہیں تو کچھ نہیں ہوا تھا نا سقر نے پیار بھرے لہجے میں پوچھا۔۔

میں ٹھیک ہو سقر بس بہت ڈر گئی تھی اگر کچھ ہو جاتا تو۔۔

میں تھا نا تمہارے پاس کیوں کچھ ہوتا سقر نے علینا کو اپنے پاس کرتے بولا تو علینا کی آنکھوں میں انسو آئے تھے آپ کو ہی کل زیادہ رومانس سوج رہا تھا گارڈز ساتھ لے جاتے تو کیا ہوتا۔۔

میں تو تمہارے ساتھ ٹائم گزرنا چاہتا تھا اسی لیے مجھے کیا پتا تھا میرے دشمن میرا اسپشل مومنٹ بھی خراب کر دے گے۔۔

چلے کوئی بات نہیں اب جو ہونا تھا وہ ہو گیا آپ فریش ہو جائے پھر ناشتہ کرتے ہے علینا اپنے لمبے بال جوڑے میں قید کرتے ہوئے بولی۔۔۔

جیسا آپ کا حکم ملکہ عالیہ یہ ناچیز آپ کی تعبدار ہے سقر نے اپنے سینے پر ہاتھ رکھتے جھکتے کہا تو علینا بلش کرتی واش روم بھاگی تھی۔۔

آبیہااورارمان کہ شادی کی تیاریاں زوروشور سے چل رہی تھی سب لوگ آج شاپنگ پر جارہے تھے عرش روحاحدیدایشم میرب شایان جیک ایمان بھی گئے تھے ارمان کے ساتھ جنت بھی گیں تھی۔۔۔

سب نے فیصلہ کیا تھا کے سب لڑکیاں ساڑھی لے گی ان کے ساتھ میچنگ کرتے لڑکے تھری پیس سوٹ لے گے۔۔

شاہ.جی کس کلر کی ساڑھی لوآپ بتائے ناروحانے عرش کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

میری بے بی گرل پر تو ہر رنگ ہی سوٹ کرتا ہے جو بھی کلر پہنے بس اس کے شاہ.جی کا دل اپنی بے بی گرل پر پی اٹک جاتا ہے عرش نے مال میں کی روحا کے گال پر لب رکھے تو روحا بدک کر پیچھے ہوئی عرش نے گھور کر روحا کو دیکھا۔۔

عرش کی سخت نظریں محسوس کرکے روحا کی جان ہوا ہوئی تھی شاہ.جی سب دیکھ رہے تھے اسی لیے۔۔۔

زیادہ مت شرمایا کرو بے بی گرل یہاں جو کوئی کچھ بھی کرتا ہے کسی کو فرق نہیں پڑتا تو چلو یہاں شرما رہی ہے تو یہی سے گھر جاکر کانٹیو کریں گے پہلے جو شاپنگ کرنے آئے وہ کرتے ہے۔۔

سب سے پہلے روحانے لال رنگ کی ساڑھی لی اور عرش نے بلیک کلر کا تھری پیس سوٹ لیا اب وہ ایک ہوٹل میں جاکر بیٹھ گئے تھے۔۔

شان کون سے کلر کی ساڑھی لو تم ہی کچھ بتائے نامیرب کو کچھ سمجھ نہیں ارہا تھا وہ کون سے کلر کی ساڑھی لے۔۔

بے بی گرل تم پر گرے کلر بہت سوٹ کرتا ہے۔۔۔

وہ تو تمیں کو شروع سے ہی پسند ہے شان پھر میرب نے گرے کلر کی ساڑھی لی اور شایان نے بھی بلیک تھری پیس سوٹ لیا اور عرش لوگوں کے پاس جا کر بیٹھ گئے۔۔۔

آکاش تمہیں کون سا کلر اچھا لگتا ہے مجھ پر۔۔

کوئی بھی لے لو مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا کچھ بھی پہن لو آکاش کی بات سنتے ایمان کے مسکراتے لب سمٹے تھے لیکن آکاش تمہاری پسند کی ساڑھی لینی ہے میں نے۔۔

پرپل کلر کی لے لو اچھی لگے گی تم پر آکاش نے سامنے لگی پرپل کلر کی ساڑھی دیکھتے ہوئے کہا تو ایمان بھی سامنے ساڑھی دیکھتے مسکرائی تھی اوکے ڈن یہی لے لیتی ہو ایمان نے اپنے لیے پرپل کلر کی ساڑھی اور آکاش کے لیے بلیک تھری پیس سوٹ لیا۔۔

میں وائٹ کلر کی ساڑھی لوگی۔۔۔

تم بلیک کلر کی ساڑھی لوگی۔۔

میں وائٹ لوگی۔۔۔

تم بلیک لوگی۔۔۔

یہاں حدید اور ایشم کی لڑائی چل رہی تھی۔۔۔

میں تمہیں بلیک کلر کی ساڑھی میں دیکھنا چاہتا ہو۔۔۔

لیکن مجھے وائٹ پسند ہے ایشم منہ بناتے ہوئے بولی۔۔۔

اب تم اپنے مجازی خدا کی بات نہیں مانوگی حدید نے ایموشنل بلیک میل کرنا چاہا۔۔

یہ مجازی خدا میرے ہاتھوں پٹے گا بھی ہمیشہ اپنی مرضی چلاتا ہے۔۔۔

اوکے ٹھیک ہے تم وائٹ کلر کی لے لو حدید بھی غمزدہ لہجے میں بولا اور آپنے لئے ڈریس دیکھنے لگا۔۔

ایشم نے حدید کو دیکھا پھر سامنے لگی بلیک کلر کی ساڑھی کو ایشم کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی تمہیں تنگ کرنے کا مزہ ہی الگ ہے ایشم نے حدید کی نظروں میں آئے بنا جلدی سے بلیک ساڑھی لی اور حدید کے پاس چلی گئی اور اس کا بھی ڈریس لیا۔۔۔

بیا آپ کیسا نکاح کا ڈریس لینا چاہے گی۔۔۔

مان جیسا تم چاہو تمہاری پسند ہی میری پسند ہے بیا شرماتے ہوئے بولی اور دونوں کا مسکرانا دور کھڑی ان پر نظر رکھے روز پر جلتی کا کام کر گیں تم دونوں کو تو میں کبھی معاف نہیں کروگی زندگی برباد کردوگی روز اپنے آنسو صاف کرتے وہاں سے چلی گیں۔۔

جنت نے بھی اپنے لئے ساڑھی دیکھ رہی تھی اسے سمجھ نہیں ارہا تھا کون سے کلر کی لے۔۔۔

ویسے آپ پر بلیک کلر سوٹ کرے گا جنت اپنے پیچھے جانی پہچانی آواز سن کر جنت نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو پیچھے عثمان کھڑا تھا۔۔۔

اا۔۔اپ یہاں جنت گھبراتے ہوئے بولی اگر کسی نے دیکھ لیا تو خاص کر ارمان نے وہ غصہ کرے گا۔۔۔

کیوں میں یہاں نہیں اسکتا ہو کیا عثمان نے جنت کے خوبصورت چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

نہیں ایسا تو کچھ نہیں کہا میں نے یہ پبلک مال ہے یہاں کوئی بھی اسکتا ہے آپ کی مرضی جنت کندے اچکاتے بولی اور پھر ساڑھی دیکھنے لگی۔۔۔

بلیک لیجئے گا۔۔۔

نہیں میں ریڈ لوگی جنت بنامڑے بولی۔۔۔

چلے ابھی تو آپ پر میں حق نہیں رکھتا ابھی آپ اپنی مرضی کر سکتی ہے لیکن بہت جلد آپ میری دسترس میں ہو گی تو میری مرضی کے ہی سب پہنے گی عثمان شوخ لہجے میں بولا تو جنت کا دل کانوں میں ڈھڑکنے لگا تھا۔۔۔

جنت نے پیچھے مڑ کر دیکھا لیکن عثمان وہاں سے غائب تھا۔۔

افففف انکل آپ مجھے ریڈ۔۔۔ بلیک لیجئے گا سوٹ کرے گی۔۔ بلیک ساڑھی دیکھا دے جنت نے ادھر ادھر دیکھتے کہا کہا عثمان پھر سے نا آ جائے لیکن پلر کے پیچھے چھپ کر دیکھتے ہوئے عثمان کے لبوں پر مسکراہٹ ائی تھی جنت جو بلیک کلر کی ساڑھی لیتے ہوئے جنت بھی ساڑھی لیتے عرش لوگوں کے پاس چلی گیں۔۔۔

روز گھر تو آگیں تھی لیکن اب اسے غصہ ارہا تھا کچھ تو کرنا ہو گا پاپا نے ایک دفعہ سقر کا ذکر کیا تھا اور سقر عرش لوگوں کا دشمن بھی ہے کیوں نا اس سے مدد لی جائے یہ سوچتے روز نے سقر کو کال کی۔۔۔

سقر جو اپنے کمرے میں بیٹھے علینا کا انتظار کر رہا تھا پانے موبائل پر کال آتے دیکھ اس نے کال اٹھائی۔۔۔

ہیلو سقر سلطان سپیکنگ۔۔

سقر میں روز بات کر رہی ہو۔۔۔

کون روز میں کسی روز کو نہیں جانتا سقر نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔۔۔

میں روز روبرٹ کی بیٹی جس کے ساتھ مل کر آپ نے ڈی گینگ ہر حملہ بھی کیا تھا۔۔

اووو تو بولے آپ کو مجھ سے کیا کام پر گیا۔۔۔

کام تو دونو کو ہے آپ کو بھی فائدہ ہو گا اور مجھے بھی۔۔۔

میں سمجھا نہیں کیا کہنا چاہتی ہے آپ۔۔۔۔

عرشمان شاہ نے میرے پاپا کو مار دیا ہے مجھے ان سے بدلہ لینا ہے اور آپ کو بھی دشمنی ہے تو کیوں نا ہم مل کر بدلہ لے روز کی بات سنتے سقر کے لبوں پر مسکراہٹ ائی تھی۔۔۔۔

بات تو ٹھیک ہے تمہاری تو کیسے مدد کر سکتی ہو میری۔۔۔۔

دو دن بعد عرش کی بہن کی شادی ہے پھر روز نے اپنا پلان بتایا۔۔۔

کیا دشمنی ہے تمہاری اس سے تمہارے باپ کو تو عرش نے مارا ہے نا۔۔

بدلہ لینا ہے کسی اپنے کو ہی دور کرنا ہے تو وہ جو کوئی بھی ہو۔۔

ٹھیک ہے بس تم اسے لے کر میرے پاس اجانا اسے بچانے کے لیے عرش میر سلطان ضرور آئے گا پھر ہو گا میرا بدلہ پورا۔۔

ڈیل دن پھر میں بھی وہاں ہی رہو گی۔۔۔۔

ہمم۔۔۔اب جب کام ہو جائے تو کال کرنا مجھے یہ کہتے سقر نے کال کاٹ دی اور دروازے پر کھڑی علینا نے یہ سب سنا تو اس کے ہاتھوں سے جوس کا گلاس جو اس نے تھاما ہوا تھا وہ نیچے گرا تھا۔۔۔۔

چھناکے کی آواز سے گلاس ٹوٹا تھا سقر نے علینا کی طرف دیکھا صنم تم ٹھیک تو ہو نا۔۔۔۔

یہ۔۔۔ پیچھے ہو آپ آپ ابھی بھی بہت برے ہے بہت برے آپ عرش بھائی لوگوں کو نقصان پہنچانا چاہتے ہے علینا چیخی تھی۔۔۔

آواز نیچی رکھو صنم مجھے ہر گز برداشت نہیں کے میرے سامنے کوئی اونچا بولے وہ تو تم ہو جو میرے سامنے اتنا چیخ کر بھی زندہ کھڑی ہو ورنہ اگر کوئی اور ہوتا تو اب تک زمین میں گھاڑ چکا ہوتا سقر نے علینا

کے بال پکڑتے کہا تو علینا جو تھوڑا بہت سقر کے رویے کی وجہ سے نارمل ہوئی تھی پھر سے خوف آنے لگا تھا۔۔۔

آپ کیوں عرش بھائی لوگوں کے پیچھے پڑے ہے کیوں انہیں نقصان پہنچانا چاہتے ہے آپ انہیں کچھ نہیں کرے گے ورنہ میں بھی آپ کے ساتھ نہیں رہو گی علینا اپنے بال چھڑواتے ہوئے بولی۔۔

تم۔۔ تمہاری ہمت کیسے ہوئی پھر سے مجھ سے دور جانے کی بات کرنے کی تم نے میرے پیار کو مزاق سمجھا ہے کیا جس کو تم کبھی بھی ٹھکرا کر چلی جاؤ گی سقر نے علینا کو اپنی طرف کھینچا تو نیچے گرا کانچ علینا کے پاؤں پر چبا تھا جس سے علینا کے منہ سے سسکی نکلی تھی لیکن وہ تو پھر سے پرانے والے سقر کو دیکھ کر خوفزدہ ہو گیں تھی اسے تو اپنی تکلیف ہی بھول گیں تھی علینا کے پاؤں سے خون نکلنے لگا تھا۔۔۔

تم جانتی ہی کیا ہو میرے بارے میں علینا سقر سلطان ہاں بتاؤ کیا جانتی ہو میرے بارے میں سقر نے علینا کے بازو سے پکڑ کر اسے جھنجوڑا تو علینا نے زور سے اپنی آنکھیں میچی تھی۔۔

چلو آؤ تمہیں میں آج اپنا سچ بتاتا ہو کیوں میں ایسا ہو کیوں بدلہ لینا چاہتا ہو سقر علینا کے پاؤں کو دیکھے بنا اور کھینچتا ہوا لے گیا اور علینا کے پاؤں میں کانچ مزید چھبتا گیا تھا خون لگاتا بہنے لگا تھا علینا آنکھوں میں انسو لیے سقر کے ساتھ کھینچتی چلی گی۔۔

سقر علینا کو ایک کمرے میں لے کر گیا علینا نے سامنے دیکھا جہاں ایک چالیس سالا عورت بیڈ پر لیٹی ہوئی تھی۔۔۔

یہ۔۔ یہ کون ہے علینا نے سقر کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔

یہ میری ماں ہے ماں جو پیچھلے پندرہ سالوں سے ایسے ہی پڑی ہے۔۔

کیا دس سالوں سے علینا نے خیران ہوتے اپنے منہ پر ہاتھ رکھا اور اس عورت کو دیکھنے لگی۔۔

ہاں دس سالوں سے اور جانتی ہو اس کا زمہ دار کون ہے سقر نے علینا کو سرخ آنکھوں سے دیکھے ہوئے کہا۔۔

وہی جس کی تم ابھی سائڈ لے رہی تھی میر سلطان شاہ۔۔

علینا نے آنسو بھری آنکھوں سے اس عورت کو دیکھا جو پندرہ سالوں سے تو کومے میں تھی ان کا چہرہ مرجھا سا گیا تھا لیکن جوانی میں وہ بہت خوبصورت ہو گی علینا سوچنے لگی۔۔۔

لیکن میر انکل کیسے روحانے تو بتایا تھا وہ بہت اچھے ہے۔۔۔

انہہ۔۔اچھے ہو گئے وہ اپنی فیملی کے لیے میرے کیے نہیں یہ دیکھو سقر نے ایک کتاب اٹھائی جو بہت پرانی تھی صفحے اس کے اندر سے خراب ہو گیے تھے لیکن سقر نے ایک تصویر نکالی تو میر سلطان کی تھی میری ماں کے پاس یہ ایک واحد تصویر ہے اس شخص کی جو اس سب کا زمہ دار ہے۔۔۔

دیکھ لیا تم نے سقر غصے سے آتا علینا کو پکڑتے بولا تو علینا کو ہوش آیا تھا اس کی چیخ نکلی تھی۔۔۔

کلک۔کیا ہوا ہے صنم سقر علینا کے میچے لب دیکھ کر بولا تو علینا نے نیچے دیکھا جہاں سے پاؤں سے خون نکل نکل کر زمین کو لال کر گیا تھا۔۔۔

یہ کیا ہوا ہے صنم سقر نے جلدی سے علینا کو اٹھایا اور اس کا پاؤں دیکھا جہاں کانچ کافی حد تک اندر جا چکا تھا تم نے مجھ بتایا کیوں نہیں۔۔۔

ببب۔۔۔بہت درد ہو رہا ہے سقر علینا نے سقر کی شرٹ کو مضبوطی سے پکڑا اور رونے لگی۔۔۔سقر جلدی سے علینا کو اپنے کمرے میں لے کر آیا پاگل لڑکی مجھے بتاتی تو سہی نا سقر علینا کے پاؤں سے کانچ نکالتے بولا تو کانچ نکلا تو علینا کی زوردار چیخ کمرے میں گونجی تھی۔۔۔

بتایا کیوں نہیں مجھے سقر نے اب پٹی کرتے ہوئے ساتھ ساتھ اسے دانٹ بھی رہا تھا۔۔۔

وو۔۔وہ آپ غصہ کر رہے تھے تو میں ڈر گیں تھی علینا سو سو کرتے بولی تو سقر کو مزید علینا پر پیار آیا تھا۔۔۔

میری جان تم کیوں ڈرتی ہو مجھ سے اتنا کب مجھ سے اتنا فری ہو گی کے بنا ڈرے مجھ سے بات کر سکو گی سقر اس کے پاؤں کے پاس سے اٹھ کر اس کے ساتھ بیٹھتے بولا۔۔

جب آپ غصہ کرنا چھوڑ دے گے۔۔

جو حکم ملکہ عالیہ آج کے سقر کبھی بھی صنم پر غصہ نہیں کرے گا جب بھی غصہ کرنے لگا ایک تھپڑ لگا دینا سقر وہاں ہی چپ کر جایے گا سقر بولا تو علینا کھلکھلا کر ہنسی تھی۔۔۔

سقر آپ بتائے نا آنٹی کے ساتھ کیا ہوا تھا علینا نے سقر کی چہرے پر اپنا ہاتھ رکھتے کہا تو سقر نے علینا کو دیکھا اور اس کے گود میں سر رکھے لیٹ گیا سقر نے بھی آج سقر کو سننے کی ٹھان لی تھی علینا پیار سے سقر کے بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگی۔۔۔

پتا ہے صنم جب میں چھوٹا تھا نا تو میرا باپ مجھے تو میرے باپ کا پتا ہی نہیں تھا صنم میں بنا باپ کے دس سال رہا تھا جب بھی میں اپنے باپ کے بارے میں ماں سے پوچھتا تھا تو وہ بس رو دیتی تھی اور بس ایک تصویر کو دیکھتی رہتی تھی جب میں دیکھتا تو روتے ہوئے وہ تصویر چھپا دیتی تھی۔۔۔

در در کی ٹھوکریں کھائیں ہے میں نے صنم جس عمر میں بچے کھیلتے تھے اس عمر میں میں نے اپنی ماں کو روتے ہوئے دیکھا ہے بھوکے پیٹ سوئے ہے ہم میری ماں کے پاس جتنا پیسہ تھا انہوں نے لگا دیا اور پھر ایک دن میرے ماں کو ریشیا کا ہی گینگ مافیا لیڈر ملا تھا اور اس نے میری ماں سے شادی کر لی لیکن وہ میری ماں کو مارتا بہت تھا جب جب وہ میری ماں کو مارتا تھا میری ماں میر سلطان کی تصویر دیکھ کر روتی تھی اور مجھے کہتی تھی کے اس سب کی زمہ دار میر سلطان ہے تب تب مجھے میر سلطان سے نفرت ہوئی اور میرا

باپ جو خود ایک مسلمان پی تھا جس کا نام عالمگیر تھا وہ مجھے اپنی طرح بنانا چاہتا تھا حیوان اور پھر میں اس کی طرح بنتا چلا گیا اور ایک دن اس نے میری ماں کو اتنا مارا میں بیس سال کا تھا تب اتنا مارا کے میری ماں کومے میں چلی گیں دس سال ہم لوگ اس نے در پر پڑے رہے اور دس سال میری ماں اس کی مار کھاتی رہی اور تب میں نے سوچ لیا کے میر سلطان سے اپنی محرومیوں کا اپنی ماں کا بدلہ لو پھر مجھے پتا چلا کے وہ لوگ اٹلی میں ہے تب میں نے انہیں سٹاک کیا پھر میں میٹنگ کے لیے اٹلی گیا تھا جہاں مجھے تم نظر آئی سقر نے علینا کا ہاتھ پکڑ کر اس کی پشت پر اپنے لب رکھے علینا جو سقر کا ماضی سوچ رہی تھی پریشان تھی اسے ابھی بھی یقین نہیں ارہا تھا کے میر ایسے کر سکتا ہے۔۔۔

کیا سوچ رہی ہو صنم۔۔۔

کچھ نہیں سقر پاؤں میں درد ہو رہا ہے علینا نے کہا تو سقر نے علینا کا پاؤں دیکھا جو ہلکا سوج گیا تھا چلو تم لیٹ جاؤ مجھے بھی اپنی باہوں میں سلا کو سقر علینا کو لیتے اپنی باہوں میں لیتے سو گیا۔۔۔

شادی کا دن اچکا تھا سلطان مینشن کو اچھے سے سجایا گیا تھا جگہ جگہ پھول لگائے گیے تھے وہ بھی لال رنگ کے جو ابیہا کو بہت پسند تھے سب لوگ بھاگ ڈور کر رہے تھے ہمارے ناول کے کپل تیاریوں میں مصروف تھے تو چلتے ہیں کپلز کی طرف۔۔۔

روحا جلدی جلدی ہاتھ چلاتے تیار ہو رہی تھی جلدی کے چکر میں اپنے دوپٹے سے الجھتی گھٹنوں کے بل آہ گری پر یہ تو شکر تھا قالین گداز مخمل کا تھا جس پر گرنے سے اسے چوٹ نہیں آئی۔۔"

عرش واشروم سے نکل کر تولیے سے بال خشک کرتا اسے گرتے دیکھ لچپسی سے اسکی حرکات دیکھنے لگا۔۔ روحا کی پشت اسکی جانب تھی جسکے باعث روحا نے اسے نہی دیکھا۔۔"

روحا اپنے گرنے پر گھبراتی یہاں وہاں دیکھنے لگی کہی عرش نے تو نہی دیکھ لیا۔۔"

جب گردن موڑ کر اپنے پیچھا دیکھا سانسیں سینے میں اٹک گئی عرش سینے پر دونوں بازو باندھے اسکی ہر ایک ایک حرکت کا نوٹس لے رہا تھا۔۔"

وہ جلدی جلدی میں تیار ہونے کے باعث گر گئی۔۔وہ بڑبڑا کر اٹھنے کی کوشش کرتی آگے بڑھتی آنسو لڑھک کر گال پر پھیلا کہ اچانک پیچھے سے عرش نے اپنا مبضوط بازو اسکی کمر میں ڈال کر اسکے قدم جکڑ لئے اور اسے کھینچ کر اپنے سینے سے لگایا۔۔"

کہاں جا رہی ہو بے بی گرل۔۔۔"

پیچھے سے مسکراتی آواز میں سرگوشی کی روحا سانس روک کر کھڑی ہو گئی۔۔"

چھوڑیں شاہ جی مجھے تیار ہونا ہے۔۔"اسکے مضبوط ہاتھوں پر اپنے ہاتھوں کو جمائے ہٹانے کی ناکام کی کوششیں کرنے لگی۔۔"

لیکن عرش کو شرارت سوجی ہوئی تھی اسکے بالوں کو گردن سے ہٹاتے وہ اپنے لب رکھ گیا روحا کے پورے وجود میں سپارک ہوا۔۔"

چھوڑیں شاہ جی بہت برے ہیں آپ وہ پلٹ کر دونوں ہاتھوں کو اسکے سینے پر رکھتی خود سے دور کرنے لگی کے عرش کا فلک "شگاف قہقہہ گونجا اور اسکے دونوں کلائیوں میں اپنی مٹھی میں جکڑا۔۔"

تمھارا حکم سر آنکھوں پر بے بی گرل"۔۔۔اسکی کلائی کو ہاتھ میں پکڑتے وہ اسے گول گول گھمانے لگا۔۔۔"

یہ۔۔۔یہ کیا۔ کر رہے ہیں۔۔۔روحا گول گول گھومتی ہوئی ڈر کر بولی۔۔"

ڈانس وتھ مائے بے بی۔۔"اسے اپنے بازو پر گراتے وہ اس پر جھک آیا۔۔"

شاہ جی ڈانس شادی میں کر لینگے فلحال مجھے تیار ہونے دیں دیر ہو رہی تھی۔۔وہ اپنی چھوٹی سی ناک پر غصہ سجائے اسے ڈانٹ کر بولی تو عرش کے لبوں پر مسکراہٹ پھیل گئی

موقع نہی ملے گا سب کے سامنے ہم اب رومینٹک ڈانس کرنے سے تو رہے نہ لیکن اپنے روم میں کر سکتے ہیں۔۔اسے کھینچ کر سینے سے لگاتے اسکے لبوں کو اپنے قید میں لے گیا اور سیدھا ہوا روحا اسکے سینے پر دونوں ہاتھ ٹکائے سانس روکے کھڑی تھی اسکے حصار میں۔۔"

کیسا لگا یہ ڈانس۔۔اسے آزاد کرتے پوچھا۔۔"

بہت بد تمیز ہے آپ شاہ جی آپ سے تو شیطان بھی پناہ مانگے۔۔اپنی ابتر سانسیں بحال کرتی غصے سے کہتی وہ آگے بڑھی اور لاک کو گھمانے لگی پر اسکے لاک پر رکھے ہاتھ پر عرش نے اپنا بھاری مضبوط ہاتھ لگا کر اسکی کوشش کو ناکام کر دیا۔۔"

تمھاری صحت کو دیکھ کر میرا بے بی میں رحم کرتا ہوں ورنہ دل کرتا ہے کھا جاؤ؟؟لاک سے ہاتھ ہٹاتے ہوئے دوسرے سے اسکے بھیگے بالوں کو کیچر کے قید سے آزاد کیا تو وہ سیدھے اسکے چوڑے سینے پر بکھر گئے۔۔"

عرش نے جھک کر ان میں اپنا چہرا چھپایا اور گہرا سانس لیتے اسکے بالوں کی خوشبو کو اپنے اندر اتارنے لگا کہ روحا سن پڑھ گئی اسکی پکڑ میں۔۔۔"

چھوڑیے مجھے شاہ جی سب انتظار کر رہے ہونگے باہر۔۔وہ چھڑوانے کی کوشش کرتی ہلکا کر گویا ہوئی ورنہ تو اسکے لمس پر سارے جسم سے جان نکلنے لگی تھی اور وہ سن ٹانگوں کے ساتھ اسکی پکڑ کے سہارے کھڑی تھی اسکے حصار میں۔۔"

ایک تو تم لڑکیاں اتنی ڈرپوک کیوں ہوتی ہوں بے بی گرل۔۔اس کا رخ جھٹکے سے اپنی طرف کرتے اسکا چہرا اوپر کرتے پوچھنے لگا۔۔"

رویا اسکے لہجے میں آگ جیسی تپش کو محسوس کرتی سہم گئی۔۔"

ڈرپوک نہی ہوتی بس آپ مردوں کی طرح نے شرم بھی نہی ہوتی۔۔وہ اسکے بھیگے سینے پر ہاتھ رکھتی ہوئی بھرائی آواز میں بولی۔۔"

رونا مت ورنہ بہت بری طرح ڈانٹ دونگا اپنی بے بی گرل کو۔۔وہ اسے بانہوں میں اٹھا کر بیڈ کی جانب لے جاتا ہوا بولا۔۔"

ایسی۔ حرکتیں کر رہے ہیں آپ شاہ جی میں رو دونگی میں نے ساڑھی بھی نہی پہنی اور اتنی لیٹ ہو گئی اب آپ مجھے بیڈ پر لے کر جا رہے وہ منہ بنا کر بولی۔۔"

ایک بار پیار ہو جائے ڈھیر سارا پھر تیار ہو جانا فریش ہو کر۔۔وہ بے باکی سے بولا کہ روحا سرتا پیر سرخ ہو گئی۔۔"

شاہ جی میں بتا رہی ہوں اگر آپ نے ایسا کچھ کیا میں شادی اٹینڈ نہیں کرونگی۔۔۔عرش کے گال پر ہاتھ رکھتی تڑپ کر بولی تو وہ مسکرا دیا۔۔"

آہاں نو بے بی تھوڑا سا بس زیادہ نہی پھر تیار ہو جانا یہی عمر کے زندگی انجوائے کرنے کی۔۔اسے بیڈ پر ڈالتے اسکے کان میں سرگوشی کرتے وہ بھی پاس لیٹا گیا۔۔روحا اسکی گھمبیر آواز پر شرم نے سارے راستے بند کر دیے پر اپنی کمر پر اسکی مضبوط پکڑنے اور وہ بے بس رہ گئی آنکھیں میچ کر۔۔"

بہت بھاگ لیا بے بی مجھ سے اور نہی۔۔۔اسے کھینچ کر اپنے سینے سے لگا یا۔۔"

اور آنکھیں میچھنے پر مسکرا دیا اسکے کانپتے وجود کو اپنے قریب کرتے روحا کی سانسیں پھولنے لگی اور وہ لب دبا کر اپنے آپ کو ریلیکس کرنے لگی۔۔"

آں ہاں بے بی۔۔! اسکے بھیگے سرخ لبوں کو دانتوں سے آزاد کرواکر خود اس پر جھک آیا اور اسکی نازک کمر کو دونوں بازوں سے جکڑتا اسکے نازک لبوں کو اپنے لبوں کی سخت پکڑ میں قید کر لیا کہ وہ پھڑ پھڑا کر رہ گئی۔۔"

ان پر یہ ظلم برداشت نہیں کروں گا بے بی گرل۔۔ وہ اسکے لبوں کو آزاد کرتے ان پر اپنا انگوٹھا پھیرتے کان میں گویا ہوا۔۔"

اور روحا سنتی اپنی پھولیں سانسیں بحال کرنے لگی۔۔"

نن۔۔ نہیں۔۔ ش۔ شاہ جی۔۔ وہ آنکھیں جھپکتی اپنی پشت پر ڈوریوں پر اسکی انگلیوں کا جان لیوا لمس محسوس کرتی تڑاپ کر گویا ہوئی۔۔"

آنسوں خوف سے گالوں کو بھیگونے لگے اور وہ سختی سے تکیے کو مٹھیوں میں بھینچ گئی دہکتے لمس سے اسکی سانسیں پھولے جا رہی تھی۔۔"

عرش نے افسوس سے اسکی حالت کو دیکھا۔۔ جو اسکے حصار میں بھیگی بلی بن جاتی۔۔"

ہاہاہا اچھا نہی کرتا تنگ اپنی بے بی گرل کو جاؤ شاباش جلدی ڈریس چینج کر لوں۔۔"

عرش اسے اپنے حصار سے آزادی بخشتے دور ہوا تو روحا نے سکھ کا سانس لیا۔۔"

بہت بہت شکریہ شاہ جی اب میں چلی فریش ہونے آپ نے بہت کر لیا رومینس میرے اندر تک آپ نے باہر چلے جانا اوکے میں مزید کوئی بے باکی برداشت نہی کرونگی۔۔ جلدی سے بیڈ سے اترتے روحا عرش کو انگلی دکھا کر وران کرتے ساڑھی لیتے واشروم میں بند ہوگئی۔۔"

عرش اسکی سپیڈ کو دیکھتے مسکراتے سر جھٹک کر تیار ہونے لگا۔۔"

۔۔۔۔۔۔

اپنی گردن پر بھاری سانسوں کو محسوس کرتے ایشم نے بے ساختہ نظریں اٹھا کر مرر میں اپنے پیچھے حدید کو دیکھا۔۔"

ایشم کا دل زوروں سے دھڑکا جبکہ حدید کا بھی یہی حال تھا ایشم کو بلیک کلر کی ساڑھی میں لشکارے مارتے حسن کے ساتھ دیکھ کر اس کے ماتھے پر پسینے کی ننھی ننھی بھوندیں نمودار ہوئی۔۔دل دھڑک دھڑک کر دیواریں توڑ کر باہر آنے کو بے تاب تھا۔۔"

تم تیار ہو گئے حدید۔۔اپنے پیچھے کھڑے حدید کو دیکھتے وہ چہک کر کہنے لگی۔۔"

دل میں بے ساختہ ماشاءاللہ کہا حدید لگ ہی اتنا پیارا رہا تھا کوئی بھی دیکھتا دیوانہ ہو جاتا ایشم کو اپنی پسند پر جی بھر کر پیار آیا بلیک تھری پیس سوٹ میں بالوں کو جیل سے اچھی طرح سیٹ کیے ہلکی شیو گھری براؤن آنکھیں کمبخت لگ اتنا حسین رہا تھا یا ایشم کو اتنا لگ رہا تھا۔۔"یہ بات ایشم صرف سوچ سکی کہنے سے تو رہی نہ۔۔"

ہاں ہو گیا ہوں تم ابھی تک نہی ہوئی۔۔ایشم کو ہاتھوں میں جھمکا پکڑے دیکھ حدید نے مسکرا کر پوچھا۔۔اپنے اوپر ایشم کی گہری نظروں کی تپش اسکو جلتے ہوئے انگاروں پر بٹھا رہا تھا۔۔"

میں بھی ہو گئی بس جیولری پہننے رہتی ہے۔۔حدید نے بغور ایک نظر ایشم کی تیاری پر ڈالی جو بلیک کلر کی ساڑھی کے ساتھ لائٹ سا میک اپ کیے سرخ لپ اسٹک لگائے آنکھوں کو لائنر سے مزید بڑا کیے گھنی پلکوں کو مسکارے کی مدد سے مزید اونچا کیے بالوں کو کھلا چھوڑ کر کمر پر پھیلائے حدید کا ایمان ڈگمگا رہی تھی۔۔"

لاؤ میں پہنا دیتا ہوں۔۔حدید اس کے ہاتھوں سے جھمکے لیتے ہوئے کہنے لگا ایشم نے بھی مسکرا کر اسے تھما دیے۔۔"

اس کا رخ مرر کے جانب کرتے حدید کمر پر بکھرے بالوں کو اپنے ایک ہاتھ کی مدد سے آگے کرنے لگا اپنی کمر میں گردن پر ٹچ ہوتی حدید کی انگلیاں ایشم کو مسکرانے پر مجبور کر رہی تھی۔۔"

ایک نظر ایشم کے سرخ مسکراتے چہرے کو دیکھتے حدید اب اسے جھمکے پہنانے لگا بار بار جان بوجھ کر وہ اپنی انگلیاں ایشم کی گردن سے ٹچ کرنے لگا۔۔"

حدید۔۔اپنی انگلیوں کو گردن سے ٹچ نہ کریں گدگدی ہو رہی ہے۔۔ایشم نے گھور کر حدید کو دیکھ کر کہا جو سنجیدہ چہرہ لیے ہوئے تھا اندر سے شرارت کے موڈ میں تھا۔۔"

گدگدی کیوں ہو رہی وہ گھمبیر لہجے میں کہتے جھک کر اپنی بریڈ کو اسکی گردن پر پھیرا کہ ایشم کے وجود میں سپارک ہوا وہ بدک کر پیچھے ہوئی حدید اسکی حالت دیکھتے قہقہ لگا گیا۔۔"

بے شرم ٹھرکی انسان۔۔منع کیا نہ یہ چھچھوری حرکتیں نہ کریں پھر بھی۔۔اپنی گردن پر اب بھی حدید کی بریڈ کی چھبن کو محسوس کرتے ایشم سر تا پیر سرخ ہو کر غرائی۔۔"

بیوی سے ایسی حرکتیں میں کون سی شرم ادھر آؤ اب اپنے لب رکھو۔۔ایشم کی کلائی کو تھامیں اپنے قریب تر کرتے ایشم پر قابض ہو گیا۔۔"

خبر دار خبر دار حدید اگر میری لپ اسٹک خراب کی مجھ سے برا کوئی نہی ہو گا اپنے لبوں پر ہاتھ رکھے وہ اسکے ارادے بھانپ کر قدرے اونچی آواز میں غصے سے چلائی۔۔"

حدید اسکی پتلی ہوتی حالت اور شرخ چہرے کو دیکھتے شرارت سے اپنے لب اسکے گالوں پر رکھتے دور ہوا۔۔"

باقی کا رومینس رات کے لیے چھوڑ کر حدید کے دور ہونے پر ایشم نے سکھ کا سانس لیا۔۔"

ڈر و مت نہی کرتا تمھاری لپ اسٹک خراب خوش لیکن رات کو ہر گز مجھ سے اچھے کی امید نہ رکھنا میں رحم قطعی نہی کرونگا۔۔

تمھارے ان سانسوں کو قطرہ قطرہ کر کے اپنے اندر انڈیل ڈالو نگا۔۔بے باک تمھارے ان سانسوں کو قطرہ قطرہ کر کے اپنے اندر انڈیل ڈالو نگا۔۔بے باکی کا مظاہرہ کرتے وہ اسے سخت نگاہوں سے دیکھ کر بولا کہ ایشم منہ بنا گئی۔۔"

رات کی رات کو دیکھی جائے گی حدید اب چلتے ہیں سب ہمارا انتظار کر رہے ہونگے۔۔زبردستی حدید کا ہاتھ تھامیں ایشم کمرے سے نکل گئی۔۔"

◈◈◈

فیری جلدی کرو یار عرش کی تین سے چار بار کال آچکی ہے جلدی آجاؤ۔۔"

شایان میرب کو دیکھ کر جھنجھلا کر بولا جو کب سے آئینے کے سامنے کھڑی تیار ہو رہی تھی ایک تیاری تھی جو مکلمل ہونے کا نام نہی لے رہی تھی۔۔"

تین منٹ بس شان میں تیار ہو گئی۔۔" گردن موڑتے اپنی تین انگلیاں میرب نے شایان کو دیکھائی کہ بس اتنا سا انتظار کرو۔۔"

لاؤ میں پہنا دوں۔۔شایان اسکی جانب بڑھتے ہوئے بولا تو میرب نے اپنا لاکٹ اسے تھما دیا جس کا پیچھے کا ہک بند نہی ہو رہا تھا۔۔"

بالوں کا جوڑا بنائے بڑی بڑی ہیل پہنے آنکھوں پر بلیک پچ آئی شیڈ ریڈ لپ اسٹک ترتیب سے آنکھوں کی خوبصورتی بڑھانے کے لیے لائنر لگائیں اس کی خوبصورتی کو مزید چار چاند لگا رہی تھی۔۔"

بہت پیاری لگ رہی ہوں فیری۔۔اپنی ناک کو اسکے گالوں پر رگڑتے وہ مسکرا کر بولا تو میرب کھلکھلا اٹھی۔۔"

ہاں وہ تو میں ہوں۔۔وہ شرما کر بولی۔۔"

اہمم اہمم زیادہ ہو گیا۔۔شایان تنگ کرنے کی غرض سے بولا میرب نے غصے سے اپنا رخ موڑ کر اسے دیکھا۔۔"

جلدی کریں مجھے لاکٹ پہنائے ابھی تو بہت آوازیں دے رہے تھے میرب دیر ہو رہی ہے یہ ہو گیا وہ ہو گیا اب خود پتا نہی کیا کیا بول رہے۔۔میرب ہاتھوں کو نچاتی منہ بنا کر بولی۔۔

شایان لب دبائے اپنی مسکراہٹ کو روکتے اسکا رخ موڑ کر لاکٹ پہنا گیا ساتھ میں شرارت کرنا نہ بھولا۔۔"

چلو بس اب ہو گئی تیار چلتے ہیں آؤ۔۔شایان زبردستی اس کا ہاتھ تھامیں باہر کی جانب بڑھ گیا ورنہ اسکی بیوی کا ایسا کوئی ارادہ نہیں تھا۔۔"

ایمان نے پہلی دفعہ ساڑھی پہننی تھی اس سے تو ساڑھی ہنڈل ہی نہیں ہو رہی تھی آکاش وہیل چیئر پر بیٹھے مسلسل ایمان کو دیکھ رہا تھا جو کب سے ساڑھی کے ساتھ جھنجھلا رہی تھی کبھی کبھی ایمان کو ساڑھی کے ساتھ جھنجھلاتے دیکھ آکاش کے لبوں پر مسکراہٹ ا رہی تھی آخر کار ایمان نے ساڑھی پہن ہی لی تھی اچانک سے ایمان کی نظر شیشے سے آکاش پر پڑی تھی جو اسے دیکھ کر مسکرا رہا تھا جیسے اس کا مزاق بنا رہا ہو۔۔۔

اووو تو میرے پتی دیو مجھے ایسے پھنستے دیکھ ہنس رہے ہے ابھی بدلہ لیتی ہو ایمان دل ہی دل میں سوچتی اپنے بال کمر پیچھے سے آگے کیئے جس سے ایمان کی ساری کمر نظر آنے لگی تھی آکاش نے ایمان کو دیکھا جو اپنے دھیان سے میک اپ کر رہی تھی لیکن اس کی ددھیا کمر دیکھتے آکاش کا سانس پھولا تھا آکاش نے اپنی نظریں بدلنی چاہی لیکن بھٹک بھٹک کر نظریں ایمان کی کمر پر جا رہی تھی۔۔۔

افف کیا مصیبت ہے آکاش نے اپنے دل پر ہاتھ رکھتے ہوے کہا اور آکاش کی حالت دیکھتے ایمان کا دل کیا قہقہہ لگا کر ہنسے ابھی تو اور بدلہ لینا ہے پتی دیو ایمان مڑی اور آکاش کے پاس جا کر نیچے کو جھکی اپنی جوتی اٹھانے کے لیے لیکن ایمان کے جھکنے سے ساڑھی کا پلو نیچھے گرا تھا اور ایمان کا سینہ آکاش کی نظروں میں آیا تھا آکاش آنکھیں پھاڑے ساڑھی کے بلاوز کے اندر چھپا سینہ دیکھتے لبوں پر زبان پھیرنے لگا دل تھا کے آکاش کا پسلیاں توڑتے باہر آنے کو تھا۔۔۔

کیا بکواس ہے یہ ایمان پلو ٹھیک کرو اپنا آکاش نے نظریں ایمان کی خوبصورت سبز آنکھوں میں دیکھتے کہا آج تو ایمان نے جی بھر کر تیار کر آکاش کو مشکل میں ڈال دیا تھا۔۔۔

کیوں کیا ہوا آکاش ایمان معصومیت سے بولتی معصومیت کے ریکارڈ توڑ رہی تھی۔۔

یہ اپنا جسم دیکھا رہی ہو مجھے تاکے میں تمہارے قابو میں اجاؤ تو یہ تمہاری غلط فہمی ہے آکاش نے جان بوجھ کر ایسا کہا تھا لیکن ایمان کے چہرے کی ہوائیاں اڑی تھی۔۔۔

میں نے ایسا کچھ نہیں کیا آکاش اور نا ہی مجھے ضرورت ہے ایسا کرنے کی ایمان ایک پل کو دکھی ضرور ہوئی تھی لیکن پھر اس سے اس کے اندر کا جن اسے تنگ کرنے لگا تھا کے تنگ کرو تنگ کرو اور پھر ایمان نے مزید آکاش کو تنگ کرنے کا سوچا۔۔

ایمان پھر سے اٹھی اور ہیل پہننے لگی لیکن ہیل نیچے جھک کر پہننی تھی پھر سے ایمان کی ساڑھی کا پلو نیچے گرا تھا افففف ایک تو ساڑھی کے پلو کی بھی نیت ٹھیک نہیں ہے بار بار تنگ کر رہا ہے ایمان بھی جان بوجھ کر جھنجھلاتے ہوئے بولی تو آکاش نے نے غصے سے سرخ آنکھوں سے ایمان کو دیکھا۔۔۔

ادھر لاؤ اوپر رکھو پاؤں میں پہنادو لیکن خدا کا واسطہ ہے سیدھی ہو جاؤ آکاش نے غصے سے کہا تو ایمان جو نیچھے جھکی ہوئی تھی اس کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی ایمان اٹھی اور اپنا پاؤں آکاش کی گود میں رکھ

دیا آکاش نے ایمان کے پاؤں دیکھے جو بہت کی وائٹ تھے اور پرپل رنگ کی جوتی میں کچھ زیادہ ہی پیارے لگ رہے تھے۔۔

مان کیوں نہیں لیتے آکاش کے تمہیں بھی مجھ سے محبت ہے ایمان آکاش کو دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔

آکاش نے ایمان کو دیکھا۔۔۔ میں نے کب کہا مجھے تم سے محبت نہیں ہے ایمان محبت تو وہ جزبہ ہے جو کبھی ختم نہیں ہو سکتا ایک دفعہ آپ کے دل میں کسی کے لیے محنت پیدا ہو گئی تو وہ کبھی ختم نہیں ہو سکتی اور جو ختم ہو جاتی ہے وہ محنت نہیں ہوتی ایمان لیکن جو میرے دل میں تمہارے لئے محبت تھی نا اس پر گرد پر گیں ہے اور وہ اس وقت پڑی تھی جب تم نے میری محبت میرے منہ پر تماچہ مار کر مار دی تھی تب سے وہ دفن ہے لیکن ختم نہیں ہوئیں۔۔۔

تو آکاش اس دفنائی ہوئی محبت کو باہر نکال لو نا اپنا پاؤں اس کی گود سے ہٹا کر اکاش کا چہرہ پکڑتے ہوتے ایک امید سے کہا۔۔۔

اتنی جلدی دفنائی ہوئی چیزیں واپس نہیں آتی ایمان۔۔۔

اگر مجھے کچھ ہو گیا اور تمہاری دفنائی ہوئی محبت باہر آ گئیں تو کیا فائدہ پھر آکاش ایمان کی سبز آنکھوں میں ہلکے ہلکے سے آنسو آئے تھے۔۔۔

تم تو چڑیل ہو اتنی جلدی میرا پیچھا نہیں چھوڑوں گی آکاش نے ایمان کی بات کو مزاق میں اڑا دیا تھا۔۔

اگر یہ چڑیل تم سے دور چلیں گئ تو پھر میری یاد آئے گی اور میں واپس بھی نہیں آؤ گی ایمان منہ بناتے ہوئے بولی۔۔

اگر تم مر بھی گیں تو روح بن کر مجھے ڈرانے آؤ گی پھر بھی میرا پیچھا نہیں چھوڑوں گی آکاش نے ہنستے ہوئے کہا لیکن اس کا دل ایمان کی باتوں سے ڈوب رہا تھا لیکن خود کو کنڑول کر رہا تھا۔۔۔

ویسے آکاش اگر مجھے کچھ ہو گیا تو کیا تم دوسری شادی کر لو گے ایمان نے پوچھا تو آکاش نے ایمان کی طرف دیکھا۔۔

ہاں کر لوگا کسی اور خوبصورت لڑکی سے کیا کمی ہے مجھ میں آکاش نے ایمان کو تنگ کرنا چاہا تو ایمان کو دل ڈوب کر ابھرا تھا اس نے آنکھوں میں نمی لائے آکاش جو دیکھا اور اٹھ کر چلی گیں اور شیشے کے سامنے جا کر کانوں میں آئر رینگز ڈالنے لگی میں مر بھی گیں نا تو کبھی پیچھا نہیں چھوڑوں گی دوسری شادی تو دور کی بات اگر کسی اور کی طرف دیکھا بھی تو میری روح تمہیں بھی مار دے گی ایمان نے خود کے آنسو اپنے اندر اتارتے خود کو ہلکا پھلکا کر کے بولا تا کے دونوں کا موڈ اچھا رہے کسی کو پتا نا چلے آکاش نے بھی ایمان کی بات پر ہنسا تھا لیکن وہ کچھ اور ہی سوچ رہا تھا لیکن نا جانے آگے کیا ہونے والا تھا جس سے دونوں انجان تھے۔۔۔

سب لوگ باہر آ گئے تھے موسم بھی آج اتنا اچھا تھا میرا انمول ساحل ماہی زین زویا سب مہمانوں سے مل رہے تھے عرش حدید شایان آکاش سب مل کر باتیں کر رہے تھے اور ان کے ساتھ آج لیو بھی نہا دھو کر چمک رہا تھا اسے نہیں پتا تھا کے آج اس کی پہلی نظر کی محبت بھی آنے والی ہے۔۔۔

ابیہا کمرے میں ہی بیٹھی تھی روحا ایشم میرب ایمان ابیہا کے پاس ہی تھی جو اسے تنگ کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑ رہی تھی اور روحا کی باتیں سن سن کر ابیہا سر تا پیر سرخ ہو رہی تھی بارات بھی آ چکی تھی ارمان بہت ہی پیارا لگ رہا تھا ارمان جس نے بلیک کلر کی شیروانی پہنی تھی سبز آنکھیں لئے وہ ایک شہزادہ ہی لگ رہا تھا ارمان کے ساتھ ساتھ اس کی امانی بھی آئی تھی۔۔

تھوری ہی دیر میں ابیہا کو باہر لایا گیا ارمان تو اپنی بیا کو اپنی ریڈ روز کو دیکھ کر ریڈ کلر کی لہنگے میں آسمان سے اتری ہوئی کوئی پری ہی لگ رہی تھی نکاح پہلے ہی ہو چکا تھا ارمان نے آگے بڑھ کر ابیہا کا ہاتھ تھاما تو سب

نے ہوٹنگ کی تھی ابیہانے بھی شرما کر اپنا ہاتھ ارمان کے ہاتھ پر رکھ دیا ابیہا ارمان کے ساتھ بیٹھی ارمان کو دیکھ کر مسکرا رہی تھی۔۔۔

جنت سائیڈ میں بیٹھی ہوئی تھی ایک طرف سب سے الگ اسکا طقعی دل نہ تھا سب میں بیٹھنے کا کیونکہ اس کے سر میں درد ہو رہا تھا لیکن وہ ارمان کو بتا کر اس کا سپشل دن خراب نہیں کرنا چاہتی تھی اسے ٹینشن نہیں دینا چاہتی تھی۔۔۔

اپنے پیچھے کسی کی موجودگی کا احساس محسوس کرتے اس نے گردن پیچھے موڑ کر دیکھی ماتھے پر تیور بن گئے۔۔"

آپ پھر سے آ گئے۔۔؟ وہ بےزاریت سے بولی۔۔"

ہاں کیوں میں نہی آ سکتا۔۔ جنت کے پاس والی چیئر اپنے لیے کھسکھساتے وہ ساتھ میں بیٹھ گیا۔۔"

کیسے آنا ہوا ڈاکٹر عثمان۔۔" جنت منہ بنا کر پوچھنے لگی۔۔"

پیروں پر چل کر آنا ہوا میری جنت۔۔ اپنی مسکراہٹ ضبط کرتے وہ اسے چھیڑنے کی غرض سے بولا۔۔"

سرخ ہوتی جنت نے خفگی سے اسے گھورا۔۔"

میں جانتی ہوں آپ پیروں پر ہی چل کے آئے ہیں لیکن میرے پاس کیوں آئے ارمان نے دیکھ لیا تو غصہ ہوں گے۔۔ جنت کا اشارہ ارمان کی طرف تھا جو کہ اپنی بیا کے ساتھ اب تصویریں بنوا رہا تھا۔۔

نہیں کچھ نہیں کہتا تمہارا بھائی وہ اپنی بیوی کے ساتھ رومانس کرنے میں مصروف ہیں۔۔ عثمان نے جان بوجھ کر رومانس لفظ استعمال کیا جنت سر تک پیر مزید سرخ ہو گئی۔۔"

دیکھیں آپ میرے ساتھ یوں گندی باتیں نہ کریں ورنہ میں یہاں سے اٹھ کر بھائی والوں کے پاس چلی جاؤں گی۔۔ جنت نے اسے انگلی اٹھا کر وران کیا۔۔"

اوپس میری جنت میں نے کبھی کوئی ایسی بات کی ہی نہیں۔۔ گندی باتیں تو میں آپ سے شادی کے بعد کروں گا اور ویسے بھی ٹھیک سوچ میری پسند کی ساڑھی لینے کے لیے وہ آنکھ مار کر بولا جنت کا دل کیا زمین پھٹے اور وہ اس میں سما جائے یہ بے شرم انسان اس کے پیچھے ہی پڑھ چکا تھا۔۔"

عثمان نے ایک بھرپور نظر اس پر ڈالی جو کہ بلیک کلر کی ساڑھی میں سر پر حجاب کیے لائٹ سا میک اپ کیے بہت ہی خوبصورت لگ رہی تھی۔۔(ماشاءاللہ) عثمان نے دل کی دل میں کہا کیونکہ جنت نظر لگ جانے کی حد تک خوبصورت لگ رہی تھی اور اسے ڈر تھا کہیں اس کی نظر اس کی جنت بنا لگ جائے۔۔"

میں نے آپ کی پسند سے نہیں لی مجھے وہ ریڈ ساڑھی کا سٹف اچھا نہیں لگا تھا اور میرے پاس ٹائم بھی نہیں تھا اسی لیے یہ لے لی تھی اور اب آپ پلیز یہاں سے جائے یوں آنکھیں پھاڑ کر آپ مجھے دیکھ رہے ہیں مجھے اچھا نہیں لگ رہا جنت کنفیوز ہو کر آنکھیں ادھر سے اُدھر گھما کر بولی۔۔"

نہیں تو میں تو آنکھیں چھوٹی کر کے آپ کو دیکھ رہا ہوں۔۔"

آپ مجھ پر لائن مار رہیں ہیں۔۔؟

نہی میں تو آپ سے پیار پیار والی باتیں کرنا چاہتا ہوں۔۔"وہ شرارتی انداز میں بولا۔۔"

دیکھیں ڈاکٹر عثمان آپ میرے منہ نہ لگے ورنہ بہت برا پیش آؤ نگی۔۔ جنت اسے پٹری سے نیچے اترتے دیکھ غصے میں بولی۔۔"

اتنا چھوٹا سا تو آپ کا منہ ہے شادی کے بعد ہی آپ کے منہ لگ کر ٹیسٹ کرونگا۔۔وہ بے باکی کی آخری حد تک پہنچ کر بولا۔۔"

جنت کی انکھیں خطرناک حد تک پھیلیں ٹانگوں میں کپکپاہٹ طاری ہوئی اس نے تھوک نگل کر سامنے بیٹھے عثمان کو دیکھا۔۔"

بے شرم بے حیاانسان۔۔ جنت غصے سے پیر پٹختی بھاگنے والے انداز میں سٹیج کی جانب بڑھ گئی مزید اگر وہاں رکتی بے ہوش ہو جاتی عثمان اسکی سرخ رنگت دیکھ کر اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے مسکرایا۔۔"۔

تصوریں بنانے کے بعد ارمان اور ابیہا بیٹھے تھے ان کے پاس میر انمول زین زویا ماہی ساحل آئے تھے۔۔

خوش رہو بیٹا میر نے ابیہا کے سر پر ہاتھ رکھا تو ابیہا کی آنکھوں میں انسو آئے تھے۔۔۔

پاپا۔۔۔ ابیہا روتے ہوئے میر کے گلے لگی تھی وہ میر کو پاپا ہی کہتی تھی میر نے بھی ہمشہ اسے بیٹیوں جیسا پیار رہا تھا زویا کو وہ اپنی بہن ہی کہتی تھی۔۔

رو نہیں بیٹا مجھے یقین ہے میں نے اپنہ بیٹی کو اچھے ہاتھوں میں دیا ہے میر نے ارمان کی طرف دیکھ کر کہا تو انمول ساحل ماہی بھی نے بھی آگے کر ابیہا کو پیار دیا تھا۔۔

سب باتوں میں مصروف تھے کے اچانک سے سب کا دھیان سامنے گیا تھا جہاں عرش ڈانس کرنے کے لیے ریڈی تھا۔۔۔

سنو ایک تھی کانچ کی گڑیا۔۔۔

سنو ایک تھی پیار کی پڑیا صدقے اس پیار کے۔۔۔

عرش بلیک تھری پیس سوٹ پہنے پیچھے مڑا تھا اور ابیہا کو دیکھنے لگا۔۔۔

سنو ایک تھا پینڈ دا شیرا۔۔۔

ایا کس کے باندھ وہ سہرا صدقے اس یار تھے عرش نے ارمان کا صدقے اتارتے مسکراتے ارمان کی طرف دیکھا ارمان نے بھی مسکرا کر عرش اپنے یار کو دیکھا۔۔۔

سجی تھی ڈولی۔۔

چڑھا تھا گوڑی وہ۔۔

ہو یا نا جانے کہاں اناں سوہنا پیار بلئے۔۔۔

جوگی ماری ہیر رانجھنا۔۔ حدید نے بھی اینٹری ماری تھی۔۔۔

سب نوجا کے میں یہ بولنا۔۔

بات بول کے راز کھولنا۔۔۔۔

جوگی ماری ہیر رانجھنا۔۔۔

اب حدید اور عرش دونوں دانس کرنے لگے تھے گانے کے بول کے ساتھ ساتھ سٹیپ لیتے سب کے دلوں کے تار چھیڑ رہے تھے۔۔۔۔

بات بول کے راز کھولنا۔۔

حدید اور عرش جاتے ارمان کو بھی اٹھا لائے تھے ارمان منع کرتا رہا لیکن عرش اور حدید نے کہاں سننی تھی۔۔

دل تھامے ہوئے وہ کھڑا تھا چھپکے سے یوں۔۔

دور بیٹھے ہوئے عمر اگئیا جانے ناتو۔۔۔۔

ارمان ایہا کی طرف اشارہ کرتے بولا کے اتنی عمر میں نے آپ کے بغیر گزار دی آپ نا جانا ہی نہیں۔۔۔۔

دیوانے نے دی جوانی۔۔۔

کے ہر غم تو بھلا دے۔۔۔

شایان بھی ارمان کے پیچھے آتے اسے اپنی طرف کرتے بولا۔۔

دیتا ہی رہا صدائیں کے دل سے تو بھلا لے۔۔۔

چھڈ وے ضد ہوں چھبے آتے اجا دل ٹوٹا جاندا سوہنا پیار بلئے ارمان ابیہا کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا۔۔۔

جوگی ماری ہیر رانجھنا۔۔

سب کو جا کے میں یہ بولنا۔۔

عرش حدید شایان اب سب ہی ایک ساتھ ڈانس کرنے لگے تھے۔۔

بات بول کے راز کھولنا۔۔۔

ان سب کو دیکھتی ابیہا بھی نیچے آئی تھی اسے دیکھ کر سب نے ہوٹنگ کی تھی۔۔۔

او وونا جانے کہاں گم ہو گیں پھر نا ملی۔۔۔

جو پھولوں سی تھی مرجھا سی گیں پھر نا کھلی۔۔۔

ابیہا میر اور انمول کے گلے لگتے کہنے لگی۔۔۔

پیار مانگا تھا میں نے رب سے وہ رہتا تھا یہی پے۔۔۔

مانگو میں یہ دعائیں لوٹ آئے وہ کہی سے۔۔۔

ابیہا ارمان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولی تو ارمان نے مسکرا کر ابیہا کی طرف دیکھا۔۔۔

چھڈ وے ضد ہوں چھبے آتے اجا دل ٹوٹا جاندا سوہنا پیار بلئے۔۔۔ابیہا ارمان کا ہاتھ پکڑتے بولی۔۔۔

جو گی ماری ہیر رانجھنا۔۔

سب کو جا کے میں یہ بولنا۔۔

عرش دونوں کے بیچ میں آتا ارمان کو دیکھنے لگا۔۔۔

بات بول کے راز کھولنا۔۔

عرش حدید شایان ارمان سب ہی اب سونگ کے ساتھ ساتھ سٹیپ لینے لگے تھے سب خوش تھے روحا ایشم میرب جنت سب ہی دانس کرنے لگی تھی میر انمول ساحل ماہی زین زویا سب نے کافی دانس کر لیا تھا اینڈ پر سب نے تالیاں بجائی تھی۔۔۔

آج تو ہمارا لیو اپنی مانی کو دیکھتا رہ گیا تھا سفیر کلر کی وہ پینتھری اپنے مالک کی شادی میں آئی تھی لیو کو پھر سے اپنی محبت یاد آئی تھی امانی نے بھی نظریں اٹھا کر لیو کی طرف دیکھا سبز آنکھیں نیلی آنکھوں سے ٹکرائی تھی اور ہماری امانی کا دل بھی آج لیو کو دیکھ کر دھڑکا تھا لیو چلتا ہوا امانی کے پاس آیا اور اسے شریفوں کی طرح دیکھنے لگا امانی بھی زرا سا کھسک کر لیو کی طرف ہوئی تھی دونوں کے دل میں گھنٹی بجی تھی۔۔۔

تو نے ماری آینٹری یاری۔۔۔

دل میں بجی گھنٹی۔۔۔

ٹن۔۔۔ ٹن۔۔۔ ٹن۔۔۔ لیو امانی کو دیکھ کر سوچ رہا تھا۔۔۔

شادی کا فنکشن ہوا تھا ختم اب ابیہا کی رخصتی کا وقت تھا ابیہا سب کے گلے لگ کر بہت روئی تھی ارمان ضبط سے اپنی بیا کو روتے ہوئے دیکھ رہا تھا دل میں وعدہ کیے کے وہ اپنی بیا کا کبھی نہیں رونے دے گا۔۔

جب سب لوگ نکلنے لگے تھے تو ارمان کو یاد آیا۔۔۔ جنت آمانی کہا ہے ارمان نے جنت جو دیکھتے ہوئے کہا۔۔

جنت نے مسکراتے ایک طرف اشارہ کیا تو سب نے اس طرف دیکھا اور سب کا قہقہ گونجا تھا کیونکہ ہمارے لیو صاحب امانی کے قدموں کے پاس بیٹھے اسے چاٹ رہا تھا اور امانی بھی سکون سے کھڑی تھی۔۔۔

یہ تو شادی سے پہلے ہی جوڑوں کا غلام بن گیا عرش نے لیو کو گھور کر دیکھا بہت جلدی اب ہم لوگ آپ کے گھر رشتہ لینے آوگی اپنے بیٹے لیو کا روحا تو امانی اور کیو کی جوڑی کے صدقے واری جا رہی تھی روحا ارمان سے چہک کر بولی تو عرش نے روحا کو بھی گھورا۔۔۔

ایسے نا دیکھے شاہ جی مجھے اپنے بیٹے کی شادی کرنی ہے روحا منہ بناتے بولی۔۔۔

بے بی گرل اس بارے میں بعد میں بات کرے گے عرش نے دانت پیستے کہا۔۔

آمانی ادھر آؤ ارمان نے آواز دی تو آمانی جلدی سے لیو کو چھوڑے ارمان کے پاس گی تھی لیو بیچارہ پھر سے امانی کو دور جات دیکھ دکھی ہو گیا تھا ارمان اور ابیہا چلے گئے تھے شادی کا فنکشن ختم ہو گیا تھا سب اب اپنے اپنے گھروں کو جا رہے تھے۔۔۔

شکر ہے شادی ٹھیک سے ہو گیں روحا تھکی ہوئی بیڈ پر بیٹھی تھی تو عرش نے روحا کو اپنی طرف کھینچا۔۔۔

شاہ جی نہیں کرے نا بہت تھکی ہوئی ہو روحا منہ بناتے بولی۔۔۔

تھکا تو میں بھی ہوا ہو میری تھکن کون اتارے گا عرش روحا کی گردن میں منہ دیتے بولا۔۔

ایک شرط پر شاہ جی۔۔۔

وہ کیا عرش گردن سے منہ نکال کر بولا۔۔۔

لیو کی شادی امانی سے کرنی ہو گی۔۔

ان کو چھوڑوں پہلے مجھے خوش کر و یہ کہتے عرش روحا کو سارے سوچوں سے دور لے جاتا اپنی دنیا میں گم کر گیا۔۔۔

جنت نے جتنا ہو سکا تھا گھر سجایا تھا ابیہا کا اچھے سے ویلکم کیا تھا ابیہا تو پہلے ہی اس گھر میں اچکی تھی لیکن ابیہا کو گھر میں قدم رکھتے روز پر انگارے لوٹ رہے تھے اس کا بس نہیں چل رہا تھا وہ ابیہا کا قتل کر دے انجانے میں ہی ابیہا کا ہاتھ ارمان کے ہاتھ میں دیکھ کر روز کی آنکھوں میں انسو آئے تھے وہ بت دردی سے اپنے آنسو صاف کرتی کمرے میں چلی گیں جنت نے بھی ابیہا جو ارمان کے روم میں پہنچا دیا تھا روم اتنا سجا ہوا تو نہیں تھا لیکن ابیہا کے لیے روم نہیں روم کا مالک اہم تھا ابیہا بیڈ پر بیٹھی تھی کے روم کا دروازہ کھولتے ارمان کمرے میں داخل ہوا تھا ابیہا کا دل زوروں سے ڈھڑک رہا تھا اگلے لمحوں کا سوچ سوچ کر ابیہا ابھی سے ہی لال ہو رہی تھی۔۔۔

بیا۔۔۔ارمان بیا کے پاس آتا اس کے پاس بیٹھ گیا ابیہا نے اپنی آنکھیں اٹھا کر ارمان کو دیکھا جس ایک الگ چمک لئے ہی ابیہا کو دیکھ رہا تھا ابیہا اس کی آنکھوں میں جزبات دیکھ کر جلدی سے سر جھکا گی۔۔

بیا میں بہت خوش ہو آپ نہیں جانتی کے اس دن کا انتظار میں نے کتنے سال کیا ہے مجھے ابھی بھی یقین نہیں ارہا ہے کے میرا خواب ایسے حقیقت بن کر میرے سامنے بیٹھا کے ارمان نے بیا کا ہاتھ پکڑا تو بیا کا ہاتھ کانپنے لگا تھا بیا کا کانپتے دیکھ ارمان کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی۔۔

بیا یہ آپ کے لیے ارمان نے ایک گلاب کا پھول بیا کو دیا اور بیا کے کان کے پاس جھکا۔۔

میری ریڈ روز۔۔۔اپنے کانوں میں راتوں کو آنے والے انسان کی آواز اور یہ لفظ سنتے ابیہا کے جھٹکے سے سر اٹھا کر ارمان کی طرف دیکھا جو مسکرا کر اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

تت۔۔تم وہی ہو نا جو راتوں کو میرے کمرے میں آتے تھے۔۔۔

بیا کسی میں اتنی ہمت نہیں ہے میرے علاوہ کوئی آپ کو چھو سکے آپ کو دیکھ سکے۔۔

بہت بتمیز ہو تم مان۔۔۔تم نہیں جانتے میں کتنا ڈر جاتی تھی۔۔۔

سوری بیا مجھے معاف کر دے آئندہ کبھی بھی آپ سے جھوٹ نہیں بولو گا کبھی آپ کو دکھ نہیں دوگا اور یہ پھول پکڑے۔۔

بیا نے وہ پھول پکڑا اور اس کی خوشبو کو اپنے اندر اتارتے لگی بہت پیاری ہے۔۔۔

بیا یہ آپ کی منہ دیکھائی۔۔۔ارمان نے ایک لاکٹ بیا کے سامنے کیا جس پر ارمان اور درمیان میں دل بنا ہوا تھا اور پھر آگے ابیہا لیکھا تھا۔۔

واوووو مان یہ تو بہت خوبصورت ہے ابیہا وہ لاکٹ پکڑتے ہوئے بولی۔۔۔

لیکن اس کی خوبصورتی اور بڑھ جائے گی جب یہ آپ کی خوبصورت گردن پر پہناؤ گا کہا اجازت ہے۔۔۔

ابیہا نے جلدی سے سرہاں میں ہلایا تو ارمان نے ابیہا کا ڈوپٹہ اتارا تو ابیہا کے جسم میں کرنٹ سا لگا تھا لیکن وہ مضبوطی سے بیٹھی رہی۔۔۔

ارمان نے وہ لاکٹ ابیہا کو پہنایا اس جھک کر بیا کی گردن پر لب رکھے دئے۔۔

کیا اجازت ہے بیا آپ کو اپنے پیار میں رنگنے کی ارمان ابیہا سے پوچھنے لگا۔۔

لیکن ایک وعدہ کرنا ہو گا کے جو تک کام کرتے تھے وہ کبھی نہیں کرو گے۔۔۔

وعدہ بیا آپ ہمشیہ میرے ساتھ رہے گی تو کبھی وہ کام نہیں کرو گا جب آپ مجھ سے دور ہوئی تو یقین کرے پھر مجھ سے کنڑول نہیں ہو گا ایک آپ ہی ہے جو مجھے کنڑول کر سکتی ہے اور ابھی بھی مجھے کر رہی ہے۔۔۔

تم بھی نامان مار کھاؤ گے مجھ سے بیا ایک چپٹ لگاتی بولی تو ارمان کھلکھلا کر ہنسا تھا اور پھر ارمان ابیہا کو اپنے پیار کی بارش میں بھیگو تا ساری رات اپنی ریڈ روز کو تنگ کرتا رہا تھا ابیہا بھی اپنے پیار کا ساتھ دیتی ارمان کا جنون مزید بڑھا دیتی تھی۔۔۔

اگلے دن ابیہا کی آنکھ ارمان کی باہوں میں ہی کھلی تھی اپنی محبت کو اپنی باہوں میں دیکھتے ابیہا نے بھی اٹھ کر نماز پڑھی تھی اور شکرانے کے نفل ادا کیے تھے پھر واپس سے اکر ارمان کے ساتھ لیٹ گیں۔۔۔

کیا ہوا بیا آپ کہا گئی تھی ارمان اپنی نیند سے بھری آنکھوں سے بیا جو دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا۔۔۔

کہی نہیں مان بس نماز پڑھنے گئی تھی تم نے نہیں پڑھنی نماز۔۔

آپ اگیں ہے نا تو اب سیکھائے گا ارمان نے ابیہا کے ماتھے پر بوسہ دیا اور پھر گہری نیند سو گیا بیا کو بھی ساری رات کہاں سونے دیا تھا وہ بھی ارمان کے ساتھ لیٹتی سو گیں۔۔۔

شادی کے بعد ابیہا اور ارمان جنت سب ہی خوش تھے۔۔۔

ارمان کسی کام سے باہر گیا تھا جنت اپنے روم میں تھی صبح سے اس کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی اس کے ناک سے بار بار خون ارہا تھا ارمان گھر میں نہیں تھا جنت کمرے سے باہر بھی نہیں آئی تھی ابیہا اپنے کمرے میں بیٹھی ارمان کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔

اووو تو تم یہاں بیٹھی ہو روز کمرے میں ایہا کے پاس آتی ہوئی بولی تو ایہا نے روز کو دیکھا ایہا اسے جب سے یہاں آئی تھی تب سے نوٹ کر رہی تھی کے یہ لڑکی اسے نقصان پہنچانے یا غصے سے دیکھتی رہتی ہے۔۔۔

جی کیا بات ہے ایہا بھی لئے دئے رکھتی ہوئی بولی کیونکہ ارمان نے سب بتا دیا تھا کے یہ روز ہے اسے پسند کرتی ہے کیونکہ ارمان نہیں چاہتا تھا کے روز ایہا سے کچھ کہے اور دونوں کے بیچ غلط فہمی پیدا ہو۔۔

کچھ خاص نہیں ویسے شادی کے بعد اب موقع ملا ہے تم سے بات کرنے کا کیا ہے تم میں ایسا کے ارمانڈو نے مجھے چھوڑ کر تمہیں چنا ہے روز ایہا کو اوپر سے نیچھے تک دیکھتے ہوئے بولی آنکھوں میں صاف جلن واضح تھی۔۔۔

پہلی بات اس کا نام ارمانڈو نہیں ارمان ہے میر امان اور دوسری بات کے یہ میرے مان کو ہی پتا ہو کے اڈے مجھ میں کس پسند آیا ہے اور ویسے بھی مان مجھ سے بچپن سے پیار کرتا ہے تب سے جب تم نے اسے دیکھا تک نہیں تھا ایہا بھی طنز کے تیر چلاتی روز کو آگ لگا گئی تھی۔۔۔

تم نے میری محبت کو چھین کر اچھا نہیں کیا ایہا۔۔

اور تم اب میرے شوہر پر نظر رکھ کر اچھا نہیں کر رہی ہو روز ایہا بھی تنک کر بولی۔۔۔

یہ تو بعد میں پتا چلے گا کے کون اچھا کر رہا ہے کون برا لیکن اگر وہ تم سے محبت کرتا تھا تو محبت میں بھی کرتی تھی اس سے روز کے لہجے میں ایک کرب تھا جو ایہا نے بھی محسوس کیا تھا لیکن اس نے میری محبت کو منہ پر مارا ہے ایہا اور میں تو اس شخص کی بیٹی ہو جو ادھار نہیں رکھتی۔۔۔

دیکھو روز تم بہت اچھی ہو لیکن ارمان مجھ سے محبت کرتا ہے۔۔۔

ہمم۔۔لیکن میرا کیا میرا کیا میرے تو باپ کو بھی مار دیا ان کی لاش تک نہیں ملی مجھے تو میں کیسے کیسے صبر کر لو تمہیں تو تمہاری محبت مل گئی لیکن مجھے کیا ملا ابیہا مجھے کیا ملا روز ہزیانی ہوتی چیخی تھی تو ابیہا کو چپ لگ گیں تھی روزا ابیہا کو دیکھتے کمرے سے چلی گی اور ابیہا کو بس اب ارمان کا انتظار تھا۔۔۔

◈◈◈

آبیہا ارمان کا انتظار کرتے کرتے تھک گیں تھی دوسری طرف جنت کی طبیعت زیادہ خراب ہونے لگی تھی جنت کی ناک سے خون نکلنے لگا تھا اسے چکر ارہے تھے۔۔

ارر۔۔۔ما۔۔۔نن۔۔۔جنت واش روم سے نکلتی دیواروں کے سہارے لیتی باہر جانے لگی۔۔۔

ابب۔۔ی۔۔ہا۔۔ابہیا۔۔۔۔جنت کمرے سے نکلی اور ابیہا کے کمرے کے باہر جا کر کھڑی ہو گی اب تو جنت کے منہ سے بھی خون نکلنے لگا تھا ابیہا جو جنت کے پاس ہی جانے کا سوچ رہی تھی جنت کی ایسی حالت دیکھتے بھاگتے ہوئے جنت کے پاس آئی تھی۔۔

جنت جنت کیا ہوا او و میرے خدا جنت بیا جنت کے گال تھپتپانے لگی تھی لیکن جنت بے ہوش ہو چکی تھی ارمان جو گھر ہی آیا تھا سامنے ہی جنت کو گرے دیکھ جلدی سے جنت کے پاس گیا۔۔۔۔

جنت جنت کیا ہوا جنت کو بیا۔۔۔۔

پتا نہیں مان وہ ایسے ہی گر گئی اکر ارمان نے جلدی سے جنت جو اٹھایا اور بیا کو بھی ساتھ لیتے ہاسپٹل نکل گیا سارے راستے بیا روتی رہی تھی جنت سے اس کی کافی دوستی ہو گئی تھی ارمان بھی بے حد پریشان تھا۔۔۔

ہاسپٹل جاتے کی عثمان تو جنت کی حالت دیکھتے ڈر گیا تھا جلدی سے اندر لے جایا گیا ابیہا نے گھر میں بھی سب کو بتا دیا تھا اور عرش روحا ایشم حدید شایان انمول بھی آ گئے تھے سب دعائیں مانگ رہے تھے۔۔۔

وہ ٹھیک تو ہو جائے گی نا بیا مجھے وہ ان دو مہنیوں میں ہی بہت عزیز ہو گیں ہے بیا اس نے میرا بہت خیال رکھا تھا جب جب مجھے ضرورت ہوئی وہ میری بہن بن کر وہ میرے ساتھ کھڑا رہی ہے ارمان کی آنکھوں میں انسو تھے جو سب کو ہی تکلیف دے رہے تھے۔۔

ارمان کیوں پریشان ہو رہے ہو وہ ٹھیک ہو جائے گی عرش نے بھی ارمان کو حوصلہ دیا تھا جیسے تم نے ابی کے لیے دعا کی تھی ایسے ہی جنت کے لیے کر وہ بھی تمہیں واپس مل جائے گی۔۔

ہاں۔۔۔ میں دعا کروگا ناارمان اپنے آنسو صاف کرتے بولا اور اٹھ کر جنت کے روم کے باہر کھڑا ہو گیا اور دروازے پر لگے شیشے سے اندر دیکھنے لگا جہاں جنت کے سر پر پٹیاں لگی تھی اور اس کے بال سارے اتر گئے تھے ارمان نے تو ابھی دھیان دیا تھا کے جنت سر پر کیوں سکارف باندھ کر رکھتی ہے اسے ابھی پتا چلا کے جنت کے سارے بال اتر گئے تھے ارمان نے تکلیف سے آنکھیں بند کی تھی وہ چاہے اس کی سگی بہن نا سہی لیکن ان دو مہینوں میں جنت نے اس کی بڑی بہن ہونے کا فرض نبھایا تھا اندر عثمان بھی اپنی جنت کی ایسی حالت دیکھتے ضبط سے اس کا آپریشن خود اپنے ہاتھوں سے کر رہا تھا ایک آنسو عثمان کی آنکھوں سے نکل کر جنت کے ہاتھ پر گرا تھا عثمان کے ساتھ جو ڈاکٹر تھے وہ بھی عثمان کو دیکھ رہے تھے۔۔۔

ابیہا روحا ایشم سب نماز پڑھ کر اب دعا کر رہی تھی اور ارمان بھی عرش کے ساتھ مسجد چلا گیا تھا جہاں اس نے اپنی بیا کو مانگا تھا وہاں اب وہ اپنی بہن جنت جو مانگنا چاہتا تھا۔۔۔

اے میرے اللہ آپ سب کی سننے والے ہے نا پلیز اللہ جی جیسے آپ نے مجھے میری بیا دی تھی ایسے ہی مجھے میری جنت واپس کر دے نا اللہ جی ارمان روتے ہوتے دعا کر رہا تھا اللہ جی مجھے آپ ہر یقین ہے آپ میرے دعا ضرور سنے گے آنکھوں سے آنسو لگاتار بہہ رہے تھے عرش بھی دعا کر رہا تھا اب دونوں اٹھ کر واپس سے ہاسپٹل چلے گیے تھے۔۔

تین سے چار گھنٹے گزر گئے تھے اندر سے کوئی خبر نہیں ائی تھی کے اندر سے عثمان باہر آیا تھا۔

عثمان جنت کیسی ہے اب ارمان جلدی سے عثمان کے پاس جاتے ہوے بولا۔۔

عثمان نے ارمان کو دیکھا پھر عرش کو سب کی دل کی دھڑکنیں تیز ہو رہی تھی۔۔

ارمان میں تم سے جو کہنا چاہتا ہو وہ تمہیں دھیان سے سننا ہو گا عثمان نے اپنے لب بھیچ کر کہا تو ارمان نے بیا کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑ کیا۔۔۔

کک۔ کیا ہوا ہے جنت کو وہ ٹھیک تو ہے نا ارمان اٹکتے ہوئے بولا۔۔

جنت۔۔ مبارک ہو جنت کا آپریشن کامیاب ہو گیا ہے عثمان مسکراتے ہوئے بولا تو ارمان نے آنکھیں پھاڑے عثمان کو دیکھا تم سچ کہ رہے ہو نا ارمان نے پھر سے تصدیق کرنی چاہی۔۔

ہاں میں سچ بول رہا ہو میں کیوں جھوٹ بولو گا ارمان وہاں ہی سجدے میں گرا تھا اور شکر ادا کیا تھا عرش نے ارمان کو اٹھایا اور گلے لگایا مبارک ہو بیا روحا ایشم انمول سب ہی خوش تھے سب اب ارمان سے مل کر خوش ہو رہے تھے۔۔

اسے ہوش کب تک آئے گا عثمان ارمان نے بے چینی سے پوچھا۔۔۔

تھوری دیر تک یا صبح تک اجائے گا عثمان یہ کہتے چلا گیا اب سب کو جنت کے ہوش میں آنے کا انتظار تھا روحا اور انمول گھر چلے گیے تھے اور پھر روحا گارڈز کے ساتھ گھر سے ہی اچھا سا کھانا بنا کر لے ائی تھی۔۔

یہ منظر ہے ایک بند کمرے کا جس کی دیواروں پر جالے لٹک رہے تھے جگہ جگہ گند پڑا ہوا تھا اور کمرے میں آندھرا تھا بس چھوٹا سا بلب لگا تھا جس کی روشنی اتنی سی تھی کے وہاں ایک وجود جو بندھا ہوا تھا اسے دیکھا جا سکتا تھا یا شاید اس کے کھانے پینے کے لیے وہ بلب لگایا گیا تھا اب اگر اس وجود کی طرف آئے تو وہ

وجود کوئی پچاس سالا آدمی تھا جس کے بال بکھرے ہوئے تھے لمبے لمبے بال اور چہرہ ایسا تھا جیسے کوئی خوفناک جانور ہو داڑھی اتنی بڑھ گیں تھی کے سارے چہرے پر وہی نظر ارہی تھی ہاتھوں کی جلدی جیسے لٹک گی تھی بس ہڈیاں ہی رہ گیں تھی پیروں کو زنجیروں سے باندھا گیا تھا۔۔۔

لے بڈھے کھانا کھالے کمرے میں ایک لڑکا آتے بوڑھے آدمی کے سامنے کھانا رکھتے ہوئے بولا تو اس بوڑھے آدمی نے بھوکے کتوں کی طرح اس کھانے پر جھپٹا تھا جیسے اسے کبھی کھانا نہیں ملے گا کھانا آدھا نیچے گر رہا تھا آدھا منہ میں جارہا تھا کھانا کھا کر پانی پیا اور پھر وہ ادھر ادھر دیکھنے لگا اور وہی کھانے کی پلیٹ اٹھا کر اس نے دیواد کے ساتھ ماردی۔۔۔

میرا بیٹا آئے گا میرا بیٹا آئے گا تو سب کو مار دے گا وہ آدمی اپنے گندے بال کھجانے لگا۔۔۔

میں واپس آؤ گا بہت جلد واپس آؤ گا عرشمان شاہ اور ارمانڈ و اور اپنی ہار کا ایسا بدلہ لو گا کے سات نسلیں بھی یاد رکھے گی تم لوگوں کی ہاتھوں میں شراب کا گلاس پکڑے روبرٹ چیخا تھا وہ وہاں سے بھاگ کر جرمنی ا گیا تھا اور چھپ کر بیٹھ گیا تھا اتنی جلدی تم لوگوں کو میں معاف نہیں کروگا ہاتھوں میں پکڑا گلاس زمین پر پھینکتے وہ چیخا تھا۔۔۔

اگلی صبح جنت کو ہوش اگیا تھا جنت نے آہستہ آہستہ اپنی آنکھیں کھولی تو سب سے پہلے جس ک چہرہ دیکھنے کو ملا تھا وہ ارمان تھا جنت نے ہلکا سا مسکراتے ارمان کو دیکھا جس کی آنکھوں میں انسو تھے جنت نے ہلکا سا سر نفی میں ہلایا جنت نے اسے رونے سے منع کیا تھا ارمان نے جلدی سے آنسو صاف کیے اور جنت کے ماتھے پر بوسہ دیا جنت کی آنکھوں سے بھی آنسو نکلے تھے اللہ نے اس کے ماں باپ سب کچھ اگر چھین لیا تھا تو ارمان جیسا بھائی بھی عطا کیا تھا۔۔۔

اب تم کیوں رو رہی ہو خبردار تمہاری آنکھوں نے آنسو نکالا تو ارمان نے مصنوعی ڈانٹتے کہا اور جنت کے آنسو صاف کیے اب سب باری باری جنت سے مل رہے تھے جنت بھی سب سے مل رہی تھی۔۔

ارمان عرش انہیں تھورا آرام کرنے دے نہیں تو انہیں درد کو گا عثمان کمرے میں آتے ہوئے بولا نظریں جنت کے چہرے پر تھی جو ایک دن میں مرجھا گیا تھا۔۔۔

او کے چلو ارمان باہر چلتے ہے ارمان بھی سر ہلاتے سب کو لیتے کمرے سے باہر چلا گیا۔۔

کسی طبیعت ہے آپ کی نس جنت عثمان جنت کے پاس آتے بولا تو جنت نے آنکھیں گھمائی۔۔

یقین کرے جنت میں بہت ڈر گیا تھا میں نے اپنے ان ہاتھوں سے آپ کا آپریشن کیا ہے آپ نہیں جانتی آپ کو تکلیف میں دیکھ کر مجھے کتنی تکلیف ہو رہی تھی عثمان کے لہجے میں واقع کی تکلیف تھی۔۔

ابھی بھی موقع دیکھ کر ٹھرک جھاڑ رہے ہو جنت بھی اسے تنگ کرتے ہوتے بولی تو عثمان بھی ہنسا تھا۔۔۔

ہاہاہاہا۔ نہیں نہیں آپ پر ٹھرک جھاڑ کر میں نے کہا جانا ہے اب آپ جلدی سے ٹھیک ہو جائے بس اب آپ کو میں اپنے پاس لے آؤ گا مسز عثمان بنانے کے لیے عثمان جنت کے کان کے قریب جھکتے ہوئے بولا تو جنت نے گہرا سانس کھینچا یہ کبھی نہیں سدھر سکتا ابھی تو آپ ریسٹ کرے کل تک آپ ڈسچارج ہو جائے گی یہ کہتے عثمان بھی باہر چلا گیا۔۔۔

آج آکاش نے ایمان کو سرپرائز دینے کا سوچا تھا ایمان میرا دل کر رہا ہے آج کہی باہر گھومنے جاؤ تم مجھے لے چلو گی آکاش معصوم منہ بناتے ہوئے کہنے لگا ایمان جو الماری ٹھیک کر رہی تھی آکاش کے کہنے پر جلدی سے اٹھی۔۔۔

ہاں کیوں نہیں آکاش بس نماز کا ٹائم ہو گیا ہے نماز پڑھ کر چلتے ہے میں وضو کر کے آتی ہوا ایمان یہ کہتے واش روم میں چلی گیں پیچھے آکاش نے کسی کو کال کی اور ساری تیاری کرنے کو کہا آج تم خوش ہو جاؤ گی میری بٹر فلائی جتنا تم نے میرا خیال رکھا ہے جتنا تم نے مجھے پیار دیا ہے آج تمہارے لئے میں تمہارا

آکاش بن جاؤ گا تب تک ایمان بھی وضو کر کے اگئی تھی آکاش بھی واش روم گیا تو ایمان نے اسے بھی وضو کروایا تو آکاش نے اسے مسکرا کر دیکھا ایمان نے آکاش کو دیکھا تو تو ایمان کو خیرت ہوئی لیکن پھر سر جھٹک کر آکاش کو باہر لے جاتی دونوں نے نماز ادا کی۔۔

چلو آکاش تمہیں آج باہر لے چلتی ہو ایمان نے آکاش کی وہیل چیئر پکڑی تو آکاش نے ایمان کو روکا ایسے باہر جاؤ گی ان کپڑوں میں جاؤ چینج کر کے آؤ لوگ کیا کہے گے کے اتنے خوبصورت بندے کی کسی بیوی ہے آکاش نے اسے تنگ کرتے کہا۔۔۔

تم سے زیادہ ہی خوبصورت لگتی ہو اور لوگوں کی آنکھیں خراب ہے۔۔

پھر بھی جاؤ سامنے الماری میں وائٹ کلر کا فراک پڑا ہوا ہے وہ پہن کر آؤ۔۔۔

افف آکاش تم بھی نا ایمان بھی آکاش کی ضد کی وجہ سے کپڑے لیتی تیار ہونے چلی گیں جب ایمان باہر آئی تو آکاش کالا یا ہوا وائٹ کلر کے فراک میں ایمان بہت کی پیاری لگ رہی تھی آکاش نے پیار بھری نظروں سے ایمان کو دیکھا سب ٹھیک ہے آکاش اب چلے۔۔۔

ہمم اب لگ رہی ہو کچھ آکاش ملک کی بیوی۔۔۔

ہاہاہا۔۔۔پتی دیو آپ کا حکم سر آنکھوں پر دل اور بہت۔۔۔۔

یہ کہتے ایمان آکاش کو لیتی باہر چلی گئی۔۔۔

اچھا جانا ہے کہاں ہے آکاش ایمان نے آکاش جو دیکھتے ہوئے کہا مجھے آج بیچ پر جانا ہے سمندر دیکھنے کا دل کر رہا ہے اوکے تو آج پتی دیو کو سمندر پر کے چلتے ہے ایمان نے گاڑی چلائی اور سمندر کی طرف بڑھا دی آکاش مسلسل ایمان کو اپنی نظروں کے حصار میں لیے ہوئے تھا تھوری کی دیر میں وہ دونوں سمندر پر

پہنچ چکے تھے ایمان نے آکاش کو گاڑی سے نکال کر وہیل چیئر پر بیٹھایا اور سمندر کی طرف لے جاتے ہوئے سامنے دیکھنے لگی۔۔۔

سامنے ہی آکاش نے دیکھا جہاں ایک ایک کمرہ سا بنایا تھا وہ آکاش نے ہی بنوایا تھا۔۔۔

ایمان میرا آئسکریم کھانے کو دل کر رہا ہے کیا تم وہ سامنے سے آئسکریم لا کر دے سکتی ہو آکاش نے امید بھری نظروں ڈے دیکھتے ہوئے کہا تو ایمان کو تو آج خیرت کے جھٹکے لگ رہے تھے ایمان نے سامنے دیکھا جو بالکل ان لوگوں کے سامنے لیکن سمندر سے دور اور سڑک کے پار آئسکریم پارلر تھا۔۔

تو میرے پتی دیو کا آئسکریم کھانی ہے تو اس کی بیوی ابھی لے کر آتی ہے آکاش کو لیتی وہ بھی ساتھ لے جانے لگی کیونکہ اکیلی تو وہ چھوڑ نہیں سکتی تھی ہر ٹائم دشمن پیچھا کرتے رہتے تھے ایمان سڑک پار کرنے لگی تو آکاش نے روکا۔۔۔

ایمان کیسے مجھے ساتھ ساتھ لے کر جاتی رہتی ہو مجھے یہاں ہی چھوڑوں کچھ نہیں ہوتا مجھے اور سامنے ہی تو ہے جاو لے آؤ تم اکیلی میں تھک گیا ہوں۔۔

نہیں آکاش میں تمہیں اکیلے نہیں چھوڑ سکتی ہو کبھی بھی۔۔۔

یار میں نے کہا نا میں ٹھیک ہو تم جاؤ۔۔

پکا نا آکاش تم اپنا دھیان رکھنا اوکے کچھ ہو جائے مجھے بلا لینا میں بھاگتی ہوئی تمہارے پاس اجاؤ گی۔۔۔

ایمان تم سامنے جا رہی ہو کہی مجھ سے دور نہیں۔۔۔

پھر بھی پکا نا اپنا خیال رکھو گے نا میں بد پانچ منٹ میں ائی۔۔

اوکے پکا میں اپنا دھیان رکھو گا ایمان نے آکاش کے ماتھے پر اپنے لب رکھے نا جانے اس کا دل کیوں گھبرا رہا تھا جیسے وہ آخری بار اپنے آکاش کو دیکھ رہی ہو ایمان نے آکاش کا ہاتھ چھوڑا اور آکاش کا ہاتھ ایمان کے

ہاتھ سے چھوٹتا چلا گیا ایمان بار بار پیچھے مڑ کر آکاش کو دیکھ رہی تھی اور سڑک پار کر گیں تھی آکاش نے جلدی سے اپنے گارڈز کو کال کی اور انہیں پھول لانے کو کہا گارڈز جلدی سے پھول لا کر آکاش کو دے دیا اور گارڈز کو کہا کے جہاں جہاں سے وہ گزر کر جایے گے وہ پھولوں سے ڈھک دو اور گارڈز ایسا کرنے کے لیے چلے گیے۔۔۔

ایمان نے آئسکریم لی اور پیچھے مڑ کر آکاش کو دیکھا جو ہاتھوں میں پھولوں کا گلدستہ پکڑے بیٹھا تھا ایمان آنکھیں پھاڑے آکاش کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

ایک طرف سڑک کے آکاش نے اپنی باہیں پھلائی تھی جیسے ایمان کو اپنی باہوں میں سما لینا چاہتا ہو اور سڑک کے دوسری طرف ایمان کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا تھا ایمان نے ٹھیک کہا تھا کے جب بھی آکاش اسے بلائے گا وہ بھاگ کر اس کے پاس چلی جائے گی اور آکاش نے اسے بلایا تھا ایمان کیوں نا جاتی ایمان بھاگنے والے انداز میں آکاش کے پاس گیں تھی اور ابھی بیچ سڑک پر پہنچی تھی کے دور سے آتی گاڑی نے ایمان کو اتنی زور سے ہٹ کیا تھا کے ایمان کئی فٹ دور جا کر گری تھی اور بس ایک زوردار چیخ نکلی تھی اااکاش کو لگا اس کی دنیا وہاں ہی رک گیں ہے گارڈز بھی اگئے تھے۔۔

اااا۔۔۔ایمان۔۔۔۔آکاش چیخا تھا اور گارڈز کو جلدی سے جانے کا کہا آج صحیح مانو میں آکاش کو اپنی معذوری محسوس ہوئی تھی کے وہ بھاگ کر اپنی بٹر فلائی کے پاس نہیں جا سکتا تھا سب لوگ ایمان کے ارد گرد جمع ہو گئے تھے آکاش بھی ایمان کے پاس پہنچا تھا۔۔۔

ایمان نے آکاش کو دیکھا آکاش نے ایمان کو جس کو چہرہ پوری طرح خون سے تر تھا سر سے خون بہہ کر زمین کو لال کر رہا تھا۔۔

جلدی سے اٹھاؤ آکاش چیخا تھا گارڈز نے جلدی سے ایمان کو اٹھایا اور گاڑی میں ڈالا آکاش بھی بیٹھا ایمان کا سر آکاش کی گود میں تھا وہ فراک جو آکاش نے اتنی چاہت سے ایمان کو پہنایا تھا وہ خون سے تر ہو گیا تھا۔۔

تت۔۔۔ مم۔۔ تمہیں کچھ ننن۔۔ نہیں ہو سکتا ایمان۔۔۔اکاش ایما کو دیکھتے ہوتے بولا جو خون سے بھری آنکھوں سے آکاش جو دیکھ رہی تھی تم مجھے ایسے چھوڑ کر نہیں جا سکتی ہو ایمان سنا تم نے تم مجھے ایسے چھوڑ کر نہیں جا سکتی ہو یہ سنتے آکاش کو روتے دیکھ ایمان کے چہرے پر مسکراہٹ ائی تھی اور اپنا خون سے بھرا ہاتھ مشکل سے اٹھا کر آکاش کے چہرے پر رکھا تھا آکاش نے ایمان کا ہاتھ پکڑا اور زور زور سے رونے لگا مجھے ایسے چھوڑ کر مت جاؤ ایمان میں نہیں رہ سکتا ہو تمہارے بغیر ایمان لیکن ایمان کی آنکھیں بند ہو گیں تھی ایمان کا ہاتھ ڈھک کر آکاش کے ہاتھوں سے چھوٹا آکاش کی گود میں گرا تھا

ایماااااااااااان۔۔۔۔۔۔گاڑی میں بیٹھا آکاش چیخا تھا۔۔۔

نہیں نہیں مجھے مت مارے۔۔۔پپ۔۔۔لل۔۔لیز نو۔۔۔ڈیڈ آپ کہاں ہو یہ انکل مجے مار رہے ہے سقر برا خواب دیکھتے ہوئے سوتے ہوئے ہی بول رہا تھا۔۔۔

سسس۔۔۔سقر اٹھیں کیا ہوا ہے آپ کو علینا سقر کو ہلا رہے تھی لیکن سقر میں کوئی بدلاو نہیں آیا تھا وہ ایسے ہی بڑبڑا رہا تھا بیڈ شیٹ پر سقر کی گرفت مضبوط ہوتی جو رہی تھی۔۔۔

سقر اٹھیں اٹھیں کیا ہو رہا ہے آپ کو علینا گھبراتی ہوئی سقر کو زور زور سے ہلانے لگی تو سقر ایک شور دار چیخ مارتا اٹھا تھا پورا جسم پسینے سے شرابور تھا سقر سے جھکائے تیز تیز سانس لے رہا تھا سقر علینا سقر کے ہاتھ مسلتے ہوئے سقر کو پکارنے لگی تو سقر نے سرخ ہوتی آنکھوں سے علینا کو دیکھا ایک پل کو علینا کو بھی سقر کی آنکھوں سے خوف آیا تھا آپ ٹھیک تو ہے نا سقر۔۔۔

سقر نے علینا کو دیکھا۔۔۔ مم۔۔میں ٹھیک نہیں ہو صنم سقر علینا کا ہاتھ پکڑتا اسے اپنے قریب کرتا ہوا بولا اور بنا کچھ سوچے سمجھے وہ علینا کے گلے لگ گیا جیسے اسے چھوڑے گا تو وہ بھی دور ہو جائے گی میں باکل بھی ٹھیک نہیں کو صنم مجھے ٹھیک کر دو سقر نے علینا کو اپنے آپ میں زور سے میچتے ہوئے کہا تو علینا نے بھی سقر کے گرد باہیں ڈال دی۔۔۔

مم۔۔مجھے سکون چاہئے صنم جو صرف تم مجھے دے سکتی ہو کیا تم مجھے اس وقت سکون دے کر مجھے اس ڈر سے دور کر سکتی ہو سقر علینا کا چہرہ سامنے کرتا ہوا بولا تو علینا نے تھوک نگلتے سقر کو دیکھا وہ اس کی روح کو مانگ رہا تھا سقر کی آنکھوں میں انسو تھے علینا نے دیکھا وہ جو ریشیا کا ڈیول ہے دن کی روشنی میں حطرناک موت ہے رات کی تاریکی میں وہ کس قدر بچوں کی طرح رو رہا ہے اپنے لیے سکون مانگ رہا ہے۔۔۔

دو گی مجھے سکون صنم سقر نے امید بھرے لہجے میں چوھا تو علینا چاہ کر بھی منع نا کر سکی وہ اس کا محرم تھا وہ کب تک اپنے آپ کو اس سے دور رکھتی علینا نے ہاں میں سر ہلایا تو سقر کو سکون پہنچا تھا سقر نے علینا کو اپنے آپ میں میچ کیا تم میرا سکون ہو صنم میرا سکون تم نے مجھ پر جادو کر دیا ہے تم نے مجھ اپنا عاشق بنا دیا ہے صنم سقر علینا کے کمر پر ہاتھ لے جاتے اس کی فراک کی ڈوریوں سے چھڑ چھاڑ کرنے لگا تو علینا کے وجود میں سپارک ہوا تھا وہ جلدی سے سقر سے دور ہونے لگی تو سقر نے اس کی کوشش ناکام کر دی اب نہیں صنم اب اور دور رہا تو مر جاؤ گا علینا کو اپنے نیچے کرتے خود اس کے اوپر آتے اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگا تو علینا نے اسے گھور کر دیکھا ابھی تو آپ ڈر رہے تھے اچانک سے آپ ٹھیک ہو گئے علینا نے شکایتی نظروں سے دیکھا تو سقر نے علینا نے ماتھے پر بوسہ دیا اسی لیے تو کہا ہے تم جادو گرنی ہو مجھ پر جادو کرتی ہو اب مجھے سکون دو یہ کہتے سقر نے علینا کے لبوں پر لب رکھے تھے کے علینا بکھلا گیں تھی علینا اگر آپنے محرم کو اپنا آپ سونپ ہی چکی تھی تو اب منع نہیں کر سکتی تھی اسے لیے وہ بھی سقر کی گردن

کے گرد باہیں ڈال گیں اور سفر کا ساتھ دینے لگی علینا کو اپنا ساتھ دیتے دیکھ سفر کی شدت اور زیادہ ہوئی تھی جب علینا کا سانس روکنے والا کو گیا تو سفر پیچھے ہوا تھا تم تو بہت میٹھی ہو میری وائٹ کینڈی سفر نے کہا تو علینا نے ایک مکہ سفر کو مارا اب میری شدتیں سہنے کے لیے تیار ہو جاؤ میری جان سفر نے یہ کہتے لائٹ بجھا دی اور علینا کی گردن ر جھک کر اپنا اپنی شدتوں کے نشان چھوڑنے لگا کمرے میں علینا کی سسکیوں کی آوازیں گونج رہی تھی کبھی وہ اس کی سکسیاں اپنے لبوں میں دبا لیتا کبھی کمرے میں گونجنے دیتا ساری رات سفر نے اپنی صنم کو اپنے پیار کی بارش میں بھگویا تھا۔۔۔

صبح علینا کی آنکھ کھلی تو خود کو اور کی باہوں میں دیکھا رات کا سفر کا روپ یاد کرتے علینا شرم سے پانی پانی ہو رہی تھی سفر کی بھی آنکھ کھلی تھی اور علینا کو دیکھنے لگا۔۔۔

کیسی جادو گرنی کو تم میری صنم ساری رات تم نے مجھے سونے نہیں دیا اپنا جادو چلاتی رہی ہو اور مجھے تمہارے اس جادو سے عشق بنا قبول لے قبول ہے قبول ہے سفر پھر سے علینا کے ہونٹوں پر جھکتے کہا تو علینا رونے والی ہو گیں تھی۔۔۔

اچھا اچھا اب نہیں کچھ کرتا چلو جاؤ فریش ہو جاؤ اور ٹھینکیو سوچ مجھے اپنا آپ سونپنے کے لیے مجھے سنبھالنے کے لیے یہ سنتے علینا بھی مسکراتے واش روم چلی گی۔۔۔

دو مہینے بعد۔۔۔۔۔۔

جنت سب بالکل ٹھیک کو چکی تھی آج وہ اپنا چیک اپ کروانے ہاسپٹل میں ائی تھی جہاں ساتھ میں ارمان بھی آیا تھا عثمان نے آج پکا ارادہ کر لیا تھا کے وہ جنت سے شادی کی بات کرے گا جب ارمان اور جنت عثمان کے پاس گئے تو عثمان پہلے تو ارمان سے ڈرا تھا لیکن اپنی محبت کے لیے اسے بولنا تھا۔۔۔

ارمان مجھے تم سے ایک بات کرنی ہے۔۔۔

کیا ہوا عثمان ارمان کو تھوڑا تھوڑا شک تو تھا اسے بھی عثمان اچھا لگتا تھا۔۔۔

مجھے جنت سے شادی کرنی ہے اسے اپنی بیوی بنانا چاہتا ہو کیا تمہیں میں اپنے بہنوئی کے روپ میں قبول ہو عثمان نے جنت کو دیکھا جو ڈرتے ڈرتے ارمان کو دیکھ رہے تھی کیونکہ وہ بھی عثمان کو پسند کرتی تھی لیکن ارمان سے بڑھ کر اس کے لیے کچھ نہیں تھا۔۔

تم پروپر رشتہ لے کر آؤ تب تک میں جنت سے بھی پوچھ لوگا۔۔

اوکے میرا تو اس دنیا میں عرش لوگوں کے علاوہ کوئی نہیں ہے وہی آئے گے اور سادہ نکاح ہو گا میں نہیں چاہتا بڑا سا فنکشن کرنا۔۔۔

ہمم۔۔۔ چلو عرش سے بات کرلو پھر دیکھتے ہے یہ کہتے ارمان نے جنت کو دیکھا اور اسے چلنے کے کہا اور خود باہر چلا گیا جنت نے عثمان کو دیکھا جس نے اسے آنکھ ماری تھی۔۔۔

انہہہ۔۔۔ چھچھورا کہی کا ارمان کے سامنے کتنا معصوم بنا ہوتا ہے اور بعد میں توبہ توبہ۔۔۔

عثمان عرش لوگوں کے گھر گیا تھا اور شادی کی بات کی سلطان مینشن میں تو ایسے جیسے خاموشی سی تھی لیکن عثمان کو بھی منع نہیں کر سکتے تھے اسی لیے میر اور انمول بھی مان گئے تھے انہوں نے ارمان سے بات کرنے کا سوچا پھر اگلے دن وہ لوگ ارمان لوگوں کے گھر گئے تھے اور جنت کے لئے عثمان کی بات کی تھی جنت کو بھی کوئی عتراض نہیں تھا ارمان کو بھی پسند تھا تو دونو کی رضامندی سے دونوں کا رشتہ طے ہو گیا تھا اور شادی کچھ دن بعد سادگی سے نکاح رکھا گیا تھا۔۔۔

◈ ◈ ◈

آج عرشمان کی سالگرہ تھی لیکن اس دفع ایمان کی وجہ سے سب چپ چپ تھے کسی کا بھی دھیان عرش کی سالگرہ پر نہیں تھا روحاسب کو دیکھ رہی تھی سب ایسے ہو گئے تھے جیسے سب کو چپ لگ گئی ہو۔۔

یار اس گھر کا ماحول ایمان کی وجہ سے کتنا بدل گیا ہے روحا نے روتے ہوتے ایشم اور میرب کو بولو جو خود بھی منہ بنا کر بیٹھی تھی۔۔۔

ایمان کے ساتھ یہ سب کیوں ہو گیا وہ تو اتنی اچھی تھی اور اکاش۔۔۔اکاش کی حالت بھی نہیں دیکھی جاتی ایشم بھی غمگیں لہجے میں بولی۔۔۔

بھابھی کچھ سوچے نا ایسا کیا کرے کے تھورا بہت گھر کا ماحول ٹھیک کو جائے مجھے بہت برا الگ رہا ہے میرب آنکھوں میں انسو لئے روحا اور ایشم کی طرف دیکھ کر بولی۔۔

تم فکر نہیں کرو میرو کچھ کرتے ہے ایشم نے میرو کا ہاتھ پکڑتے کہا۔۔۔

آئیڈیا۔۔۔روحا چہک کر بولی۔۔۔۔

کیا۔۔۔۔میرو اور ایشم ایک ساتھ بولی۔۔۔۔

کیوں نا سب کو سرپرائز دیا جائے ہم خود کیک بناتے ہے اور شاہ جی کی سالگرہ کرتے ہے۔۔۔۔

لیکن کیک بنائے گئے تو سب کو پتا چل جائے گا نا ایشم نے سر پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا۔۔

تو آرڈر کر لیتے ہے میرو نے بھی بیچ میں بولنے کا حصہ ڈالا۔۔

تو چلو پھر کرتے ہے آرڈر جب کیک آئے گا تو پھر سب کو برتھ ڈے کرنی ہی پڑے گی تھورا گھر کا ماحول بھی ٹھیک ہو جائے شاید میرب نے پھر کال کر کے کیک کا آرڈر دیا جو کے رات تک انا تھا اب وہ بیٹھ کر سب آگے کا سوچنے لگی تھی۔۔۔

بیا کیا کر رہی ہے آپ ارمان کمرے میں آتا ہوا بولا بیا جو بیڈ پر بیٹھی شادی کا سوچ رہی تھی ارمان کے بلانے پر اس کی طرف متوجہ ہوئی کچھ نہیں مان بس میں جنت کے بارے میں سوچ رہی ہو اس کی شادی کے لیے بہت سارے کام پڑے ہے وہ کیسے ہو گئے۔۔۔

بیا جب میں ہو تو آپ کو پریشان ہونے کی کیا ضرورت ہے آپ کیوں پریشان ہوتی ہے ارمان بیا کے پاس بیٹھتا اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے بولا۔۔

تم بھی ویسے بہت بدل گئے ہو مان جیسے شادی سے پہلے میری ساری ویشنز پوری کرتے تھے اب ایک بھی وش پوری نہیں کی تم نے میری بیا منہ بناتے ہوئے بولی تو ارمان نے دانتوں تلے لب دبائے تھے۔۔۔

چلے اپ مجھے بتائے کوئی ایسی وش جو میں آپ کی پوری کرو ارمان سر جھکائے بولا۔۔۔

میری تو بہت بری خواہش تھی کے میں سمندر کی دنیا دیکھو کیا تم مجھے دیکھا سکتے ہو بیا نے آنکھوں میں چمک لئے بولی۔۔

بس۔۔۔اتنی سی وش یہ تو میں ابھی پوری کر سکتا ہو چلے اٹھے چلتے ہے آپ کو سمندر کی دنیا دیکھا کر لاتے ہے۔۔۔

ہے ےےےےے۔۔۔ سچی مان۔۔۔

ہاں اب میری ریڈ روز کوئی حکم کرے اور اس کا مان پورا نا کرے ایسی محبت پر لعنت۔۔۔

تم بھی نا مان تم بہت اچھے ہو بیا نے جلدی سے ارمان کے گلے کے گرد باہیں ڈالتے اس کے گال پر اپنے لب رکھے اور جلدی سے پیچھے ہونے لگی لیکن ارمان نے ابیہا کی کمر سے پکڑ کر اسے نزدیک کیا۔۔۔

کلک۔ کیا کر رہے ہو اب تم مجھے تیار ہونا ہے۔۔۔

لیکن آپ نے جو کس کی ہے مجھے اس کا بدلہ تو لیتی جایے ارمان نے یہ کہتے ایہا کے لبوں پر لب رکھے تھے اور اس کی سانسیں پینے لگا تھا آیہا نے مضبوطی سے ارمان کی شرٹ کو پکڑا تھا قطرہ قطرہ اپنی ریڈ روز کی سانسیں پیتا ارمان پیچھے ہوا تو ایہا گہرے گہرے سانس لیتی ارمان کو دیکھنے لگی تم بہت بتمیز ہو بے شرم ہو۔۔۔۔

آپ نے کر دیا ہے قسم سے بیا ورنہ میں ایسا نہیں تھا جب سے آپ میری زندگی میں واپس آئی ہے میری زندگی میں جیسے بہار اگئی ہے آپ کے علاوہ کچھ نظر ہی نہیں آتا کیا کرو ارمان ایہا کے گردن پر اپنے لب رکھتے ہوتے بولا تو ارمان کو رومنٹک موڈ میں آتے دیکھ اسے اپنی پر گیں تھی۔۔۔

ارمان میری وش اسے روکنے کے لیے ایہا نے کہا لیکن ارمان سن ہی کب رہا تھا بیا پہلے اب میری وش پوری کرے پھر آپ کی کرو گا۔۔۔

تم کتنے رومنٹک ہو شکل سے تو بہت معصوم لگتے ہو ایہا نے ارمان کے بال پکڑتے اس کا چہرہ اپنے سامنے کرتی ہوئی بولی۔۔

میں معصوم ہی ہو لیکن آپ کو دیکھ کر میرے اندر عمران ہاشمی کی روح اجاتی ہے ارمان ایہا کی ناک سے اپنی ناک رگڑتا ہوا بولا۔۔

لیکن اس ٹائم مجھ سے دور ہو جاؤ نا ورنہ اس ٹائم میرے اندر جن اجائے گا جو تم سے ناراض ہو جائے گا مجھے سمندر دیکھنے جانا ہے۔۔۔

نہیں ناراض نہیں ہونا اور پھر وعدہ کرے آپ کی وش پوری ہو گی تو پھر آپ میری وش پوری کرے گی ارمان ایک بے باک حرکت کرتا ایہا کو لال کر گیا تھا۔۔۔

۔پپ۔۔پکاوعدہ کروگی لیکن ابھی تو دور ہو مجھے تیار ہونا ہے ابیہا ارمان کو پیچھے کرتے ہوئے بولی لیکن ابیہا کے دور ہوتے ہوتے ارمان ایک اور بے باک حرکت کر چکا تھا اور ابیہا ارمان کی قربت میں لال ہوتی الماری سے کپڑے لیتی واش روم بھاگی تھی اور پیچھے ابیہا کی حالت دیکھتے ارمان کا قہقہ گونجا تھا میری ڈرپھوک ریڈ روز دل کرتا ہے آپ کو کھا جاؤ لیکن آپ کھانے ہی نہیں دیتی ارمان اونچی آواز میں کہہ رہا تھا تاکے بیا سن لے۔۔

صنم کہا ہو تم سقر کمرے میں آتا ہو بولا وہ جو باہر ہی اپنے کپرے بھول گی تھی واش روم سے باہر نکل کر کپڑے لینا چاہتی تھی لیکن سقر کی آواز سنتے پھر سے واش روم الٹے قدموں بھاگی تھی۔۔۔

مم۔۔۔میں یہاں ہو سقر۔۔۔علینا اٹکتے ہوئے بولی۔۔۔۔

اووو تو میرا چھوٹو سا بچہ نہا رہا ہے لیکن نہانے سے پہلے مجھ سے پوچھ لیتی تھورا بہت پیار کر لیتے سقر اسے جان بوجھ کر تنگ کرتے ہوئے بولا اور اندر سقر کی آواز سنتے علینا کا دل کیا اپنا سر پیٹ لے پچھلے دو مہنیوں سے سقر نے کب علینا کو سکون لینے دیا تھا جب سے علینا نے سقر کو اپنا آپ سونپا تھا سقر کو تو جیسے پرمٹ مل گیا تھا علینا کو تنگ کرنے کا ہر ٹایم رومانس ہر ٹائم رومانس۔۔۔

سقر کبھی تو مجھے سکون لینے دیا کرے آپ کو تو بس رومانس کی پڑی رہتی ہے علینا اندر سے چیخی تھی اور باہر سقر کا دل کیا وہ قہقہ لگا کر ہنسے میری جان میں نے پہلے ہی کہا تھا تم نے مجھ پر جادو کیا ہے اور یہ جادو ساری زندگی رہنے والا ہے اور تمہاری جان تو میں کبھی نا چھوڑوں میرا بس چلے تو تمہیں ابھی ہی کھا جاؤ۔۔۔

سقر نہیں کرے نا اور پلیز میرے کپڑے باہر بیڈ پر پڑے ہے وہ پکڑا دے علینا کی بات سنتے سقر نے بیڈ کی جانب دیکھا جہاں علینا کے کپڑے پڑے تھے سقر کے زہن میں شیطانی آئی تھی۔۔۔

اور اگر میں نا دوں دو سقر بولا۔۔۔

سقر میں ناراض ہو جاؤ گی۔۔

چو ناراض ہو جاؤ اور خود اکر لے لو سقر کندھے اچکاتے بولا۔۔

پ۔۔۔ پھر آپ باہر جائے میں خود ہی لے لو گی علینا کپکاتے ہوئے بولی۔۔۔

ٹھیک ہے میں باہر چلا جاتا ہو ویسے بھی مجھے ایک کام ہے رات تک واپس آؤ گا یہ کہتے سقر نے دروازہ بند کیا اور جلدی سے پردے کے پیچھے چھپ گیا علینا کو واش روم میں دروازہ بند ہونے کی آواز ائی تو شکر کا سانس لیتی پانے گرد باتھ روب پہنتی وہ باہر ائی تھی ابھی وہ کپڑے اٹھاتی کے پیچھے سے سقر نے علینا کی کمر کے گرد اپنگ بازو ڈالے تھے کے علینا کی چیخ نکتی نکلتی رہ گیں۔۔۔

ریلکس صنم میں ہی ہو سقر علینا کے کندھے پر سر رکھتے ہوتے ہوئے بولا۔۔۔

اا۔۔اپ نے تو کہا تھا آپ باہر جا رہے ہے علینا نے خفگی سے کہا۔۔

اب میری بیگم اس حالت میں باہر آئے گی اور وہ سوچ رہی تھی کے اس کا شوہر رومانس کرنے کا موقع جانے دے گا۔۔۔

آپ جھوٹے ہے پیچھے ہو مجھے آپ سے بات نہیں کرنی علینا اپنے پیٹ سے سقر کا ہاتھ ہٹاتے ہوئے بولی سقر جانے لگی۔۔۔

ارے میری بلبل کہاں چلی اب میں نے اتنی محنت کی ہے تو مجھے میری محنت کا پھل بھی تو ملنا چاہیے نا۔۔۔

کیا مطلب علینا نے تھوگ نگلتے کہا۔۔

مطلب ابھی سمجھا تا ہو یہ کہتے سفر نے علینا کو اپنے بازو میں اٹھایا اور بیڈ پر لٹایا اور اس کا ہاتھ روب ہٹانے لگا کے علینا نے سفر کو ہاتھ پکڑ لیا۔۔

ن۔۔نہں سفر پلیز پہلے ہی ساری رات نہیں سونے دیا۔۔

وہ رات کا پیار تھا اور یہ صبح کا علینا کو مزید بولنے کا موقع دیئے اس کے لبوں پر جھکا تھا اور اس کا ہاتھ روب ہٹاتا اس کے اوپر پورا جھک گیا علینا کو اپنے نیچے چھپا لیا تھا علینا شرم کے مارے اب مزاحمت بھی نہیں کر پا رہے تھی۔۔

بیا اور ارمان سمندر دیکھنے نکل چکے تھے ارمان نے ابیہا کے لیے سپشل سب کچھ تیار کروایا تھا ارمان اور ابیہا وہاں پہنچے تو انہیں ایک الگ ہی سی وئیو گاڑی میں بٹھا کر سمندر کے بیچ میں اتارا گیا تھا وہ گاڑی فل مضبوط شیشے سے بنی ہویں فھی اندر سے سب کچھ باہر گزرتی ہوئی مچھلیاں نظر آرہی تھی ابیہا تو اس خوبصورت منظر میں کھو سی گیں تھی مان سب کتنا خوبصورت ہے نا وہ دیکھو کتنی خوبصورت مچھلیاں ہے ابیہا خوش ہوتی ارمان کے بازو پکڑتے ہوئے بولی۔۔۔

بیا آپ ادھر دیکھے ارمان نے بیا کا دھیان ایک طرف کروایا جہاں دو مچھلیاں ایک دوسرے کے ساتھ کس کر رہے تھی افففف بے شرم مان اپنی مرضی کی چیزیں ہے نظر آتی ہے تم کو ابیہا جھنجھلاتے ہوئے بولی۔۔۔

تو اور کیا آپ نے وعدہ کیا ہے نا اس کے بعد آپ میرے وش پوری کرے گی آپ کی دیکھ کر خوش ہو میں آپ کو دیکھ کر خوش ہو گا ارمان نے ابیبا کو اوپر سے نیچے تک دیکھا اس کے دیکھنے سے ابیہا کا دل زوروں سے دھڑ کا تھا ارمان کے دیکھنے کے انداز سے ابیبا کو چہرہ بھی لال ہوا تھا لیکن وہ فی الحال ارمان کو چھوڑ کر باہر کی منظر دیکھنے میں مصروف تھی اور ارمان بیا کو دیکھنے میں مصروف تھا۔۔

کیک اچکا تھا سب اپنے اپنے روم میں تھے ہال میں ایشم نے حدید کو منا لیا تھا اور میرب نے شایان کو سب ہال میں موجود تھے۔۔

چلے نا شاہ جی نیچے چلتے ہے میرا دل نہیں لگ رہا ہے روم میں روحا عرش کو نیچھے لے جانے کے لیے ضد کر رہی تھی۔۔۔

میری بے بی گرل کو اگر روم میں بوریت ہو رہی ہے تو میرے پاس بوریت دور کرنے کا طریقہ بھی ہے لیکن تم شرما جاتی ہو عرش نے تنگ کرتے ہوئے کہا۔۔۔

شاہ جی آپ بھی نا ابھی وہ کچھ اور کہتی ایک دم سے گولیوں کی آواز ائی تھی عرش بوکھلاتا ہوا نیچے بھاگا تھا ادھر سے میر انمول زین زویا ماہی ساحل سب گولیوں کی آواز سنتے بھاگتے باہر ایے تھے انہیں لگا جیسے کا سہ دشمن نے گھر پر حملہ کر دیا ہو۔۔

عرش اور باقی گھر والے بھی بھاگتے نیچے آئے تھے لیکن نیچھے اندھیرا تھا۔۔۔

کون ہے یہاں عرش کی دھاڑ پورے ہال میں گونجی تھی کے پھر یک دم لائٹ اون ہوئی تھی۔۔

ہیپی برتھ ڈے عرش۔۔ ہال میں سب کی آواز گونجی تھی عرش خیرت سے منہ کھولے سب کو دیکھ رہا تھا میر انمول زین زویا ماہی ساحل بھی سب خیرت سے دیکھ رہے تھے۔۔

یہ سب کیا ہے روحا۔۔۔ عرش نے روحا کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔

سوری شاہ جی لیکن مجھے آپ کو سرپرائز دینا تھا اب چلے نا روحا عرش کو کھینچتے ہوئے کیک کے پاس لے گیں۔۔۔

ہیپی برتھ ڈے عرش۔۔ شایان عرش کے گلے لگتے ہوئے بولا ہیپی برتھ ڈے عرش اب کی باری حدید کی تھی۔۔۔

ہیپی برتھ ڈے عرش ایشم بھی بولی تھی سب نے باری باری ویش کیا تھا۔۔

ہیپی برتھ ڈے بیٹا میر نے بھی عرش کو گلے لگایا تھا۔۔۔

میری پرنسز نے مجھے وش نہیں کیا عرش نے انمول کو دیکھتے ہوئے کہا تو میر نے عرش کو گھورا تم باز نہیں اسکتے یہ میری پرنسز ہے تمہاری نہیں تمہاری پرنسز تمہاری سارے کھڑی کر میر نے اپنے لہجے کو سخت بناتے روحا کی طرف اشارہ کیا۔۔

لیکن میری پہلی محبت تو میری یہ والی پرنسز ہے جو میرے ڈیمپل پر مرتی ہے کیوں پرنسز عرش نے انمول کے گال پر کس کی تو میر کو جی بھر کر تاؤ آیا تھا میری بیگم پر ٹھرک جھاڑنا بند کرو عرش میر نے عرش کو پیچھے کیا۔۔۔

آکاش۔۔ حدید کی آواز پر سب کی نظر سامنے سیڑھیوں پر گیں تھی جہاں آکاش سلیپنگ سوٹ پہنے بکھرے بالوں سرخ آنکھیں لئے کھڑا تھا۔۔

آؤ آکاش تم بھی آؤ عرش نے آکاش کو بلایا تو آکاش سب کو دیکھتا ہوا نیچے آیا اور نیچھے اکر عرش لوگوں کے ساتھ کھڑا ہو گیا ہیپی برتھ ڈے عرش آکاش نم آنکھوں سے عرش کے گلے لگا تھا کے سب کے آنکھوں میں انسو آئے تھے۔۔

سوری آکاش بھیا یہ سب میرا پلان تھا میں نے سوچا گھر کا ماحول تھورا ٹھیک ہو جائے گا روحا جھجکتے ہوئے بولی تو آکاش نے روحا کو دیکھا۔۔۔

کوئی بات نہیں روحا یہ سب تو اب ساتھ ساتھ ہی ہے آکاش نے اپنے آنسو صاف کیے اور الگ سے جا کر بیٹھ گیا آکاش اب بالکل ٹھیک ہو چکا تھا اس کی ایمان سے وعدہ کیا تھا وہ اپنا خیال رکھے گا اس کے جانے کے بعد اس نے اپنا خیال رکھا تھا وہ جلدی ہی ٹھیک ہو گیا تھا۔۔۔

سب ہی آکاش کو دیکھتے چپ ہو گئے تھے چلے شاہ جی آپ کیک کاٹے ناروحا نے ماحول کو بہتر بنانے کے لیے کہا تو عرش نے جلدی سے جیک کاٹ دیا وہ بھی آکاش ک وجہ سے اس کا دل اچاٹ ہو گیا تھا لیکن اپنی بے بی گرل کی محنت پر وہ پانی بھی نہیں پھیر سکتا تھا اس کا دل نہیں توڑ سکتا تھا عرش نے کیک کاٹا تو سب نے عرش کو دعائیں دی۔۔

عرش ہمیں تو پتا ہی نہیں تھا کے یہ سب ہو گا ورنہ تمہارے لیے گفٹ کے آتے حدید نے عرش کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

میرے پاس اللہ کا شکر ہے سب کچھ ہے بس خوشی اسی بات کی ہے آپ سب میرے ساتھ ہو عرش نے کیک اٹھا کر میرا انمول زین زویا ماہی ساحل کو پھیلایا پھر روحا کو کھلایا۔۔

شاہ جی میں نے بھی گفٹ نہیں لیا لیکن گفٹ میری طرف ادھار رہا پکا بعد میں دے دوگی عرش شرمندہ ہوتے ہوئے بولی۔۔

ہیپی برتھ ڈے پاپا۔۔۔ماہم بھی آکر بولی تو عرش نے ماہم کا اپنی گود میں اٹھایا۔۔ تھنکیو میرا بچہ عرش نے ماہم کے گال پر کس کی اور اسے نیچے آتارا۔۔۔

بے بی گرل مجھے تمہارے گفٹ کی ٹینشن نہیں ہے وہ میں کمرے میں جا کر خود لے لوگا تم بس اپنی فکر کرو عرش روحا کے کان کے پاس جھکتے ہوے کہنے لگا تو عرش کی بات سنتے روحا سر تا پیر لال ہوئی تھی شاہ جی شرم کرے یہاں سب ہے۔۔۔

ہاں اسی لئے روکا ہو کے یہاں سب ہے لیکن کمرے میں کوئی نہیں ہوگا اپنے آپ کو تیار کر لیا جان من عرش پھر سے کہتا سیدھا ہوا۔۔۔

لیکن پہلے میری طرف سے یہ روحا نے جلدی سے جیک اٹھا کر عرش کے منہ پر لگایا تھا تو عرش نے حیرت سے دیکھا روحا نے پورے ہاتھ کیک میں ڈبو کر عرش کے منہ پر لگا دیا تھا۔۔

تم بھی رکو اب۔۔۔ عرش نے بھی کیک اٹھایا اور روحا کے منہ رلگا دیا۔۔۔

اہہہہہ۔۔۔ شاہ جی یہ کیا کیا۔۔۔ روحا بھی اپنا کیک سے بھرا منہ لے کر عرش کو دیکھ رہے تھی سب ہنس رہے تھے۔۔۔۔ حدیڈ تو منہ پھاڑ کر ہنس رہا تھا جب اس کا ہنستا ہوا منہ بند ہوا تھا کیونکہ اب ایشم نے کیک اٹھا کر حدید کے منہ مار دیا تھا اب سب حدید کا چہرہ دیکھ کر ہنس رہے تھے حدید بھی سب کو ہنستے دیکھ کیک اٹھایا اور ایشم کی منہ پر مل دیا ایشم بھی منہ کھولے اب حدید کو دیکھ رہے تھی۔۔

سب ہی ہنس رہے تھے اب میرا انمول کو زویا زین کو سب ایک دوسرے کو کیک لگا رہے تھے سب کی قہقہے سلطان مینشن میں گونج رہے تھے چپ تھا تو آکاش جو نم آنکھوں سے سب کو ہنستے ہوئے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

آکاش نے اپنی آنکھیں بند کی۔۔۔۔ ایمان اجاؤ نا یار واپس اپنے آکاش کے پاس آنسو نکل کر آکاش کی داڑھی میں جزب ہوئے تھے آکاش نے اپنی آنکھیں کھولی اور نظر سامنے پڑی اور آکاش کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گیں سامنے ہی سیڑھیوں سے ایمان وہی وائٹ فراک پہنے آپنے براون بال کھولے چھوڑے مسکراتی ہوئی آکاش کی جانب ارہی تھی۔۔

ایمان۔۔۔ آکاش بڑبڑایا تھا۔۔

میں نے کہا تھا نا جب بھی دل سے بلاو گے پتی دیو تمہاری ایمان تمہارے پاس اجائے گی ایمان نے مسکراتے آکاش کے چہرے پر پھونک مارتے کھلکھلا کر ہنسی تھی۔۔

پھر ایمان کیک کی طرف گی اور تھوڑا سا کیک اٹھا کر آکاش کے پاس آئی جب سب ہنس رہے ہے تو میرا پتی دیو کیوں خاموش بیٹھے تمہارے ایمان تمیں دکھی نہیں دیکھ سکتی ایمان نے یہ کہتے آکاش کے گال پر کیک لگایا تو آکاش مسکرایا تھا ٹھیک ہیں و میرے پاس واپس آنے کے لیے ایمان میں تم سے بہت پیار کرتا ہو ایمان مجھے اب چھوڑ کر مت جانا آکاش نے ایمان کا ہاتھ پکڑا تو ایمان نے آکاش کو دیکھا جب بھی بلاو گے میں آؤ گی نا لیکن ابھی مجھے جانا ہے ایمان کی آنکھوں میں بھی ہلکی سی نمی تھی ایمان نے آکاش کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ چھڑوایا اور پیچھے کو مڑنے لگی۔۔۔

نہیں نہیں ایمان ایمان۔۔ لیکن وہ بنا آکاش کو دیکھے پیچھے کو مڑتی دوبارہ سے سیڑھیاں چھڑ گیں تھی۔۔۔

ایماااااااان۔۔۔ آکاش چیخا تھا وہ جو سب ہنس بول رہے تھے آکاش کے چیخنے سے وہاں سناٹا چھایا تھا سب آکاش کو دیکھ رہے تھے آکاش نے سب کو دیکھا جو سب اسے ہی دیکھ رہے تھے۔۔

سس۔سوری۔۔۔ یہ کہتے آکاش کمرے میں بھاگا تھا سب نے ایک دوسرے کو دیکھا اور وہ بھی چپ چاپ کمرے میں چلے گئے۔۔۔

ابیہا اب سمندر دیکھ دیکھ کر تھک گئی تھی چلو مان اب گھر چلے ابیہا نے تھکے ہوئے انداز میں بولی۔۔۔

کیوں تھک گئی ہے آپ بیا۔۔

ہاں تھک گئی ہو ابیہا واقع ہی تھک گئی تھی اور گاڑی میں بیٹھی تھی آپ کی تھکن دور کرنے کے لیے میرے پاس طریقہ ہے ارمان ابیہا کے کان کے پاس جھکتے ہوئے بولا تو ابیہا ہڑبڑائی تھی نہیں مان۔۔۔

کوئی بہانہ نہیں بیا جان آپ کی خواہش پوری کی ہے اب میری باری مان کے کہنے پر ابیہا کو چپی لگ گیں تھی ارمان پھر بیا کو ایک کاٹیج میں لے کر گیا تھا۔۔۔

یہ سب کیا ہے مان۔۔۔کاٹیج پورا پھولوں سے سجا ہوا تھا۔۔

وہی جو میری بیا کو پسند ہے ارمان نے بیا کا ہاتھ پکڑا اور اندر لے گیا۔۔۔

آبیہا سارے کاٹیج کو دیکھ رہی تھی۔۔۔ویسے میری بیا نے بھی آج ریڈ ڈریس پہنا ہے اور دل کر رہا ہے کھا جاؤ ارمان بیا کی کمر کے گرد بازو حائل کرتا ہوا بولا۔۔۔

کھا ہی جاؤ مجھے تم مان میں کھانے کے لیے ہی پیدا ہوئی ہو کھا جاؤ ابیہا تنگ آتے ہوئے بولی۔۔

تو آپ اجازت دے رہی ہے کھانے کی تو چلو کھاتے ہے ارمان نے یہ کہتے آبیہا کو اپنی طرف کرتے اس کے ہونٹوں پر ہونٹ رکھے تھے ابیہا بھی اپنے پیار مان کو محسوس کرتی اس کا ساتھ دینے لگی تھی بیا کو اپنے ساتھ دیتے ارمان مزید شدت سے ہونٹوں کو لیا تھا اسے ہے اٹھاتے ہوئے بیا جو بیڈ پر لے گیا۔۔

آج تو آپ کی خیر نہیں میری ریڈ روز ارمان نے ابیہا کا ڈوپٹہ اتارتے سائیڈ پر رکھا اور اس کی گردن پر اپنے لب رکھے ابیہا نے سسکی بھری تھی مان۔۔۔

جی مان کی جان۔۔۔۔

نہیں کرو نا مان ابیہا نے بھی سخت بھری آنکھوں میں خماری کیے ارمان جو دیکھا۔۔

تو آپ چاہتی ہے کے میں آپ سے پیار نا کرو ارمان ابیہا کر سینے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہنے لگا تو ابیہا نے لب بیچے اور آنکھیں بند کر لی ارمان بھی مسکرایا اور پھر اپنا پیار شدت دیکھاتا ابیہا کو سسکیاں بھرنے پر مجبور کر گیا۔۔۔

عرش اور روحا کمرے میں آئے تو عرش نے روحا کو کمر سے پکڑا کدھر چلی میری رانی میرا گفٹ تو دیتی جاؤ۔۔۔

شاہ جی آپ کا گفٹ تو بعد میں دو گی نا روحا کو عرش نے ارادے کچھ ٹھیک نہیں لگے تھے۔۔

مجھے کیک بھی نہیں کھلایا تم نے عرش نے روحا کی گردن پر لگا کیک پر اپنی زبان پھیری تو روحا کے وجود میں سپارک ہوا تھا۔۔

کھلایا تو تھا روحا الگ ہونے لگی تو عرش نے روحا کا چہرہ اپنی طرف کیا میری بے بی گرل مجھے خود سے کیک کھانا آتا ہے عرش نے روحا کی گال پر لگا کیک پر سب اپنی زبان پھیری تھی افففف ایک تو کیک میٹھا اوپر سے میری بے بی گرل میٹھی مزہ آگیا عرش کے کہنے سے روحا کا چہرہ لال ہوا تھا شاہ جی چھوڑے نا۔۔

میں تو اب چھوڑنے والا نہیں ہو پورے کا پورا کیک اور تمہیں کھا کر ہی چھوڑوں گا عرش نے روحا کو اٹھایا اور بیڈ پر لٹایا اب کیک کھانے دو مجھے۔۔۔

شاہ جی فریج میں پڑا ہے وہ کا دیتی ہو۔۔۔

وہ مزے کا نہیں ہے یہی کھانا ہے یہ کہتے عرش روحا کے گال پر سے کیک لیتا ہونٹوں پر لگا یا تھا اور ہاتھوں پر جھکتے کیک سک کرنے لگا تھا روحا نے شدت سے آنکھیں بند کی تھی اور پھر سارج رات کی عرش کیک اور روحا کو کھاتا رہا تھا اور روحا بیچارہ کچھ بول بھی نہیں پاتی تھی۔۔۔

ایشم فریش ہونے کے لیے واش روم گی فریش ہو کر باہر ائی تو ایشم نے بلیک کلر کا فراک پہنا تھا جو اس کے گیلے جسم کے ساتھ چپکا ہوا تھا ایشم اپنے بال تولیے سے جھٹک رہی تھی کے حدید کمرے میں داخل ہوا تھا اور ایشم کو دیکھنے لگا جو سر جو جھکائے اپنے بال جھٹک رہی تھی گیلے کپڑوں میں ایشم کا وجود حدید کو بہت کچھ کرنے پر مجبور کر رہا تھا حدیڈ چلتا ہوا ایشم کے پاس گیا ایشم نے بال اوپر کیے اور حدید کو دیکھا جس کی آنکھوں میں ایک الگ ہی جذبہ نظر ارہا تھا اس کی آنکھوں میں جزبات دیکھ کر ایشم نے نظریں جھکائی تھی۔۔

مون لائٹ۔۔حدید ایشم کے پاس آتے اس کے بالوں میں اپنا چہرہ دیئے اس کی خوشبوں کو محسوس کرنے لگا۔۔۔

کک۔۔کیا کر رہے ہو حدید۔۔۔

اپنی بیوی سے رومانس کرنے کی کوشش کر رہا ہو لیکن وہ کرنے ہی نہیں دیتی حدید منہ بناتے بولا۔۔

تم جب ٹھڑک پن کرتے ہو تو میرا دل نہیں کرتا تمہیں منہ بھی لگاؤ ایشم اتراتے ہوئے بولی۔۔۔

حدید نے ایشم کو دیکھا جس کی آنکھوں میں شرارت تھی حدید نے بھی ایشم کو تنگ کرنے کا سوچا۔۔

تمہارا منہ لگانے کا دل نہیں کرتا تو چلو پھر منہ لگانے کے لیے کسی اور سے شادی کر لیتا ہو حدید ایشم کے چہرے کو دیکھتے ہوئے بولا تو ایشم کا چہرہ حدید کی بات سنتے لال ہوا تھا۔۔

خبر دار خبر دار کسی اور لڑکی کا نام بھی تو لیا تو ایشم نے حدید کی شرٹ کا کالر پکڑتے ایک جنون سے کہا تھا حدید ایشم کے اس ریکشن سے خیران ہوا تھا۔۔۔

میں نہیں آئی تھی تمہاری لائف میں تم زبردستی لے کر آئے تھے سمجھے اور اب مجھے تم سے پیار ہو گیا ہے تو تم نے کسی اور کا نام بھی لیا تو جان لے لوگی تمہاری ایشم سخت غصے میں آتی بول رہے تھی ایشم کا سانس پھول رہا تھا۔۔۔

اگر تم مجھے میرا حق نہیں دوگی تو میں تو کسی اور کے پاس ہی جاؤگا نا حدید نے اپنے کالر سے ایشم کے ہاتھ چھڑواتے جانے لگا تو ایشم نے پھر سے حدید کو اپنی طرف کھینچا اور حدید کو سمجھنے کا موقع دیئے بغیر کی اس کے ہونٹوں پر اپنے نرم لب رکھے تھے کے حدید تو ایشم کی اس عمل سے دنگ رہ گیا تھا اسے ایشم سے اس قدم کی امید نہیں تھی ایشم پیچھے ہوئی تو حدید کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا ایشم کے چہرے پر پانی ٹپک رہا تھا حدید نے اپنے لبوں سے ایشم کے چہرے کے پانی کو چنا تھا کے ایشم کے وجود میں کرنٹ سا لگا تھا اب تم

نے مجھ سے محبت کا اظہار کر ہی دیا تو اپنا آپ سونپ بھی دو حدید نے ایشم کی خوبصورت آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا ایشم نے اس کی آنکھوں میں جزبات دیکھتے نظریں جھکائی تھی کبھی کسی اور کا نام مت لینا ورنہ میں تمہارا قتل کر دو گی ایشم نے پھر سے حدید جو دیکھا تو حدید نے ایشم کو اپنی باہوں میں اٹھایا اور بیڈ تک لے گیا اور اپنی شرٹ اتارے ایشم کو دیکھنے لگا تو ایشم کو بے حد شرم ائی ایشم نے خود کو آنے والی وقت کے لیے تیار کیا اور انکھیں بند کر لی۔۔۔

ایشم کی بنڈ آنکھیں دیکھ کر حدید کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی۔۔۔

میری محبوبا تیرے ہونٹ چوم لو۔۔۔۔۔

پھر جو لطف آئے گا وہ آدھا تیرا آدھا میرا۔۔

حدید کی بات سنتے ایشم کا چہرہ ایسا تھا جیسے سارا خون سمٹ کر چہرے پر آگیا ہو حدید یہ کہتے ایشم کے ہونٹوں پر جھکا تھا ایشم نے بھی آج خود کو اپنے محرم کے حوالے کر دیا تھا پھر ساری رات حدید اپنا پیار اپنی شدت ایشم کے وجود پر اتارتا رہا تھا ایشم بھی حدید بھی ساتھ دیتی حدید کے جنون میں ساتھ دیتی اپنا رشتہ مکمل کر چکی تھی۔۔

◈◈◈

آکاش چلتا ہوا کمرے میں گیا بکھری ہوئی حالت سرخ آنکھوں سے کمرے میں جاتے آکاش نے سامنے دیکھا جہاں بیڈ پر پچھلے دو مہینوں سے اس کی بٹر فلائی کومے میں پڑی اپنے پتی دیو سے دور تھی دو مہینوں سے کوئی شرارت بھی نہیں کی تھی۔۔۔

ایمان۔۔آکاش چلتا ہوا ایمان کے پاس گیا اور بیڈ کے پاس جا کے نیچے بیٹھ گیا اور اس کا ہاتھ پکڑ لیا آکاش محبت بھری نظروں سے ایمان کا چہرہ تکنے لگا تھا۔۔۔

دو مہینے پہلے۔۔۔۔۔۔

ایمان کا ہاتھ چھوٹا آکاش کی گود میں گرا تھا۔۔۔

اااایماااان۔۔۔ایک زوردار چیخ آکاش کے منہ سے نکلی تھی جلدی چلاؤ گاڑی آکاش گارڈز پر چیخا تھا

تھوری ہی دیر میں آکاش ایمان کو لیے ہاسپٹل پہنچ چکا تھا۔۔

آکاش کے چیخنے پر ڈاکٹر جلدی سے ایمان کو اندر لے گئے تھے آکاش کے ہاتھ کانپ رہے تھے آکاش خود

بھی وہیل چیئر پر تھا آکاش نے جلدی سے کانپتے ہاتھوں سے موبائل نکالا اور عرش کو کال کرنے لگا۔۔

عععع۔۔۔عرش۔۔۔اکاش نم آواز میں بولا۔۔

کیا ہوا ہے آکاش تم ٹھیک تو ہو نا عرش پریشانی سے بولا۔۔۔

میں ٹھیک ہو لیکن ایمان۔۔

کیا ہوا ایمان کو بتاؤ بھی آکاش کیا ہوا ہے پھر آکاش نے عرش کو بتایا عرش کا تو مانو دماغ ہی گھوم گیا تھا۔۔

عرش نے کال بند کی اور حدید شایان کو لیتا جلدی سے ہاسپٹل کے لیے نکل گیا۔۔۔

آکاش آکاش کیا ہوا ہے کہا ہے ایمان ڈاکٹر کیا کہتے ہے عرش تو بوکھلاتا ہوا ہاسپٹل میں داخل ہوتے آکاش

کے سامنے آتا بولا۔۔

وہ ٹھیک نہیں ہے عرش اگر اسے کچھ ہو گیا تو م۔۔۔میں زندہ نہیں رہ پاؤ گا آکاش کی آنکھوں سے آنسو

لگاتار نکلنے لگے تھے۔۔

کچھ نہیں ہو گا ہماری ایمان کو وہ کوئی عام لڑکی نہیں ہے ڈی گینگ کی لیڈی بوس ہے اتنی کمزور نہیں ہے

وہ حدید بھی نم آواز میں بولا تھا۔۔

دعا کرونا اسے کچھ نا ہو ورنہ میں مر جاؤں گا عرش م۔۔میں کیسے رہوں گا اس کے بغیر یہ۔۔یہ دیکھو اس کا خون آکاش پاگل ہوتا اپنی شرٹ دیکھا رہا تھا جہاں ایمان کا خون لگا تھا۔۔

کچھ نہیں ہوتا ایمان کو حوصلہ کرو آکاش شایان بھی آکاش کے پاس آتا ہوا بولا آکاش نے روتے ہوئے سب کو دیکھا اور عرش کے گلے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رو دیا تھا۔۔

تبھی ڈاکٹر باہر آیا تھا عرش ڈاکٹر کے پاس گیا۔۔۔

ڈاکٹر ایمان کیسی ہے عرش ڈاکٹر کے پاس جاتے ہوئے بولا۔۔۔

ان کا خون بہت ویسٹ ہو چکا ہے آپ لوگوں کو خون کا انتظام کرنا ہو گا۔۔۔

کیا بلڈ گروپ ہے اس دفعہ حدید بولا تھا۔۔۔

او پازیٹو گروپ ہے آپ جتنی جلدی ہو سکے بلڈ کا انتظام کرے ہمیں آپریشن شروع کرنا ہے ڈاکٹر یہ کہتے چلا تھا۔۔۔

حدید شایان عرش سب نے اپنا اپنا خون چیک کروایا تھا قسمت سے حدید کا بلڈ ایمان کے بلڈ سے میچ کر گیا تھا حدید نے جلدی سے جتنا بلڈ چاہئے تھا اتنا حدید نے بلڈ دے دیا تھا ایمان کا آپریشن شروع ہو چکا تھا سب کو اب بس ڈاکٹرز کے باہر آنے کا انتظار تھا عرش لوگوں نے ابھی گھر نہیں بتایا تھا۔۔۔

کافی دیر تک آپریشن چلتا رہا تھا پانچ سے چھ گھنٹوں بعد ڈاکٹر باہر آیا تھا ڈاکٹر نے عرشمان شاہ کو دیکھا پھر آکاش کو جو ایمان کو یہاں لے کر آیا تھا۔۔۔

کیا ہوا ڈاکٹر ایمان کیسی ہے وہ ٹھیک تو ہے نا آکاش اجلت میں پوچھنے لگا۔۔

آپ کی پیشنٹ کا آپریشن کامیاب ہو گیا ہے میں تو کہوں گا معجزہ ہی ہے جیسے ان کی حالت تھی ہمیں بالکل امید نہیں تھی کے وہ زندہ بچے گی لیکن آپ سب کی دعائیں کام کر گیں یہ سنتے سب کے چہروں پر مسکراہٹ ائی تھی۔۔۔

ابھی وہ ٹھیک سے خوش بھی نہیں ہوئے تھے کے سب ڈاکٹر کی بات پر انہیں دیکھنے لگے۔۔

لیکن۔۔۔۔

لیکن کیا ڈاکٹر سب نے اسے دیکھا۔۔

آپ کی پیشنٹ کومے میں چلی گیں ہے اور ہمیں نہیں پتا ہے وہ جب تک خوش میں اہے گی آئے گی بھی یا نہیں۔۔

واٹ۔۔ عرش بھی اونچی آواز میں بولا۔۔۔

آکاش کو لگا تھا اس کے دل کی دنیا پھر سے برباد ہو گیں ہے آکاش پتھرائی آنکھوں سے ڈاکٹر کو دیکھنے لگا تھا۔۔۔

یی۔۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے وہ میرے ساتھ ایسے کیسے کر سکتی ہے اکاش اپنے ہاتھ وہیل چیئر پر مارتے ہوئے بولا۔۔۔

ریلکس ریلکس آکاش وہ ہوش میں اجائے گی جلدی عرش اسے سنبھالتا ہوا بولا۔۔۔

نہیں نہیں عرش وہ ایسے کیسے کر سکتی ہے میرے ساتھ اس نے کہا تھا وہ ہمشہ میرے پاس رہے گی آکاش سسکیاں بھرتا ہوا بولا آکاش سنبھالو خود کو ایمان جلدی ہے جوش میں اجائے گی۔۔

عرش کے کہنے پر دو دن ایمان کو ہاسپٹل رکھا گیا تھا عرش نے سب کو بتا بھی دیا تھا سب کو تو ایمان کی حالت کا سن کر صدمہ ہی لگ گیا تھا لیکن کیا کر سکتے تھے اب صبر کے علاوہ ایمان کو گھر لے آئے تھے اب اور وہ کومے میں تھی۔۔

حال۔۔۔۔

ایمان تم کب ہوش میں آؤ گی دیکھو تمہارا اپتی دیو تمہارے بغیر خالی ہاتھ ہے تم میرا سکون ہو مجھے تمہیں یہ بتانے میں دیر ہو گی میں تمہارے بغیر خود کو نامکمل محسوس کر رہا ہو ایمان میرے زندگی تم سے جڑی ہے تم مجھ سے دور ہوئی تو میں مر جاؤ گا آکاش ایمان کے چہرے کو دیکھتے ہوئے دھیرے دھیرے سے کہہ رہا تھا آکاش کے ہر لفظ میں ایمان کے لئے چاہت ہی چاہت تھی آکاش نے ایمان کے ہاتھ پر اپنا سر رکھا سو پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا ایمان کی آنکھوں میں ہلکی سی جبنش ہوئی تھی لیکن یہ آکاش دیکھنے سے محروم رہ گیا تھا۔۔۔

کچھ دن بعد۔۔۔۔

جنت اور عثمان کی شادی کا دن اگیا تھا ارمان کے گھر کی سارا انتظام کیا گیا تھا ابیہا صبح سے کاموں میں بزی تھی اسے اپنی طبیعت کچھ بہتر بھی نہیں لگ رہی تھی لیکن وہ شادی میں کوئی کمی نہیں چھوڑنا چاہتی تھی اسی لیے اپنی طبیعت کو اگنور کرتے وہ کام کرنے میں بزی تھی۔۔

عرش لوگ سب تیار ہر کر چلے گئے تھے ایمان کی وجہ سے آکاش گیا ہی نہیں تھا جنت نے بھی عثمان کی پسند کا ریڈ کلر کا فراک پہنا تھا جنت بہت ہی پیاری لگ رہی تھی۔۔۔

ارمان جنت کے پاس آیا تھا ارمان کو دیکھتے جنت کی آنکھوں میں بھی آنسو آئے تھے۔۔۔

کیوں رو رہی ہو جنت ارمان نے جنت کے سر پر پیار دیا تو جنت ارمان کے گلے لگ کر رونے لگی تھی ارمان تم نے مجھے سگی بہنوں سے بڑھ کر پیار دیا ہے میں اپنے آپ کو خوش قسمت سمجھتی ہو کے اللہ نے مجھے تم جیسا بھائی دیا ہے ارمان نے جنت کی بات سنتے مسکرا کر اس کے بالوں پر اپنے ہونٹ رکھے تھے تم نے بھی سگی بہنوں سے بڑھ کر میرا ساتھ دیا ہے ارمان نے جنت کا چہرہ پکڑ کر اپنے سامنے کیا تو ارمان نے اس کا چہرہ دیکھا اب تو مت ورنہ چڑیل بن جاؤ گی اور عثمان تو ڈر کر بھاگ ہی نا جائے ارمان ہنستے ہوئے کہنے لگا تو جنت روتے روتے بھی ہنس دی تھی۔۔

مان عرش بھائی لوگ اگئے ہے مولوی بھی اگیا ہے ارمان نے ابیہا کی بات سنتے سر ہاں میں ہلایا اور باہر چلا گیا ارمان باہر جاتا عرش لوگوں سے ملا عثمان نے بھی مل کر خوش ہوا سب کو لاؤنچ میں بٹھایا گیا تھا روزیہ سب دیکھتی جلتی کڑھتی باہر چلی گیں تھی اور باہر جا کر روز نے سقر کو کال کی تھی۔۔

ہیلو سقر کی بھاری آواز روز کو سنائی دی۔۔۔

کل تک میں تمہارا شکار لے کر تمہارا انتظار کروں گی اپنا جیٹ بھیج دینا روزا اپنا مکروہ پلان بتاتے ہوئے سقر سے بولی۔۔۔

کام ہو جائے گا کہ شام تک یہ کہتے سقر نے مزید بات کیے بنا کال کٹ کر دی روزا اپنے چہرے پر مسکراہٹ لائے باہر چلی گیں۔۔۔

جنت اور عثمان دونوں نے ایک دوسرے کو رضامندی سے ایک دوسرے کو قبول کر لیا تھا جنت کو عثمان کے ساتھ لا کر بیٹھا دیا گیا تھا جنت نے شرماتے عثمان کو دیکھا جو اپنی چمکتی آنکھوں سے جنت کو ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

کیسی ہے مسز عثمان۔۔

من۔میں ٹھیک ہو آپ کیسے ہے جنت نروس ہوتے ہوئے بولی۔۔۔

میں تو ٹھیک ہو آپ مل گئی ہے مجھے تو میں ٹھیک ہی ہو گا نا عثمان نے جنت کا ہاتھ پکڑنا چاہا لیکن جنت نے اپنا ہاتھ پیچھے کھینچ لیا ابھی تو آپ شرما رہی ہے لیکن گھر جاتے ساری شرم اتار دو گا عثمان جنت کے کان کے پاس جھکتے ہوئے بولا پھر تھوری دیر بعد جنت کی عثمان کے ساتھ رخصتی ہو گیں تھی جنت اپنے گھر سے عثمان کے گھر چلی گی تھی۔۔۔

عثمان کا گھر بھی کافی بڑا تھا جنت کو عثمان گھر چلا گیا تھا گھر میں کوئی بھی نہیں تھا سوائے کام والی ایک آنٹی کے جو عثمان کے سارے کام کرتی تھی اسی نے ہی پیار سے جنت کا استقبال کیا تھا جنت کمرے میں گئی تو کمرہ بھی عثمان نے خود ہی سجوایا تھا۔۔

کیسا لگا آپ کو جنت کمرا عثمان نے پوچھا تو جنت نے عثمان کی طرف دیکھا اچھا ہے بہت اچھا ہے۔۔

عثمان نے جنت کو بیڈ پر بیٹھایا آپ کچھ کھائے گی جنت۔۔

جنت نے نفی میں سر ہلایا تو عثمان بھی سر ہلاتا واش روم چلا گیا اور فریش ہوتے باہر آیا تو جنت کے پاس گیا جنت تو عثمان کا رومنٹک موڈ ہی سوچ سوچ کر کنفیوز ہو رہی تھی ہاتھوں کی ہتھیلیاں بھگ گیں تھی۔۔۔

جنت آپ کنفیوز کیوں ہو رہی ہے آپ ٹھیک تو ہے نا جنت کو اپنے ہاتھوں کو مسلتے دیکھ عثمان نے پوچھا۔۔۔

ہہ۔۔ہاں۔۔۔ مم۔۔میں ٹھیک ہو بس تھک گیں ہو جنت نے سر جھکاتے ہوئے کہا۔۔۔

تھک گئی ہے تو کوئی بات نہیں آپ اٹھ کر فریش ہو کر آرام کر لے اس میں کیا ہے عثمان نے کہا تو جنت نے سر اٹھاتے عثمان کو دیکھا کے یہ اپنا حق کیوں نہیں لے رہا جنت کی آنکھوں میں سوال دیکھ کر عثمان نے جنت کا ہاتھ پکڑا۔۔۔

جنت اب آپ میری بیوی ہے میں جب چاہو آپ سے اپنا حق لے سکتا ہو لیکن یہ ضروری نہیں ہے کے شادی کی پہلی رات ہی شوہر اپنی بیوی کی حالت کی پرواکئے بغیر کی اپنا حق لے لے جب آپ کمفرٹبل ہو گی تب آپ مجھے بتائے گا ہم اپنا یہ رشتہ مکمل کر لے گئے۔۔

عثمان کی بات سنتے جنت کی آنکھوں میں انسو آئے تھے عثمان اٹھ کر جانے لگا تو جنت نے بھی عثمان کا ہاتھ پکڑ لیا آپ کی باتیں سن کر مجھے بہت اچھا لگا ہے عثمان مجھے آپ کی شوہر چاہیے تھا میں بہت خوش قسمت ہو کے میری زندگی میں آپ آئے ہے ٹھیک ہیں وسوچ مجھے سمجھنے کے لیے جنت کی آنکھوں میں انسو آئے تھے جو نکل کر گالوں پر بہہ رہے تھے عثمان نے جنت کی آنسو صاف کیے اور جنت کے ماتھے پر بوسہ دیا چلے اپ اٹھ جائے فرش ہو جائے پھر آرام کرتے ہے جنت بھی سر ہلاتی واش روم میں چلی گیں اور بھاری بھر کم فراک اتار کر سادہ سے کپڑے پہن لئے تھے اور عثمان کے پاس آتی بیڈ پر لیٹ گیں۔۔۔

سو جائے جنت آپ کی طبیعت ویسے بھی ٹھیک نہیں لگ رہی جنت کا سر اپنے بازو پر رکھتے بولا تو جنت بھی مسکراتے عثمان کو دیکھتے اپنی آنکھیں موند گیں۔۔۔

اگلے دن۔۔۔۔

گڈ مارننگ میری جان آکاش نے لیٹی ہوئی ایمان کے ماتھے پر اپنے لب رکھے تھے یہ دیکھو میں تمہارے لئے پھول لے کر آیا ہو وہ بھی ابھی ابھی تازہ باغ سے توڑ کر کتنی پیاری خوشبو ہے آکاش ایمان کے پاس پھول رکھتا ہوا بولا دیکھو تو کیسا لگ رہا ہو تم نے کہا تھا تم مجھے اپنے پیروں پر چلتا ہوا دیکھنا چاہتی ہو تو دیکھو نا

میں نے اپنا خیال رکھا ہے اپنے پیروں پر بھی چلتا ہوں تم کیوں ایسے لیٹی ہو آٹھ جاؤ نا ورنہ میں کسی اور لڑکی کے پاس چلا جاؤں گا آکاش نے نم آنکھوں سے اسے چڑانے کی کوشش کی لیکن ایمان بے سدھ ہی پڑی رہی تھی۔۔۔

آٹھ جاؤ نا یار تمہارے بغیر تمہارا اپنی دیوا اکیلا ہے کوئی مجھے تنگ کرنے والا نہیں ہے تم اٹھ جاؤ نا ایمان آکاش ایمان کو ایک نظر دیکھتا باہر چلا گیا۔۔۔

آج تک مان مجھے سرپرائز دیتا آیا ہے نا آج میں اپنے مان کو سرپرائز دوں گی ابیہا آج ارمان کے لیے سرپرائز پلان کرنے کا سوچ رہی تھی ابیہا نے جب دیکھا ارمان عرش لوگوں کے پاس گیا ہے کسی کام سے تو ابیہا نے تیاری شروع کی تھی ابھی وہ کمرہ سجا کر فاوغ ہو کر پورا کمرہ دیکھ رہی تھی اور اپنی محنت دیکھ کر ابیہا بے خد خوش ہوئی تھی اور جلدی سے چینج کرنے چلی گیں چینج کر کے باہر نکلی خود کو شیشے میں دیکھا آج اس نے اپنی اور ارمان کی پسند کا ریڈ شارٹ فراک اور نیچے پلازو پہنا تھا اپنے براون بالوں کو کھلا چھوڑے اپنے میک اپ کو آخری ٹچ دیتے وہ اب ارمان کا انتظار کرنے لگی تھی اچانک سے اسے کچھ یاد آیا تھا اوو شٹ کیک تو لائی ہی نہیں ابھی مان کے آنے کا ٹائم ہے جلدی سے کیک لے آتی ہوں ابیہا باہر جاتی بغیر کسی گارڈز کو ساتھ لئے وہ چلی گی ابیہا کو باہر جاتے دیکھ روز نے بھی کچھ لوگوں کو کال کی اور کام کرنے کو کہا۔۔

ابیہا بیکری سے ارمان کا پابندی چاکلیٹ کیک لے کر نکل رہی تھی کے اسے ارمان کی کال آئی تھی۔۔۔

افف مان کی کال اب اسے کیا کہوں گی اس نے تو منع کیا تھا کہی باہر جانے سے لیکن بار بار کال کرنے پر ابیہا نے ارمان کی کال اٹھالی تھی۔۔

کیسی ہے آپ بیا کیا کر رہی ہے پاٹھیک تو ہے نا ایک ساتھ کال اٹھاتے ہی ارمان نے سوال کر ڈالے تھے۔۔

سانس لے لو مان میں ٹھیک ہو اور میں باہر آئی ہو میرا دل کر رہا تھا باہر گھومنے کا اسی لیے۔۔۔

بیا آپ کو منع بھی کیا تھا اکیلی کہی نہیں جانا۔۔۔

افففف مان میں کوئی بچی نہیں ہو اور میں اپنا خیال رکھنا جانتی ہو میں ٹھیک ہو۔۔۔

مجھے پتا ہے آپ بچی نہیں ہے لیکن پھر بھی آپ کا خیال رکھنا میرا فرض ہے اگر آپ کو کچھ ہو گیا تو میرا کیا ہو گا۔۔

تو اگر مجھے کچھ ہو گیا تو میں پھر بھی ہمشہ تمہارے پاس رہو گی اس ہوا کی طرح جہاں چاہو گے مجھے محسوس کر لینا ابیہا ہنستے ہوئے کہتی چلنے لگی تھی۔۔۔

بیا آپ ایسی باتیں۔۔

اہہہہسک۔۔۔ایک چیخ ابیہا کے منہ سے نکلی تھی۔۔۔

بیا بیا کیا ہوا ہے آپ ٹھیک تو ہے نا عرش کے پاس بیٹھے ارمان نے بعد چینی سے کہا تو عرش بھی سیدھا ہو کر بیٹھا تھا۔۔۔

چ۔۔۔ چھوڑوں مجھ فون پر ابیہا کی آواز سنتے عرش حدید شایان جلدی سے اٹھے تھے۔۔

بیا بیا کیا ہوا ہے کون ہے وہاں چھوڑ دو میری بیا کو ارمان گرجا تھا لیکن آگے سے ٹوٹوٹو کی آواز سے سب کے دل بھی بند ہوئے تھے۔۔۔

تینوں ہی ایک دوسرے کو دیکھتے باہر کو بھاگے تھے اور شایان راستے میں کی ابیہا کی لوکیشن چیک کرتا اس بیکری کے پاس پہنچے تھے لیکن وہاں ابیہا کا موبائل اور اور ابیہا کا لاکٹ گرا پڑا تھا۔۔۔

بیاااااااااااا۔۔ارمان چیختا ہوا ادھر ادھر ڈھونڈ رہا تھا عرش وہاں کے لوگوں سے پوچھ رہا تھا لیکن کسی ہو پتا نہیں تھا۔۔

بیا بیا۔۔۔بیا بیا۔۔۔کہاں ہے آپ عرش عرش بیا کہاں چلی گئی وہاں سے موبائل اٹھاتے ارمان لوگ گھر گئے تھے لیکن پورا گھر سائین سائیں کر رہا تھا۔۔۔

بیا بیا کہاں ہے آپ ارمان وہاں کی آوازیں دینے لگا تھا لیکن وہ اپنے کمرے میں نہیں گیا تھا الٹے قدموں وہ واپس سب باہر بھاگے تھے سب ہی پریشانی سے ابیہا کو ڈھونڈ رہے تھے میر نے بھی اپنے آدمی جگہ جگہ ڈھونڈنے کے لیے لگا دیئے تھے رات ہو گیں تھی لیکن بیا کا کچھ پتا نہیں تھا سارا اٹلی چھان مارا تھا لیکن بیا کو نا ملنا تھا نا وہ ملی۔۔۔

جس نے بھی یہ حرکت کی ہے اسے تو میں چھوڑوں گا نہیں وہ نہیں جانتا اس نے کس کے ساتھ پنگا لیا ہے عرش انتہائی ضبط سے سرخ آنکھیں لئے اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بھیچے وہ غصے سے بول رہا تھا۔۔۔

کون ایسا کر سکتا ہے میر نے سوال کیا تو کسی کا بھی دھیان سفر کی جانب نہیں گیا تھا دوپہر سے رات ہو گیں تھی اور رات سے صبح کسی نے ایک منٹ بھی آنکھ لگا کر نہیں دیکھی تھی روحا ایشم میرب کا بھی رو رو کر برا حال تھا لیکن ابیہا کا پتا کسی کو نہیں چلا تھا اسے زمین کھا گیں یا آسمان نگل گیا۔۔۔

ارمان تم گھر جاؤ انشاللہ ابی مل جائے گی ہم سب مل کر ڈھونڈے گے اسے عرش نے نم آواز میں کہا تو ارمان نے نیند نے بھری سرخ آنکھیں کیے عرش کو دیکھا اور بوجھل قدموں کے ساتھ سلطان مینشن سے نکلتا چلا گیا اور گھر آ گیا۔۔۔

تھکے ہارے قدموں کے ساتھ وہ اپنے کمرے میں داخل ہوا تھا لیکن جیسے ہی وہ داخل ہوا اس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھی پورا کمرہ سرخ پھولوں سے سجا ہوا تھا کہی کہی دیئے جل رہے تھے کچھ بج گئے تھے اور پوری دیواروں پر ارمان کی اکیلے کی کہی ابیہا اور ارمان کی ارمان اور بیا کی شادی کی تصویروں سے پوری دیواریں بھری ہو ئج تھی چھت سے غبارے لٹک رہے تھے ارمان نے ہلکے ہلکے قدم اٹھاتے وہ کمرے

کے اندر گیا ارمان کا دم گھٹنے لگا تھا ارمان نے پانی شرٹ ڈھیلی کی اور اپنی آنکھیں بند کی اس کمرے میں اس کی بیا کی خوشبو تھی اسے محسوس کرنے لگا۔۔۔

صبح ایہا کی آنکھ کھلی خود کو ایک اندھیرے کمرے میں پایا پہلے تو اسے سمجھ نا آئی کے وہ کہا ہے لیکن کل کا سارا منظر یار کرتے ایہا کو صبح ہوش آیا تھا وہ اپنے چکراتے سر کو پکڑ کر اٹھ کر بیٹھی اور انھیرے میں کی ادھر ادھر دیکھنے لگی۔۔

کلک۔۔کوئی ہے۔۔۔ کلکک۔ کون ہے یہاں کون لے کر آیا ہے مجھے ایہا چیختے ہوئے بولی تھی لیکن وہاں کوئی بھی ایہا کی بات سننے والا نہیں تھا مم۔۔۔مان۔۔۔اجاؤ کہاں ہو تم ایہا روتے ہوئے کہنے لگی بیا چیخ چیخ کر تھک گئی تھی لیکن وہ ایک تہ خانہ تھا جس میں بیا کو رکھا گیا تھا کوئی بھی سقر کے علاوہ وہاں جاتا نہیں تھا بیا کو باندھا نہیں گیا تھا بیا زمین سے اٹھی اور دیوار کا سہارا لیتے وہ کوئی باہر نکلنے کا راستہ ڈھونڈنے لگی تھی کیکن اسے نظر کچھ بھی نہیں ارہا تھا وہ پھر سے روتے ہوئے وہاں ہی بیٹھ گیں تھی۔۔۔

بیا۔۔کہاں چلی گیں ہے آپ نے تو کہا تھا آپ ہمشہ میرے پاس رہے گی آپ نے اپنا خیال کیوں نہیں رکھا بیا آپ کیوں اکیلی باہر چلی گیں ارمان آنکھوں میں انسو کیے سامنے لگی بیا کی تصویر پر ہاتھ پھیرتا ہوا باتیں کر رہا تھا ارمان کی حالت ایسے تھی جیسے اس کا باغ ایک دم سے اجڑ گیا ہو دوسری طرف عرش میر حدید بھی سب ایہا کی وجہ سے بہت پریشان تھے کسی کا بھی دھیان سقر کی جانب گیا ہی نہیں تھا۔۔۔

اگر کسی نے پیسوں کے لیے آبی کو کڈنیپ کیا ہوتا تو اب تک اس کڈنیپر کی کال اچکی ہوتی لیکن کسی کی بھی کال نہیں آئی اور کوئی بہت کی ہوشیار تھا ابی کا لاکٹ جس میں ہم نے ٹریکر لگایا تھا وہ بھی اتار کر پھینک دیا گیا ہے عرش ہاتھوں کی مٹھی بنائے اپنی تھوڑی تلے رکھے سوچتے ہوئے زمانے بیٹھے میر حدید شایان کو دیکھ کر کہنے لگا۔۔

میر میری بیٹی کہاں چلی گیں اسے ڈھونڈ کر لائے نا پہلے ہے وہ بہت مشکلوں سے گزری ہے اب پھر دس سال کومے میں رہی ہے اس کے ساتھ ہی سب کچھ کیوں ہوتا ہے انمول روتے ہوئے کہنے لگی تو میر نے انمول کے گلے لگایا میں ہماری بیٹی کو جلدی ہی لے آؤ گا یہ میرا تم سے وعدہ ہے میر نے انمول کے بالوں پر اپنے لب رکھتے ضبط سے کہا غصہ اسے بھی بہت ارہا تھا لیکن اسے سمجھ نہیں ارہا تھا وہ کیا کرے کہاں سے ابیہا کو ڈھونڈے۔۔

عرش تم لوگ ارمان کے پاس جاؤ اس کی حالت ٹھیک نہیں تھی اسے تم لوگوں کی ضرورت ہے میر نے عرش کو کہا تو عرش نے ہاں میں سر ہلاتے اٹھ کر چلا گیا۔۔

ابیہا کو ہوش میں آئے کافی دیر گزر گیں تھی پیاس کی وجہ سے ابیہا کا گلا خشک ہو رہا تھا لیکن وہاں کوئی اس کی سن ہی کب رہا تھا ابھی وہ بیٹھی گھٹنوں میں سر دیئے روتے ہوئے ماں کے بارے میں ہی سوچ رہی تھی کے دروازہ کھولنے کی آواز ائی اور ایک روشنی سامنے بیٹھی ابیہا پر پری تھی سقر نے اندر آتے وہاں کی لائٹ جلائی تو پورا کمرہ روشن ہوا تھا ابیہا کے سر اٹھا کر دیکھا تو روشنی کی وجہ سے ابیہا کی آنکھیں بند ہوئی تھی سقر چلتا ہوا ابیہا کے پاس آیا اور اسے غور سے دیکھنے لگا ابیہا نے بھی اپنی آنکھیں کھول کر دیکھی سامنے ایک خوبصورت لڑکے کو دیکھ کر ابیہا کو خوف آیا تھا کے کہی وہ اس کے ساتھ کچھ غلط نا کر دے۔۔۔

کک۔۔کون ہے آپ اور مجھے یہاں کیوں لے کر آئے ہے ابیہا نے ڈرتے ہوئے پوچھا سقر نے ابیہا کو دیکھا جو چہرے تو بہت معصوم لگ رہی تھی۔۔۔

تم میرا بدلہ پورا کرنے کے لیے یہاں لائی گئی کو سقر انتہائی سرد لہجے میں بولا کے ابیہا کو سقر کے لہجے کا سرد پن اپنے وجود میں سرایت کرتا ہوا محسوس ہوا تھا ابیہا نے خوف سے پھٹی آنکھوں سے سقر کو دیکھا وہ کون سے بدلے کی بات کر رہا تھا۔۔

کک۔۔۔کوں سا بدلہ مم۔۔میں تو آپ کو جانتی بھی نہیں پپپپ۔۔لل۔پلز مجھے جانے سے ابیہا آٹھ کر بھاگنے والے انداز سے باہر کو جانے لگی کے سقر نے غصے میں آتے ابیہا کو بازو سے پکڑ کر اپنے سامنے کیا اور ایک زوردار تھپڑ ابیہا کے منہ پر مارا تھا کر ابیہا کو آپنا سر چکراتا ہوا محسوس ہوا تھا وہ تو اتنی نازک تھی کے کسی نے اسے کبھی کانٹا تک نا چبنے دیا تھا اور سقر نے اسے تھپڑ مار دیا تھا۔۔۔

خبردار یہاں سے جانے کی کوشش کی تو زندہ زمین میں گھاڑ دوگا جب تک وہ تمہارا سو کالڈ بھائی عرشمان شاہ تمہیں بچانے نہیں آتا تم یہاں ہی رہو گی۔۔

بیا۔۔۔دوسری طرف ارمان کو ایسا لگا جیسے اس کے دل پر کسی نے گھونسہ مارا ہو اسے اپنے دل پر تکلیف اٹھتی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔۔۔

عرش۔۔۔کیوں عرش نے تمہارا کیا بگاڑا ہے کہی تم وہی تو نہیں جس نے علینا کو ابیہا اپنے آنسو صاف کرتی ہمت کرتے ہوئے بولی تھی۔۔

ہاہاہاہاہا۔۔۔بہت سمارٹ ہو تم ہاں میں وہی ہو علینا میرے پاس ہی ہے بیوی ہے وہ میری لیکن تمہیں تو بدلہ لینے کے لیے لایا ہو جب عرشمان شاہ یہاں آئے گا تو اسے ایسی موت مارو گا کے یاد رکھے گا وہ سقر کے جبڑے عرش کا نام لیتے تنے تھے۔۔۔

خبردار میرے بھائی کو کچھ کیا تو جان لے کو گی تمہاری ابیہا بھوکی شیرنی کی طرح جھپٹی تھی کے سقر کو غصہ آیا اس نے ابیہا کے بال پکڑ کر سامنے دیوار پر مارا تھا کے ایک چیخ ابیہا کے منہ سے نکلی تھی خون کی لکیر ابیہا کے ماتھے سے نکل رہے تھی۔۔

اہہہ۔۔۔ببب۔۔بیا۔۔۔ارمان کے دل میں مزید درد اٹھا تھا ارمان نے اپنا ہاتھ اپنے دل کر رکھا تھا جیسے کسی نے اس کا دل کچل دیا ہو ارمان وہاں کی اپنا دل تھامے دیوار کے ساتھ بیٹھتا چلا گیا۔۔

ارمان ارمان کہاں ہو تم جنت بھی گھر میں داخل ہوتے ارمان جو آوازیں دینے لگی ایسا گھر میں اتنی خاموشی کیوں ہے سب کہاں ہے جنت نے پریشان ہوتے عثمان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اتنے میں عرش بھی گھر میں داخل ہوا تھا۔۔

اسلام وعلیکم عرش بھائی جنت نے سلام کیا تو عرش نے عثمان اور جنت کی طرف دیکھا۔۔۔

واعلیکم السلام۔۔۔ عرش نے اپنے آپ کو نارمل کرتے ہوتے کہا۔۔

آپ بھی بیا اور ارمان سے ملنے آئے ہے لیکن وہ کہی نظر ہی نہیں ارہے ہے جنت مسکراتے ہوئے عرش سے کہنے لگی تو عثمان کو عرش کچھ پریشاں سے لگا تھا۔۔۔

ہمم ارماں اپنے کمرے میں ہو گا یہ کہتے عرش سیڑھیاں چڑھتا اور گیا تو عثمان اور جنت بھی گئے تھے۔۔۔

ارمان۔۔ عرش نے دروازہ کھولا تو ایک دفعہ تو پورا کمرہ دیکھتے جنت عثمان عرش خیران ہوئے تھے لیکن اب کی نظر ایک ساتھ دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے بے ہوش ارمان کر پڑی تو سب ہی اس کی طرف بھاگ تھے۔۔

ارمان ارمان عرش نے اک کا چہرہ تھپتایا لیکن کوئی جواب نا پاتے عثمان جلدی سے آگے ہوا تھا عثمان نے چیک کیا تو اس کے چہرے کی بھی ہوائیاں اڑی تھی جلدے کرو عرش اسے ہاسپٹل لے کر جاؤ اسے ہارٹ اٹیک آیا ہے یہ سننے کی دیر تھی کے جنت بھی صدمے سے بے ہوش ہوئی تھی۔۔۔

جنت اووو میرے خدا عثمان نے جنت کو اٹھایا اور عرش نے ارمان کو اٹھایا دونوں کو ہاسپٹل لے گئے۔۔۔

ایہا وہاں ہی درد کے مارے زمین پر بیٹھتی چلی گیں اس کا سر گھوم رہا تھا اس نے سقر کی جانب دیکھا اسے دو دو نظر ارہے تھے جلدی ہی وہ ہوش و حواس سے بیگانہ ہوتے زمین پر گری تھی سقر اسے ایک نظر دیکھتا باہر چلا گیا سقر کی آنکھوں میں کوئی بھی تاثر نہیں تھا سقر سیدھا اپنی ماں کے پاس گیا تھا۔۔۔

ماما۔۔۔آج ہم اپنے بدلے کی پہلی سیڑھی پر قدم رکھ چکے ہے بہت جلد آپ کا دشمن اور اس کا بیٹا یہاں ہو گئے سقر اپنی ماں کا ہاتھ چومتے ہوئے بولا کے اسے اپنی ماں کے ہاتھوں میں ہلکی سی حرکت محسوس ہوئی تھی سقر نے خیرانگی سے اپنی ماں کی طرف دیکھا اور خوش ہوا تھا ماما ماما آپ نے حرکت کی ہے ماما آپ ٹھیک ہو گئی سقر نے جلدی سے وہ ہاتھ تھام کر چوما تھا اور ڈاکٹر کو کال کی۔۔

تم یہاں کیا کر رہی ہو ہمارے گھر میں ایلکس روز کو کمرے سے نکلتے ہوئے دیکھ کر بولا وہ تو خیران تھا کے روز یہاں کیا کر رہی ہے ایلکس تو کسی کام سے دوسرے شہر گیا تھا اب گھر آیا تھا تو روز کو دیکھتے پوچھا۔۔۔

کیوں میں یہاں نہیں اسکتی روز نے ایبرو اچکاتے پوچھا۔۔۔

نہیں تم یہاں نہیں اسکتی کیوں کے تمہارا یہاں کوئی کام نہیں ہے ایلکس نے اپنے سینے پر دونوں ہاتھ باندھتے ہوئے کہا۔۔

میرا ہی تو کام ہے یہاں روز اپنے بال جھٹکتے ہوئے بولی۔۔۔

کیا مطلب۔۔۔

مطلب یہ کے سقر کے ساتھ مل کر مجھے ڈی گینگ سے بدلہ لینا تھا سو عرشان شاہ کی بہن ایہا کو کڈنیپ کر کے یہاں لے آئی ہو سمپل۔۔

واٹ۔۔ایلکس بھی چیخنے واٹ۔۔ایلکس بھی چیختے ہوئے بولا۔۔

آہستہ بولو کیوں میرے کان پھاڑ رہے ہو۔۔۔

تم نے ایسا کیوں کیا اور تو پاگل ہے اس سے تو میں بات کرتا ہو وہ کیوں ہمشہ اپنی دشمنی میں لڑکیوں کو گھسیٹ لاتا ہے پہلے علینا بھابی اور اب ابیہا ایلکس کو سخت غصہ ارہا تھا سقر پر۔۔

کیونکہ اس ابیہا نے میرا پیار چھینا کے مجھ سے اسی لیے اس کی سزا تو بنتی ہے نا اور ویسے بھی مجھے کسی سے کوئی فرق نہیں پڑتا یہ کہتے روز واپس کمرے میں چلی گیں اور علینا جو چوری چوری سب باتیں سن رہی تھی ابیہا کی کڈنیپ والی باتیں سن کر وہ تو سکتے میں چلی گیں تھی اس کا ابیہا آپی یہیاں ہے لیکن کہاں افففف سقر یہ آپ نے کیا کر دیا مجھے اب جلدی سے ابیہا آپی کو ڈھونڈنا ہو گا پہلے پھر سقر سے بات کرو گی۔۔۔

◈◈◈

ارمان اور جنت کو بھی ہاسپٹل لے جایا گیا تھا جنت کو تو ہوش آ گیا تھا لیکن ارمان ابھی بھی اندر راو بزویشن تھا اسے مائنر اٹیک ہوا تھا ارمان کی حالت خطرے سے باہر تھی لیکن ابھی بھی وہ بے ہوش تھا عرش میر حدید شایان عثمان سب ہی یہاں موجود تھے سب پر اچانک ہی پریشانیاں اگئ تھی کسی کو کچھ بھی سمجھ نہیں ارہا تھا ادھر جنت ہو ہوش آیا تھا اسے بھی ابیہا کے بارے میں بتایا گیا تھا اس کا بھی رو رو کر برا حال تھا اوپر سے ارمان کی طبیعت۔۔

جنت آپ کیوں پریشان ہوتی ہے سب ٹھیک ہو جائے گا عثمان جنت سے بولا۔۔۔

کیسے ٹھیک ہو گا عثمان آپ نہیں جانتے میرا بھائی بیا سے کتنا پیار کرتا ہے وہ اسے نا ملی تو وہ مر جائے گا عثمان کہی سے بیا لا دو نا جانے ہچکیاں بھرتے ہوئے بولی تو جنت کی حالت دیکھتے عثمان بھی پریشان ہوا تھا۔۔

ڈاکٹر بھی اچکا تھا وہ اب عالیہ کا چیک اپ کر رہا تھا۔۔

یہ کیا سن رہا ہو میں سفر تم نے ایہا کو۔۔

ششششش۔۔ سفر نے ایکس کی بات سنتے خاموش رہنے کا اشارہ کیا اور چپ رہنے کا کہا اس کے کہیے پر ایلکس بھی چپ ہوا تھا۔۔۔

کیا ہوا ڈاکٹر کیسی ہے میری ماما۔۔

مبارک ہو سفر آپ کی ماما کی طبیعت کافی بہتر ہو گئی ہے وہ زندگی کی طرف لوٹ آئی ہے ہو سکتا ہے کچھ دنوں میں وہ اٹھ بھی جائے جیسے ابھی بھی وہ دیکھو کیسے اپنے ہاتھ ہلانے کی کوشش کر رہی ہے سفر نے اپنی ماں کو دیکھا جو واقع ہی ہاتھ ہلا رہی تھی۔۔۔

شکر ہے اللہ کا۔۔۔ تھینکیو ڈاکٹر۔۔

اوکے کوئی بھی میڈم نے حرکت کی مجھے فوراً بتائے گا میں اجاؤ گا یہ کہتے ڈاکٹر چلا گیا۔۔۔

سفر اب ایلکس کی جانب متوجہ ہوا تھا اب تم بولو کیا کہنا چاہتے ہو سفر اپنی ماں کے پاس خوشی سے جاتے ہوتے بولا۔۔۔

میں یہ کہا سن رہا ہو کے تم نے عرشمان شاہ کی بہن کو کڈنیپ کر لیا ہے اور اسے یہاں لے آئے ہو تم ایسا کیسے کر سکتے ہو سفر تم ہمشہ اپنی لڑائی میں لڑکیوں کو بیچ میں کیوں لے آتے ہو ایلکس کو واقع ہی سفر ہر غصہ تھا۔۔

سفر نے اپنی ماں کا ہاتھ پکڑا اور ایلکس کی طرف دیکھا کیا تم یہ نہیں دیکھ رہے کے میری ماں بدلے کا سن کر ٹھیک ہو رہی ہے جب بدلہ لے لو گا تو میری ماں بالکل ٹھیک ہو کر میرے پاس اجائے گی۔۔۔

لیکن سفر تم نے یہ غلط کیا ہے تمہیں عرشمان شاہ کو خود کھلے عام کہنا چاہئے تھا نا کے اس کی بہن کو اغواہ۔۔

شٹ اپ جسٹ شٹ اپ ایلکس۔۔ تم میرے کام میں نا ہی بولو تو اچھا ہے اور اب اس کی بہن اہی گیں ہے تو اسے تھوڑا تڑپنے دو ڈھونڈنے دو اپنی بہن کو جب وہ ڈھونڈ ڈھونڈ کر تھک جائے گے تب انہیں بتاو گا کے تمہاری بہن یہاں ہے تب وہ آئے گا خبر دار تم نے عرش کو بتایا ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا سقر نے سخت لہجے میں کہا تو باہر کھڑی علینا بھی سقر کا یہ روپ دیکھ کر پھر سے اسے غلط سمجھنے لگی تھی بھلے میر انکل نے غلط کیا تھا لیکن سقر آپ کو ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا علینا یہ سوچتے اب اپنے کمرے میں چلی گیں تھی۔۔

سقر نے ایک گارڈز کے ہاتھ ابیہا کو کھانا پہنچا دیا تھا ابیہا کو بھی ہوش اگیا تھا لیکن سر کی چوٹ کی وجہ سے اس کا پورا جسم ایسے تھا جیسے سن ہو گیا ہو اسے اپنے اندر محسوس ہوتی تبدیلی کچھ دن پہلے محسوس ہوئی تھی لیکن اسے کنفرم کرنے کا ٹائم ہی نہیں ملا تھا ابیہا نے اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھا اور اپنی آنکھیں بند کی۔۔۔

مان۔۔۔ ابیہا کی منہ سے سسکی بھرے لہجے سے ارمان کا نام نکلا تھا۔۔

اہہہہ۔۔۔ دوسری طرف ایک جھٹکا ارمان کے جسم کو لگا تھا ایک نرس جو اس کے پاس ہی کھڑی تھی جلدی سے ڈاکٹر کو بلا لائی تھی ارمان کو چیک اپ کیا جا رہا تھا تھوڑی دیر بعد ڈاکٹر باہر آیا تو عرش نے ڈاکٹر سے ارمان کے بارے میں پوچھا۔۔

آپ کے پیشنٹ کی حالت اب خطرے سے باہر ہے ابھی وہ بے ہوش ہے کچھ دیر میں ہوش میں آجائے گے پھر سارا مکمل بیک اپ کر کے ہم آپ کو بتائے گے کے آپ انہیں کب گھر لے جا سکتے ہے ڈاکٹر یہ کہتے چلا گیا عرشمان شاہ میر سلطان حدید شایان سب ہی پریشان تھے کسی کو سمجھ نہیں ارہا تھا سب کے ساتھ ہو کیا رہا ہے۔۔۔

رات کو سقر پھر سے ایہا کے پاس گیا تھا اور اس دفعہ سقر کے ساتھ روز بھی تھی ایہا تو سقر سے ڈر ہی گئی اور روز کو دیکھتے اس کی آنکھوں میں خیرانگی در آئی تھی کے یہاں کیسے۔۔۔

سقر کو پھر سے اپنے پاس آتا دیکھ ایہا نے سسکی بھرتے پیچھے ہوئی تھی علینا بھی سقر کا پیچھا کرتے اس تہ خانے میں اگیں تھی اور باہر ہی چھپ کر دیکھنے لگی تھی۔۔

دد۔۔دیکھو میرے قریب مت آؤ م۔۔ میں نے کچھ نہیں کیا ایہا کو ڈر تھا وہ اسے کچھ نا کر دے یا جو وہ سوچ رہی ہے اگر اس کا بچہ تو وہ اسے کھونا نہیں چاہتی تھی۔۔۔

تمہیں میں نے کچھ کہنا بھی نہیں ہے کہنا تو اس نے ہے سقر نے روز کو دیکھتے ہویے کہا۔۔

تمہیں میں نے کہا تھا تم نے میری محبت چھینی ہے تو میں تمہیں برباد کر دوگی روز نے ایہا کے قریب جاتے اس کے بولوں سے پکڑا تھا کے ایہا نے سسکاری بھری تھی ایہا کی آنکھوں سے آنسو بل بل بہنے لگے تھے علینا یہ سب دیکھتی اسے سقر پر غصہ ارہا تھا کے وہ کیوں نہیں روز کو کچھ کہ رہا۔۔۔

میں نے تمہیں پہلے بھی کہا تھا روز کے ارمان میرا تھا میرا ہے اور میرا ہی رہے گا اور میں نے اسے تم سے نہیں چھینا وہ تمہارا تھا ہی نہیں ایہا بھی اپنے بال چھڑواتے روز پر چیخی تھی رو رو کر ایہا کا گلا بیٹھ گیا تھا۔۔۔

سقر خاموشی سے ایہا کو دیکھ رہا تھا جو اپنے پیار پر بات آنے پر شیرنی کی طرح روز پر جھپٹی تھی۔۔۔

تم مروگی تو مجھے سکون آئے گا جب تمہارے مرنے پر ارمان تڑپے گا تب تب میرے دل کو سکون آئے گا روز نے ایہا کو بازو سے جھنجھوڑ کر اسے زمین کی طرف پھینکا تھا اپنے آپ کو زمین پر گرتے دیکھ آیہا کی چیخ نکلی تھی لیکن دو مہربان ہاتھوں نے ایہا کو گرنے سے بچا لیا تھا ایہا کی بدتر حالت دیکھتے علینا نے ایہا کو

دیکھا جس کی حالت ایسی تھی جیسے کئی صدیوں سے بیمار تھی علینا نے تو ہمشہ ابیہا کو لاڈ پیار سے رہتے دیکھا تھا سب ان کی اتنی عزت کرتے تھے لیکن یہاں۔۔۔

صنم تم یہاں سفر سرد لہجے میں بولا۔۔

ہاں میں یہاں اور سفر مجھے آپ سے اس قدر بے رحمی کی امید نہیں تھی جو آپ ابیہا آپی کے ساتھ کر رہے ہے علینا بھی سخت لہجے میں بولی تھی جو سفر کو ناگوار گزر رہا تھا لیکن وہ اب علینا کو کچھ کہتا نہیں تھا وہ دوبارہ سے اپنے پیار کو اپنے آپ سے بد ظن نہیں کرنا چاہتا تھا ابیہا تو علینا کو اپنے سامنے پاتے اس کے ساتھ چپک کر پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی۔۔۔

روز تو غصے سے ابیہا کو دیکھتے وہاں سے چلی گیں تھی۔۔۔۔

تم کمرے میں او صنم پھر تمہیں پوچھتا ہو۔۔۔۔

مجھے ابھی ابیہا آپی کے پاس رہنا ہے بعد میں او گی علینا بھی ضدی انداز میں بولی تو سفر اپنے لب بھیچ کر رہ گیا اور ایک نظر علینا کو دیکھ کر چلا گیا۔۔۔۔

علینا۔۔ابیہا سسکتے ہوئے بولی۔۔۔

ابیہا آپی آپ یہاں بیٹھے علینا ابیہا کو لاتے ایک جگہ پر بیٹھایا اور خود بھی ابیہا کے ساتھ نیچے بیٹھ گی۔۔

ارمان کو ہوش آیا تھا تب سے وہ ابیہا کے بارے میں پوچھ رہا تھا لیکن کسی کے پاس بھی ابیہا کے بارے میں بتانے کے لیے کچھ بھی نہیں تھا۔۔۔۔

عرش تم نے تو کہا تھا تم بیا جو ڈھونڈ لاو گے ارمان بیڈ پر مشکل سے بیٹھتے ہوئے بولا۔۔۔۔

ارمان تم ٹینشن مت لو ہم ڈھونڈ لے گے عرش نے ارمان نے کندھے پر ہاتھ رکھتے حوصلہ دیتے ہوئے کہا۔۔۔۔

جب ڈھونڈو گے میری بیا کو کہی روبرٹ نے تو کچھ نہیں کیا پہلے بھی تو اس نے بیا کو۔۔

پورا آٹلی چھان مارا ہے روبرٹ یہاں ہوتا تو مل جاتا ویسے بھی روبرٹ ابھی اس پوزیشن میں نہیں ہے کے وہ دوبارہ سے ہم ہر ہاتھ ڈال سکے۔۔

ارمان کی آنکھیں بند ہو رہی تھی اسے ہیوی ڈوز دی گئ تھی ارمان تم ارام کرو ابھی تمہیں گھر بھی لے جائے گے عرش کی بات سنتے ہی ارمان پھر سے غنودگی میں چلا گیا تھا۔۔

ابیہا آپی آپ ٹھیک تو ہے نا علینا نے ابیہا کے آنسو صاف کیے۔۔

ععع۔۔۔علینا مجھے یہاں سے نکال دو مجھے اپنے مان کے پاس جانا ہے میرا دل کہ رہا ہے وہ ٹھیک نہیں ہے میرا مان ٹھیک نہیں ہے ابیہا علینا کے گلے لگتے رونے لگی تھی۔۔۔

آبی آپی میں وعدہ کرتی ہو میں سقر سے بات کروگی لیکن ابھی میں آپ کو یہاں سے نکال نہیں سکتی یہ نا ہو سقر مزید غصے میں اجائے وہ کچھ کر بیٹھے لیکن میں سقر سے بات کروگی کے آپ کو اس تہ خانے سے باہر نکال دے ابیہا نے علینا کو دیکھا اسے تو ایک ہمدرد مل گیا تھا ابیہا کو اور کیا چاہیے تھا پھر وہ کافی دیر بیٹھ کر باتیں کرتی رہی تھی۔۔۔

روز کمرے سے نکل کر گیں تو آگے سے ایلکس ٹکڑ گیا تھا تم میرے سامنے اگئے روز نے کوفت سے کہا۔۔۔

یہ تم نے اچھا نہیں کیا ایک بے قصور لڑکی کو تم یہاں لے آئی ہو۔۔۔

وہ بے قصور نہیں ہے کتنی دفعہ کہا ہے اس نے مجھ سے میری محبت چھینی تھی میں نے بھی اسے اس کی محبت سے دور کر دیا ہے۔۔۔

تمہیں اندازہ ہے تم کہ کیا رہی ہو محبت زبردستی نہیں کی جاتی یہ تو دل سے ہوتی ہے گاڈ کی طرف سے دی جاتی ہے میں تو سمجھتا تھا تم جسٹ شرابی اور بتمیز ہو لیکن مجھے یہ نہیں پتا تھا تم ایک بد دماغ اور پھتر دل لڑکی ہو اگر تمہارے دل میں واقع ارمان کے لیے محبت ہوتی تو اس کی خوشی میں خوش ہوتی نا کے اس کی خوشی چھننتی آئی سمجھ تم ایک خود غرض لڑکی ہو تمہیں صرف ارمان کو پانے کی ضد تھی محبت کے م سے بھی تم واقف نہیں ہوائی بڑی محبت کرنے والی آج ایلکس نے اگلے پچھلے سب حساب برابر کر ڈالے تھے اور ایلکس کی بات سنتے روز کا چہرہ غصے اور بے عزتی سے لال ہو رہا تھا۔۔

تمہارے اس لال ہوتے چہرے کو دیکھ کر لگ رہا ہے کے میرے باتیں تمہیں بہت بری لگ رہی ہے لیکن کبھی ان باتوں کو سوچنا ضرور یہ کہتے ایلکس چلا گیا اور روز اپنی مٹھیاں میچتے اپنے کمرے میں چلی گی اور کمرے میں جاتے غصے سے ادھر ادھر چکر لگانے لگی اس لڑکے نے ایہا کی وجہ سے اس طریقے سے بات کی تھی اور وہ کچھ بھی نہیں کہ سکی تھی لیکن ایلکس کی باتیں اس کے دماغ سے جا ہی نہیں رہی تھی۔۔۔

ارمان کو سچارج بھی کر دیا گیا تھا جنت ارمان کے ساتھ اس کے پیلس ہی گئی تھی روز بھی غائب تھی اب عرش ارمان سب کا شک روز پر تھا لیکن اس کا بھی کچھ پتا نہیں تھا۔۔

ارمان تم کیا کھاو گے جنت نے ارمان سے پوچھا جو گھر آتے اپنے کمرے میں جاتے بیڈ پر لیٹ گیا تھا۔۔

کچھ نہیں جنت میرا دل نہیں کر رہا ہے میں بس تھورا سا ریسٹ کرنا چاہتا ہوا کیلا رہنا چاہتا ہو۔۔۔

تم نے مجھ سے اب مار کھانی ہے جو تم اکیلے رہنے کی بات کر رہے ہو مجھے پتا ہے بیا کی وجہ سے لیکن جنت بھی رونے لگی تھی۔۔ للل۔۔ کلک۔۔ لکین وہ جلدی مل جائے گی انشاللہ جنت ارمان کے سامنے رونا تو نہیں چاہتی تھی لیکن آنسو تھے کے رک ہی نہیں رہے تھے۔۔۔

جنت اپنے آنسو صاف کرتی جلدی سے باہر چلی گیں تا کے ارمان مزید پریشان نا ہو۔۔۔

ارمان نے اپنا موبائل نکالا اور بیا کی تصویر دیکھنے لگا بیا کہاں چلی گیں ہے آپ کہاں ڈھونڈو میں آپ کو بیا کہا آپ نے تو کہا تھا آپ ہمشہ میرے پاس رہے گی پھر کیوں اپنا وعدہ بھول گی بیا میڈسن کے زیر اثر ارمان کی آنکھیں بند ہو رہی تھی وہ بیا کی تصویر دیکھتے دیکھتے ہی سو گیا تھا۔۔۔

اگلے دن۔۔۔

صنم بات سنو کہا جا رہی ہو صبح صبح ہی علینا کمرے سے نکلنے لگی تو سفر نے علینا کا ہاتھ پکڑا۔۔

چھوڑے سفر مجھے آپ سے یہ امید نہیں تھی کے وہ ابیہا آپی کیے ساتھ ایسا کرے گے عرش بھائی لوگوں نے کبھی انہیں کانٹا تک چبنے نہیں دیا تھا اور آپ ان کے ساتھ کیا کر رہے ہے۔۔۔

صنم تم ان معاملوں میں نا پڑو تو بہتر ہے اور تم کسی کی وجہ سے مجھ سے ایسے بات نہیں کر سکتی مجھ سے دور نہیں رہ سکتی سفر بھی غصے میں آتے علینا کو بازو پکڑتے ہوئے کہنے لگا۔۔

چھوڑے سفر مجھے۔۔۔ مجھے آپ سے بات نہیں کرنی میں رو سمجھی تھی اک اچھے انسان بن گئے ہے لیکن آپ ابھی بھی ویسے کے ویسے ہی ہے پھتر دل علینا کے آنسو دیکھ کر سفر نے علینا کا بازو چھوڑا۔۔

دیکھو علینا یہ ہمارا پرسنل میٹر ہے۔۔

نہیں سفر جو بھی تھا آپ نے پہلے عرش بھائی سے بدلہ لینے کے لیے مجھے کڈنیپ کیا مجھے یوز کرنا چاہا پھر آپ کو مجھ سے محبت ہو گیں اور اب ابیہا آپی کو۔۔۔

شٹ اپ علینا تم یہ کیسے کہ سکتی ہو کے میں نے تم سے بدلہ لینے کے لیے یہاں لایا تھا مجھے تم سے محبت ہوئی تھی عرش نے تمہیں مجھے دینا نہیں تھا اسی لیے سب سے چرا کر تمہیں لے آیا تھا اور رہی بات ابیہا کی تو ادھر آؤ سفر نے علینا کا بازو پکڑا اور کھینچتا ہوا اپنی ماں کے پاس لے گیا۔۔۔

یہ دیکھو میری ماں کو جب میں نے بتایا کے میر کی بیٹی کو لے کر آیا ہو تب سے میری ماں بھی خوش ہوتی ٹھیک ہونے لگی ہے اور میں اپنی ماں کو خوش کرنے کے لیے کچھ بھی کر سکتا ہو سمجھی تمہیں اتنی ہمدردی ہو رہی ہے تم بھی وہاں ہی چلی جاؤ سفر غصے میں کہ تو گیا تھا اسے کیا پتا تھا اس کی ضدی بیوی واقع تہ خانے میں چلی جائے گی ابھی سفر کے کہنے کی دیر تھی علینا کمرے سے باہر چلی گیں تھی سفر بھی ایک نظر اپنی ماں کو دیکھتا اس کے ماتھے پر بوسہ دیتا باہر چلا گیا پیچھے ایک دم سے عالیہ نے آنکھیں کھولی تھی اور دروازے کو دیکھا تھا جہاں سے سفر اور علینا گئے تھے ایک حطرناک مسکراہٹ ہونٹوں پر آئی تھی۔۔۔

ارمان اٹھا تھا تو اس کا سر چکرا رہا تھا ارمان کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھی۔۔۔۔

مان تم اٹھ گئے میرا بچہ۔۔۔۔بیا نے ارمان کے ماتھے پر بوسہ دیا تو ارمان نے خیرت سے بیا کی طرف دیکھا جو سرخ ہی کپڑوں میں ملبوس تھی۔۔۔۔

بب۔۔۔بیا آپ یہاں آپ اگیں ارمان نے جلدی سے بیا کا ہاتھ پکڑا۔۔

اوفوو مان میں تو تمہارے پاس ہی ہو ہمشہ سے اور یہ کیا حال کیا ہوا ہے تم نے چلو اٹھو فریش ہو جاؤ سوپ بنا کر لاتی ہو تمہارے لئے بیا نے ارمان کے بکھرے بال سمیٹے تو ارمان خوشی خوشی اٹھا تھا اور پھر پلٹا بیا میرے کپڑے۔۔ لیکن بیا تو تھی ہی نہیں بیا بیا ارمان پورے کمرے میں دیکھنے لگا لیکن بیا نہیں تھی۔۔۔۔

چلو شکر ہے ارمان تم اٹھ گئے میں تمہارے لیے سوپ لے کر آئی ہو جلدی سے فریش ہو جاؤ ارمان کو جنت کی آواز آئی تو ارمان نے جنت کی طرف دیکھا ارمان کی حالت دیکھتے جنت کی آنکھوں میں انسو آئے تھے لیکن وہ اپنے آپ کو رونے سے قابو کر رہی تھی۔۔

میں آتا ہو یہ کہتے ارمان فریش ہونے چلا گیا۔۔۔

بیاوہاں ہی زمین پر لیٹی ہوئی تھی تہ خانے کا دروازہ کھلا تھا بیانے آنکھیں کھول کر دروازے کی طرف دیکھا تو اسے اپنا مان ہی نظر آیا تھا۔۔

مان۔۔۔۔ابیہانے اٹھنے کی کوشش کی تو ارمان جلدی سے آگے ہوا بیا دھیان سے اٹھے کیا کر رہی ہے آپ اپنا بالکل بھی خیال نہیں رکھتی ہے نا ارمان نے ابیہا کو اٹھاتے ہوتے بیٹھایا تو ابیہا غنودگی میں ہی مسکرائی تھی تم اگئے ہو نا میرا خیال رکھنے کے لیے اب کبھی مت جانا ابیہا اپنے سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولی ابیہانے آنکھیں بند کی اور چکراتے سر کے ساتھ اس نے سامنے بیٹھے ہی انسان پر الٹی کر دی تھی۔۔۔

ابیہا آپی اپی آپ ٹھیک تو ہے نا وہ جو ابیہا کے لیے کھانا لے کر ائی تھی آپنے اوپر الٹی کرتے دیکھ علینا پریشان ہو گیں تھی ابیہانے مندی مندی آنکھوں سے سامنے دیکھا لیکن سامنے علینا جو دیکھ آنکھوں میں انسو لائے وہ پھر سے بے ہوش ہو گیں تھی ابیہا کو بے ہوش ہوتے دیکھ علینا جلدی سے باہر بھاگی تھی اور سقر کے پاس گیں۔۔۔

سقر سقر ووو۔۔وہ آپی کو کچھ ہو گیا ہے وہ بے ہوش ہو گیں ہے۔۔۔

یہ تم نے آپنی کیا حالت بنائی ہوئی ہے سقر علینا کے کپڑوں سے آتی بدبو کو کہنے لگا۔۔۔

آپ میری فکر چھوڑے میں فریش ہو کر آتی ہو آپ جلدی سے ابیہا آپی کو وہاں سے نکلوا کر ایک کمرے میں شفٹ کرے اور ڈاکٹر کو بلائے وہ سقر کو حکم دیتی اپنے کمرے میں چلی گیں اور سقر منہ کھولے اپنی چھوٹی سی بیوی کو دیکھ رہا تھا جس حکم دیتی یہ جا وہ جا۔۔۔

سقر نفی میں سر ہلاتے خود تہ خانے میں چلا گیا اور وہاں جا کر ابیہا کو دیکھا جو ابھی بھی بے ہوش تھی سقر نے آگے جا کر ابیہا کو اپنے بازو میں اٹھایا اور ایک کمرے میں لے آیا اور بیڈ پر لٹا دیا ڈاکٹر کو کال کر کے سقر

نے ابیہا کو دیکھا جس کی حالت بری ہی تھی ابھی بھی وہ اسی سرخ فراک میں ملبوس تھی بال بکھرے ہوتے تھے سقر کو کچھ برا لگا تھا لیکن پھر اپنی ماں کو یاد کرتا وہ سخت نظروں سے ابہیا کو دیکھنے لگا تب تک علینا بھی فریش ہوتی اگئی تھی وہ اب ابیہا کے پاس بیٹھی تھی ڈاکٹر بھی اگیا تھا علینا ابیہا کے پاس ہی بیٹھی کبھی ہاتھوں کی مالش کرتی کبھی پیروں کی ڈاکٹر نے چیک اپ کیا تو انہوں نے ابیہا کے شوہر کے بارے میں پوچھا۔۔

آپ کو جو کہنا ہے مجھ سے بولے سقر غصے سے بولا۔۔۔

مبارک ہو یہ پریگنٹ ہے ڈاکٹر کے کہنے کی دیر تھی علینا کا چہرہ خوشی سے کھل اٹھا تھا اور سقر کا چہرہ پر کوئی تاثر نہیں تھا نا ہی غصے کا نا ہی خوشی کا سقر کا چہرہ ہر تاثر سے پاک تھا ڈاکٹر یہ کہتے چلا گیا۔۔۔

افففف۔۔۔ میں خالہ بن گئی علینا خوش ہوتے سقر کے پاس گئی اسے گلے لگالیا اب ابیہا آپی اسی کمرے میں رہے گی اور میں خود ان کا خیال رکھو گی سقر بھی ابیہا کی حالت دیکھا علینا نے کچھ نا بولا اور چلا گیا اور باہر کھڑی یہ سب سنتی روز پر تو پہاڑ ٹوٹ پڑا تھا غصے سے چہرہ۔لال ہو رہا تھا اپنے پیر پٹختے وہ کمرے میں چلی گیں۔۔۔

علینا ابیہا کے پاس گیں ابیہا کو بھی ہوش اگیا تھا اس نے پہلے کمرے کو دیکھا پھر علینا کو۔۔۔

میں کہاں ہو یہاں کون لے کر آیا ہے علینا ابیہا نے اٹھ کے بیٹھنے کی کوشش کی تو علینا نے ابیہا کو پکڑ کر بیٹھایا اور بیڈ کی کراون سے ٹیک لگادیا۔۔

سقر ہی کے کر آئے ہے یہاں آپ کو اور آپی آپ کو پتا ہے میں ماں بننے والی ہو علینا خوشی میں الٹا ہی بول گئی تھی۔۔۔

اووو ماشاءاللہ ابیہا بھی خوش ہوئی تھی۔۔۔

افففف آپی سوری سوری میں نہیں آپ ماں بننے والی ہے میں ایکسائٹڈ میں غلط بول گیں علینا اپنے سر پر ہاتھ مارتے ہوئے کہنے لگی تو ابیہا کا چہرہ ایک پل کو تاریک ہوا تھا پھر علینا کو دیکھا۔۔

کلک۔ کہا تم سچ کہ رہی ہو علینا ابیہا آپنے پیٹ پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولی۔۔۔

ہاں آپی اور آپ فکر نا کرے جلدی ہی ارمان بھائی آپ کو لینے اجائے گے تب تک میں آپ کو خیال رکھو گی میں ابھی آپ کے لیے سوپ بنا کر لاتی ہو علینا یہ کہتے چلی گیں اور ابیہا کی آنکھوں میں انسو بہہ رہے تھے کاش تم میرے پاس ہوتے تو یہ خوشخبری میں تم سے شئر کر سکتی۔۔۔

نہیں نہیں یہ نہیں ہو سکتا میں تمہیں یہ خوشی بھی نصیب نہیں ہونے دو گی تمہارے اس بچے کو ہی مار دو گی روز غصے سے کہتے ادھر ادھر چکر لگا رہی تھی۔۔۔۔

رات ہو چکی تھی ارمان کا دم گھر میں گھٹنے لگا تھا وہ باہر نکل کر اکیلے ہی سڑک پر چلنے لگا تھا۔۔

مان۔۔۔ تم اپنا خیال رکھا۔۔۔

مان۔۔۔ تم کبھی مسکرا بھی لیا کرو ہمشہ منہ بنا کر گھومتے رہتے ہو ابیہا اسے تنگ کرتے ہوئے بولی تھی۔۔۔۔

بیا کہا چلی گیں ہے آپ آپ کے بن آپ کا مان ادھورا ہے۔۔

یہ دل تنہا کیوں رہے۔۔۔۔

کیوں ہم ٹکڑوں میں جیئے۔۔

کیوں روح میری یہ سہے۔۔۔۔

میں ادھورا جی رہا ہو۔۔۔

پ دم یہ کہ رہا ہو۔۔۔۔

مجھے تیری ضرورت ہے۔۔مجھے تیری ضرورت ہے۔۔۔۔

ارمان وہاں سمندر میں جاتے پھتر اٹھا اٹھا کر سمندر میں پھنک رہا تھا پھر ایک دم زمین میں گھٹنوں کے بل بیٹھ کے چیخا تھا بیاااااااااااااا۔۔۔۔۔۔

مجھے تیری ضرورت ہے۔۔۔۔

آندھیروں سے تھا میرا رشتہ بڑا۔۔

اجالوں سے تو نے واقف کیا۔۔۔

ارمان کو بیا کے ساتھ گزرے پل یاد آنے لگے تھے جہاں ارمان نے اپنی بیا کی ویشز پوری کی تھی۔۔

اب لوٹا ہو میں ان آندھروں میں پھر تو پایا ہے خود کو بیگانہ یہاں۔۔۔

تنہائی بھی مجھ سے خفا ہو گی بنجروں نے بھی ٹھکرا دیا۔۔

میں ادھورا جی رہا ہو خود پر ہی ایک سزا ہو مجھے تمہاری ضرورت ہے مجھے تمہاری ضرورت ہے۔۔

تیرے جسم کی خوشوئیں ابھی بھی سانسوں میں زندہ ہے۔۔

دوسری طرف ابیہا اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھے ارمان کو محسوس کر رہی تھی۔۔۔

تیری یادوں کی زنجریں ابھی بھی ہاتھوں میں بندھی ہے

تو ہی آکر نکال مجھے یہاں سے کر مجھے یہاں سے رہا۔۔

میں ادھوری جی رہی ہو۔۔

ہر پل یہ کہ رہی ہو۔۔۔

مجھے تیری ضرورت ہے۔۔مجھے تیری ضرورت ہے ابیہا نے اپنی آنکھیں بند کر لی اور ارمان کو سوچنے لگی۔۔

آبی آپی یہ سوپ پی لے تب تک علینا بھی سوپ لے ائی تھی ابیہا کو بھی بھوک لگی تھی اس نے بھی اپنے بچے کے لئے اب اپنا خیال رکھنا تھا وہ بھی اب سوپ پینے لگی تھی علینا پیار بھری نظروں سے ابیہا کو دیکھ رہی تھی۔۔

اگلے دن۔۔۔۔

شاہ جی ابیہا آپی کو کون لے گیا ہے وہ کب واپس آئے گی روحا نم آنکھوں سے عرش کو دیکھتی ہوئی بولی تو عرش نے روحا کو دیکھا۔۔۔۔

روحا تم پریشان مت ہو تمہیں تو ماما کو سنبھالنا ہے ان کے ساتھ رہا کرو ان کا دل بھلایا کرو تا کے وہ اپنی طبیعت خراب نا کر لے۔۔

میں ماما کا خیال رکھتے ہو شاہ جی لیکن آپ آج کل بالکل بھی اپنا خیال نہیں رکھ رہے ہے کچھ کھاتے بھی نہیں ہے۔۔

میں جب تک آبی کو نہیں ڈھونڈ کو گا تب تک مجھے سکون نہیں آئے گا عرش نے روحا کو گلے لگاتے ہوئے کہا تو روحا بھی خاموشی کے ساتھ عرش کے گلے لگ کر آنسو بہانے لگی۔۔

علینا ابیہا کا اچھے سے خیال رکھ رہی تھی کل سے ابیہا کا سامنا سقر سے بھی نہیں ہوا تھا نا ہی روز سے ابیہا نے تو سکون کا سانس لیا تھا۔۔

اس ٹائم بھی علینا ابیہا کے لئے فریش جوس ہی بنا رہی تھی کے وہاں روز ائی تھی۔۔۔۔

علینا روز نے علینا کو پکارا تو علینا نے روز کی طرف دیکھا۔۔۔۔

جی۔۔۔

تمہیں سقر بلا رہا ہے اسے کوئی ضروری کام ہے تم سے۔۔

اچھا لیکن پہلے میں آبی آپی کو یہ جوس دے او پھر جاتی ہو۔۔۔

سقر کو جلدی ہے تم جاؤ یہ جوس میں سے آتی ہو روز نے منہ بناتے کہا علینا کو تو روز پر یقین تو نہیں تھا لیکن علینا پہلے ہی سقر سے باتیں سن چکی تھی کے وہ ابیہا کی وجہ سے اسے اگنور کر رہی ہے اسے کیے مجبور اًجانا پڑا اور روز کے ہاتھوں جوس بھجوا دیا علینا تو چلی گیں تھی روز نے ادھر ادھر دیکھا پھر ہاتھ میں پکڑی ایک چیز نکالی اور اسے جوس میں ڈال دیا اور یہ سب ایلکس دیکھ رہا تھا ایلکس کو روز کی اس حرکت سے غصہ آیا تھا وہ روز کو پتا نہیں کب سے لیکن پسند کرنے لگا تھا اس کی سوچ تھی کے وہ اچھی ہو گی یا بدل جائے گی لیکن آج کی حرکت دیکھ کر وہ سمجھ چکا تھا کے اس کی روز کو ایک اور ڈوز کی ضرورت ہے وہ سقر نے ایلکس کو بتایا تھا ابیہا پریگنٹ ہے اسے کیے ایلکس کو زیادہ غصہ ارہا تھا۔۔

ابھی روز باہر نکلتی کے ایلکس اس کے آگے آیا تھا۔۔۔

کیا ہے اب تم کیوں میرے سامنے اگئے روز ایک دم سے ایلکس کے سامنے آنے سے گھبرا گیں تھی ایک پل کو روز کے ہاتھ بھی کانپے تھے کہی ایلکس نے دیکھ تو نہیں لیا۔۔۔

یہ تم کیا کرنے والی تھی اور جوس میں کیا ملایا ہے تم نے ایلکس نے غصے سے پوچھا تو روز کے چہرے کا رنگ فق ہوا تھا۔۔۔

کک۔۔ کچھ۔۔۔ نن۔۔ نہیں میں نے کیا ملانا ہے میں تو یہ جوس ابیہا کو دینے جا رہے تھی روز نے ماتھے پر آیا پسینہ صاف کرتے ہوئی بولی۔۔۔

اچھا تو ماتھے پر پسینہ کیوں ارہا ہے پھر ایلکسس نے طنزیہ انداز میں کہا۔۔۔

تم کون ہوتے ہو مجھ سے سوال پوچھنے والے روز بھی غصے سے بولی تو ایلکس کو غصہ آیا ایک زوردور تھپڑ روز کے منہ پر مارا تھا کے جوس کا گلاس روز نے ہاتھ سے چھوٹ کر چھنا کے سے نیچے گرا تھا اور چکنا چور ہوا تھا روز نے اپنے چہرے پر ہاتھ رکھتے خیرانگی سے ایلکس کو دیکھا وہ جو علینا اور سقر بھی نیچے ارہے تھے سامنے کا منظر دیکھتے ہو بھی یہاں آئے تھے۔۔

یہ کیا ہو رہا ہے ایلکس اور تم نے روز کو تھپڑ کیوں مارا سقر کو تو کچھ سمجھ نہیں ارہا تھا کیا ہو رہا ہے۔۔۔

یہ علینا بھابھی نے جوس دیا تھا کے ایبا کو دے او اور اس لڑکی کو پتا چلا ہے کے ایبا پریگنٹ ہے تو جوس میں کچھ ملا کے دے رہی تھی اسے میں نے دیکھ لیا ایلکس پانا غصہ ضبط کرتے ہوئے بولا۔۔

علینا انکھیں پھاڑے روز کو دیکھ رہی تھی جو اپنا راز کھلنے پر سقر کو دیکھ رہی تھی۔۔

کیا یہ سچ کہ رہا ہے روز سقر کو بھی غصہ آیا تھا وہ بدلہ لینا چاہتا تھا لیکن کسی بچے کو مارنا نہیں۔۔

افففف میری خدا میری کہ غلطی ہے جو میں نے تم کر یقین کر کے اپی کے پاس بھیجنا چاہا علینا تو سر پکڑ کر بیٹھ گیں تھی۔۔۔

و۔۔وہ سقر مجھے غصہ تھا اسی لیے۔و۔۔وہ سقر مجھے غصہ تھا اسی لیے۔۔۔

تم۔۔۔ سقر غصے سے روز کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

تمہیں میں نے اچھا انسان سمجھا تھا میں سمجھا تھا تم روبرٹ کی وجہ سے بگڑی ہوئی ہو چلو میں ٹھیک کر دو گا تم کو پتا نہیں کب مجھے خود پتا نہیں چلا کب اٹلی میں ہی تمہیں پسند کرنے لگ گیا تھا ایلکس نے تھکے ہارے کیجے میں کہا تو سقر علینا اور روز نے خیرت سے اس کی طرف دیکھا لیکن تم اس لائق ہی نہیں ہو کے تمہیں پسند کیا جائے تم ایک بے رحم لڑکی ہو اور سب ایک قاتل بھی بننے جا رہی تھی ایلکس کی آنکھوں میں ہلکی سی نمی دیکھ کر روز کو برا بھی لگ رہا تھا ایک ہی بات ہے تم نے ارمان کو پسند کیا تمہیں وہ

نہیں ملا اور میں نے تمہیں پسند کیا مجھے تم نہیں مل سکتی شاید مجھے تم جیسی لڑکی چاہئے بھی نہیں ایلکس کے سخت الفاظ روز کے دل پر لگ رہے تھے ایلکس یہ کہتے چلا گیا اور سفر بھی ایلکس کی پیچھے چلا گیا علینا روز کو دیکھتی ابیہا کے کمرے میں چلی گی اور روز تو اب تک ایلکس کی باتوں کو سوچ رہی تھی پھر وہ بھی اپنے ہلکے ہلکے قدم لیتی اپنے کمرے میں چلی گیں۔۔۔

علینا ابیہا کے پاس گی تو ابیہا بھی گم سم بیٹھی تھی۔۔۔

کیا ہوا آبی آپی علینا اس کے پاس بیٹھی ہوئی بولی۔۔۔۔

علینا مجھے ابھی تک یہ سمجھ نہیں آیا کے سفر مجھے کس بدلے کے لیے یہاں لے کر آیا ہے مجھے ارمان سے میرے گھر والوں سے دور کر دیا۔۔۔

علینا نے سوچا ابیہا کو بتا ہی دیا جائے پھر علینا نے ابیہا کو جو کہانی سفر نے بتائی تھی وہی سنادی جیسے سنتے ابیہا سکتے میں تھی۔۔

نن۔۔ نہیں پاپا ایسے نہیں کر سکتے وہ تو کسی کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے میں جانتی ہوا نہیں بچپن سے آنہوں نے مجھے پالا ہے ایک دشمن کی بیٹی ہو کر بھی اپنی بیٹی میرب سے بھی زیادہ پیار دیا ہے پھر کیسے سفر ان پر الزام لگا سکتا ہے ابیہا کو تو یقین ہی نہیں ارہا تھا کے سفر اس میر انکل کا بیٹا۔۔

علینا کیا مجھے تم سفر کی ماں کے پاس لے کر جا سکتی ہو مجھے انہیں دیکھنا ہے۔۔

◈◈◈

آپی آپ سفر کی ماں کے پاس جا کر کیا کرے گی۔۔

مجھے بس انہیں دیکھنا ہے ابیہا نے کہا تو علینا نے ہاں میں سر ہلایا اور ابیہا کو لے کر عالیہ کے کمرے میں چلی گیں۔۔۔۔

ایہااور علینا عالیہ کے کمرے میں گئی تھی ایہانے اس عورت کو دیکھا جو بیڈ پر لیٹی ہوئی تھی کیا پاپا اس عورت کے ساتھ کچھ غلط کر سکتے ہے ایہا چلتی ہوئی عالیہ کے پاس گیں اور غور سے دیکھنے لگی۔۔

کیا ہوا ایہا آپی آپ ایسے کیوں دیکھ رہی ہے۔۔

علینا مجھے ایسا کیوں لگ رہا ہے جیسے اس عورت کو میں نے کہی دیکھا ہے۔۔۔

کیا کہ رہی ہے آپی یہ تو پچھلے دس سال سے کومے میں ہے آپ تو اٹلی ہوتی ہے پھر آپ کیسے دیکھ سکتی ہے۔۔۔

ہاں شاید مجھے غلط فہمی ہوئی ہوا ابھی ایہا پلٹ کر واپس جاتی کے عالیہ نے اپنی آنکھیں کھولتے زور سے ایہا کا ہاتھ پکڑا تھا ایہا کی چیخ نکلی تھی۔۔۔

ایہانے پلٹ کر دیکھا جہاں عالیہ اسے ہی دیکھ رہی تھی آ یہا تو اپنا ہاتھ عالیہ کے ہاتھ میں دیکھ کر خوفزدہ ہو گیں تھی ایہانے اپنا ہاتھ چھڑوانا چاہا تب تک علینا بھی سفر کو بلا لائی تھی۔۔۔

ماماماما آپ اٹھ گیں سفر عالیہ کے پاس جاتا ہوا بولا تو عالیہ نے سفر کو دیکھا اور عالیہ کی آنکھوں میں خیرت اور اجنبیت دیکھ کر سفر کے دل کو کچھ ہوا سفر نے عالیہ کے ہاتھ سے ایہا کا ہاتھ چھڑوایا تو ایہا جلدی سے علینا کے پاس چلی گیں اور سہم کر علینا کے ساتھ چپک گیں۔۔۔

ماما۔۔۔آپ کا بیٹا سفر۔۔۔ سفر بے چینی سے بولتا عالیہ کے چہرے پر مسکراہٹ لایا تھا۔۔

ممم۔۔میرا۔۔۔۔بببببب۔۔۔۔ی۔۔۔بیٹا۔۔عالیہ سے بولنا بھی مشکل ہو رہا تھا۔۔۔

جی ماما آپ کا سفر۔۔۔۔ سفر عالیہ کے سینے لگتے رونے لگا تھا عالیہ نے ایہا کو دیکھا عالیہ کی آنکھوں میں عجیب سا تاثر تھا علینا ایہا کو لے کر چلی گیں تھی اب سفر کی ماں ٹھیک ہو گیں تھی ٹائم گزرتا چلا جا رہا تھا علینا کی زمیداری تھی عالیہ کا خیال بھی رکھنا اور ایہا کی زمہ داری علینا نے خود لی تھی روز نے بھی اب

ایہا کو کچھ نہیں بولا تھا ایلکس بھی روز سے کھچا کھچا رہنے لگا تھا جو روز کو پتا نہیں کیوں برا لگتا تھا عالیہ اب چلنے لگی تھی ایہا بھی عالیہ کے سامنے نہیں جاتی تھی۔۔۔

ایک مہینے بعد:۔۔۔۔۔

وہ روز کی طرح آج بھی کمرے میں بیٹھی اپنے ماں کو یاد کرتے رو رہی تھی جب بے اختیار وہ اپنا ہاتھ پیٹ پر رکھ گئی تھی۔

۔۔۔"ماں اب تو اتنے دن ہو گئے اپنی بیا کو اب تو ڈھونڈ لیں،،،" وہ پیٹ پر ہاتھ رکے بول رہی تھی۔

۔۔۔"دیکھو تمیں تو پتا بھی نہیں کے تم بابا بننے والے ہو میرے لیے نہ سہی اپنے بچے کے لیے آجاو،،" ایہا نے بے بسی سے بولا تھا۔

۔۔۔"اللہ جی آپ ہی ماں کو بھیج دے میرے لیے نا سہی لیکن اس بچے کے لیے بھیج دے اسے اپنے بابا کی ضرورت ہے اللہ جی،،،" وہ روتے دعا کرنے لگی تھی۔ جبکہ دروازے پر دستک ہونے پر وہ ایک دم سیدھی ہوتی اپنے آنسو صاف کرتے بیٹھی تھی جس پر علینا اسے دیکھ مسراتے اندر آئی تھی جبکہ ہاتھ میں اس نے ایک ٹرے پکڑ رکھی تھی۔

۔۔۔"آپی آپ اپنا خیال نہیں رکھتی نا کتنی غلط بات ہے،،،" وہ اس کے سامنے بیٹھے کچھ غصے سے بولی تھی۔

۔۔۔"علینا رکھتی تو ہو اور تم بھی تو رکھتی ہو میرا خیال،،،" جس پر اس نے مسکراتے بولا تھا۔

۔۔۔"آپ کو منع کیا تھا میں نے رونے سے لیکن مجال ہے جو میری ایک سن لے آپ،،،" علینا کے کہنے پر وہ تلخی سے مسکرائی تھی۔

۔۔۔"علینا مجھے ماں کے پاس جانا ہے تم میری مدد کر دونا،،،"ایہانے ایک امید کے تحت اسے بولا تھا جو وہ پچھلے ایک مہینے سے کہہ رہی تھی اب تو ایہا بھی سفر کو کہہ کہہ کر تھک گئی تھی لیکن سفر چپ کر جاتا تھا اور ابھی بھی ایہا کے کہنے پر علینا کے چہرے کی مسکراہٹ تھمی تھی۔

۔۔۔"آپی دیکھیں میں آپ کے لیے سوپ لے کر آئی ہو یہ پی لے پہلے پھر ہم لوگ باہر واک کے لیے چلے گے،،،"وہ مسکراتے بات بدل گئی تھی۔

۔۔۔"می میں یہ پی لو گی تمہارے ساتھ بھی جاؤ گی لیکن مجھے میرے ماں کے پاس بھیج دو علینا،،،"مگر وہ اسی بات پر تھی۔

۔۔۔"آپی،،،تم کرو گی میری مدد دیکھوں علینا تم بھی تو اپنے شوہر کے ساتھ ہونا پھر مجھے اس حال میں سب سے زیادہ ماں کی ضرورت ہے وہ تو جانتا بھی نہیں کہ وہ باپ بننے والا ہے علینا ہم دونوں کو ماں کی ضرورت ہے پلیز میری مدد کر دو،،،"وہ بولنے ہی لگی تھی جب ایہانے اس کا ہاتھ پکڑا تھا۔

۔۔۔"آپی میں آپ کی مدد کر دیتی لیکن سفیر کو جب پتا چلے گا تو وہ مجھے بھی نہیں چھوڑے گے مجھے ان سے ڈر لگتا ہے آپی،،،"وہ نظریں جھکاتے بولی تھی۔

۔۔۔"ت تو تم بھی میرے ساتھ چلو علینا ایسے شخص کے پاس رہنا ہی کیوں،،،"ایہا کی بات پر اس نے نظریں اٹھا اسے دیکھا تھا۔

۔۔۔"آپی جیسے آپ ارمان بھائی کے بغیر نہیں رہ سکتی ویسے میں بھی سفر سے دور نہیں جاسکتی اور پھر اگر چلی بھی جاؤ تو وہ ڈھونڈ ہی لے گے مجھے آپ دعا کرے آپی ارمان بھائی ڈھونڈ لے گے آپ کو،،،"علینا کی بات پر اس نے اپنے ہاتھ پیچھے کیے تھے۔

۔۔۔"اچھا یہ پی لے پھر باہر چلتے،،،"علینا نے کہتے سوپ کا چمچ اس کی طرف کیا تھا جس پر وہ چپ کر منہ کھول گئی تو علینا اسے سوپ پلانے لگی تھی۔

۔۔۔۔

وہ اپنے کمرے میں بیٹھا ابیہا کی تصویریں دیکھ رہا تھا۔

۔۔۔"بیا کہاں چلی گئی ہو اپنے مان کو چھوڑ بس کر دو یار اب تو آ جاؤ میرے پاس،،،"ایک مہینہ ہو گیا ہے بیا آپ کو اپنے مان سے دور پتا نہیں آپ کہاں ہے کہاں نہیں میں تھک گیا ہوں بیا آپ کے بغیر رہتے رہتے مجھ سے نہیں رہا جاتا ہے آپ کے بغیر ارمان نے اس کی تصویر کو زوم کر چومتے بولا تھا پھر اسے سینے سے لگا تھا۔

۔۔۔"بیا آپ کو پتا ہے اپ کا مان آپ کے بغیر نہیں رہ سکتا پھر بھی دور چلی گئی یار،،،"ارمان نے بولتے اپنی آنکھیں بند کی تھی۔ جبکہ وہ بیٹھا بس ابیہا کو ہی سوچتا جا رہا تھا۔۔۔

دوسری طرف ایمان کی بات کی جائے تو وہ بھی ہوش میں اچکی تھی اس ایک مہینے میں کچھ بچھڑے لوگ واپس آئے تھے اور کچھ بچھڑے لوگ ابھی بھی بچھڑے ہی ہوئے تھے ایمان کو ہوش میں دیکھ کر سب ہی خوش ہوئے تھے آکاش کی تو خوشی کی کوئی انتہا ہی نہیں تھی۔۔۔

ایمان میں نے کبھی سوچا نہیں تھا مجھے تم سے اتنی محبت ہو جائے گی اس دن تمہارا ایکسیڈینٹ ہوا تھا مجھے ایسے لگا جیسے میری سانس بند ہو گیں ہو آکاش نے ایمان کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا تو ایمان نے دل ہی دل میں اپنے رب کا شکر ادا کیا تھا جس نے اس کی محبت اسے دے دی تھی۔۔۔

مجھے نہیں پتا تھا میرے اس طرح دور جانے سے تم مجھ سے محبت کا اظہار کرو گے ورنہ میں کب کا مرنے کے۔۔۔۔

ششش۔۔۔ایمان پاگل ہو جیسی پاگلوں والی باتیں کرتی ہو خبر دار آئندہ مرنے کی بات کی تو میں نے شکرانے کے نوافل بھی ادا کئے کے اللہ نے مجھے میری محبت دے دی ہے آکاش ایمان کے ہاتھ چومتا ہوا بولا تو ایمان بھی مسکرائی تھی۔۔۔۔

ایلکس روز کے کمرے میں آیا تھا جہاں وہ فون پر کچھ دیکھتے مسکرا رہی تھی اسے دیکھ ایلکس کو غصہ آیا تھا ایلکس پچھلے ایک مہینے سے روز کو اگنور کر رہا تھا کے روز اس کے پاس خود آئے ایلکس نے تو اپنے پیار کا اظہار کر دیا تھا وہ سوچتا تھا روز بھی اسے پسند کرنے لگے گی لیکن روز تو کوئی ریکشن ہی نہیں دے رہی تھی وہ اس کے پاس جا بیٹھا تو روز نے نظریں فون سے ہٹا اسے دیکھا تھا۔

۔۔۔"تم یہاں کیا کر رہے ہو،،،"وہ لاپرواہی سے بولی تھی وہ بھی اب نکھرے دیکھانا چاہتی تھی جیسے ایلکس دیکھا رہا تھا۔۔۔

۔۔۔"تمہیں کیا ملا روز ان دونوں کو الگ کر کے،،،"اس کی بات پر روز نے اسے دیکھا تھا وہ سمجھ گئی تھی کہ وہ کس کی بات کر رہا ہے۔۔۔۔

۔۔۔"دیکھوں ایلکس تم یہ بات کتنی دفعہ کہہ چکے ہو اور میں نے جو کرنا تھا میں نے کر دیا اگر ارمان میرا نہیں تو وہ اس ایہا کا بھی،،،"وہ غصے سے بولی تھی

۔۔۔"غلط فہمی ہے تمہاری روز تم ان دونوں کو دور تو رکھ سکتی ہو ان میں سے ایک کی جان بھی لے سکتی ہو لیکن دل اس کا کیا کرو گی دونوں کے دلوں سے ایک دوسرے کو نہیں نکال سکتی تم روز،،،"ایلکس نے ہنستے بولا تھا۔

۔۔۔"وہ دونوں ایک دوسرے کے لیے بنے ہیں روز تم میں یا کوئی بھی ان دونوں کو جدا نہیں کر سکتا،،،"اس کی بات پر روز نے سر نفی میں ہلایا تھا۔

۔۔۔"لیک لیکن میرا کیا ایلکس میں تو اسے پسند کرتی ہو نا،،"روز نے اداسی سے بولی تھا روز کی آنکھوں میں انسو آئے تھے اس کی آنکھوں میں انسو دیکھ ایلکس تلخی سے مسکرایا تھا۔

۔۔۔"روز ارمان تمہاری پسند نہیں تمہاری ضد بنا تھا یار کیونکہ جو پسند ہونا اس کی پسند کو بھی پسند کرنا پڑتا ہے اس کی خوشیوں کے لیے دعا کرنی پڑتی ہے لیکن تم نے تو اسے اس کی خوشیوں سے دور کر دیا،،،" اس کی بات پر روز اسے دیکھنے لگی تھی۔

۔۔۔"وہ تمہاری قسمت میں کبھی تھا ہی نہیں اور نا کبھی ہو گا روز پھر ایسی چیز کے پیچھے کیوں بھگنا جو تمہیں مل ہی نہیں سکتی،،،"اب کی بار وہ پیار سے سمجھا رہا تھا۔

۔۔۔"سب کچھ چھوڑ دو کم از کم انسانیت کے ناتے ہی تم یہ سب نا کرتی روز بس کر دو اب ابھی بھی وقت ہے اور کتنا گراؤ گی خود کو،،،میں تمہیں ابھی بھی پسند کرتا ہو روز تم چاہو تو میرا ہاتھ تھام سکتی ہو اگر تم آپنی غلطی سدھار لو تو پہلی بار روز کو کوئی سمجھا رہا تھا جبکہ اب اسے محسوس ہوا رہا تھا کہ اس نے غلط کیا۔

۔۔۔"میں نے ت تو صرف سقر کی مدد،،،"وہ بول ہی رہی تھی جب ایلکس اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

۔۔۔"میں کچھ نہیں جانتا بس اتنا کہوں گا روز خود کو اتنا ہی گراؤ جتنے سے بعد میں تمہیں اٹھنے میں مشکل نا ہو،،،"ایلکس اسے کہتے بنا اس کی سنے وہاں سے نکل گیا تھا جبکہ پیچھے وہ سوچنے لگی تھی۔

۔۔۔"کیا میں نے سچ میں غلط کیا ہے،،،"وہ اب خود سوچنے لگی تھی۔

۔۔۔"ہاں روز تم نے غلط کیا ہے،،،"اس کے دل سے آواز آئی تھی۔

۔۔۔"لیکن مجھے تو وہ پسند ہے،،،"اس نے پھر سوچا تھا۔

۔۔۔"مگر وہ دونوں ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں،،،"پھر دل سے آواز آئی تھی۔

۔۔۔"یہ میں نے کیا کر دیا اب کیا کروں" روز کی آنکھوں سے آنسو بہہ کر گال پر گرے تھے ایلکس کی باتیں روز کے دل پر لگی تھی اسے بھی محسوس ہوا تھا کے اس نے غلط کر دیا ہے اور اب وہ ایلکس کی طرف متوجہ ہو رہی ہے تو کیا سچ میں ایلکس مجھے پسند کرتا ہے مجھ سے شادی کرے گا یہ سوچتے روز کے دل کی دھڑکن بھی تیز ہوئی تھی کے کوئی اسے بھی چاہنے والا ہے لیکن اسے ایلکس کی بات یاد آئی تھی کے وہ اپنی غلطی سدھارے لیکن کیسے وہ اب پریشان ہوتے سوچنے لگی تھی جب اس کے دماغ میں ایک خیال آیا تھا۔

۔۔۔"ہاں می میں ایہا سے معافی مانگ لوں گی اور ارمان کو بتا دوں گی پھر وہ آ کر ایہا کو لے جائے گا اور سب ٹھیک ہو جائے گا،،،"روز سوچتے مسکرائی تھی۔ مگر اسے اب اپنے کیے پر برا بھی لگ رہا تھا۔ اسی لیے اس نے ایہا کے پاس جانے کا سوچا تھا۔

علینا ایہا کو اپنے ساتھ باہر واک کے لیے لے آئی تھی جہاں وہ اس سے کچھ چھوٹی چھوٹی باتیں بھی کر رہی تھی لیکن ایہا اسے ان کب رہی تھی اس کی نظریں تو سامنے کھیلتے بچے پر گئی تھیں جو اپنے ماما بابا کے ساتھ کھیل رہا تھا انہیں دیکھ اس کی آنکھوں میں آنسو آئے تھے۔ جبکہ علینا بات کرتے کرتے اس کی طرف متوجہ ہوئی تھی۔

۔۔۔"آپی کیا ہوا ہے،،،"وہ اسے دیکھ پریشان ہوئی تھی۔

---"پتا ہے علینا ان لوگوں کے بغیر رہنا کتنا مشکل ہوتا جب کے بغیر آپ نے سانس لینے کا بھی نہ سوچا ہو،،،"وہ آنسو صاف کرتی اس سے بول آنکھیں بند کر اپنا چہرا آسمان کی طرف کر گئی تھی۔

---"آپی آپ ہمت کیوں ہار رہی ہیں،،،"علینا بھی اسے دیکھ پریشان ہوئی تھی۔

---"علینا تم نہیں سمجھ سکوں گی کیونکہ میری بے سی صرف مجھے معلوم ہے میں نہیں جانتی میرا مان کیسے ہو گا کس حال میں ہو گا،،،"وہ بولتے بولتے رکی تھی پھر اس نے اپنے آنسو صاف کر لمبا سانس کھینچا تھا۔

---"لیکن ہاں مجھے اتنا پتا ہے اگر تڑپ میں رہی ہو تو خوش وہ بھی نہیں ہو گا علینا وہ بھی اپنی بیا کو تلاش کر رہا ہو گا،،"تکلیف اس کے چہرے سے واضح ہو رہی تھی جس پر علینا نے اسے گلے لگایا تھا۔

---"آپی جب جانتی ہیں کہ بھائی آپ کو تلاش کر رہے ہو گے تو صبر رکھے اللہ صبر کا پھل بھی دیتا ہے،،،"علینا نے اس کے آنسو صاف کرتے بولا تھا جس پر وہ لچھ کہتی اس سے پہلے دونوں اپنے پیچھے سے آنے والی آواز کی طرف متوجہ ہوئی تھیں جہاں پر روز نے انہیں آواز دی تھی۔

---"ابیہا میری بات سنو،،،"وہ بھاگ کر اس تک آئی تھی---

دونوں سے روز کو دیکھا اب کیا لینے ائی ہو تم روز ابیہا آنسو بہاتے ہوتے بولی--

---"ابیہا مجھے معاف کر دو می میں سچ میں غلط کیا مجھے ارمان پسند تھا تبھی میں نے یہ سب کیا،،،"اس کی بات پر دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا تھا۔

---"ابیہا مجھے احساس ہو گیا ہے میں جو بھی کر لو ارمان میرا نہیں ہو سکتا وہ تمہارا تھا اور تمہارا ہی رہے گا پلیز مجھے معاف کر دو می میں سب ٹھیک کر دو گی،،،"روز نے اس کے سامنے ہاتھ جوڑتے بولا تھا۔

۔۔۔"تمہاری وجہ سے می میں اپنے مان سے دور ہوا اور تمہیں لگتا میں تم کو معاف کرو گی،،،"ابیہا نے قدم پیچھے کو لیے تھے۔ تمہاری وجہ سے میرا بچہ ابھی تک اپنے باپ سے دور ہے ابیہا بھی چیخی تھی۔۔۔

۔۔۔"ابیہا پلیز مجھے معاف کردو میں نے سچ میں غلط کیا ت تمہیں تمہارے ہونے والے بچے کی قسم ابیہا،،،"روز نے اب کی روتے بولا تھا جبکہ اس قسم پر ابیہا رک سی گئی تھی۔

۔۔۔"ای ایک شرط پر معاف کرو گی تم مجھے کسی طرح اب میرے مان کے پاس بھیجو گی،،،"اس نے شرط رکھی تھی۔

۔۔۔"میں تمہیں یہاں سے اب لے کر نہیں جا سکتی لیکن ہاں ارمان کو بتا سکتی ہو،،،"اس نے سوچتے بولا تھا۔

۔۔۔"ٹھیک ہے تم مان کو بتاۓ میں نے معاف کیا تم کو روز،،،"ابیہا کے بولنے پر روز اس کے گلے لگی تھی شکریہ ابیہا تم سچ میں بہت اچھی ہو میں اب لو شش کرتی کسی طرح ارمان کو بتا دو،،،"وہ مسکراتے بولی تھی جس پر ابیہا بھی مسکرائی تھی۔

۔۔۔"دیکھا آپی میں نے بولا تھا نا،،،"علینا کے کہنے پر ابیہا اس کے گلے لگی تھی۔

۔۔۔"ہاں علینا ٹھیک کہا تھا تم نے اب بس ارمان آجاۓ اور ہمیں لے جاۓ اپنے ساتھ،،،"ابیہا نے مسکراتے بولا تھا جس کے بعد وہ دونوں کچھ دیر واک کرتی رہی جبکہ روز چلی گئی تھی پھر وہ دونوں بھی اندر چلی گئی تھی۔۔

روز ان دونوں کے پاس سے ہو واپس آئی تھی ادھر ادھر دیکھ اس نے ارمان کو کال کرنے کا سوچا سقر کے آنے میں وقت تھا جس پر اس نے اپنا فون نکال ارمان کے نمبر پر کال کی تھی جو کوئی اٹھا نہیں رہا تھا اس نے پھر سے کال ملائی تھی جواب کی بار تیسری بیل پر اٹھا لیا گیا تھا۔

۔۔۔"ہیلو ارمان،،،"وہ فون اٹھنے پر بولی تھی۔

۔۔۔"کون بول رہا ہے،،،"ارمان نے پوچھا تھا۔

۔۔۔"می میں روز بات کر رہی،،،"جا پر اس نے بتایا تو ارمان کو غصہ آیا تھا۔

۔۔۔"تم روز تم۔۔۔۔تم میری بیا کہا ہے روز ارمان بھی غصے سے بولا تھا۔۔۔

۔۔۔"ارمان میں سب بتا دو گی مجھے پتا ہے ابیہا کہاں ہے،،،"اس کی بات پر ارمان کا ہاتھ رکا تھا۔

۔۔۔"کہ کہاں ہے میری بیا،،،"وہ جلدی سے پوچھ گیا تھا۔جبکہ اس کی بے صبری پر روز کے دل کو کچھ ہوا تھا۔

۔۔۔"سقر کے پاس ریشیا میں،،،"اس کے بتانے پر ارمان کی فون پر گرفت مضبوط ہوئی تھی۔

۔۔۔"میں نے ہی سقر کے کہنے پر کیڈنیپ کیا تھا لیکن میں غلطی کر گئی وہ ریشیا میں سقر کے پاس ہے اب،،،"اس کی بات پر ارمان کو مزید غصہ آیا تھا تم نے اچھا نہیں کیا روز مجھ سے میرے بیا کو دور کے اگر تم میرے سامنے اگیں تو تمہیں اپنے ہاتھوں سے قتل کرو گا ارمان کا دل کر رہا تھا وہ روز کا قتل کر دے۔۔

۔۔۔"سقیر نے یہ سب کیوں کیا روز،،،"اس نے پوچھا تھا۔

۔۔۔"وہ تم لوگوں کو تڑپانا چاہتا تھا اسی لیے اب میں نے بتا دیا ہے تمہیں تم لے جا سکتے ہو اپنی بیوی کو تو لے جاؤ،،،"روز کہتے بنا اس کی سنے فون بند کر گئی تھی۔جبکہ کال بند کرتے روز نے سکون کا سانس لیتی باہر کو جانے لگی تھی جب اپنے سامنے کھڑے شخص کو دیکھ اس نے قدم پیچھے کو لیے تھے۔

۔۔۔۔

فون بند کوتے وہ ہیلو ہیلو کرتا رہا تھا مگر کال کٹ چکی تھی جس پر ارمان نے اپنا فون دیوار پر مارا تھا۔

۔۔۔"سقر ررراس کی قیمت تمہیں چکانی پڑے گی میری بیوی کو کیڈ نیپ کر تم نے اچھا نہیں کیا،،،"
ارمان نے ٹیبل پر پڑی ساری چیزیں زمین بوس کی تھی پھر بالوں میں ہاتھ پھیر خود کو پر سکون کرتے اس نے ملازم سے کہہ فون منگوایا تھا جس سے اس نے عرش کو میسج کیا تو کچھ ہی دیر میں اس کا جواب ملتے وہ وہاں سے نکلا تھا۔

۔۔۔۔۔

۔۔۔"یہ تم نے کیا کیا روز،،،"وہ غصے سے بولا تھا۔

۔۔۔"سق سقیر کی کیا کیا می میں نے،،،"وہ گھبراتے بولی تھی جس پر سقر نے اس کا گلا پکڑا تھا۔

وہ آج جلدی آگیا تھا وہاں سے گزرتے اس نے روز کی باتیں سن لی تھی۔

۔۔۔"تم نے ارمان کو کیوں بتایا سب روز،،،"وہ اس کے گلے پر روز ڈالتے بولا تھا۔ جس پر وہ کھانستی اس کا ہاتھ ہٹانے کی کوشش کرنے لگی تھی۔

۔۔۔"بہت شوق ہے تمہیں مرنے کا تبھی تو یہ سب کیا،،،"سقیر کو اس پر غصہ آرہا تھا۔

۔۔۔"می میرا سا سانس،،،"جبکہ وہ مسلسل اپنا آپ چھوڑ رہی تھی جس پر وہ اس کے گلے پر مزید دباؤ ڈال رہا تھا لیکن وہ اسے مارتا اس سے پہلے ایلکس نے وہاں آتے اسے پیچھے کیا تھا۔

۔۔۔"سقر کیا کر رہے ہو وہ مر جائے گی،،،"اس کے بولنے پر سقیر بالوں میں ہاتھ پھیرتے غصہ کم کرنے لگا تھا۔

۔۔۔"اس نے سب ارمان کو بتا دیا ہے مجھے ابھی ان لوگوں کو اور تڑپانا تھا،،،"وہ اسے گھورتے بولا تھا۔

۔۔۔"مجھے ایلکس نے سمجھایا تھا میں نے غلط کیا تھا تبھی میں نے اپنی غلطی ٹھیک کی ہے سقر اور میں واقع غلط تھی مجھے احساس ہو گیا ہے میں نے اچھا کیا میں نے ارمان کو بتا دیا روز بھی ہمت کرتے بولی تھی،،،" اس کے بولنے پر سقر نے ایلکس کو دیکھا جو ہکا بکا روز کو دیکھ رہا تھا سقر کے دیکھنے پر نظریں جھکا گیا تھا۔

۔۔۔"تم دونوں کو میں بعد میں دیکھتا ہو ایلکس اپنی ٹیم تیار کرو اب اپنے رشتے داروں کا استقبال تو کرنا ہے نا میں نے،،،"اس نے مسکراتے بولا تھا۔

۔۔۔"اب مقابلہ سرے عام ہو گا عرشان شاہ،،،" سقیر سوچتے وہاں سے نکلا تھا جس پر ایلکس بھی روز کو مسکراتے ہوئے دیکھ کر نکلا تو ایلکس کی مسکراہٹ سے روز نے ایلکس کی پشت کو دیکھا اور خود بھی مسکرانے لگی پھر وہ وہی بیٹھ اپنے گلے پر ہاتھ پھیرنے لگی تھی۔

وہ لوگ اس وقت اپنی مخصوص جگہ پر موجود تھے جہاں سر براہی کرسی پر عرشان شاہ جبکہ اس کے ساتھ میر شاہ بیٹھا تھا ارمان ان لوگوں کو سب کچھ بتا چکا تھا۔

یہ سقر سلطان ہے کون عرش اور تم نے پہلے مجھے اس بارے میں کیوں نہیں بتایا میر کو غصہ ا رہا تھا عرش نے اس سے اتنی بڑی بات چھپائی تھی۔۔۔

پاپا میں نے سوچا سقر یہاں سے چلا گیا ہے تو اس کی کہانی ختم ہو گیں ہو گی لیکن یہ نہیں پتا تھا وہ علینا کے بعد ہماری آپی پر حملہ کرے گا سوری پاپا عرش میر کی سخت نگاہوں کو دیکھتے ہوتے بولا اب سب کو افسوس ہو رہا تھا کے پہلے سقر کی جانب ان کا دھیان کیوں نہیں گیا تھا۔۔۔

ہمم اب دیکھتے ہے یہ سقر نامی کیا بلا ہے میر بھی ضبط کرتے ہوئے بولا تھا۔۔

۔۔۔"ہم لوگوں کو اب دیر نہیں کرنی چاہیے جلدی نکلنا چاہیے،،،" عرشمان ان لوگوں کو دیکھتے بولا تھا۔

۔۔۔"میں اور بابا سفر کا دھیان بدلے گے حدید اور آکاش تم دونوں بیک اپ پر ہو گے مجھے اور بابا کو کور کرو گے آ گئی سمجھ تم لوگوں کو،،،" عرشمان کے بولنے پر ان لوگوں نے سر ہلایا تھا جبکہ میر اپنے سنجیدہ بیٹے کو دیکھ رہا تھا۔ لیکن انہیں نہیں پتا تھا وہاں جا کر ان کی ساری پلاننگ ٹھپ ہونے والی ہے سب کچھ بدلنے والا ہے۔۔۔۔

۔۔۔"لیکن ہم دونوں،،،" اسے چپ دیکھتے شایان نے پوچھا تھا جس پر اس نے ارمان کی طرف دیکھا تھا جس کا بس نہیں چل رہا تھا وہ ابھی ہی اپنی بیا کے پاس پہنچ جائے۔

۔۔۔"تم دونوں اس کے پیلس جاؤ گے سسٹم کو ہیک کرنے کے لیے ٹیم تیار ہے تم دونوں کا کام کسی طرح پیلس کے اندر جانا ہے اور ابیہا کو وہاں سے باحفاظت نکال کر لانا ہے،،،" اس کی بات پر دونوں نے سر ہلایا تھا۔ جس پر وہ ابھی اٹھ کر کھڑا ہی ہوا تھا کہ ارمان سب کو دیکھتے وہاں سے نکل گیا تھا جس پر میر نے انہیں آنکھوں سے تسلی دی تھی پھر وہ لوگ بھی اپنی اپنی تیاریوں کے لیے نکلے تھے۔

عرشمان کمرے میں آیا تو سامنے ہی روحا کو بیڈ پر بیٹھے دیکھ اس کے پاس جا اس کی گود میں سر رکھ لیٹ گیا تھا۔

۔۔۔"کیا کر رہی ہے میری بے بی گرل،،،" اس نے اس کا ہاتھ پکڑتے پیار سے پوچھا تھا۔

۔۔۔"کچھ نہیں شاہ جی بس پتا نہیں کیوں میرا دل گھبرا رہا ہے،،،" جس پر وہ منہ بناتے بولی تو وہ اٹھ کر بیٹھ گیا تھا۔

۔۔۔"ارے وہ کیوں،،،"وہ حیران آتے پوچھ گیا تھا۔

۔۔۔"پتا نہیں،،،"جس پر وہ اتنا ہی بولی تھی۔

۔۔۔"تمہیں پتا ابیہا کا پتا چل گیا ہے،،،"اس کے بتانے پر روحا اسے دیکھنے لگی تھی۔

۔۔۔"سچی کہاں ہے وہ کیسی ہے،،،"اس نے خوش ہوتے پوچھا تھا۔

۔۔۔"وہ ریشیا میں ہے اور ہم لوگ آج ہی کچھ دیر میں اسے بچانے کے لیے جا رہے ہیں،،،"عرش کے بتانے پر اس کے چہرے کی رونق غائب ہوئی تھی۔

۔۔۔"ششش۔۔شاہ جی آپ نا جائے،،،"روحا کی بات پر وہ رک حیران ہوا تھا۔

۔۔۔"روحا وہ بہن ہے میری میں کیسے نا جاؤ مجھے اسے بچانا ہے یار پتا نہیں وہ کس حال میں ہو گی،،،" عرشان کے بولنے پر وہ آگے ہوتی اس کا چہرا ہاتھوں میں تھام گئی تھی۔

۔۔۔"شش۔۔شاہ جی سب جا تو رہے ہیں پلیز آپ نا جائے میرا دل گھبرا رہا ہے مجھ سے دور نا جائے شاہ جی،،"روحا نے روتے بولا تھا جس پر وہ اس کے ہاتھ پھیر تھام گیا تھا۔

۔۔۔"بے بی گرل میرا جانا ضروری ہے یار سمجھو بات کو،،"وہ اسے پیار سے سمجھا رہا تھا۔

۔۔۔"مجھے نہیں سمجھنا کچھ آ آپ کو میری قسم شاہ جی پلیز نا جائے،،،"وہ اسے روکنے کی ہر ممکن کوشش کر رہی تھی۔

۔۔۔"دیکھوں میری بات سنو میں وعدہ کرتا ہو میں واپس آؤ گا صرف تمہارے لیے،،،"عرش نے اسے اپنے ساتھ لگاتے بولا تھا جس پر وہ رونے لگی تو وہ اس کے بال سہلا رہا تھا۔جب اس کے فون پر میرکا میسج آیا تھا جسے دیکھ وہ روحا کو خود سے الگ کر گیا تھا۔

۔۔۔"مجھے جانا ہے بے بی گرل اپنا دھیان رکھنا میرے لیے میں جلد واپس آؤ گا،،،"عرش نے کہتے اس کے ہونٹوں پر ہلکی سی جسارت کی تھی۔

۔۔۔"آ آپ واپس آؤ گے وعدہ کرو،،،"روحا نے روتے ہوئے پوچھا تھا۔

۔۔۔"وعدہ،،،"جس پر عرشان نے اس کی آنکھیں چومتے بولا تو وہ آنکھیں بند کر گئی تھی عرش کو آج اس کے پاس سے جانا سب سے مشکل کام لگ رہا تھا دل تو اس کا بھی گبھرا رہا تھا لیکن اگر آج وہ رک جاتا تو اپنی بہن کو کھو بھی سکتا تھا تبھی روحا کو بنا دیکھے وہاں سے نکل گیا تھا جبکہ اس کے جاتے وہ وہی بیٹھ اس کے لیے دعا کرنے لگی تھی۔

◈◈◈

ہاتھوں میں جدید اسلحہ لیے گارڈز اپنی ڈیوٹی سر انجام دے رہے تھے کہ اچانک سنائپر کی گولی انکی کھوپڑیاں اڑانے لگی وہ بہت فاسٹ سنائپر تھا یہاں وہ ایک کی کھوپڑی اڑاتا جیسے ہی انکے دوسرے ساتھی کو خبر ہوتی وہ اسکی بھی کھوپڑی اڑا چکا تھا وہ مینشن کا داخلی راستہ صرف دو منٹ پچاس سکینڈ میں صاف کر چکا تھا وہاں پر گارڈز کی لاشیں ہی لاشیں پڑی تھیں بلیک گلاسز سیٹ کرتے سکور پیو لیفٹ سے نکلتے بلڈنگ کے باہر موجود گاڑی پر بیٹھا اسکے بیٹھتے ہی سیاہ گاڑیوں کی لمبی قطار پانچ منٹ کے فاصلے پر بنے اس مینشن کے لاشوں سے بھرے مینشن میں داخل ہوتے تھے پورچ میں جیسے ہی گاڑیاں رکی ویسے ہی گارڈز باہر نکلتے دروازہ کھول چکے تھے میر نے اپنا قدم باہر رکھا اسکے پیچھے عرش،حدید،شایان اور آکاش بھی گاڑیوں سے نکلتے میر کے تقلید میں مینشن کے اندورنی حصے کی طرف بڑھے جہاں اندھیرے کے ساتھ خاموشی چھائی ہوئی تھی

Be careful it might be a trap...

میر اپنی پسٹل نکالتے انہیں الرٹ کرتے ہوئے بولا

Yes, it is a devil's trap, once trapped in the devil's swamp, only death can free him from the devil's wrath

(ہاں یہ ڈیول کا ٹریپ ہے جو ایک بار ڈیول کی دلدل میں پھنس جاتا ہے تو موت ہی اسے ڈیول کے قہر سے رہائی دے سکتی ہے۔۔۔!)

سرد بھاری آواز ان سب کو اپنی سماعتوں میں سنائی دی ساتھ ہی مینشن کا وسیع ہال روشنیوں میں جگمگا اٹھا میر کے ساتھ سب نے سیڑھیوں سے اترتے وجیہہ چہرے والے اونچے لمبے چوڑے مرد کر دیکھا جس کا چہرہ بالکل سپاٹ تھا اور آنکھوں میں ایک جنون تھا میر کو اس میں اپنا عکس نظر آیا وہ بھی تو جوانی میں ایسا ہی تھا سرخ وسفید رنگت سبز آنکھیں میر کو یہ بالکل اپنا عکس لگا تھا ایک دفعہ تو سقر بھی سامنے کھڑے اپنے باپ کو دیکھ کر آنکھیں چھلکنے کو تیار تھی جیسے وہ بچپن سے تصویروں میں دیکھتا رہا ہے اج وہ شخص حقیقت بن کر اس کے سامنے کھڑا تھا لیکن وہ اس ٹائم ایموشنل سے نہیں صبر سے کام لینا تھا اپنا بدلہ لینا تھا۔۔۔

Yes actually you are right and another name of this death is cobra---!

(ہاں دراصل تم ٹھیک کہہ رہے اور اس موت کا دوسرا نام کوبرا ہے۔۔۔!)

عرش کی بھاری سرد آواز سنتے ڈیول نے آئی برو آچکا کر اسے دیکھا پھر نہایت ایک زوردار قہقہہ لگایا میر کی مسلسل نظر سقر پر تھی۔۔۔

تم مجھے نہیں مار سکتے عرشمان میر سلطان شاہ میں مر گیا تو تمہیں تمہاری بہن کا پتا کون بتائے گا نہایت کمینگی سے ہنستے وہ چلتے ہوئے سنگل صوفے پر براجمان ہوا تھا اسکے الفاظوں پر سب نے مٹھیاں بھینچ لی تھی

چچچچ۔۔۔ چچچچ۔۔۔افسوس پھر تمہیں کوبرا کا پتا ہی نہیں ہے تم نے بلی چوہے کا کھیل ختم کر کے خود اپنی موت کو آواز دی ہے کوبرا جو چاہتا ہے حاصل کر لیتا ہے اور تمہیں مار کر تمہاری ہڈیوں کو گلا کر انکا سورمہ بنا کر بھی میں اپنی بہن کو حاصل کر لونگا تب تمہاری ہڈیوں کے سرمے کا ایک ایک ذرہ چیخ کر تمہیں بتائے گا کہ کوبرا کون ہے لیکن افسوس تب تمہارے پاس سننے کے لیے یہ کان نہیں ہوگے سرد نیلی آنکھیں سفر کے وجود پر گاڑھے وحشت سے بھری سرد آواز میں بولتے وہ سب کے رونگٹے کھڑے کر گیا ایک پل کو ڈیول کی سبز آنکھیں پھیلی لیکن پل میں اپنے تاثرات کو چھپا گیا سفر نے میر کو دیکھا جو اب اپنے بیٹے کو عرش کو دیکھ رہا تھا سفر کی آنکھوں میں نمی آئی تھی وہ بھی تو چاہتا تھا اس کا باپ بھی اسے پیار سے دیکھے لیکن اس کا باپ تو اس کی ماں کو استعمال کر کے پھینک گیا تھا۔۔۔

تم اٹلی آئے حملہ کیا اور گیڈروں کی طرح بھاگ گئے اگر اگلے ساٹھ سکینڈ میں تم نے نہیں بتایا کہ میری بیوی کہاں ہے تو سفر دی ڈیول اسکے اگلے سکینڈ تمہیں تمہاری کنگڈم کے اندر تمہارے اس محل کو تمہاری قبر بنا دونگا آکاش اپنا ضبط کھوتا کسی زخمی شیر کی طرح دھاڑا تھا وہ کب سے سامنے کھڑے سفر کی بکواس سن رہا تھا اس کا ضبط جواب دے گیا تھا

اوو مائے گاڈ میں تو ڈر گیا ہاہاہا تم لوگ سب میرے تک پہنچے کیونکہ میں نے پہنچنے دیا اس لیے مجھے یہ دھمکیاں مت دینا یہ نا ہو تم اپنی پیاری سی بیوی کی شکل دیکھنے سے پہلے ہی اس دنیا سے رخصت ہو جاؤ اپنے ہاتھوں کی دو انگلیوں کو ملاتے گولی چلانے کے انداز میں سفر نے آکاش کی طرف کرتے انکو منہ کے پاس کرتے نا نکلنے والے دھویں کو پھونک مارتے آنکھ ونک کرتے وہ سب کا ضبط آزما رہا تھا۔۔

بہت غلط کیا تم نے لڑ کے مرد ہمیشہ مردوں سے لڑتے ہیں عورت کو درمیان میں لانے والے مرد نہیں ہوتے میر لب بھینچ کر غصے سے ڈیول کی طرف دیکھتے بولا۔۔۔

اوو دیکھو تو سہی مجھے مردانگی کا چیپٹر پڑھا کون رہا ہے جو خود ایک ریپسٹ ہے مسکراتے ہوئے سبز آنکھیں میر کی سبز آنکھوں میں ڈالتے طنزیہ سائیڈ سمائل پاس کرتے بولا ایک پل کے لیے وہاں سکوت چھا گیا میر کی آنکھوں کی سرخی خطرناک حد تک بڑھی تھی جبکہ عرش نے گن نکالتے سیدھا سقر کے ماتھے پر رکھی تھی اسی پل سقر بھی اپنی گن نکالتے عرش کے ماتھے پر رکھ چکا تھا

کیا مطلب ہے اس بکواس کا ایک سکینڈ سے پہلے اپنے الفاظ واپس لے تم نے یہ بکواس میرے باپ کے بارے میں کی ہے سقر میرا دل کر رہا ہے تمہیں زمین میں زندہ گھاڑ دو میرا باپ خود ریپیسٹ کے لیے درندہ ہے درندہ اور تم نے میرے باپ کو بولا یہ تو طے ہے تو آج میرے ہاتھوں ہی مرے گا لیکن تجھے ایسی موت دونگا کہ موت بھی پناہ مانگے گی مجھے کچھ بھی لیکن میرے باپ کے خلاف میں ایک حرف نہیں برداشت کرونگا چٹانوں سی سختی لیے برف جیسا سرد لہجہ لئے عرش اپنی نیلی آنکھیں اسکی سبز آنکھوں میں گاڑھے ڈھاڑا تھا اسکی ڈھاڑ سے پورا مینشن لرز اٹھا شور کی آواز سنتے ابہیا اور علینا بھی باہر آگئی ابہیا تو دل دہلا دینے والا منظر دیکھتے گرنے کو تھی لیکن ساتھ کھڑی علینا نے جلدی سے اسے تھاما تھا۔۔

مممم۔۔۔مان۔۔ابہیا نے زور سے ارمان کو پکارا تھا اور ابہیا کے پکارنے پر ارمان سمیت سب نے ابہیا کی طرف دیکھا تھا اور سقر نے بھی اپنی گردن پیچھے کر کر ابہیا اور علینا کو دیکھا تھا ارمان جلدی سے بھاگتے ہوئے اپنی بیا کی طرف بڑھا اور پل میں کسی قیمتی شے کی طرح اسے اپنے سینے میں چھپا گیا۔۔۔

کئی پل گزرے دونوں نے ایک دوسرے کے ماتھے سے گن نہیں ہٹائی دونوں نے ایک دوسرے کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے پہاڑ کی طرح کھڑے تھے جنکو کوئی ہلا نہیں سکتا تھا لیکن وہ دونوں ایک

دوسرے سے ٹکرا کر ایک دوسرے کو ریزہ ریزہ کر دینا چاہتے تھے ایک وجود کی آنکھوں میں بدلے کی آگ تھی جبکہ دوسرے وجود کی جنون اور وحشت ہی وحشت تھی۔۔۔

عرش نے ایہا کی طرف سے نظریں ہٹا کر دوبارہ سے سقر کی طرف دیکھا بولو کیا بکواس کی ہے تم نے میں تمہاری جان لے لونگا تم نا جانے کس گندی نالی کے کیڑے اور ہو کون تم ہاں۔۔۔اوقات کیا ہے تمہاری سکینڈ نہیں لگے گا تمھیں اپنی مٹھی میں مسل دونگا عرشمان دوسرے ہاتھ کی مٹھی بناتے اسکے سامنے کرتے حلق کے بل ڈھاڑا تھا جبکہ مقابل کے چہرے پر قابل دید اطمینان تھا عرشمان کا غیض و غضب سے خطرناک حد تک سرخ پڑتا چہرہ دیکھتے سقر کو اپنے جلتے سینے میں ٹھنڈک پڑتی محسوس ہوئی ارمان ایہا کو پکڑے اب اپنے ساتھ لے آیا تھا اور گارڈز ایک جگہ بیٹھا دیا ایہا کی تو طبیعت ہی خراب تھی اس سے کھڑا ابھی نہیں ہوا جا رہا تھا۔۔۔

افسوس عرشمان میر شاہ تمہاری اسی مٹھی سے ریت کی طرح پھسل جاؤ گا اور جاننا چاہتے ہو کون ہوں کیا اوقات ہے میری تو ذرا دل تھام کر سننا اپنے باپ کی جائز اولاد میں تمہارے ہی باپ کی ناجائز اولاد ہوں تمہارے اس سو کالڈ باپ کا ہی خون ہو اس آدمی کا بیٹا سقر نے کس ضبط سے کہا تھا یہ سقر ہی جانتا تھا علینا بھی سقر کی حالت دیکھتے جلدی سے اس کے پاس آئی تھی آج علینا نے کسی کی طرف دھیان نہیں دیا تھا وہ اپنے شوہر کے ساتھ کھڑی تھی اور سقر کا یہ انکشاف سب کو ہلا کر رکھ گیا میر نے سبز آنکھوں میں حیرت سموئے سقر کو دیکھا جبکہ عرش کی پھیلی ہوئی غصے کی زیادتی سے سرخ نیلی آنکھوں کو دیکھتے سقر مسکرایا تھا۔۔۔

کیا ہوا یقین نہیں آیا اپنے باپ سے کیوں نہیں پوچھ لیتے جس نے میری ماں کا ریپ کر کے اس دنیا ٹھوکریں کھانے کے لیے تن تنہا چھوڑ دیا تھا سرد لہجے میں ڈھاڑا تھا اسکے لہجے میں اسکا کرب امڈ کر باہر آیا

تھا جو میر نے شدت سے محسوس کیا تھا بہت سوچنے کے بعد بھی اسے یاد نا آیا کہ وہ کیسے اس بچے کا گنہگار ہو سکتا ہے دونوں نے ہنوز ایک دوسرے پر گن تانی تھی

قسم ہے مجھے ربِ کعبہ کی میں محافظ ہو سکتا ہوں لٹیرا نہیں میں نا تمہیں جانتا ہوں نا تمہاری ماں کو میر سنجیدگی سے بولا۔۔۔

اوو۔۔۔تو تم اتنی جلدی مجھے بھول جاؤ گے ٹک ٹک ہیل والی جوتی پہنے وہ ایک مغرور چال چلتی ہاتھوں میں پسٹل پکڑے عالیہ باہر آئی تو میر نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا لیکن دوسرے ہی پل نظریں حیرت سے پھیلی تھیں تیسرے ہی پل وہ اس سے نظریں ہٹا چکا تھا اور اپنی نظریں ہٹا کر اس نے سقر کی جانب دیکھا اور سقر نے میر کی جانب دیکھا تھا۔۔

ماما اچھا ہوا آپ آگئی اب آپکے سامنے آپکے اس مجرم کو سزا دونگا لیکن اس سے پہلے میں میر شاہ سے اسکی سب سے قیمتی چیز چھینو گا بہت پیار ہے نا ڈیڈ آپکو اپنی جائز اولاد سے آپ نے اسے وہ سب دیا جو جس پر میرا حق تھا لیکن اب اور یہ ناانصافی نہیں ہو گی آج آپکی سامنے آپکی ناجائز اولاد آپکی جائز اولاد کو مارے گی سقر گن کا دباؤ عرش کے ماتھے پر بڑھاتے ہوئے بولا میر کی جان لبوں پر آئی جسے دیکھتے عالیہ مسکرائی تھی اس کا پلان آج اتنے سالوں بعد کامیاب ہوا تھا اور یہ دیکھ عالیہ بے حد خوش تھی۔۔۔

کیا ہوا جان نکل رہی ہے میری بھی جان نکلتی تھی جب وہ میرا سوتیلا باپ ڈیول اس محل کا اصل مالک روز میری ماں کو مارتا تھا سقر حلق کے بل ڈھاڑا تھا

عالمگیر ڈیول کا نام سنتے پل میں میر کو اپنا شک درست ہوتے نظر آیا

میں نہیں جانتا اس فریبی عورت نے تمہیں کیا بتایا ہے لیکن میں نے تمہاری ماں کو ایک گینگ سے بچایا تھا جو اسکے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑے تھے اسکو رہنے کو چھت دی کھانا دیا عزت دی اسے اپنی بہن کی طرح

سمجھا نا جانے کب سے اس کی گندی نظر مجھ پر تھی لیکن یہ مکار عورت کیا جانے عزت کیا ہو گی ہے اس بے غیرت عورت نے مجھ پر نگاہ ڈالی اور مجھے دھوکے سے بلایا یہ پہلے بھی مجھ سے پیار کا اظہار کر چکی تھی لیکن اس وقت مجھے عرش کی ماں اپنی انمول سے محبت ہو گیں تھی اسے میں نے منع بھی کیا تھا اور اسے بتایا تھا کے میری شادی ہونے والی ہے لیکن شاید اس کے دل میں حوس تھی مجھے حاصل کرنے کی اس وقت تو یہ مان گئی تھی للکین ایک دن اس نے مجھے کال کی تھی کے گھر میں کوئی گھس آیا ہے میں جلدی اس نے پاس جاؤ مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے اسے میں نے بہن ہی سمجھا تھا اس کی زمہ داری میں نے اپنے سر لی تھی اسی لیے اس نے پاس چلا گیا لیکن جب اس کے پاس گیا تو گھر میں یہ اکیلی تھی اور کافی ڈری بھی ہوئی تھی میر اپنا ماضی بتا رہا تھا اور سب وہاں موت کی سی خاموشی سے سب سن رہے تھے میں نے اسے بلایا تو جلدی سے میرے گلے اکر لگ گیں پھر بعد میں میں اپنی پوزیشن کا خیال کرتے پیچھے ہوئی تو بتانے لگی کے دروازے پر کوئی تھا جو دروازہ زور زور سے بجا رہا تھا اسی لئے ڈر گیں تھی اور آپ کو کال کر کے بلا لیا میں نے بھی کچھ نا کہا اور جانے لگا تو وہ عورت مجھے کہنے لگی کے میں کافی بناتی ہو پی جائے مجھے ابھی بھی ڈر لگ رہا ہے میرا ابھی سر درد کر رہا تھا میں بھی چائے پینے بیٹھ گیا کافی بنا کر لائی تو اس کافی میں کچھ تھا اس کافی میں ڈر گز تھے اس نے مجھے ڈر گز دیے میں بے ہوشی کی حالت میں ہی اٹھ کر گھر جانے لگا تھا لیکن اس نے میرا ہاتھ پکڑ لیا میں نے اسے روکا بھی تھا لیکن ڈر گز کافی ہیوی تھی جس کی وجہ سے مجھ پر نشہ سا طاری ہونے لگا تھا اور یہ مجھے گھسیٹ کر کمرے میں لے گیں اور مجھے ابھی بھی اچھی طرح یاد ہے کے اس نے میری شرٹ اتاری تھی میں اسے نشے میں ہو کر بھی منع کرتا رہا تھا لیکن یہ باز نہیں آئیں تھی اور پھر نشے کی وجہ سے مجھ سے اس نے گناہ کا کام کروایا تھا میر نے یہ کہا تو سب نے حیرت سے میر کی جانب دیکھا تھا میر کی آنکھیں یہ سناتے ہوئے بھی نم تھی اور اگلے دن مجھے اپنا مجرم بتایا جب میں صبح اٹھا تو مجھے اتنا حاص کچھ بھی یاد نہیں تھا لیکن یہ رو رہی تھی جب اس کی اور اپنی حالت دیکھی تو میرے پیروں تلے سے زمین کھسکی تھی اور جو مجھے یہ بتا رہی تھی کچھ یاد نہیں تھا اس بارے میں مجھے واللہ کچھ علم بھی نہیں تھا

عرش میری زندگی میں تمہاری ماں میری انمول کے علاوہ کسی کی کوئی جگہ نا تھی نا ہے نا ہو گی مجھے لگا میں نے غلط کیا ہے لیکن میں نے اس سے کہا کہ میں اسے اپناہ نہیں سکتا پہلے تو یہ مجھے کہتی رہی پھر مجھے بھی یاد آتا گیا کے اس نے میرے ساتھ غلط کیا ہے تو میرا دل کیا اسے جان سے مار دو اور اسے مارنا میرے لئے بائیں ہاتھ کا کھیل تھا لیکن نا جانے کیوں اسے میں مار نہیں سکا پھر جب اسے لگا کے میں اس سے شادی نہیں کرو گا تو اس نے مجھے دھمکانا شروع کیا تھا تو اس نے مجھ سے پچاس کروڑ کا مطالبہ کیا تھا اور کہا کہ وہ کبھی مڑ کر بھی نہیں دیکھے گی اور اسکے بعد مجھے یہ کبھی نظر نہیں آئی میں بعد میں میں بھی اپنی بیوی بچوں کے ساتھ اپنی زندگی گزار رہا تھا اس کے بعد نایہ مجھے ملی نا کی میں اس کے پاس گیا لیکن حقیقت یہی ہے جو میں نے تمہیں بتائی ہے اور میرا مرنا جینا انمول میر شاہ سے شروع ہوتا ہے اور انمول میر شاہ پر ہی ختم ہوتا ہے میر نہایت سنجیدگی سے لب بھینچے اسکی سبز آنکھوں میں اپنی سبز آنکھیں گاڑھے مظبوط لہجے میں بولا تو وہاں موت سی خاموشی چھا گئی

انمول ۔۔۔انمول ۔۔۔انمول ۔۔۔ تم کل بھی اُسی عورت کے راگ گاتے تھے اور آج بھی بال تمہارے سفید ہو گئے لیکن اُس دائن کا بھوت تمہارے سر سے نہیں اترا آج بھی وہ تمہاری آنکھوں میں جنون بن کر مجھے نظر آرہی ہے کیوں آخر کیوں میر شاہ ۔۔۔؟؟

کیا کمی تھی مجھ میں ہاں کیوں تم نے مجھ پر اس عورت کو ترجیح دی تم اپنا بنانے کے لیے میں نے تم پر اپنی عزت تک وار دی میں نے اس رات تمہیں اتنے ہیوی ڈوز دیے لیکن تم پوری رات انمول ۔۔انمول کا راگ الاپتے رہے مجھے لگا صبح کو تم مجھے ترس کھا کر اپنا لو گے لیکن تم نے مجھے ٹھکرا دیا تم نے انمول کو چنا کیوں ۔۔۔؟؟آخر کیوں کیا تم نے ایسے ۔۔۔؟؟ کیوں ہے وہ تمہارے لیے اتنی ضروری ۔۔۔؟؟بولو جواب دو ۔۔

تمہارے جانے کے بعد مجھے کنگ ملا تھا میں سوچتی تھی میرا ابھی فیوچر ہو میں بھی محلوں میں رانی بن کر راج کروں کتنی مشکلوں سے میں نے کنگ کو اپنی اداؤں سے پھنسایا تھا لیکن اسے بھی وہ انمول پسند آ گئی ساری زندگی وہ مجھ رکھیل تو بنا سکتا تھا لیکن بیوی نہیں وہ بیوی کا مقام صرف اور صرف انمول کو دینا چاہتا تھا لیکن تم نے کنگ کو بھی مار دیا وہ مجھے پریگنینسی میں بھی استعمال کرتا رہتا تھا اور کہتا تھا کے وہ مجھے ساری زندگی اپنے پاس رکھے گا کے کسی چیز کی کمی نہیں ہو گی اور مجھے سمجھاتا تھا کے یہ بچہ میرے کام اسکتا ہے کنگ نے جاتے جاتے اچھا کام کر گیا میں تمہاری اولاد کو اپنے پیٹ میں مار دینا چاہتی تھی لیکن کنگ نے کہا وہ تمہارے ہی خون کو تمہارے خلاف استعمال کرے گا اور اس نے جانے سے پہلے میرے بیٹے کو انڈر ورلڈ کی دنیا میں متعارف کروایا میرا بچہ ہو گیا تھا اور اس کی اچھی پرورش ہو رہی تھی تم نے اپنے تک آنے والے سارے راستے بند کر دیے تھے۔۔

جب تم نے کنگ کو مارا تھا ساری دولت سارا کچھ مجھ سے پھر سے چھن گیا تھا پھر سے تم مجھے سقر سمیت دردر کی ٹھوکریں کھانے کے لیے چھوڑ دیا تھا پھر سقر جب جب تمہارے بارے میں سوچتا تھا پوچھتا تھا میں اسے تمہارے خلاف بھرکا دیتی تھی اسے تمہارے خلاف تیار کر رہی تھی اپنی ماں کے منہ سے یہ سب سن کر سقر نے خیرت سے اپنی ماں کو دیکھا تھا جو اپنا راز اگل رہی تھی۔۔۔

پھر ایک دن اس ریشیا کا ڈون پاکستان آیا تھا اس وقت سقر دس سال کا تھا اس ڈون کو میں پسند س گیں تھی لیکن وہ بھی رکھیل کے لیے لیکن میں نے اسے کہا کے وہ میرے بیٹے کے سامنے مجھے بیوی ہی کہے گا مجھے بھی اس بھکاری کی زندگی سے نجات چاہیئے تھی پھر میں اس ڈون کے ساتھ ریشیا گیں پھر یہاں اکر مجھے اس کی رکھیل بننا تو پڑا تھا لیکن جو میں چاہتی تھی عیش و آرام وہ مجھے مل گیا تھا اور ساتھ ساتھ اپنے بیٹے کو تمہارے خلاف کرتی رہی تھی۔۔۔

اب دیکھو میرے بیٹے کے ذریعے آخر آج میں تم تک پہنچ ہی گئی اب تمہاری آنکھوں کے سامنے تمہارا بیٹا مرے گا پھر تمہاری بلبل کو ماروں گی وہ مکروہ قہقہہ لگاتے بولی لیکن اسکا ایک ایک لفظ کا زہر سقر کو اپنی رگوں میں اترتا ہوا محسوس ہوا تھا اسکی ساری زندگی محظ ایک دھوکہ تھی جس ماں کے لیے وہ دنیا تباہ کرنے کو تیار تھا اسی ماں نے اسے استعمال کیا تھا اسے اپنا جسم بے جان ہوتے محسوس ہوا تھا سقر کو واقع ہی اپنی ساری زندگی ریت کی طرح ہاتھوں سے نکلتی ہوئی محسوس ہوئی دل نے شدت سے چاہا کہ اسکی ماں کہہ دے یہ مذاق ہے لیکن اسکے چہرے پر مکروہ ہنسی بتا رہی تھی کہ اور سقر سلطان صرف اپنی ماں کا ایک معمولی مہرہ تھا سقر سلطان وہ پل تھا جو اسکی ماں کو اسکے انتقام کی راہ میں میر سلطان سے جوڑتا تھا اسکی گن والا ہاتھ پل میں کسی بے جان شے کی طرح اسکے پہلو میں گرا سبز آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئی تھی۔۔۔۔

تم نہایت گھٹیا عورت ہو تم جیسی گھٹیا مکار عورت نے نا صرف مجھ سے گناہ کروایا بلکہ تم نے میرے بچے کی زندگی اپنی شیطانیت سے تباہ کر دی دیکھو کیا حال کر دیا ہے تم نے اپنی ہی کھوک سے پیدا ہوئی اولاد کا انمول میرے لیے ہر آنے والی مشکل کے بعد والی آسانی ہے وہ سکون ہے میرے دل کا میری روح کی واحد ساتھی ہے تم تو اپنی اولاد کے لیے ہی زحمت نکلی میرے لیے کیسے رحمت ہو سکتی تھی وہ نفرت آمیز نظر عالیہ پر ڈالتے میر سرد لہجے میں ڈھاڑا تھا

پھر سے انمول۔۔۔ہاں۔۔۔وہ ہنسی پاگلوں کی طرح ہنستی چلی گئی

سب نے عجیب نظروں سے اسے دیکھا تھا ابہیا خوف سے سمٹتے مزید ارمان کے سینے میں گھسی سقر نے کرب زدہ ہوتے اس عورت کو دیکھا جو کہنے کو اسکی ماں تھی لیکن اسے اپنے انتقام کے علاوہ کسی کی پرواہ نہیں تھی عرش جو کب سے خاموش کھڑے عالیہ کو ہی دیکھ رہا تھا عالیہ نے پسٹل نکالتے میر پر تانی اور میر

کانشانہ لیااس سے پہلے وہ گولی میر کو لگتی عرش پھرتی سے ایک جست میں میر تک پہنچتے میر کو دھکا دے گیا

ٹھاہ۔۔۔ ٹھاہ۔۔۔۔

ٹھاہ۔۔۔ ٹھاہ۔۔۔

شاہ جی۔۔۔ روحا ایک دم سے چیخ مارتی نیند سے بیدار ہوئی تھی اس کا دل جب سے عرش گیا تھا تب سے گھبرا رہا تھا اور اب یہ خواب روحا نے اپنے چہرے پر آیا پسینہ صاف کیا تھا وہ جلدی سے اٹھ کر باہر گیں تو باہر ہی انمول زویا ایمان میرب بیٹھی تھی۔۔۔

کیا ہوا ہے روحا تم ٹھیک تو ہو نا یہ اتنا پسینہ کیوں آیا ہوا ہے انمول نے روحا کو پاس بیٹھاتے ہوئے بولا تو روحا نے سب کو دیکھا۔۔۔۔

ماما مجھے ایک برا خواب آیا ہے کے میرے شاہ جی کو کچھ ہو گیا ہے وہ مجھے چھوڑ کر چلے گیے ہے میرا ہاتھ چھوڑ دیا تھا انہوں نے ماما روحا نے حد ڈری ہوئی تھی اس کی حالت دیکھتے سب ہی پریشان ہوئے تھے۔۔

بیٹا کچھ نہیں ہوتا اللہ سب خیر کرے گا تم دعا کرو انمول کو بھی آپنا دل گھبراتا ہوا محسوس ہوا تھا لیکن وہ روحا کو سنبھال رہی تھی ماما جب سے شاہ جی گئے ہے میں تب سے دعا کر رہی ہو وہ ٹھیک تو ہو گئے نا روحا نے آنسو بہاتے کہا تو انمول نے سرہاں میں ہلایا اور روحا کو اپنے ساتھ لگالیا اور خود بھی سب کے بارے میں سوچنے لگی اور دل ہی دل میں دعا کرنے لگی۔۔۔

دوسری طرف پل میں وہ سکوت چھا گیا سب نے پھٹی پھٹی نگاہوں سے عرش کو دیکھا جسکی گردن اور سینے سے خون ابل ابل کر باہر آرہا تھا۔۔

میر تڑپتے ہوئے بھاگتا ہوئے عرش کی طرف بڑھا جبکہ دوسری طرف عالیہ نے بے یقین نظروں سے اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھتے سقر کو دیکھا تھا جس کی گن سے دو گولیاں نکلتے اسکی جسم کے آر پار ہوئی تھیں کئی آنسو بے مول ہوتے اسکی داڑھی میں جذب ہوئے تھے

عرش۔۔!

میری جان میرے شہزادے آنکھیں بند مت کرنا ہاں آنکھیں کھولو بابا کی جان دیکھو ایسے مت کرنا اپنے بابا کے ساتھ میر پاگلوں کی طرح اسکے جسم سے نکلتے خون پر اپنے لرزتے ہوئے ہاتھ رکھتے چیخا تھا

سب لوگ دوڑتے ہوئے بد حواس ہوتے عرش کے پاس آئے تھے ابھیا تو وہی حواس کھوتے ارمان کی بانہوں میں جھول گئی

حدید، شایان اور آکاش کو اپنے پیروں سے زمین نکلتے محسوس ہوئی تھی گاڑی نکالو شایان۔۔۔!

میر پاگل ہوتے چیخا تھا حدید نے کانپتے ہاتھوں سے عرش کو اٹھایا تھا اور بھاگتے ہوئے پورچ تک آیا تھا میر بھی لڑکھڑاتے ہوئے اٹھا تھا اسکے ہاتھ اسکے کپڑے خون سے تر تھے میر کو اپنی دنیا لٹتی ہوئی محسوس ہوئی تھی جسم سے جیسے جان آہستہ آہستہ سرک رہی ہو جان سے زیادہ عزیز جوان بیٹے کو موت کے منہ میں دیکھتے میر کو صیح معنوں میں اپنی سانسیں بند ہوتی محسوس ہوئی تھی

تم ایسے نہیں جا سکتے درد سے کُرلاتے عالیہ نے گن پکڑتے نشانہ لیا کسی کا دھیان عالیہ کی طرف نا تھا ایک اور گولی چلی لیکن قسمت سے وہ گولی میر کی کمر کی ایک سائڈ پر لگی تھی۔۔

ٹھاہ۔۔۔ایک اور گولی عالیہ کا وجود ساکت ہوا تھا سقر نے ایک اپنی پسٹل سے نشانہ لیا گولی عالیہ کی کھوپڑی کے آر پار ہوئی تھی وہ پل میں ریت کے ٹھیلے کی طرح ڈھتا نیچے گرا تھا علینا بھاگ کر اسکے پاس آئی تھی۔۔۔

حدید عرش کو اٹھاتے باہر گاڑی میں ڈال رہا تھا باقی سب اندر ہی تھے حدید بھی گولی چلنے کی آواز سے مڑا تھا جہاں میر اپنی کمر جہاں گولی لگی تھی وہاں پر ہاتھ رکھتے درد سے لب بھینچے دہلیز کا سہارا لیتے نیچے بیٹھ رہا تھا حدید عرش کو وہاں ڈالتے وہ بھی بڑے پاپا کہتے وہ تیزی سے میر کی طرف بڑھا تھا جب کے باقی سب بھی میر کی جانب بڑھے تھے اور سفر تو اپنے باپ کو نیچھے گرتے دیکھ وہ بھی میر کی جانب بڑھا تھا۔۔۔

پاپا۔۔۔ایک کرب زدہ آواز سے سفر نے میر کو پکارا تھا کے میر نے ضبط سے آنکھیں بند کی تھی لیکن اسے ابھی اس بیٹے کی نہیں جو باہر گاڑی میں موت کے منہ میں جا رہا تھا اس بیٹے کی فکر تھی۔۔

سفر میر کو پکڑنے لگا تو میر نے اپنا ہاتھ آگے کر دیا کے وہی رک جاؤ۔۔۔تمہاری وجہ سے صرف تمہاری وجہ سے میرا بیٹا اس حالت میں ہے سفر اگر میرے عرش کو کچھ ہوا تو کبھی معاف نہیں کروگا کبھی نہیں جبکے حدید گاڑی سے نکلتے ابھی میر کے پاس آیا ہی تھا اور میر سفر سے باتیں کر رہا تھا کہ ایک دم دھماکہ ہوا تھا باہر گاڑی میں عرش تھا جیسے حدید گاڑی میں ہی چھوڑے بڑے پاپا کے پاس آگیا تھا سب بلاسٹ کو ہوتے دیکھ باہر کو بھاگے تھے حدید نے میر کو سہارا دیا تھا لیکن باہر جاتے ہی سب نے پھٹی آنکھوں سے عرش والی گاڑی جو بلاسٹ ہوتے دیکھا میر کا دل ساکت ہوا تھا دھڑکنیں ایک پل کے لیے رکی تھی سب ہی اس گاڑی جو دیکھ رہے تھے جس میں کچھ دیر پہلے حدید عرش کو لٹا کر گیا تھا۔۔۔

عرش۔۔میر چیخا تھا اس کی کمر سے خون نکل نکل کر بہ رہا تھا میرا بیٹا۔۔۔میر آگے کو بڑھنے لگا تھا لیکن آگ اتنی بھڑک اٹھی تھی کے کوئی بھی آگے نہیں جا سکتا تھا۔۔۔

ماما میرا دل بہت گھبرا رہا ہے ماما شاہ جی کو کچھ ہو گیا ہے آپ کال کرے ناما ماروحا پھر سے انمول کو کہنے لگی تو انمول کا بھی دل زوروں سے دھڑکا تھا ایسے اس کی بہت قیمتی چیز اس سے دور ہو گیں ہو۔۔

میر گھٹنوں کے بل نیچے بیٹھا تھا گارڈز گاڑی پر پانی ڈال رہے تھے تھوری ہی دیر میں آگ بجھ گئی تھی آگ بجھتے ہی میر اور سب گاڑی کی طرف بھاگے تھے لیکن گاڑی تو جل کر کوئلہ بن گیں تھی۔۔

میر ابیٹا عرش۔۔۔میر ادھر ادھر پاگلوں کی طرح ڈھونڈرہا تھا ارمان نے ایہا کو دوسری گاڑی میں لٹا دیا تھا علینا سقر کا بازو پکڑے روئی جارہی تھی یہ سب کے ساتھ کیا ہو گیا تھا۔۔

گاڑی کے پاس ہی عرش کا لاکٹ اور اس کا ٹریگر گرا ملا تھا حدید نے جلدی سے وہ اٹھایا تھا اور نم آنکھوں سے سب کو دیکھا تھا۔۔

بڑے پاپا یہ تو عرش کی ہی ہے۔۔حدید وہ لاکٹ اور ٹریگر بریسلٹ دیکھاتے ہوئے ضبط سے بولا تھا اور گاڑی کے اندر ایک لاش پڑی تھی جو جل کر کوئلہ ہو گیں تھی اس کی پہچان کرنا ناممکن تھا اس لاش کو دیکھتے میر اسی لمحے وہ حواس کھوتے وہی گر گیا۔۔۔

ہم تمہیں کبھی معاف نہیں کرے گے سقر سب تمہاری وجہ سے ہوا ہے تم سزا کے حقدار ہو تمہیں سزا بڑے پاپا ہی ڈے گے شایان بھی اس دفعہ ڈھارا تھا اور میر کو اٹھاتے نکل پڑے تھے۔۔

سقر وہاں ہی نیچے گرا تھا۔

سقر۔۔۔علینا بھی روتے ہوئے سقر کو پکڑا تھا۔۔

یہ سب میری وجہ سے ہوا ہے علینا میری وجہ سے مم۔۔میں نے مار دیا میں نے اپنے ہی بھائی کو مار دیا ایک جھوٹے بدلے کی وجہ سے سب کچھ برباد کر دیا سقر زور زور سے زمین پر اپنے ہاتھ مارنے لگا تھا مجھے بھی جینے کا کوئی حق نہیں ہے سقر اپنا سر زمین پر مارنے لگا تھا کے اچانک سے سقر کے دل میں درد اٹھی تھی وہ اپنا دل پکڑے اپنی آنکھیں بند کئے وہی پر ڈھیر ہو گیا تھا۔۔

سقر سقر۔۔۔سقر کی حالت دیکھتے علینا کر ہاتھ پاؤں پھول گئے تھے ایلکس بھی جلدی سے آیا تھا اس نے سقر کو اٹھایا اور اندر لے گیا تھوری دیر پہلے جہاں بدلے کی ناحق جنگ چھڑی ہوئی تھی ابھی وہاں موت کا سکون تھا۔۔

میر کو جلدی سے ہاسپٹل لے جایا گیا تھا کچھ سمجھ نہیں ارہا تھا کے یہ سب ہو کیا گیا تھا عرش کی وہ حالت دیکھتے سب کا دل پھٹنے کو تھا اس لاش کو بھی ہاسپٹل لے آئے تھے لیکن اس لاش کی شناخت نا ممکن تھی اسی لیے کوئی بھی اس کے پاس نہیں گیا تھا حدید شایان آکاش ارمان سب ہی رو رہے تھے تھوڑی دیر بعد ڈاکٹر باہر آیا تو وہ ان کے پاس آیا۔۔۔

شکر کرتے گولی چھو کر گزری ہے ورنہ ان کا ایک لیور بھی ویسٹ ہو سکتا تھا پٹی ہم نے کر دی ہے کل تک ہوش اجائے گا تو آپ انہیں لے کر جا سکتے ہے اور ان کا خاص خیال رکھیے گا کوئی وزنی کام نا کرے ورنہ زخم خراب ہوا سکتا ہے سب کو کہ کر ڈاکٹر چلا گیا سب وہاں ہی سر پکڑ کر بیٹھ گئے تھے وہ گھر میں کیا جواب سے گیے سب کو ابھی وہ سوچ ہی رہے تھے کے حدید کے موبائل پر کال ائی تھی بڑی ماں کی کال ہے حدید نے اپنے آنسو صاف کرتے شایان کو دیکھ کر کہا تو شایان نے ہاں میں سر ہلایا۔۔

حدید نے خود کو نارمل کیا اور کال اٹھا دی۔۔۔

کہا ہو حدید کب سے میر کو کال کر رہی ہو وہ اٹھا ہی نہیں رہے سب ٹھیک تو ہے نا آپ لوگ کہاں ہے ابیہا ملی یا نہیں کب واپس ارہے ہے ہمارا دل بہت گھبرا رہا ہے سب ٹھیک ہے نا عرش میر اور تم لوگ انمول کال اٹھاتے ہی شروع ہو گیں تھی اور حدید اپنے آنسو اندر اتارتے بار بار خود کو نارمل کرنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن اس سے بولا نہیں جا رہا تھا۔۔۔

سب رہے ہو تم حدید کیا ہوا ہے انمول بھی اب پریشانی سے بولی تھی۔۔۔

جی بڑی ماما۔۔ سب ٹھیک ہے وہ میر انکل کچھ ضروری بات کر رہے ہے جن کے پاس ابیہا تھی شایان نے جلدی سے حدید نے موبائل لے کر خود کو نارمل کر کے بولا۔۔۔

اور عرش کہاں ہے اس کی بات کرواو نا روحا سے وہ جب سے رو رہی ہے۔۔

عع۔۔۔عرش۔۔۔شایان منمنایا تھا۔۔

ہاں عرش سے کرواوا انمول بھی بولی تھی۔۔۔۔

ہیلو۔۔ہیلو۔۔۔بڑی ماما آواز نہیں ارہی ہے یہاں سگنل کا مسئلہ ہے کل تک گھر آ جائے گے یہ کہتے ہی شایان نے جلدی سے کال بند کردی اور انمول ہیلو ہیلو ہی کرتی رہ گیں۔۔۔

ماما کیا ہوا ہے کہا ہے شاہ جی۔۔

بیٹا ہو ٹھیک ہے وہاں سگنل کا ایشو ہے اسی لیے جاؤ جا کر سو جاؤ کل تک اجائے گے۔۔۔

پکا ناماما۔۔۔

ہاں پکا۔۔انمول کی بات سنتے روحا اپنے قدم اپنے کمرے کی جانب لے گی اس کا سر بھی بہت چکرا رہا تھا جاتے ہی وہ بیڈ پر لیٹ گیں اور شاہ جی کے بارے میں سوچتے سوچتے کب اس کی آنکھ لگ گیں پتا ہی نہیں چلا۔۔۔

ابیہا کو بھی ہوش اگیا تھا وہ تو چیخیں مار مار کر رو رہی تھی اس کا بھائی اس کی لاش یاد کر کے ابیہا کی طبیعت خراب ہونے لگی تھی اب میر کی وجہ سے حڈیس شایان ارمان سب اسے سنبھال رہے تھے لیکن وہ سنبھلنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔۔۔

اگلے دن میر ہو ہوش تو اگیا تھا لیکن وہ بس عرش کو بلانے کا کہ رہا تھا حدید شایان سب اب میر کو سنبھال رہے تھے۔۔۔

بڑے پاپا ماما کی کال آئی تھی وہ آپ سے بات کرنا چاہتی ہے حدید نے کہا تو میر کو انمول کا خیال آیا کے وہ وہ کیا جواب دے گا انمول کو ایک بیٹی کو بچانے گیا تھا بیٹا کھو دیا میر کی آنکھوں سے آنسو نکل نکل کر تکیے میں جذب ہو رہے تھے میر پاپا ہمیں واپس جانا چاہئے حدید نے میر سے کہا۔۔۔

حدید وہ لاش میرے بیٹے کی نہیں ہو سکتی میرا بیٹا زندہ ہے میں اسے لیے بغیر نہیں جاؤ گا میر ضبط سے بولا تھا۔۔۔

لیکن پاپا وہ عرش۔۔

میں نے کہا نا میرا بیٹا زندہ ہے میر چیخا تھا جس سے اسے درد ہوا تھا وہ کراہ اٹھا تھا۔۔۔

پاپا لیکن ہم عرش کو کہاں ڈھونڈے گے آکاش بھی بولا تھا میر نے آکاش کو دیکھا اور پھر آنکھیں بند کر گیا اسے خود بھی سمجھ نہیں ارہا تھا عرش کا سب ٹریگر بریسلٹ لاکٹ سب کچھ تو یہاں ہی تھا۔۔۔

میر پاپا اب ہمیں چلنا چاہیے۔۔

لیکن وہ لاش لے کر نہیں جائے گے میر نے اپنے آنسو اندر کھنچتے ہوئے کہا تو سب نے سرہاں میں ہلایا میر کو ہاسپٹل سے دسد سچارج کر دیا گیا تھا اب وہ لوگ آئے تو چھ تھے لیکن جا پانچ رہے تھے سب کا دل بیٹھا جا رہا تھا گھر میں جا کر سب کو کیا بتائے گے وہ اپنے پرائیوٹ جیٹ میں بیٹھ کر آٹلی کے کئے نکل چکے تھے۔۔۔

◈ ◈ ◈

سب گھرا گئے تھے سب کے چہرے پر پریشانی تھی وہ گھر میں سب کو کیا بتائے گے میر کو تو گولی لگی تھی اس سے چلا بھی نہیں جا رہا تھا حدید نے میر کو سہارا دیا ہوا تھا ایک بیٹے کو کھونا باپ کو آدھا کر دیتا ہے سب کے دل اب ڈر رہے تھے وہ گھر میں سب کو کیا کہے گئے روحا انمول کو کیسے سنبھالے گے ایک بیٹی کو بچانے گئے تھے بیٹے کو کھو کرا گئے میر حدید شایان آکاش ارمان گھر میں داخل ہوے تو سب نے خوشی سے انہیں دیکھا روحا نے بھی شکر ادا کیا کے سب گھرا گئے ہے وہ ہا مخاں ڈر رہی تھی۔۔۔

ایہا بھاگتی ہوئی انمول کے گلے لگی تھی انمول اور ایہا کتنی ہی دیر روتی رہی تھی میری بیٹی کیسی ہے انمول نے ایہا کا چہرہ پکڑتے کہا تو ایہا نے روتے ہوئے ہی ہاں میں سر ہلایا وہ حاسب کو دیکھ رہی تھی لیکن ان سب میں اس کے شاہ جی نہیں تھے۔۔۔

پاپا شاہ جی کہاں ہے وہ نظر نہیں ارہے روحا نے دل میں آئے اندیشے کے ڈر سے میر سے پوچھا تو انمول نے بھی میر کو دیکھا۔۔۔

میر آپ ٹھیک تو ہے نا آپ کو گولی۔۔۔

میں ٹھیک ہوا انمول میر نے نم لہجے میں کہا۔۔۔

سب نے غور کیا تھا کے سب کے چہرے ایہا کے آنے کی وجہ سے سے کھلنے کی بجائے مرجھائے ہوئے ہے۔۔۔

میر کیا ہوا ہے عرش کہاں ہے وہ ٹھیک تو ہے نا انمول نے بھی میر سے پوچھا تو میر نے انمول کو دیکھا۔۔

کچھ بتا کیوں نہیں رہے آپ لوگ عرش کہاں ہے انمول چیخی تھی۔۔

میر بتاؤ عرش کہاں ہے حدید تم ہی بتادو اس دفعہ ذین بھی بولا تھا ماہی ساحل بھی خیران تھے۔۔۔

پاپا وہ عرش۔۔۔

کیا ہوا ہے میرا دل بیٹھا جا رہا ہے میر آپ کچھ بتا کیوں نہیں رہے میرا بیٹا کہاں ہے انمول نے میر کے بازو کو جھنجوڑتے ہوے کہا۔۔۔

منم۔مجھے نہیں پتا انمول ایک باپ کے لہجے میں بے بسی محسوس کر کے سب کو ہی کچھ کھٹکا تھا۔۔۔

بڑی ماما عرش کو گولیاں لگی تھی روحا یہ سنتے لڑکھڑائی تھی ایشم نے جلدی سے روحا کو پکڑا۔۔

شایان عرش کو کو گاڑی میں لٹا کر آیا تھا لیکن پھر میر پاپا کو گولی لگی تو شایان بھی میر پاپا کے پاس آیا لیکن جس گاڑی میں عرش تھا پیچھے سے وہ گاڑی بلاسٹ ہو گیں اور عرش۔۔۔۔

ننن۔۔ہہ۔۔۔۔ نہیں نہیں میرا بیٹا میرا عرش انمول بھی ہوش کھوتی صوفے پر گری تھی اور روحا تو کچھ بولنے کی لائق ہی نہیں رہی تھی وہ پتھرائی آنکھوں سے سب کو دیکھ رہی تھی۔۔

(شاہ جی آپ نہیں جائے نا مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے روحا لاڈ سے عرش کے بازو سے لگتی ہوئے بولی تھی۔۔

میرے بے بی گرل کا اگر رومانس کرنے کا دل کر رہا ہے تو کر لیتے ہے عرش نے روحا کا نام کھینچتے شراشرتی انداز میں کہا۔۔۔

شاہ جی آپ کی تو ساری بات آخر تک رومانس پر ہی آتی ہے میں سچ کہہ رہی ہو نا نا جائے نا۔۔۔

میری جان میں وعدہ کرتا ہو میں واپس آؤ گا۔۔)

روحا روحا۔۔۔ ایشم نے روحا کو پکارا لیکن روحا بھی ایشم کی باہوں میں جھول گیں تھی۔۔

میر بھی رو یا تھا حدید شایان ارمان میرب ذیں زویا ماہی ساحل ابیہا سب ہی رو رہے تھے انہیں عرش کے جانے کا یقین نہیں ارہا تھا لیکن میر کے ہاتھ میں عرش کا بریسلٹ اور اس کا کو برا والا لاکٹ تھا جو انہیں اس گاڑی کے قریب سے ملا تھا لیکن وہاں جو لاش تھی وہ مکمل جل گیں تھی وہ پہچان میں نہیں ارہی تھی کے وہ عرش ہے یا کوئی اور۔۔۔۔

بڑے پاپا۔۔۔ حدید میر کے پاس آیا تو میر نے حدید کو دیکھا آپ کو بڑی ماما کو بھی سنبھالنا ہے حدید آپنی سرخ آنکھیں رگڑتا ضبط کرتے ہوئے بولا تھا۔۔

ان پانچوں کا گروپ اب چار کا رہ گیا تھا ارمان نے ابہیا کو دیکھا جو اپنے سر کو پکڑ کر بیٹھی تھی۔۔۔

بیا آپ ٹھیک ہے ارمان کا چہرہ بھی سرخ ہو رہا تھا ابھی تو اس کا یار ملا تھا اور اتنی جلدی بچھڑ بھی گیا تھا۔۔۔

مان۔۔۔ابھی ابیہا کچھ اور کہتی کے ابہیا آٹھ کر واش روم بھاگی تھی ارمان بھی جلدی سے ابیہا کے پیچھے گیا تھا۔۔۔

بیا بیا کیا ہوا ہے آپ کو لیکن ابیہا کچھ کہتی وہ بھی ارمان کے بازو میں بے ہوش ہوئی تھی۔۔

ڈاکٹر کو بلایا تھا سب کا چیک اپ کیا جا رہا تھا آکاش ایمان میرب سب پہلے انمول کے پاس تھے۔۔۔

کسی ٹیبہں شن کی وجہ سے سٹریسٹ لیا ہے جس کی وجہ سے یہ بے ہوش ہو گیں ہے ابھی کچھ دیر میں ہوش میں اجائے گی ہیں رانمول کا ہاتھ پکڑے ہی اس کے پاس بیٹھا تھا اپنی پرنس کا یہ حال دیکھ کر اس سے کہا رہا جا رہا تھا اوپر سے اپنے بیٹے کی جدائی۔۔

اب ڈاکٹر ابیہا کے پاس گیا تھا اس کا چیک اپ کر رہا تھا۔۔

پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے ایسی حالت میں چکر اور وامٹنگ عام بات ہے۔۔

کیا مطلب ایسی حالت۔۔۔ارمان خیران ہوتے ہوئے بولا۔۔۔

آپ کو نہیں پتا یہ ون منتھ پریگنٹ ہے ڈاکٹر نے کہا تو ارمان کو تو سمجھ نہیں ارہا تھا وہ کیسا ریکشن دے خوش ہو یا عرش کے جانے کا دکھ کرے اب ڈاکٹر ابیہا کے پاس سے ہو کر روحا کے پاس گیا تھا روحا کے پاس ماہی زویا میرب ایمان بھی تھی روحا کا چیک اپ کیا جا رہا تھا سب کے چہروں پر پریشانی تھی ڈاکٹر کیا ہوا ہے روحا کو ماہی ڈاکٹر سے پوچھنے لگی۔۔۔

آپ کی پیشینٹ کسی صدمے سے بے ہوش ہوئی ہے اور اب تو آپ کو ان کا زیادہ سے زیادہ خیال رکھنا ہو گا کیونکہ یہ بھی پریگنٹ ہے ون ویک سے ڈاکٹر کے کہنے پر سب کے چہروں پر اداس سی مسکراہٹ آئی

تھی اور آنسو بھی تھے ایک طرف اتنی بری خوشیاں اور ایک طرف عرش کے جانے کا دکھ ڈاکٹر کچھ ہدایات دیتے ہوئے چلا گیا۔۔۔

ماہی روحا کے پاس گیں اس نے بال سہلانے لگی اللہ خیر کرے پتا نہیں کیا ہو گا کچھ بھی سمجھ نہیں ارہا ہے سب کی آنکھوں میں انسو تھے۔۔۔۔۔

سقر۔۔۔علینا سقر کے لیے پانی کے کرائی تھی لیکن سقر خاموش نظروں سے بس ایک نقطے کو گھوری جا رہا تھا اس سے زندگی کی اب سے بری غلطی ہو گیں تھی اس کی وجہ سے اس کا بھائی جیسے وہ اپنا دشمن سمجھتا رہا تھا اس کی وجہ سے عرش سب سے دور چلا گیا تھا سقر کی آنکھوں میں انسو آئے تھے جو علینا کو بھی تکلیف دے رہے تھے۔۔۔۔

سقر۔۔علینا نم آواز میں بولی۔۔۔۔

صنم۔۔۔۔مجھ سے کیسے اتنی بری غلطی ہو گیں صنم مجھے اپنی ماں کو جاننے میں کیسے غلطی ہو گیں سقر پہلی بار بچوں کی طرح ہچکیاں بھرتے رو رہا تھا بچپن سے وہ میرے باپ کے خلاف مجھے کرتی رہی اور میرے ذہن میں یہ ڈالتی رہی کے ان سب کا قصور وار میرا باپ ہے آج جب میرا باپ سامنے آیا تو مجھ سے دور ہو گیا مجھ سے خفا ہو گیا مم۔۔ ممیں نے۔۔۔ان کا بیٹا مار دیا مم۔۔ میں نے عرش کو مار دیا صنم میں نے مار دیا وہ انسان جو کسی کو مارتے ہوئے اس کے ہاتھ نہیں کانپتے تھے آج اپنے بھائی کے دور ہونے پر بچوں کی طرح سسک سسک کر رو رہا تھا۔۔۔

سقر۔۔۔خود کو سنبھالے پلیز سقر ابھی وہ کچھ وہ کہتی سقر نے اپنے دل پر ہاتھ رکھا تھا سقر نے مظبوطی سے اپنی آنکھیں بند کی تھی۔۔۔

سس۔سفر کیا ہوا ہے آپ کو آپ ٹھیک تو ہے نا لیکن سفر بے ہوش ہو چکا تھا علینا جلدی سے جاتی ایلکس کو بلا لائی تھی اور ایلکس نے ڈاکٹر کو کال کی تھی۔۔

جی آپ کو کتنی دفعہ کہا ہے انہیں ٹینشن سے دور رکھا کرے جب بھی یہ تھوری سی بھی ٹینشن لیتے ہے انہیں دل میں تکلیف ہوتی ہے آج کچھ زیادہ ہی ان کی کنڈیشن خراب ہے میں انہیں نیند کی گولیاں دے رہا ہو ہو سکتا ہے یہ اگلے دوست تین دن ایسے ہی بے ہوشی میں رہے یا نیند میں تو کے یہ ساری سوچوں سے دور رہ سکے اور ان کے دل کی رفتار ٹھیک ہو سکے ڈاکٹر نے انجکشن لگایا اور میڈیسن دے کر چلا گیا پیچھے علینا سفر کے پاس بیٹھ کر آنسو بہاتی سفر کے بال سہلانے لگی۔۔۔

اگلے دن۔۔

انمول۔۔۔روحا۔۔۔ابیہا سب کو ہوش اچکا تھا۔۔۔ابیہا آپ ٹھیک تو ہے نا ابیہا اٹھی تو ارمان جلدی سے اس کے پاس آیا ابیہا نے ارمان کو دیکھا اور جلدی سے گلے کر رونے لگی۔۔۔

بیا بیا۔۔۔پلیز اب میں اگیا ہو نا آپ کے پاس اب میں آپ کا خیال رکھو گا اور ہمارے بچے کا ارمان نے بیا کے ماتھے پر بوسہ دیتے ہوئے کہا تو بیا نے ارمان کو دیکھا اور اس کے سینے پر سر رکھ دیا۔۔۔

مان۔۔۔میں نے اور ہمارے بچے نے تمہیں بہت یاد کیا تم نہیں جانتے ہی یہ ایک مہینہ میں کیسے گزارا ہے تمہارے ساتھ اب کبھی مجھے خود سے دور مت کرنا مان ورنہ میں مر جاؤ گی۔۔۔

اللہ نا کرے بیا کیسی باتیں کر رہی ہے آپ پہلے ہی اپنے بھائی عرش کو کھو چکا ہو اب مجھ میں ہمت نہیں ہے کسی کو کھونے کی ارمان نے ابیہا کے گرد اپنی باہیں مضبوطی سے باندھ لی چلے آئے نیچے چلتے ہے سب وہاں ہے سب کو جا کر بتاتے ہے ارمان نے بیا کا چہرہ پکڑتے کہا تو بیا نے سرہاں میں ہلایا اور اٹھ کر فریش ہونے چلی گیں۔۔۔

بیااور ارمان باہر آئے تو میر انمول کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی روحا کو تو ایمان اور میرب زبردستی نیچے لے کر آئی تھی روحا تو بس روتی ہی جس رہی تھی میر انمول کو سمجھا رہا تھا۔۔

سب ہی اداس تھے ارمان کو سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیسے سب کو بتائے۔۔۔

انمول تمہارے لیے ایک خوشخبری ہے زویا بولی تو سب نے زویا کی طرف دیکھا روحا تو گم سم سی بیٹھی تھی اسے ابھی پتا نہیں چلا تھا کے وہ ماں بننے والی ہے۔۔۔

کیا میرا بیٹا واپس آگیا انمول جلدی سے بولی۔۔۔

بیٹا تو نہیں لیکن بیٹے کی اولاد آنے والی ہے زویا نے کہا تو انمول اور روحا نے ایک ساتھ زویا کو دیکھا کیا مطلب۔۔۔

روحا ماں بننے والی ہے یہ سننا تھا کے روحا کا سانس اوپر کا اوپر نیچے کا نیچے رہ گیا تھا وہ بھترائی آنکھوں سے زویا کو دیکھنے لگی تھی۔۔۔

کیا سچ میں انمول روتے ہوئے بولی تو زویا نے ہاں میں سر ہلایا ایشم میرب ایمان بھی یہ سن کر خوش ہوئی تھی۔۔۔

میں بھی آپ لوگوں کو کچھ بتانا چاہتا ہو ارمان بھی بولا تھا۔۔۔

کیا۔۔میر نے ارمان کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔

بیا بھی ماں بننے والی ہے اور آپ نانا نانی ارمان نے یہ کہتے بیا کو اپنے حصار میں لیا تو سب کے چہروں پر ہلکی سی اداس مسکراہٹیں تھی انہیں سمجھ نہیں آرہا تھا وہ سب خوش ہو یا دکھی۔۔

انمول نے پہلے آٹھ کر بیا کو پیار دیا پھر وہ روحا کے پاس آگئی جو ابھی بھی ایسے ہی بیٹھی تھی اپنے بچے کا سن کر بھی وہ ایسے ہی چپ تھی۔۔

روحا۔۔۔انمول نے روحا کو گلے لگایا تو روحانی آنکھ سے ایک آنسو نکل کر انمول کے کندھے پر گرا تھا اور پھر انمول بھی پھوٹ پھوٹ کر روئی تھی اور انمول کے ساتھ روحا بھی اونچی اونچی آواز میں رونے لگی تھی۔۔۔۔

شش۔۔شاہ جی کیسے چھوڑ کر جا سکتے ہے مجھے ماما آنہون نے کہا تھا وہ مجھے کبھی چھوڑ کر نہیں جائے گے وہ کیسے جا سکتے ہے ماما روحا ہیچکیاں بھرتے ہویے کہنے لگی تو انمول کو اپنا وقت یاد آیا تھا جب میر کی بھی مرنے کی خبر آئی تھی تب انمول بھی ماں بننے والی تھی لیکن اللہ نے اس کا میر واپس دے دیا تھا۔۔۔

چپ کر جاؤ بیٹا۔۔۔میرا بھی بیٹا کھویا ہے لیکن تمہیں اب اپنے بچے کے لیے اپنے شاہ کی نشانی کے لیے اپنا خیال رکھنا ہو گا۔۔۔

لیکن ماما۔۔۔شاہ جی کو میں نے کہا تھا جس دن وہ مجھے چھوڑ کر گئے روحا اس دن مر جائے گی روحا اپنے بال نوچتے ہوئے بولی مم۔میں کیوں زندہ ہوا بھی مجھے بھی شاہ جی کے پاس جانا ہے مجھے بھی جانا ہے روحا آج کھل۔کر روئی تھی روحا انمول کو پیچھے کرتے ہوتے باہر کو بھاگنے لگی تو ایشم آور ایمان نے جلدی سے روحا کو پکڑا تھا۔۔۔

چچچ۔۔ھ۔۔چھوڑوں مجھے مجھے شاہ جی کے پاس جانا ہے روحا ہزیانی ہوتی چیخ رہی تھی کے روحا کی حالت دیکھتے وہاں سب کی آنکھیں نم تھی سب ہی رو رہے تھے انمول کے صبر کا حد یہی تک تھی وہ بیٹا تو کھو چکی تھی لیکن اپنے بیٹے کی اولاد نہیں کھونا چاہتی تھی انمول نے جا کر ایک زوردار ٹھپر روحا کے منہ پر مارا تھا کے روحا کا جسم ساکت ہوا تھا روحا اپنے منہ پر ہاتھ رکھے انمول کو دیکھ رہے تھی۔۔

کیا حرکتیں کر رہی ہو تم چاہتی ہو کے میں نے بیٹا کھو دیا ہے اب اپنے بیٹے کی آخری نشانی بھی کھو دو جو تمہارے پیٹ میں ہے انمول نے روحا کو جھنجھوڑ کر کہا تو روحا کو ہوش آیا تھا وہ کیا کر رہی تھی روحا سب کو

دیکھتی ہوش وحواس سے بیگانہ ہوئی تھی انمول نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھے اپنی سسکیاں دبائی تھی انمول نے میر کو دیکھا جس چپ چاپ خود پر ضبط کیے کھڑا تھا حدید روحا کو اٹھائے کمرے میں لے گیا تھا۔۔

رات تک روحا کو ہوش آیا تو انمول اس کے پاس ہی تھی روحا نے انمول کے دیکھا تو روتے ہوئے آٹھ کر بیٹھ گیں۔۔۔

ایم سوری ماما۔۔۔روحا روتے ہوتے بولی۔۔

چلو آج میں تمہیں کچھ بتاتی ہو پتا ہے جب میری میر کے ساتھ شادی ہوئی تھی تو میں بہت خوش تھی مجھے نہیں پتا تھا میر ایک قاتل ہے پھر ایک دن مجھ پر میر کا راز کھلا تو میں نے بھاگنے کی بہت کوشش کی لیکن میر نے زبردستی ہی سہی لیکن مجھے اپنے پاس رکھا تھا اور پھر ایک دن میر زین ماہی سب ہمارے دشمن کنگ کو مارنے گئے تھے تو کنگ کو مارتے مارتے باقی سب تو باہر اگئے تھے لیکن میر اندر ہی رہ گئے تھے میرے سامنے میرے سامنے نہ کر اندر تھے اور کنگ کا محل زمین بوس ہوا تھا روحا تم یقین نہیں کر سکتی میں نے اپنے میر کو اپنی آنکھوں کے سامنے موت کے منہ میں جاتے دیکھا تھا روحا خیرانگی سے انمول کی باتیں سن رہی تھی۔۔۔

پھر پاپا کیسے۔۔۔

اور جب مجھے ہاسپٹل لے جایا گیا تو مجھے پتا چلا کے میں ماں بننے والی ہو جیسی تمہاری حالت ہے نا ایسی ہی میری حالت تھی۔۔۔

ہم سب تو ناامید ہو چکے تھے کے میر اب نہیں رہے لیکن ایک دن جب آٹھ مہینے گزر گئے تھے تب ایک دن میر اچانک سے ہماری زندگیوں میں واپس آ گئے تھے میں نے بہت دعائیں کی تھی کے میر واپس

اجائے کیونکہ ہمیں میر کی لاش نہیں ملی تھی مجھے یقین تھا اگر میں زندہ ہو تو میر بھی زندہ ہو گئے اور دیکھو اج میر میرے پاس ہے۔۔۔۔

تو تم بھی دعا کرو اللہ سے کے ہمارا عرش واپس اجائے اور تم وعدہ کرو کے اگر اللہ نا کرے عرش کو کچھ ہو گیا ہو تو لیکن اس کی بچے کا خیال تم رکھو گی اس کی نشانی کو ہم سے جدا نہیں کرو گی وعدہ کرو روحا انمول نے ہاتھ آگے کیا تو روحا نے روتے ہوتے ہاتھ انمول کے ہاتھ پر رکھ دیا میں آپنے شاہ جی اور اپنی محبت کی نشانی کو کچھ نہیں ہونے دوں گی ماما روحا ہچکیاں لیتے ہوئے کہنے لگی تو انمول نے روحا کا ماتھا چوما چلو یہ پی لو گرم گرم سوپ لے کرائی تھی۔۔۔۔

ماما میرا دل۔۔

ابھی تم نے وعدہ کیا تھا نا روحا انمول نے آنکھیں دیکھائی تو روحا کو ناچار پینا پی پڑا تھا روحا کو سوپ پلا کر انمول باہر چلی گیں تو روحا اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھے پھر سے رونے لگی تھی شاہ جی آپ نے وعدہ کیا تھا آپ میرے پاس واپس آئے گے کیوں اپنا وعدہ نہیں نبھایا آپ نے کیوں شاہ جی کیوں روحا لگاتار آنسو بہاتی اپنے شاہ جی سے شکوہ کر رہی تھی۔۔

اگلے دن۔۔۔

حدید ایشم شایان میرب ایک ساتھ بیٹھے تھے سب ہی خاموش تھے۔۔۔۔

کتنا سکون ہوتا تھا اس گھر میں لیکن عرش کے جانے کے بعد سب کتنا بدل گیا ہے حدید نے نم آواز میں کہا تو شایان کہ آنکھوں میں بھی آنسو آئے تھے کیوں عرش ہمیں چھوڑ کر چلا گیا حدید کیوں اس نے تو وعدہ کیا تھا وہ ہمارا گینگ کبھی نہیں چھوڑے گا پھر کیوں ہمیں اکیلا چھوڑ گیا ہو شایان روتے ہوئے کہنے لگا تو میرب نے شایان کا ہاتھ پکڑا تھا۔۔

شان۔۔میرب بھی رونے لگی تھی۔۔۔

میرو۔۔۔شایان اپنا رونا بھول کر میرب کی طرف متوجہ ہوا تھا بھائی کیوں چلے گئے سب کو چھوڑ کر بھابھی بھی کتنی پریشان ہے اب کیا ہو گا شان میرب شایان کے گلے لگتے ہوتے بولی تو سب نے لب بھینچ کر ایک دوسرے کو دیکھا۔۔۔

روحا چلو آؤ باہر چلے ایمان اور میرب روحا کے پاس آئی تھی۔۔۔

نہیں مجھے نہیں جانا ایمان میرا دل نہیں کر رہا ہے روحا اپنے آنسو صاف کرتے ہوتے بولی تو ایمان اور میرب نے ایک دوسرے کو دیکھا۔۔۔

روحا لیو نے بھی کچھ نہیں کھایا اس بھی اپنی ماما کی ضرورت ہے کیا تم عرش کے بعد اس کا خیال نہیں رکھو گی اگر لیو کو کچھ ہو گیا عرش واپس اگیا تو کیا جواب دو گی اس کو ایمان نے روحا کو باتوں میں لگانا چاہا تو روحا کا واقع ہی لیو کا خیال آیا تھا۔۔

لیو کا خیال میں رکھو گی روحا جلدی سے اٹھی تو ایمان بھی مسکرائی تھی کے اس کا پلان کامیاب ہو گیا روحا باہر گیں تو حدید لیو کو گوشت کھلانے کی کوشش کر رہا تھا لیکن وہ کھا ہی نہیں رہا تھا تب تک وہاں روحا بھی ائی تھی۔۔

میرا بچہ کھانا کیوں نہیں کھا رہا ہے روحا لیو کے پاس بیٹھی تو لیو نے روحا کو دیکھا اور جلدی سے روحا کے پاس چلا گیا۔۔

میرا بچہ کھانا کھالو نا روحا نے۔لیو کے سر پر ہاتھ پھیرا تو لیو غرایا تھا جیسے اسے عرش چاہئے تھا لیو غراتے ہوئے روحا کے پاس آیا اس کی گود میں سر رکھے لیٹ گیا روحا کی آنکھوں میں پھر سے آنسو نکلے تھے۔۔۔

میرا بچہ اپنی ماما کی بات نہیں مانو گے روحا نے لیو کے سر پر ہونٹ رکھے تو لیو نے روحا کو دیکھا لیو کی آنکھوں میں بھی آنسو چمک رہے تھے اور ایک آنسو لیو کی آنکھ سے نکلا تھا روحا نے روتے ہوئے لیو کی آنکھ سے آنسو صاف کیا تو لیو نے اپنے دونوں بازو روحا کے کندھوں پر رکھ دئے اور اپنا سر روحا کے کندھے پر رکھ دیا جیسے وہ اپنی ماما کو گلے لگانا چاہتا ہو روحا نے لیو کو پیار کیا تو لیو نیچے اترا اور روحا کے ہاتھ سے کھانا کھانے لگا سب نے شکر ادا کیا تو روحا نے بھی لیو کو پیار کیا تھا۔۔۔

7 مہینے بعد۔۔۔۔۔۔

سات مہینے گزر گئے تھے عرش کو بہت ڈھونڈا تھا لیکن وہ نہیں ملا تھا سب اب مایوس ہو گئے تھے کسی کو کوئی امید نہیں تھی کے عرش واپس آئے گا یا وہ زندہ ہے روحا بھی اپنے شاہ جی کی واپسی کی امید چھوڑ گیں تھی ہر ٹائم روتی رہتی تھی روحا کو بھی ساتواں مہینہ لگ گیا تھا سب کی زندگی نارمل چل رہی تھی بس کسی کی زندگی رکی تھی تو وہ روحا تھی جو ہر ٹائم عرش کو یار کر کر کے روتی رہتی تھی۔۔۔

بیا کیا کر رہی آپ کو کتنی دفعہ کہا ہے آپ کو جو چیز چاہیے ہوتی ہے مجھے کہا کرے پھر بیڈ سے اٹھ جاتی ہے ارمان کمرے میں آتے ہاتھ میں کھانے کی ٹرے پکڑے وہ بیا کے پاس آتے ہوئے بولا تھا۔۔۔

مان۔۔۔ میں تھک گیں ہو ریسٹ کرتے کرتے پچھلے سات مہینوں سے میں ریسٹ ہی کر رہی ہو بیڈ سے تم مجھے اترنے دیتے نہیں آ ابھی بھی مجھے واش روم جانا تھا اور تم باتیں سنا رہے ہو ابیہا منہ بناتے ہوتے بولی تو ارمان کو ہنسی آئی تھی۔۔

ہمارا بے بی بھی تو آنے والا ہے نا تو اس کا پاپا خیال نہیں رکھے گا تو کون رکھے گا ارمان ابیہا کے پیٹ پر ہاتھ رکھے پیار بھرے لہجے میں بولا تو بیا نے ارمان کے بالوں میں ہاتھ پھیرا۔۔

ہمارا بے بی آنے والا ہے میں بہت خوش ہوا رمان نے ابیہا کے پیٹ کر اپنے لب رکھے تو ابیہا کا چہرہ لال ہوا تھا۔۔

بیا کیا آپ پھر سے سرخ ہو گیں اب تو آپ کو عادت ہو جانی چاہیئے سات مہینوں سے روز دس دفعہ تو اپنے بے بھی کی کس لیتا ہو میں ارمان اب بیا کے سامنے بیٹھتے ہوتے بولا۔۔۔

تم بے شرم ہو مغبے شرم نہیں ہو۔۔ بیا ارمان کے کندھے پر ایک چپٹ لگاتی ہوئی بولی۔۔۔

اچھا اچھا ٹھیک ہے یہ لے کھانا کھائے۔۔۔

پہلے واش روم تو ہو آنے دو۔۔۔

چلے اٹھے آپ کو لے کر چلتا ہو۔۔۔

افففف مان میں چل سکتی ہو۔۔۔

مجھے پتا ہے آپ چل سکتی ہے کیکن میں کس لیے ہو۔۔

تم میرا خیال رکھنے کے لیے۔۔۔

وہ تو میں رکھتا ہو۔۔۔

لیکن ابھی میں چلی جاتی ہو۔۔۔

او کے آپ کہتی ہے تو چلی جائے دھیان سے جائے گا۔۔۔

مان میں واش روم جا رہی ہو کہی باہر نہیں۔۔۔

پھر بھی بیا۔۔۔

اوکے میری جان دھیان سے جاؤ گی یہ کہتے بیا واش روم چلی گیں تھوری دیر بعد واپس ائی تو ارمان نے اپنے ہاتھ سے بیا کو کھانا کھلایا تھا بیا کا بھی آٹھواں مہینہ چل رہا تھا۔۔۔

مون لائٹ دھیان سے کیا کر رہی ہو کتنی دفعہ کہا ہے کے اپنا خیال رکھا کرو ہمارے بچوں کا لیکن نہیں ان کی ماں کو ہی سکون نہیں ہے پتا نہیں بچے کس پر جایے گے حدید غصے ایشم کو بول رہا تھا جو ادھر ادھر چلتی پھرتی مشین کی طرح کبھی کچھ کھا رہی تھی کبھی کچھ۔۔۔

یہ میرے بھی بچے ہے اور مجھے بھوک لگتی ہے اگر تم ماں بنتے نا تو میں دیکھتی کے تم کتنا کھاتے ہو آئے بڑے مجھے باتیں سنانے والا ایشم بھی منہ بناتی ہاتھ میں پکڑے کھٹے پوپس جو اس نے شایان سے کہ کر منگوائے تھے ورنہ حدید تو کبھی ایسی چیز کو ہاتھ بھی نہیں لگانے دیتا تھا۔۔۔

ایشم پچھلے چھ مہینوں سے پریگنٹ تھی اور کچھ دن پہلے ہی چیک اپ کروایا تھا تو انہیں پتا چلا تھا کے ان کے گھر دو افلاتون پیدا ہونے والے ہے۔۔۔

پہلی بات تو میں ماں بن نہیں سکتا اور تم یہ گندی چیزیں کھاتی رہتی ہو ہمارے بچوں کو کچھ ہو گیا تو حدید ایشم کو پیار سے سمجھاتے اس کے پاس بیٹھ گیا اور اس کے ہاتھ سے پوپس لے کر پھینک دیا۔۔۔

میرے پوپس۔۔۔۔ایشم منہ کھولے دیکھنے لگی۔۔۔۔

اب روؤ نہیں میں اچھے والے پوپس لا دو گا ایشم کو رونے کی تیاری پکڑتے دیکھ حدید جلدی سے بولا کیونکہ ایشم جب سے پریگنٹ تھی وہ کچھ زیادہ کی چڑچڑی ہو گئی تھی اور نخرے کرنے لگی تھی حدید اس کی ہر فرمائش پوری کرتا تھا۔۔۔

پکانا مرچوں والا لے کر آنا میرا دل کرتا ہے چٹ پٹی چیزیں کھانے کو ایشم اپنے ہونٹوں پر اپنی زبان پھرتے ہوئے بولی تو اس کی بات سن کر حدید کو ہنسی آئی تھی حدید نے ایشم کا ہاتھ پکڑ کر اس کی پشت کو چوما تو ایشم بھی حدید کو دیکھ کر مسکرانے لگی۔۔۔

میری جان میری بے بی گرل۔۔۔ روحا سوئی ہوئی تھی اسے ایسے لگا جیسے اس کے کان میں اس نے شاہ جی کی آواز سنائی دی ہو روحا نے اپنی مندی مندی آنکھیں کھولی تو سامنے عرش کھڑا تھا روحا نے جھٹ سے آنکھیں کھولی۔۔۔

شش۔۔ شاہ۔جی آپ۔۔۔ آپ اگئے شاہ جی۔۔ روحا تو خیرانگی سے عرش کو دیکھنے لگی جو مسکرا رہا تھا۔۔۔

میں تو اپنی بے بی گرل کے پاس ہی تھا عرش روحا کے پاس آتا ہوا بولا تو روحا نے منہ پھلا لیا۔۔

آپ جائے مجھے آپ سے بات نہیں کرنی آپ مجھے اکیلا چھوڑ کر چلے گیے تھے روحا نے نم آواز میں کہا تو عرش نے روحا کا ہاتھ پکڑا۔۔۔

تمہیں بات نہیں کرنی وہ میں منا لوں گا لیکن ابھی مجھے اپنی بے بی سے بات کرنی ہے کتنی دیر میں تم سے اور اپنے بے بی سے دور رہا ہو عرش نے یہ کہتے روحا کے پیٹ پر اپنے لب رکھے تو روحا نے ہچکی بھرتے آنکھیں بند کی تھی۔۔۔

شش۔۔ شاہ جی آپ وعدہ کرے نا کبھی نہیں جائے گے اب روحا نے بند آنکھوں سے ہی کہا تو آگے سے کوئی جواب نہیں آیا تھا روحا نے ایک ڈر کے تخت آنکھیں کھولی تو اس کا ڈر ٹھیک ثابت ہوا تھا عرش کہی نہیں تھا۔۔

شاہ جی شاہ جی۔۔۔۔ پھر چلے گے نا مجھے چھوڑ کر ہر دفعہ آتے ہے چھوڑ جاتے ہے اب کبھی بات نہیں کرو گی نا ہے ہمارا بچہ آپ سے بات کرے گا نا ہی آپ کو ہاتھ لگانے دو گی روحا پھر سے روتے ہوئے لیٹ گئی۔۔۔

◈◈◈

مار واسے مار والوکا۔۔ روبرٹ کی آواز الوکا کے کانوں میں پڑی تو الوکا نے روبرٹ کو دیکھا اور پھر اس شخص کو جو الوکا کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھا ہوا تھا روبرٹ کی بات سنتے ہی الوکا نے تلوار اٹھائی اور سامنے بیٹھے شخص کی گردن تن سے الگ کی تھی۔۔۔

واہ واہ میرے شیر کیا بات ہے تمہاری روبرٹ نے الوکا کے کندھے پر ہاتھ رکھا تو الوکا نے اپنی نیلی آنکھوں سے روبرٹ کو دیکھا اور الوکا کے ہونٹوں پر سفاکیت بھری مسکراہٹ آئی تھی الوکا نے تلوار وہاں ہی پھینکی اور اندر کمرے میں چلا گیا۔۔۔

روبرٹ نے الوکا کو دیکھا اور پھر ایک قہقہ لگاتے صوفے پر جا کر بیٹھ گیا اور شراب کا گلاس منہ کو لگاتے الوکا کے بارے میں سوچنے لگا پچھلے چھ مہینوں سے تمہیں تیار کر رہا ہوں الوکا اب تم بالکل تیار ہو میرا بدلہ لینے کے لیے اور بدلہ ہو گا سلطان خاندان کی تباہی ہاہاہاہا۔۔۔ اور یہ تباہی کرے گا سلطان خاندان کا اپنا ہی لاڈلا بیٹا عرشمان شاہ جو اب سب کا بیٹا نہیں میرا پالتو کتا ہے پالتو جانور جو میرے کہنے پر ایک ہی وار میں سب کو تباہ کر دیتا ہے۔۔۔۔

شاہ جی۔۔۔ الوکا کمرے میں گیا تو اس کے سر میں بے حد درد ہو رہی تھی اپنا سر پکڑ کر بیٹھا اسے سمجھ نہیں آتا تھا یہ لڑکی کون ہے جو اسے آوازیں دیتی رہتی ہے ابھی بھی وہ کمرے میں آیا تھا تو اسے آواز آرہی تھی لیکن اس لڑکی کا چہرہ الوکا کا صاف نظر نہیں آرہا تھا الوکا کھڑے ہو کر شیشے کے سامنے گیا اور خود کو دیکھنے لگا۔۔۔

باکل چھوٹے چھوٹے بال۔۔۔نیلی آنکھیں۔۔۔ گردن پر وہی کوبرا کا ٹیٹو۔۔ عرش نے اپنی گردن پر بنے ٹیٹو کو ہاتھ لگایا تو ایک دندھلی سی یاد اس کے دماغ میں آئی تھی لیکن پھر اپنے سر کو جھٹکتے وہ فریش ہونے چلا گیا۔۔۔

سفر۔۔۔ کیا ہوا ہے آپ کو آپ کی طبیعت تو ٹھیک ہے نا سفر کو تھکا ہارا دیکھ کر علینا پریشانی سے بولی تھی ان سات مہینوں میں سفر بالکل چینج ہو گیا تھا کام اس کا وہی تھا لیکن اب وہ کام خود نہیں لوگوں کے ہاتھوں کرواتا تھا خود وہ ایک اچھا انسان بن گیا تھا نماز پڑھنے لگا تھا علینا کے ساتھ وقت گزارنے لگا تھا ایلکس اور روز کی شادی ہو گیں تھی وہ دونوں بھی خوش تھے ایلکس نے روز کو معاف کر دیا تھا پھر علینا اور سفر نے دونوں کی شادی بھی کروادی تھی۔۔

ہاں میری صنم میں ٹھیک ہو جب تک میرا بچہ میرے ساتھ ہے مجھے کیا ہو سکتا ہے سفر علینا کے پاس بیٹھتا ہوا بولا۔۔۔

سفر میں بچی نہیں ہو۔۔۔علینا منہ بناتے ہوئے بولی۔۔۔

ہاں تم بچی نہیں ہو کیونکہ اب ہمارے بچوں کی آنے کی باری ہے سفر آنکھ مارتے بولا تو علینا سرخ ہوئیں تھی سفر آپ بھی نا کیا کرتے ہے۔۔۔

میری جان مجھے سکون دے دو سفر علینا کے پاس لیٹتے بولا تو علینا نے سفر کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں تھاما اور اس کے لبوں پر اپنے لب رکھ دیئے سفر نے بھی سکون سے اپنی آنکھیں بند کر لی اور اپنی صنم کو پکڑ کر مزید اپنے قریب کیا اور اپنی صنم سے سکون حاصل کرنے لگا علینا نے بھی مزاحمت نہیں کی تھی ان سات مہینوں میں انمول کو بھی پتا چل گیا تھا کے سفر کون ہے کیوں اس نے بدلہ لیا تھا انمول کتنی ہی دیر میر سے ناراض رہی تھی لیکن کب تک وہ ناراض رہتی بیٹے کو پہلے ہی کھو چکی تھی اب شوہر تھا دونوں کو

ایک دوسرے کی ضرورت تھی وہ معاف کر چکی تھی لیکن سفر کو کسی نے معاف نہیں کیا تھا وہ اٹلی گیا تھا سب سے معافی مانگنے لیکن خالی ہاتھ ہی لوٹا تھا۔۔۔

لیکن اس دفعہ وہ پھر سے جانے کا سوچ رہا تھا کے اس دفعہ وہ سب کو منا کر ہی آئے گا اور عرش کی جگہ ان کا بیٹا بنے گا۔۔۔

ساتھ مہینے پہلے۔۔۔

جب حدید عرش کو گاڑی میں لٹا کر واپس میر کی طرف بھاگا تھا تو وہاں روبرٹ کی ٹیم بھی ائی تھی سفر نے ہی اسے بلایا تھا لیکن روبرٹ کو موقع ہی نہیں مل رہا تھا لیکن جب اس نے عرش کو اکیلے گاڑی میں دیکھا تو اپنا ہی ایک گارڈ زمار کر اس نے جلدی سے عرش نے کپڑے اسے پہنائے تھے اس کی چیزیں بھی جان بوجھ کر دور پھینک دی تھی تا کے سب کو لگے کے یہ عرش ہی ہے اور گاڑی پر پٹرول ڈال کر آگ لگا دی تھی عرش جو بے ہوش تھا اسے لے گیا تھا ایک مہینے تک وہ اس کا علاج کرواتا رہا تھا وہ تو اسے مار دینا چاہتا تھا اپنے ہاتھوں سے لیکن ڈاکٹر نے جب کہا کے اگر یہ ہوش میں اگیا تو اس کی یاداشت جانے کے زیادہ چانسز ہے تو روبرٹ کے دماغ میں ایک آئیڈیا آیا کے گار س کی یادداشت چلی گیں تو اسے اپنے لیے ہی اپنے بدلے لئے استعمال کرے گا اور یاداشت نا گیں تو اسے مار دے گا اس کی لاش کو میر کے گھر بھجے گا لیکن جب عرش ایک مہنے بعد عرش کو ہوش آیا تو ڈاکٹر نے چیک اپ کیا عرش سے تو ملنے بھی نہیں ہو رہا تھا اس کا دماغ بالکل سن ہو گیا تھا ڈاکٹر نے باہر اکر بتایا کے اس کی یاداشت چلی گیں ہے تب سے روبرٹ اسے اپنے پالتو کی طرح پال رہا تھا اور اسے اسی کے گھر والوں کے خلاف بھر کا رہا تھا اب عرش اپنے ماں باپ کی موت کا بدلہ لینے کے لیے بالکل تیار تھا اسی بات کی خوشی روبرٹ کو ہو رہی تھی روبرٹ نے اس کا نام الوکار کھا تھا اور الو کا کام نا الگ تھا تلوار سے ہی سر تن سے الگ کر دیتا تھا۔۔

شایان تمہیں جرمنی جانا ہے وہاں ایک ڈیل کرنی ہے میر شایان کو کہنے لگا تو شایان نے حدید کی طرف دیکھا کے میں اکیلا جاؤ گا۔۔۔

شایان حدید کی طرف مت دیکھو وہ نہیں جائے گا ایشم کو اس کی ضرورت ہے۔۔

تو ماموں میرب کو میرے ساتھ بھیج دے تھورا بہت گھوم پھر آیے گے ہم بھی سب گڈ نیوز ڈے رہے ہے کیا پتا میں بھی کوئی ات ءدفعہ آپ کے لیے کوئی خوشخبری لے آؤ شایان دانت نکالتا کہنے لگا تو میر نے اسے گھورا۔۔

شرم نہیں آتی ماموں سے اسے بات کرتے ہوئے۔۔۔

شرم کیسی ماموں آپ تو اپنی جان پر مان جائے نا میرب کو بھیج دے نا شایان منتیں کرنے لگا تھا تو میر نے اوکے کہہ دیا تو شایان بھی خوش ہوا تھا۔۔

آکاش کمرے میں گیا تو سامنے کی اس کی جان سے پیاری بیوی ایمان نائٹی پہنے ہاتھوں پر لوشن لگا رہی تھی آکاش مسکراتا ہوا ایمان کے پاس گیا۔۔۔

میری بیوی کیا کر رہی ہے آکاش نے ایمان کو لپٹتے اپنے اوپر کھینچ کر لٹایا تو ایمان کسی کچی ڈالی کی طرح آکاش کے اوپر گری تھی ایمان نے اکاش کو دیکھا تو ایمان کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آئی تھی میں آپنے پتی دیو کا انتظار کر رہی تھی سوچا تھورا بہت رومانس کر لو ایمان جان بوجھ کر آکاش کو تنگ کرتے اس کی گردن پر ہاتھ پھرنے لگی تو آکاش کے پیٹ میں گدگدی ہونے لگی تھی آکاش نے ایمان کے ہونٹوں کو دیکھا تو اپنے ہونٹوں پر زبان پھیری آکاش نے بنا وقت ضائع کئے ایمان کو اپنے نیچے لٹایا خود اس کے اوپر آگیا تو ایمان نے آکاش کی گردن کے گرد باہیں ڈال دی۔۔۔

آج تو میری بیوی کا بہت موڈ لگ رہا ہے پیار کرنے کا آکاش اپنے ھاتھ اس کے سینے پر پھیرتے بولا تو ایمان کا سانس سینے میں اٹکا تھا آکاش جیسے ہی ایمان کے لبوں پر جھکا تھا ایمان نے بھی آکاش کا ساتھ دیا تھا آکاش تو ایمان کا جنون بن گیا تھا وہ تو اسے اپنے سے دور بھی نہیں جانے دیتی تھی جب سے عرش گیا تھا سب لڑکیاں ہی اپنے اپنے شوہروں کو لے کر زیادہ ہی پوزیسو ہو گئی تھی آکاش پیچھے ہوا تو ایمان نے خمار آلود آنکھوں سے آکاش کو دیکھا تو آکاش ایمان کی آنکھوں میں پیار کی طلب کو دیکھتے مسکرایا تھا میری بیوی کو پیار چاہیئے آکاش نے پوچھا تو ایمان نے سرہاں میں سر ہلایا۔۔

لیکن ابھی میں تھک گیا ہو میرا موڈ نہیں ہے یہ کہتے آکاش اٹھنے لگا تو تو ایمان کو غصہ آیا تھا کے وہ ایسے کیسے کر سکتا ہے ایمان نے جلدی سے آکاش کی شرٹ کو پکڑا اور بیڈ پر لٹایا اور خود اس کے اوپرا گیں۔۔۔

میرے پتی دیو آپ کا موڈ نہیں ہے لیکن میرا موڈ ہے اور مجھ سے دور مت جایا کرو یہ کہتے ہی ایمان نے غصے سے آکاش کی گردن پر اپنے دانت گھاڑے تو آکاش نے درد سے لب میچھے تھے ایمان نے آکاش کا دیکھا جس کی آنکھیں بند تھی ایمان نے آکاش کی شرٹ کے بٹن کھولے تھے اور اپنے ھاتھ اس نے سینے پر پھیرنے لگی۔۔۔

میری بولڈ بیوی۔۔۔آکاش نے کہا تو ایمان کا قہقہ گونجا تھا میرا معصوم پتی دیو۔۔۔ایمان نے آکاش کے سینے پر اپنے ہونٹ رکھے تھے آج میری باری پیار کرنے کی پتی دیو ایمان نے اٹھ کر اپنی نائٹی بھی اتار کر پھینک دی تھی اور ایمان کو ایسا کرتے دیکھ آکاش کی آنکھیں پھیلی تھی اور آکاش کا ضبط یہی تک تھا وہ ایمان کو نیچے لٹا کر اس کے اوپر آیا تھا چلو بیوی اب پھر برداشت کرتا اپنے اس پتی دیو کو یہ کہتے آکاش نے ایمان کے چودہ طبق روشن کیے تھے اور ایمان کی سسکیاں کمرے میں گونجنے لگی تھی لیکن وہ آکاش کا ساتھ دیتی آکاش کا جنون بڑھاتی جارہی تھی۔۔۔

اگلے دن۔۔۔۔

شایان میرب کو لے کر نکل پڑا تھا جرمنی کے لیے وہاں جاکر شایان کو ڈیل کرنی تھی اور دو دن گھومنے کے کئے میرب سے اجازت لے کر آیا تھا شایان نے جرمنی میں قدم رکھا تھا کے اسے عجیب سا احساس ہوا تھا شایان نے گہرا سانس لیا اور اپنے ہوٹل چلا گیا جس آنہوں و نے بک کروایا تھا۔۔

روبرٹ اور اس کے ساتھ اس کا گارڈ چلتا ہوا ایک تہ خانے میں جا رہے تھے اور اس کے پیچھا کرتے کرتے الوکا بھی جا رہا تھا روبرٹ نے تہ جانے کا دروازہ کھولا تھا سامنے ہی وہی بوڑھا آدمی بری حالت میں بندھا ہوا تھا روشنی پڑنے اس آدمی کی آنکھیں بند ہوئی تھی پھر کھولی تھی سامنے ہی روبرٹ کو دیکھ کر وہ آدمی چیخنے لگا تھا۔۔

میرا بیٹا آئے گا تجھے مار دے گا میرا بیٹا آئے گا وہ آدمی چیخ چیخ کر کہنے لگا تھا روبرٹ کو غصہ آیا تھا اسے ایک تھپڑ اس آدمی کو مارا تھا۔۔۔

بہت بکواس کرلی تو نے بڈھے حرامی۔۔۔ بہت جی لیا تم نے بہت سال تجھے قید میں رکھ لیا اب تیرے مرنے کی باری ہے اور تجھے مارے گا بھی تیرے بیٹے کا دوست ہاہاہاہا۔۔ یہ کہتے وہ قہقہ لگا کر ہنسنے لگا تھا اور پیچھے کھڑا الوکا خیران نظروں سے سب دیکھنے لگا تھا یہ کون ہے۔۔۔

بوس۔۔۔ گارڈ نے روبرٹ کو اشارہ کیا تو روبرٹ نے پیچھے دیکھا جہاں الوکا کھڑا تھا روبرٹ ایک پل کو خیران ہوا کے یہ یہاں کیسے۔۔۔

الوکا تم یہاں کیا کر رہے ہو روبرٹ غصے سے بولا تھا۔۔

مالک۔۔ آپ ارہے تھے یہاں تو میں بھی اگیا سوری مالک لیکن مالک یہ کون ہے الوکا اپنا سر پکڑتے بولا جو بہت درد کر رہا تھا الوکا کو دورہ پڑنے لگا تھا۔۔

تم سے چھوڑوں تم مجھے بتاؤ تم نے میڈسن نہیں کھائی نا اسے دورہ پڑتے دیکھ روبرٹ نے کہا تو الوکا نے سر نفی میں ہلایا الوکا کے منہ سے جھاگ نکلنے لگی تھی وہ پاگل ہونے لگا تھا اہہہہہ۔۔۔الوکا چیخا تھا اس کی چیخ سے وہ لاغر وجود والا آدمی بھی ڈر گیا تھا روبرٹ نے شکر کیا کے الوکا کی یاداشت نہیں ہے ورنہ وہ کبھی بھی اس بڈھے آدمی کو اس کے ہاتھوں مروا کر اس کے گھر والوں کو نا بخشج سکتا روبرٹ نے جلدی سے الوکا کو کنڑول کرنا چاہا تو الوکا بھاگ کر پاگلوں کی طرح کمرے میں چلا گیا روبرٹ نے گارڈز کو کھانا کھلانے کا کہا اور خود الوکا کے پیچھے چلا گیا جا کر کمرے میں دیکھا تو الوکا تڑپ رہا تھا اپنا سر پکڑ کر دیوار پر مار رہا تھا۔۔

الوکا کیا کر رہے ہو تم روبرٹ نے اسے ایسے کرتے دیکھا تو جا کر اسے پکڑا۔۔۔

مالک میرا سر بہت درد کر رہا ہے الوکا بولا تو روبرٹ کے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ ائی تھی اس نے جلدی سے الوکا کی میڈسن نکالی اور اسے دینے لگا جس سے الوکا کو کچھ سکون ملا تھا اور وہ نشے میں ہوتا بیڈ پر جا گرا تھا روبرٹ تو الوکا کی جی حالت دیکھتے خوش ہوا تھا اور پھر کمرے سے چلا گیا۔۔

شایان ڈیل کر کے ہوٹل واپس آیا تھا جس ہوٹل گیا تھا وہاں شایان کو روبرٹ نے بھی دیکھ لیا تھا وہ تو یہاں شایان کو دیکھ کر خیران ہی رہ گیا تھا پہلے تو اس نے سوچا کے وہ عرش کو ان لوگوں کے سامنے نہیں لے کر آئے گا لیکن پھر اس نے دماغ میں شیطانی ائڈیا آیا تھا اب وہ شایان کو اسی کے بھائی کے ہاتھوں مروا کر بھیجنا چاہتا تھا۔۔

شان میرا کہی باہر گھومنے کا دل کر رہا ہے چلو چلتے ہے نا کہی باہر میرب منہ بناتے ہوئے بولی تو شایان کو اپنی فیری پر جی بھر کر پیار آیا تھا۔۔۔

کیوں نا فیری آج کی رات حسن کا مزا لیا جائے ہم دونوں انجوائے کرے شایان میرب کے گال پر اپنا ہاتھ پھیرتے ہوئے بولا تو میرب نے شایان کو گھورا شان ہم یہاں ہنی مون منانے نہیں آیے گھومنے آئے

ہے پاپانے بس دو دن کا ٹائم دیا ہے ایک دن تو گزر گیا ہے چلو جلدی کرو ہمیں باہر جانا ہے میرب شایان کو جھنجورنے لگی تو شایان نے میرب کو پکڑ کر اپنے قریب کیا میری جان ابھی کل کا دن کے گھومنے کا لیکن جس کام کے لیے میں تمہیں لے کر آیا ہو وہ تو کرنے دو نا شایان نے میرب کے ہونٹوں پر اپنا انگوٹھا پھیرتے ہوئے بولا تو میرب نے شایان کی انگلی کو اپنے دانتوں تلے لیا تھا۔۔۔

اوچچ۔۔۔ شایان کے درد کے مارے منہ سے نکلا تھا جنگلی بلی کہی کی رک ابھی تمہیں بتاتا ہو کہ کہتے شایان نے میرب کے لبوں پر جھک کر اس کی سانسیں پینے لگا تھا کے میرب کی سانسیں بند ہونے لگی تھی میرب نے شایان کے کندھوں پر مکے مارے تو شایان پیچھے ہوا تھا تو میرب نے آنکھیں نکال کر شایان کو دیکھا۔۔۔

ایسے نا مجھے تم دیکھو۔۔۔

سینے سے لگا لو گا۔۔

تم کو چرا میں چرا لو گا تم سے۔۔

دل میں بسا لو گا۔۔۔

شایان میرب کی گردن پر اپنے ہاتھوں کا لمس چھوڑتے گاتے ہوئے میرب کو اٹھایا اور بیڈ پر لے گیا میرب نے ایک مکہ شایان کے سینے پر مارا تھا میری جان ابھی تو تم دیکھتی جاؤ کیا کیا کرتا ہو میں تمہارے ساتھ کے پناہ مانگو گی اپنے شان سے یہ کہتے شایان نے اپنی شرٹ اتاری اور میرب کو خوش اراتے اس پر جھکتا چلا گیا کے میرب کے باہر جانے کا خواب توڑ کر اپنے ساتھ کہی دور لے گیا تھا جہاں میرب کو صرف اور صرف اپنے شان کی محبت کی ضرورت تھی۔۔۔

الوکا تمہارے ماں باپ کے قاتل کا بیٹا یہاں آیا ہوا ہے کیا تم اسے اپنے ہاتھوں سے مار کر اسے اپنے دشمن کے پاس بھیجنا چاہو گے روبرٹ الوکا کے پاس آتا ہوا بولا تو الوکا نے روبرٹ کو دیکھا اس کی نیلی آنکھوں میں خیرت ابھری تھی پھر کچھ سوچتے اس نے روبرٹ کو دیکھا۔۔۔

ہاں میں اسے ماروں گا کہاں ہے وہ الوکا غصے سے بولا تھا تو روبرٹ نے الوکا کو دیکھا جس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا چلو تمہیں میں خود لے کر جاؤں گا اس کے پاس اور سب کے سامنے تم اسے مارنا تاکے یہاں کے لوگوں میں تمہارا خوف اور پھیل جائے روبرٹ کہ کہتے چلا گیا اب اسے صبح ہونے کا انتظار تھا وہ الوکا کے ہاتھ سے مروانا چاہتا تھا اور ویڈیو بنا کر میر کو بھیجنا چاہتا تھا تاکے وہ اپنے بیٹے کو دوسرے بیٹے کے ہاتھوں مرتا ہوا دیکھ لے۔۔۔

شاہ جی۔۔۔ روحا سسک کے بولی تھی۔۔ دیکھے نا ہمارا بچہ آپ کو یاد کرتا ہے شاہ جی مجھے پتا ہے آپ زندہ ہے لیکن مجھ سے دور ہے اپ میرے پاس آتے ہے پھر چلے جاتے ہے کیوں کر رہے ہے آپ ایسا پلیز آ جائے نا شاہ جی مجھ سے نہیں رہا جا رہا ہے آپ کے بغیر روحا اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھے روتے ہوئے بولی۔۔۔

اگلے دن۔۔۔

شایان اور میرب باہر گھومنے گئے تھے کے کچھ آدمیوں نے میرب اور شایان کو گھیرا تھا۔۔۔

شان۔۔۔ یہ لوگ کون ہے میرب نے جلدی سے شایان کے بازو کو پکڑا تھا تو شایان نے سب کو دیکھا۔۔

کون ہو تم لوگ اور کیا چاہتے ہو شایان نے میرب کو اپنے حصار میں لیتے ہوئے کہا۔۔۔

تمہاری موت۔۔روبرٹ وہاں آتا ہوا بولا تو شایان نے اسے دیکھا شایان کی آنکھیں غصے کی وجہ سے سرخ ہو رہی تھی میرب روبرٹ کو دیکھتے مزید شایان کے ساتھ چپکی تھی۔۔۔

تو تم یہاں بزدلوں کی طرح چھپ کر بیٹھے ہو روبرٹ شایان نے آگ لگانے والی مسکراہٹ سے کہا تو روبرٹ کو واقع آگ لگی تھی۔۔

ہاں یہاں چھپ کر بیٹھا تھا تاکے تم لوگوں سے صیح ٹائم آنے پر اپنی بربادی کا بدلہ لے سکو اور دیکھو اج وہ ٹائم اگیا تم خود چل کر اپنی موت کے پاس آیے ہو شایان مرزا روبرٹ نے بولا تو میرب تو روبرٹ کے پیچھے اپنے بھائی کو دیکھ کر خیران تھی۔۔۔

عرش بھائی۔۔۔میرب نے پکارا تو شایان نے بھی روبرٹ کے پیچھے دیکھا اور عرش کو دیکھتے شایان کی آنکھیں پھٹی تھی کے عرش زندہ ہے لیکن وہ یہاں کیسے۔۔۔

میرب جلدی سے شایان کے پاس سے عرش کے پاس گیں تھی اور عرش کے گلے لگی تھی۔۔۔

بھیا بھیا۔۔آپ زندہ ہے میرب روتے ہوئے عرش کے گرد باہیں ڈالے رونے لگی تھی عرش نے میرب کو دیکھا پھر روبرٹ کو۔۔۔

اے ے ے ے لڑکی پیچھے ہٹ کون ہو تم۔۔۔عرش نے میرب کو دھکا دیا تو میرب کے ساتھ ساتھ شایان کے اوپر بھی ساتوں آسمان گرے تھے کے عرش نے اپنی لاڈلی بہن کو نہیں پہچانا تھا۔۔

میرو۔۔اس سے پہلے کے شایان میرب کی طرف بڑھتا اسے اٹھاتا روبرٹ کے کہنے پر گارڈز نے میرب کو پکڑا تھا اور شایان کو ایک مکہ مارا تھا میرب گارڈز کے حصار میں مچلنے لگی تھی۔۔۔

یہی ہے تمہارے ماں باپ کے قاتل کو بیٹا الو کا مارو اسے روبرٹ شایان کو قابو کرتا اسے گھٹنوں کے بل نیچے بھٹا گیا تھا۔۔۔

عرش میرے بھائی۔۔۔شایان نے اپنا آپ چھڑوانا چاہا لیکن میرب پر تانی گن دیکھ کر وہ نیچے ہی بیٹھا رہا۔۔۔

عرش نے شایان کو دیکھا۔۔۔۔عرش میرے بھائی دیکھو میں تمہارے لئے کیا لایا ہو شایان ایک بھالو لاتے عرش کو پکرانے لگا تو عرش کو ہنسی آئی تھی میرا بھائی بھالو لاتا ہے ایک دھندلی سی یاد عرش کو ائی تھی اس کا سر درد کرنے لگا تھا لیکن پھر بھی وہ شایان کی طرف بڑھا تھا ہاتھ میں تلوار پکڑی ہوئی تھی عرش کے ہاتھوں میں تلوار دیکھ کر میرب کے پیروں تلے زمین کھسکی تھی۔۔۔

نہیں عرش بھیا شایان کو کچھ نا کرنا وہ آپ کا بھائی ہے میرب چیخی تھی جبکے شایان عرش کو دیکھ رہا تھا جس کی نظریں شایان پر ہی ٹکی تھی۔۔۔

تمہارے باپ نے میرے ماں باپ کو مارا ہے اب تمہیں مار کر ہی اپنھ دشمن کو تیر یاش بھیجو گا تاکے مجھے کچھ سکون حاصل ہو۔۔۔

عرش یہ ادمی جھوٹ بول رہا ہے شایان بھی گارڈز کے حصار میں مچلا تھا خود کو چھڑوانے کی کوشش کی تھی یہ ادمی ہمارا دشمن ہے تم کیوں اس کی بات سن رہے ہو عرش میرے بھائی شایان بھی چیخا تھا کے عرش نے ایک مکہ شایان کے منہ پر مارا تھا کے میرب کی بھی چیخ نکلی تھی اور یہ دیکھتے روبرٹ خوش ہوا تھا۔۔

میرے مالک کو میرا دشمن کہتا ہے تیری اتنی ہمت عرش غصے سے ڈھارا تھا اور ایک ٹانگ شایان کے سینے پر ماری تھی کے وہ پیچھے کی طرف گرا تھا۔۔۔

عرش بھائی عرش بھائی میں آپ کی بہن ہو پلیز ایسے نہیں کرے میرب کے بلانے پر عرش نے میرب کو دیکھا جس کا رو رو کر براحال ہو رہا تھا عرش میرب کے پاس گیا تو اس کی آنکھوں کی وحشت دیکھ کر میرب نے ڈرتے اب شایان کی طرف دیکھا تھا۔۔

تو میری بہن ہے۔۔۔ عرش نے میرب کے گال پر ہاتھ لگایا تو میرب نے روتے ہوئے ہاں میں سر ہلایا شایان نے اپنے منہ سے نکلتا خون صاف کیا۔۔۔

چل تو میری بہن ہے تو اب سے تو میرے ساتھ رہے گی اس دشمن کے لڑکے کے ساتھ کیا کر رہی کے کیا اس نے تجھے بھی اغواہ کیا ہے بول اسے تو میں ابھی مار دوگا عرش غصے کی زیادتی سے ڈھارا تھا تو میرب نے خیرانگی سے عرش کو دیکھا کیا انہیں کچھ بھی یاد نہیں۔۔

ی۔۔یہ نہیں ہو سکتا۔۔۔ نہیں عرش بھائی یہ میرا شوہر ہے۔۔۔

اے ے ے لڑکی چپ کر روبرٹ نے کہا تو میرب نے ڈرتے ہوئے شایان کو دیکھا۔۔۔

الو کا چل مار اسے آج اپنے دشمن کو بھیج اس کی لاش تیرے ماں باپ کی روح کو سکون ملے گا۔۔۔

عرش نے میرب کو دیکھا اور پھر اپنی تلوار اٹھائے شایان کی طرف آیا جس کے ہاتھ اب باندھ دیے تھے عرش شایان کی آنکھوں میں ہی دیکھ رہا تھا شایان نے غصے سے عرش کی طرف دیکھا عرش وہاں ہی رک جاؤ ورنہ۔۔

ورنہ کیا ہاں۔۔۔ اور میں کوئی عرش نہیں ہو الو کا ہو میں سمجھے عرش شایان کے بال پکڑتے ہوئے اس کے منہ کے پاس آتا ہوا دھاڑا تھا عرش کے سر میں مزید درد ہونے لگا تھا۔۔

مار وا سے۔۔۔ روبرٹ نے کہا تو عرش نے اپنی تلوار اٹھائی تھی نہیں عرش بھائی میرا شان۔۔ میرب نے چیخ کے کہا لیکن عرش نے تلوار اٹھالی تھی شایان نے انکھیں بند کی تو میرب نے بھی اپنی آنکھیں بند

کرلی تھی لیکن شایان اپنے آپ کو کچھ نا ہوتے دیکھ آنکھیں کھولی تو سامنے ہے عرش زمین پر پڑا تھا جس کے منہ سے جھاگ نکل رہی تھی اسے پھر سر دورہ پڑنے لگا تھا۔۔

الو کا الو کا۔۔۔روبرٹ پھر سر عرش کی طبیعت خراب ہوتے دکھ اس کی طرف بھاگا تھا اف کیا مصیبت ہے اچھا بھلا آج مارنے والا تھا چلو کوئی نہیں بس کچھ دن کی بات ہے پھر سب ٹھیک ہو جایے گا یہ پکا پکا میرا پالتو بن جایے گا روبرٹ عرش کو اٹھاتے اپنے آدمیوں کے ساتھ چلا گیا تھا اور میرب اور شایان کو وہاں ہی عرش کی طبیعت کی وجہ سے بکھلاتے ہوئے وہاں ہی چھوڑ گیا جو سب سے بڑی غلطی کر گیا تھا۔۔۔

شان شان تم ٹھیک تو ہو نا میرب جلدی سے شایان کے پاس آتی ہوئی بولی تو شایان نے سکھ کا سانس لیتے میرب کو دیکھا جس کی حالت تو بہت بری ہو چکی تھی شایان نے اپنے ہاتھ کھلوائے اور میرب کو اپنے گلے لگایا۔۔

میری جان میں تھیک ہو۔۔

لیکن شان وہ میرے عرش بھائی ہی تھے نا انہوں نے کیوں نہیں پہچانا ہمیں وہ زندہ تھے تو ہمارے پاس کیوں نہیں آئے وہ ہمیں کیوں بھول گئے میرب روتے ہوتے شایان سے سوال کر رہی تھی۔۔۔

بہت جلد پتا چل جائے گا میرو ابھی ہمیں گھر کے لیے نکلنا ہے یہ کہتے شایان جلدی سے ہوٹل گیا اور آپنا اور میرب کا سامان لیا اور جیٹ پر بیٹھ کر چلا گیا۔۔

شایان گھر گیا تو سب ہال میں ہی بیٹھے تھے اور ارمان اور ابیہا بھی آئے تھے۔۔۔

میرب تو گھر آتے ہی انمول کے گلے لگی تھی۔۔

کیا ہوا کر میرب سب ٹھیک تو ہے نا کیا ہوا ہے شان تم نے کچھ کہا ہے میرب کو جو اتنا رو رہی ہے۔۔۔

نہیں ماماشان نے نہیں عرش بھائی نے کہا ہے۔۔

کیا عرش نے انمول صدمے سے بولی اور وہاں بیٹھے سب لوگوں نے میرب کو دیکھا روحا وہاں نہیں تھی وہ اب زیادہ اپنے کمرے میں ہی رہتی تھی۔۔

کیا مطلب عرش نے کہاں ہے عرش شایان تم کیوں نہیں کچھ بتاتے کیا ہوا ہے۔۔

پھر شایان نے سارا قصہ سنایا جیسے سنتے سب کو روبرٹ پر بے حد غصہ آیا تھا۔۔

لیکن شایان عرش کی یادداشت میر نے شایان کو دیکھ کر کہا۔۔

میرا بیٹا زندہ ہے میرا بیٹا زندہ ہے انمول بھی خوش ہوتی میر کے گلے لگی تھی۔۔۔

جی ماموں عرش مجھے مارنے ہی لگا تھا کے اس کی طبیعت خراب ہو گی شایان نے دکھ سے کہا تو اب تو سب جلدی سے وہاں جانا چاہتے تھے۔۔۔۔۔

◈◈◈

اگلے دن۔۔۔

وہ لوگ جرمنی پہنچ گئے تھے حدید شایان آکاش ارمان میر سب نے اپنی بیوی رفری کے ساتھ جرمنی میں قدم رکھا تھا۔۔

سب لوگ تیار ہے۔۔ میر نے سب کو دیکھتے ہوئے کہا تو سب نے ہاں میں سر ہلایا۔۔

تو چلو پھر اپنے بیٹے سے ملنے میر کا تو عرش کا سن کر خون ہی بڑھ گیا تھا سات مہینے بعد وہ اپنے بیٹے کو دیکھنے والا تھا۔۔۔۔

روبرٹ کے محل کے باہر ہی میر کی ٹیم نے حملہ کر دیا تھا روبرٹ تو اپنے محل پر حملہ ہوتے دیکھ کر ہی بکھلا گیا تھا۔۔

سر۔۔۔ باہر حملہ ہو گیا ہے ایک گارڈ نے اندر آتے روبرٹ کو کہا تو روبرٹ بھی جلدی سے اٹھا اور عرش کے کمرے کی جانب چلا گیا عرش جو کھڑکی باہر کا سماں دیکھ رہا تھا روبرٹ کے آنے سے جلدی سے نارمل ہوا۔۔

الوکا۔۔۔ روبرٹ نے پکارا تو الوکا نے پیچھے مڑ کر دیکھا الوکا کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا یہ کون ہے مالک الوکا نے غصے سے پوچھا۔۔۔

یہ وہی لوگ ہے جنہوں نے تمہارے ماں باپ کو مارا تھا اور کل ان کے آدمی نے تمہیں دیکھ لیا ہے تو وہ لوگ اب تمہیں مارنے آئے ہے جلدی کرو آج تم سب کو اپنے ہاتھوں سے مارو گے تب تمہارے ماں باپ کی روح کو سکون ملے گا روبرٹ اسے مزید بھڑکا رہا تھا۔۔۔

آج تو میں انہیں نہیں چھوڑوں گا عرش غصے سے بولا میں انہیں مار دوں گا عرش نے اپنی تلوار اٹھائی اور روبرٹ کی طرف دیکھا چلو۔۔۔۔ روبرٹ نے کہا تو عرش آگے آگے اور روبرٹ پچھے پیچھے چلنے لگا تب تک میر اور ڈی گینگ سب حال میں داخل ہو چکے تھے۔۔۔۔۔

آؤ آؤ۔۔ میر سلطان شاہ اور ڈی گینگ آیا ہے ہمارے پاس روبرٹ شیطانی مسکراہٹ سے بولا تو میر کا اور سب کا چہرہ غصے سے سرخ ہوا تھا۔۔۔

میرا بیٹا کہاں ہے روبرٹ۔۔۔۔ میر بھی ڈھارا تھا۔۔

ہاہاہاہاہا۔۔ بڑی جلدی تمہارے اس بیٹے نے تمہیں جا کر خبر دی لیکن وہ تمہارا بیٹا تو نہیں ہے تم اس کے ماں باپ کے قاتل ہو اور اب اسے بھی مارنے آئے ہو روبرٹ نئی چال چلتا ہو کہنے لگا۔۔

کیا بکواس ہے تیری تو۔۔حدید غصے سے روبرٹ کو مارنے کے لئے آگے بڑھا تو روبرٹ کے آگے عرش آیا تھا عرش نے حدید کو دھکہ دیا تو سب عرش کو اور اس کے روپ کو دیکھ کر خیران ہوئے تھے حدید پیچھے کی طرف گرا تھا شایان نے جلدی سے حدید کو اٹھایا اور اپنے ساتھ کھڑا کیا۔۔۔۔

خبر دار میرے مالک کو کچھ کہا تو عرش نے بولا تو سب خیران تھے کے عرش نے ہی انگوٹھی دی تھی لیکن اب کیوں ہمیں پہچان نہیں رہا۔۔

الو کا یہی سب ہی تمہارے ماں باپ کے قاتل مار دو انہیں روبرٹ عرش کو بھڑکاتے ہوئے بولا۔۔

یہ جھوٹ بول رہا ہے عرش تم میرے بیٹے ہو۔۔۔میر بھی روبرٹ کی بات سنتے اور عرش کا چہرہ دیکھتے ہوئے کہا۔۔

تم لوگ میرے ماں باپ کی قاتل ہو عرش نے کہا تو سب نے ایک دوسرے کا چہرہ دیکھا تم لوگوں کو تو میں نہیں چھوڑوں گا عرش اپنی تلوار اٹھائے میر لوگوں کی طرف گیا تو روبرٹ خوش ہوا تھا۔۔

عرش تم میرے بیٹے ہو میر نے دوبارہ سے کہا۔۔

عرش تم پاگل ہو گئے ہو ہم تمہارے اپنے ہے حدید نے بھی بولا تھا لیکن عرش ان کی طرف قدم بڑھانے لگا تھا۔۔

مار و انہیں الو کا مار و انہیں عرش نے تلوار اٹھائی اور میر کو مارنے لگا تو ایک دم سے عرش نے اپنا رخ پلٹا تھا اور تلوار کو زمین پر دے مارا تھا اور روبرٹ کی طرف دیکھنے لگا اور عرش کی نگاہوں میں بغاوت دیکھ کر روبرٹ کو دھچکا لگا تھا۔۔۔

تم نے مارا کیوں نہیں الو کا۔۔دوبرٹ نے پوچھا۔۔۔۔

بھلا اپنے باپ کو اور اپنے بھائیوں کو کون مارتا ہے روبرٹ عرش نے وخشت ناک طریقے سے کہا تو روبرٹ کا تو سانس ہی رک گیا تھا۔۔

یہ کیا کہہ رہے ہو تم الو کا۔۔

میں الو کا نہیں عرشمان شاہ ہوا ٹلی کا انڈرورلڈ کا کو برا عرش وخشت ناک طریقے سے چیختا ہوا وہی تلوار اٹھاتا روبرٹ کا نشانہ لیتا تلوار پھینکی تھی کے روبرٹ کی چیخ نکلی تھی لیکن تلوار کو اپنے پاس سے گزرتے دیکھ اپنے پیچھے دیوار میں لگتے دیکھ اسے سانس آیا تھا۔۔

لیکن کیسے تمہاری تو یاداشت روبرٹ خیران ہوا تھا۔۔۔

جب تم مجھے بے ہوشی کی حالت میں جرمنی لے آئے تھے اور ایک مہینہ تم نے نا جانے کیا سوچ کر میرا علاج کروایا لیکن جب مجھے ہوش آیا تو ڈاکٹر تم سے کہہ رہا تھا کے اسے ہوش بھی آیا تو اس کی یاداشت جا سکتی ہے لیکن جب تم لوگوں کا دھیان مجھ پر سے ہٹا تو میں پھر سے بے ہوشی کا ناٹک کرنے لگا۔۔۔

جب تم لوگوں کے سامنے مجھے ہوش آیا تو میری حالت ایسی نہیں تھی کے میں یہاں سے اپنی جان بچا کر بھاگتا اسی لیے میں نے بھی یاداشت جانے کا ناٹک کیا تا کے میں کچھ ٹھیک ہو سکو پھر یہاں سے جا سکو عرش بتا رہا تھا سب سن رہے تھے روبرٹ کا تو منہ کھلے کا کھلا رہ گیا تھا۔۔

پھر جب میں کچھ وقت کے بعد ٹھیک ہوا تو مجھے پتا چلا کے ارمان کے پاپا تمہارے پاس قید ہے تم کسی سے بات کرتے ہوئے کہہ رہے تھے کے تم میرے ہی ہاتھوں اپنے دوست کے باپ کو مروا کر مزید دشمن بنانا چاہتے ہو عرش نے ارمان کی طرف دیکھا جو پہلے تو خیرانگی سے عرش کی بات سن رہا تھا لیکن جب اسے سمجھ آیا کے عرش کیا کہہ رہا ہے تو ارمان کا دل زوروں سے دھڑکا تھا اس کے پاپا اس کا باپ۔۔

عرش۔۔ارمان نے پکارا۔۔۔

تو عرش نے ہاں میں سر ہلایا۔۔۔۔۔ارمان نے دو قدم پیچھے کو لیے اس کے لیے یقین کرنا مشکل ہو رہا تھا کے اس کا باپ زندہ ہے۔۔۔۔۔

پھر اس رات جب تم شیر انکل سے ملنے گئے تو میں بھی پیچھے چلا گیا اور پھر اگلے دن تم نے بتایا کے میرے ماں باپ کے قاتل کا بیٹا یہاں آیا ہے جب میں نے شایان کو دیکھا تو ایک دفعہ دل کیا گلے لگا لو اور تجھے موت کی گھاٹ اتار دو لیکن میں اکیلا تھا اسی لیے۔۔۔۔

ماضی۔۔۔۔عرش شایان کے قریب ہوا تو ایک انگوٹھی اس نے پاکٹ میں ڈال دی تھی۔۔

جب میں گھر گیا تو بتایا تو سب پریشان ہو ہے تھے اور پھر میں نے میر ماموں کو بتایا تھا۔۔۔

ماموں عرش کی یادداشت نہیں گیں مجھے لگتا ہے وہ ناٹک کر رہا ہے۔۔

لیکن یہ کیسے کہ سکتے ہو اس نے تو تمیں اور میرب کو پہچاننے سے انکار کر دیا تھا اور تمہیں مارنے بھی لگا تھا۔۔۔۔

لیکن مجھے اس کی آنکھوں میں وہ اجنبیت نظر نہیں ائی تھی اور ماموں جب عرش میرے پاس آیا تھا تو اس نے میری پاکٹ میں یہ ڈال دی تھی شایان نے اپنے ھاتھ میں پہنی رنگ دکھائی تو سب کے رونگٹے کھڑے ہوئے تھے کیونکہ وہ رنگ عرش کی تھی۔۔۔۔

یی۔۔یہ تو میری رنگ ہے جج۔۔جو میں نے عرش سے ملنے کے بعد اسے پہنائی تھی اپنی دوستی مزید پکی کرنے کے لیے ارمان وہ انگوٹھی دیکھتے ہی پہچان گیا تھا۔۔

ضرور اس انگوٹھی میں کچھ ہے ارمان نے وہ انگوٹھی پکڑی۔۔

لیکن یہ ایک انگوٹھی ہے اس میں کیسے ہو سکتا ہے کچھ۔۔۔۔

ارمان نے وہ انگوٹھی پکڑتے اسے کھولا وہ ایک کھلنے والی انگوٹھی تھی جس میں جگہ بنی ہوئی تھی آپ اس میں کچھ بھی چھوٹی سی چیز رکھ سکتے ہو ارمان نے وہ انگوٹھی کھولی تو اس میں ایک پرچی تھی۔۔۔

یہ دیکھے ایک پرچی ارمان نے وہ پرچی دیکھائی۔۔۔

جلدی سے کھولو کیا لیکھا ہے اس میں میر جلدی سے بولا۔۔۔

ارمان نے وہ پرچی کھولی تو اس میں ایک ہی لفظ لیکھا تھا ڈی گینگ۔۔۔

ڈی گینگ۔۔۔ مطلب عرش کو ہماری ہمارے ڈی گینگ کی ضرورت ہے حدید بھی بولا تھا یہ ان کے گینگ کا کوڈ تھا جب بھی پورے گینگ کی ضرورت ہوتی تھی ایسے ہی کرتے تھے۔۔۔

دیر کس بات کی کل ہی نکلتے ہے اور اپنے بھائی کو واپس لاتے ہے اور روبرٹ کو تو اسی موت سے گے ناوہ یاد رکھے گا۔۔

لیکن انمول روحا کو مت بتانا اسے سرپرائز دے گے میر نے انمول سے کہا تو انمول کی آنکھوں میں خوشی کے انسو تھے جیسے صاف کرتی وہ سرہاں میں ہلا گیں اب سب کل کہ تیاری کرنے لگے تھے۔۔

اب تم نے اپنی موت کو خود آواز دی ہے روبرٹ عرش اور ارمان کا ضبط یہی تک تھا روبرٹ کو بھاگنے کا کوئی بھی راستہ نہیں مل رہا تھا اب۔۔ عرش نے حدید شایان کو اشارہ کیا تو انہوں نے روبرٹ جو پکڑ کر ایک کرسی پر باندھ دیا روبرٹ اپنے آپ کو چھوڑوا تا رہا لیکن اب کہاں ممکن تھا چھڑوانا چھوڑ دو مجھے معاف کر دو روبرٹ جھٹپٹا رہا تھا۔۔

اب تو تیری موت کا وقت ہے روبرٹ اب یہ چھوڑنے کا وقت گیا عرش نے ایک مکہ روبرٹ کے منہ پر مارا تھا کے روبرٹ کے منہ سے خون نکلا تھا۔۔

تم نے میرے باپ کو مجھ سے اتنے سال دور رکھا یہ اس کے لیے ارمان نے اپنا چاقو نکالتے آج وہ پھر سے ارمانڈو عرف سکار فیس کے روپ میں ایا تھا جسے دیکھ روبرٹ کی روح بھی کانپی تھی ارمان نے اپنا چاقو نکالا اور روبرٹ کا ایک ہاتھ کاٹ دیا روبرٹ کی چیخیں پورے محل میں گونجی تھی۔۔۔

اور یہ میرے باپ کو تکلیف دینے کے لیے ارمان نم آواز میں بولتا سرخ آنکھوں کے ساتھ روبرٹ کا دوسرا ہاتھ بھی کاٹ چکا تھا کے روبرٹ کا خون پورے محل میں پھیل رہا تھا سب لوگ وہاں کھڑے سکون سے سب دیکھ رہے تھے۔۔

مم۔۔ مجھ۔۔ مجھے معاف کر دو۔۔۔۔روبرٹ نے ایک بار پھر کوشش کی معافی مانگنے کی لیکن اب کہاں معافی ملنے والی تھی عرش وہی تلوار اٹھا لایا تھا اور روبرٹ کے سامنے آیا تھا روبرٹ آنکھیں پھاڑے اب عرش کو دیکھنے لگا تھا۔۔۔

یہ اتنی دیر مجھے میرے گھر والوں سے دور رکھنے کے لیے مجھے مرا ہوا ثابت کرنے کے لیے عرش نے وہی تلوار گھوما کر روبرٹ کی گردن پر ماری تھی کے روبرٹ کی گردن تن سے الگ ہوئی تھی سب کو سکون اگیا تھا۔۔۔

عرش واپس مرتا میر کے پاس گیا تھا اور زور سے گلے لگایا تھا پاپا۔۔۔

میر نے بھی زور سے اپنے بیٹے کو گلے لگایا تھا میر ابیٹا دونوں کی آنکھیں بھیگی ہوئی تھی میں نے آپ سب کو بہت مس کیا اب عرش نے حدید شایان آکاش سب کو گلے لگایا تھا۔۔

پھر عرش نے ارمان کو گلے لگایا۔۔میرا یار۔۔

میں نے سوچا تم ہمیں چھوڑ کر چلے گیے ہو عرش ارمان نے بھی مضبوطی سے عرش کو اپنے سینے سے لگایا۔۔۔

اتنی جلدی تم لوگوں کی جان نہیں چھوڑنے والا میں عرش نے مسکراتے کہا تو سب ہی ہنسے تھے۔۔۔

چلو آؤ تمہیں کسی سے ملواتا ہو عرش نے ارمان کا ہاتھ پکڑ کر کہا تو ارمان کا دل زوروں سے ڈھڑکنے لگا تھا وہ جانتا تھا اب عرش ااس کے باپ کے پاس لے کر جانے والا تھا عرش نے ارمان کا ہاتھ پکڑا تھا اور تہ خانے میں لے گیا پیچھے پیچھے سب گئے تھے ارمان کو لگ رہا تھا جیسے یہ فاصلہ صدیوں کا تھا۔۔

تہ خانے کا دروازہ کھولا تھا اور لائٹ ان کی تھی لیکن سامنے ہی ایک بوڑھے لاغر آدمی کو دیکھ کر جس کی حالت بے حد بری تھی ارمان نے ضبط سے آنکھیں بند کی تھی کئی آنسو آنکھوں سے نکل کر گرے تھے۔۔۔

میرا بیٹا اگیا میرا بیٹا آگیا۔۔۔ شیر خان سامنے کھڑے ارمان کو دیکھ کر کہنے لگا تو ارمان نے اپنی آنکھیں کھولی تھی۔۔

پاپا۔۔ ارمان اپنے قدم اٹھاتے شیر خان کی طرف گیا لیکن شیر خان ادھر ادھر دیکھنے لگا میرا بیٹا کہاں ہے میرا بیٹا نہیں آیا شیر خان کہنے لگا تو ارمان کا دل کیا وہ پھوٹ پھوٹ کر روئے کے اس کا باپ اسے ہی نہیں پہچان رہا تھا۔۔

پاپا۔۔ ارمان نے بلایا تو شیر خان نے ارمان کی طرف دیکھا پیچھے ہٹو میں تمہارا پاپا نہیں ہو میرا مان تو چھوٹا سا ہے پتا نہیں کہا چلا گیا ہے اسے کوئی ڈھونڈ لائے شیر خان اپنے گندے بال کھرچتے ہوئے کہنے لگا وہاں کھڑے سب ہی میر عرش حدید شایان اپنے انکل شیر خان کی حالت دیکھتے آنکھوں میں انسو تھے میر تو اپنے یار کی حالت دیکھتے شاک میں تھا۔۔

ارمان نے شیر خان کو زور سے اپنے سینے میں میچ لیا تھا اور پھوٹ پھوٹ کر رو دیا تھا اتنے سالوں بعد اپنے باپ کو اس حالت میں دیکھتے ارمان کا دل پھٹنے کو تھا۔۔۔

ارمان۔۔ عرش نے نم آواز میں کہا لیکن ارمان تھا کے اپنے باپ کو چھوڑ ہی نہیں رہا تھا۔۔

پاپا۔۔اہہہہہہہ۔۔ارمان چیخا تھا تو شیر خان نے خیرت سے ارمان کو دیکھا تھا اور آپنے بال کھرچنے لگا ارمان بھی پیچھے ہوا تو اپنے باپ کا چہرہ ہاتھوں میں لیے دیکھنے لگا اب آپ کو کہی نہیں جانے دو گا اب آپ ہمیشہ میرے پاس ہی رہے گے عرش نے شیر خان کے پاؤں میں بندی زنجریں توڑی تھی اور شیر خان کو اٹھا کر لے گئے تھے جرمنی میں ہی شیر خان کے بال کٹوا دیے تھے ان کو ارادہ اب صبح نکلنے کا تھا وہ سب ایک ہوٹل میں رکے تھے شیر خان کو میڈسن دے کر سلا دیا تھا اب سب لوگ بیٹھے آپس میں باتیں کر رہے تھے۔۔۔

اگلے دن۔۔۔

آج روحا کی برتھ ڈے بھی تھی سب نے روحا کو کسی طرح تیار کروانا تھا لیکن کیسے سب سب یہی سوچ رہے تھے کیونکہ سرپرائز بھی دینا تھا۔۔۔

روحا بیٹا کیا کر رہی ہو انمول روحا کے پاس آتے ہوئے بولی۔۔

کچھ نہیں ماما بس ایسے ہی روحا افسردگی سے بولی تھی۔۔

بیٹا خوش رہا کرو اس سے بچے کی نشو و نما بھی اچھی ہوتی ہے اگر تم اداس رہو گی تو بچے کی گروتھ بھی اچھی نہیں ہو گی پھر عرش کیا بولے گا بچے کا خیال بھی نہیں رکھا انمول پیار سے سمجھاتے ہوئے بولی۔۔۔

ماما شاہ جی ایک دفعہ اجائے سہی وہی خیال رکھ لے نا میرا اور ہمارے بچے کا روحا کی آنکھوں سے پھر سے آنسو نکلے تھے۔۔

بیٹا تم اپنا خیال رکھو گی تو بچہ بھی ٹھیک رہے گا چلو اٹھو آج کہی باہر چلتے ہے تم بھی تھورا فریش فیل کرو گی۔۔

نہیں ماما میرا دل نہیں کر رہا ہے روحا آنسو صاف کرتے ہوئے بولی۔۔

لیکن ماما میرا دل کر رہا ہے ناماہم بھی بھاگتی ہوئی روحا کے پاس آئی تو روحا نے ماہم کو دیکھا بیٹا آپ دادا دادی کے ساتھ چلے جائے میرا دل نہیں کر رہا روحا نے ماہم کو پیار کرتے ہوئے کہا۔۔

ماہم نے انمول کی طرف دیکھا تو انمول نے اشارہ کیا۔۔۔

آپ مجھ سے پیار نہیں کرتی ناماما۔۔ماہم گلا پھاڑ کر رونے لگی ایک پل کو تو روحا بھی گھبرا گئیں تھی۔۔

نہیں میری جان ماما اپ سے بہت پیار کرتی ہے لیکن۔۔

اگر تم بچی سے پیار کرتی تو اس کی خوشی کے کئے تیار ہو جاتی انمول نے بھی ایموشنل بلیک میل کرنا چاہا تھا اور روحا کو بھی گی تھی روحا ماہم کی معصوم سی صورت دیکھتے ہار مانتے تیار ہونے کے لیے چلی گیں تھی۔۔۔

وہاں جرمنی سے بھی سب نکل آئے تھے عرش کو تو اپنی بے بی گرل کو دیکھنے کا دل کر رہا تھا اس کا دل کر رہا تھا وہ آڑ کر اپنی بے بی گرل کے پاس پہنچ جائے عرش سے اس کے باپ بننے کی خوشی کو عرش سے چھپایا گیا تھا کیونکہ اگر وہ روحا کو سرپرائز دینا چاہتے تھے تو وہ عرش کو بھی سرپرائز دینا چاہتے تھے ارمان تو اپنے باپ کے پاس بیٹھا تھا جو نا جانے کہاں دیکھ رہا تھا کبھی سب کو دیکھتا کبھی ارمان کو ہاتھ لگاتا کبھی اپنے ہاتھوں کو خارش کرتا ارمان لوگوں نے ساری صفائی کروادی تھی شیر خان کے بال سارے کٹوا دیے تھے اس کے چہرے پر ھو ڈارھی تھی وہ بھی ساری ہٹوا ڈی تھی سارا چہرا دانت وغیرہ سب صاف کروا دیا تھا اب تو وہ لاغر شیر خان لگ ہی نہیں رہا تھا جو قید میں ہوا کرتا تھا۔۔۔

صنم صنم کہا ہو تم۔۔۔ سفر کمرے میں آیا تو علینا کو کمرے میں نا دیکھ کر خیران ہوا تھا اس سے پہلے کے وہ باہر جاتا اسے واش روم سے وٹنگ کرنے کی آواز ائی تھی۔۔۔

صنم۔۔ صنم۔۔۔۔ ٹھیک تو ہو نا تم۔۔۔۔ سقر واش روم جاتے ہوئے بولا۔۔

سقر میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے میرا دل خراب ہو رہا ہے پیٹ میں بھی درد ہو رہا ہے علینا سقر کا ہاتھ تھامے ہوئے بولی۔۔۔

علینا جب اتنی طبیعت خراب تھی تو پہلے کیوں نہیں بتایا مجھے سقر علینا کا ہاتھ تھاما ہوا باہر لایا اور بیڈ پر بیٹھایا علینا کی طبیعت بہت خراب ہو رہی تھی اس کا سر چکرا رہا تھا سقر نے علینا کی حالت دیکھتے اسے بیڈ پر لٹا دیا تھا اور جلدی سے ڈاکٹر کو کال کی تھی علینا کی طبیعت کا سن کر روز بھی علینا کے پاس آئی تھی روز اور علینا کی کافی اچھی دوستی ہو گئی تھی اب دونوں کا اچھا ٹائم گزرتا تھا۔۔

علینا کیا ہو گیا ہے تم کو۔۔۔ روز نے علینا کے پاس آتے اس کے ماتھے پر ہاتھ رکھے کہا تو علینا نے روز کو دیکھا لیکن علینا سے بولنے بھی نہیں ہو رہا تھا تب تک ڈاکٹر بھی آگیا تھا اب ڈاکٹر علینا کا چیک اپ کر رہا تھا۔۔۔

مبارک ہو سقر۔۔۔ آپ کی وائف پریگنٹ ہے ڈاکٹر نے جب یہ کہا تو ایک پل کو تو سقر کو یقین ہی نہیں آیا تھا سس۔۔ سسچی۔۔۔ سقر اٹکتے ہوئے بولا تو ڈاکٹر نے ہاں میں سر ہلایا اور علینا بھی شرم کے مارے اپنے چہرے تک بلیکنٹ لے گئی تھی۔۔۔۔

کنگریجولیشن علینا۔۔ روز نے ہنستے ہوتے علینا کے چہرے سے بلیکنٹ اٹھاتے کہا تو علینا بھی مسکرائی تھی ایلکس نے بھی سقر کو مبارک دی اور روز کو لے کر چلا گیا۔۔۔

صنم۔۔ سقر چلتا ہوا علینا کے پاس گیا تو علینا کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا میری صنم شرما رہی ہے سقر نے علینا کے ماتھے پر بوسہ دیا تو علینا نے جلدی سے سقر کے سینے میں منہ چھپایا تھا اب تو تمہارا پہلے سے بھی زیادہ

خیال رکھنا پڑے گا خبر دار بیڈ سے نیچے پاؤں رکھا میں روز کو کہ دوگا تمہارا اچھے سے خیال رکھے تمیں کوئی کام نا کرنے دے لیکن کوئی الٹی سیدھی چیز نہیں کھانی سقر تو خوش ہوتے بس بولتا جا رہا تھا۔۔۔

سقر۔۔۔ میں بچی نہیں ہو۔۔

افففف کتنی دفعہ کہتی ہو کے تم بچی نہیں ہو ہاں تم بچی نہیں ہو اب تو ہمارا بے بی آنے والا ہے سقر نے علینا کے پیٹ پر ہاتھ رکھا تو علینا کے پورے جسم میں سپارک ہوا تھا سقر نہیں کرے نا علینا کانپتے اور شرم کے مارے سرخ ہوتی ہویں بولی۔۔

میں کیا کر رہا ہو۔۔۔ سقر نے تنگ کرنا چاہا۔۔۔

میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے نا سقر تنگ نہیں کرے علینا منہ بناتے ہوئے بولی تو سقر کو بھی علینا ہر ترس آیا تھا اچھا اچھا ٹھیک کر ریسٹ کرو کسی بھی چیز کی ضرورت کو بتانا کچھ بھی کھانا ہو مجھے بتانا میں خود بنا کر دوگا اپنی صنم کو سقر یہ کہتے علینا کو اپنے حصار میں لیتا لیٹ گیا۔۔

روحا کو انمول نے تیار کر دیا تھا۔۔

ماما۔۔ یہ کیا لال رنگ کی ساڑھی کیوں پہنا دی مجھے ہم باہر گھومنے جا رہے ہے کسی کی شادی میں نہیں ماما اور ماما دیکھے نا پیٹ بھی نظر آ رہا ہے مجھے شرم ا رہی ہے روحا نے نم آواز میں کہا یہ لال ساڑھی تو عرش نے اسے لا کر دی تھی اس کی فیورٹ تھی پھر یہ سب۔۔

تھوڑے سے ٹائم کی بات ہے ہنڈل کر لو نا بیٹا انمول نے پیار سے کہا تو روحا نے اپنے آنسو صاف کیے اور ہاں میں سر ہلایا وہ ماما کا منع نہیں کر سکتی تھی۔۔۔۔

عرش لوگوں کے جیٹ نے اٹلی میں لینڈ کیا تھا اور روحا کا دل دھڑکا تھا عرش نے اپنے قدم اٹلی کی زمین پر رکھے تھے اور ادھر روحا کو لگا جیسے کوئی اس کا اپنا اس نے قریب ارہا ہو روحا نے اپنے دل پر ہاتھ رکھا جو زوروں سے ڈھڑک رہاں تھا۔۔۔

کیا ہو روحا ٹھیک تو ہو نا۔۔

جج۔۔جی ماما ٹھیک ہو روحا نے خود کو نارمل کرتے ہوئے کہا تو انمول نے مسکرا کر دیکھا چلو تھوری دیر میں ہم چلتے ہے ابھی بیٹھو جی ماما انمول بھی یہ کہتے چلی گیں۔۔

سب لوگ گھر اگئے تھے اب عرش کے آنے کا انتظار تھا سب لوگوں نے اسے باہر ہی روکا ہوا تھا اسے تو ابھی پتا بھی نہیں تھا کے روحا ماں بننے والی ہے سرپرائز کا اسی نے ہی کہا تھا اسے یاد تھا کے آج اس کی بے بی گرل کی برتھ ڈے ہے۔۔

ایمان میرب چھت پر گیں اور روحا کو نیچے لے کر انے لگی تھی یہ اتنا اندھیرا کیوں ہے ایمان میرب نے خیرانگی سے پوچھا۔۔

ابھی پتا چل جائے گا یہ کہتے ایمان اور میرب نیچے ائی تھی اس سے پہلے وہ کچھ اور کہتی ایک فلیش لائٹ روحا پر پڑی تھی روحا نے خیرت سے دیکھا اندھیرے میں ہی ایک آواز روحا کو سنائی دی تھی کے روحا کا جسم بے جان ہوا تھا۔۔۔

تم کو پایا ہے تو جیسے کھویا ہو۔۔

کہنا چاہو بھی تو تم سے کہا کہو۔۔۔

عرش نے ابھی روحا کے پیٹ پر نظر نہیں گیں تھی اور روحا روحا تو اس آواز کا سن کر ادھر ادھر دیکھ رہی تھی کے اس کے شاہ جی کی آواز تھی لیکن وہ کہاں تھا۔۔

کسی زبان میں بھی وہ لفظ ہی نہیں۔۔

جن میں تمہیں بتا سکو کے تم کیا ہو۔۔

عرش چلتا ہوا روحا کے پاس گیا تھا روحا کو اپنے آس پاس عرش کی خوشبو محسوس ہوئی تھی روحا کا دل دھڑک ڈھڑک کر باہر ا رہا تھا روحا نے فلیش لائٹ میں ہی عرش کو چہرا دیکھا تھا۔۔

میں اگر کہو تم سے حسین۔۔

کائنات میں نہیں ہے کوئی۔۔۔

ایک دم سے ساری لائٹ ان ہوئی تھی اور عرش جھکے اپنی بے بی گرل کے سامنے ہاتھ پھیلائے کھڑا تھا کے روحا تو بس اپنے شاہ جی کو دیکھ رہی تھی۔۔

تعریف ہے یہ تو سچ کچھ بھی نہیں۔۔۔۔۔

تم کو پایا ہے تو جیسے کھویا ہو۔۔۔

عرش نے نگاہیں اٹھا کر اپنی بے بی گرل کو دیکھا اور بس پھر دیکھتا رہ گیا تھا لال ساڑھی میں اس کی بے بی گرل کا انگ انگ واضح ہو رہا تھا اور اس کا پیٹ۔۔۔یعنی وہ ماں بننے والی تھی۔۔۔۔

عرش نے روحا کو ہاتھ پکڑا تو روحا خواب سے باہر آئی تھی عرش اسے دھیان سے نیچے لے کر آ رہا تھا روحا بس اپنے شاہ جی کے پیچھے پیچھے چل رہی تھی۔۔

شوخیوں میں ڈھوبی یہ ادائیں۔۔۔

چہرے سے یہ جھلکی ہوئی ہے۔۔۔

زلف کی یہ گھنی گھنی سی یہ گھٹائیں۔۔۔

عرش نے روحا کی زلفوں کو چھیڑا تو روحا روتے ہوئے بھی مسکرائی تھی۔۔

شان سے یہ ڈھلکی ہوئی ہے۔۔

لہراتا آنچل جیسے ہو بادل۔۔

باہوں میں بڑھی ہے جیسے چاندنی۔۔۔

دھوپ کی چاندنی۔۔

میں اگر کہو یہ دلکشی۔۔۔

ہو گی نا کبھی نا کہی۔۔

تعریف یہ تو ہے سچ کچھ بھی نہیں۔۔

عرش نے روحا کے ارد گرد گھوم کر کہا تو روحا نے سب کی طرف دیکھا جو مسکرا رہے تھے یعنی اس کا شاہ جی سچ میں واپس۔آ گیا تھا یہ ہمشہ کی طرح اس کا خواب نہیں تھا۔۔

تم ہوئے مہرباں۔۔۔

تو ہے یہ داستان۔۔

روحا بھی عرش کا ہاتھ پکڑے اپنے چہرے پر لگاتی ہوئی بولی اور آنکھیں بند کر لی۔۔۔

اب تمہارا میرا ہے ایک کارواں۔۔

تم جہاں میں وہاں۔۔۔

روحا نے عرش کا چہرہ پکڑا اور آپنا ماتھا اس نے ماتھے سے ٹکا دیا اج اسے کچھ ہوش نہیں تھا کے سب دیکھ رہے ہے بس اسے یہ تھا کے اس کا شاہ جی اس کے پاس ہے۔۔۔

میں اگر کہو ہمسفر میری۔۔

اپسرا ہو کوئی یا کوئی پری۔۔۔

تعریف یہ تو ہے سچ میں کچھ بھی نہیں۔۔

عرش نے روحا کا گھول گھما کر اپنے سینے سے لگایا۔۔۔

تو سب نے تالیاں بجائی تھی پھر دونوں کو ہوش آیا تھا اور جلدی سے الگ ہوئے تھے۔۔۔

شاہ جی آپ اگئے روحا نے نم آنکھوں سے عرش کو دیکھتے ہوئے کہا تو عرش نے ہاں میں سر ہلایا جب میرے بے بی گرل اور میرے بچے کو میری ضرورت تھی تو مجھے تو آنا ہی تھا روحا پھر سے جلدی سے عرش کے گلے لگی تھی اور کتنی ہی دیر روتی رہی تھی۔۔۔

روحا بیٹا بس کرو رونا تمہاری طبیعت خراب نا ہو جائے اوع ہمیں بھی ملنے دو ہمارے بیٹے سے انمول اگے ائی تو روحا بھی پیچھے ہوئے تھے انمول نے بھی جی بھر کر اپنے بیٹے کو پیار کیا تھا پھر سب باری باری عرش سے ملے تھے۔۔۔

بھائی آپ نے تو ڈرا ہی دیا تھا جب اپ میرے شان کو مارنے والے تھے میرب منہ بناتے ہوئے بولی تو عرش نے میرب کو گلے لگایا تھا میرا چھوٹا سے بچہ بھلا میں اپنی لاڈلی بہن کو بھول سکتا ہوا اور اس کھوتے کو جو میری بہن کی محبت ہے عرش نے میرب کے سر پر اپنے ہونٹ رکھے لیکن نظریں تو اپنی بے بی گرل پر تھی جس کا پیٹ باہر نکلا ہوا تھا اور ماں کے روپ میں بے حد پیاری لگ رہی تھی۔۔

ابھی وہ کچھ اور کہتا کے لیو بھی بھاگتا ہوا اپنے پاپا کے پاس آیا تھا اور لیو تو عرش کے ساتھ جیسے آتے ہی چپک گیا تھا عرش بھی اپنے بچے لیو کو دیکھ کر ایموشنل ہو گیا تھا اور زور سے گلے لگایا تھا اور کتنی ہی دیر اپنے لیو کو چومتا رہا تھا۔۔۔

پاپا۔۔۔آپ نے بتایا ہی نہیں مجھے کے آپ دادا بننے والے ہے عرش نے میر کو ناراض نظروں سے دیکھا تو روحا نے گھور کر عرش کو دیکھا جو بے شرمی سے یہ کہہ رہا تھا۔۔۔

بھئی ہم نے سوچا دونوں کو سرپرائز دیتے ہے روحا کو تمہارے آنے کا اور تمہیں تمہارے باپ بننے کا میر نے کہا تو روحا نے مسکراتے شرماتے سر نیچے جھکا دیا تھا۔۔۔

چلو میں تو چلا اپنی بے بی گرل کو کمرے میں لے کر تھورا ٹائم میں اپنی بے بی گرل اور اپنے بچے کے ساتھ گزارنا چاہتا ہو عرش بھی بے شرمی سے کہتے روحا کی پرواہ کیے بغیر اسے اپنے بازؤں میں اٹھا کر اوپر چلا گیا اور سب عرش کا منہ دیکھتے رہ گیے تھے۔۔۔

شاہ جی کیا کر رہے ہے آپ۔۔۔روحا نے شرم سے کہا۔۔۔

اپنی بیوی سے پیار عرش نے یہ کہتے کمرے کا دروازہ کھولا تو سامنے کمرہ دیکھ کر روحا خیران ہویں تھی جب وہ نیچے گیں تھی کمرہ تو سادہ تھا لیکن اب یہ کمرہ سج کیسے گیا۔۔

خیران ہونے کی ضرورت نہیں جب تم نیچے گیں تھی میں نے ہی کہا تھا کے ایمان اور میرب کو کہتے میرا کمرہ سجوا دینا عرش نے روحا کو نیچے خیران ہونے کی ضرورت نہیں جب تم نیچے گیں تھی میں نے ہی کہا تھا کے ایمان اور میرب کو کہتے میرا کمرہ سجوا دینا عرش نے روحا کو نیچے اتارتے کہا تو روحا نے جھجک کر عرش کو دیکھا۔۔

عرش نے روحا کو پیار سے پکڑا اور بیڈ پر بیٹھایا سب سے پہلے تو میری جان ٹھیک ہو سوچ مجھے اتنی بڑی خوشخبری دینے کے لیے مجھے پاپا بنانے کے لیے عرش نے روحا کے ساڑھی کا پلو اتارتے روحا کے پیٹ پر لب رکھے تھے کے روحا نے سسک کر اپنے ہاتھ عرش کے بالوں میں پھنسائے تھے عرش نے نگاہیں اٹھا کر روحا کو دیکھا جس کی آنکھوں میں انسو تھے۔۔۔

میری جان رو کیوں رہی ہو عرش نے روحا کو دیکھتے ہوئے کہا تو روحا پھر سے روتے ہوئے عرش کے ساتھ۔ لگتی روئی تھی میری جان بس کرو اب میں آگیا ہو نا کیوں رو رہی ہو عرش نے روحا کو اپنے سے الگ کیا اور اس کے آنسو اپنے لبوں سے چنے تھے۔۔۔

شاہ جی میں نے آپ کو بہت یاد کیا اور ہمارے بچے نے بھی شاہ جی اب آپ کبھی مجھے چھوڑ کر مت جائے گا ورنہ اب یہ آپ کی بے بی گرل زندہ نہیں رہ پائے گی روحا نے سسک کر کہا تو عرش نے روحا کے لبوں پر اپنے لب رکھے تھے روحا تو اس اچانک افتاد پر گھبرا گیں تھی اور عرش کی شرٹ کو مضبوطی سے پکڑا تھا عرش تو پیچھلے سات مہینوں کی تڑپ کو روحا کے اندر اتار رہا تھا روحا بھی اپنے شاہ جی کی محبت میں تڑپ گیں تھی۔۔

عرش پیچھے ہوا تو روحا نے عرش کو دیکھا جس کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھی خبر دار آئندہ ایسی بات بولی کے تمہیں کچھ ہو سکتا ہو جب تک میں ہو تمہیں کچھ نہیں ہونے دو گا اب چپ چاپ کر کے مجھے سکون دو سکون حاصل کرنے کے لیے تڑپ گیا ہو روحا عرش نے روحا کو بیڈ پر لٹایا تو روحا نے عرش کا ہاتھ پکڑا میری طبیعت۔۔۔

ششش۔۔۔ کچھ نہیں ہو گا ابھی مجھے ڈسٹرب مت کرنا میری جان مجھے تم چاہئے ہو اپنے شاہ جی کو سکون نہیں دو گی کیا عرش معصوم منہ بناتے بولا تو روحا کو ہنسی آئی تھی میں بھلا اپنے شاہ جی کو منع کر سکتی ہو کبھی بھی نہیں یہ سننا تھا کے عرش روحا کے لبوں پر پھر سے جھکا تھا اس بار بھی روحا نے مزاحمت نہیں کی تھی عرش نے روحا کا بلاوز ہٹایا تو روحا ایک پل کو شرمائی تھی لیکن وہ بھی تو اپنے شاہ جی کے لئے تڑپ رہی تھی وہ کیسے روک سکتی تھی عرش نے بڑے دھیان سے خود کو روحا کے وجود سے سکون حاصل کیا تھا ساری رات تو وہ پچھلے سات مہینوں کی تڑپ کو روحا کے وجود میں اتار رہا تھا لیکن روحا اور اپنے بچے کا خیال کرتے کے کہی انہیں کچھ نا ہو روحا بھی اپنے شاہ جی کا ساتھ دیتی رہی تھی۔۔

صبح عرش اور روحا نیند سے اٹھے تو عرش ابھی تک روحا کو اپنے حصار میں لیے ہوا تھا روحا تو ساری رات ہی اپنے شاہ جی کی جنونیت کو اپنے وجود پر برداشت کرتی رہی تھی ابھی بھی وہ اسے چھوڑنے کا ارادہ نہیں رکھتا تھا۔۔۔

شاہ جی ہٹے نا مجھے واش روم جانا ہے سب نیچے انتظار کر رہے ہوگے افففففف دس بج گئے ہے پہلے کبھی اتنی لیٹ نہیں ہوئی۔۔

چپ کر کے سو جاؤ بے بی گرل گھر والوں کو پتا ہے ان کی بہو کو شوہر آیا ہے تو رومانس کر رہے ہوگے سب شادی شدہ ہے سب جانتے ہے عرش پھر بے باکی سے کہتے روحا کو شرم سے لال کر گیا تھا۔۔۔

ایک تو تم لال اتنی جلدی ہو جاتی ہو ساری رات تو میرا ساتھ دیتی رہی ہو اب۔۔۔

چچچچچچپپ۔۔ کر جایے شاہ جی۔۔۔ روحا کانوں کی لو تک سرخ ہوئی تھی لیکن مجھ بھوک لگی ہے روحا رونے والا منہ بناتے ہوئے بولی۔۔

مجھے بھی بھوک لگی ہے اپنی بے بی گرل کی عرش پھر سے کہتے اس کے سینے پر جھکنے لگا تھا کے روحا نے عرش کے بال پکڑ کر کھینچے تھے خبر دار شاہ جی مجھے تنگ کیا تو میرے ساتھ ساتھ ہمارا بچہ بھی ہے اسے بھی بھوک لگی ہے چھوڑے نا۔۔

اووووو میں تو بھول ہی گیا تھا کے ہمارے بیچ یہ افلاتون بھی آگیا ہے جو مجھے اب تم سے دور رکھے گا عرش بھی اپنے باپ کی طرح جیلس ہوا تھا اسے اب اپنے باپ کی کیفیت کا پتا چلا تھا چلو ٹھیک ہے تم جاؤ پھر اسکے آنے کے بعد دیکھو گا تم کو عرش کی بات سنتے روحا نے شکر ادا کرتے جلدی سے اٹھی اور واش روم چلی گیں پیچھے سے عرش نے اپنے رب کا شکر ادا کیا تھا۔۔۔

◈◈◈

سب لوگ اب ناشتہ کر رہے تھے ایہا بھی یہاں ہی تھی روحا اور عرش تو ساتھ میں بے حد خوش تھے ابھی وہ لوگ ناشتہ کر ہی رہے تھے کے ایہا کے پیٹ میں درد شروع ہوئی تھی۔۔

اہہہ۔۔۔ایہا اپنا پیٹ پکڑے وہاں ہے درد سے دھری ہوئی تھی۔۔۔

بیا بیا کیا ہوا ہے آپ کو۔۔۔

مممم۔۔۔مان درد ہو رہا ہے ایہا تکلیف سے دھری ہوتی ہوئی بولی۔۔

جلدی سے ہاسپٹل لے کر چلو ارمان ایہا کی ڈیلیوری کا ٹائم ہو گیا ہے انمول بھی بولی تھی تو عرش نے جلدی سے گاڑی نکالی اور ارمان نے ایہا کو اپنے بازو میں اٹھایا اور نکل گیا انمول میر عرش ارمان حدید شایان سب گئے تھے باقی لڑکیاں سب گھر ہی تھی ایمان اور میرب روحا اور ایشم کا خیال رکھنے کے لیے ہی موجود تھی۔۔۔

ہمارے گھر بھی چھوٹا منا سے بے بی آئے گا میرب خوش ہوتے ہوئے بولی بس تم دعا کرو ایہا آپی بھی ٹھیک رہے اور بے بی بھی روحا بھی بولی تھی۔۔

ایہا کو اندر لے جایا گیا تھا ارمان بے حد پریشان تھا انمول تو دعائیں پڑھ پڑھ کر ایہا پر پھونک رہی تھی خیر کی خبر آئے ارمان بھی پریشان تھا عرش بھی ارمان کو حوصلہ دے رہا تھا۔۔

ارمان بار بار اندر جھانکنے کی کوشش کرتا کے اس کی بیا ٹھیک تو ہے نا لیکن اسے کچھ بھی نظر نہیں ارہا تھا تھوری دیر بعد ہی ڈاکٹر باہر آئی تو ارمان جلدی سے اس کی طرف گیا ڈاکٹر میری بیا کیسی ہے۔۔

پریشان مت ہو ارمان آپ کی وائف اور آپ کا بیٹا بالکل تندرست ہے مبارک ہو بیٹا ہوا ہے ڈاکٹر سب کو مبارک دیتی ہوئے چلی گیں تو سب نے شکر ادا کیا تھا ارمان تو بے تاب تھا اپنی بیا اور اپنے بیٹے کو دیکھنے کے لیے مبارک ہو ارمان تم پاپا بن گئے اور ہم ماموں عرش ارمان کو گلے لگاتے ہوئے بولا تو ارمان کی

آنکھیں بھی نم ہوئی تھی اور مسکراتے سب کو باری باری گلے لگا دیا تھا اتنے میں ایک برس بھی چھوٹے سے بچے کو ایک کمبل میں لپیٹ کر باہر لائی تھی۔۔۔

ارمان نے اپنے بیٹے کو دیکھا جو بے حد خوبصورت تھا اس کی آنکھیں ابھی بند تھی ڈاکٹر نے ارمان کو پکڑانا چاہا لیکن ارمان نے منع کر دیا۔۔۔

مجھ سے پہلے انکل آنٹی کا حق ہے وہ اس کے نانا نانی ہے ارمان نے انمول اور میر کو دیکھتے کہا تو انمول اور میر نے ایک دوسرے کو مسکرا کر دیکھا اتنا اچھا داماد ملا تھا نرس نے بھی ہنستے اس چھوٹے سے بچے کو انمول کے ہاتھ میں دیا تھا انمول نے نم آنکھوں سے اس بچے کو دیکھا اور اس کے ماتھے پر اپنے لب رکھے۔۔

میں پہلے اپنی بیا سے ملوں گا ہم دونوں ایک ساتھ اپنے بچے کو اٹھائے گے جب تک ہوش اجایے گا میری وائف کو ارمان نرس سے پوچھنے لگا۔۔۔

ابھی ان کو دوسرے روم میں شفٹ کر دیا جائے گا انہیں ہوش اجایے گا پھر آپ مل سکتے ہے یہ کہتے نرس چلی گیں۔۔

وہ بچہ اب کبھی عرش کی گود میں تھا کبھی شایان کی کبھی حدید کی لیکن ابھی تک اس بچے نے اپنی آنکھیں نہیں کھولی تھی۔۔

شایان جا کر میرب ایشم ایمان آکاش اور روحا کو لے آیا تھا ان کی ضد تھی کے انہیں بچہ دیکھنا ہے اب اب سب موجود تھے ابیہا کے کمرے میں۔۔

ماں میرا بچہ ٹھیک تو ہے نا ابیہا ہوش میں آتے ہوئے ارمان سے پوچھنے لگی۔۔۔

میری بیا آپ پریشان مت ہو ہمارا بے بی بالکل ٹھیک ہے ماشاءاللہ سے اور ابھی تک میں نے اسے گود میں نہیں اٹھایا میں نے سوچا ایک ساتھ اٹھائے گے مان نے کہا تو ابیہا نے مسکرا کر ارمان کو دیکھا پھر اپنے بچے کو دیکھا جو ادھر ادھر پیدا ہوتے ہی بھٹک رہا تھا کبھی روحا کی گود میں کبھی ایشم کبھی میرب کبھی ایمان اب تو ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ میں سفر کرتے بچے کی بھی آنکھ کھل گیں تھی لیکن ارمان نے جلدی سے اپنے بچے کو پکڑا تو سب نے ارمان کو دیکھا۔۔

میں چاہتا ہو ہمارا بچہ اپنی آنکھیں کھولتے سب سے پہلے ہمیں اپنے ماں باپ کو دیکھ تم جیسوں کو نہیں ورنہ تم سب جیسا ہو جائے گا اور میں اپنے بچے کی زندگی تباہ نہیں کرنا چاہتا ارمان نے سب کا مزاق اراتے ہوئے اپنے بچے کو ابیہا کی گود میں رکھا تو اپنے بچے کو دیکھتے ابیہا رونے لگی تھی اور روتے ہوتے ہی اپنے بچے کے ماتھے پر اپنے ہونٹ رکھے تھے اور ارمان نے ابیہا کے سر پر اپنے لب رکھے تھے اسی لمحے اس بچے نے اپنی آنکھیں کھولی تھی جس کی آنکھیں بے حد خوبصورت تھی اور اپنے باپ پر گیں تھی گہری سبز آنکھیں سرخ و سفید رنگ چھوٹی سی ناک ارمان نے بھی جھک کر اپنے بچے کو چوما تھا۔۔

مجھے بھی ایسا ہی بے بی چاہیئے عرش نے روحا کے کان میں کہا تو روحا نے عرش کو دیکھا۔۔

مجھے بھی شاہ جی کتنا پیارہ ہے نا ماشاءاللہ نظر نا لگے روحا ایکسائٹڈ سی بولی تو عرش کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آئی تھی۔۔

مجھے بھی ایسا بے بی چاہئے میری فیری کب دو گی شایان میرب کر کان کے پاس جھکتا ہوا بولا تو میرب شایان کی بات سنتے سرخ ہوئی تھی۔۔۔

ہو جاۓ گا بے بی ابھی تو میں خود بچی ہو میرب شایان جو کہتے اپنے بال جھٹکتے ہوئے بولی۔۔۔

تم گھر چلو پھر بتاتا ہو کر تم بچی ہو یا نہیں شایان میرب کی کمر پر اپنی انگلیاں چلاتے ہوئے بولا تو میرب نے ادھر ادھر دیکھا کسی نے دیکھا تو نہیں اور اپنا ایک پاؤں شایان کے پاوں پر مارتی بیا کے پاس چلی گیں۔۔

اگلے دن ہی بیا گھر چلی گی تھی اور اب گھر میں شور مچا ہوا تھا کے اس نے نام رکھنا ہے تو کوئی کہ رہا تھا کے اس نے نام رکھنا ہے ابیہا اس ارمان اب پریشان بیٹھے تھے کے بچے کے ماں باپ کو تو کوئی پوچھ نہیں رہا سب آپس میں لڑ رہے ہے۔۔۔

سٹاپ۔۔۔ سب اس آواز کی جانب متوجہ ہوئے تھے اور یہ اواز تھی جنت کی۔۔۔

لو جی بچے کی پھپھو بھی اگئی ارمان اپنا سر پکڑ کر بیٹھا تھا میں ہو بچے کی اکلوتی پھپھو تو نام بھی میں ہی رکھو گی جنت تھپ کرتے ارمان کے پاس بیٹھی تھی اور بچے کو گود میں لیا تھا اور چٹاچٹ اس کے گال چومے تھے۔۔۔

لو جی ایک اور اگیا امیدوار ابیہا نے منہ بناتے ارمان کو دیکھا تو ارمان نے آنکھوں سے اشارہ کیا کے ریلیکس۔۔

کل ہمارے بچے کا حقیقہ ہو گا تو سب نے جو جو نام رکھنے کے وہ ایک پرچی میں ڈالے گے اور ماہم سے ایک پرچی نکلوائے گے تو جو نام ہو گا وہی رکھے گے۔۔

ہاں ہاں یہ ٹھیک رہے گا سب نے ہاں میں ہاں ملائی تھی اور شکر کیا تھا اب سب کو کل کا انتظار تھا۔۔۔

اگلے دو دن بعد کا حقیقہ کا دن اگیا تھا سب لوگ تیاریاں کر رہے تھے ابیہا اور ارمان آپنے بیٹے کے پاس بیٹھے تھے اور اس کا بیٹا ان کو ٹکر ٹکر دیکھ رہا تھا میرا پیارا بیٹا ارمان نے ابیہا کے ہاتھوں سے بچے کو لیا اور پیار کرنے لگا ابیہا اپنے بیٹے اور اپنے مان کو دیکھ کر جتنا بھی اللہ کا شکر ادا کرتی کم تھا۔۔

ایک بڑی سی پارٹی رکھی گئی تھی جس میں سارے ملکوں کے گینگسٹر آور میر کے دوست سب شامل تھے بڑے پیمانے پر پارٹی کا انتظام کیا گیا تھا سب تیار ہو کر آ گئے تھے اس سے پہلے کے فنکشن شروع ہوتا سب کی نظر سامنے اٹھی تھی جہاں سے سفر اپنے ہاتھوں میں علینا کا ہاتھ تھامے چلا آ رہا تھا عرش نے میر کی طرف دیکھا تو اس نے کندھے آچکا دیئے سفر کو بھی خبر مل چکی تھی کے عرش زندہ ہے اسی لئے وہ اس سے ملنے کے لیے آ گیا تھا۔۔۔

کیسے ہو عرش۔۔۔۔ سفر ہچکچاتے ہوئے بولا۔۔

ہمم۔۔۔ ٹھیک ہو لیکن تم نے تو مارنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی عرش لب میچتے ہوئے بولا۔۔۔

میں نے جو بھی کیا وہ سب غلط فہمی کیا تھا اسی لیے میں سب کے سامنے بھی معافی مانگنے کے لیے تیار ہو لیکن میں کیا کرتا مجھے بچپن سے ہی باپ کے ہوتے ہوئے بھی دربدر کی ٹھوکریں کھانے کو ملی تھی سفر نم آواز میں بولتا میر کو دیکھنے لگا تو تو میر نے انمول کو دیکھا جو اسی کو ہی دیکھ رہی تھی۔۔

میری ماں نے مجھے استعمال کیا اس سے بڑا دکھ اور کیا ہو سکتا ہے میرے لئے عرش اور پھر اپنے ہی ہاتھوں سے اپنی ماں کو مارا ہے سفر نے آنکھوں میں انسو آئے تھے اور علینا نے بھی مضبوطی سے سفر کا ہاتھ تھام لیا تھا سب ہی سفر کی باتیں سن رہے تھے سب کی آنکھوں میں نمی تھی۔۔۔۔

اب مجھے جا کر اپنی فیملی ملی ہے تو کیا تم مجھے معاف کر کے مجھے اپنی اس فیملی میں شامل نہیں کر سکتے مجھے بھی باپ کا ماں کا پیار چاہیئے سفر میر اور انمول کو دیکھتے ہوتے بولا۔۔۔۔۔

سب کو پتا تھا یہ غلط فہمی کی وجہ سے ہی ہوا ہے تو اب معاف کر دینا چاہیئے عرش نے میر کی طرف دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا پھر عرش نے سفر کی جانب دیکھا۔۔

نہیں۔۔ عرش جی آواز وہاں گونجی تھی۔۔۔۔

میں تمہیں معاف نہیں کر سکتا۔۔۔ عرش نے کہا تو سفر نے لب بھینچ کر عرش کو دیکھا۔۔

کیونکہ اگر میں نے تمہیں معاف کر دیا تو تم میرے باپ کے پیار میں میرے علاوہ حقدار ہو جاؤ گے عرش نے کہا تو سب نے خیرت سے عرش کو دیکھا کیا وہ جیلس ہو رہا تھا اور میں اپنے باپ کے پیار میں شراکت برداشت نہیں کر سکتا عرش میر کو دیکھتے ہوئے بولا۔۔

نن۔۔ نہیں میں زیادہ پیار نہیں لوگا بس تھوڑا سا ہی لوگا سفر بھی بچوں کی طرح بولا تو عرش سمیت سب کی ہنسی نکلی تھی عرش نے سفر کو گلے لگایا تھا سفر نے بھی آنکھوں میں انسو لائے عرش کو زور سے گلے لگایا تھا مجھے معاف کر دو بھائی۔۔۔ سفر نے کہا تو عرش کو بھائی لفظ سن کر وہ بھی سفر کی زبان سے بہت اچھا لگا تھا میں نے تمہیں معاف کیا عرش نے بھی کہا تو سب نے تالیاں بجائی تھی۔۔۔

پھر باری باری سفر سب سے ملا تھا سب نے معاف بھی کر دیا تھا سفر نے علینا کی طرف سے بھی ھوگڈ نیوز تھی وہ بھی سب کو بتا دی تھی سب بہت خوش ہوئے تھے سب نے مبارک بھی دی تھی علینا تو اپنی بہن ایشم اور علی اور باقی سب سے مل کر بھی بہت خوش تھی اب فنکشن شروع ہو چکا تھا سب باری تھی نام رکھنے کی سب نے اپنے اپنے نام کی پرچی ڈالی تھی سب کو اب شدت سے انتظار تھا کے کیا نام رکھا جائے گا ماہم کو بلایا گیا تھا اور ایک پرچی نکلوائی گئ تھی۔۔

تو نام آیا ہے۔۔۔ ارمان نے بولا تو سب نے ارمان کو دیکھا۔۔

آبان ارمان ملک۔۔۔ اووووووو میرا رکھا نام آیا میرا نام آیا میرب تو بچوں کی طرح خوش ہوتی سب کے سامنے ہی شایان کے گلے لگی تھی اور پھر بھاگتی ہوئی آبان کے پاس گیں تھی اور چٹاچٹ چوم لیا تھا سب میرب کو بچوں کی طرح خوش ہوتے دیکھ خود بھی خوش ہو رہے تھے۔۔

فنکشن ختم ہوا تھا اب رات ہو چکی تھی سب اپنے اپنے کمروں میں بند ہو چکے تھے۔۔۔

کتنا پیارا ہے میرا شہزادہ بلکل میری ابیہا کی طرح سوفٹ سوفٹ ۔۔ارمان دھیرے سے اپنے ننھے منھے آبان کے گالوں پر لب رکھ کر بولا ابیہا نے خوش ہوتے ارمان کی طرف دیکھا۔۔

ارمان ابیہا کے پاس اندر روم میں تھا باقی سب لوگ بھی اپنے اپنے کمرے میں تھے۔۔

میں بہت خوش ہوں اللہ پاک نے ہمیں اتنا پیارا بیٹا دیا ہمارے اولاد کو جنم دینے کے لیے تم اتنی تکلیف سے گزری ہو میں جتنا تمہارا شکرادا کروں بہت کم ہے۔۔بی بی کو جھولے میں لٹاتے ارمان اب اپنی بیا کے قریب بیٹھ گیا۔۔"

بہت بہت شکریہ مجھے اتنا خوبصورت تحفہ عطا کرنے کے لیے بیا۔۔"

ابیہا نے ارمان کا شکریہ قبول کرتے دھیمے سے اپنی نظریں جھکالی۔۔"

چھوٹا پیکٹ جسے پیدا ہوئے ایک ہی ان ہوا تھا ٹکر ٹکر آنکھیں کھولیں اپنے باپ اور ماں کو دیکھ رہا تھا۔۔"

میری محنت کا ثبوت واقعی بہت پیارا ہے ارمان اسے دیکھ کر شرارتی انداز میں بولا کہ بے ساختہ ابیہا کے لبوں پر شرمگین مسکراہٹ رقصاں ہوگئی۔اسکی پلکیں لرز کر جھک گئیں۔۔"

ہماری محبت کا کہیں ارمان۔۔وہ مسکرا کر بولی کہ ارمان بھی مسرور ہوا اٹھا اسکے ہماری محبت کہنے پر۔اسکے لبوں سے نکلا محبت لفظ بھی اسکے وجود کو تسکین بخشتی تھی۔

واقعی یہ بھی ہے بیا اسنے واقعی کو کھینچ کر مسرور انداز میں کہا۔۔"

ابیہا کا دل بے ساختہ دھڑک اٹھا اسکے لہجے کے بھاری پن بھاری قدم کی معاشت پر دھمک سے اسکی ہتھیلیاں بھیگتی ہوئی محسوس ہوئیں۔۔ارمان کی لوح دیتی نگاہیں اسے اپنے جسم کے آر پار ہوتی محسوس ہوئی۔۔"

کیاارادہ ہے پھراب میری خوبصورت بیٹی کو پیدا کرنے میں لگ جائے۔۔اسکے ماتھے پر بوسہ دیتے ارمان نے آنکھ دبائی۔۔"

ارمان تنگ نہ کریں آپ کے بیٹے کو ہوئے دو دن نہیں ہوئے اور آپ کو بیٹی کی فکر لگ گئی۔۔ایہا سرخ چہرہ لیے شرما کر بولی۔۔"

آہاں میں صرف پلین ہی کر سکتا ہوں بیا تمھاری طبعیت ٹھیک نہی ورنہ مجھے کوئی ایشو نہی بے بی پیدا کرنے میں اسکی پشت پر آتے اسنے جھک کر متبسم سا یر گوشیان انداز میں اسکے کان میں کہا۔۔"

ایہا ارمان کی بے باک خواہشات پر پور پور سرخ پڑھ گئی۔اسنے تڑپ کر اپنے مچلتے پھڑ پھڑاتے ہوئے دل ہر ہاتھ رکھا۔۔"پر مزید جان وجود سے تب نکلی جب اسکے کانپتے ہوئے سراپے کو دیکھتے ارمان نے آہستہ سے اپنی انگلیاں اسکی کمر پر رکھیں ہاتھوں کو آہستہ سے سرکاتے ہوئے بازو کا حصار ڈالنے لگا تھا کہ ایکدم ایہا بھاری سانس بھر کر اس کے سینے میں چہرہ چھپا گئی۔۔"

اسکے ڈرنے پر ارمان نے اپنی مسکراہٹ روکتے بیا کو سختی سے خود میں قید کر لیا۔۔"

چلو اب سوتے ہے ورنہ یہ فتنا سویا ہوا ہے اٹھ گیا تو نا تمیں سونے دے گا نا ہی مجھے ایہا بھی ارمان کی بات سنتے اس کے سنئے میں چہرہ۔چھپا گیں۔۔۔

اہہہہ اہہہہ۔۔۔ابھی حدید کمرے میں داخل ہی ہوا تھا کے ایشم کی چیخیں حدید کو سنائی دی تھی حدید جلدی سے ایشم کے پاس گیا جو آہنگ پیٹ پر ہاتھ رکھے چیخ رہی تھی۔۔۔

مون لائٹ کیا ہوا ہے تم ٹھیک تو ہو نا کیا ہوا ہے چیخ کیوں رہی ہو حدید تو حواس باختہ ہو گیا تھا ایشم کو اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھے چیختے دیکھ کر ایشم نے حدید کو دیکھا جس کا چہرہ پریشانی سے سرخ ہو گیا تھا روکو میں ماما کو

بتاتا ہو کیا ہوا ہے تمہیں اس سے پہلے کے حدید باہر جاتا ایشم نے حدید کا ہاتھ پکڑا تھا حدید نے ایشم کو دیکھا جواب اسے ٹکڑ ٹکڑ دیکھ رہی تھی۔۔۔

ماما کو کیوں پریشان کرنا میں تو ٹھیک ہو ایشم معصومیت سے بولی۔۔۔

تو وہ تمہارا درد۔۔۔۔حدید خیرانگی سے بولا۔۔۔

کون سے درد۔۔۔۔ایشم نے حدید کو دیکھتے بولا۔۔۔

تو پیٹ پر ہاتھ کیوں رکھا ہوا تھا چیخ کیوں رہی تھی۔۔۔

اچھاااااا۔۔وہ۔۔۔وہ تو مجھے اور تمہارے اس افلاتون بچوں کو بھوک لگی ہے پیٹ کے اندر ادھم مچا کر رکھا ہے ایشم معصومیت سے بولی تو حدید نے سخت نظروں سے ایشم کو دیکھا تو یہ بات تم ارام سے بھی کہہ سکتی تھی ایسے چیخیں مارنے کی کیا ضرورت تھی ڈرا دیا تم نے۔۔۔

تو تمہارے۔۔۔

صرف میرے نہیں ہمارے ہے۔۔

ہاں ہاں ہمارے افلاتون پیٹ کے اندر گھوم رہے ہے مجھے بھی بھوک لگی ہے اب باتیں نا سناؤ کچھ کھلاو۔۔۔

رکو میں کھانا لے کر آتا ہو اس ٹائم کہا بھی تھا کھانا کھالو۔۔

نہیں تمہارے بچوں کو کھانا نہیں گول گپے کھانے ہے۔۔۔

کیا گول گپے تم پاگل ہو اس وقت بارہ بج رہے ہے میں کہاں سے لا کر دو گول گپے حدید منہ کھولے ایشم کی بات سنتے کہنے لگا۔۔

مجھے نہیں پتا جہاں مرضی سے لا کر دو ورنہ ابھی پھر سے چیخوں گی ایشم دھمکی دینے والے انداز میں بولی۔۔

اچھا اچھار کو میں آرڈر کرتا ہو چیخنا مت ورنہ میرے کان کے پردے پھٹ جائے گے حدید اپنا موبائل نکالتا ہوا بولا تو ایشم نے اپنے ہونٹوں پر زبان پھیری گول گپوں کا ہی سوچ کر حدید نے آرڈر تو کر دیے تھے اب ٹائم لگنا تھا اب دونوں بیٹھ کر اپنے افلاتوں بچوں کے بارے میں باتیں کرنے لگے تھے پھر گول گپے آئے تو ایشم نے کھائے تھے تبھی سکون آیا تھا اور پھر سے گئے تھے۔۔۔

دو مہینے بعد۔۔۔۔

دو مہینے گزر گئے تھے آبان کو دنیا میں آئے دنیا جہاں کا لاڈ پیار آبان کو مل گیا تھا سب ہی آپی اپنی بیویوں کا خیال رکھ رہے تھے ابھی سب بیٹھے ناشتہ ہی کر رہے تھے کے روحا کے پیٹ میں بھی درد اٹھا تھا اس کی بھی دیلیوری کا ٹائم آگیا تھا عرش تو جلدی سے روحا کو ہاسپٹل لے گیا تھا اب دو مہینے پہلے جہاں ارمان پریشان تھا اب وہاں عرش پریشان کھڑا تھا سب اسے دلاسہ دے رہے تھے تھوڑی دیر بعد ہی نرس باہر ائی تو خوشخبری دی کے بیٹی پیدا ہوئی ہے عرش نے وہاں ہی سجدہ کیا تھا شکر ادا کیا تھا اس کی بے بی گرل اور اس کی شہزادی ٹھیک ہے روحا کو بھی دوسرے کمرے میں شفٹ کر دیا گیا تھا اب سب لوگ باری باری روحا کو مبارک باد دے رہے تھے اور روحا اور عرش کی بیٹی بے انتہا خوبصورت تھی سرخ و سفید رنگت چھوٹے چھوٹے گلابی ہونٹ دیکھنے میں بہت معصوم روحا سے بھی زیادہ معصوم لگ رہی تھی۔۔۔

ٹھیکیو سو مچ میری جان مجھے اپنی جیسی ایک شہزادی دینے کے لیے عرش نے روحا کے ماتھے پر اپنے لب رکھے تو روحا بھی مسکرائی تھی۔۔

ماشاءاللہ ماشاءاللہ ہماری شہزادی تو بہت پیاری ہے انمول اور میر زین زویا ماہی ساحل سب نے پیار دیا تھا ابھی سب لوگ وہاں کے کھڑے تھے کے ایمان کو چکر آئے تھے اس کی طبیعت صبح سے خراب لگ رہی تھی لیکن اس نے دھیان نہیں دیا تھا ابھی وہ چکر آنے پر گر گیں تھی آکاش بھکلاتا ہوا جلدی سے ڈاکٹر کو بلالایا تھا اور ایمان کو وہاں ہی صوفے پر لٹادیا تھا ڈاکٹر نے اکر چیک اپ کیا تو آکاش کو بھی خوشخبری دی کے وہ باپ بننے والا ہے۔۔۔۔

لو جی آج تو دو دو خوشیاں اگیں ایک ہماری شہزادی کی اور ایک آکاش کے باپ بننے کی سب نے آکاش کا مبارک دی تھی اگلے ن سب گھر چلے گیے تھے ایک چھوٹی سی پارٹی رکھی گیں تھی جس میں بس گھر کے ہی لوگ تھے روحا نے پی منع کیا تھا اس کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے بڑی پارٹی ہم بعد میں کرے گے اسی پارٹی میں روحا نے لیو کا رشتہ بھی امانی کے لیے مانگ لیا تھا۔۔۔

ارمان بھی اپنی آمانی کو لے کر دیا تھا کیونکہ عرش کا حکم تھا کیسے منع کرتا اب سب لوگ لیو اور امانی کو دیکھ رہے تھے جو ایک دوسرے کے ساتھ چپک کر پیار کر رہے تھے کے ان دونوں کو پیار کرتے دیکھ لڑکیوں نے رو شرم کے مارے منہ چھپائے تھے اور لڑکے ہنس رہے تھے یہاں لیو اور آمانی کی بھی شادی ہو گیں تھی امانی اب عرش کے گھر میں ہی رہنے والی تھی جنت اور عثمان بھی اگئے تھے جنت بھی پریگنٹ تھی دو مہینوں سے اور اسے پارٹی میں عرش اور روحا کی بیٹی کا نام پریشہ عرشان شاہ رکھا گیا تھا سب کو ہی نام بہت پسند آیا تھا۔۔۔

کچھ دن گزر گئے تھے عرش تو اپنی بیٹی کو دیکھ دیکھ کر جیتا تھا پریشہ کے ایک گال پر اپنے دادا کی طرح ڈیمپل پڑتا تھا جیسے روحا تو چومتی رہتی تھی اور عرش جیلس ہوتا رہتا تھا کے کبھی مجھے تو ایسے کس نہیں کی جیسے سنتی روحا شرماجاتی تھی شاہ جی آپ بھی نا آپ مجھے کس کر لیتے ہے اتنا ہی بہت ہے مجھ میں ہمت

نہیں ہے سوئے ہوئے شیر کو جگانے کی روحا یہ کہتے چپ ہو جاتی تھی اور عرش کا قہقہ کمرے میں گونجتا تھا۔۔

انہی دنوں میں میرب بھی پریگنٹ کو گی تھی ایمان اور میرب کا ایک مہنے کا فرق تھا اب ایشم کی ڈیلیوری کی باری تھی اب سب لوگ ہاسپٹل میں جمع تھے کیونکہ ایشم کو اندر لے جایا گیا تھا۔۔۔

تھوری دیر بعد نرس نے اکر خوشخبری دی تھی کے دو بیٹے پیدا ہوئے ہے سب لوگ ہی خوش تھے ایشم کو بھی دوسرے روم میں شفٹ کر دیا تھا اب سب لوگ باری باری مبارک باد دے رہے تھے کبھی ایک بچے کو اٹھاتے کبھی دوسرے کو دونوں ہی بہت پیارے تھے اگلے دن ایشم گھر اگیں تھی اب افلاتون کے ساتھ شکر تھا کے زویا ماہی تھی ان کو سنبھالنے کے لیے ایشم۔ کے ایک بیٹے کا نام حمدان حدید شاہ تھا اس کی انکھیں باپ کی طرح براؤن تھی اور دوسرے بیٹے کا نام ارحم حدید شاہ تھا جس کی آنکھیں اپنی دادی پر گیں تھی گہری سبز آنکھیں تھی۔۔۔۔

سب لوگ اپنی اپنی فیمیلیز کے ساتھ خوش تھے اب بس علینا میرب اور ایمان رہ گیں تھی۔۔۔

عرش اور روحا اپنی بیٹی کو ارمان اور ابیہا اپنے بیٹے کو گود میں اٹھائے عرش اور روحا کے کمرے میں بیٹھے ہوئے تھے۔۔ "

آبان ارمان کو تنگ کر رہا تھا وہ کبھی ارمان کے پیٹ میں ٹانگ مارتا تو کبھی اس کی ہلکی ہلکی داڑھی کھینچتا ارمان نے اٹھا کر تقریباً ابان کو ابیہا کی گود میں پٹکا تھا۔۔ "

ارمان یہ کیا کیا ہے آپ نے ابیہا نے اونچی آواز میں روتے ہوئے ابان کو گلے لگاتی غصے سے ارمان سے کہا عرش نے بھی آنکھیں پھاڑ کر اس کی طرف دیکھا جو اپنے بیٹے کو ایسے پٹک رہا تھا جیسے کوئی فٹبال ہو۔۔ "

دو گھنٹے سے مجھے تنگ کر رہا ہے مجھے تو کبھی کبھی شک ہوتا ہے یہ میرا بچہ ہے بھی کہ نہیں ارمان کی بات سن کر ابیہا نے منہ کھولے اس کی طرف دیکھا جوان دونوں کے بچے کو کسی اور کا کہہ رہا تھا۔۔ "

انسان میں شرم نامی چیز ہوتی ہے مجھے لگتا ہے آپ میں ختم ہو گئی ہے ابیہا آبان کا چہرہ سامنے کرتے بے تحاشہ اس کے چہرے کو چوم کر دوبارہ سے اپنے سینے سے لگایا ارمان کو بے حد جلن محسوس ہوئی آبان سے جو اس کی بیوی کے سینے سے چپکے ہوئے اس گود میں بیٹھا تھا۔۔ "

ابان اپنی سبز آنکھوں سے اپنے بابا کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرایا آبان کی یہ حرکت ارمان کے تن بدن میں آگ لگا گئی۔۔ "

اسے پیچھے کرو نہیں تو اسے اٹھا کر کہیں پھینک آؤں گا میں ارمان کو چڑ محسوس ہو رہی تھی آبان کے اس کی بیوی کے سینے سے لگنے پر۔۔ "

ہاتھ تو لگا کر دکھائیں آپ میرے بیٹے کو میں آپ کو اٹھا کر باہر پھینک آؤ گی۔۔۔ "

اولے اولے میری بیا بے بی مجھے اٹھا کر باہر پھینک کر آئے گی جو بمشکل اس شیطان کو اٹھاتی ہے۔۔ "

ارمان چپ ہو جائیں نہیں تو میں آپ کا سر پھاڑ دوں گی اگر آپ نے اب میرے بیٹے کو شیطان کہا ابیہا اس قدر غصے سے بولی کہ ارمان کو لگا وہ واقعی میں ہی اس کا سر پھاڑ دے گی تو وہ بیچارا خاموش ہو کر بیٹھ گیا۔۔ "

عرش اور روحا کی بیٹی رونا شروع ہو گئی عرش نے گھور کر ارمان کی طرف دیکھا۔۔ "

ایک کام کر تھوڑا اور جھگڑ لے میری بیٹی کو رلا دیا عرش نے اپنی دو مہینوں کی بیٹی کو اٹھا کر اس کی پیشانی پر بوسہ دے کر اپنے سینے سے لگایا۔۔ "

بابا کی گڑیا! بابا کی جان ! عرش اسے ہلکا ہلکا ہلاتے ہوئے چپ کروا رہا تھا روحا نے پیار بھری نظروں سے اپنے شوہر کی طرف دیکھا جو نہایت ہی سخت مزاج تھا لیکن اپنی بیٹی کو کس قدر پیار سے چپ کروا رہا تھا۔۔ "

اتنا پیار کبھی مجھے بھی کر لیا کریں روحا نے سرگوشی کی عرش نے اس کی کمر میں ہاتھ ڈال دے اپنے قریب کیا وہ دونوں بیڈ پر بیٹھے ہوئے تھے اور ارمان اور ابیہا صوفے پر۔۔ "

اگر یہاں پر ارمان اور ابیہا نہ بیٹھے ہوتے تو پھر تمہیں بتاتا کہ کس قدر میں اپنی پریشہ گڑیا کی ماما سے پیار کر سکتا ہوں میں بے باکی سے کہہ کر اس نے پریشہ کی پیشانی پر بوسہ دیا۔۔ "

بابا کی گڑیا اور بابا کی جان ہے، اس پر تو عرشمان شاہ پوری دنیا کی خوشیاں لٹا سکتا ہے عرش نے ایک ہاتھ سے ابیہا کو اپنے حسار میں لیا اور دوسرے ہاتھ میں اپنی پریشہ گڑیا کو اٹھایا ہوا تھا۔۔ "

انسان میں کچھ شرم نامی چیز ہوتی ہے ارشمان شاہ صاحب ہم یہیں پر بیٹھے ہیں اور اپ کا رومینس جاری ہوا ہے اپنی بیوی کے ساتھ ارمان جل کر بولا کیونکہ اس کی بیوی تو اس سے ناراض ہو کر بیٹھی ہوئی تھی۔۔ "

سیدھی طرح کہہ دے آبی تجھ سے ناراض ہو گئی ہے اس لیے تجھے میری بیوی کا میرے پاس بیٹھنا کھٹک رہا ہے سامنے بھی عرش شاہ تھا جیسے دوبدو جواب دینا آتا تھا۔۔ "

بہت ہی کوئی کمینہ انسان ہے تو۔۔ "

ہائے تو جے آج پتہ چلا ہے عرش نے اپنی بیٹی کے رخسار نرمی سے کھینچے اور اس کی نیلی انکھوں پر بوسہ دیا اچانک اس کی نظر چار ماہ کے آبان پر پڑی جو اس کی بیٹی کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔ "

ارمان تیرے بیٹے کی سپیڈ کچھ زیادہ ہی تیز ہے ابھی چار ماہ کا ہوا ہے اور بیٹھنا سیکھ گیا ہے اور یہ دیکھ کیسے میری بیٹی کی طرف گھور گھور کر دیکھ رہا ہے عرش نے اپنی بیٹی کو اپنے سینے سے لگایا جیسے وہ آبان سے اپنی بیٹی کو چھپانا چاہ رہا تھا۔۔ "

شرم کرلے کچھ عرش کیوں میرے چار ماہ کے معصوم بیٹے پر الزام لگا رہا ہے ارمان نے جیسے ہی آبان کو ایہا کی گود سے لینا چاہا آبان نے اس کی ہاتھ پر دانت گاڑھنے کی کوشش کی جو ہے ہی نہیں تھے۔۔ "

صحیح کہا ہے تم نے عرش یہ واقعی ٹھرکی ہے اسے عورتوں کے ساتھ چپکنے اور دوسروں کی بیٹیوں کو دیکھنے کے علاوہ کوئی کام آتا ہے ہی نہیں ہے ارمان کا ضبط جواب دے رہا تھا جب اس کی بیا بار بار آبان کے رخسار پر بوسہ دے رہی تھی۔۔ "

اسی لیے میں کہتا ہوں بیٹیاں بہت پیاری ہوتی ہیں عرشمان کا دل چاہ رہا تھا وہ بار بار اپنی بیٹی کی پیشانی چومے اسے اپنے سینے سے لگائے اس سے بے تحاشہ باتیں کرے اور روحا کو عرشمان کا اپنی بیٹی کے لیے پیار دیکھ کر جلن ہو رہی تھی۔۔ "

ہاں بیٹیاں اچھی ہوتی ہیں جو ہر وقت باپ کے ساتھ چپکی رہتی ہیں اور پھر ان کے باپ کو ان کی ماں کی کوئی ہوش ہی نہیں رہتی عرشمان نے گردن ٹیڑھی کر کے روحا کی طرف دیکھا جو آگ اگل رہی تھی چہرہ بے انتہا سرخ تھا۔۔ "

بے بی گرل ایوری تھنگ ازاوکے بے بی گرل ایوری تھنگ ازاوکے عرشمان نے روحا کا ہاتھ پکڑنا چاہا جو روحا نے زور سے جھٹک دیا۔۔ "

آپ دھیان دیں اپنی بیٹی پر کرے پیار اس سے آپ کی پریشہ گڑیا روحا نے "عریشہ گڑیا" پر زور دیا تھا عرش کو اپنی مسکراہٹ چھپانا مشکل لگ رہا تھا۔۔ "

بھابھی میں آپ کا دکھ سمجھ سکتا ہوں ارمان نے روحا کی طرف بیچارہ سا منہ بنا کر دیکھا وہ اپنی بیٹے سے جلتا تھا اور روحا کو اپنی چھوٹی سی بیٹی سے جلن محسوس ہو رہی تھی کیونکہ عرش اس سے زیادہ اپنی بیٹی پر دھیان دے رہا تھا۔۔ "

میری جان ناراض نہ ہو میں تم دونوں سے بہت پیار کرتا ہوں عرش اپنی بے بی گرل کو ناراض نہیں کر سکتا تھا اسے اپنے حسار میں لینا چاہا روہا اسے دور ہونے لگی عرشمان نے زبردستی اسے اپنے ساتھ لگایا اور اپنی بیٹی کو روہا کی گود میں دیا تا کہ اس کی جلن تھوڑی کم ہو۔۔ "

ارمان نے بھی اپنی روٹھی ہوئی بیوی کی طرف دیکھا ٹھنڈی آہ فضا کے سپرد کرتے آبان کو اپنے گود میں بٹھالیا تا کہ وہ دوبارہ سے اس کے پیٹ میں ٹانگے مارنا شروع ہو جائے اور آبان ملک نے واقع ہی اسی طرح کیا۔۔ "

درد تو نہیں ہو رہی ایہا نے ارمان کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر پوچھا جو بیچارہ درد سے کراہ رہا تھا۔۔ "

تمہارے لیے کچھ بھی پیا جان ارمان نے ایہا کو اپنے حسار میں لیا۔۔ "

ویسے میں نے حساب لگایا ہے ارمان شرم ہم دونوں میں ہی نہیں ہے عرش کی بات سن کر ان دونوں کا کمرے میں قہقہہ گونجا ایہا اور روحا شرم سے چہرہ جھکا گئی۔۔ "

اب یہ تو طے تھا کے ابان اپنے باپ کو صحیح تگنی کا ناچ نچانے والا تھا اور عرش کی بیٹی پر فدا ہونے والا تھا۔۔

ادھر ایشم ابھی بیچاری تھک ہار کر سوئی تھی کے اس نے دونوں بیٹوں نے رونا شروع کیا تھا وہ تو شکر تھا دونوں کی شکلیں ایک جیسی نہیں تھی ورنہ ایشم نے رو پاگل ہی ہو جانا تھا افففففف حدید انہوں نے تنگ کر کے دکھ دیا ہے اب پھر سے اٹھ گئے ہے ایشم نیند سے بھری آنکھوں کو کھولتے ہوئے دیکھ کر بولی۔۔

حدید بھی بچارہ ابھی سویا تھا ان افلاتون کو سنبھالتے سنبھالتے لیکن اب پھر سے۔۔۔

ایشم کیا پتا پیمپر چینج کرنا ہو۔۔

میں نہیں کر رہی تم کر دو نا ایشم۔ منہ بناتے ہوئے بولی۔۔۔

جو حکم ملکہ عالیہ میں تو دنیا میں آیا ہی پیمپر چینج کرنے ہو تو مجھے کیا مسئلہ ہو سکتا ہے حدید دانت پیستے ہوئے بولا تو ایشم نے منہ بنایا اتنی باتیں سنانے کی ضرورت نہیں ہے ایک ان کی باہ باہ شروع ہے افففف روتے ہے تو دونوں ایک ساتھ ہی روتے ہے ایشم نے حمدان کو حدید کو پکڑایا اور خود ارحم کا پمپر چینج کرنے لگی جب دونوں کو پمپر چینج کو گیا تو دونوں چپ۔ ہوئے تھے پھر دونوں کو جھولے میں لٹاتے دونو بھی سکون سے لیٹے تھے۔۔۔

◈◈◈

ایمان یار کیا کر رہی ہو کبھی تو سکون سے بیٹھ جایا کرو ایمان جو سونگ لگائے دانس کر رہی تھی۔۔

افففف کیا ہے انجوائے ہی کر رہی ہو اور کیا کرنا ہے۔۔۔

ایسے انجوائے کرنا ہے تم دانس کر رہی ہو ہمارے بچے کو کچھ ہو گیا تو یہاں بیٹھو آرام سے آکاش نے ایمان کا ہاتھ پکڑ کر اپنے پاس بیٹھایا۔۔

کچھ نہیں ہوتا مجھے نا ہی ہمارے بچے کو تم فکر نا کرو ایمان منہ بناتے ہوئے بولی۔۔

چلو بیٹھو آرام سے یہ دیکھو تمہارے لئے میں تمہاری پسند کی چاٹ لے کر آیا ہو آکاش اس کے سامنے چاٹ کی پلیٹ کرتے ہوئے کہنے لگا تو ایمان نے آنکھیں پھاڑے چاٹ کو دیکھا ایمان کے تو منہ سے پانی نکل آیا تھا چاٹ دیکھ کر واوووووو آکاش یہ میرے لئے ہے ایمان جلدی سے پلیٹ پکڑتے ہوئے بولی اور

جلدی جلدی سے کھانے لگی کے آکاش ایمان کی حرکتیں دیکھ کر ہی مسکرا رہا تھا میری جان میری پیاری سی بیوی۔۔

تھنکیو سو وچ میرے پتی دیو۔۔۔ ایمان آکاش کے گلے لگتی چٹاچٹ آکاش کے گال چوم گئی تھی اور جلدی سے پیچھے ہوئی لیکن آکاش نے بھی جلدی سے ایمان کی کمر پکڑ کر اپنے نزدیک کیا تو ایمان نے آکاش کو دیکھا۔۔

اہم اہمم۔۔ کیا ارادہ ہے پتی دیو ایمان آکاش کے گلے کے گرد باہیں ڈالتے ہوئے بولی۔۔۔

ارادہ تو نیک ہے اگر بیوی جان میرا ساتھ دے تو آکاش نے ایمان کے گال پر اپنے ہونٹ رکھے تو ایمان نے چمکتی آنکھوں سے آکاش کو دیکھا۔۔

میں تو تمہارے ساتھ ہو جب چاہو میں خاضر میرے پتی دیو ایمان نے آکاش کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔۔

اس سے پہلے کے آکاش ایمان ہر جھکتا باہر دروازہ بجا تھا۔۔۔

یہ کون اگیا رنگ میں بھنگ ڈالنے آکاش چڑ کر بولا اور اٹھ کر دروازہ کھولا تو سامنے ہی عرش کھڑا تھا جس کے ہاتھ میں اپنی بیٹی پریشہ تھی۔۔

کیا ہوا ہے عرش پری ٹھیک تو ہے نا ایمان بھی بولی تھی۔۔

ہاں پری تو ٹھیک ہے لیکن روحا کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے تو شاید پری کو دودھ پینا ہے تو کیا ایمان دودھ بنا کے ڈے سکتی ہے مجھے بنانا نہیں آتا اور روحا میڈسن کھا کر سوئی ہے۔۔

ہاں کیوں نہیں عرش اومیرے ساتھ میں تمہیں سکھاتی ہو دودھ کیسے بناتے ہے ایمان عرش کو کہتی کیچن میں چلی گیں اور عرش اپنی پری کو اٹھائے ایمان کے پیچھے تھا اب اٹلی کا ڈان کیچن میں کھڑے ہو کر دودھ بنانا سیکھ رہا ہے عرش اپنی بیٹی کو دیکھتے ہوئے بولا۔۔

ایمان نے دودھ بنا کے دے دیا تھا اب عرش باہر بیٹھے ہی پری کو دودھ پلا رہا تھا ایمان پھر سے اپنے کمرے میں چلی گیں تھی۔۔

ٹائم گزرتا ہوا جا رہا تھا سب اپنی اپنی لائف میں اپنے بچوں کے ساتھ خوش تھے حدید اور ایشم کو ان افلاتون نے تنگ کیا ہوا تھا ادھر عرش پری سے پیار کرتا تو روحا جیلس ہوتی اگر روحا زیادہ پیار کرتی تو عرش جیلس ہوتا تھا ارمان بیچارا تو اپنے ٹھرکی بیٹے سے تنگ تھا جو اس کی بیا کی جان ہی نہیں چھوڑتا تھا۔۔

سسس۔۔۔۔ سقر۔۔ ددد۔۔ درد۔۔ ہو۔۔۔۔ سقر سویا ہوا تھا جب علینا نے سقر کو اٹھایا تھا سقر بھی جلدی سے اٹھا تھا۔۔

صنم صنم۔۔ کیا ہوا۔۔۔

دررر۔۔ علینا ضبط سے بولی تھی۔۔۔

سقر نے جلدی سے علینا کو اٹھایا اور ہاسپٹل لے گیا اب وہ پریشانی سے کوریڈور میں چکر لگا رہا تھا کافی دیر ہو گئی تھی علینا کی کوئی خبر نہیں ائی تھی بار بار وہ ڈاکٹروں سے پوچھ رہا تھا لیکن وہ کوئی جواب نہیں دیتے تھے سقر خود بھی پریشان تھا آخر کار اتنے انتظار کے بعد ڈاکٹر باہر ائی تو اس وقت سقر کا بھی ضبط جواب دے گیا تھا کیسی ہے میری بیوی آپ لوگ کچھ بتا کیوں نہیں رہے ہے۔۔

ریلکس سقر سر آپ کی وائف بھی ٹھیک ہے اور آپ کے گھر بیٹی ہوئی ہے مبارک ہو ڈاکٹر مسکراتی ہوئی کہہ کر چلی گیں تو سقر کی آنکھوں سے آنسو نکلے تھے کے اللہ نے اسے بیٹی جیسی نعمت سے نوازا تھا۔۔۔

علینا ابھی بے ہوش تھی لیکن اسے دوسرے کمرے میں شفٹ کر دیا گیا تھا اب بس سقر کو اپنی صنم کے ہوش میں آنے کا انتظار تھا بچی کو ابھی سقر کو نہیں دیا گیا تھا۔۔

کچھ دیر ہی انتظار کے بعد علینا کو ہوش آگیا تھا تبھی سقر کو بھی اس کی بیٹی دی گئی تھی سقر نے اپنی بیٹی کو تھاما اور اپنی بیٹی کو دیکھا جس بالکل اپنی ماں کی طرح تھی گول مٹول سے چہرے والی علینا نے مسکراتے سقر کو دیکھا اور اٹھ کر بیٹھنے کی کوشش کرنے لگی تو سقر نے ایک ہاتھ میں بچی جو تھاما تو دوسرے ہاتھ سے اس نے اختیاط سے علینا کو سہارا دے کر بیٹھایا اور پھر خود بھی علینا کے پاس بیٹھا پھر اپنی بیٹی کو علینا کی جھولی میں رکھا تو علینا کی اپنی بیٹی کو دیکھ کر آنسو نکل کر گود میں گرا تھا۔۔

کیوں رو رہا ہے میرا بچہ۔۔ سقر نے علینا کے آنسو صاف کئے تو علینا نے جھک کر اپنی بیٹی کے ماتھے پر اپنے ہونٹ رکھے تھے میں بہت خوش ہو سقر جتنا بھی اللہ کا شکر ادا کرو کم ہے کے اللہ نے آپ جیسا شوہر دیا ہے اور اب ہماری بیٹی۔۔۔

میری جان اس میں رونے والی کیا بات ہے گھر جا کر میں خود شکرانے کے نوافل ادا کرو گا اب چلو مسکراؤ اور دیکھو ہماری بیٹی آنکھیں کھولنے کی کوشش کر رہی ہے بچی نے آنکھیں کھولی تو وہ بالکل اپنی ماں پر ہی گیں تھی گول مٹول چہرے والی کالی انکھیں سفید رنگ یہ تو بالکل میری صنم جیسی ہے اب ایک اور آگیں میری چھوٹی سی صنم سقر نے بھی بچی کو اٹھایا اور اپنے سینے سے لگایا بچی نے پھر سے آنکھیں بند کر لی تھی۔۔۔۔

اگلے دن علینا گھر آگیں تھی اب سقر نے بھی بڑا سا فنکشن کرنا تھا اور اس نے اپنے باپ اور سارے گھر والوں کو بھی بلایا تھا۔۔۔۔

میرب تم نے یہ ہیل والی جوتی کیوں پہن کر جانی ہے تھوڑا خیال کرو تم میرے پیارے سے بچے کی ماں بننے والی ہو کچھ ہو گیا تو شایان میرب کے پاؤں کے پاس بیٹھتا اس کی ہیل والی جوتی اتارتا ہوا بولا۔۔۔

شان۔۔میرب چیخی تھی۔۔

کیا مسئلہ ہے اب شایان بھی اسے دیکھتا ہوا بولا تھا۔۔

یہ۔۔۔یہ اتنی چھوٹی سی ہیل ہے اس سے کچھ نہیں ہوتا مجھے چلنے میں آسانی بھی ہوتی ہے۔۔

کچھ بھی ہے میرو لیکن یہ اتنی سی ہیل بھی نہیں پہنو گی یہ سلیپر ہی پہن کر جاؤ گی شایان اس کے سامنے سلیپر رکھتے ہوئے بولا جو بالکل فلیٹ تھے۔۔

یہ سوٹ کے نیچے اچھے نہیں لگ رہے میرب منہ بناتے ہوئے بولی۔۔

اچھے لگے یا نا لگے میری جان یہی پہننے ہے تم نے وہ سلیپر رکھتا ہوا اٹھ کر خود بھی تیار ہونے لگا تھا میرب جب سے ماں بننے والی تھی شایان تو اس کا بے حد خیال رکھ رہا تھا کبھی کبھی تو میرب بھی تنگ اجاتی تھی ابھی بھی اسے مجبوراً سلیپر ہی پہن کر جانے تھے۔۔۔

روحا جلدی سے تیار ہو جاو لیٹ ہو رہے ہے پھر سفر ناراض ہو گا کے ہم اس کی بیٹی کے فنکشن پر لیٹ ہو گیے۔۔

شاہ جی میں تو تیار ہو یہ آپ کی لاڈلی نے تنگ کیا ہوا ہے ابھی تھوری دیر پہلے پمپر چینج کیا تھا اب پھر سے گندا کر دیا روحا اپنی ساڑھی سنبھالتے بیچاری مشکل سے پری کا پمپر چینج کرتے بولی۔۔

تو میرے بے بی گرل مجھے کہنا تھا نا میں چینج کر لیتا اس میں رونے والی کیا بات ہے روحا پمپر چینج کر چکی تھی اس پری کو اٹھاتے اپنے سینے سے لگاتے ہوئے بولا۔۔۔

آپ کی لاڈلی میرے ہاتھ سے ہی پمپر چینج کرواتی ہے پیار آپ سے لینا ہے اور پمپر مجھ سے چینج کروانا ہے روحا واشروم میں ہاتھ دھونے گیں اور بولتی ہوئی جا رہی تھی جبکے پری دانت نکالتے اپنے باپ کو دیکھ رہی تھی اس کے دانت تو تھے نہیں لیکن اس کی مسکراہٹ ایسی ہی تھی کے جیسے اپنی ماں کو تنگ کر کے وہ خوش ہو رہی ہے اور عرش نے پری کو دیکھا تو عرش کے لبوں پر بھی مسکراہٹ ائی تھی میرا گندا بچہ ماما کو تنگ کرتا ہے عرش پری کے ناک پر اپنے ہونٹ رکھتا ہوا بولا۔۔

اب باپ بیٹی کا پیار ہو گیا ہو تو چلے یا پھر سے پمپر چینج کروانے کا ارادہ ہے روحا جل بھن کر بولی۔۔۔

بے بی گرل غصہ چھوڑ بھی دیا کرو چلو چلو روحا منہ بناتے آگے چلی گیں۔۔

نا تنگ کیا کرو ماما کو دیکھا نا غصہ کرتی ہے عرش پھر سے پری سے باتیں کرتا ہو جا رہا تھا نیچے حال میں میر انمول۔۔۔زین زویا۔۔۔ماہی ساحل میرب شایان ایمان آکاش اور ارمان ابیہا اپنے ٹھر کی بیٹے کے ساتھ کھڑے تھے اب عرش بھی اپنی بیٹی اور روحا کے ساتھ کھڑا ہو گیا تھا اور روحا کی بیٹی کو دیکھتے ہی آبان مچل مچل کر پری کے پاس جانا چاہتا تھا۔۔۔

دیکھ لو بیا جان اپنے بیٹے کے کام پری کو دیکھا نہیں مچل مچل کر اس کے پاس جانا چاہتا ہے ارمان ٹونٹ کرتے ہوئے بولا۔۔

ہاں تو کیا ہے اس کے ماموں کی بیٹی ہے اب اسے پیار سے دیکھے بھی نا خبر دار میرے بیٹے کو ٹھر کی کہا تم سے تو کم ہی ہے جو ماں کے کمرے میں راتوں کو گلاب کا پھول دینے آتے تھے آبیہا بھی کہا اپنے بیٹے کی برائی سن سکتی تھی اگلی پچھلی سب ارمان کو سنا ڈالی تھی اور ارمان یہ سنتے ابیہا کو آنکھیں چھوٹی کر کے دیکھنے لگا تو آپ میرا پیار تھی نا اسی لیے۔۔

تو پری بھی میرے بیٹے کا پیار بنے گی ابیہا آبان کا چومتے ہوئے بولی۔۔۔

چمٹا کہی کا چپکا ہی رہتا ہے میری بیا سے انہہ۔۔۔ارمان ناک چڑھاتے ہوئے بولا تو ابیہا نے منہ بناتے ارمان کو دیکھا اہم اہم۔۔۔بس بھی کرو لڑتے ہی رہتے ہو بچے کی وجہ سے میرنے ٹو کا وہ کب سے دیکھ رہا تھا لیکن اب تو حد کی ختم ہو گیں تھی۔۔۔

پاپا پاپا یہ ہی میرے بیٹے کے پیچھے پڑے رہتے کے ابیہا نے سارا ملبہ ارمان کر ڈال دیا ارمان منہ کھولے ابیہا جو دیکھ رہا تھا لیکن چپ رہا وہ مزید بحث کر کے اپنی بیا جان کو ناراض نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔

یہ حدید اور میری معصوم بہو اور دونوں افلاتون کہاں ہے زویا بچاری ایشم کو یاد کرتے ہوئے بولی۔۔

اہہہہ۔۔۔میں کیا کروان دونوں کا ایشم کی چیخ پورے کمرے میں گونجی تھی جو دونوں افلاتونوں نے تنگ اگیں تھی۔۔۔

ایک روتا تو دوسرا بھی رونا شروع کر دیتا تھا میں کیا کروان کا ایشم تو کبھی کبھی تنگ اجاتی تھی۔۔۔

ارے میری جان۔۔۔تم کیوں پریشان ہوتی ہو میں ہو نا حدید ایشم کو اپنے حصار میں لیتے ہوئے بولا۔۔

ہاں تم ہو تمہاری وجہ سے ہی یہ روفتنے پیدا ہوئے ہے اور تم پر ہی گئے ہے تنگ ہی کرتے ہے۔۔۔۔

افففف ڈارلنگ کیوں غصہ کر رہی ہو لا وادھر دو میں تیار کرتا ہو حدید کپڑے پکڑتا ارحم کو پہنانے لگا تو ایشم حمدان کو پہنانے لگی اور پھر جلدی جلدی تیار ہو کر وہ دونوں نیچے گیے تھے۔۔

شکر ہے تم لوگ ائے ہو ہم نے تو سوچا تھا اگلی صدی میں اوگے عرش ٹونٹ کرتا ہوا بولا۔۔۔۔

تمہاری تو پیاری سی معصوم سی بیٹی ہے تنگ نہیں کرتی ہمارے تو افلاتون ہے ایک کو چپ کرواو تو دوسرا دوسرے رونے لگتا ہے تو پہلے والا بھی رونے لگتا ہے حدید ارحم کو دیکھتے ہوئے بولا جو اس کی اپنی گود میں تھا۔۔۔

چلو باقی باتیں بعد میں ہوتی رہے گی ابھی لیٹ ہو رہے ہے سفر بھی انتظار کر رہا ہو گا سب جیٹ پر بیٹھ کر اب سفر کی طرف ریوانہ ہو گئے تھے۔۔

میری پیاری سی امایہ کیا کر رہی ہے سفر اپنی بیٹی کے پاس آتا ہوا بولا جو بہت ہی سکون سے ٹکر ٹکر اپنے باپ کو دیکھ رہی تھی علینا پاس بیٹھے اپنی بیٹی کو اور سفر کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

ٹھیکیو سو مچ صنم مجھے اتنا اچھا خوبصورت تحفہ دینے کے لیے سفر نے امایہ کو اپنی گود میں لیتے علینا کو پیار بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا۔۔

آپ کا بھی شکریہ سفر آپ نے بھی مجھے بہت پیار دیا ہے آپ ہمیشہ ایسے ہی مجھے پیار کرتے رہئے گا چلے اب سب نیچے انتظار کر رہے ہوگے عرش بھائی لوگ بھی ارہے ہوگے۔۔

ہاں چلو چلو میر ابھائی بھی ارہا ہے سفر نے امایہ کو اٹھایا اور علینا کو اپنے حصار میں لیتے نیچے چلا گیا سفر نیچے گیا تو ابھی لوگوں سے مل ہی رہا تھا پھر سفر کی نظر میں انٹرس کی طرف اٹھی تھی جہاں سے میر انمول کے ساتھ ساتھ ساری فیملی ارہی تھی سفر علینا ان کی طرف گئے تھے۔۔۔

اسلام و علیکم پاپا۔۔۔ سفر میر سے ملتے ہوئے بولا سفر کے پاپا کہنے سے میر کی آنکھوں میں بھی آنسو آئے تھے اور سفر کی آنکھوں میں بھی آئے تھے انمول نے بھی سفر کو پیار کیا تھا علینا بھی سب سے ملی تھی اور امایہ کو تو سب ہی اٹھا رہے تھے وہ تھی ہی اتنی پیاری گولو مولو سی۔۔۔

میر و تم وہاں جا کر بیٹھ جاؤ تھک جاؤ گی شایان نے میرب کو کہا تو میرب نے شایان کو گھورا شان میں ٹھیک ہو اور نہیں تھکتی اور یہاں مجھے انجوائے کرنے دینا میرب دانت کچکچاتے ہوئے بولی۔۔

اچھا ٹھیک ہے غصہ کیوں کر رہی ہو شایان بھی منہ بناتے ہوئے بولا۔۔

فنکشن شروع ہو چکا تھا میر نے امایہ کو ہیرے کا تاج پہنایا تھا عرش نے بھی امایہ کو گولڈ کی رنگ ڈالی تھی سب نے ہی امایہ کو اچھے اچھے گفٹ دیئے تھے کھانا پینا سب نے بہت انجوائے کیا تھا سب مل کر سب سقر اور علینا سے مل رہے تھے سب واپس جانے لگے تھے۔۔

یار آج کی رات رک جاتے مل کر انجوائے کرتے سقر نے عرش سے کہا تو عرش کا بھی دل تھا کے وہ یہاں رکے عرش نے میر سے پوچھا تو میر نے کندھے آچکا دیئے کے جیسے تمہاری مرضی چلو ٹھیک ہے رہ لیتے ہے اب تھورا بہت ہمیں بھی سکون چاہیئے عرش لوگوں کے یہاں رکنے سے سقر اور علینا بھی خوش ہو گئے تھے۔۔۔

رات کا وقت تھا اب سب نے ہلا گلا کرنے کا سوچا تھا چلو آؤ کوئی گیم کھیلتے ہے سقر نے کہا تو سب نے ایک دوسرے کو دیکھا کے کون سے گیم کھیلے سب سوچ رہے تھے۔۔

چلو انتشا تری کھیلتے ہے میر ب چٹکیاں بجاتے ہوئے بولی۔۔۔

ہاں چلو چلو۔۔۔ سب نیچے ایک گول دائرہ بناتے ہوئے بیٹھ گئے تھے درمیان میں ایک بوتل رکھ دی تھی جس کی طرف یہ بوتل آئی اس کو ڈیئر دیا جائے گا منظور ہے سقر بولا تو سب نے ہاں میں ہاں ملائی اب گیم شروع ہو چکی تھی۔۔

بوتل گھمائی تو سب سے پہلے بوتل میر کی طرف ائی تھی۔۔

اووو ہو وو پاپا کی طرف ائی ہے پاپا تو پھنس گئے عرش ہنستے ہوئے بولا اب پاپا کو ڈیئر کون دے گا۔۔

میں دیتا ہو سقر بولا تو میر نے سقر کی طرف دیکھا پاپا آپ کو آج ہم سب کے سامنے ماما سے پیار کا اظہار کرنا ہے۔۔۔

اوووووو۔۔۔سب نے ہوٹنگ کی تھی اور انمول تو شرما ہی گیں تھی سقر تم بھی نا تمہارے پاپا نے پیار کا اظہار کیا تو تم لوگ بھی شرما جاؤ گے انمول نے ہنستے ہوئے کہا۔۔

تو چلو اب ڈیئیر ملا ہے تو کرتے ہے پورا میر اٹھتے ہوئے بولا اور انمول کا ہاتھ پکڑ کر اسے کھڑا کیا۔۔۔

پرنسس۔۔۔

میر نے انمول کا ہاتھ پکڑا تو انمول نے شرماتے ہوئے سب کو دیکھا اور پھر میر کو سب یک تک میر اور انمول کو دیکھ رہے تھے۔۔

ٹھیک ہیں و سوچ میری زندگی میں آنے کے لیے مجھے اپنا بنانے کے لیے تمہیں بتانا چاہتا ہو کے تم میرے لیے کیا ہو تم میری زندگی ہو میرا سب کچھ انمول نے بھی شرماتے میر کے سینے پر سر رکھا تھا اور میر نے انمول کے سر پر اپنے لب رکھے تھے اسی منظر کی تصویر عرش نے جلدی سے موبائل میں قید کی تھی۔۔۔

میر آپ کا بھی بہت شکریہ میری زندگی میں آنے کے لیے مجھے اتنا پیار دینے کے لیے میرا اتنا خیال رکھنے کے لیے مجھے اپنا سب کچھ سمجھنے کے لیے آپ ہمشہ میرے ساتھ ایسے ہے رہئے گا میر میں بھی ہمشہ مرتے دم تک آپ کے ساتھ رہو گی وہ دونوں تو اپنی ہی باتوں میں مگن تھے آلگ تب ہوئے جب سب کی تالیوں کی آواز ان کے کانوں میں پڑی تھی تو دونوں نے مسکراتے ہوئے الگ ہو کر ایک دوسرے کو دیکھا اور اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ گیے انمول تو شرمائی جا رہی تھی۔۔۔

چلو اب دوبارہ سے بوتل کو گھوماتے ہے اب بتول کا رخ آکاش کی طرف تھا۔۔

اووووآکاش کی باری اگیں چلو آکاش کو ڈیئر کون دے گا۔۔۔

میں ہی دیتی ہوا اپنے پتی دیو کو ڈیئر تو پتی دیو آج آپ کو مجھ سے سب کے سامنے اظہار محبت کرنا ہو گا اور ایسا کرنا ہو گا کے سب دیکھتے رہ جائے ایمان بولی تو آکاش نے ایمان کو گھورا لیکن خیر اسے پورا کرنا تھا۔۔

آکاش اٹھا اور ایمان کے پاس جا کر بیٹھ گیا اور اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔۔۔

ایمان مجھے نہیں پتا مجھے تم سے کب محبت ہو گئی اور وہ بھی اتنی شدید محبت ہو گیں تھی کے تمہارے بنا رہنا آکاش کو محال لگتا تھا لیکن جب سے تمہارے ساتھ نکاح ہوا ہے میری محبت میں اضافہ ہی ہوتا گیا ہے آکاش نے ایمان کے ہاتھ کی پشت پر اپنے ہونٹ رکھے تو ایمان نے نم آنکھوں سے آکاش کو دیکھا میری ایمان دنیا کی سب سے اچھی بیوی جان ہے۔۔

اور تم آکاش دنیا کے سب سے اچھے پتی دیو ہو ایمان کے پتی دیو ایمان تم پر اپنی جان بھی قربان کر سکتی ہے ایمان نے بھی آکاش کے سینے پر اپنا سر رکھا تو سب نے تالیاں بجائی رو دونوں الگ ہو کر بیٹھے تھے۔۔۔

اب باری ہے پھر سے اور بار بوتل کا رخ حدید کی طرف آیا تھا کیونکہ لڑکیاں تو اپنے اپنے بچوں کے ساتھ بزی تھی سب لڑکے ہی بیٹھے تھے۔۔

حدید کا ڈیئر ہے کے وہ ایشم کے ساتھ ڈانس کرے اچھا سا۔۔

نن۔۔ نہیں حدید مجھے نہیں کرنا ڈانس بچے ابھی سوئے ہے اٹھ جائے گے۔۔۔

کچھ نہیں ہوتا ایشم اج میرے ساتھ کچھ ٹائم گزار و حدید نے ایشم کے ہاتھ سے بچے لے ایک میرب کو پکڑایا اور ایک ایمان کو حمدان اور ارحم تو سوئے ہوئے تھے اسی لیے سکون تھا۔۔۔

حدید نے ایشم کا ہاتھ پکڑا اور کھڑا کیا اور اس کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا۔۔

جینے لگا ہو پہلے سے زیادہ۔۔۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔۔۔

پہلے سے زیادہ تم پے مرنے لگا ہو۔۔۔

حدید نے ایشم کے آگے ہاتھ کیا تو ایشم نے مسکراتے اپنا ھاتھ حدید کے ہاتھ میں رکھ دیا۔۔

میں میرا دل اور تم ہو یہاں۔۔۔۔

پھر کیوں ہو پلکیں جھکائے وہاں۔۔۔۔

ایشم نے بھی حدید کے گلے لگی تھی حدید نے ایشم کا چہرہ پکڑ کر اپنے سامنے کیا۔۔

تم سا حسین پہلے دیکھا نہیں۔۔۔۔

تم اس سے پہلے تھے جانے کہاں۔۔۔۔

جینے لگا ہو پہلے سے زیادہ۔۔

پہلے سے زیادہ تم پے مرنے لگا ہو۔۔۔۔

حدید نے ایشم کو گھومتے ہوئے اپنے پاس کیا تھا ایشم لہراتی ہویں حدید کی باہوں میں آئی تھی۔۔۔۔

رہتے ہو۔ آکر جو تم پاس میرے۔۔

تھم جائے یہ پل یہی بس میں یہ سوچو۔۔۔

سوچو پل۔ کہ تھم جائے۔۔۔

جب پاس میرے ہو تم۔۔۔

ایشم نے بھی حدید کا ہاتھ پکڑ کر اپنے چہرے پر رکھا تھا اور حدید کی آنکھوں میں دیکھنے لگی اور بولنے لگی۔۔۔

چلتی ہے سانسیں پہلے سے زیادہ۔۔

پہلے سے زیادہ دل دھڑکنے لگا ہے۔۔۔

واہ واہ واہ۔۔ سب نے تالیاں بجائی تھی اور ایشم بھی شرماتے مسکراتے اپنی جگہ پر جا کر بیٹھ گیں تھی۔۔۔

اب پھر سے بوتل گھمائی گیں تھی اور اس دفعہ باری آئی تھی شایان کی۔۔

لو جی شیطان کی باری اگیں میرو منہ بناتے ہوئے بولی۔۔

اس کو ڈئیر میں دو گی میرو نے کہا تو شایان نے آنکھیں چھوٹی کر کے اپنی چھوٹی سی فیری کو دیکھا۔۔

ان کو بریانی کھانے کا بہت شوق ہے نا تو اج یہ ہمیں بریانی بنا کر کھلائے گا میرا ابھی بہت دل کر رہا ہے میرب نے شرارتی نظروں سے شایان کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

صرف شایان ہی کیوں سب لڑکے آج ہمارے لیے بریانی بنائے گے ایہا نے کہا تو سب نے ایہا کی طرف دیکھا۔۔۔

اب ایہا نے کہہ دیا تھا تو اب کون منع کر سکتا تھا اب سب گیم کو چھوڑے بریانی بنانے کے چکروں میں پڑ چکے تھے۔۔

اب سب لڑکے اس ٹائم کیچن میں تھے اور سب لڑکیاں آپس میں بیٹھی باتیں کر رہی تھی کوئی کسی کے بچے کو چپ کروا رہا تھا کوئی کسی کے بچے کو۔۔

اور لڑکے کیچن میں کھڑے ہو کر اب بریانی بنانے کے بارے میں سوچ رہے تھے۔۔۔

یوٹیوب سے نکالو کے بریانی کیسے بنتی ہے شایان نے حدید کو بولا۔۔

بریانی کھانے کا تجھے شوق ہے تو ہی بنا ہمیں بھی ساتھ میں پھنسا دیا ہے حدید جل کر بولا۔۔۔

ہاں تو اور کیا اچھا بھلا ہم گیم کھیل رہے تھے یہاں بھی بریانی اگیں۔۔

اب بس بھی کرو میری فیری نے فرمائش کی ہے پوری تو کرنی ہے نا شایان منہ بناتے ہوئے بولا اب یوٹیوب سے دیکھنے لگا تھا کے بریانی کیسے بنتی ہے اور ساتھ ساتھ میں سامان اکٹھا کروا رہا تھا عرش تو شہزادوں کی طرح ایک جگہ بیٹھا تھا آکاش بیچارا شایان کے ساتھ لگا تھا حدید تو ہاتھ کھڑے کر دیئے تھے کے وہ کوئی مدد نہیں کرے گا۔۔۔

آخر چار گھنٹوں بعد بریانی تیار ہو ہی گیں تھی اور کیچن کی حالت ایسی تھی کے ایک دفعہ تو سب لڑکیاں کیچن کی حالت دیکھتے چکرا سی گیں تھی پھر سب لڑکیوں کا ہنس ہنس کر برا حال تھا شایان منہ کے ڈیزائن بناتا سب کو دیکھ رہا تھا اس نے اتنی محنت سے بریانی بنائی تھی اب سب اس کا مذاق بنا رہے تھے علینا کے ساتھ ساتھ نوکرانیوں نے کھانا کھایا پھر سب مل کر بیٹھے تھے اور شایان کے ہاتھ سے بنی بریانی کھائیں

تھی سب نے ایک ایک چمچ منہ میں ڈالا تھا تو سب نے شایان کی طرف دیکھا شایان نے بھی سب کی طرف دیکھا اسے لگا بریانی ٹھیک نہیں بنی۔۔۔

واہ واہ شایان تم تو بریانی شیف نکلے اتنی مزے کی بریانی بنائی ہے دل کر رہا ہے تمہارے ہاتھ چوم لو حدید شایان کو ایک فلائنگ کس دیتے ہوئے بولا۔۔۔

سچیییی۔۔۔مزے کی بنی ہے شایان خوش ہوا تھا اور ہاتھ مت چومنا میں اپنے پیارے ھاتھ گندے نہیں کروانا چاہتا شایان نے بھی حدید کے بے عزتی کی تھی ہاتھ تو وہ چومے اب سب کے سامنے جس کی فرمائش پر بریانی بنائی ہے شایان میرب کی طرف دیکھ کر بولی تو سب نے اووووو کی شیپ میں اپنے ہونٹ کئے تھے میرب نے گھور کر شایان کو دیکھا۔۔۔

میں نہیں کر رہی کچھ شرم کرو تم شان میرب دانت کچکچاتے ہوئے بولی اسے شایان سے اس بے باک بات کی امید نہیں تھی۔۔

کیوں میں کیوں شرم کرو تم نے بھی سب کے سامنے بریانی بنانے کا کہا تھا اٹلی کا مشہور حطرناک ٹائیگر کیچن میں کھڑا اپنی فیری کی فرمائش پر بریانی بنا سکتا ہے تو اس کی فیری بھی اس کے ہاتھ چوک سکتی ہے شایان سب کو فراموش کئے بس اپنے ہاتھ ہی چوموانا چاہتا تھا۔۔۔

شایان لیکن۔۔۔

لیکن ویکن کچھ نہیں میرو چلو یہ لو میرے ہاتھ چوموشایان نے اپنا ہاتھ آگے کرتے ہوئے کہا تو میرب نے سب کی طرف دیکھا تو سب نے میرب کی حالت دیکھتے دانتوں تلے لب دبا کر اپنی اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھ دیا تھا تو میرب نے جلدی سے سب کو دیکھتے شایان کا ہاتھ پکڑا تھا اور اپنے لب شایان کے ہاتھ پر

رکھے تھے اور پھر گہرا سانس لے کر شایان کو دیکھا تھا جس اسی جگہ جہاں میرب نے لب رکھے تھے وہاں اپنے لب رکھ گیا تھا شایان کی اس حرکت سے میرب پل۔ بھر میں لال ہوئی تھی۔۔۔

رومانس ختم ہو گیا ہو تو کیا ہم اپنی آنکھیں کھول سکتے ہے عرش چڑتے ہوئے بولا۔۔۔

تم کیوں جل رہے ہو تم بھی بھابی کے ساتھ کر لینا کمرے میں جا کر اور آنکھیں کھول سکتے ہو شایان بھی جواب دیتا ہوا بولا تو سب نے آنکھیں کھول کر دیکھا تو میرب کو بھی ڈھیروں شرم ائی تھی۔۔۔

سب نے بریانی کھائی اور اپنے اپنے کمرے میں چلے گیے کافی دیر ہو گیں تھی بچے بھی تنگ کر رہے تھے سب اپنے اپنے بچوں کو لے کر آپ کمرے میں موجود تھے اگلے دن صبح اٹھ کر عرش لوگ گھر کے لیے نکل گئے تھے اپنے گھر آ کر ہی سب کو سکون آیا تھا۔۔۔

چھ مہینے بعد۔۔۔

چھے مہینے کا ٹائم گزر گیا تھا سب اپنی اپنی زندگیوں میں خوش تھے اپنے اپنے بچوں کے ساتھ اب ڈیلیوری کا ٹائم مجرب اور ایمان کا تھا۔۔

ششش۔۔شان۔۔۔اٹھو۔۔شایان سویا ہوا تھا اسے میرب کی آواز سنائی دی تھی وہ جلدی سے اٹھا تھا میرو میرو کیا ہوا ہے تم ٹھیک تو ہو نا۔۔۔

شان۔۔پین۔۔۔میرب کی بات سنتے شایان جلدی سے باہر کی جانب بھاگا تھا اور ماہی کو اٹھایا تھا ماہی بھی بھاگتی ہوئی آئی تھی۔۔۔

میرب کو اب سب ہاسپٹل لے گئے تھے لڑکیاں گھر میں ہی تھی شایان بھی اپنی فیری کو لے کر بہت پریشان تھا وہ تھی بھی اتنی نازک خیر کافی دیر انتظار کرنے کے بعد ڈاکٹر باہر آئی تھی اور آتے ہی مبارک باد دی کے بیٹی پیدا ہوئی ہے سب نے سن کر شکر ادا کیا تھا۔۔۔

میرب کو بھی دوسرے کمرے میں شفٹ کر دیا گیا تھا اور سب خوش میں آنے کا انتظار تھا بچی بہت خوبصورت تھی بالکل اپنی ماں پر گیں تھی سرخ وسفید رنگت چھوٹی سی ناک پتلے سے ہونٹ وہ بہت پیاری تھی کچھ دیر بعد میرب کو بھی ہوش اگیا تھا وہ بھی اپنی بیٹی کو دیکھ کر بہت خوش تھی۔۔۔

میرب کو بھی اگلے دن دسچارج کر دیا گیا تھا وہ گھر آگیں تھی سب چھوٹی سی میرب کو دیکھ کر بہت خوش تھے

آبان ایک سال کا ہو گیا تھا اور آبھی تک وہ ایسا سے چپکا رہتا تھا جیسے دیکھ کر ارمان کو جیلسی ہوتی تھی اب تو آبان بھی سمجھ گیا تھا اس کا باپ جیلس ہوتا ہے وہ اور جیلس کرواتا تھا اور پری کے آس پاس رہتا تھا اپنے آپ کو گھسیٹ گھسیٹ کر پری کے پاس چلا جاتا تھا۔۔۔

پری بھی نو مہنیوں کی ہو گیں تھی آپنی ماں کو تنگ کرنا نہیں چھوڑا تھا لیکن روحا کی جان بستپری بھی نو مہنیوں کی ہو گیں تھی آپنی ماں کو تنگ کرنا نہیں چھوڑا تھا لیکن روحا کی جان بستی تھی اپنی بیٹی میں عرش بھی بے حد پیار کرتا تھا۔۔۔

وہ دونوں افلاتون بھی اٹھ مہینوں کے ہو گئے تھے ہری سے ایک منتھ چھوٹے تھے لیکن افففف توبہ ہے بیچاری ایشم کو نانی یاد کروا دیتے تھے حدید ایشم کا غصہ بھی برداشت کر لیتا تھا کیونکہ ایشم اس کے دونوں بچوں کو برداشت کرتی تھی۔۔

ایمان کا خیال بھی آکاش اچھے سے رکھ رہا تھا ایمان کی ڈلیوری کا ٹائم بھی کمپلیٹ تھا کسی بھی وقت ہو سکتا تھا۔۔

سب بیٹھے میرب شایان کے کمرے میں ہی میرب کی بچی کا نام سوچ رہے تھے۔۔۔

میرب نے میرے بیٹے کا نام رکھا تھا اب میں میرب کی بیٹی کا نام رکھو گی کیون میرب میں رکھ سکتی ہو نا۔۔۔

ہاں آبی آپی آپ جو بھی رکھے گی مجھے منظور ہو میرب مسکراتے ہوئے بولی۔۔۔

تو میرب تمہاری بیٹی کا نام ہو گا۔۔۔انابیہ شایان مرزا۔۔

واوو وبہت اچھا نام ہے ابی۔۔شایان بھی ابی سے بولا تو توسب نے ہاں میں سر ہلایا تھا اس سے پہلے کے وہ لوگ کچھ اور کہتے انہیں باہر سے ایمان کے چیخنے کی آواز آئی تھی سب ہی بکھلاتے ہوئے باہر بھاگے تھے لیکن سب کی جان تب نکلی تھی جب ایمان کو حال کے بیچو بیچ خون میں لت پت پڑے دیکھا تھا آکاش تو پھٹرائی آنکھوں سے ایمان کو دیکھ رہا تھا اپنی بیوی کو۔۔۔

ایمان ایمان۔۔عرش بھاگتا ہوا ایمان کے پاس گیا تھا اکاش بھی ہوش میں آتا ایمان کی طرف بھاگا تھا ایمان کو جلدی سے اٹھا کر وہ ہاسپٹل لے گیے تھے۔۔

ایمان کا خون بہت بہ چکا تھا وہ سیڑھیوں سے گری تھی ایمان کی حالت بہت نازک بتائی تھی ڈاکٹروں نے سب اب ایمان اور اس کے بچے کے لیے دعا کر رہے تھے آکاش تو بس ایک جگہ بت بنا بیٹھا ہوا تھا اتنے میں ڈاکٹر باہر آئی تھی۔۔۔

ایمان کے شوہر کہاں ہے ڈاکٹر باہر آتی ہوئی بولی۔۔۔

میں ہو ڈاکٹر ایمان کا شوہر کیا ہوا وہ ٹھیک تو ہے نا آکاش بھکلاتا ہوا بولا۔۔

ان کی حالت نازک ہے ہم یا تو ماں کو بچا سکتے ہے یا بچے کو آپ اس پیپر پر دستخط کر دے یہ بات سنتے سب ہر پہاڑ ٹوٹے تھے۔۔

یہ کیا بکواس ہے ڈاکٹر میری ایمان اور میرے بچے کو کچھ نہیں ہو سکتا ہے آکاش چیخا تھا۔۔

جلدی کرے ہمیں آپریشن کرنا کر ہم پوری کوشش کرے گے کے دونوں جو بچا سکے باقی آپ دعا کرے ڈاکٹر آکاش کے کانپتے ہاتھوں سے کیے دستخط والے پیپر لے کر چلی گیں اور آکاش کے ساتھ ساتھ سب کی اداس ہو گیے تھے آکاش جلدی سے پاس ہی مسجد تھی وہاں چلا گیا۔۔۔

اے اللہ میں تجھ سے اپنی ایمان کو مانگتا ہوں اللہ۔۔۔۔اللہ جی اپ ہی کہتے ہے نا اے میرے بندے میرے سے مانگ میں تجھے عطا کرو گا تو اللہ جیییییی اللہ جییی مجھے میری ایمان اور میرا بچہ مجھے دے دے نا آللہ جیی۔۔۔۔اکاش سسک سسک کر سجدے میں سر رکھے اپنے اللہ سے اپنے پیار کو مانگ رہا تھا۔۔

اللہ جی آپ ہی کہتے ہے نا آپ اپنے بندے کو نا امید نہیں کرتا مجھے اپنی رحمت سے نا امید نہیں کرنا اللہ جی آپ نے ہمشہ میرے دعا قبول کی ہے اللہ جی اس دفعہ بھی کر لے نا اللہ جی مجھے میرا پیار دے نا آللہ جیییی۔۔۔۔آکاش نے آنسو بہ بہ کر جائے نماز پر گر رہے تھے۔۔۔۔

دوسری طرف ایمان کا آپریشن چل رہا تھا سب ہی دعائیں مانگ رہے تھے۔۔

آللہ جییییییییییییی۔۔۔۔آکاش ضبط کے انتہا ہر جائے نماز پر سجدے کی حالت میں ہی اپنے اللہ کو زور سے پکارا تھا اور میرا اللہ تو سب کی سنتا ہے جب کوئی بندا اپنے اللہ کو سچے دل سے مدد کے لیے پکارے تو ایسا ہو ہی نہیں سکتا کے اللہ اپنے بندے کی بات نا سنے۔۔۔

مبارک ہو آپ کی پیشنٹ اور بچا دونوں ہی سہی سلامت ہے ڈاکٹر نے باہر نکل۔کر خوشخبری دی تھی کے سب نے شکر ادا کیا تھا عرش جلدی سے ہاسپٹل گیا تھا اور سامنے دیکھا جہاں ابھی تک آکاش سجدے کی حالت میں تھا۔۔۔

آکاش آکاش اٹھو تمہاری دعائیں سن لی گیں ہے ایمان اور تمہارا بچہ باکل ٹھیک ہے یہ سننا تھا کے آکاش نے عرش کو دیکھا پھر ایک دفعہ سجدے میں گیا تھا یااللہ تیرا شکر ہے کہ کہتے جلدی سے اپنے آنسو صاف کیے تھے اور ہاسپٹل کی طرف گیا تھا جہاں اس کا بچہ انمول کے ہاتھ میں تھا۔۔

وہ بچہ سیم تو سیم اپنی ماں ہر گیا تھا اکاش نے اس بات پر بھی شکر کیا تھا کے بچے کا رنگ صاف تھا اور نہ اس کی طرح اس کے بچے کو بھی باتیں سننے کو ملنی تھی آکاش نے اندر دیکھا جہاں ایمان بے ہوش تھی اس کے سر پر پٹی بندھی ہوئی تھی۔۔۔

آکاش نے نم آنکھوں سے اپنی بیوی جان کو دیکھا تھا ڈاکٹر کب تک ایمان کو ہوش اے گا۔۔۔۔

جی انشااللہ کل تک ہوش اجایے گا اس کو ہم دوسرے روم میں شفٹ کرے گے۔۔۔۔

اوکے ٹھیک ہے وڈاکٹر آکاش نے ہلکا سا مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔۔

گھر میں بھی سب کو بتا دیا گیا تھا کے ایمان اور بچہ دونوں ٹھیک ہے۔۔

آکاش نے انمول کے ہاتھ سے بچہ لیا اور کا ماتھا چوما میری چھوٹی سی دنیا آکاش نے بچے کو زور سے گلے لگایا تھا اگلے دن ایمان کو ہوش آیا تو سب کو دیکھنے لگی۔۔

کیسی ہو ایمان۔۔۔ آکاش ایمان کے پاس جاتے ہوے بولا تو ایمان نے عجیب نظروں سے آکاش کو دیکھا۔۔۔

تم کون ہو۔۔۔۔ ایمان نے پوچھا تو ایک دفعہ تو سب ایمان کی بات سنتے ہل گیے تھے یہ کیا ہو گیا ہے۔۔۔۔

کیا کہ رہی ہو ایمان میں آکاش تمہارا شوہر۔۔۔۔

تم میرے شوہر ہو۔۔۔ایمان نے آکاش کا دیکھا جس کی شرٹ پر کل کا ایمان کا خون لگا تھا باک بکھرے ہوئے تھے رو رو کر برا حال تھا۔۔

ہاں میں تمہارا شوہر ہو۔۔۔عرش یہ مجھے پیچان کیوں نہیں رہی ہے ڈاکٹر کو بلاؤ جلدی آکاش روپریشان ہی ہو گیا تھا۔۔

ڈاکٹر کو بلانے کی ضرورت نہیں ہے میں ٹھیک ہو میں تو اسی لیے کہ رہی تھی کے میں تو گھر میں اچھا خاصا پیارا پتی دیو چھوڑ کر آئی تھی یہ کیا حالت بنالی ہے اپنی ایمان اپنی آنکھیں گھوماتی ہوئی بولی تو اکاش کا دل کیا ایمان کا پھٹا ہوا سر پھر سے پھاڑ سے ایسے بھی کوئی ڈراتا ہے کیا۔۔

تم بھی نا ایمان۔۔۔اکاش کا ڈرا دیا انمول اپنے ہاتھوں میں بچہ پکڑے ایمان کے پاس آئی تو ایمان نے بچے کو دیکھا پھر آکاش کو۔۔اکاش دیکھو تمہارے اور میری محبت کی نشانی کتنی خوبصورت ہے ایمان پھر بے باکی سے بولی تھی کے آکاش نے سب کو دیکھا جو اپنے منہ پر ہاتھ رکھے اپنی مسکراہٹ کو روک رہے تھے۔۔

کچھ تو شرم کر لیا کرو ایمان اب ہے یہاں آکاش تپ کر بولا۔۔

تو کیا ہوا سب کو پتا ہے بچے کیسے پیدا ہوتے ہے ایمان پھر بھی باز نہیں آئیں تھی آکاش نے چپ ہونا ہے بہتر سمجھا اور اپنے بچے کے پاس چلا گیا۔۔

میں بہت ڈر گیا تھا ایمان اگر تمہیں کچھ ہو جاتا تو آکاش پھر سے نم آواز میں بولا۔۔۔

اب رو نہیں آکاش میں تمہیں اتنی آسانی سے نہیں چھورنے والی اللہ کا شکر ادا کرے گے دونوں جس نے ہمیں ملایا اور ہمیں ایک تحفہ دیا ایمان نے اپنے بچے کے گال ہر لب رکھے تو بچے نے اپنی آنکھیں کھولی جس کی آنکھیں کالی تھیں اپنے باپ پر گیں تھی۔۔۔

اگلے دن ایمان بھی گھر آگیں تھی سب بے حد خوش تھے آکاش کے بچے کا نام۔۔۔صائم آکاش ملک نام رکھا تھا جو سب کو بہت پسند آیا تھا۔۔۔۔

اب سب کپل کر لو نگ سین۔۔۔۔۔

عرش۔۔۔روحا۔۔۔ان کی پیاری سی بیٹی پریشہ جو کے نو مہنیوں کی ہو گیں تھی آپنے باپ کے ساتھ چپکی ہویں تھی اور روحا اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

پری بیٹا کبھی باپ کو چھوڑ کر ماما پاس بھی اجایا کرو روحا نے پری کو اپنی گود میں بیٹھانا چاہا لیکن پری کا منہ زور سے رونے کے لیے کھولا تھا اور مچل مچل کر وہ عرش کے پاس جانا چاہتی تھی۔۔

لو جی ماما تو دشمن ہے نا پری کو عرش کی گود میں بیٹھاتے چڑتے ہوئے بولی تو عرش کا قہقہ کمرے میں گونجا تھا میری جان عرش نے پری کو پکڑتے اس کے گال چومے تھے۔۔۔

ہاں بس وہی آپ کی جان ہے مشتو کچھ نہیں لگتی نا روحا منہ بناتے ہوئے بولی۔۔۔

ادھر او تمہارے شاہ جی بھی تم سے پیار کرے عرش روحا کو کھنچتے ہوئے بولا۔۔۔

نہیں اپنی بیٹی سے ہی کرے روحا دور ہونے لگی تو عرش نے پھر سے اسے کھنچا پتا بھی ہے بے بی گرل کے اپنے شاہ جی سے دور ہونا تمہارے بس کی بات نہیں ہے پھر کیوں دور ہوتی ہو عرش خمار آلود لہجے میں بولا۔۔۔

روحا نے پری کو دیکھا جو سو گیں تھی عرش نے پری کو اٹھایا اور کاٹ میں لٹا دیا اور پھر سے روحا کے پاس آیا تھا آج تمہیں تمہارے شاہ جی بتائے گے ساری شکایتیں دور کرے گے عرش روحا کی گردن پر اپنے ہونٹ رکھے ہوئے بولا روحا تو تڑپ ہی گئی تھی اتنی دیر بعد اپنے شاہ جی کی قربت کو محسوس کیا تھا اتنی

شدت تھی کے روحا کو اپنی جان نکلتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی پھر عرش روحا کو اپنی دنیا میں لے گیا تھا۔۔۔۔

حدید۔۔ایشم۔۔۔حمدان۔۔ارحم۔۔۔

حدید سنبھالو انہیں مجھے نیند آ رہی ہے ایک یہ ہے کے تنگ کر رہے ہے ایشم حمدان حدید کو پکارتے ہوئے بولی۔۔

لاو دو میری مون لائٹ کیوں پریشان ہوتی ہو اپنے حدید کے ہوتے ہوئے حدید پیار سے ایشم کے ماتھے پر بوسہ دیتے ہوئے بولا تو ایشم نے مسکرا کر حدید کو دیکھا۔۔

ایسے کیا دیکھ رہی ہو حدید بھی مسکرایا تھا۔۔

ٹھیک ہی تو سوچ میرا اتنا ساتھ دینے کے لیے اتنا پیار دینے کے لیے ایشم نے حدید کا ہاتھ پکڑا تو حدید نے ایشم کو اپنے حصار میں لیا تھا یہ میرا فرض تھا میری جان تمہارے لیے تو حدید شاہ اپنی جان بھی دے سکتا ہے حدید نے ایشم کے بالوں پر اپنے لب رکھے تو ایشم نے بھی آنکھیں موندی تھی۔۔۔۔

شایان۔۔۔۔میرب۔۔۔انابیہ شایان مرزا

دیکھو میری بیٹی تو بالکل اپنی ماما پر گیں ہے شایان انابیہ کو پیار سے دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔

ہاں یہ تو ہے ماما پیاری ہے نا اسی لیے بابا پیارے ہوتے تو تم پر جاتی میرب بھی شایان کو تنگ کرتے ہوئے بولی۔۔۔

چلو کوئی بات نہیں جیسے پاپا ماما پر فدا ہے ویسے ہی اپنی بیٹی ہر فدا ہو جایے گے شایان انابیہ کو چومتے ہوئے بولا اور میں چاہتی ہو میرے بیٹی تو مجھ پر گیں ہے لیکن اس کا شوہر تم جیسا ہو شایان جو اس کا ساتھ دے ہمیشہ اسے خوش رکھے۔۔۔

آمین ثم آمین۔۔۔۔دونوں اب اپنی زندگی اپنی انابیہ کو دیکھ رہے تھے۔۔۔۔

آکاش۔۔۔۔ایمان۔۔۔۔صائم آکاش ملک۔۔۔۔

صائم میری جان آکاش صائم کو اٹھاتے ہوئے بولا تو ایمان نے آکاش کو منہ بناتے دیکھا کبھی صائم کی ماما کو تو جان نہیں کہا اتنے پیار سے۔۔۔

صائم کی ماما خود ہی پیار کا اظہار کر لیتی ہے صائم کے پاپا کو کرنا ہی نہیں پڑتا۔۔ویسے اگر تم کہتی ہو تو پیار بھی کر سکتا ہو۔۔۔۔

لیکن ایمان تو آکاش کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

کیا اتنا ہینڈسم لگ رہا ہو کے آنکھیں نہیں ہٹا رہی۔۔۔

خوش فہمیاں ہے جناب کی میں تو اپنے بیٹے کو دیکھ رہی تھی ایمان بھی کہاں ہار ماننے والی تھی۔۔۔۔

لیکن بیٹا تو نیچے پڑا ہے اور تمہاری نظریں صائم کے پاپا پر ہے وہ بھی نظریں ٹھیک نہیں لگ رہی۔۔۔

ایمان بلش کرتے ہوئے آکاش کو تھپڑ مارا تھا آئی لو یو آکاش۔۔۔۔

شکر ہے میرے بیوی جان نے بلش کیا ورنہ تو مجھے بلش کرنے پر مجبور کر دیتی ہو ویسے بہت اچھی لگتی ہو جب بلش کرتی ہو آکاش ایمان کی گردن پر انگلی چلاتے ہوئے بولا۔۔

لگتا ہے ابھی صائم کے پاپا کی نیت خراب ہو رہی ہے صائم کی ماما پر ایمان آکاش کی انگلی کو منہ لیتی دانت گاڑ گی جس سے آکاش کی سسکی نکلی تھی۔۔

ابھی آکاش کچھ اور کہتا صائم کو رونا شروع ہوا تھا لو جی سنبھالو اپنے صائم کو۔۔۔

اسے بھوک لگی ہو گی آکاش نے صائم کو ایمان کو پکڑایا تو صائم کو دودھ پلانے لگی جس سے صائم بھی چپ ہوا تھا آکاش نے ایمان کو اپنے حصار میں لیا اور پھر صائم کو درمیان میں لٹاتے سو گیے۔۔۔۔

ارمان۔۔۔ابیہا۔۔۔۔آبان ارمان ملک۔۔۔۔

ارمان آبان کو گود میں لئے قرآن پاک کی تلاوت کر رہا تھا اور آبان سکون سے سن رہا تھا وہ ایک سال کا ہو گیا تھا اور ساتھ میں بیا بیٹھی اپنے ارمان کی خوبصورت آواز سن رہی تھی۔۔۔

اور تم اپنے رب کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے۔۔۔

ارمان نے سورت مکمل کی اور قرآن پاک رکھا پھر ارمان نے ابیہا کو اپنے پاس کیا۔۔۔

میں جتنا بھی شکر ادا کروں کم ہے بیا کے اللہ نے مجھے آپ کو عطا کیا ہے۔۔۔۔

ابان نے بھی ارمان کے پیٹ پر اپنی ٹانگ ماری تھی جیسے اس نے اپنے باپ کو اپنی جانب متوجہ کرنا چاہا۔۔۔

میری جان۔۔ تمہیں بھی اللہ نے دیا ہے جتنا شکر ادا کروں کم ہے ارمان مسکرایا تھا اور آبان کو چوما تھا۔۔

اتنے میں بیا نے بھی ارمان کے کندھے پر سر رکھا تھا شکریہ میری زندگی میں آنے کے لیے مان۔۔

آئی لو یو بیا۔۔اس سے پہلے کے ارمان بیا کو چومتا آبان جلسے سے اٹھ کر بیا کی گود میں گیا تھا کے ارمان نے ابان کو گھورا تھا۔۔۔

یہ دیکھو باپ کا مقابلہ کر رہا ہے باپ کو تو برداشت نہیں کر سکتا ماں کے پاس ارمان نے ابان کی طرف اشارہ کرتا ہوا بولا۔۔

اچھا اب بس بھی کرے میرے آبان سے لڑنے نت بیٹھ جانا ارمان ورنہ میں ناراض ہو جاؤں گا۔۔

افففف میری کیا۔ہمت کے ہم آپ کو یا آپ کے بیٹے کو کچھ بولے ارمان منہ بناتے ہوئے بولا تو ابیہا کی ہنسی نکلی تھی اور اپنے باپ کا منہ بنا دیکھ آبان بھی ہنسا تھا اور ابان کو ہنستے دیکھ دونوں ہی اپنی چھوٹی سی جنت کو دیکھ کر مسکرائے تھے۔۔۔۔۔

سقر۔۔۔علینا۔۔۔امایہ سقر سلطان۔۔۔

سقر اپنی صنم اور امایہ کو دیکھ رہا تھا صنم بھی سو رہی تھی۔۔۔میرا سکون۔۔۔سقر نے پیار سے کہتے علینا کی پیشانی پر لب رکھے اور اس کے پاس کی بیٹھ گیا۔۔۔

صنم۔۔علینا کے کان کے پاس جھکتا ہوا بولا تو علینا جلدی سے اٹھی کیا ہوا سقر آپ ٹھیک تو کے نا۔۔

شش۔۔۔امایہ آٹھ جایے گی اور میں ٹھیک ہو۔۔۔

پھر کیا ہوا ہے سقر۔۔علینا پریشانی سے بولی۔۔

آئی عشق یو میری صنم۔۔۔سقر مسکراتے ہوئے بولا تو آدھی رات کو سقر کے منہ سے پیار کا اظہار سننا علینا کو شرمانے پر مجبور کر گیا تھا۔۔مجھے تم سے محبت نہیں عشق ہے صنم مرد صرف عشق کرتا ہے اور عشق کبھی ختم نہیں ہوتا اور میری عاشقی ہو تم صنم تمہارے بغیر میں ناممکن ہو دھیرے دھیرے سے کہتے سقر نے علینا کا ہاتھ تھاما اور علینا کے انگلیوں میں پھنسا دی میرے ساتھ میری زندگی میں چلنے کا شکریہ۔۔۔یہ کہتے سقر نے علینا کو اپنے حصار میں لیا اور امایہ سے پیار کر تا لیٹ گیا۔۔

کچھ دن بعد۔۔۔

سب اب لوگ سلطان مینشن میں معبود تھے کیونکہ آج آبان کی سالگرہ تھی سب لوگ آئے ہوئے تھے جس میں جنت اور عثمان بھی تھے جنت کے گھر بھی پیدا ہوا تھا جس کا عالیان رکھا تھا۔۔۔۔۔۔

سب باہر گارڈن میں موجود تھے اپنی اپنی فیملی کے ساتھ اپنے اپنے بچوں کو ہاتھوں میں پکڑے ایک فیملی تصویر بنانے لگے تو ان کے پیروں ہلچل سی محسوس ہوئی تھی سب نے نیچھے دیکھا جہاں تین چھوٹے چھوٹے لیو اور امانی کے بچے جس میں سے ایک بالکل وائٹ تھی اپنی ماں کی طرح وہ ایک فی میل پینتھر تھی ایک ادھا بلیک اور ادھا وائٹ تھا ایک بلکل بلیک تھا سب بچے پینتھر کے بچوں کے ساتھ کھیلتے بھی تھے عرش نے لیو کو بلایا تو لیو اور امانی بھی چلتے ہوئے اپنے بچوں کو اپنے ساتھ کھڑا کیئے فیملی پکچر میں آئے تھے۔۔۔ایک خوشحال فیملی ساتھ کھڑی تھی۔۔۔

ختم شد۔

اس ناول میں آپکی فیورٹ جوڑی کونسی تھی؟؟؟؟ 😍😍

نوٹ: چھپ چھپ کر پڑھنے والے بھی اپنی قیمتی رائے سے آگاہ کریں۔۔ 😜😜